علمی ▪ ادبی ▪ تحقیقی ▪ طبّی ▪ اصلاحی مجلّہ

ماہنامہ

ضیائے حدیث

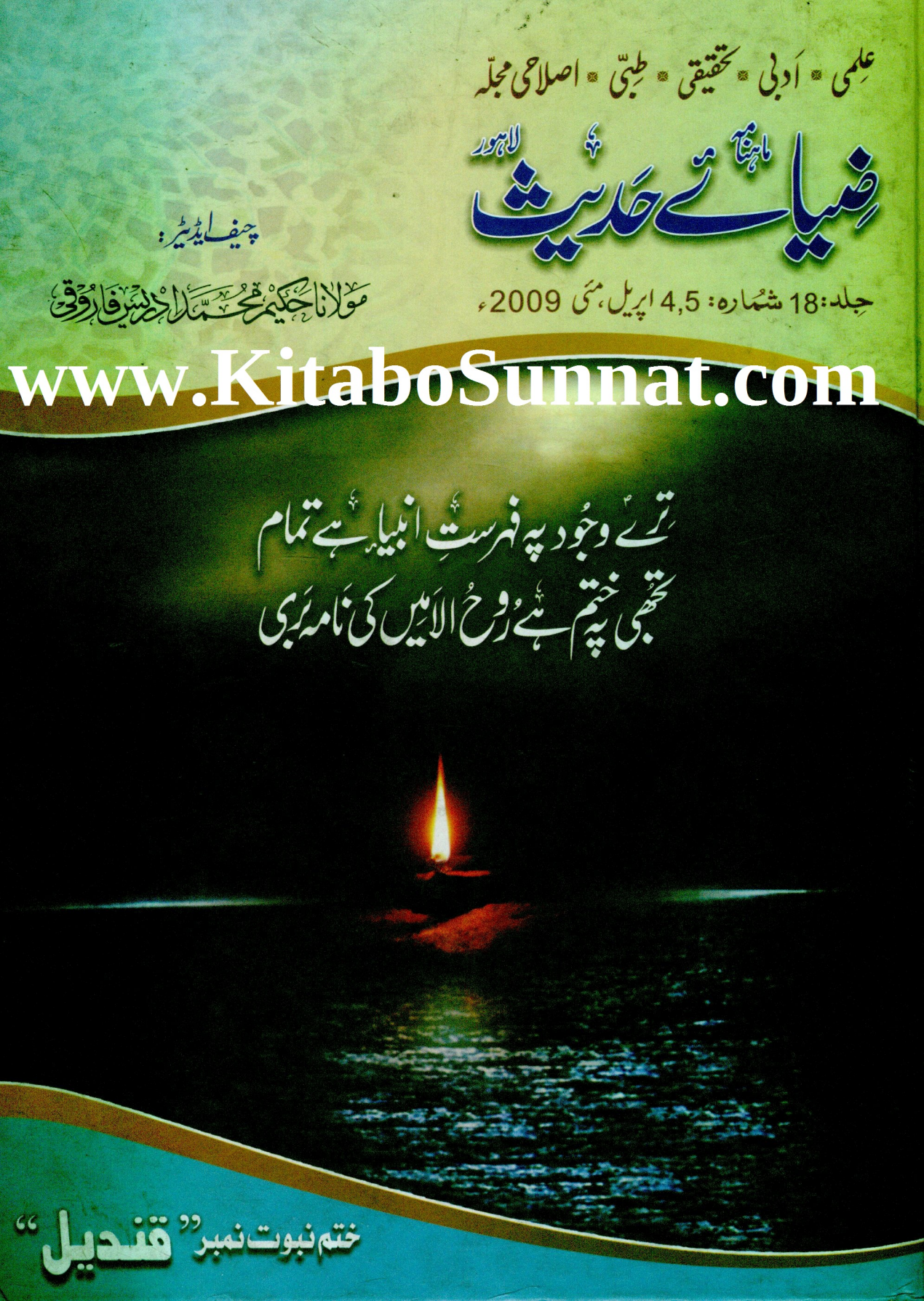
لاہور

جلد: 18 شمارہ: 4,5 اپریل، مئی 2009ء

چیف ایڈیٹر:
مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی

www.KitaboSunnat.com

ترے وجود پہ فہرستِ انبیاء ہے تمام
تجھی پہ ختم ہے روحُ الامیں کی نامہ بری



ختم نبوت نمبر "قندیل"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com



نیکیوں کے موسم بہار کو خوشگوار بنانے کے لیے دارالسلام کی بے مثال اردو انگریزی مطبوعات



نماز نبوی
صحیح احادیث کی روشنی میں

دعا اور دوا
کے مسنون آداب
روحانی وجسمانی علاج کا مسنون طریقہ

حصن المسلم
(دعاؤں کا خزینہ)

فضائل قرآن
(قرآن کریم کی تلاوت کے آداب وفوائد)

قرآن کی عظمتیں اور اس کے معجزے

قیام اللیل
رات کی عبادت تراویح اور تہجد کی تفصیل

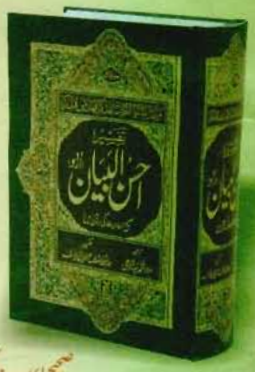
رمضان المبارک
روزوں کی فضیلت اور فوائد وثمرات

فتاوی الصیام
روزے، تراویح اور زکاۃ پر اہم سوالات کے جوابات

خواتین اور رمضان المبارک
زندگی سنوارنے کے 30 اہم اسباق

- Fatawa On Fasting, Zakat and Traweeh
- Zakat and Fasting
- Ramadan Rules and Related Issues
- Ramadan Exellent Merits and Virtuous Deeds
- The Nature of Fasting
- Understanding Ramadan

تفسیر احسن البیان (اردو)



صحیح احادیث کی روشنی میں

معانی القرآن الکریم



قرآن مجید کے مستند معانی ومطالب علمی تحقیقی اور جدید اسلوب

لفظ بہ لفظ رواں اردو ترجمہ قرآنی کرام

حرمین شریفین کے ائمہ اور دنیا بھر کے قراء کی خوبصورت تلاوتیں عطریات، دیدہ زیب مصلے، مدینہ منورہ کی کھجوریں اور وہ سب کچھ جو آپ کے رمضان کو بامقصد بنادے۔

آپ کے لیے
احباب کو تحفے میں دینے
کے لیے

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

لاہور: 36 لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون 7324034 - 7240024 فیکس 7354072
لاہور: Y-260 بلاک کمرشل ایریا، فیز III ڈیفنس، لاہور فون: 042-5692610-11 موبائل: 0321-4212174
لاہور: غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون 7120054 فیکس 7320703
اسلام آباد: F-8 مرکز اسلام آباد فون فیکس 2281513 051-2500237
کراچی: مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون 7-4393936-021

Info@darussalampk.com
www.darussalampk.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone 5866476, 5866396

قرآن حکیم 2

رنگوں کی مدد سے
سمجھنا اور پڑھنا آسان

خوشخبری
الحمدللہ

قرآن حکیم
مع اردو تلفظ
کامل اور تین جلد سیٹ
میں مکمل شائع ہو چکا ہے

قرآنِ حکیم کی تعلیمات پر عمل کر کے زندگی میں دلی اطمینان اور سکون حاصل کیجئے

میں شامل ہو کر تعاون کریں

ملک گیر تحریک

خود پڑھیں، عزیز و اقارب کو تحفہ دیجئے، جیلوں میں
قیدیوں کیلئے ہسپتالوں میں / مساجد میں رکھوائیے

قرآن حکیم کی تعلیم کو پھیلانے اور گھر گھر پہنچانے کی ملک گیر تحریک | ترجمہ تمام مسالک میں مقبول | تمام وسائل دین کی ترویج کے لیے وقف | عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ

ڈسٹری بیوٹرز

کراچی	العماد بک سیلرز اردو بازار	021-32007666, 0300-2827848
راولپنڈی	احمد بک کارپوریشن نزد کمیٹی چوک	051-5556320, 0300-5512583
ملتان	مکتبہ قاسمیہ چوک گھنٹہ گھر کچہری روڈ	061-4542085, 0300-7300097
فیصل آباد	عبداللہ اینڈ سنز کی سٹور کریم ٹاؤن	041-2633859, 0321-7611393
پشاور	معراج کتب خانہ قصہ خوانی بازار	091-2214720, 0321-8592001

ہیڈ آفس
50۔ لوئر مال نزد
M.A.O کالج لاہور
فون 6-042-37242265
فیکس 042-37324904
0300-0322
4270778

قرآن آسان تحریک (رجسٹرڈ)

Web Sites: www.quranasan.org, www.asanquran.com, E-mail: qat@lcci.org.pk

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

250 سے زائد قدرتی ادویات کے ساتھ
صحت مند پاکستان

گیسٹول®
سیرپ



- تبخیر (گیس)
- سینے کی جلن
- نفخ شکم
- بدہضمی کے لیے

طب اسلامی کا پہلا عالمی ایوارڈ یافتہ ادارہ
Tel: 041-8847601-2 Fax: 041-8847607
www.ashraflabs.com
E-mail: info@ashraflabs.com

اشرف®

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی، ادبی، طبقی اور اصلاحی مجلہ

ماہنامہ

ضیائے حدیث

لاہور

جلد:18 شمارہ:4-5 اپریل-مئی 2009ء/ربیع الثانی جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ

بیادِ حضرت العلام
مولانا حکیم عبدالمجید سوہدروی
مولانا حکیم حافظ محمد یوسف رحمہ اللہ



"ختم نبوت" نمبر

قندیل



ہدیہ "قندیل" 200 روپے

چیف ایڈیٹر
مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی
0306-6658669

ایڈیٹر
محمد عثمان فاروقی
0322-4044013

سرپرست اعلیٰ
علی حماد محمد فاروق
0322-6171428

معاون ایڈیٹر رانا محمد یحییٰ فاروق
0300-4434684

سرپرست حافظ محمد یوسف سلفی
0300-7071823

قانونی مشیر کلیم خورشید ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
0300-4825713

مارکیٹنگ منیجر عبدالحفیظ فاروقی
0321-7458496

بیرونی شعبہ جات الیاس سندھو
0322-8061562

لاہور	حافظ رضوان	0321-4660320
کراچی	فضل اکبر کاشمیری	0344-2123486
پشاور	ذاکر الرحمٰن صدیقی	0334-9062131
فیصل آباد	حافظ محمد ارشد	0300-7243889
ملتان	قاری عبدالرحمٰن	0321-6329570
گوجرانوالہ	اشرف میر	0300-9643447
گوجرہ	ثناء اللہ زاہد	0333-7834360
جڑی پور ہزارہ	عبیدالرحمٰن عادل	0321-5873143
اسلام آباد/راولپنڈی	اسحاق قریشی	051-5502380
سعودی عرب (الریاض)	قمرالحمید فیصل	559234903

برائے خط و کتابت
دفتر ضیائے حدیث
399/E، اندرون موچی گیٹ، لاہور

"قندیل" ملنے کے پتے

لاہور 36 لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور • اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار • 260y بلاک فیز III ڈیفنس • کتاب سرائے الحمد مارکیٹ اردو بازار • مقبول بک ڈپو مین بازار غازی آباد

کراچی دارالسلام، مین طارق روڈ بالمقابل ڈالمن مال • فضل اکبر، عمر خان روڈ، بھٹہ ویلج کیماڑی کراچی نمبر 7

اسلام آباد/راولپنڈی دارالسلام F-8 مرکز، اسلام آباد • البدر ہوٹل، کمیٹی چوک، راولپنڈی

پشاور معراج کتب خانہ، قصہ خوانی بازار فیصل آباد یونیک ہیلتھ کیئر 25 چناب مارکیٹ سوساں روڈ مدینہ ٹاؤن

گوجرانوالہ دارالکتب، نزد گرلز کالج اردو بازار اس کے علاوہ نمائندگان ضیائے حدیث اور دفتر سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے

ناشر: محمد ادریس فاروقی ـــــ مقام اشاعت: 399/E، اندرون موچی گیٹ، لاہور

طابع: انٹرنیشنل دارالسلام پریس، 36-لوئر مال، لاہور ـــ ڈیزائننگ: زاہد سلیم/عبدالواسع/ہارون الرشید

کمپوزنگ: عبدالرافع 0323-7471862 محمد اظہر حنیف

زرتعاون سالانہ

پاکستان ..... 300 روپے (خصوصی معاونین سے 400 روپے)

یورپی ممالک ..... 30 یورو سعودی عرب ..... 100 ریال

Email: ziaehadith1@yahoo.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کے کسی موڑ پر آپ کا قادیانی افکار سے حادثہ پیش آ جائے تو ایمرجنسی میں درج ذیل نمبرز پر رابطہ کیجئے۔
ایمان کی مرزائی موت سے قبل کم از کم ایک دفعہ ضرور کال کر لیجئے!

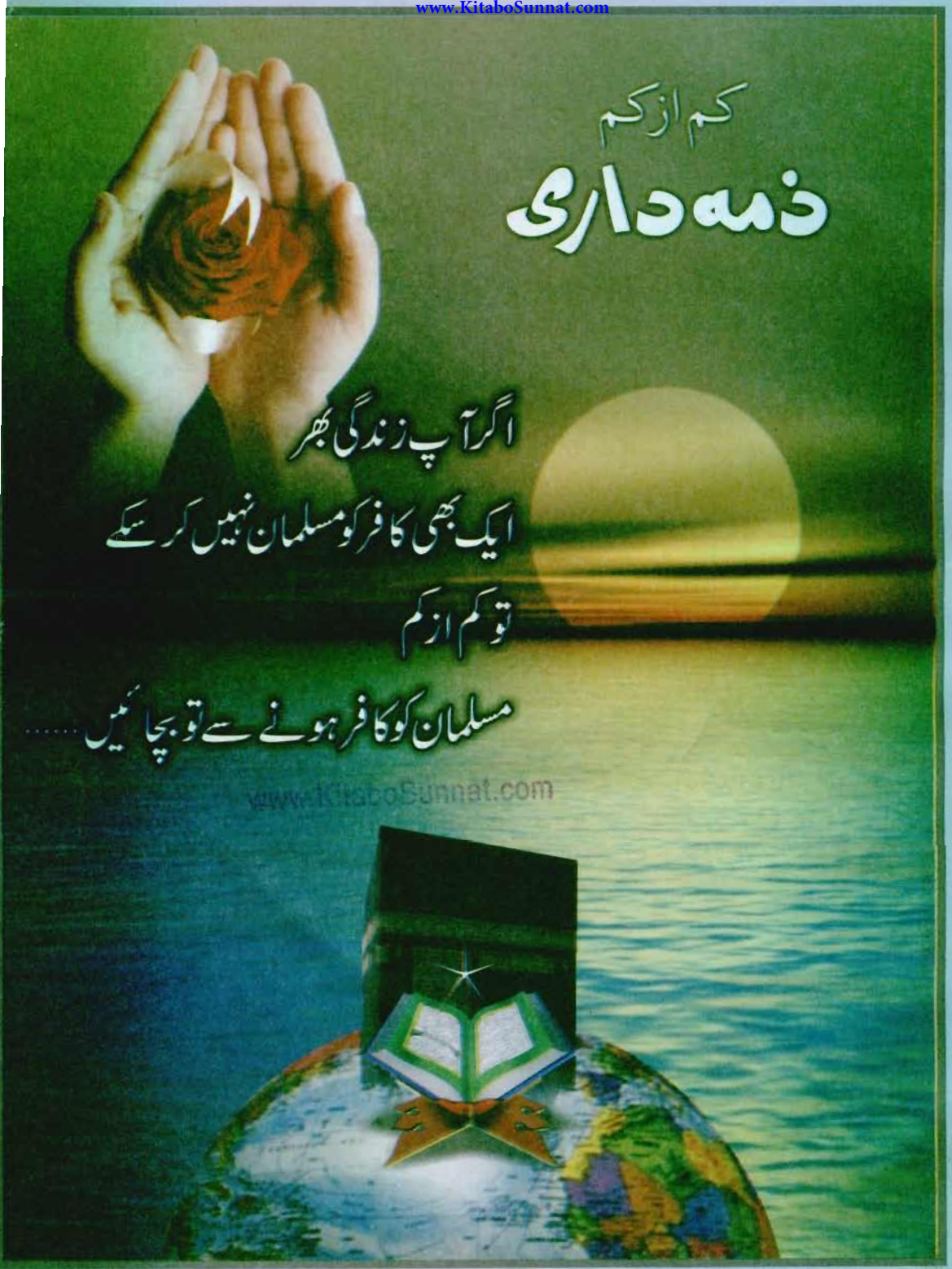


ایمرجنسی نمبرز

1	خاور رشید بٹ	0321 - 4749575
2	محمد متین خالد	0333 - 6627272
3	سمیر ملک	0333 - 5043625
4	عمر صدیق	0300 - 6433576
5	عرفان محمود	0300 - 8126070
6	محمد طاہر عبدالرزاق	042 - 6631877
7	سید انیس شاہ	0322 - 7938657
8	اکرم نسیم بجہ	0300 - 7115509
9	ریاض احمد	0300 - 8126141
10	داؤد ارشد	0334 - 9929950
11	محمد بدیع الزمان	0300 - 4492810
12	وقار احمد	0321 - 7044744

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزائیوں کو

دعوت غور و فکر!

ردقادیانیت پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں ''اہل قلم'' نے قلمی جہاد کیا ہے۔ مولانا للہ وسایا ﷾ نے اپنی کتاب ''ردقادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت'' پر ۱۹۸۰ سے قبل ۱۰۰۰ کتابوں کا تعارف لکھا ہے۔

عمومی طور پر مرزائی یہ سمجھتے ہیں کہ علما ہی ان کے رد میں لکھتے ہیں جبکہ علماء شدت سے کام لیتے ہیں، لیکن یہاں پر زندگی کے ہر گوشے سے تعلق رکھنے والے افراد کی لمبی فہرست ہے جسے محمد متین خالد حفظہ اللہ نے اپنی کتاب ''قادیانیت ہماری نظر میں'' میں جمع کیا ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ محمد طاہر عبدالرزاق، محمد متین خالد، پروفیسر سمیر ملک اور دیگر قادیانیت شکن لوگ علماء نہیں ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ یہ سب لوگ قادیانیوں سے سینکڑوں مناظرے اور ان کے خلاف بیسیوں کتابیں لکھ چکے ہیں؟

پھر یہی نہیں کہ پاکستان کے علماء اور دانش وروں ہی نے قادیانیوں کے خلاف کوئی محاذ کھولا ہو بلکہ دنیا کے کسی بھی خطے میں بسنے والے عالم دین یا مفکر دین کو ان کے عقائد، نظریات کا پتہ چلتا ہے تو وہ انہیں خلاف اسلام گردانتا ہے۔ اس کا اندازہ ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالم اسلامی کے ۱۴۰ مندوبین کے اجلاس میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے سے ہوتا ہے، علاوہ ازیں مولانا منظور احمد چنیوٹی کی کتاب ''فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام'' سے بھی اقطارِ عالم میں پھیلے ہوئے ۲۹۱ مفتیان عظام کے فتووں سے قادیانی عقائد کی تردید ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں قائداعظم اور علامہ اقبال جیسے مفکر، بھٹو جیسے سیاستدان، ضیاء الحق جیسے صدر، ایم ایم عالم جیسے ایئر کموڈر، ڈاکٹر عبدالقدیر جیسے سائنسدان، اور موجودہ دور کے حامد میر، عرفان صدیقی، عطاالحق قاسمی، طارق اسماعیل ساگر جیسے صحافی اور تمام علمائے امت باوجود اپنے اختلافات کے قادیانیوں کے خلاف ایک ہی رائے رکھتے ہیں۔ کیا یہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے سب لوگ غلط کہہ رہے ہیں؟ یہ سب غلط ہی سہی مرزا قادیانی سچا ہی سہی۔ لیکن کچھ تحقیق تو کریں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ ردقادیانیت پر کتابیں پڑھیں۔ آپ مرزا کو جو سمجھتے ہیں وہی سمجھ کر ہی مرزا کی کتابیں پڑھیں یقیناً آپ اسے جو سمجھتے ہوں گے اس کی زندگی پڑھ کر کسی اور نتیجے پر پہنچیں گے۔

قادیانیت سے تائب ہونے والے زیادہ تر لوگ وہی ہیں جنھوں نے مرزا کو پڑھا کیونکہ مرزا نے خود جس قدر اپنی تردید کی ہے اتنی کوئی اور نہیں کر سکا..... اسی وجہ سے آج امت مرزائیہ، مرزا قادیانی کی ''تعلیمات'' عام نہیں کرتی۔ مرزا کے چھوٹے چھوٹے کتابچوں کو روحانی خزائن کی ۲۳ جلدوں میں شائع کیا ہے۔ نہ کوئی ۲۳ جلدیں خریدے اور نہ کوئی پڑھے۔ اور چھوٹے چھوٹے مطبوعہ رسائل ناپید ہوتے جا رہے ہیں.....

آپ اپنے بڑوں سے پوچھیں کہ آپ قرآن مجید اور حدیث شریف کی معنوی تحریف کر کے لوگوں کو مرزائی تو بناتے ہیں لیکن مختلف زبانوں میں اپنے (انگریز ساختہ) آخری ''پیغمبر'' کی تعلیمات کا دوسری زبانوں میں ترجمہ شائع کیوں نہیں کرتے وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے.....! کیا قرآن مجید کے ۶۸ زبانوں میں ترجمے شائع کرنے کے دعویداروں نے ''روحانی خزائن'' کو کسی اور زبان میں شائع کیا ہے؟ کیوں نہیں کیا؟ کیونکہ اس میں آنکھیں جھینپنے اور شرم سے سر جھکانے کی باتیں ہیں؟ اس میں منہ چھپانے کی کہانیاں اور شرمساری کے الہامات ہیں، اس میں تضادات ہی تضادات کے علاوہ گالیوں کی برسات ہے، اس میں بے حیائی کی بھرمار ہے اور یہ کذب بیانیوں کا طومار ہے۔

ظاہر ہے آپ کے پاس مولانا امرتسری، مولانا بٹالوی، مولانا کشمیری، مولانا عثمانی، مولانا عبداللہ معمار اور دور حاضر کے مولانا اثری، مولانا مبارکپوریؒ اور مولانا اللہ وسایا، طاہر عبدالرزاق اور متین خالد اور دیگر کی کتابیں پڑھنے کی جرأت نہیں ہے تو آپ مرزا ہی کو پڑھیں اس کا کلام ہی آپ کو راہ حق پر لے آئے گا کیونکہ کوئی سلیم الطبع انسان زیادہ دیر تک گندگی اور سڑاند کے پاس کھڑا نہیں رہ سکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

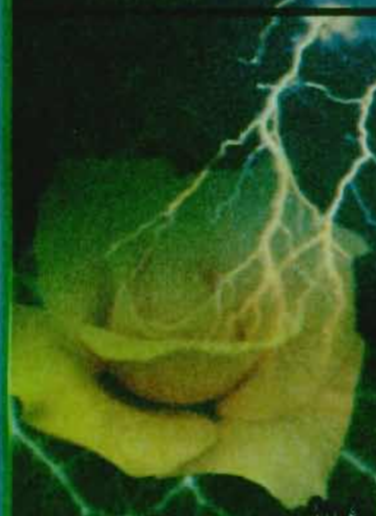
ان وفا شعاروں کے نام جنہوں نے طوفانوں اور تھپیڑوں کی پروانہ کرتے ہوئے، زماں و مکاں کی پابندیوں سے بے نیاز ہو کر ہر حال میں تحفظِ ناموس رسالت کو اپنا سب سے اہم فرض منصبی جانا اور اپنے قول و عمل اور قلم سے ہر موڑ پر اک نیا باب روشن کیا اور پرچم رسالت محمدیہ کو سب سے بلند کیا۔

اور ان سربکف مجاہدین کے نام جنہیں مذہب اور سیاست کے ''غلام مرزے'' اور ان کے ''آقا'' جہاد فی سبیل اللہ سے نہ روک سکے!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر کے دو رُخ





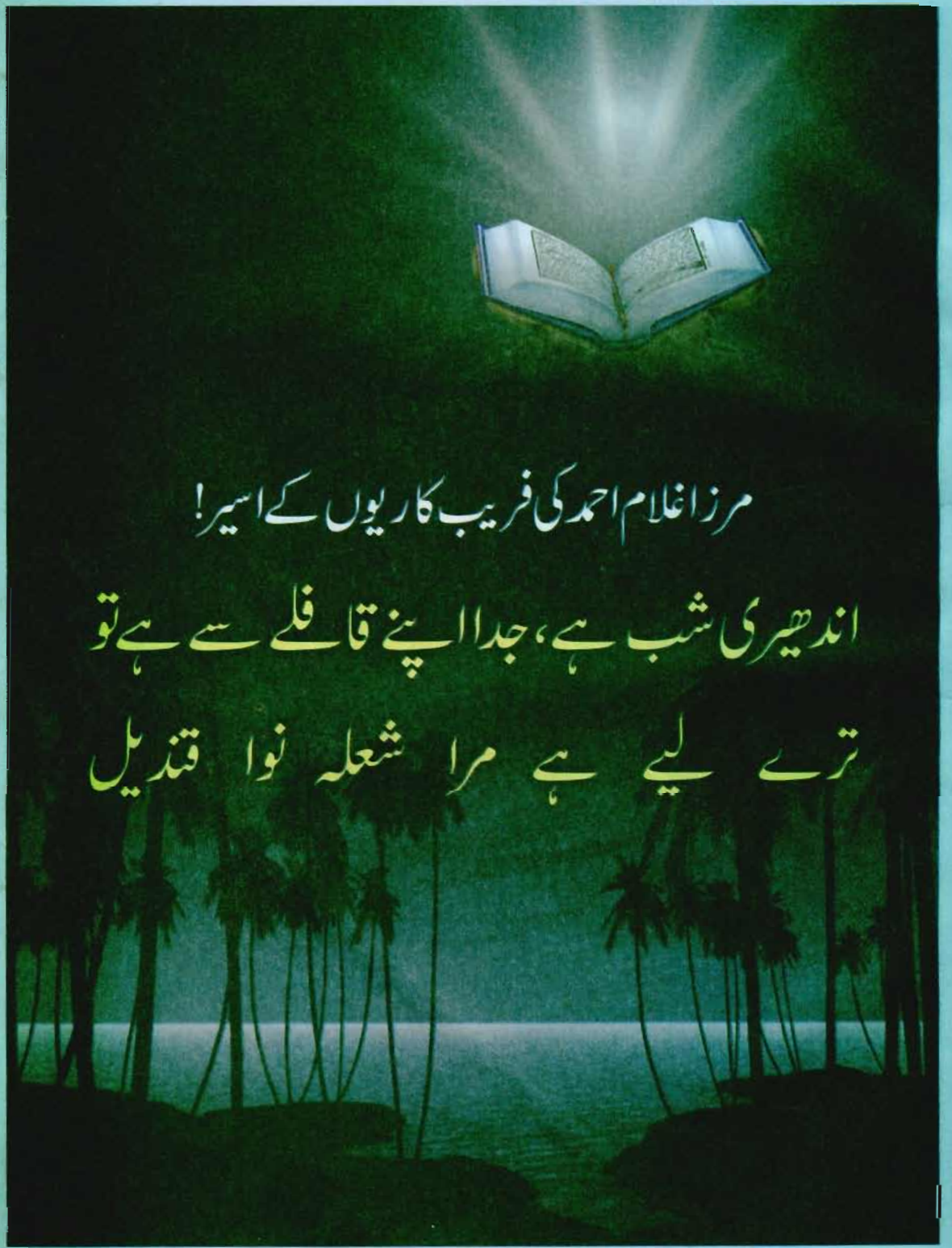
مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

''تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا' قد وقامت میں تناسب نہ تھا' بات کا پکا نہ تھا' بزدل اور ٹوڈی تھا' تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے۔ لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری نہ بھی ہوتی' وہ مجسمہ حسن و جمال ہوتا' قویٰ میں تناسب ہوتا چھاتی 45۔ انچ کی' کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا' بہادر بھی ہوتا' مرد میدان ہوتا' کیریکٹر کا آفتاب اور خاندان کا ماہتاب ہوتا' شاعر ہوتا' فردوسی وقت ہوتا' ابوالفضل اس کا پانی بھرتا' خیام اس کی چاکری کرتا' غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا' انگریزی کا شیکسپیئر اور اردو کا ابوالکلام ہوتا' پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟ میں تو کہتا ہوں اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں ہرگز نہیں' میاں! آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کرے۔'' (اقتباس تقریر ستمبر 1951 کراچی)

انتخاب: محمد سلیمان، محمد ثناء اللہ چنیوٹی

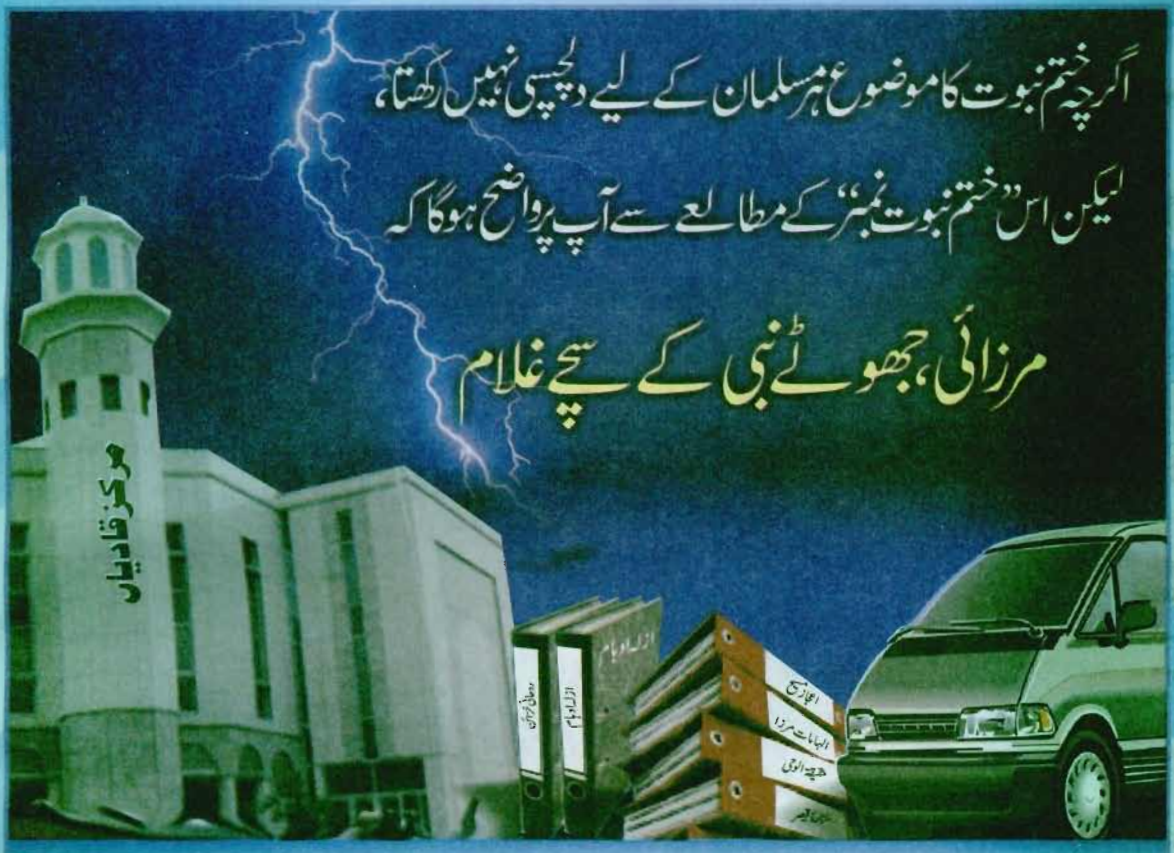
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

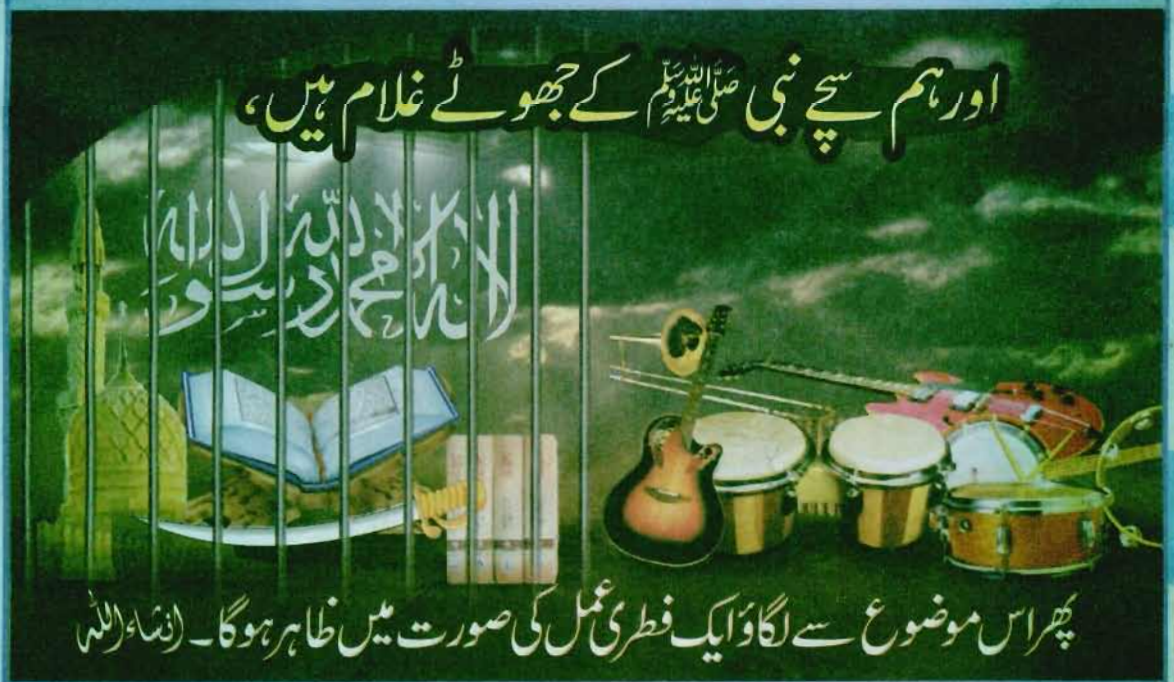
www.KitaboSunnat.com



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com





محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اکابرین سے سوالات

ابوصہیب داود ارشد حفظہ اللہ

① آپ حضرات کا عقیدہ ہے کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام گزشتہ زمانہ میں فوت ہو چکے ہیں، قرآن یا کسی حدیث صحیح سے ماضی کے صیغہ کے ساتھ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کریں۔

② آپ حضرات کا عقیدہ ہے کہ نبوت دو قسم کی ہے، صاحب شریعت اور امتی نبی، قرآن وسنت سے اس تقسیم کو ثابت کریں۔

③ آپ حضرات کا عقیدہ ہے کہ امت مرحومہ میں امتی نبی کا آنا خاتم النّبیین کے منافی نہیں، لہٰذا آپ قرآن و حدیث سے ثابت کریں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد امتی نبی آ سکتا ہے۔

④ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

''اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا، یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرا، یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ٦٧ روحانی خزائن ٢٢/ ١٠٠)

خاتم النّبیین کا یہ معنی قرآن وسنت یا لغت عرب سے ثابت کریں۔

⑤ کیا مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما یستحق، نبی رحمت رسول اکرم ﷺ کا گستاخ تھا یا نہیں، اگر آپ کا جواب نفی میں ہو تو مرزا جی کی عبارات کی وضاحت درکار ہے کہ:

آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ جب آپ پر فرشتہ جبریل ظاہر ہوا تو آپ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ بلکہ حضرت خدیجہ کے پاس ڈرتے ڈرتے آئے اور فرمایا کہ ' خشیت علیٰ نفسی مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہوا ہے کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ١٤٠ و روحانی ٢٢/ ٥٧٨)

کیا یہ نبی رحمت ﷺ کی گستاخی نہیں؟ اگر گستاخی ہے، اور یقیناً ہے تو بتایا جائے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر افترا کرے وہ صادق ہے یا کاذب؟

مرزا محمود احمد لکھتا ہے کہ:

''میں اس شخص کو جھوٹا سمجھتا ہوں جو کہے کہ آنحضرت ﷺ کو اپنی وحی کی نسبت یہ شبہ تھا کہ شیطانی یا رحمانی ہے۔

(حقیقت الامر مندرجہ انوار العلوم ١٥١/٤)

مرزا جی کی مذکورہ عبارت کی موجودگی میں آپ حضرات مرزا جی کو کاذب کیوں خیال نہیں کرتے؟

⑥ آپ حضرات کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور نبی ہے، قرآن یا حدیث سے ثابت کیجئے کہ غلام احمد قادیانی نبی ورسول اور مسیح موعود ہے۔

⑦ مرزا جی خود کو حنفی المذہب کہتے رہے ہیں، کیا یہ شان نبوت کی توہین نہیں کہ نبی فقہی مسلک میں ایک امتی کا مقلد و پیروکار ہو؟

(ملفوظات مرزا ج ١ ص ٥٣٤، طبع جدید، سیرۃ المہدی ٤٩/٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ آپ حضرات عوام الناس کو ہمیشہ یہ مغالطہ دیا کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی رحمت ﷺ کا متبع و پیروکار ہے، رسول اللہ ﷺ آقا اور مرزا خادم وغلام ہے، جو خادم و غلام اپنے آقا کو گالیاں دے تو اس کی خادمیت ختم ہوتی ہے کہ نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو مرزا جی کی گالیاں ثابت ہیں۔

چنانچہ مرزا قادیانی اپنے مرید محمد حسین کلرک لاہوری کو ۲۵ نومبر ۱۹۰۳ء کو ایک پرائیویٹ خط میں لکھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ (مندرجہ الفضل ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

کیا یہ گالیاں نہیں؟ آگر آپ اس کو گالی نہیں سمجھتے تو کبھی اپنے والدین کو بھی کہا ہے کہ میرا والد سور خور ہے یا میری والدہ سور خور تھیں؟ اگر نہیں کہتے تو وجہ فرق بیان کریں۔

⑨ حوالہ نمبر ۵، ۸ سے ثابت ہے کہ مرزا، رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ کی شان میں ادنیٰ توہین بھی کفر ہے؟ اگر ایسا ہے، اور یقیناً ہے، تو آپ اس کفر کے مصداق کیوں ہیں؟

⑩ آپ حضرات ہمیشہ عوام الناس کو یہ باور کراتے ہیں کہ مرزا جی کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے بلکہ شریعت محمدیہ کے خادم ہیں۔ اگر حقیقت یہی ہے تو آپ کے نزدیک تمام مسلمان کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کیوں ہیں؟

جیسا کہ مرزا نے اپنی من گھڑت جھوٹی وحی میں لکھا ہے کہ:

جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔

(الہام مرزا مندرجہ تذکرہ ص ۲۸۰ طبع جدید و مجموعہ اشتہارات مرزا ص ۲۷۵ ج ۳ و تبلیغ رسالت ص ۲۷ ج ۹)

''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔'' (تذکرہ ص ۵۱۹)

⑪ آپ حضرات کے نزدیک جہاد اسلام کا اہم فریضہ ہے کہ نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی بڑی سے بڑی شخصیت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام میں طے شدہ اور مقرر کردہ فرض کو منسوخ قرار دے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو ایسا شخص شریعت اسلام کا ناسخ ہوگا، اور اگر جواب نفی میں ہے تو مرزا جی کے ان بیانات کی کیا تشریح کرتے ہیں جن میں اس نے جہاد کو اسلام کا بدتر مسئلہ قرار دیا ہے اور اسے منسوخ، حرام، گناہ اور اللہ و رسول کی نافرمانی قرار دیا ہے؟

⑫ آپ حضرات مرزا جی کی نبوت کو ظلی، بروزی اور لغوی کہہ کر عوام الناس کو مغالطہ دیتے ہیں، جبکہ مرزا خود اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ہم پلہ بلکہ ان سے بلند شان کا حامل قرار دیتا ہے، جیسا کہ اس کا ایک مرید اس کی زندگی اور موجودگی میں اس کی مدح و توصیف ان الفاظ سے کرتا ہے:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

مرزا جی نے اس گستاخ شاعر کو نہ ڈانٹا، نہ جھڑکا، بلکہ اپنی ناپاک زبان مبارک سے جزاک اللہ کہا، اور فریم شدہ قصیدہ گھر لے گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''غامدیت'' کیا ہے؟

جواب یہ ہے کہ یہ پورے دین اسلام کو بگاڑنے اور اس میں فساد برپا کرنے کا دوسرا نام ہے اور اسلام کے متوازی ایک نیا مذہب ہے۔

چونکہ یہ فتنہ جناب جاوید احمد غامدی صاحب (بی اے آنرز) کا پیدا کردہ ہے اس لیے غامدیت کہلاتا ہے۔ موصوف ٹی وی کے اسکالر، ماہنامہ اشراق کے مدیر اور ''المورد'' کے منتظم ہیں۔

اب ذرا غامدی صاحب کے عقائد و نظریات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

1۔ قرآن کی صرف ایک ہی قراءت درست ہے، باقی سب قراءتیں عجم کا فتنہ ہیں۔ (میزان، صفحہ 32,26,25، طبع دوم، اپریل 2002ء)

2۔ سنت قرآن سے مقدم ہے۔ (میزان، صفحہ 52، طبع دوم، اپریل 2002ء)

3۔ سنت صرف ستائیس (27) اعمال کا نام ہے۔ (میزان، صفحہ 10، طبع دوم، اپریل 2002ء)

4۔ حدیث سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔ (میزان، صفحہ 64، طبع دوم، اپریل 2002ء)

5۔ دین کے مصادر و مآخذ قرآن کے علاوہ دین فطرت کے حقائق، سنت ابراہیمی اور قدیم صحائف ہیں۔ (میزان، صفحہ 48، طبع دوم، اپریل 2002ء) (یاد رہے کہ اسلام میں قرآن، سنت، اجماع اور قیاس مآخذ شریعت ہیں۔)

6۔ دین میں معروف اور منکر کا تعین فطرت انسانی کرتی ہے۔ (میزان، صفحہ 49، طبع دوم، اپریل 2002ء)

7۔ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر نہیں ہے۔ (قانون عبادات، صفحہ 119، طبع، اپریل 2005ء)

8۔ دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا۔ (برہان صفحہ 19,18، طبع چہارم، جون 2006ء)

9۔ قتل خطا میں دیت کی مقدار منصوص نہیں ہے اور یہ ہر زمانے میں تبدیل کی جاسکتی ہے۔ (برہان صفحہ 19,18، طبع چہارم، جون 2006ء)

10۔ مرتد کے لیے قتل کی سزا نہیں ہے۔ (برہان، صفحہ 140، طبع چہارم، جون 2006ء)

11۔ شادی شدہ اور کنوارے زانی دونوں کے لیے ایک ہی حد سو کوڑے ہے۔ (برہان، صفحہ 300,299، طبع دوم، اپریل 2002ء)

12۔ شراب نوشی پر کوئی شرعی سزا نہیں ہے۔ (برہان، صفحہ 138، طبع چہارم، جون 2006ء)

13۔ غیر مسلم بھی مسلمانوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔ (برہان، صفحہ 171، طبع دوم، اپریل 2002ء)

14۔ عورت کے لیے دوپٹہ یا اوڑھنی پہننا شرعی حکم نہیں۔ (ماہنامہ اشراق، مئی 2002ء، صفحہ 47)

15۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ (میزان، حصہ اوّل، صفحہ 24,23,22، طبع 1985ء)

16۔ جانداروں کی تصویریں بنانا بالکل جائز ہے۔ (ادارہ المورد کی کتاب ''تصویر کا مسئلہ'' صفحہ 30)

17۔ موسیقی اور گانا بجانا بھی جائز ہے۔ (ماہنامہ اشراق، مارچ 2004ء، صفحہ 19,8)

18۔ عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔ (ماہنامہ اشراق، مئی 2005ء، صفحہ 35 تا 46)

19۔ اسلام میں جہاد و قتال کا کوئی شرعی حکم نہیں۔ (میزان صفحہ 264، طبع دوم، اپریل 2002ء)

20۔ کفار کے خلاف جہاد کرنے کا حکم اب باقی نہیں رہا اور مفتوح کافروں سے جزیہ لینا جائز نہیں۔ (میزان صفحہ 270، طبع دوم، اپریل 2002ء)

(اہل علم جانتے ہیں کہ مذکورہ بالا تمام عقائد و نظریات قرآن و سنت اور اجماع اُمت کے خلاف ہیں اور ان سے دین اسلام کے مسلّمات کی نفی ہوتی ہے۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اداریہ: **امت مسلمہ سازشوں کے حصار میں**

باب: ① مسئلہ ختم نبوت

1۔عقیدہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں ..... ① مولانا علی حماد فاروق ② مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری ③ مولانا قاری محمد حسن سلفی 23

2۔مرزائی شبہات اور محمدی جوابات ..... قاری طارق جاوید عارفی 32

3۔توہین قرآن کا خطرناک پہلو ..... حافظ محمد نعمان فاروقی 46

4۔ختم نبوت اور حدیث ..... ① مولانا ابومعاویہ منشا سلفی ② مولانا عبداللہ ناصر مدنی ③ مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر 49

5۔مرزائی شبہات اور ان کے جوابات ..... مولانا خاور رشید بٹ 54

6۔محدثین عظام رحمہم اللہ اور مسئلہ ختم نبوت ..... حافظ محمد نعمان فاروقی 63

7۔عقیدہ ختم نبوت پر ائمہ وفقہاء رحمہم اللہ کا مؤقف ..... ڈاکٹر طاہر القادری 69

8۔''خاتم'' کی لغوی اور اصطلاحی بحث ..... مولانا تنویر احمد 73

9۔''خاتم'' کی تاویلات کا جواب ..... مولانا خاور رشید بٹ 76

باب: ② عقیدہ حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

10۔عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ..... حافظ محمد امین انجم 83

11۔آخری زمانے میں آنے والے مسیح کی شناخت ..... مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ 87

12۔مسیحیت کے دعوے سے پہلے اور بعد کا مرزا ..... پروفیسر اکرم نسیم بجہ 97

13۔حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر کا حکم؟ ..... فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ 99

14۔حیات مسیح علیہ السلام اور قادیانیوں کے موقف کی تردید ..... شیخ الحدیث مولانا عبدالصمد رفیقی 100

15۔کیا امام مہدی اور مسیح علیہ السلام ایک ہی شخصیت ہیں؟ (حدیث کی روشنی میں) ..... علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ 108

باب: ③ سلسلہ نبوت کاذبہ اور ان میں سے ایک بڑا کذاب

16۔مدعیان نبوت کاذبہ ..... ① محمد رمضان آزاد ② مولانا عبدالباسط 113

17۔مرزا قادیانی ایک خاندانی غدار ..... محمد بدیع الزماں بھٹی ایڈووکیٹ 122

18۔مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ذات کے آئینے میں ..... رانا محمد یحییٰ فاروقی 126

19۔مرزا غلام احمد قادیانی ایک تعارف ..... عبیداللہ لطیف 127

20۔اسلام کا مجرم ..... ریاض احمد فاروقی 128

21۔قادیان کا کذاب ..... محمد اشرف توقیر فاضل پوری 136

22۔آئینہ انہیں دکھایا تو بُرا مان گئے! ..... جمیل احمد اعوان 139

23۔قادیانیوں کا تعارف اور قسمیں ..... جمیل احمد اعوان 144

24۔لاہوری مرزائی اور ربوی (قادیانی) مرزائی اصل میں دونوں ایک ہیں ..... حافظ صلاح الدین یوسف 146

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25۔قادیانی تنظیم وتبلیغ کا ڈھول ..... حکیم عبدالرحیم اشرف رحمہ اللہ 149
26۔مرزائے قادیان اورعلم وادب وعقل وشعور ..... محمد اسلم زاہد حفظہ اللہ 152
27۔مرزا غلام احمد قادیانی کی حدیث دانی ..... مولانا محمد ایوب چنیوٹی حفظہ اللہ 156
28۔مرزا قادیانی کے 40 جھوٹ ..... ماسٹر عرفان علی بٹ، حافظ محمد عمر صدیق حفظہما اللہ 161
29۔مرزا قادیانی ایک جعلی حکیم ..... عرفان محمود برق حفظہ اللہ (نومسلم سابق قادیانی) 171
30۔شرم وحیاء کا جنازہ ..... قاری ریاض احمد فاروقی حفظہ اللہ 175
31۔مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں ..... مولانا عبدالحفیظ مظہر حفظہ اللہ 179
32۔فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ آخری فیصلہ ..... قاری محمد ایوب چنیوٹی حفظہ اللہ 181
33۔فاتح قادیان کی زندگی کے چند پہلو ..... محمد اشرف جاوید حفظہ اللہ 183
34۔قادیانیوں پر عذاب الٰہی کے عبرتناک واقعات ..... محمد امجد فاروقی حفظہ اللہ 185
35۔قصہ محمدی بیگم کا ..... مولانا محمد عبداللہ حفظہ اللہ 199
36۔مرزا قادیانی ۔۔۔۔تاریکی کا سفر ..... پروفیسر سمیر ملک حفظہ اللہ 202

باب: ④ مرزا قادیانی کے دعوے عقائد ونظریات، مرزائیوں کا ''طریقۂ واردات'' اور بحث مباحثہ

37۔قادیانیت کا اصل ماخذ فرقہ ''بہائی'' ہے ..... سید محمد علی شاہ 207
38۔دعوے ہی دعوے ..... قاری محمد ایوب چنیوٹی حفظہ اللہ 208
39۔قادیانیوں کا خود ساختہ معیار صداقت ..... مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ 213
40۔مرزا جی کا دعوائے مسیحیت ونبوت ..... مولانا ابوصہیب محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ 223
41۔مرزا قادیانی اللہ وحدہ لاشریک کا بہت بڑا گستاخ ..... محمد طاہر عبدالرزاق حفظہ اللہ 228
42۔رسول اکرم ﷺ کی شان میں مرزا کی ہرزہ سرائیاں ..... جناب محمد متین خالد حفظہ اللہ 233
43۔قادیانیت اور جہاد ..... ابو شداخ غوری حفظہ اللہ 236
44۔قادیانی خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں ..... محمد طاہر عبدالرزاق حفظہ اللہ 238
45۔مسلمان اور قادیانی دو الگ امتیں ..... مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ 242
46۔مسلمان قادیانیوں کی نظر میں ..... پروفیسر سمیر ملک حفظہ اللہ 249
47۔قادیانیت ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک متوازی امت ..... مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ 251
48۔قادیانی اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق ..... مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ 258
49۔30 دجالوں میں سے ایک دجال ..... محمد اشرف جاوید حفظہ اللہ 265
50۔مرزائیوں سے مکالمہ ومباحثہ ..... چند اہم پہلو ..... محمد اسلم زاہد حفظہ اللہ 266

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

51۔مولانا محمد حسین بٹالوی کا مرزا قادیانی سے مناظرہ ..... محمد اشرف جاوید ﷾ 273
52۔قادیانی لٹریچر میں خوفناک تحریف ..... مولانا داؤد ارشد ﷾ 276
53۔''..... یہ نہ کہو کہ انکے بعد کوئی نبی نہیں'' کی تحقیق ..... پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی ﷾ 279
54۔جھوٹی نبوت کی جھوٹی خلافت ..... ابونخلہ فرات ﷾ 282
55۔قادیانیوں کا ''طریقہ واردات'' ..... پروفیسر سمیر ملک ﷾ 290

باب: ⑤ختم نبوت کے سلسلے میں مفکرین امت کی خدمات اور آراء

56۔پہلا شہید ختم نبوت ..... محمد سعید ﷾ 299
57۔ختم نبوت اور رد قادیانیت پر علمائے امت کی خدمات ..... مولانا عبدالسمیع ﷾ 300
58۔قادیان کی جھوٹی نبوت کے ۱۰۰ برس ..... جناب محسن فارانی ﷾ 313
59۔ہم مرزائیت کو کیا سمجھتے ہیں؟ ..... مولانا محمد عمر حیات ﷾ 322
60۔قادیانیت پر علامہ اقبال ؒ کی تنقید ..... ڈاکٹر عبدالغنی فاروق ﷾ 335
61۔''تحریک ختم نبوت''..... ایک تاریخی دستاویز ..... مولانا محمد رمضان یوسف سلفی ﷾ 339
62۔① علمائے اہلحدیث کی رد قادیانیت اور تحریک ختم نبوت کے لیے خدمات ..... ملک عبدالرشید عراقی ﷾ 342
63۔② علمائے اہلحدیث کی ردّ مرزائیت اور تحریک ختم نبوت کے لئے خدمات ..... کامران اعظم سوہدروی ﷾ 347
64۔ردِ قادیانیت میں مولانا محمد حسین بٹالوی کا کردار ..... مولانا محمد اشرف جاوید ﷾ 350
65۔رد قادیانیت پر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ ؒ کی قلمی کاوشیں ..... پروفیسر ضیاء الرحمٰن ﷾ 352
66۔علمائے اہلحدیث سندھ کی ختم نبوت اور ردّ قادیانیت پر خدمات ..... مولانا محمد خان محمدی ﷾ 370
67۔تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں فتح القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری ؒ کا کردار ..... مولانا علی حماد فاروق ﷾ 375
68۔تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ۱۹۷۴ء اور مولانا عبداللہ امجد چھتوی ﷾ ..... نعمان فاروقی ﷾ 378
69۔ردّ قادیانیت پر ''خطیب العصر'' علامہ احسان الٰہی ظہیر کا ایک خطبہ ..... عمر فاروق قدوسی ﷾ 379
70۔مولانا عبداللہ گورداسپوری اور تحریک ختم نبوت ..... مولانا عبداللہ گورداسپوری ﷾ 383
71۔مرزائیت کی تردید میں اہل حدیث کی تگ وتاز ..... مولانا محمد اسحاق بھٹی ﷾ 387
72۔ختم نبوت اور ردّ مرزائیت پر علمائے بریلی کا کردار ..... جناب منشا تابش قصوری ﷾ 395
73۔مجاہدین ختم نبوت کے ایمان افروز واقعات ..... حاجی محمد اشرف خان ﷾ 402

باب: ⑥ مرزائیوں کی آئینی حیثیت اور پاکستان دشمنی

74۔قادیانیت، آئین، قانون اور عدالتیں ..... جناب محمد متین خالد ﷾ 409

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

75۔کادیانیت (مکروفریب) کا آئینی تحفظ (ایک تنقیدی جائزہ)..... ڈاکٹر عبدالحفیظ فاروقی ﷾ 420
76۔سرظفر اللہ قائداعظم کے جنازے میں کیوں شریک نہ تھا؟..... نیر زیدی 425
77۔محترمہ غلام عائشہ ؒ (مدعیہ مقدمہ مرزائیہ بہاولپور ۱۹۳۵ء) کی زندگی کی ایک جھلک..... پروفیسر محمد یحییٰ ﷾ 429
78۔قادیانیوں کی پاکستان دشمنی..... محمد بدیع الزماں بھٹی ایڈووکیٹ ﷾ 431
79۔مسئلہ کشمیر اور قادیانیوں کی ''تدبیر''..... مولانا طاہر عبدالرزاق ﷾ 436

باب: ⑦ مرزائیوں کی سرگرمیاں اور ان کا حل

80۔مرزائیوں کی انگریز نوازیاں اور مسلمان دشمنیاں..... جناب طارق مسعود بٹ ﷾ 449
81۔قادیانیوں کے عزائم کیا ہیں؟..... حکیم خالد اشرف ﷾ 454
82۔قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر ایک نظر!..... جناب ابوضیغم ﷾ 456
83۔مرزائیوں کی سرگرمیاں!..... مولانا ادریس فاروقی ﷾ 463
84۔صدی کا سب سے بڑا جھوٹ..... جناب محمد متین خالد ﷾ 466
85۔عالم کفر قادیانیوں کی سرپرستی کیوں کرتا ہے؟..... جناب محمد گوہر الطاف ﷾ 469
86۔کیا پنجاب یونیورسٹی مرزائیوں کی تھی؟..... پروفیسر محمد یحییٰ ﷾ 475
87۔قادیانیت کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟..... جناب فیاض احمد خان ﷾ 478
88۔قادیانیوں کی شرعی حیثیت اور ان کا مکمل بائیکاٹ..... جناب محمد متین خالد ﷾ 484
89۔علمائے اہلحدیث کے فتوے..... میاں عزیز احمد ﷾ 492
90۔مرزائیوں سے بائیکاٹ کے متعلق علمائے احناف کے فتوے..... جناب محمد ہاشم ﷾ 500
91۔مرزائیوں سے بائیکاٹ نہ کرنے کا نتیجہ..... جناب وقار احمد/ ابوانس ﷾ 509
92۔غیرت، اللہ کی بڑی نعمت ہے!..... مولانا عبدالرحمٰن چیمہ ﷾ 514

باب: ⑧ سابق قادیانی نومسلموں کے انٹرویوز

93۔لوگ مرزائی کیوں ہوتے ہیں؟..... چیف ایڈیٹر ﷾ 519
94۔ڈاکٹر محمد اسلم ولد عبدالخالق کمبوہ..... ادارہ 527
95۔شیخ زبیر انور ولد بشیر الدین..... ادارہ 529
96۔آفتاب احمد حیات ولد عبیداللہ..... ادارہ 531
97۔عرفان محمود برق..... ادارہ 532
98۔میرا قبول اسلام..... ام فخر الاسلام ﷾ 536

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب: ⑨ قادیانیوں کو دعوتِ اسلام

99۔مرزا میں تبدیلی ہوئی یا مسلمانوں میں؟ ..... مولانا محمد چراغ رحمہ اللہ 543

100۔اب مرزائیوں کو اسلام کے دامن رحمت میں آ جانا چاہیے ..... جناب احمد کامران حفظہ اللہ 545

101۔مرزائیوں کے لیے پیغام اور نصیحت! ..... ابوعمر عبدالعزیز سوہدروی حفظہ اللہ 549

102۔خالی جگہ پُر کیجئے اور ''ہاں اور ناں'' میں جواب دیجئے! ..... محمد نعمان فاروقی حفظہ اللہ 552

103۔مرزائیوں کے نام ایک تاریخی خطاب اور خط ..... حکیم عبدالرحیم اشرف رحمہ اللہ 557

104۔اِک دستک، اِک حقیقت ..... مولانا عبدالسمیع بن ڈاکٹر محمد نواز سجاد حفظہ اللہ 563

105۔مرزائیوں کو دعوتِ غور و فکر ..... مولانا محمد رمضان آزاد حفظہ اللہ 565

باب: ⑩ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت پر منظوم کلام

✸ میرے زمانے نے ایک نبی پیدا کیا ..... علامہ اقبال رحمہ اللہ 571

✸ جہاد ..... علامہ اقبال رحمہ اللہ 571

✸ قادیانی پروپیگنڈہ ..... مولانا ظفر علی خاں رحمہ اللہ 572

✸ ختم نبوت کا ڈاکو ..... سید امین گیلانی رحمہ اللہ 576

✸ نگری والے ہوں بیدار، آخری نبی ﷺ (پنجابی) ..... سید امین گیلانی/سعید الف رحمہ اللہ 577

✸ غدار وطن ..... جانباز مرزا حفظہ اللہ 579

✸ ان کے بعد کوئی نہیں ..... محمد حنیف الاسدی حفظہ اللہ 579

✸ منکر ختم نبوت ذلیل ہوگا ..... جعفر طیار حفظہ اللہ 580

✸ جھوٹے نبی کا تعارف ..... غلام اللہ شارق حفظہ اللہ 580

✸ عقیدہ ختم نبوت ..... قاری تاج دین شاکر حفظہ اللہ 581

✸ نامے جو میرے نام آئے ..... سید امین گیلانی رحمہ اللہ 582

106۔اپنے دوستوں کو مُسَیِّح کریں ..... جناب ابوضیغم حفظہ اللہ 584

107۔ختم نبوت پر کام کرنے والی چند تحریکیں اور ادارے 586

108۔ختم نبوت نمبر کے مضمون نگار حضرات کا تعارف ..... ادارہ 589

601 **109- Muslim World in the Grip of Conspiracies** ..... **(Editorial)**

615 **110- Qadiyanis and their beliefs** ..... **(Muhmmad Anwar Awan)**

620 **111- Invitation to Think and Reflect** .....

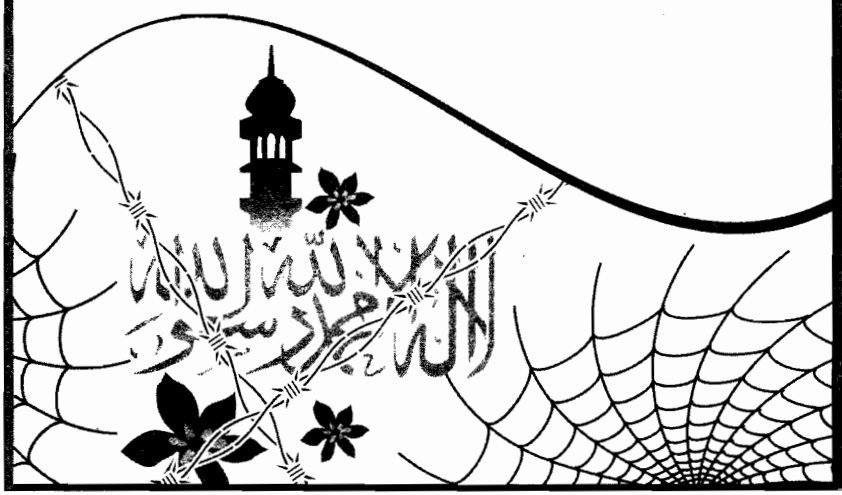
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اداریہ

اُمّتِ مُسلمہ

سازشوں کے حصار میں



ماہنامہ
لاہور
ضیائے حدیث
اپریل۔مئی 2009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردہ، مثانہ، پتہ کی پتھری کا بغیر آپریشن علاج

مدنی دواخانہ

اوقاتِ دواخانہ

دوپہر 11 بجے تا مغرب

ناغہ بروز جمعۃ المبارک

معالج

حکیم محمد ابراہیم حنیف

فاضل طب والجراحت قومی طبی کونسل اسلام آباد

وزارتِ صحت پاکستان

یہاں پر معدہ، جگر، ٹی بی، دمہ، جوڑوں کا درد، نزلہ، کیرہ، ریشہ خون کی خرابی، جلدی امراض، چنبل، دھدر، پھوڑے، پھنسیاں، چہرے کی چھائیاں، کیل، عورتوں اور مردوں کے خاص امراض، بانجھ پن، بے اولاد نیز ہیپا ٹائٹس بی سی، شوگر اور بلڈ شوگر کے تمام امراض کا کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔

یہاں پر ہر سوموار کو عورتوں کے اٹھرا کا دم کیا جاتا ہے

مدنی دواخانہ کی 100 فیصد کامیاب ادویات

لیور لائف سیرپ: قیمت: 140 روپے

خون کی کمی، معدے کی خرابی، جگر کی کمزوری اور جنرل ویکنس کا حل

ہیئر لائف روغن: قیمت: 180 روپے 250ML

سر کی خشکی، بالوں کی سکری، ہر ایک خرابی مثلاً ٹوٹنا، جھڑنا اور چھوٹے رہنا وغیرہ

مدنی شادی کورس: قیمت: 2000 روپے

سیکوئیل پرابلمز اور شادی کے تمام مسائل کا حل نصف قیمت: 1000 روپے

بالمقابل عوامی کنڈا، جدہ مارکیٹ کھیالی بائی پاس، گوجرانوالہ

Ph:0431-283708
0333-8113255

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

امت مسلمہ سازشوں کے حصار میں

نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک خواب کا تذکرہ فرمایا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے۔ مجھ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی اور میں نے انھیں ناگوار محسوس کیا، پھر مجھے اجازت ملی۔ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں کنگن اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ دو جھوٹوں کا ظہور ہوگا۔ عبیداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک جھوٹا اسود عنسی تھا جسے فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے یمن میں قتل کیا تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا۔

(صحیح البخاری : ٤٣٧٩)

اس خواب کے بعد مسیلمہ کذاب ایک دن مدینہ منورہ آیا۔ اس کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ وہ کہنے لگا: اگر محمد (ﷺ) اپنے بعد معاملہ میرے سپرد کر دیں تو میں ان کی اتباع کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی۔ آپ ﷺ نے مسیلمہ سے ارشاد فرمایا: ''اگر تو اس ٹہنی کا بھی سوال کرے تو میں تجھے نہیں دوں گا۔ میں یہ معاملہ ہرگز تیرے سپرد نہیں کروں گا۔ اور تو نے حق کو قبول نہ کیا تو اللہ تجھے ضرور ہلاک کر دے گا۔ اور یقیناً مجھے خواب میں تیرے (انجام کے) متعلق دکھا دیا گیا ہے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ اس خواب سے کیا مراد ہے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ خواب سنا دیا۔ (صحیح مسلم :٢٢٧٣، ٢٢٧٤)

اس واقعہ سے یہ سمجھنا دشوار نہیں کہ جھوٹے مدعیان نبوت نبی کریم ﷺ کی اتباع میں رہنا پسند نہیں کرتے، ان کا ہدف دنیاوی مقاصد کا حصول ہوتا ہے اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ بظاہر اسلام کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی انھیں عزت اور شہرت مل سکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جس ناگواری کا اظہار کیا وہ اس قبیل کے تمام لوگوں کے لیے بہت بڑی وعید تھی۔

یہ ضروری نہیں کہ جو شخص جھوٹا ہو اس کے دام میں کوئی نہیں آتا یا یہ کہ اس کی جھوٹ پر مبنی دعوت پھیل نہیں سکتی۔ جب اسود عنسی، مسیلمہ کذاب یا دیگر مرتدین نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو ان کے ساتھ بھی بہت سے لوگ ملتے گئے حتیٰ کہ مسلمانوں کو اپنے بعض علاقوں سے بے دخل ہونا پڑا۔ خلافت صدیقی کے اوائل میں پارلیمنٹ میں نہیں بلکہ جہاد کے محاذوں پر جھوٹے مدعیان نبوت کا قصہ تمام ہوا۔ اہل علم نے ان سے مناظرے کیے نہ اہل قلم نے ان کے خلاف کالم لکھے، نہ ہی ان کے مقدمے عدالت میں چلے، اور نہ ہی انھیں یہ مہلت دی گئی کہ وہ دلائل دینے کے مجاز ہوں گے، اگر استدلال صحیح ہوا تو ٹھیک ورنہ لڑائی ہوگی۔ منکرین ختم نبوت کے واجب القتل ہونے کا سب سے پہلا فتویٰ رسول اکرم ﷺ نے دیا تھا۔ امام ابوداؤد، امام احمد اور امام حاکم رحمہم اللہ نے حدیث بیان کی ہے کہ مسیلمہ نے دعوائے نبوت کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو قاصدوں کے ہاتھ خط روانہ کیا۔ انھوں نے جب آپ ﷺ کے سامنے خط پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا ؟ ''تم (اس کے بارے میں) کیا کہتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ کہتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: « أَمَا وَاللّٰهِ ! لَوْ لَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا » ''اللہ کی قسم! اگر یہ قانون نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔'' (سنن ابی داود:٢٧٦١، مسند احمد:٣/٤٨٧، الحاکم :٢/١٤٢)

یاد رہے کہ دجال کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: « إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ » ''اگر دجال کا ظہور ہوا اور میں تم میں موجود ہوا تو میں خود ہی تمہاری طرف سے اس کا مدمقابل ہوں گا۔'' (صحیح مسلم :٢٩٣٧) اس سے واضح ہوا کہ آپ ﷺ کو اپنے دور ہی میں فتنہ دجال کے ظہور کا خدشہ تھا، اسی لیے ہر نماز میں پناہ مانگا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ کے فرامین کی روشنی میں ثابت ہے کہ دجال کی موجودگی ہی میں عیسیٰ علیہ السلام نے نازل ہونا ہے اور انہوں نے اسے قتل کرنا ہے۔ جب دجال کا خدشہ موجود تھا تو اسی دور میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی ممکن تھا لیکن آپ ﷺ نے اس بارے میں کوئی تحقیق گوارہ نہ کی کہ شاید یہ عیسیٰ علیہ السلام یا مثیل عیسیٰ کے پیروکار ہوں یا ظلی اور بروزی طور پر مسیلمہ کو نبی مانتے ہوں، حالانکہ آپ ﷺ فیصلوں اور فتووں میں بہت احتیاط فرمایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے ان دونوں قاصدوں کو واجب القتل قرار دیا اور خود مسیلمہ کے متعلق آپ ﷺ کا فتویٰ کیا ہو سکتا تھا،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا اندازہ خود ہی کرلیں بہر حال معلم انسانیت ﷺ نے بتادیا کہ شریعت اسلامیہ میں ان کے لیے کوئی رُو رعایت نہیں کیونکہ ایسے لوگ اللہ اور رسول کے باغی ،اسلام کے سب سے بڑے دشمن اور خود مسلمانوں کے لیے سراسر فتنہ ہیں، چنانچہ ایسے فتنہ گروں کا صحیح علاج ہوا اور انھیں امت میں سرایت کرنے کا موقع نہ مل سکا۔محمد حسین ہیکل ان ارتدادی فتنوں کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''یہ علاقے مکے اور مدینے سے دور تھے اور وہاں کے باشندوں کے دلوں میں اسلامی تعلیم راسخ نہیں ہوئی تھی، پھر یہ فارس سے متصل تھے اور ایرانیوں سے ان کے تجارتی روابط قائم تھے،اس لیے یہ کوئی بعید از تعجب بات نہیں کہ ان بغاوتوں اور شورشوں میں ایرانیوں کا ہاتھ بھی ہو۔''(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ، ص : ۱۵۵)

حقیقت یہی ہے کہ ہر دور میں مسلمانوں کی قرآن مجید سے والہانہ عقیدت ،منصب نبوت کا تقدس،شان وشوکت اور پیغمبر علیہ السلام کے ماننے والوں پر اس کے اثرات دیکھ کر اسلام دشمن طاقتیں قرآن مجید کی رفعت اور منصب نبوت کے شکوہ کو داغ دار کرنا چاہتی ہیں کہ جب لوگ دیکھیں گے کہ مسیلمہ،اسود عنسی اور مرزا غلام احمد جیسے لوگ بھی نبی ہو سکتے ہیں اور ان پر بھی قرآن مجید جیسی وحی اترتی ہے تو مقام رسالت کا وہ احترام مسلمانوں کے دلوں سے نکل جائے گا اور قرآن مجید کی وہ شان وشوکت باقی نہ رہے گی۔مقام رسالت کی عزت وعظمت کے تحفظ کی بنا پر ہی گستاخ رسول کی شرعی سزا قتل ہے۔اسی وجہ سے کبھی شناختی کارڈ میں سے مذہب کا خانہ اڑانے کی کوشش ہوتی ہے اور کبھی گستاخ رسول کی سزا میں تخفیف کا مطالبہ کیا جاتا ہے، یہ سب ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا قلع قمع ہونے کے بعد سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں مثالی امن وسکون رہا اور روم وفارس کی سرحدوں پر فتوحات ہوتی رہیں۔تاہم ان کے بعد داخلی سطح پر اسلام دشمن طاقتوں کی فتنہ انگیزیوں نے سبائیت کے نام سے ایک نیا رخ اختیار کرلیا اور امت کے شیرازے کو قیامت تک کے لیے منتشر کردیا۔یقیناً یہ ان فتنوں میں سے ایک تھا جس کے متعلق سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تھا کہ ان فتنوں سے آپ کو کیا غرض؟ ان فتنوں اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استفسار کیا کہ (فتنوں کے ظہور کے لیے) دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: توڑا جائے گا۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو وہ کبھی بند نہیں ہوگا۔

(صحیح البخاری :۷۰۹۶)

دراصل دروازہ ٹوٹنے سے مراد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت تھی۔پھر سبائی فتنے میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا گیا۔بعد ازاں خارجیوں کا فتنہ منظرِ عام پر آیا، اگرچہ اس کی شروعات دور نبوت ہی سے جڑ پکڑ گئی تھیں اور سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس فتنے میں جام شہادت نوش فرما گئے۔یہ فتنہ شیعہ سنی افتراق کے نام پر پوری طرح امت مسلمہ میں اثر انداز رہا اور آج بھی اس کی منظم صورت موجود ہے۔

بسا اوقات مسلمانوں کو دشمنانِ اسلام کی باقاعدہ سازشوں کا حصہ بنادیا جاتا ہے اور کبھی کبھار مسلمان اپنے طور پر ان کے فلسفے،نظریے اور دنیاوی عروج سے مرعوب ہو کر ان کے دست وبازو بن جاتے ہیں، جیسا کہ ہشام بن عبدالملک کے دور ۱۰۵ تا ۱۲۵ھ میں جہم بن صفوان نے ارسطو کے نظریات سے متاثر ہو کر فرقہ جہمیہ کی بنیاد رکھی۔اور واصل بن عطاء (۸۰۔۱۳۱ھ) مسلک اعتزال کا بانی بن کر سامنے آیا۔اس کے بعد ۱۴۷۔۱۷۰ھ میں ہارون الرشید نے یونانی فلسفے کے عربی تراجم کروائے اور یہی فلسفہ مسلمانوں میں سرایت کرتا رہا اور کئی مسلمانوں نے اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے اور وہ معتزلہ کہلائے۔آج اگرچہ ان فرقوں کا باقاعدہ وجود نہیں ہے لیکن ان کے غیروں سے کشید کردہ افکار ونظریات کی وجہ سے امت آج بھی اس قسم کے فتنوں سے دوچار ہے، چنانچہ منکرینِ حدیث واشگاف الفاظ میں لکھتے ہیں:

''اگر مسلک اعتزال باقی رہتا تو یہ جمود وتعطل جو آج مسلمانوں میں نظر آ رہا ہے، وجود میں نہ آتا۔''

(طلوع اسلام ۳۰ جولائی ۱۹۵۵ بحوالہ آئینہ پرویزیت ص ۱۴۱)

اسی جمود کو دور ''پرویزی'' میں بنیاد پرستی کا طعنہ دیا جاتا رہا۔ملاحظہ کیجیے امت مسلمہ کیسے بکھرتی چلی گئی اور ستم بالائے ستم یہ کہ مسلمان خود دشمنانِ اسلام کا آلہ کار بنے۔منکر حدیث پرویز نے اپنے خطاب میں کہا:''ایک جرمن مصنف نے اپنی پاکستانی ساحت کی روئیداد کے سلسلے میں یہ لکھا تھا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہاں ایک ہی تحریک قابل ذکر ہے اور وہ ''طلوعِ اسلام'' کی تحریک ہے۔'' (طلوعِ اسلام کنونشن، بحوالہ طلوع اسلام مئی، جون ۱۹۶۳)

اس ''قابل ذکر'' تحریک کی قابلیت سب پر واضح ہے۔

اسی بنا پر پرویزیت کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے والے مفکر مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''.....آپ (پرویز) کی یہ تاویل وتعبیر اہلِ مغرب نے اسلام دشمنی کی بنا پر پسند فرمانا شروع کر دی۔ کیونکہ ان کا کام اگر کوئی ''مسلمان'' ہی سرانجام دینا شروع کر دے تو ان کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔'' (آئینہ پرویزیت، ص ۱۴۸)

اور فتنہ انکار حدیث ایک ایسا روپ دھار گیا کہ مسلمان خود ذخیرۂ احادیث کو ناقابل اعتماد سمجھنے لگے اور آج مسلمانوں کی زبانوں ہی سے یہ بات سنائی دینے لگی کہ یہ احادیث تو دوسری صدی میں یا اس کے بعد وضع کی گئیں۔ مسلم معاشرے کی صدائے بازگشت بھی سنئے اور ایک مستشرق KLEIN کی عبارت دیکھیے، وہ لکھتا ہے: ''احادیث وضعی ہیں۔ دوسری صدی میں پیغمبر اسلام ﷺ کی عظمت کو بڑھانے یا قرآنی مباحث کی تشریح کے لیے وضع کی گئیں۔'' (The Religion of Islam P:4) یہ وہ مسلمان ہیں جو خود ہی خلافِ اسلام سازشوں کے جال میں پھنس کر انھی کے دماغ سے سوچتے اور انھی کی زبان میں بات کرتے ہیں۔ یہ تو وہ مسلمان ہیں جو قرآن کا سہارا لے کر باطل اور بیہودہ نظریات مسلمانوں میں پھیلاتے ہیں۔ اور یہاں ایک اور قسم بھی ہے جو مذہب کا سہارا لیے بغیر تعلیم کے ساتھ کفر والحاد بھی لے آتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا۔

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر — لبِ خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے لائے گی فراغت تعلیم — کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

بہر حال یہ تمام فتنے ہیں جو امت میں رونما ہوتے آ رہے ہیں۔ اور ''فتنہ'' اس لیے فتنہ کہلاتا ہے کہ اس میں صورت حال واضح نہیں ہوتی وگرنہ امت میں غازی علم الدین شہید اور عامر چیمہ شہید جیسے لوگ اب بھی گاہے گاہے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ سب سے بڑا فتنہ دجال کا ہے۔ زبان نبوت سے اسے فتنہ کہا گیا۔ اور اس کی بہت سی علامات کی نشاندہی ہوئی ہے۔ اس کے باوجود اس کے دام فریب میں پھنسنے والے بدنصیب موجود ہوں گے۔

جیسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد فتنوں کے دروازے کے کھل جانے کی پیشین گوئی پوری ہوئی اسی طرح رحمت عالم ﷺ کے بعد جھوٹے مدّعیان نبوت کے متعلق پیشین گوئی وقتاً فوقتاً پوری ہوتی رہی۔ جیسا کہ پیغمبر اعظم وآخر ﷺ نے فرمایا تھا:

"لَيَكُونَنَّ قَبْلَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ أَوْ أَكْثَرُ "

''دجال مسیح سے قبل تیس یا اس سے زیادہ کذاب ضرور ہوں گے۔'' (السلسلة الصحيحة :٤/٢٥٠)

ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ''دجال'' کا لفظ بھی ارشاد فرمایا ہے جو ''دجل'' (فریب کاری) سے مبالغے کا صیغہ ہے جو بہت بڑے فریب کار کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔ جھوٹے مدعیان نبوت کی فریب کاریاں ظاہر ہیں۔ اور پیشین گوئی کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس کی روشنی میں ایسے فریب کاروں سے بچا جائے، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

" إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ "

''یقیناً قیامت سے قبل جھوٹے آئیں گے، ان سے بچ کر رہنا۔'' (السلسلة الصحيحة :٤/٢٥٢)

خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے ان ارشادات کے باوجود جب بھی کسی کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا، اس کے پیروکار بنتے گئے، خواہ وہ دورِ نبوت کے مسیلمہ اور اسود ہوں یا قریب کے دور کے بہاء اللہ یا مرزائے قادیان ہوں۔

یہود ونصاریٰ کی ہر دور میں یہ کوشش رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو انتشار وافتراق سے دوچار کیا جائے۔ انھوں نے بہت سے فتنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے کیے اور کسی نہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوتے رہے۔ان فتنوں میں سے ایک ''فتنہ قادیانیت'' ہے۔اس فتنے کو رواج دینے کے دو مقاصد تو بیان ہو چکے ہیں کہ قرآنِ پاک کی والہانہ عقیدت اور مقام رسالت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالا جائے۔تیسرا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالا جائے۔اگرچہ جو مسلمان جہاد کے علمبردار ہیں ان کا بھی جہاد میں کوئی عملی کردار نہیں رہا،لیکن کفار سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے دلوں میں جہاد کی چنگاری کبھی شعلہ بن سکتی ہے۔

ہندوستان میں آزادی کا سفر بہت پہلے شروع ہو چکا تھا،چنانچہ بنگال،بہار اور اڑیسہ کو انگریز کے پنجہ استبداد سے چھڑانے کے لیے ۱۷۵۷ء میں جنگ پلاسی ہوئی جس میں میر جعفر کی غداری سے سراج الدولہ شہید ہوئے۔اسی پر اقبال نے کہا تھا۔

جعفر از بنگال ، صادق از دکن
ننگِ ملت، ننگِ دین، ننگِ وطن

۱۷۶۱ء میں حیدر علی نے میسور کا اقتدار حاصل کیا۔اور انگریزوں سے دو جنگیں لڑیں۔۱۷۸۲ء میں حیدر علی فوت ہو گئے۔بعد ازاں ان کے فرزند سلطان ٹیپو نے ۱۷۸۹ء تا ۱۷۹۲ء تک جنگ لڑی اور آخری چوتھی جنگ میں ۴ مئی کو سلطان ٹیپو شہید ہوئے۔اور ان کا پیغام امت کے نام یہ تھا:''شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی ہزار سالہ زندگی سے بہتر ہے۔'' جبکہ ان کی لاش پر کھڑے ہو کر جنرل ہیرس نے کہا تھا کہ آج ہندوستان ہمارا ہے۔اور ایسا ہی ہوا۔میر نظام علی خان انگریزوں سے جا ملا اور ۱۸۰۳ء میں انگریزوں نے اپنی حکومت بنائی۔اور ۱۸۴۳ء میں سندھ اور ۱۸۴۹ء میں پنجاب اور سرحد انگریز کے قبضے میں چلے گئے۔مسلمان آزاد قوم ہیں۔انھیں غیروں کی غلامی میں رہنا قبول نہیں ہوتا،اگرچہ ہر دور میں انگریزوں کو اپنے مقاصد کے لیے میر،نواب،صدر اور اعلیٰ عہدیدار مل جاتے ہیں۔آخر آزادی کی یہی تحریک ایک نئے مرحلے میں داخل ہوئی اور ہندوستان میں برٹش ایسٹ کمپنی کی حکومت کے مظالم جب حد سے بڑھ گئے تو ۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کو میرٹھ کی فوج نے انگریزوں کے خلاف علَم بغاوت بلند کر دیا۔اور بہادر شاہ ظفر کو بالفعل اپنا فرمانروا تسلیم کر لیا،پھر آزادی کی یہ جنگ رفتہ رفتہ پورے ہندوستان میں پھیل گئی۔مقتدر علمائے کرام دہلی کی جامع مسجد میں جمع ہوئے اور انگریزوں کے خلاف اعلان جہاد کر دیا جو دو سال برپا رہا۔جہاد اسلام کی وہ چوٹی ہے جسے غیر مسلم سر نہیں کر سکے۔اس جذبہ جہاد کو فرو کرنے کے لیے فرنگی استعمار نے تین حربے استعمال کیے۔ایک حربہ تھا کہ برٹش گورنمنٹ کے خلاف عملی جہاد کو سبوتاژ کرنے کے لیے مختلف مکتبہ ہائے فکر کے مفتیوں سے فتوے حاصل کیے جائیں کہ یہ جہاد،جسے وہ بغاوت کا نام دیتے تھے،قطعاً درست نہیں۔چنانچہ برٹش گورنمنٹ کے ایک اعلیٰ عہدیدار ولیم ولسن ہنٹر نے اپنی کئی سالوں کی تحقیق کے بعد ۱۸۷۱ء میں ایک کتاب ''Our Indian Muslims'' کے نام سے مرتب کی۔اس میں اس نے مسلمانوں کے گروہوں اور اپنے حق میں دیے گئے فتووں اور اپنے مخالفوں کا ذکر کیا ہے،وہ لکھتا ہے:''.....چنانچہ شیعوں کا یہ رسالہ بحث جہاد کے ضمن میں آگے چل کر کہتا ہے کہ اس وقت (امام مہدی علیہ السلام کے ظہور) تک کسی قسم کی انسانی جدوجہد،بغاوت یا جنگ اس عظیم الشان مقصد کے حصول میں بے سود رہے گی.....ہندوستان میں اسلام کے صرف دو فرقے راسخ العقیدہ ہیں،ایک شیعہ اور دوسرے سنی۔'' (ہمارے ہندوستانی مسلمان،اردو ترجمہ کتاب مذکور ص ۱۸۰،۱۸۱)

یہی فرنگی آگے چل کر لکھتا ہے:''.....لہٰذا کلکتہ کی محمڈن لٹریری سوسائٹی اپنے ابنائے وطن اور ہمارے،دونوں کے شکریے کی مستحق ہے۔سوسائٹی مذکور کے سیکرٹری خان بہادر مولوی عبداللطیف کے ہم اور بھی ممنون ہیں کہ اب کوئی سنی مسلمان خواہ ہندوستان کی مذہبی حیثیت کے متعلق اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو،اپنے ہی اصولوں کی رو سے یہ نتیجہ قائم کرے گا کہ وہ ہماری حکومت کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور نہیں۔'' (ایضاً ص ۱۸۷) اور اس فتویٰ کے متعلق خود ہی لکھتا ہے:''.....کلکتے کا فتویٰ اپنی غلطی کے باوجود بہت سے خوشحال اور آرام طلب مسلمانوں کے لیے قابل قبول ہوگا۔'' (ص:۲۰۲)

اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۹ پر لکھتا ہے:''بجز متعصب وہابیوں کے،ان اشخاص کے نزدیک ضرورت جہاد اس وقت بھی ایک ناخوشگوار فرض ہے .....لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ سنی فتووں کی تحقیق اس نظر سے کروں کہ ان کا اثر ایسے پرجوش مسلمانوں پر پڑے جو مذہبی فرائض کی ادائیگی کو زندگی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل الاصول مانتے ہیں۔'' ظاہر ہے بعض فتوے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو ان کے مسلک والے بھی قبول نہیں کرتے، لہٰذا یہ جہاد جاری رہا۔

دوسری طرف سید احمد بریلوی رحمہ اللہ اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ سکھوں کے خلاف ۱۸۲۶ء سے ۱۸۳۱ء تک برسرِ پیکار رہے۔اور صوبہ سرحد پر اپنے غلبے کے بعد اسلامی قانون نافذ کیا تو جیسے آج شریعت کے نفاذ سے کئی ''مسلمانوں'' کے ماتھوں پر شکن پڑتے ہیں، اس دور میں بھی کئی لوگ اس کے خلاف تھے۔اور وہ امیر پشاور سلطان محمد خان کی معیت میں سکھوں سے جا ملے۔بالآخر قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والے مجاہدین مئی ۱۸۳۱ء کو بالا کوٹ میں جامِ شہادت نوش فرما گئے۔

انگریزوں نے دوسرا حربہ یہ استعمال کیا کہ جہاد کے متوالوں کو ''وہابی'' کہہ کر بدنام کیا اور انہیں باغی قرار دیا۔حتیٰ کہ یہ سمجھا جانے لگا کہ وہابی کوئی علیحدہ مخلوق ہے۔اس ''بدنامی'' کے اثرات آج بھی نظر آتے ہیں۔جیسا کہ سوات اور دیر کے حالیہ آپریشن کی حمایت میں ریلیاں نکالنے والوں نے واضح طور پر نعرے لگائے ''پاکستان کے دو شیطان، وہابی اور طالبان'' لیکن بصد افسوس کہنا پڑتا ہے کہ آج وہابی اپنے سلف صالحین کے نقش قدم سے کوسوں دور ہیں جس کی منظر کشی ایک انگریز نے کی تھی۔

فرنگیوں کا تیسرا حربہ یہ تھا کہ اس سبب کو ختم کیا جائے جس کی بدولت آج ہمارے محکوم ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔وہ یہ تھا کہ قرآن مجید کی عظمت اور تقدس ایک سوالیہ نشان بن جائے اور مقام رسالت اور احکام شریعت مسخ ہوں اور یہ کام انہوں نے مرزائے قادیان سے لیا جس کا باپ پہلے بھی مسلمانوں کے مقابلے میں انگریز کا حامی تھا۔اس سلسلے میں مرزائے قادیان نے بھرپور کردار ادا کیا اور یکے بعد دیگرے مجددیت، مہدویت، مسیحیت اور آخر میں نبوت کے دعوے کیے اور دین کا حلیہ بگاڑ دیا اور جہاد کو منسوخ کر دیا۔دوسری طرف مختلف مکتبہ ہائے فکر کے علماء اور زعماء نے اس کا تعاقب کیا۔یہ تمام تفصیلات اسی خصوصی اشاعت میں آپ پڑھیں گے۔

قادیانیوں کو غیر مسلم حکمرانوں کی مکمل آشیر باد حاصل تھی، کیونکہ یہ انہی کے مذموم مقاصد کے حصول کی ایک کڑی تھی، جبکہ مسلمان محکوم تھے اس لیے متحدہ ہندوستان میں بات فتووں اور مناظروں تک رہی، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مرزائیوں کے دجل کا پردہ چاک فرمایا اور مسلمانوں کی اکثریت ان کی حقیقت سے آگاہ ہوئی۔تقسیم ہند سے قبل 1935ء میں مسلمانوں کو ''مقدمہ مرزائیہ بہاولپور'' کی صورت میں ایک عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے اس عظیم مقصد کے لیے جس باہمت اور عزم و استقلال کی پیکر خاتون کا انتخاب فرمایا وہی خاتون بعد میں مولانا سلطان محمود محدث جلالپوری رحمہ اللہ کی زوجیت میں آئیں۔اس مقدمے میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ، مفتی شفیع عثمانی رحمہ اللہ اور دیگر علمائے کرام کی کوششوں اور شہادتوں سے ریاست بہاولپور کے جج منشی محمد اکبر خان نے یہ فیصلہ صادر کیا کہ ''مدعیہ (غلام عائشہ) مدعا علیہ (عبدالرزاق قادیانی) کے ارتداد کی تاریخ سے اس کی بیوی نہیں ہے۔'' یہ ایک تاریخ ساز فیصلہ تھا۔تفصیلات کے لیے ''مقدمہ مرزائیہ بہاولپور'' ملاحظہ کیجیے۔البتہ اس دور میں جن لوگوں نے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو ''رواداری'' اور ''روشن خیالی'' میں مرزائیوں ہی سے بیاہ دیا آج ان کی نسلیں یقیناً ان پر ایک بہت بڑا بوجھ ہیں۔اور آج بھی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ مسلمان عورتیں مرزائی بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔

اسی طرح اس سے قبل افغانستان کے شہر کابل میں ۳۱۔اگست ۱۹۲۴ء کو قادیانی مبلغ نعمت اللہ کو ارتداد کے جرم میں پھانسی دی گئی۔یہ بھی تاریخ ساز فیصلہ تھا۔ایسے فیصلے خلافت صدیقی کی یاد تازہ کر دیتے ہیں۔

سوال تو یہ ہے کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد حکومتی سطح پر قادیانیوں کے خلاف کوئی قانونی موقف اپنانے کے بجائے پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی کو کیوں بنا دیا گیا؟ پاکستان کے وجود میں آنے سے قبل تو یہ عذر ہو سکتا تھا کہ مسلمانانِ ہند مجبور و مقہور ہیں، لیکن قیام پاکستان کے بعد اپنے طور پر نبی محترم ﷺ کا ہم منصب بننے والے گستاخ ترین شخص (مرزا قادیانی) کے پیروکاروں سے اس قدر نرمی برتی گئی کہ اس دور میں وزارت خارجہ کا دفتر مرزائی ریشہ دوانیوں کا مرکز بنا رہا، چنانچہ سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''سر ظفر اللہ خان کے متعلق مسلمانوں کی طرف سے جو مطالبہ کیا گیا ہے وہ محض اس نظریے پر مبنی نہیں ہے کہ کسی غیر مسلم کو اسلامی ریاست کا وزیر نہ ہونا چاہیے بلکہ اس کی بنیاد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی ہے کہ صاحب موصوف نے اپنی سرکاری پوزیشن سے سراسر ناجائز فائدہ اٹھا کر تقسیم ہند سے پہلے بھی قادیانی تحریک کو تقویت پہنچائی ہے اور قیام پاکستان کے بعد پہلے سے بھی بڑھ کر وہ ایسا کرتے رہے ہیں۔اس لیے ان کا اقتدار کی کرسی پر بیٹھنا مسلمانوں کے لیے ایک مستقل وجہ شکایت بن گیا ہے۔اب ہم سے کہا جاتا ہے کہ ان کو وزارت سے ہٹا دیا جاتا ہے تو پاکستان کو امریکہ سے ایک دانہ گندم بھی نہ ملتا۔میں کہتا ہوں اگر یہ بات واقعی صحیح ہے تو اس معاملہ کی نوعیت اور بھی زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔اس کے تو صاف معنی یہ ہیں کہ امریکہ نے اپنا خاص ایجنٹ ہمارے محکمہ خارجیہ پر مسلط کر دیا ہے اور ۱۰ لاکھ ٹن گیہوں کے عوض ہماری خارجہ پالیسی رہن رکھی گئی ہے۔''(قادیانی مسئلہ ، ص : ۱۵۹،۱۶۰)

ایسی صورت حال میں یہ فیصلہ کرنا اور حقیقت حال کو سمجھنا اور آسان ہے کہ انگریز اپنے خود کاشتہ پودے کو کاشت کر کے بھول نہیں گئے بلکہ اس کی مکمل پشت پناہی کی جاتی رہی اور آج بھی ہو رہی ہے۔جیسا کہ ذوالفقار علی بھٹو کو اپنے دورہ امریکہ کے دوران کہا گیا تھا کہ تمہارے ہاں ہمارے کچھ لوگ ہیں ان کا خیال رکھنا۔اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اغیار پاکستان کی خارجی اور داخلی پالیسیوں پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اور مرزائی خود پاکستان کے کتنے بڑے دشمن ہیں کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو ظفر اللہ خان کے زیر پرورش رہنے والے جرمن باشندے کنزے نے قتل کیا، پھر وہ راولپنڈی سے ''ربوہ'' آیا اور وہاں سے مغربی جرمنی فرار ہو گیا۔(ہفت روزہ تکبیر مارچ ۱۹۸۶ء بحوالہ ختم نبوت ڈائری ص ۲۵۴) ظفر اللہ خان قادیانی کی یہ سرگرمیاں دیکھ کر ۱۱۔اپریل ۲۰۰۹ء کو ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کے موقع پر قاری حنیف جالندھری کا یہ موقف کس قدر اہم تھا کہ ظفر اللہ خان کے دور میں بیرونی ممالک نے جو پلاٹ وغیرہ اسلام کے لیے وقف کیے تھے وہ ان ممالک سے سفارتی تعلقات استعمال کر کے قادیانیوں سے واپس لیے جائیں۔

دراصل اکابرین ملت سے بھول ہوئی۔اس فتنے کے اٹھتے ہی فتنہ پروروں کا کام تمام کر دیا جانا چاہیے تھا جیسا کہ خلافت صدیقی میں ہوا۔پھر آج پیروان مرزائیت یہ نہ کہہ سکتے کہ ہم جو بڑھ رہے اور ترقی کر رہے ہیں، تو یہ ہماری سچائی کی دلیل ہے، یا ہم اتنے رفاہی کام کر رہے ہیں اور ہمارا اخلاق اتنا اچھا ہے لہٰذا ہم حق پر ہیں۔یا یہ کہ بہت سے ملکوں میں ہمارا نیٹ ورک جاری ہے، ہم نے بہت سی زبانوں میں قرآن کے ترجمے کروائے ہیں لہٰذا ہم سچے ہیں۔اگر ایسی خدمات اور ان میں ترقی کرنے کو سچائی اور حقانیت کی دلیل باور کیا جائے تو مرزائیوں سے زیادہ سچے تو عیسائی ہوئے کیونکہ وہ ایسی مساعی اور تگ و دو میں ان سے بھی آگے ہیں۔وہ بھی تحریف شدہ بائبل تقسیم کرتے ہیں۔لیکن اسلام بڑا حساس دین ہے، اور اللہ بڑا بے نیاز ہے، وہ ایسے باغی متمردین کی مساعی اور تگ و دو کو شرف قبول عطا نہیں کرتا۔یہ متفقہ اسلامی و شرعی فیصلہ ہے کہ خلاف اسلام کوئی عقیدہ اختیار کرنے سے عمر بھر کی ریاضتیں راکھ کا ڈھیر بن جایا کرتی ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت میں علمائے اہلحدیث، دیوبند اور بریلی نے مرزا اور اس کے ماننے والوں کو کافر قرار دیا۔مگر اس بارے میں دیگر علماء کے علاوہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا فتویٰ نہایت اہم ہے کہ انھوں نے مرزا کو واجب القتل قرار دیا تھا، اسی طرح مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ بھی قابل ذکر ہے کہ جو کوئی مرزا اور اس کے پیروکاروں کو کافر نہیں سمجھتا اس کا اپنا ایمان بھی نہیں۔ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کا مطالعہ کیا جائے تو ہر مسلک اور زندگی کے ہر شعبے سے منسلک لوگوں کا ایک جم غفیر نظر آتا ہے۔لیکن کسی بھی مسلک سے تعلق رکھنے والی شخصیات کو جان بوجھ کر دیوار سے لگا دینا قلم کے تقدس کے خلاف اور تاریخ سے ناانصافی ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کو پہلے پہل کافر قرار دینے کے متعلق دور حاضر کے محققین مختلف فیہ نظر آتے ہیں اور اس پر جانبین کی طرف سے باقاعدہ کتب اور ان کے جوابات بھی لکھے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر ''پدرم سلطان بود'' والی بات نظر آتی ہے۔مرزائیت امت مسلمہ کے جسم میں سرطان کی طرح سرایت کر رہی ہے اور ہم ابھی تک اس بحث سے نہیں نکلے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی سب سے پہلے تکفیر کس نے کی تھی اور اپنے دعاوی سے قبل اس کا تعلق مسلمانوں کے کس مسلک سے تھا۔آپ مولانا محمد حسین بٹالوی کو ہیرو بنا کر پیش کریں یا علمائے لدھیانہ یا علمائے بریلی کو، وقت کی نزاکت کے پیش نظر اس وقت بحث تو یہ ہونی چاہیے کہ آج تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کون سا گروہ بہر پہلو سرگرم عمل ہے۔تحفظ ختم نبوت بڑا مبارک موضوع ہے۔خوشی ہے کہ اس مقدس موضوع پر جملہ کلمہ گو جمع ہیں اور اتحاد امت ممکن ہے۔سب کو ختم نبوت کے پرچم کو نہ صرف بلند سے بلند تر کرنا ہے، بلکہ ایک دوسرے سے مسابقت لے جانے کی کوشش کرنے کی آرزو کرنی ہے۔یہ کسی پر احسان نہیں ہمارا اپنا دینی اور ملی فریضہ ہے۔اس وقت قادیانیوں کے مقابلے میں اسلام کے فرزندوں کا کام نہایت قلیل یا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی ہے کہ صاحب موصوف نے اپنی سرکاری پوزیشن سے سراسر ناجائز فائدہ اٹھا کر تقسیم ہند سے پہلے بھی قادیانی تحریک کو تقویت پہنچائی ہے اور قیام پاکستان کے بعد پہلے سے بھی بڑھ کر وہ ایسا کرتے رہے ہیں۔اس لیے ان کا اقتدار کی کرسی پر بیٹھنا مسلمانوں کے لیے ایک مستقل وجہ شکایت بن گیا ہے۔اب ہم سے کہا جاتا ہے کہ ان کو وزارت سے ہٹا دیا جاتا ہے تو پاکستان کو امریکہ سے ایک دانہ گندم بھی نہ ملتا۔میں کہتا ہوں اگر یہ بات واقعی صحیح ہے تو اس معاملہ کی نوعیت اور بھی زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔اس کے تو صاف معنی یہ ہیں کہ امریکہ نے اپنا خاص ایجنٹ ہمارے محکمہ خارجیہ پر مسلط کر دیا ہے اور ۱۰ لاکھ ٹن گیہوں کے عوض ہماری خارجہ پالیسی رہن رکھی گئی ہے۔'' (قادیانی مسئلہ ، ص : ۱۵۹،۱۶۰)

ایسی صورت حال میں یہ فیصلہ کرنا اور حقیقت حال کو سمجھنا اور آسان ہے کہ انگریز اپنے خود کاشتہ پودے کو کاشت کر کے بھول نہیں گئے بلکہ اس کی مکمل پشت پناہی کی جاتی رہی اور آج بھی ہو رہی ہے۔جیسا کہ ذوالفقار علی بھٹو کو اپنے دورہ امریکہ کے دوران کہا گیا تھا کہ تمہارے ہاں ہمارے کچھ لوگ ہیں ان کا خیال رکھنا۔اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اغیار پاکستان کی خارجی اور داخلی پالیسیوں پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اور مرزائی خود پاکستان کے کتنے بڑے دشمن ہیں کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو ظفر اللہ خان کے زیر پرورش رہنے والے جرمن باشندے کنزے نے قتل کیا، پھر وہ راولپنڈی سے ''ربوہ'' آیا اور وہاں سے مغربی جرمنی فرار ہو گیا۔(ہفت روزہ تکبیر مارچ ۱۹۸۶ء بحوالہ ختم نبوت ڈائری ص ۲۵۴) ظفر اللہ خان قادیانی کی یہ سرگرمیاں دیکھ کر ۱۱۔اپریل ۲۰۰۹ء کو ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کے موقع پر قاری حنیف جالندھری کا یہ موقف کس قدر اہم تھا کہ ظفر اللہ خان کے دور میں بیرونی ممالک نے جو پلاٹ وغیرہ اسلام کے لیے وقف کیے تھے وہ ان ممالک سے سفارتی تعلقات استعمال کر کے قادیانیوں سے واپس لیے جائیں۔

دراصل اکابرینِ ملت سے بھول ہوئی۔اس فتنے کے اٹھتے ہی فتنہ پروروں کا کام تمام کر دیا جانا چاہیے تھا جیسا کہ خلافت صدیقی میں ہوا۔پھر آج پیروانِ مرزائیت یہ نہ کہہ سکتے کہ ہم جو بڑھ رہے اور ترقی کر رہے ہیں، تو یہ ہماری سچائی کی دلیل ہے، یا ہم اتنے رفاہی کام کر رہے ہیں اور ہمارا اخلاق اتنا اچھا ہے لہٰذا ہم حق پر ہیں۔یا یہ کہ بہت سے ملکوں میں ہمارا نیٹ ورک جاری ہے، ہم نے بہت سی زبانوں میں قرآن کے ترجمے کروائے ہیں لہٰذا ہم سچے ہیں۔اگر ایسی خدمات اور ان میں ترقی کرنے کو سچائی اور حقانیت کی دلیل باور کیا جائے تو مرزائیوں سے زیادہ سچے تو عیسائی ہوئے، کیونکہ وہ ایسی مساعی اور تگ و دو میں ان سے بھی آگے ہیں۔وہ بھی تحریف شدہ بائبل تقسیم کرتے ہیں۔لیکن اسلام بڑا حساس دین ہے، اور اللہ بڑا بے نیاز ہے، وہ ایسے باغی متمردین کی مساعی اور تگ و دو کو شرف قبول عطا نہیں کرتا۔یہ متفقہ اسلامی و شرعی فیصلہ ہے کہ خلاف اسلام کوئی عقیدہ اختیار کرنے سے عمر بھر کی ریاضتیں راکھ کا ڈھیر بن جایا کرتی ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت میں علمائے اہلحدیث، دیوبند اور بریلی نے مرزا اور اس کے ماننے والوں کو کافر قرار دیا۔مگر اس بارے میں دیگر علماء کے علاوہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا فتویٰ نہایت اہم ہے کہ انھوں نے مرزا کو واجب القتل قرار دیا تھا، اسی طرح مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ بھی قابل ذکر ہے کہ جو کوئی مرزا اور اس کے پیروکاروں کو کافر نہیں سمجھتا اس کا اپنا ایمان بھی نہیں۔ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کا مطالعہ کیا جائے تو ہر مسلک اور زندگی کے ہر شعبے سے منسلک لوگوں کا ایک جم غفیر نظر آتا ہے۔لیکن کسی بھی مسلک سے تعلق رکھنے والی شخصیات کو جان بوجھ کر دیوار سے لگا دینا قلم کے تقدس کے خلاف اور تاریخ سے ناانصافی ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کو پہلے پہل کافر قرار دینے کے متعلق دور حاضر کے محققین مختلف فیہ نظر آتے ہیں اور اس پر جانبین کی طرف سے باقاعدہ کتب اور ان کے جوابات بھی لکھے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر ''پدرم سلطان بود'' والی بات نظر آتی ہے۔مرزائیت امت مسلمہ کے جسم میں سرطان کی طرح سرایت کر رہی ہے اور ہم ابھی تک اس بحث سے نہیں نکلے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی سب سے پہلے تکفیر کس نے کی تھی اور اپنے دعاوی سے قبل اس کا تعلق مسلمانوں کے کس مسلک سے تھا۔آپ مولانا محمد حسین بٹالوی کو ہیرو بنا کر پیش کریں یا علمائے لدھیانہ یا علمائے بریلی کو، وقت کی نزاکت کے پیشِ نظر اس وقت بحث تو یہ ہونی چاہیے کہ آج تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کون سا گروہ بہر پہلو سرگرم عمل ہے۔تحفظ ختم نبوت بڑا مبارک موضوع ہے۔خوشی ہے کہ اس مقدس موضوع پر جملہ کلمہ گو جمع ہیں اور اتحاد امت ممکن ہے۔سب کو ختم نبوت کے پرچم کو نہ صرف بلند سے بلند تر کرنا ہے، بلکہ ایک دوسرے سے مسابقت لے جانے کی کوشش کرنے کی فکر کرنی ہے۔یہ کسی پر احسان نہیں ہمارا اپنا دینی اور ملی فریضہ ہے۔اس وقت قادیانیوں کے مقابلے میں اسلام کے فرزندوں کا کام نہایت قلیل بلکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی ہے کہ صاحب موصوف نے اپنی سرکاری پوزیشن سے سراسر ناجائز فائدہ اٹھا کر تقسیم ہند سے پہلے بھی قادیانی تحریک کو تقویت پہنچائی ہے اور قیام پاکستان کے بعد پہلے سے بھی بڑھ کر وہ ایسا کرتے رہے ہیں۔اس لیے ان کا اقتدار کی کرسی پر بیٹھنا مسلمانوں کے لیے ایک مستقل وجہ شکایت بن گیا ہے۔اب ہم سے کہا جاتا ہے کہ ان کو وزارت سے ہٹا دیا جاتا ہے تو پاکستان کو امریکہ سے ایک دانہ گندم بھی نہ ملتا۔میں کہتا ہوں اگر یہ بات واقعی صحیح ہے تو اس معاملہ کی نوعیت اور بھی زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔اس کے تو صاف معنی یہ ہیں کہ امریکہ نے اپنا خاص ایجنٹ ہمارے محکمہ خارجیہ پر مسلط کر دیا ہے اور ۱۰ لاکھ ٹن گیہوں کے عوض ہماری خارجہ پالیسی رہن رکھی گئی ہے۔'' (قادیانی مسئلہ ، ص : ۱۵۹،۱۶۰)

ایسی صورت حال میں یہ فیصلہ کرنا اور حقیقت حال کو سمجھنا اور آسان ہے کہ انگریز اپنے خود کاشتہ پودے کو کاشت کر کے بھول نہیں گئے بلکہ اس کی مکمل پشت پناہی کی جاتی رہی اور آج بھی ہو رہی ہے۔جیسا کہ ذوالفقار علی بھٹو کو اپنے دورہ امریکہ کے دوران کہا گیا تھا کہ تمہارے ہاں ہمارے کچھ لوگ ہیں ان کا خیال رکھنا۔اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اغیار پاکستان کی خارجی اور داخلی پالیسیوں پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اور مرزائی خود پاکستان کے کتنے بڑے دشمن ہیں کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو ظفر اللہ خان کے زیر پرورش رہنے والے جرمن باشندے کنزے نے قتل کیا، پھر وہ راولپنڈی سے ''ربوہ'' آیا اور وہاں سے مغربی جرمنی فرار ہو گیا۔(ہفت روزہ تکبیر مارچ ۱۹۸۶ء بحوالہ ختم نبوت ڈائری ص ۲۵۴) ظفر اللہ خان قادیانی کی یہ سرگرمیاں دیکھ کر ۱۱۔اپریل ۲۰۰۹ء کو ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کے موقع پر قاری حنیف جالندھری کا یہ موقف کس قدر اہم تھا کہ ظفر اللہ خان کے دور میں بیرونی ممالک نے جو پلاٹ وغیرہ اسلام کے لیے وقف کیے تھے وہ ان ممالک سے سفارتی تعلقات استعمال کر کے قادیانیوں سے واپس لیے جائیں۔

دراصل اکابرینِ ملت سے بھول ہوئی۔اس فتنے کے اٹھتے ہی فتنہ پروروں کا کام تمام کر دیا جانا چاہیے تھا جیسا کہ خلافت صدیقی میں ہوا۔پھر آج پیروانِ مرزائیت یہ نہ کہہ سکتے کہ ہم جو بڑھ رہے اور ترقی کر رہے ہیں، تو یہ ہماری سچائی کی دلیل ہے، یا ہم اتنے رفاہی کام کر رہے ہیں اور ہمارا اخلاق اتنا اچھا ہے لہٰذا ہم حق پر ہیں۔یا یہ کہ بہت سے ملکوں میں ہمارا نیٹ ورک جاری ہے، ہم نے بہت سی زبانوں میں قرآن کے ترجمے کروائے ہیں لہٰذا ہم سچے ہیں۔اگر ایسی خدمات اور ان میں ترقی کرنے کو سچائی اور حقانیت کی دلیل باور کیا جائے تو مرزائیوں سے زیادہ سچے تو عیسائی ہوئے، کیونکہ وہ ایسی مساعی اور تگ و دو میں ان سے بھی آگے ہیں۔وہ بھی تحریف شدہ بائبل تقسیم کرتے ہیں۔لیکن اسلام بڑا حساس دین ہے، اور اللہ بڑا بے نیاز ہے، وہ ایسے باغی متمردین کی مساعی اور تگ و دو کو شرف قبول عطا نہیں کرتا۔یہ متفقہ اسلامی و شرعی فیصلہ ہے کہ خلاف اسلام کوئی عقیدہ اختیار کرنے سے عمر بھر کی ریاضتیں راکھ کا ڈھیر بن جایا کرتی ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت میں علمائے اہلحدیث، دیوبند اور بریلی نے مرزا اور اس کے ماننے والوں کو کافر قرار دیا۔مگر اس بارے میں دیگر علماء کے علاوہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا فتویٰ نہایت اہم ہے کہ انھوں نے مرزا کو واجب القتل قرار دیا تھا، اسی طرح مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ بھی قابل ذکر ہے کہ جو کوئی مرزا اور اس کے پیروکاروں کو کافر نہیں سمجھتا اس کا اپنا ایمان بھی نہیں۔ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کا مطالعہ کیا جائے تو ہر مسلک اور زندگی کے ہر شعبے سے منسلک لوگوں کا ایک جم غفیر نظر آتا ہے۔لیکن کسی بھی مسلک سے تعلق رکھنے والی شخصیات کو جان بوجھ کر دیوار سے لگا دینا قلم کے تقدس کے خلاف اور تاریخ سے ناانصافی ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کو پہلے پہل کافر قرار دینے کے متعلق دور حاضر کے محققین مختلف فیہ نظر آتے ہیں اور اس پر جانبین کی طرف سے باقاعدہ کتب اور ان کے جوابات بھی لکھے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر ''پدرم سلطان بود'' والی بات نظر آتی ہے۔مرزائیت امت مسلمہ کے جسم میں سرطان کی طرح سرایت کر رہی ہے اور ہم ابھی تک اس بحث سے نہیں نکلے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی سب سے پہلے تکفیر کس نے کی تھی اور اپنے دعاوی سے قبل اس کا تعلق مسلمانوں کے کس مسلک سے تھا۔آپ مولانا محمد حسین بٹالوی کو ہیرو بنا کر پیش کریں یا علمائے لدھیانہ یا علمائے بریلی کو، وقت کی نزاکت کے پیشِ نظر اس وقت بحث تو یہ ہونی چاہیے کہ آج تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کون سا گروہ بہر پہلو سرگرم عمل ہے۔تحفظ ختم نبوت بڑا مبارک موضوع ہے۔خوشی ہے کہ اس مقدس موضوع پر جملہ کلمہ گو جمع ہیں اور اتحاد امت ممکن ہے۔سب کو ختم نبوت کے پرچم کو نہ صرف بلند سے بلند تر کرنا ہے، بلکہ ایک دوسرے سے مسابقت لے جانے کی کوشش کرنے کی فکر کرنی ہے۔یہ کسی پر احسان نہیں ہمارا اپنا دینی اور ملی فریضہ ہے۔اس وقت قادیانیوں کے مقابلے میں اسلام کے فرزندوں کا کام نہایت قلیل بلکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے جسے دینی وسیاسی جماعتوں کو محسوس کر کے اس کا تدارک کرنا چاہیے۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد مرزائیوں کے خلاف کوئی کامیاب تحریک اٹھی تو وہ ۱۹۵۳ء کی تحریک تھی۔ اور اس تحریک کا پہلا جلوس زیر نظر ماہنامے کے بانی مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کے سسر شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کی قیادت میں نکلا۔ اور چیرنگ کراس پر اس جلوس کو روکا گیا تو شیخ رحمہ اللہ نے وہیں اذان دی اور ایک لاکھ کے مجمع نے نماز ادا کی۔ اس پرامن تحریک کو شدت کی راہ پر ڈالنے والا جنرل اعظم خان تھا۔ اس موقع پر مسلمانوں کے اپنے نام نہاد مسلم حکمرانوں سے یہ دو ہی مطالبے تھے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ظفر اللہ خان کو برطرف کیا جائے۔ مگر مسلمانوں کے ان جائز مطالبات کو تسلیم کرنے کے بجائے مسلمان حکمرانوں کے ہاتھوں شمع ختم نبوت کے ۱۰ ہزار پروانے شہید ہوئے۔ اور ہزاروں علماء کو پسِ دیوارِ زنداں کرنے کے علاوہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا عبدالستار خان نیازی کو فوجی عدالت نے سزائے موت کی ''نوید'' سنائی، جو بڑی جرأت و استقامت سے انہوں نے قبول کی۔ یہ الگ بات ہے کہ عوام کا احتجاج دیکھ کر اور سعودی حکومت کے کہنے پر یہ سزا موقوف ہوگئی۔ آخر کار اس پُر جوش تحریک کو وقتی طور پر مارشل لاء کے ذریعے کچل دیا گیا۔

اپریل ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالم اسلامی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ اس قرارداد میں ۱۰۸ تنظیموں کے ۱۴۰ مندوبین نے شرکت کی تھی۔ اور اسلامی دنیا سے اپیل کی تھی کہ مرزائیوں کو کافر قرار دے کر ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے، چنانچہ سب سے پہلے آزاد کشمیر کی اسمبلی نے انھیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اسلامیانِ پاکستان کے دلوں میں ۱۹۵۳ء سے لاوا پکتا رہا، اور یہ بات تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے کہ مئی ۱۹۷۴ء میں نشتر کالج ملتان کے طلبا مطالعاتی دورے کے لیے چناب نگر (سابقہ ربوہ) اسٹیشن سے گزرے اور مرزائیوں کے خلاف نعرہ بازی کی۔ اور واپسی پر چناب نگر اسٹیشن پر مرزائیوں نے انہیں ڈبے سے اتار کر خوب زدوکوب کیا۔ قادیانیوں کی یہ جرأت مسلمانانِ پاکستان کو غیرت وحمیت کا درس دے گئی۔ یہ خبر جہاں جہاں پہنچی وہاں آگ بھڑک اٹھی اور قریہ قریہ بستی بستی ایک ہی مطالبہ کیا جانے لگا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

ذوالفقار علی بھٹو جو اس وقت وزیر اعظم تھے، انھوں نے جملہ علمائے کرام کی آراء سنیں اور یقین دلایا کہ وہ قادیانی عزائم سے آگاہ ہیں اور آپ کا یہ مطالبہ منظور ہوگا۔ چنانچہ انھوں نے ۱۳ جون ۱۹۷۴ء شام ساڑھے چھ بجے قوم سے خطاب کیا اور اعلان کیا کہ ''ختم نبوت پر میرا کامل ایمان ہے، میں اسی پر زندہ رہوں گا اور اسی پر مروں گا اور جو شخص سرور عالم ﷺ کو خاتم النّبیین نہیں مانتا وہ میرے نزدیک کافر ہے۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔'' (ضیائے حرم، لاہور جولائی ۱۹۷۴ء)

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی طرف سے قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جا چکا تھا۔ مولانا شاہ احمد نورانی اس کی نقل مکہ معظمہ سے لے کر آئے اور اسی قرار داد کی روشنی میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں ۳۰ جون کو قرارداد پیش کی گئی۔ پاکستان میں مولانا سید یوسف بنوری رحمہ اللہ اور مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ نے قیادت کی۔ بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو شام ۴ بجے قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں ختم نبوت کے کسی بھی لحاظ سے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کا یہ تاریخی فیصلہ یقیناً بہت سی نوازشات کا مستوجب تھا۔ یہاں یہ فیصلہ ہو رہا تھا اور دوسری طرف یہ حدیث پوری ہو رہی تھی کہ ''امت ضلالت پر جمع نہیں ہو سکتی۔'' اس کے بعد ۱۹ دسمبر ۱۹۹۷ء کو گیمبیا کی حکومت نے بھی انہیں کافر قرار دیا۔ اور اب انڈونیشیا میں بھی جہاں ان کے ۴۰۰ مراکز ہیں، انہیں کافر قرار دیے جانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

اس قسم کے اہم فیصلوں اور کاوشوں کے باوجود مرزائیوں کا کفر وارتداد کا نہیں بلکہ پھیلتا جا رہا ہے۔ اگرچہ اس وقت مرزائی علیٰ وجہ البصیرت مسلمان ہو رہے ہیں اور اس کے برعکس جو مسلمان مرزائی بن رہے ہیں وہ دھوکے، لاعلمی، علماء سے نفرت یا لالچ کی وجہ سے مرزائی بن رہے ہیں جس کی جوابدہ اسلامی جماعتیں اور من حیث القوم امت مسلمہ ہے۔ تاہم مسلمانوں میں جو جذبہ ۱۹۷۴ء میں تھا وہ اپنا ہدف حاصل کر کے سرد پڑ گیا اور مسلمان حسب عادت خواب غفلت میں ڈوبتے چلے گئے۔ آج کسے خبر کہ تحریک ختم نبوت نے کتنی جانوں کا خراج وصول کیا۔ آج کل ۱۹۷۳ء کا آئین بحال کرنے کی جو باتیں ہو رہی ہیں ان سے ۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے فیصلے کو کالعدم قرار دلوانے کی بُو آ رہی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقلیت قرار دیے جانے کے باوجود مرزائی اپنی ہر قسم کی سرگرمیاں برابر جاری رکھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں، بلکہ بہت سے مسلمانوں اور حکومتوں کی نظر میں وہ ''قابل رحم'' بنے ہوئے ہیں۔عام مسلمانوں کو وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم بھی رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں، ہمارا کلمہ، ہماری نماز اور تمام عبادات مسلمانوں کی سی ہیں۔بس فرق یہی ہے کہ تم کہتے ہو عیسیٰ علیہ السلام کو آنا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد کی صورت میں آ گئے ہیں۔اور امام مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔تم کہتے ہو عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمانوں پر ہیں۔اور ہم کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ اب کوئی اور ہی آئے گا اور وہ مثیل عیسیٰ ہوگا اور وہ مرزا قادیانی ہے۔عوام اس لیے دھوکے میں آ جاتے ہیں کہ وہ فریب کاری سے وفات مسیح علیہ السلام ثابت کر دکھاتے ہیں، حالانکہ بالفرض وفات مسیح علیہ السلام ثابت ہو بھی جائے تو بھی سچے مسلمانوں پر واجب ہے کہ متواتر صحیح احادیث میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے تو وہ کسی کذاب کی ہمنوائی کیجائے فرمودۂ پیغمبر علیہ السلام پر یقین رکھیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، کیونکہ اللہ دوبارہ زندہ کر کے اتارنے پر بھی قادر ہے۔لیکن وفات مسیح علیہ السلام ثابت کرنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ اب کوئی دجال جو نیز عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام بن بیٹھے اور مسلمان اس کی بات پر یقین کر لیں اور احادیث صریحہ وصحیحہ کی پیشین گوئیوں کی تاویل تسلیم کرتے چلے جائیں۔عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت پیغمبر نازل نہیں ہوں گے تو پھر ظلی، بروزی اور غیر تشریعی نبی کی تقسیم چہ معنی دارد؟ پھر ''خاتم'' کا معنی افضل یا ''مُہر'' کرنے کی کیا ضرورت؟ کہ اب نبی وہی ہوگا جس پر نبی آخر الزماں کی مہر ہوگی، پھر لا نبی بعدی کو لا نبی معی سے بدلنے کی کیا ضرورت باقی رہی؟

مرزائیوں کو محمد بن عبداللہ یعنی امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو اس لیے ایک شخصیت قرار دینے کی ضرورت پیش آئی کہ ظاہر ہے وہ مرزا کو امام مہدی ثابت کر سکتے تھے یا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔اور احادیث میں پہلے مہدی علیہ السلام اور بعد میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے۔ایسی صورت میں انہیں ایک اور شخص کی ضرورت تھی اور ایسا کوئی دوسرا ملا نہیں۔ان سے پوچھا جائے کہ اگر مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہے تو احادیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔وہ کہتے ہیں دجال سے مراد امریکہ وغیرہ ممالک ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر دجال کو عبدالعزیٰ بن قطن نامی شخص سے تشبیہ دی۔(صحیح البخاری :۷۱۲۸) اور وہ کہتے ہیں دجّال کے قتل سے مراد غلبہ ہے، حالانکہ احادیث میں مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزے پر دجال کا خون بھی دکھائیں گے۔(صحیح مسلم :۲۸۹۷) اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ دجال نے عیسیٰ علیہ السلام کے دور ہی میں ہلاک ہو جانا ہے۔بالفرض ہلاک ہونے سے مراد مغلوب ہونا ہے تو بھی یہ بات درست نہیں کیونکہ امریکہ کم از کم انیسویں صدی تک مغلوب نہیں تھا۔ان سے کہا جائے عیسیٰ علیہ السلام نے دمشق میں اترنا ہے۔وہ کہہ دیتے ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔اور اسی طرح بات بات پر تاویلات وتحریفات کی بھرمار ہے۔مرزائیوں کو سمجھنا چاہیے کہ قرآن وحدیث کی من مانی تاویلات اور تحریفات کر کے مرزائے قادیان تو کیا کسی بھی شخص کو مہدی یا مسیح ثابت کیا جا سکتا ہے۔

مرزائی جال میں پھنسنے والے بدنصیبو! تمہاری یہ تاویلات دین سے بے بہرہ لوگوں پر اس وقت تک اثر انداز ہو سکتی ہیں کیونکہ تا حال امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا جبکہ ان کے بعد ہی عیسیٰ علیہ السلام نزول ہوگا تب تمہاری نسلیں سوچیں گی ہمارے آباء واجداد نہ معلوم کسے مہدی اور مسیح بناتے رہے۔جیسا کہ آج بھی مرزائیت کو خیر باد کہنے والے خوش نصیب افراد اپنے مرزائی آباء و اجداد کو ملامت کرتے ہیں۔

اسی طرح نبی ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے دجال کو قتل کرنے کے سات سال بعد تک تمام اہل ایمان کو فوت ہونا ہے۔جیسا کہ حدیث ہے:

« فيطلبه فيهلكه ثم يمكث الناسُ سبع سنين ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل اللّٰه رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبقىٰ علىٰ وجهِ الاَرْضِ احَد فِي قلبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمان إلا قبضتْه »

''عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کر کے قتل کر دیں گے، پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ کوئی سے دو شخصوں میں دشمنی نہیں ہوگی، پھر اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس سے روئے زمین کا ہر وہ شخص فوت ہو جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر خیر یا ایمان ہوگا۔'' (صحیح مسلم :۲۹۴۰) یہ ثابت شدہ حدیث مبارکہ امت مرزائیہ کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے۔لیکن مرزا کی مرگ کے ایک سو سال بعد ۲۰۰۸ء میں مرزائیوں نے صد سالہ ''جشن خلافت'' منایا اور اپنی رفاہی تگ وتاز کو سچائی کی دلیل سمجھتے رہے۔مرزائیت تاویلات کے گورکھ دھندے سے بزعم خویش بہت کچھ ثابت کرتے رہتے ہیں لیکن کسی حدیث کی تاویل کر کے بھی یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ بھی چلے گا جو حکیم نورالدین لعنۃ اللہ علیہ سے لے کر تا حال مرزا مسرور لعنۃ اللہ علیہ تک پہنچ چکا ہے۔

قادیانی! یہ تم نے اپنے لیے تو انجانے میں جہنم کا سودا کر ہی لیا ہے، اپنی نسلوں پر تو رحم کرو.....ایسے موقع پر ان مسلمانوں کو بھی غور وفکر کی دعوت دی جاتی ہے جو نصوص صریحہ کو ٹھکراتے اور تاویلات کے دریچے کھولتے رہتے ہیں۔یہ تاویلات بسا اوقات دولتِ ایمان سے محرومی کا سبب بن جاتی ہیں۔

فتنہ قادیانیت دراصل مذہبی محاذ پر انگریز فتنہ پردازوں کی ایک کوشش تھی۔اس میں وہ ایک حیثیت سے کامیاب ہوئے کہ مسلمانوں کو مزید افتراق میں مبتلا کر دیا لیکن قادیانی حلقۂ اثر کے سوا مسلمانوں کے دلوں میں پیغمبر علیہ السلام کی محبت اور جذبہ جہاد ماند نہ پڑا تو اب انہوں نے میڈیا وار کے ذریعے اس مہم کو سر کرنے کی کوشش شروع کی۔

میڈیا وار میں دشمن کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے کہ خود دین محمد ﷺ کے پیروکار یہ کہتے سُنے گئے کہ قرآن وحدیث کا نظام فرسودہ ہے، یہ دقیانوسیت اور بنیاد پرستی ہے۔حالانکہ پہلے یہی بات غیر مسلم کرتے تھے، جیسے ولسن ہنٹر لکھتا ہے: ''.....لیکن قرآن موجودہ قومی ضرورت کے مطابق تو لکھا نہیں گیا تھا بلکہ عربوں کے جنگجو قبائل کی ان مقامی ضروریات کے مطابق جو اول مظلومانہ.....'' (ہمارے ہندوستانی مسلمان ص ۱۷۶) اب یہی باتیں نام نہاد مسلمان بڑی ڈھٹائی سے کرتے ہیں۔اسی طرح جو لوگ کسی بھی لحاظ سے دین سے وابستہ تھے ان کو بدنام کرنا شروع کر دیا۔اس کا اندازہ آپ کو اس بات سے ہوگا کہ جب پاکستان ریڈیو کے بعد 1964ء میں PTV کا اجرا ہونا تھا تو پطرس بخاری کے بھائی زیڈ۔اے (ذوالفقار علی) بخاری نے ٹی وی کے مقاصد میں ایک بنیادی مقصد یہ بتایا تھا کہ ہم نے مل جل کر عوام کے ذہن میں بیٹھے ہوئے مولوی کو نکالنا ہے۔اور تا حال وہ اسی ہدف پر عمل پیرا ہے۔جس کے نتیجے میں رفتہ رفتہ بہت سے مسلمانوں کا تعلق دین اسلام سے کمزور ہوتا گیا اور لادینیت بلکہ مذہب بیزاری پروان چڑھی۔اور صرف لوگ ''مولوی'' سے دور ہی نہیں ہوئے بلکہ ''اینٹی مولوی'' تحریکات میں شامل ہوتے چلے گئے۔کوئی مرزائی ہو گیا تو کوئی پرویزی۔کوئی کچھ ہو گیا اور کوئی کچھ۔کیونکہ ایسی تحریکوں کے تمام مقاصد اپنی جگہ برقرار ہیں لیکن ''مولوی'' کے مقابلے میں یہ سب متفق ہیں۔سوات میں لڑکی کو کوڑے مارنے کا واقعہ ہی لے لیں۔ہر چند یہ واقعہ ہوا ہے یا نہیں، بہر حال ایسی صورت میں دینی جماعتوں اور لوگوں کو بدنام کرنے کے سوا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ دیکھا جائے تو اس پورے کیس میں سب سے زیادہ مظلوم قرآن بنا۔کیونکہ اس میں واضح ارشاد ہے:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [النور ۲:۲۴]

''زنا کار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کے دین کے بارے میں ان پر بالکل ترس نہ کھاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔''

جو غیر مسلم بزعم خویش اللہ سے زیادہ انسانوں کے ہمدرد بنتے ہیں اس حالیہ تحریک میں انھی کا ذہن اور فکر کارفرما ہے۔اسی ذہن کا شاخسانہ تھا کہ شرعی سزاؤں کو وحشیانہ کہا گیا۔سیدھی سی بات ہے اگر کیس ثابت ہو جاتا ہے تو شادی شدہ زنا کاروں کے لیے رجم اور غیر شادی شدہ مرد وعورت کے لیے سو کوڑے ہیں، لہٰذا اگر بطور سزا اس کو جرم سمجھا جا رہا ہے تو یہ احکام الٰہی سے بغاوت کے زمرے میں آتا ہے اور خالق سے زیادہ مخلوق کا ہمدرد بننے کے مترادف ہے۔اور اگر ان دونوں نے زنا نہیں کیا اور ثبوت کے بغیر لڑکی کو کوڑے لگائے گئے ہیں تو اس کی نوعیت مختلف ہو جاتی ہے۔اور اگر یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری نئی کتب

تلخیص ترجمان القرآن	مولانا ابوالکلام آزادؒ
سیرت رحمت عالمؐ	ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری
دروس سیرت	ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی
سیرت رسولؐ قرآن کے آئینے میں	ڈاکٹر عبدالغفور راشد
حیاتِ طیبہ کا ایک دن	پروفیسر عبدالحمید ڈار
حضورؐ بحیثیت سپہ سالار	محمد فتح اللہ گلن
قرآن ناطق	سرجیت سنگھ لامبہ
تدوین سیر و مغازی	قاضی اطہر مبارک پوری
بلغ العلیٰ بکمالہٖ (منظوم سیرت)	خورشید ناظر
علوم الحدیث، فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ	ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر
صحابہ کے سوال نبی رحمتؐ کے جواب	سلمان نصیب وحدوح
تذکرۃ المناظرین	مولانا محمد مقتدی اثری عمری
نواب صدیق حسن خان کی خدمات حدیث	عتیق امجد
الموسوعۃ القضائیہ (اُردو ایڈیشن)	رسول کریم کے عدالتی فیصلوں کا مستند مجموعہ
دجال	امام ابن کثیرؒ
تاریخ اسلام کی عظیم شخصیات	نائمہ صہیب
علوم اسلامیہ اور مستشرقین	ڈاکٹر محمد ثناء اللہ ندوی
ہم کیوں مسلمان ہوئے	ڈاکٹر عبدالغنی فاروق
ہمیں خدا کیسے ملا؟	ڈاکٹر عبدالغنی فاروق

پہلی مرتبہ مکمل تخریج کے ساتھ

سیرۃ البخاری

مولانا عبدالسلام مبارکپوری

تعلیق و تخریج: ڈاکٹر عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی

امام المحدثین امام بخاریؒ کی حیات، تصنیفات اور تحقیقات پر مشتمل ایک مکمل دائرۃ المعارف

سائز : 20x30/8
صفحات: 508

مکمل خطبات پہلی مرتبہ

خطبات ڈاکٹر ذاکر نائیک

مسلم دنیا کے عظیم سکالر جن کے خطبات توحید سے لاکھوں غیر مسلم اور مسلمان مسلسل مستفید ہو رہے ہیں

سائز : 23x36/16
صفحات: 832

ڈسٹری بیوٹرز

فضلی بک سپر مارکیٹ

اُردو بازار، نزد ریڈیو پاکستان، کراچی۔
فون: 2212991-2629724

کتاب سرائے
پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز، شیران کتب خانہ جات
فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اُردو بازار، لاہور فون: 7320318 فیکس: 7236884
ای میل: hikmat100@hotmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف کی بھیک!

امت مرزائیہ!

''آپ مرزا کی زندگی تو پڑھتے ہی رہتے ہیں شاید آپ نے انبیائے کرام علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء علیہ السلام کی سیرت پڑھی ہو۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جانتے ہوئے انصاف سے بتایئے مرزا غلام احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبروں کی صف میں شمار ہونے کے قابل ہے؟ یہ تو ممکن ہے کہ مرزا غلام احمد کو ان برگزیدہ ہستیوں میں شمار کرنے کے لیے آپ انبیائے کرام علیہم السلام کی شان گھٹائیں اور اتنی گھٹائیں کہ آسمان کی بلندیوں سے زمین کی پستیوں تک لے آئیں اور ایسا مرزا قادیانی اور دوسرے مرزائیوں کی کتابوں میں موجود بھی ہے، لیکن یہ ممکن نہیں کہ آپ مرزا کے اندر ان خوبیوں کی ایک جھلک بھی پائیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو مالا مال کیا ہوا تھا۔''

اور مرزائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کیسے گھٹاتے ہیں؟ دلوں پر پتھر رکھ کر اس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے:

''وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی عزت بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔'' (روزنامہ الفضل، قادیان ۱۹ اپریل ۱۹۲۹) یہ الفاظ مرزا بشیر محمود نے اس پس منظر میں کہے جب گستاخ رسول راجپال کو غازی علم الدین شہید نے قتل کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان اور قرآن

نیکیوں کے موسم بہار کو خوشگوار بنانے کے لیے دارالسلام کی بے مثال اردو انگریزی مطبوعات



نماز نبوی
صحیح احادیث کی روشنی میں

دعا اور دوا
کے مسنون آداب
روحانی وجسمانی علاج کا مسنون طریقہ

حصن المسلم
(دعاؤں کا خزینہ)

فضائل قرآن
(قرآن کریم کی تلاوت کے آداب وفوائد)

قرآن کی عظمتیں اس کے معجزے

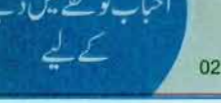
قیام اللیل
رات کی عبادت تراویح اور تہجد کی تحصیل

رمضان المبارک
روزوں کی فضیلت اور فوائد وثمرات

فتاوی الصیام
روزے، تراویح اور زکاۃ پر
اہم سوالات کے جوابات

خواتین اور
رمضان المبارک
زندگی سنوارنے کے 30 اہم اسباق

- Fatawa On Fasting, Zakat and Traweeh
- Zakat and Fasting
- Ramadan Rules and Related Issues
- Ramadan Exellent Merits and Virtuous Deeds
- The Nature of Fasting
- Understanding Ramadan



تفسیر احسن البیان (اردو)



صحیح احادیث کی روشنی میں

معانی القرآن الکریم



لفظ بہ لفظ رواں اردو ترجمہ قرآن کریم

حرمین شریفین کے ائمہ اور دنیا بھر کے قراء کی خوبصورت تلاوتیں عطریات، دیدہ زیب مصلے، مدینہ منورہ کی کھجوریں اور وہ سب کچھ جو آپ کے رمضان کو بامقصد بنا دے۔

آپ کے لیے احباب کو تحفے میں دینے کے لیے

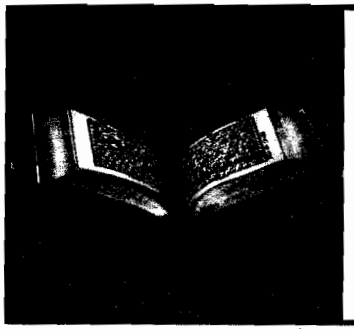
دارالسلام
کتاب وسنت کی روشنی میں شائع ہونے والا معیاری اشاعتی ادارہ

لاہور: 36 لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون 7324034 - 7240024 فیکس 7354072
لاہور: Y-260 بلاک کمرشل ایریا، فیز III ایکسٹینشن، لاہور فون: 042-5692610-11 موبائل: 0321-4212174
لاہور: غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون 7120054 فیکس 7320703
اسلام آباد: F-8 مرکز اسلام آباد فون 2281513 فیکس 051-2500237
کراچی: مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (پہاڑ آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون 7-4393936 021

info@darussalampk.com
www.darussalampk.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عقیدہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

① علی حماد فاروق حفظہ اللہ | ② غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ | ③ قاری محمد حسن سلفی حفظہ اللہ

قرآن مجید پر گہری نظر ڈالنے سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی ﷺ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ کتابوں کا تذکرہ فرمایا ہے مگر کہیں بھی خاتم النّبیین ﷺ کے بعد کسی کتاب اور نبوت کا کوئی تذکرہ نہیں فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ [البقرۃ۲:٤]

''اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ اس وحی پر بھی یقین رکھتے ہیں جو آپ پر نازل ہوئی ہے اور آپ سے پہلے نازل شدہ وحی الٰہی پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اس میں ''بَعْدَكَ'' کا تذکرہ نہیں ہے۔ اگر اللہ کے رسول محمد ﷺ کے بعد کسی پر وحی نازل ہونا ہوتی تو قرآن مجید میں اس کا بیان یا اشارہ ہوتا۔ قادیانی جہلاء یہاں لفظ ''آخرت'' سے ''بعد میں آنے والی وحی'' مراد لیتے ہیں، حالانکہ جھوٹے مرزا قادیانی نے بھی اس کا ترجمہ ''قیامت کی گھڑی'' کیا ہے۔ دیکھئے: (اخبار الحکم: ۳۴/۸، ۳۵) یہ لفظ ''آخِرَة'' قرآنِ مجید میں تقریباً پچاس مرتبہ مذکور ہے اور ہر جگہ اس کا معنی قیامت ہی لیا گیا ہے۔ پھر قرآن نے ایک اور مقام پر اسی بات کو لفظ آخرت کے بغیر یوں فرمایا:

﴿لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [النساء٤:١٦٢]

''لیکن ان میں سے جو کامل اور مضبوط علم والے ہیں اور ایمان لانے والے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا.....''

اس آیت میں تو کوئی اور ایسا اشارہ کنایہ بھی موجود نہیں جس سے لفظ ''آخر'' سے کوئی اور استدلال کیا جا سکے۔ اسی طرح کا مضمون سورہ نساء ہی میں ایک اور جگہ موجود ہے، فرمایا:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ [النساء٤:٦٠]

''کیا آپ نے انھیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ان کا ایمان ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تینوں آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ وحی جو آپ سے پہلے اتری، اگر آپ کے بعد اس کا کوئی تصور ہوتا تو جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایک رسول کی خوشخبری دینے والے ہیں تو قرآن ایسی بات کا واضح اور علی الاعلان تذکرہ کرتا مگر ایسی کوئی بات ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے حوالے سے مسئلہ ختم نبوت اس انداز سے بھی واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے ان انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ جمع کے صیغے سے فرمایا جن کے بعد زیادہ انبیاء کا آنا مقدر تھا۔جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ وَّكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ○ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا.....﴾

[الحدید ۵۷:۲۶،۲۷]

''اور بے شک ہم نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی، تو ان میں سے کچھ تو ہدایت یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر نافرمان رہے۔ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے.....''۔

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ﴾ [البقرۃ ۲:۸۷]

''اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے بعد مسلسل رسول بھیجے۔''

لیکن جہاں اکیلے نبی نے آنا تھا وہاں واحد کا صیغہ استعمال فرمایا، جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آنا تھا اس لیے صیغہ بھی ویسا ہی استعمال کیا گیا۔ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ .....﴾

[الصف ۶۱:۶]

''اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، (خود سے) پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور میں اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی تمھیں خوشخبری دینے والا ہوں جن کا نام احمد ہے.....''۔

قرآن کے اسلوب بیان سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک ہی پیغمبر آنے کی گنجائش تھی اور وہ رونق افروز ہو چکا ہے جس کا تذکرہ اسی آیت کے اگلے حصے میں یوں ہے:

﴿فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾

[الصف ۶۱:۶]

''پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لایا تو یہ کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔''

نزول قرآن کے وقت یہ بات صیغہ ماضی میں اسی لیے بیان کی گئی کہ وہ نبی تو آ چکا ہے۔اس کی دلیل ایک حدیث میں بھی ملتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبُشْرَى عِيسَى»

''میں اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا کا نتیجہ ہوں اور عیسیٰ (علیہ السلام) کی خوشخبری ہوں۔'' (مسند احمد: ۵/۱۶۱)

مذکورہ آیت کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی کا آنا صرف اکیلے نبی اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے لیے مذکور ہے۔اس کی دلیل تورات وانجیل میں بھی ملتی ہے۔ تورات میں موسیٰ علیہ السلام نے نبی ﷺ کی خوشخبری دی۔اس کے علاوہ اس میں ذکر ہے کہ بنی اسرائیل کو مختلف انبیاء علیہم السلام کے ظہور کا انتظار تھا۔تورات اور انجیل میں چاہے جتنی بھی تبدیلی اور تحریف کی جا چکی ہے مگر یہ بات آج بھی موجود ہے کہ انھیں عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام کے علاوہ ایک اور نبی (نبیٔ رحمت) کا انتظار تھا۔ اس کی مکمل تفصیل جاننے کے لیے دیکھئے (''اظہار الحق'' رحمت اللہ کیرانوی۔) اس بحث کو مولانا ابوالکلام آزاد نے اسی آیت کی تشریح میں مختصر اور مولانا مودودی نے مفصل بیان کیا ہے۔وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ختم نبوت کے بارے میں واضح ترین نص قرآن کی مندرجہ ذیل آیت ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الاحزاب ۳۳:۴۰]

''(لوگو!) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں (کے سلسلے) کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کو (بخوبی) جاننے والا ہے۔''

اس آیت سے غلط استدلال کر کے نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں نے اپنی راہ نکالی ہے، حالانکہ یہ آیت حقیقت میں اسی ڈاکے کی ہر طرح نفی کرتی ہے۔اس کی تشریح کچھ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مشرکین کی طرف سے کیے گئے ان تمام اعتراضات کی جڑ کاٹ کر رکھ دی جو نبی ﷺ پر مخالفین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا شادی کے وقت کر رہے تھے۔سب سے پہلے زید بن محمد کی نفی کر دی گئی کہ آج کے بعد وہ زید بن حارثہ ہیں، پھر یہ بات باور کرائی گئی کہ آپ ﷺ نے زینب بنت جحش سے شادی عرب کی بری رسم کے خاتمے کے لئے کی تھی اور بحیثیت رسول کی تھی۔اگر رسول اللہ ﷺ جیسی ہستی بھی اس منحوس رسم ''منہ بولے بیٹے کی بیوی سے شادی نہ کرنا'' کا عملاً خاتمہ نہ کرتی تو پھر اس زمین پر اور کوئی یہ اقدام نہ کر سکتا تھا۔کیونکہ آپ آخری نبی ہیں۔آپ کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آ سکتا۔ پھر یہ سب کچھ اللہ بخوبی جانتا ہے۔پچھلے سیاق سے یہ تشریح واضح ہوتی ہے کہ آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت نہیں ہے۔اگر کوئی جھوٹا دعوے دار پیدا ہوتا ہے تو وہ جتنی بھی تاویلیں کر لے اس اصولی اور بنیادی موقف کی بنا پر اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اس آیت کے سیاق وسباق کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ قطعی طور پر اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ یہاں خاتم النّبیین کے بعد سلسلہ نبوت کو ختم کر دینا ہی ضروری ہے۔یہ صرف سیاق کا تقاضا نہیں بلکہ لغت عرب بھی اسی معنیٰ کا تقاضا کرتی ہے۔ لغت میں لفظ ''ختم'' مہر لگانے، بند کرنے، آخر تک پہنچانے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے پہلے پارے میں اسے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ [البقرۃ ۲:۷]

''اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔''

دوسرے مقام پر اسے صرف مہر (مصدری) کے معنیٰ میں بھی استعمال کیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ○ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ﴾ [المطففین ۸۳:۲۵،۲۶]

''وہ مہر لگی ہوئی (خالص) شراب میں سے پلائے جائیں گے، اس کی مہر کستوری ہوگی۔''

اسی طرح سورہ انعام:۴۶، جاثیہ:۲۳، شوریٰ:۲۴، اور یٰس:۶۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی یہی مادہ (خَتَمَ) استعمال ہوا ہے۔

جھوٹی نبوت کا دعوے دار خود قادیانی بھی اس آیت کا ترجمہ یوں کرتا ہے:

''محمد تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔'' (ازالہ اوھام :٦١٤/٤)

لفظ ''خاتم'' کی مکمل بحث علیحدہ دو مضامین میں موجود ہے۔

شیخ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر چیز کا آخری خاتم ہے۔'' اس طرح امام زبیدی فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ کے ناموں میں خاتم اور خاتَم ہے۔اور یہ اس لیے ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔آپ کی آمد سے نبوت ختم کر دی گئی۔'' جوہری ''الصحاح'' میں رقم طراز ہیں:

''خاتمۃ الشیء کا مطلب ہے کسی چیز کا آخر۔اور نبی ﷺ آخری نبی ہیں۔''

ابن فارس ''معجم مقاییس اللغۃ'' میں فرماتے ہیں: ''ختم کا معنی یہ ہے کوئی چیز اپنی آخر کو پہنچ جائے، یعنی اپنے اختتام یا انجام کو پہنچ جائے جیسا کہ نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔''

(معجم مقاییس اللغۃ : ٢٤٥/٢)

معروف لغت دان ابوالبقاء فرماتے ہیں: ''ہمارے نبی کو ''خاتم الانبیاء'' اس لیے کہا گیا کہ ''خاتم'' قوم میں سب سے آخری کو کہتے ہیں اور آپ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔'' اب ترجمہ بھی انھی کے قول کے مطابق یوں کیا جائے: ''محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔''

امام ازہری اپنی کتاب ''التھذیب'' میں لکھتے ہیں: ''خاتم'' اور ''خاتَم'' نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے مبارک نام ہیں اور قرآن میں یہ نام ''خاتم النّبیین'' ہے کیونکہ آپ آخری نبی ہیں۔'' مجمع البحار کا مصنف یوں اس کی وضاحت کرتا ہے: ''خاتم اور خاتَم یہ دونوں نبی علیہ السلام کے نام ہیں۔اگر فتحہ (یعنی زبر) ہو تو یہ اسم ہوگا بمعنی آخری کے۔اور اگر کسرہ (یعنی زیر) ہو تو یہ اسم فاعل ہوگا بمعنی ختم کرنے والے کے۔''

امام راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ''نبی ﷺ کو خاتم النّبیین'' فرمانے کا مطلب ہے کہ آپ نے اپنی آمد سے سلسلہ نبوت مکمل کر دیا۔''

مفسرین میں ابوحیان اور امام نسفی رحمھما اللہ فرماتے ہیں کہ ''خاتم'' کو کسرہ (زیر) کے ساتھ پڑھیں تو اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ آپ ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کے سلسلے کو ختم کر دیا اور اگر ''خاتم'' کو فتحہ (زبر) کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا معنیٰ ہوگا کہ آپ کے آنے کی وجہ سے انبیاء ختم کر دیے گئے۔امام قرطبی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں: ''صرف امام عاصم نے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔اور اس کا معنی بھی یہ ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کی وجہ سے ختم کر دیے گئے۔اور اگر کسرہ سے پڑھیں، جیسا کہ جمہور پڑھتے ہیں، تو اس کا معنیٰ ہوگا کہ آپ نے انبیاء کو ختم کر دیا، آپ ان کے آخر میں تشریف لائے۔''

(البحر المحیط : ٢٣٦/٧ و مدارك التنزیل :٤٧١/٣ و تفسیر قرطبی:١٩٦/٤)

اسی بنا پر اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالاتفاق خاتم النّبیین کے معنی آخر النّبیین کیے ہیں۔عربی لغت، محاورے، زبان و بیان اور کسی بھی اعتبار سے اس لفظ کے ذریعے لفظی ڈاکہ ڈالنا قطعی تحریف اور سراسر باطل ہے۔قرآن کے علاوہ احادیث، صحابہ کرام کے اقوال، تابعین، تبع تابعین، محدثین عظام اور علمائے امت کا اس بات پر دلائل کی روشنی میں اجماع ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔دھوکہ دہی کے لیے اپنے آپ کو مسیح موعود کہلوانے اور حق پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے انکار ختم نبوت کی راہ نکالنے کی کوئی بھی ایسی گنجائش نہیں نکالی جا سکتی۔

عالم عرب میں جیسے ہی طلوع اسلام ہوا تو اسلام دشمن لوگوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، جہاں انھوں نے مسلمانوں پر ظلم وتشدد کیا اور مال وجاہ کے لالچ کا دباؤ ڈالا وہاں پر وہ مسلمانوں کے عقیدے میں قدغن بھی لگانے لگے۔ جھوٹی نبوت کا یہ سلسلہ ابن صیاد مدنی، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور مسیلمہ کذاب سے شروع ہوا اور محمد احمد مہدی سوڈانی، بہاء اللہ نوری سے ہوتا ہوا مرزا غلام احمد قادیانی اور یوسف کذاب تک آ پہنچتا ہے۔ اور پتا نہیں قیامت تک شیطان کی اولاد میں سے کتنے لوگوں کے حصے میں اللہ پر افتراء کی یہ لعنت ابھی باقی ہے۔

انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کرنے کا مقصد کسی خاندان، قوم، علاقے یا ملک کی ہدایت ورہنمائی ہوتا ہے۔ تقریباً تمام انبیاء مخصوص علاقے اور قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد نبوت انھی کی نسل میں چلتی رہی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت بھی انھی کے خاندان ہی میں ہے۔ آپ کی نبوت کا خاصہ یہی ہے کہ آپ کی رسالت عالمگیر ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾

[الاعراف ۷:۱۵۸]

''کہہ دیں اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔''

یہ آیت ببانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ آپ سب کی طرف رسول ہیں۔ یعنی ساری کائنات میں کوئی بھی قوم، کوئی بھی قبیلہ، کوئی بھی ذات، نسل، علاقہ ہو، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت ان پر سایہ فگن ہے۔ یہ ایسی رسالت ونبوت ہے جو کسی قوم، ملک اور نسل کے ساتھ تخصیص نہیں رکھتی۔ اس سے پہلے کی رسالتیں وقتی، عارضی، قومی، ملکی، لسانی اور محدود تھیں، یہ رسالتیں دو رسولوں کے درمیانی وقفے (یعنی فَتْرَة) کے لیے ہوتی تھیں، شریعت کے احکام بھی ضرورت کے مطابق تھے۔ اور ان میں تدریج کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا تھا۔ مگر آخری رسالت کامل اصول لے کر آئی جن کے فروع کو ہر زمانے پر منطبق کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ یہ شریعت تمام انسانوں کے لیے ہے۔ کائناتی اور عالمگیر رسول آ جانے کے بعد کسی قومی، ملکی، وقتی، عارضی اور لسانی شریعت ورسالت کی ضرورت ختم ہوگئی۔

یہ رسالت اور اس کی دعوت صرف قریش مکہ کو پیش نظر رکھ کر نہیں تھی، بلکہ یہ پہلے قریشی عوام، پھر غیر قریشی اور غیر مکی عوام سے ہوتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچی، اور مدینہ سے آہستہ آہستہ سارے عرب پھر عجم اور کُل کائنات تک پھیلائی گئی۔ اس شریعت میں اتنی لچک اور اس کے اصول اتنے مضبوط اور کارآمد ہیں کہ کرۂ ارض کے کسی بھی کونے میں ان پر عمل پیرا ہونا مشکل نہیں ہے۔ یہ نبوت پوری کائنات کو جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر دن کے اجالے کی طرح نور اور روشنی مہیا کرتی ہے۔ اور تمام وقتی، عارضی، ملکی اور لسانی شریعتیں اس شریعت میں مدغم ہو کر پایہ تکمیل کو پہنچ جاتی ہیں۔ لہٰذا ایسی نبوت اور شریعت کے ہوتے ہوئے کسی نئی نبوت اور شریعت کی ضرورت نہیں تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾

[المائدہ ۵:۳]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین چن لیا۔''

واقعہ معراج میں تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور قیامت تک کے لیے آپ کی نبوت کا سورج چمکتا رہے گا۔ اور اس سورج سے روشنی تو لی جا سکتی ہے مگر اس سے نیا سورج یا چاند نہیں بنایا جا سکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② عقیدہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

مولانا غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جو رسولوں کے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا، وہ پورا کر دیا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین بنا کر نبوت والی نعمت آپ پر تمام کر دی۔ آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی کو واجب الاطاعت قرار دیا۔ قیامت تک آپ کی نبوت و رسالت جاری وساری فرما دی۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [سبا ۳۴:۲۸]

''اور ہم نے آپ کو پوری انسانیت کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' نیز فرمایا:

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ [الاعراف ۷:۱۵۸]

''(اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے: اے لوگو، میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عموم نبوت و رسالت کے ساتھ ساتھ سورۂ احزاب میں ختم نبوت و رسالت کا بھی اعلان فرمایا ہے۔

چونکہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت عام ہے، آپ کا دین جامع، واضح، باکمال، عام فہم اور ہر قسم کے ردّ و بدل سے محفوظ ہے، اس بنیاد پر آپ ﷺ کو خاتم النّبیین بنا کر بھیجا گیا ہے، آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ سورۃ الاحزاب کی اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت ''علیم'' ذکر کی ہے، یہ باور کرانے کے لیے کہ قیامت تک ایسی دینی ضرورتیں جن میں وحی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ اللہ کے علم میں ہیں، وہ سب تنصیصاً و تعلیلاً پوری کر دی گئی ہیں۔

''خاتم'' کے دو معنی ہیں۔ **الف** ''آخر'' یعنی آخری نبی، سب سے پیچھے آنے والے، **ب**۔ ''مہر'' اس کا مطلب ہوگا کہ آپ بمنزلۂ مہر ہیں۔ اب نبوت پر مہر لگا دی گئی ہے۔

''خاتم'' کے معنی مُہر کے ہوں یا آخر کے یا ختم کرنے والے کے، ہر صورت میں اس کا مفہوم یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، اس میں نبوت کی کوئی تخصیص نہیں کہ وہ اصلی ہو یا بروزی وظلی، تشریعی ہو یا غیر تشریعی۔ اگر غیر تشریعی کا وجود ہو تو غیر تشریعی نبوت بھی ختم ہے، اگر اس کا وجود نہیں، تو وہ پہلے سے ہی معدوم ہے، پھر اس ختم کا کوئی معنی نہیں، احادیث صحیحہ اور اجماع امت اس معنی کی تائید کرتے ہیں۔

(ختم نبوت از حافظ محمد محدّث گوندلوی رحمہ اللہ: ۱۸/۱۹)

سوال: خاتم النّبیین میں الف، لام استغراق کے لیے نہیں، بلکہ ایسا ''ال'' ہے جیسے جملے ''یقتلون النّبیین'' میں ہے۔ اور یہاں ''ال'' استغراقی نہیں، کیونکہ سارے نبی قتل نہیں ہوئے۔

جواب: جمع مذکر سالم پر اگر الف و لام داخل ہو تو اصل میں جمیع افراد کے لیے ہوتا ہے، جیسے ''رب العالمین'' ''سارے عالموں (جہانوں) کا رب۔''

اگر قرینہ پایا جائے تو اس سے بعض افراد لئے جا سکتے ہیں۔ آیت: ﴿يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ﴾ ''تم قتل کرتے ہو نبیوں کو'' میں تین قرینے ہیں، جن سے ''النّبیین'' کی تخصیص کی جاتی ہے۔ ① لفظ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل، کیونکہ بعض جگہ قرآنِ مجید نے بعض نبیوں کو قتل کرنے کا ذکر کیا ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ﴾ ''ایک فریق کو قتل کرتے ہو'' اور واقعہ بھی اسی طرح ہے کہ بعض نبی قتل ہوئے۔ ② یہود کا قاتل ہونا، کیونکہ یہود صرف انہی کو قتل کر سکتے تھے جو نبی ان میں ہوئے۔ یہ قرینہ حسی ہے اور پہلا لفظی۔ ③ بعض انبیاء علیہم السلام کے غیر مقتول ہونے کا ذکر۔ یہ تین قرائن دلالت کرتے ہیں کہ یہاں بعض نبی مراد ہیں، جبکہ ''خاتم النّبیین'' کی تخصیص پر کوئی قرینہ نہیں۔ ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا، احادیث اور اجماعِ امت اس پر زبردست دلیل ہیں۔ اب جو نبی کریم ﷺ کے بعد پیدا ہو کر نبوت کا مدعی ہو یا نبی اکرم ﷺ کے بعد نبی کا پیدا ہونا جائز سمجھے وہ بالاتفاق کافر ہے۔ علامہ ابن حزم (المتوفی: ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

« وأما من قال إن اللّٰه هو فلان بعينه أو إن اللّٰه يحل في جسم من أجسام خلقه أو أن بعد محمد ﷺ نبينا غير ابن مريم فإنهٗ لا يختلف اثنان في تكفيره لصحة قيام الحجة بكل هذا على كل أحد »

''جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کے روپ میں ہے، یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے، یا یہ کہے کہ محمد ﷺ کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے علاوہ بھی کوئی نبی آ سکتا ہے، تو (اہلِ اسلام میں) دو آدمی بھی اس کے کفر میں مختلف نہیں، (یعنی سب کا اس کے کفر پر اتفاق ہے) کیونکہ ان تمام چیزوں کے بارے میں ہر ایک پر حجت قائم ہو چکی ہے۔''

(الفصل والنحل لابن حزم: ۱۳۹/۳ طبع مصر)

قاضی عیاض (المتوفی: ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

''اس طرح جو شخص نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک یا آپ کے بعد کسی کو نبوت میں شریک قرار دے (یا) یہود کا جیسے عیسویہ فرقہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت خطہ عرب کے ساتھ خاص ہے، خرمیہ فرقہ کہتے ہیں کہ رسول متواتر آتے رہیں گے، اکثر رافضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کی رسالت میں شریک ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک یہ امام نبوت وحُجّۃ میں نبی کریم ﷺ کے قائم مقام ہے۔ اس طرح بزیعیہ اور بیانیہ وغیرہ فرقے ہیں، وہ بزیع اور بیان وغیرہ کی نبوت کے قائل ہیں، یا جس نے خود نبوت کا دعویٰ کیا، یا فلاسفہ اور غالی صوفیوں کی طرح دل کی صفائی سے نبوت کے اکتساب اور نبوت کے مرتبہ تک پہنچنا جائز سمجھتا ہے، اسی طرح جس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس پر وحی اترتی ہے، اگرچہ وہ نبوت کا دعویدار نہ بھی ہو، یا وہ یہ کہتا ہے کہ وہ آسمان پر چڑھ جاتا ہے۔ نیز جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کے پھل کھاتا ہے اور حور عین سے معانقہ کرتا ہے۔ یہ سارے کے سارے کفار ہیں، نبی اکرم ﷺ کو جھوٹا سمجھنے والے ہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ اب آپ خاتم النّبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النّبیین ہیں، آپ پوری انسانیت کی طرف مبعوث ہیں۔ امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے، اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص کی گنجائش نہیں۔ پس مذکورہ بالا فرقوں کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اجماع اور قرآن وحدیث کے دلائل سے یہ لوگ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہیں۔''

(الشفاء از قاضی عیاض: ۲۷۰،۲۷۱/۲)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ عقیدہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

قاری محمد حسن سلفی حفظہ اللہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں تمہارے پاس ہدایت بھیجوں گا۔ جو اس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نجات پائے گا اور انکار کرنے والوں کے لیے نار جہنم ہوگی۔ وہ ہدایت وحی کی صورت میں آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور سیدنا عیسیٰ ابن مریم تک آتی رہی اور مخلوق کی رُشد و ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام دنیا میں تشریف لاتے رہے لیکن ان انبیاء علیہم السلام کی بعثت قومی اور علاقائی ہوتی تھی۔ ایک نبی کسی ایک قوم یا بستی کا نبی بن کر آتا تھا۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے:

﴿وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا﴾ [هود ۱۱:۶۱]

''اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر) بھیجا۔''

﴿وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا﴾ [هود ۱۱:۵۰]

''اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ھود (علیہ السلام) کو (نبی بنا) کر بھیجا۔''

صالح و ھود کی بعثت قومی تھی۔ پھر فرمایا:

﴿وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا﴾ [هود ۱۱:۸۴]

''اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو (نبی بنا) کر بھیجا۔''

حضرت شعیب علیہ السلام کی بعثت علاقائی تھی۔ بنی اسرائیل کی طرف سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنا کر مبعوث کیا گیا لیکن جب حکمت الٰہیہ اور مسلسل عمل کے نتیجے میں دنیا کے جغرافیائی، تمدنی، مواصلاتی اور ذہنی احوال ایسی صورت حال اختیار کر گئے کہ پوری دنیا کو ایک ہی مرکز ہدایت سے وابستہ کرنا ضروری ہو گیا تو دعائے خلیل علیہ السلام اور نوید مسیحا علیہ السلام کے پورے ہونے کا وقت آ پہنچا اور وہ آخری نبی یعنی حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے کہ جن کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ عقیدہ ختم نبوت فطری، ضروری اور غیر مبدّل ہے۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات اس عقیدہ کی صراحت و وضاحت کرتی ہیں۔ چند آیات پیش خدمت ہیں:

(۱) ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ﴾ [انبیاء ۲۱:۱۰۷]

''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔''

آپ ﷺ کا نظام رحمت ساری انسانیت کے لیے ہے نہ کہ کسی مخصوص طبقہ یا علاقہ کے لیے۔

جس طرح الحمد للہ رب العالمین، اللہ تعالیٰ سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس طرح آپ ﷺ سارے جہانوں کے لیے نبی بنا کر مبعوث کیے گئے ہیں۔ ویسے تو سارا قرآن ہی عقیدہ ختم نبوت کی بنیادی دلیل ہے، یہ وہ کتاب ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی اور اسے جہانوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا۔ فرمایا: ﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ﴾ [صٓ ۳۸:۸۷] ''یہ قرآن پوری انسانیت کے لیے نصیحت ہے''۔

اسی طرح حضرت محمد ﷺ کا مرکز تبلیغ بیت اللہ پوری دنیا کے لیے مرکز ہدایت بنا دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۲) ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّ هُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ [آل عمران ۳:۹۶]

''یقیناً پہلا گھر (بیت اللہ) جو مکہ مکرمہ میں ہے، یہ تمام جہان والوں کے لیے برکت کا باعث اور مرکز ہدایت ہے۔''

بیت اللہ مرکز ہدایت، قرآن چشمہ ہدایت، اللہ پالنے والا اور حضرت محمد ﷺ رحمت، یہ چاروں عنایات پوری انسانیت کے لیے ہیں۔

(۳) ﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾

[سبا ۳۴:۲۸]

''اور ہم نے آپ کو پوری انسانیت کی طرف خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (خاص طور پر قادیانی)

(٤) ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ [الاعراف ۷:۱۵۸]

''فرما دیجئے: اے لوگو! بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنایا گیا ہوں۔''

ان دونوں آیتوں میں پوری انسانیت کا ذکر ہے جس سے کوئی مستثنیٰ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں تھا کہ آپ عرب کے لیے تو نبی ہوں لیکن برصغیر پاک و ہند والوں کو کسی اور نبی کی ضرورت ہو۔

(٥) ﴿مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾

[الاحزاب ۳۳:٤۰]

''(حضرت) محمد (ﷺ) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں تو واضح طور پر خاتم النبیین کے الفاظ ہیں جس کا انکار کفر ہے۔ اللہ کریم نے پیارے نبی ﷺ کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ۳ بیٹے اور ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ایک بیٹا عطا فرمایا۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی سن بلوغت اور زمانہ رجولیت کو نہیں پہنچا۔

[احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ]

مگر نبی کریم ﷺ کی چاروں بیٹیاں سنِ رشد کو بھی پہنچیں، اور ان کے نکاح بھی ہوئے۔ بیٹوں کو جوان نہ کرنے کی حکمتِ الٰہیہ بھی یہی تھی کہ آپ کے بعد کوئی آپ کی نبوت و رسالت میں جانشینی کا دعویدار نہ ہو۔ جب لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہنا شروع کیا تو اللہ رب العزت نے فوراً سورۃ الاحزاب میں اس مسئلہ کی مکمل وضاحت بیان فرمائی کہ زید رضی اللہ عنہ حضرت محمد ﷺ کا بیٹا نہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ''نکاحِ پیغمبر'' کی بھی یہی حکمت تھی کہ اس رسم بد کا خاتمہ کر دیا جائے کہ متبنّٰی حقیقی بیٹے کی مانند ہوتا ہے۔

ویسے تو سارا قرآن ہی ختم نبوت کی دلیل ہے کہ جب تک قرآن مجید دنیا پہ موجود ہے اس وقت تک رسول اللہ ﷺ کی نبوت موجود ہے۔ کیونکہ قرآن ہی نبی ﷺ کی شریعت مطہرہ کا بنیادی ماٰخذ ہے۔ صرف ۴ آیات کے ترجمہ و تشریح سے ختم نبوت کا چاند چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور قرآن کی ایک آیت تو کیا ایک لفظ کا انکار بھی کفر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن مجید کے ضمن میں

مرزائی شبہات اور محمدی جوابات

قاری طارق جاوید عارفی حفظہ اللہ

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔مسلمانوں نے ہر زمانے اور ہر ملک میں توحید الٰہی کے بعد اس عقیدے کے متعلق غیرتِ ایمانی اور مذہبی جوش کا مظاہرہ کیا ہے۔یہ بات معمولی سے غور و فکر کرنے سے بھی معلوم ہوسکتی ہے کہ اگر توحید الٰہی کا عقیدہ بمنزلہ بنیاد ہے تو ختم نبوت کا عقیدہ بمنزلہ عمارت ہے۔یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے اور ان میں زبردست مناظرے، مباحثے اور مجادلے بھی برپا ہوئے لیکن حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کبھی اختلاف نہیں ہوا۔

ایک مسلمان ختم نبوت کے عقیدے پر اس قدر زور اس لیے دیتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کو جاری تسلیم کرنے سے وحدتِ اسلامی پارہ پارہ ہوجاتی ہے۔

مخبر صادق ﷺ نے پیشین گوئی فرمادی تھی کہ ''میرے بعد میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے۔وہ سب کے سب اپنے دعوائے نبوت میں جھوٹے ہوں گے، کیونکہ میں خاتم النّبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔''(ایک حدیث میں تیس سے زیادہ کا بھی ذکر ہے)۔

اس پیشین گوئی کے مطابق نبیٔ رحمت ﷺ کے بعد مختلف ممالک اور مختلف زمانوں میں کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔مسیلمہ کذّاب، اسود عنسی، سجاح بنت حارث، مختار ثقفی، میمون قداح، طلیحہ بن خویلد، ابن مقنع، سلیمان قرمطی، بابک خرمی اور عیسیٰ بن مہرویہ مشہور دجال و کذّاب گزرے ہیں۔ان لوگوں نے عرب اور ایران میں خاصی تباہی و بربادی پھیلائی اور ہزاروں بندگانِ الٰہی کا عقیدہ برباد کیا۔

تقریباً ہزار سال تک دنیا میں امن وامان رہا۔لیکن گزشتہ صدی کے آغاز میں پنجاب کی مردم خیز زمین سے ایک جھوٹے مدعی نبوت کا ظہور ہوا جس نے کمال بے باکی سے حضرت ختمی مرتبت ﷺ کے فرامین کو پسِ پشت ڈال دیا اور مسلمانوں میں از سر نو فتنہ وفساد کا دروازہ کھول دیا۔

اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت سی ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا، لیکن ان منازل کی وجہ سے اس دعوے کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔عالمِ دین، زاہد، مناظر، مجدد، مثیل مسیح، مہدی، امام الزمان، لغوی نبی، امتی نبی، عکسی نبی، حجازی نبی، ظلی نبی اور بروزی نبی کے مناصب طے کرنے کے بعد اس نے غیر تشریعی مگر مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کردیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو گرگٹ کی طرح اس قدر رنگ بدلنے کے بعد بھی کوئی پذیرائی حاصل نہ ہوئی، بلکہ الٹا اسے حدیث نبوی کی روشنی میں دجّال و کذّاب گردانا گیا تو اس نے ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے اپنی غیر تشریعی مستقل نبوت کو قرآنی دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کی تاکہ عوام الناس کو قرآن کے نام پر دھوکا دے کر گمراہ کیا جائے، چنانچہ اس نے قرآن مجید کی متعدد آیات میں تاویلات و تحریفات کا سہارا لے کر خود کو نبی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔زیر نظر مضمون میں ہم انھی آیات کی توضیح وتشریح کریں گے جنھیں دجّال قادیان نے اپنے دعوائے نبوت کے اثبات میں پیش کیا ہے، اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی تلبیسات کو عیاں کریں گے۔

مرزا اور اس کی ذُریّت قرآن مجید کی ۱۵ آیات سے نبوتِ مرزا کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

① ﴿يٰبَنِيْ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [الاعراف ۷:۳۵]

''اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم ہی میں سے ہوں، جو میرے احکام تم سے بیان کریں، تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور اپنی اصلاح کرے تو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

مرزائی شبہ:

یہ آیت محمد ﷺ پر نازل ہوئی، لہٰذا اس میں نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسولوں کا تذکرہ ہے۔ نبی ﷺ کے بعد بنو آدم کو خطاب ہے، لہٰذا جب تک اولادِ آدم دنیا میں موجود ہے، اس وقت تک نبوت کا سلسلہ جاری رہے گا۔

محمدی جواب:

(ا) محوّلہ بالا آیت سورۃ الاعراف کی آیت ۳۵ ہے۔ اس سے قبل آیت ۱۰ سے حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر شروع ہوا ہے۔ اس تسلسل کے تناظر میں دیکھا جائے تو دورکوع پہلے جو مضمون چلا آ رہا ہے اس کی ترتیب و تنسیق خود ظاہر کرتی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے عارضی طور پر نکالا گیا تو ان کی مخلصانہ توبہ و انابت پر نظر کرتے ہوئے مناسب معلوم ہوا کہ اس حرمان کی تلافی اور تمام بنو آدم کو اپنی آبائی میراث واپس دلانے کے لئے کچھ ہدایات دی جائیں۔ چنانچہ ہبوطِ آدم علیہ السلام کا قصہ ختم ہونے کے بعد آیت نمبر ۲۶ سے خطاب شروع کر کے تین چار رکوع تک انھی ہدایات کا تسلسل ہوا ہے۔ اس آیت مبارکہ سے پہلے اسی رکوع میں ۳ مرتبہ ''یا بنی آدم'' آیا ہے۔ اول ''یا بنی آدم'' کا تعلق ﴿اِهْبِطُوْا بعضكم لبعض عدو﴾ سے ہے اور اس امر کے مخاطب حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ہیں، لہٰذا اس آیت میں بھی حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کی اولاد آدم کو مخاطب بنایا گیا ہے۔ اس پر قرینہ اس کا سباق ہے۔

(ب)

اگر اس سے مراد تمام بنو آدم ہیں تو بنو آدم میں تو ہندو، عیسائی، مجوسی، یہودی، سکھ، بدھ مت وغیرہ سبھی افراد شامل ہیں۔ کیا ان میں سے بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر انہیں اس آیت کے عموم سے خارج کرنے کی دلیل کیا ہے؟ اس پر مستزاد یہ کہ بنی آدم میں تو عورتیں اور ہیجڑے بھی شامل ہیں، تو کیا اس عموم سے انھیں خارج نہیں کیا جائے گا؟ لہٰذا ثابت ہوا کہ خطاب عام ہونے کے باوجود حالات و واقعات اور قرائن کے باعث اس عموم سے کئی چیزیں خارج ہیں۔

(ج)

اگر 'امایاتینکم رسل' میں رسولوں کے آنے کا وعدہ ہے تو ''اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى'' سے ثابت ہوتا ہے کہ نئی شریعت بھی آ سکتی ہے، جبکہ مرزا کے مطابق اب کوئی تشریعی نبی نہیں آ سکتا، پھر مرزا نے خود کہا کہ رسول لفظ عام ہے جس میں رسول، نبی اور محدث سب داخل ہیں۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام: ۳۲۲/۵)

لہٰذا مذکورہ آیت تو مرزائیوں کے اپنے عقیدے کے خلاف ہے۔ یہاں اگرچہ مضارع کے صیغے میں بات کی گئی ہے لیکن ہر مضارع کے لیے استمرار ضروری نہیں۔ قرآنِ مجید میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

﴿فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا﴾ [مریم ۱۹:۲۶]

''اگر تم کسی بشر کو دیکھو تو کہہ دینا میں نے رحمان کے نام کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھا ہوا ہے۔''

اگر مضارع استمرار کے لیے ہے تو مطلب ہوگا کہ حضرت مریم علیہا السلام قیامت تک زندہ رہیں گی اور کسی بشر کو دیکھتی رہیں گی۔جبکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔

سورۃ المائدہ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ﴾ [المائدہ۵:٤٤]

''یقیناً ہم نے تورات نازل کی، جس میں ہدایت اور نور ہے، انبیاء اس کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔''

اگر ہر جگہ مضارع استمرار کے لیے ہے تو ماننا پڑے گا کہ انبیاء علیہم السلام اب بھی تورات کے مطابق فیصلے کر رہے ہیں۔اور اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔لہٰذا ثابت ہوا کہ اگرچہ مضارع قرینے کی وجہ سے بعض اوقات استمرار کے لیے آتا ہے، مگر استمرار کے لیے قیامت تک رہنا ضروری نہیں۔جو فعل دو چار دفعہ واقع ہو، اس کو مضارع استمرار سے تعبیر کرنا جائز ہے، جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

(۵)

اگر فرض محال اس آیت کو اجرائے نبوت کی دلیل تسلیم کر بھی لیا جائے، تب بھی مرزا غلام احمد روزِ قیامت تک نبی قرار نہیں پاتا۔اس لیے کہ وہ بقول خود آدم علیہ السلام کی اولاد ہی نہیں، جبکہ آیت تو صرف اولادِ آدم سے متعلق ہے۔مرزا اپنا تعارف یوں کراتا ہے:

؎ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

جو شخص خود کو بشر کی جائے نفرت (شرمگاہ) قرار دے اور اپنے اولاد آدم ہونے کی نفی کرے، وہ کس طرح اس آیت سے اپنے نبی ہونے کا شبہ ڈال سکتا ہے؟ لہٰذا اگر وہ بنو آدم سے تھا، جیسا کہ ہمارا بھی کچھ خیال ہے، تو پھر اس نے اپنی آدمیت سے انکار کر کے سفید جھوٹ بولا ہے اور جھوٹا شخص نبی نہیں ہو سکتا اور اگر وہ واقعی دائرۂ آدمیت سے خارج تھا تو پھر مذکورہ آیت سے اس کی نبوت کا اثبات چہ معنی دارد؟

(۶)

حقیقت یہ ہے کہ یہ عالمِ ارواح کے واقعے کی حکایت ہے، جیسا کہ کئی مفسرین نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر کبیر اور تفسیر دُرِّ منثور۔

②﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء٤:٦٩)

''اور جس نے اطاعت کی اللہ اور رسول (ﷺ) کی تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنا انعام کیا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔اور کیا ہی اچھے ہیں یہ دوست۔''

مرزائی شبہ:

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے، وہ نبی ہوں گے، صدیق ہوں گے، شہید ہوں گے اور صالح ہوں گے۔اس آیت میں چار درجات ملنے کا ذکر ہے۔اگر انسان صدیق، شہید اور صالح بن سکتا ہے تو نبی کیوں نہیں بن سکتا؟ تین درجات کو ماننا اور ایک کا انکار کرنا قرآن میں تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر آیت میں صرف معیت مراد ہو تو کیا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے؟ وہ بذات خود صدیق اور شہید نہ تھے؟

محمدی جواب:

(ا) اس آیت میں ''معیت'' مراد ہے، عینیت مراد نہیں، کیونکہ معیت فی الدنیا ہر مومن کو حاصل نہیں اس لیے معیت فی الآخرۃ ہی مراد ہے۔جیسا کہ علامہ مجد دجلال الدین سیوطی رحمہ اللہ، جنہیں مرزائیوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دسویں صدی کا مسلمہ مجدد تسلیم کیا ہے، اپنی تفسیر جلالین میں اس آیت کی شانِ نزول یوں بیان کرتے ہیں:

« قال بعض الصحابة للنبی ﷺ کیف نراك فی الجنة وأنت فی الدرجات العلی ونحن اسفل منك فنزل ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ﴾ فیما امربه فاولئك مع الذین انعم اللّٰه علیهم من النّبیّن والصدیقین افاضل اصحاب الانبیاء لمبا لغتهم فی الصدق والتصدیق والشهداء القتلی فی سبیل اللّٰه الصالحین غیر من ذکر وحسن اولئك رفیقا، رفقاء فی الجنة بان یستمتع فیها برؤیتهم وزیارتهم الحضور معهم وان کان مقرهم فی درجات عالیة »

''بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ تو جنت کے بلند و بالا مقامات میں ہوں گے اور ہم جنت کے نچلے درجات میں ہوں گے تو آپ کی زیارت کیسے ہوگی؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:«ومن یطع اللّٰه و الرسول»

یہاں رفاقت سے مراد جنت کی رفاقت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیاء علیہم السلام کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے، اگرچہ ان (انبیاء علیہم السلام) کا قیام بلند و بالا مقامات میں ہوگا۔'' (تفسیر جلالین، ص:۸۰)

اس طرح کی روایت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے جس سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ اس ''معیت'' سے مراد جنت کی ''رفاقت'' ہے۔ اگر یہاں معیت کی بجائے عینیت مراد ہے تو نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«التّاجر الصدوق الامین مع النّبیین والصدّیقین والشهدآء »

''سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔''

لہٰذا مرزائی بتائیں کہ اس زمانے میں کتنے امین و صادق تاجر نبی ہوئے ہیں؟

(ب)

« مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ »میں مَنْ عام ہے جس میں عورتیں، بچے اور ہیجڑے سب شامل ہیں۔ اگر یہاں معیت کی بجائے عینیت مراد ہے تو پھر کیا یہ سب نبی ہو سکتے ہیں؟ اگر نبوت اطاعت کاملہ کا نتیجہ ہے تو پھر عورت کو بھی نبوت ملنی چاہیے، کیونکہ اعمالِ صالحہ کے نتائج میں مرد و عورت کو یکساں حیثیت حاصل ہے جس کی صراحت قرآنِ مجید کی کئی آیات میں موجود ہے۔ مثال کے لیے دیکھیے سورۃ النحل کی آیت:۹۷۔

(ج)

اگر نبوت، اطاعتِ کاملہ کا نتیجہ ہے تو کیا تیرہ سو سال میں کسی نے نبی ﷺ کی اطاعت کاملہ نہیں کی؟ اگر کی ہے تو نبی کیوں نہ بنے؟ اگر کسی نے بھی اطاعت نہیں کی تو (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کی امت خیر الامۃ کی بجائے شر الامۃ ہوئی جس میں کسی نے بھی اپنے نبی کی کامل اطاعت نہیں کی۔ حالانکہ سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے خود صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق شہادت دی ہے:

﴿وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾ [التوبہ۹:۷۱]

''وہ (صحابہ) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔'' جب وہ سچے اطاعت گزار تھے تو بتاؤ وہ نبی کیوں نہیں ہوئے؟

(د)

مرزا اپنی کتاب ''حقیقت الوحی'' میں لکھتا ہے کہ: اب میں بموجب آیت کریمہ «وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ» اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجے میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔'' (حقیقت الوحی: ۲۲/۷۰) اس حوالے سے تو ثابت ہوتا ہے کہ مرزا کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کی اتباع سے نہیں بلکہ وہبی طور پر نبوت ملی ہے۔لہٰذا اس آیت سے مرزائی قوم کا شبہ باطل ہوا۔اگر اطاعت کرنے سے نبوت ملتی ہے تو نبوت کیسی چیز ہوئی؟ جبکہ فرمان الٰہی ہے:

﴿اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ [الأنعام٦:١٢٤]

''اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کہاں وہ اپنی پیغمبری رکھے۔''

اس سے پتا چلتا ہے کہ نبوت وہبی چیز ہے، جو اسے کسبی مانے وہ کافر ہے۔

(ھ):

اگر حصولِ نبوت کے لیے اطاعت وتابع فرمانی شرط ہے تو پھر بھی مرزا غلام احمد نبی نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس نے نبی کریم ﷺ کی کامل اطاعت اور پیروی نہیں کی۔مثلاً: مرزا نے حج نہیں کیا۔ہجرت نہیں کی۔جہاد بالسیف نہیں کیا بلکہ الٹا اسے حرام کہا۔اس نے کبھی پیٹ پر پتھر نہیں باندھے۔ہندوستان کے قحبہ خانوں میں زنا ہوتا رہا مگر مرزا نے کسی زانی یا زانیہ کو سنگسار نہیں کرایا۔ہندوستان میں چوریاں ہوتی رہیں مگر مرزا نے کسی چور کے ہاتھ نہیں کٹوائے، بلکہ خود موصوف پانچ اور پچاس کا فلسفہ پڑھاتے رہے۔یہ عقدہ آج تک کسی مرزائی سے حل نہ ہوسکا!

(و):

مذکورہ آیت سے چار آیات قبل اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل علیہم السلام کے متعلق فرمایا ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ [النساء٤:٦٤]

''اور ہم نے ہر رسول صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔''

مطلب یہ کہ ہر رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے نہ کہ اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ وہ کسی دوسرے رسول کا مطیع اور تابع ہو، جبکہ مرزائیوں کا استدلال ومن يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ سے ہے جس میں مُطِيْعُوْنَ (اطاعت کرنے والوں) کا ذکر ہے۔اور مطیع کسی بھی صورت میں نبی اور رسول نہیں ہوتا۔خلاصہ کلام یہ کہ نبی و رسول (لوگوں کا) مطاع ومتبوع بن کر آتا ہے نہ کہ مطیع وتابع۔

③﴿يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ [المؤمنون٢٣:٥١]

''اے برگزیدہ پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔''

مرزائی شبہ:

یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔آپ ﷺ کا اسم گرامی ''محمد'' واحد ہے جبکہ رسل جمع کا صیغہ ہے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی ﷺ اور آپ کے بعد آنے والے رسول مراد ہیں جنہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ''میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔'' ورنہ کیا اللہ تعالیٰ وفات شدہ رسولوں کو حکم دے رہا ہے کہ اٹھو پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو؟ (احمدیہ پاکٹ بک، ص:٤٦٧)

محمدی جواب:

(ا) سورۃ المومنون کے دوسرے رکوع سے مذکورہ بالا آیت کریمہ تک سابقہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے۔سب سے آخر میں عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا:

﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ﴾ [المومنون٢٣:٥٠]

''اور ہم نے ابن مریم اور ان کی والدہ کو بڑی نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو بلند، صاف، قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی۔'' اس سے آگے آیت ٥٢ میں فرمایا:

﴿وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ﴾

''اور یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔''

[المومنون ۲۳ : ۵۲]

ان آیات میں حکایت ماضیہ کے ضمن میں یہ بتانا مقصود ہے کہ پاکیزہ اور نفیس چیزوں کا استعمال کرو۔ مطلب یہ کہ اصولِ دین کا طریق کسی شریعت میں مختلف نہیں ہوا۔ گویا انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا نمونہ بننے کے لیے رزق حلال وطیّب استعمال کرنے اور کردار صالح اپنانے کا حکم دیا جارہا ہے۔ تو فی الحقیقت امتوں کو حکم دینا مقصود ہے۔ جیسا کہ آیت: ۵۳ میں فرقہ بازی کے ارتکاب پر متنبہ کیا گیا ہے، اور ظاہر ہے کہ تفرقہ کا شکار امت ہوتی ہے نہ کہ انبیاء علیہم السلام۔

حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ہوں یا اور رسول، ہم نے ان سب کو حکم دیا تھا کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو اور میں تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہوں۔ یہ سب لوگ امتِ واحدہ تھے۔ میں تم سب کا رب ہوں، لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو۔ مگر اس تاکید کے بعد بھی انبیاء علیہم السلام کی اقوام نے دینِ الٰہی میں پھوٹ ڈال دی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ہر گروہ اپنی جگہ خوش ہے کہ ہم حق پر ہیں۔

غرض آیات اپنے مطلب کو صاف صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ یہ امر ہر ایک رسول کو اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہا ہے۔ آیت: ۵۳ نے تو بات بالکل واضح کر دی کہ یہ ان امتوں کا ذکر ہے جو گزر چکی ہیں، جنھوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ لہٰذا یہاں گذشتہ واقعہ کی خبر وحکایت کی گئی ہے نہ کہ بعد میں آنے والے رسولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(ب):

اگر یہاں ''رُسُل'' سے مراد نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسول ہیں تو مرزا اور اس کی ذریت آپ ﷺ کے بعد صرف ایک رسول کی نبوت ہی کی کیوں قائل ہے؟ جبکہ آیت میں « یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ » جمع کے الفاظ آئے ہیں نہ کہ یا ایھا الرسول ان جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے رسول آ سکتے ہیں۔ اس طرح یہ آیت خود مرزائی عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ مرزائی صرف مرزے کی نبوت کے قائل ہیں جس کی کوئی دلیل نہیں۔

④ ﴿ وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴾ [الجن ۷:۷۲]

''اور انہوں نے گمان کیا جیسا کہ تمہارا گمان ہے کہ اللہ ہرگز کسی کو نہیں اٹھائے گا۔''

مرزائی شبہ:

ختم نبوت کا عقیدہ نئی بات نہیں بلکہ اس سے قبل بھی لوگ باتیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اب اللہ کسی نبی کو مبعوث نہیں کرے گا۔ قرآنِ مجید نے خود اس کی تردید کی ہے۔

محمدی جواب:

(ا) یہاں بعثت انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ نہیں بلکہ بقول کفار قیامت کے دن دوبارہ پیدا ہونے کا انکار ہے کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کو زندہ نہیں کرے گا۔ جیسا کہ سورۃ التغابن میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ﴾ [التغابن ۷:٦٤]

''کافروں کا خیال ہے کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے۔''

(ب):

اگر مرزائی مفروضے کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو بھی ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ یہ کفار یا کافر جنّات کا قول ہے نہ کہ الٰہی فیصلہ ہے۔ الٰہی فیصلہ اب ختم نبوت کا ہے تو کفار کے اقوال سے اجرائے نبوت کا عقیدہ بنانے والے ظاہر ہے کافر ہی ہو سکتے ہیں۔

(ج)

جس وقت ان لوگوں نے یہ بات کہی تھی، اس وقت نبوت جاری تھی، اب نبوت ختم ہے۔ جب جاری تھی تو نبوت کو بند کہنے والے کافر تھے اور اب جب بند ہے تو اس کو جاری کہنے والے کافر ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤﴿ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ﴾

[الجمعة ۶۲:۳]

مرزائی شبہ:

اس آیت سے اور اس سے پہلی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے ''اُمیوں'' میں ایک رسولِ عربی ﷺ مبعوث ہوئے تھے، اسی طرح بعد کے لوگوں میں بھی ایک نبی قادیان میں پیدا ہوگا (نعوذ باللہ)۔

محمدی جواب:

خود مرزا قادیانی نے ان آیات کی جو تشریح و توضیح کی ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ مرزا تحریر کرتا ہے:

''خدا وہ ہے جس نے امّیوں میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے، اگرچہ وہ پہلے صریح گمراہ تھے۔ اور ایسا ہی وہ رسول جو ان کی تربیت کر رہا ہے، ایک، دوسرے کی بھی تربیت کرے گا جو انھی میں سے ہو جاویں گے۔ گویا تمام آیت مع اپنے الفاظ مقدرہ کے یوں ہے:

«هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم ایته ویزکیهم و یعلمهم الکتب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین واخرین منهم »

یعنی ہمارے خالص اور کامل بندے بجز صحابہ کرام کے اور بھی ہیں جن کا گروہ کثیر آخری زمانے میں پیدا ہوگا اور جیسے نبی کریم ﷺ نے صحابہ کی تربیت فرمائی ہے ایسے ہی آنحضرت ﷺ اس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے۔''

(آئینہ کمالات اسلام: ۲۰۸/۵، ۲۰۹)

عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ بہ اقرار مرزا قادیانی اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بعد والوں میں بھی کوئی نبی مبعوث ہوگا، بلکہ وہ آیت کا مطلب یہ بتاتا ہے کہ نبی ﷺ نے جیسے پہلے لوگوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام اپنے ذمے لے رکھا تھا ویسے ہی بعد کے لوگوں کی تعلیم و تربیت بھی نبی ﷺ ہی فرمائیں گے، نہ یہ کہ کوئی اور نبی آئے گا جو قادیان سے پیدا ہو کر ان کا ذمہ دار ہوگا اور ان کا نبی بنے گا۔

(ب)

مرزائی اس آیت سے شبہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''آخرین'' کا عطف ''رسولاً'' پر ہے جس کا مطلب ہے کہ بعد والوں میں بھی رسول آئے گا، حالانکہ یہ ترکیب کسی طرح بھی درست نہیں ہے، کیونکہ جو قید معطوف علیہ میں مقدم ہوتی ہے اس کی رعایت معطوف میں بھی ضروری ہے۔ چونکہ رسولاً معطوف علیہ ہے اور ''فی الامیین'' مقدم ہے، اس لیے فی الامیین سے مراد عرب کے باشندے ہیں، جیسا کہ علامہ بیضاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: «فی الامیین ای فی العرب لان اکثرهم لا یکتبون ولا یقرء ون »اور منھم کا بھی یہی تقاضا ہے، جبکہ مرزا صاحب نہ عرب ہیں اور نہ اُمّی۔ لہٰذا مرزائیوں کے لیے سوائے دجل و کذب میں اضافے کے اس شبہ باطل سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

(ج):

مذکورہ آیت میں لفظ 'بعث' ماضی کے معنی میں استعمال ہوا ہے، اگر اس کا عطف ''رسولاً'' پر کریں گے تو اسے مضارع کے معنی میں لینا پڑے گا اور ایک ہی وقت میں ماضی اور مضارع دونوں کا ارادہ کرنا ممتنع ہے۔

⑥﴿ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ﴾

[آل عمران ۳:۸۱]

⑦﴿ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ ﴾

[الاحزاب ۳۳:۷]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی شبہ:

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ سب انبیاء علیہم السلام سے حتیٰ کہ حضرت محمد ﷺ سے بھی ایک رسول کے آنے کا واقعہ پیش کر کے اس کی تصدیق کرنے اور اس رسول کو ماننے کا وعدہ لے رہا ہے۔ وہ رسول کون ہوگا جو سب انبیاء اور نبی ﷺ کے بعد آنے والا ہے، وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

محمدی جواب:

(ا) پہلی آیت میں ایک عظیم الشان نبی کی تصدیق کا وعدہ لیا جا رہا ہے جو اعلیٰ منصب رکھتا ہوگا اور وہ نبی صرف حضرت محمد ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔ اور خود مرزا غلام احمد قادیانی « ثُمَّ جاء كُمْ رَسُوْلٌ » سے نبی کریم ﷺ ہی کو مراد لیتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

''اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا اور پھر تمہارے پاس آخری زمانے میں میرا رسول آئے گا۔ جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا، تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی .....اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہو گئے تھے۔ یہ حکم ہر نبی کی امت کے لیے ہے کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاؤ۔''

(حقیقة الوحی: ۲۲/۱۳۳، ۱۳۴)

جب مرزا قادیانی خود اس آیت کا مصداق محمد رسول اللہ ﷺ کو قرار دے رہا ہے تو مرزائی ذریت کی ہفوات کیا اہمیت رکھتی ہیں؟

دوسری آیت میں احکامات الٰہیہ کی تبلیغ و اشاعت پر وعدہ لیے جانے کا تذکرہ ہے۔

(ب):

« ثُمَّ جَآئَكُمْ » اس آیت میں نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کو ثم کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو لغت عرب میں ''تراخی'' کے لیے آتا ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ جآء نی القوم ثم عمر تو لغتِ عرب میں اس کا مفہوم یہی سمجھا جاتا ہے کہ قوم پہلے آ گئی پھر کچھ مدت کے بعد آخر میں عمر آیا۔ لہٰذا « ثُمَّ جَاء كُمْ رَسُوْلٌ » کے معنی بھی یہی ہوں گے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے آنے کے بعد سب سے آخر میں حضرت محمد ﷺ تشریف لائے۔ اس طرح یہ ختم نبوت کی دلیل ہوئی اور مرزائیت کے لیے نشتر جان۔

(ج):

آیت میں اگر چہ لفظ رسول نکرہ ہے لیکن جس طرح آیات «ربنا وَابْعَثْ فیهم رسولا ، هوالذی بعث فی الامیین رسولا، لقد جاء کم رسول من انفسکم ، قد انزل اللّٰه الیکم ذکرا رسولا» میں اس کی تخصیص کی جاتی ہے اور نبی کریم ﷺ کو مراد لیا جاتا ہے تو یہاں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟

⑧ ﴿وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ﴾ [البقرة۲:٤]

مرزائی شبہ:

اس کا ترجمہ ہے کہ ''اور وہ پچھلی وحی پر ایمان لاتے ہیں۔'' اس سے نبی ﷺ کے بعد وحی کا ثبوت ملتا ہے۔

محمدی جواب:

(ا) اس جگہ ''آخرت'' سے مراد قیامت ہے۔ جیسا کہ تمام مفسرین نے اس کا یہی معنی کیا ہے۔ لفظ ''آخرت'' 50 سے زائد مرتبہ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ اس سے مراد جزا و سزا کا دن ہی ہے۔ کسی ایک جگہ بھی ''آخرۃ'' سے مراد بعد میں آنے والا رسول یا وحی نہیں لی۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:

(تفسیر ابن کثیر، تفسیر طبری اور علامہ سیوطی کی درمنثور)

(ب):

خود مرزا قادیانی نے ''آخرت'' کا معنی ''قیامت'' کیا ہے۔ مرزا لکھتا ہے:

طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخر الزماں پر جو کچھ اتارا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے،ایمان لائے، «وبالآخرة هم يوقنون »اور طالبِ نجات وہ ہے جو پیچھے آنے والی گھڑی،یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا اور سزا کو مانتا ہو۔'' (خزينة العرفان:۱/۷۸)

(کسی زمانہ میں قادیان سے مرزائیوں نے مرزا جی کے تفسیری حواشی اس نام سے شائع کیے تھے،حال ہی میں مرزائیوں نے اسے مکمل آٹھ جلدوں میں شائع کیا ہے جس کی جلد دوم ص ۶۳ مطبوعہ چناب نگر ۱۹۷۰ء پر مذکورہ حوالہ مرزائی اخبار الحکم جلد ۸ شمارہ ۳۴،۳۵ ص ۹ مورخہ ۱۰ تا ۱۷۔اکتوبر ۱۹۰۴ء پر موجود ہے۔مزید برآں یہی معنی مرزا جی نے دعویٰ نبوت کے چار سال بعد دسمبر ۱۹۰۵ء کو قادیان میں تقریر کرتے ہوئے کیا تھا۔ملاحظہ ہو(ملفوظات مرزا ص ۶۰۲ ج ۴)(داود ارشد)

آگے مرزا لکھتا ہے: میں قیامت پر یقین رکھتا ہوں۔

قادیانیوں کا خلیفہ اول حکیم نورالدین اس آیت کا ترجمہ یوں کرتا ہے:

''اور وہ آخرت کی گھڑی پر یقین رکھتے ہیں۔''

(ضميمه بدر مؤرخه ٤ فروری ۱۹۰۹ء)

(ج):

جس طرح مرزا خود علم و معرفت سے عاری تھا،اسی طرح اس کی ذریت بھی علم و عرفان سے کوری ہے۔مرزائیوں نے ''آخرت'' سے مراد وحی تو لے لیا لیکن یہ خیال نہ کیا کہ لفظ آخرت مونث ہے جبکہ لفظ وحی مذکر ہے۔اس کی صفت مونث کیسے ہوگئی؟ قرآنِ مجید میں ہے:

﴿وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ﴾

[العنكبوت۲۹:٦٤]

یہاں ''دارالآخرۃ'' مؤنث ہے تو اس کے لیے ضمیر ''ھِیَ'' مونث آئی ہے۔لیکن قادیانیوں میں یہ عقل و شعور اور علمیت و ادبیت کہاں؟ وہ تو اغراض فاسدہ کے حصول کے لیے اندھے بہرے ہو کر ہر قسم کی تحریف و تاویل اور جہالت و حماقت کا ارتکاب کر گزرتے ہیں۔

⑨ ﴿وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ﴾

[العنكبوت۲۹:۲۷]

مرزائی شبہ:

''اور ہم نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہے، اس وقت تک نبوت ہے۔

محمدی جواب:

(ا) اگر اس آیت سے اجرائے نبوت کا ثبوت ملتا ہے تو کتاب کے نزول کا اجراء بھی تو اس سے معلوم ہوتا ہے،جبکہ قادیانی اس کے قائل نہیں۔ « أَفَتُؤمِنونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ » لہٰذا جو دلیل کتب کے جاری ہونے سے مانع ہے،وہی اجرائے نبوت سے بھی مانع ہے۔

(ب)

سورۃ الحدید کی آیت ۲۶ میں حضرات نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام دونوں کے بارے میں ہے کہ ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب جاری کی۔کیا قادیانی اب بھی حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں نبوت کو جاری مانیں گے؟ حالانکہ وہ اس کے قائل نہیں۔

(د):

'وجعلنا' کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے جس کا مطلب ہے کہ نبوت وہبی ہے جبکہ قادیانی کسبی یعنی اطاعت کے نتیجے میں ملنے والی نبوت کو جاری مانتے ہیں۔

⑩ ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾

[بنی اسرائیل۱۷:۱۵]

مرزائی شبہ:

اور جب تک ہم کوئی رسول نہ بھیجیں عذاب نازل نہیں کرتے۔'' تو بموجب قرآن نزول آفاتِ سماوی و ارضی سے پہلے حجت پوری کرنے کے لیے رسول کا آنا ضروری ہے۔موجودہ عذابات اس ضرورت پر گواہ ہیں۔اسی اصول قرآنی کے مطابق مرزا غلام احمد نبی بن کر آئے۔

محمدی جواب:

(ا) اللہ کے رسول تشریف لا کر حجت پوری کرتے ہیں تاکہ اقوام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گمراہی کا راستہ چھوڑ کر راہ ہدایت اختیار کریں۔ جب وہ مخالفت کرتی ہیں تو عذاب نازل ہوتا ہے۔ چونکہ نبی ﷺ تمام جہان اور سب وقتوں اور سب امتوں کے لیے ایک ہی نبی ہیں اس لیے یہ تمام عذابات اسی رسالتِ کاملہ کی مخالفت کے باعث رونما ہوتے ہیں۔ نیز جو عذابات مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت سے پہلے دنیا میں آئے وہ کس نبی کے انکار کی وجہ سے آئے؟

اگر وہ نبی ﷺ کی مخالفت کی وجہ سے آئے تو اس زمانے کے عذابوں کو کیوں نہ آپ ﷺ ہی کی مخالفت کا نتیجہ قرار دیا جائے؟ کیا اللہ نے کوئی حد مقرر کی ہے کہ تیرہ سو سال تک جو عذاب آئے گا وہ نبی ﷺ کے انکار کی وجہ سے آئے گا، پھر بعد میں کسی اور رسول کے انکار کی وجہ سے ہوگا؟

(ب):

خود مرزا قادیانی اس آیت کو اپنے پر نظر رکھتے ہوئے ختم نبوت کا قائل ہو رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اب صرف فیصلے آئیں گے۔ (دیکھیے شہادت القرآن: ۳۵۲/۲) اور اس کی ناپاک ذریت اسے اجرائے نبوت کی دلیل بنا رہی ہے۔

(ج):

عمومی طور پر دنیا میں مصائب تو آتے ہی رہتے ہیں۔ تو کیا ہر وقت کوئی نہ کوئی نبی ماننا ضروری ہوگا؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ نبی ﷺ کے بعد جس قدر مصائب اور عذاب آئے وہ کن رسولوں کے باعث آئے؟

- خلافت فاروقی میں مرضِ طاعون پھیلا، جس سے سینکڑوں صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔
- ۸۰ھ میں شدید ترین زلزلہ آیا جس میں ہزاروں انسان رحلت فرما گئے اور اسکندریہ کے منارے گر گئے۔
- اندلس اور بغداد کی تباہی کے وقت کون سا رسول تھا؟
- 1348ء میں انگلستان کا خطرناک طاعون کس رسول کی نافرمانی کے باعث آیا؟
- پہلی جنگ عظیم، زلزلہ بہار، دوسری جنگ عظیم، زلزلہ کوئٹہ، جاپان اور اٹلی کے وقت کون سا رسول تھا؟
- اب جبکہ مرزا کو بھی مرے ہوئے سو سال سے زائد عرصہ ہو گیا، پھر بھی تباہیاں آ رہی ہیں تو اس وقت کون سا رسول ہے؟

(د):

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مرزا کی کامل اتباع سے بھی نعمت نبوت مل سکتی ہے۔ (اربعین نمبر ۱: ۳۴۶/۱۷) مگر مرزائی مرزا کے بعد کسی نبی کا وجود مانتے ہی نہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ عذاب کی علت کسے قرار دیا جائے؟

⑪ ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾

[النور ۲۴: ۵۵]

مرزائی شبہ:

''تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ہیں، اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لیے ان کے دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جو وہ ان کے لیے پسند فرما چکا ہے۔ اور ضرور ان کے خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا۔''

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح خلیفے یعنی غیر تشریعی نبی ہوں گے۔

محمدی جواب:

(ا) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سلطنت عنایت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا، نہ یہ کہ نبی اور اس کے خلیفے ہوں گے۔ اگر یہاں خلیفہ سے مراد غیر تشریعی انبیاء ہیں تو حسب ذیل آیت کا کیا مطلب ہوگا کہ:

﴿عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ [الأعراف ۷:۱۲۹]

''قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بنا دے۔''

بلکہ یہ آیت تو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ نبی ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ بند ہے۔ آگے صرف خلفاء ہوں گے۔ پھر یہ وعدۂ خلافت بھی اس سے ہے جو مومن ہونے کے ساتھ ساتھ اعمالِ صالحہ سے بھی متصف ہو۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان دونوں صفات سے متصف نہ تھے؟ اگر تھے تو تشریعی یا غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ انھوں نے کیوں نہ کیا؟

(ب)

مرزا قادیانی نے خود اس آیت سے ایسے خلفاء مراد لیے ہیں جن کے مصداق خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ہیں، چنانچہ آیت مذکورہ کے تحت مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''نبی تو اس امت میں آنے کو رہے۔ اب اگر خلفائے نبی بھی نہ آویں اور وقتاً فوقتاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھلاویں تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے۔''

(شہادت القرآن: ص۵۹ روحانی ص ۳۵۵ ج ۶)

مزید کہتا ہے:

''خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا اور خلیفے کے لفظ کو اشارے کے لیے استعمال کیا گیا ہے کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے۔'' (شہادت القرآن: ص۴۳ روحانی ۳۳۹/۶)

ان حوالوں میں واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ امت محمدیہ کی اصلاح و تربیت کے لیے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا بلکہ انبیاء کی بجائے مجددین اور خلفاء آتے رہیں گے۔

(ج)

استخلاف فی الارض سے مراد زمین کی حکومت و سلطنت ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف میں ہے ﴿وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ اور مرزا حکمران تو کجا غلام ابن غلام تھا، پھر اس کو تشریعی یا غیر تشریعی نبوت سے کیا سروکار؟

(د):

آیت میں وعدہ کیا گیا ہے کہ تمکین و امن ہوگی جبکہ قادیانی لعین زندگی بھر انگریز عدالتوں کی خاک چھانتا رہا اور انہی کا رہینِ منّت رہا۔

(ہ):

آیت بتا رہی ہے کہ خوف کے بعد امن ہوگا، جبکہ مرزا کے امن کا حال یہ تھا کہ بوجہ خوف اپنی حفاظت کے لیے حفاظتی کتا رکھتا تھا اور محض خوف کی وجہ سے حج نہ کر سکا۔ ملاحظہ فرمایئے مرزا کے بیٹے کا بیان:

ڈاکٹر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے گھر کی حفاظت کے لیے ایک دفعہ گدی کتا بھی رکھا تھا۔ وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام شیر و تھا۔ (سیرت المہدی:۲۹۸/۳)

(و):

آیت میں خلفاء کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ اللہ سے شرک نہیں کریں گے جبکہ مرزا اپکا مشرک تھا، کیونکہ وہ پچاس سال سے زائد عرصے تک حیات عیسیٰ کے عقیدے پر قائم رہا، پھر خود ہی اسے شرک قرار دے دیا تو وہ بقول خود پچاس سال سے زائد عرصہ تک مشرک رہا۔

⑫﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾ [المائدہ۵:۳]

مرزائی شبہ:

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد لوگ منصب نبوت پر فائز ہوا کریں گے کیوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں نعمت تامّہ دے دی ہے تو سب سے اعلیٰ نعمت تو نبوت کی نعمت ہے، وہ ہمیں ضرور ملنی چاہیے۔

محمدی جواب:

افسوس مرزا قادیانی کی ذریت پر کہ وہ اس آیت کو اِجرائے نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں، جبکہ ان کا باپ اور پیر و مرشد اسے ختم نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کرتا رہا ہے۔ مرزا لکھتا ہے: «اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ» اور آیت «وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ» میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۵۱ روحانی ۱۷۴/۱۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ ﴿وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ﴾ [ھود۱۱:۱۷]

مرزائی شبہ:

نبی ﷺ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لیے ایک شاہد کی ضرورت ہے۔مرزا کا بیٹا بشیر الدین محمود لکھتا ہے: ''اس کی صداقت ثابت کرنے کے لیے جب اتنا عرصہ گزر جائے گا کہ پہلے دلائل قصوں کے رنگ میں رہ جائیں گے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نیا گواہ آ جائے گا.....اس جگہ خصوصیت کے ساتھ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ہی ذکر ہے۔'' (مرزائی تفسیر کبیر:۳/۱۶۶)

محمدی جواب:

(ا) اگر اس مرزائی مفروضے کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان کی تصدیق کے لیے کوئی اور نبی آئے گا۔پھر اس نبی کی تصدیق کے لیے کوئی اور نبی آنا چاہیے۔ اسی طرح مرزے کی تصدیق کے لیے ایک اور نبی آنا چاہیے جبکہ مرزائی، مرزا کے بعد کسی نبی کی نبوت کے قائل نہیں۔تو یہ قاعدہ ان کے اپنے عقیدے کے خلاف ہے۔

(ب):

مذکورہ آیت میں ''شَاهِدٌ'' سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں جیسا کہ دیگر آیات اس کی شہادت دیتی ہیں جیسے آیت «وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا» [النساء۴:۴۱] اور آیت ﴿وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ [البقرۃ۲:۱۴۳] میں ہے۔اگر اس سے مراد مرزے کو لیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرزا سے پہلے قرآن مجید نہیں پڑھا گیا؟ جبکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔

(ج):

اگر اس آیت کا مصداق مرزا ہے تو کیا چودہ سو سال میں اہم امر جو مدار ایمان تھا، اس کا کہیں کسی زمانے میں تذکرہ ملتا ہے؟ جبکہ مرزا خود لکھتا ہے:

''مگر وہ باتیں جو مدارِ ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے، وہ ہر زمانے میں برابر شائع ہوتی رہیں۔'' (تذکرۃ الشہادتین :۲/۶۲)

اس کا تذکرہ نہ ملنا بقول مرزا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مرزا ہرگز اس آیت کا مصداق نہیں ہے۔

⑭ ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ [الفاتحہ۱:۷]

مرزائی شبہ:

''اے اللہ ہمیں ان لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام کیا۔'' گویا ہمیں بھی وہ نعمتیں عطا فرما جو پہلے لوگوں کو عطا کی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ نعمتیں کیا تھیں؟ قرآنِ مجید میں ہے:

﴿يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا﴾

[المائدہ۵:۲۰]

''(موسیٰ علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔''

لہٰذا ثابت ہوا کہ نبوت اور بادشاہی دونوں نعمتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کسی کو دیا کرتا ہے۔خدا تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے اور خود ہی نبوت کو نعمت قرار دیا ہے اور دعا سکھانا بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی قبولیت کا فیصلہ فرما چکا ہے۔لہٰذا امت محمدیہ میں نبوت ثابت ہوئی۔

(احمدیہ پاکٹ بک، ص:۴۶۶، ۴۶۷ آخری ایڈیشن)

محمدی جواب:

(ا) آیت مذکورہ میں «مُنْعَم عَلَيْهِم» کی راہ پر چلنے اور قائم رہنے کی دعا ہے نہ کہ نبی بننے کی۔اگر انبیاء علیہم السلام کی پیروی سے بندہ نبی بن سکتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کی پیروی سے اللہ بن جائے گا؟ (نعوذ باللہ من ذلک) فرمانِ الٰہی ہے: « وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ » [الانعام۶:۱۵۳] ''اور یقیناً یہ میرا ہی سیدھا راستہ ہے پس تم اس کی پیروی کرو۔'' کیا گورنر کے راستے پر چلنے والا گورنر یا وزیر کے رستے پر چلنے والا وزیر بن جاتا ہے؟

(ب):

نبوت کسی پیغمبر کو ملی تھی دعاؤں سے نہیں، کیونکہ نبوت وہبی ہے نہ کہ کسبی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر نبوت دعاؤں سے ملتی تو تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں بنا، جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ جس مذہب میں اربوں انسانوں کی دعا قبول نہ ہو وہ بہترین امت نہیں کہلا سکتی اور نہ اسے کہلانے کا حق ہے۔

(ج):

«اِهْدِنَا» جمع کا صیغہ ہے، اس حوالے سے مرزائیوں کے مطابق اس کا ترجمہ ہونا چاہیے: ''اے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی بنا۔'' اس سے معلوم ہوا کہ مرزے کی دعا بھی قبول نہیں ہوئی ورنہ سب قادیانیوں کو نبی ہونا چاہیے تھا۔ اور اگر سب نبی بن جائیں تو پھر امتی کہاں سے آئیں گے؟ تو کیا مرزائیوں میں سے کوئی نبوت چھوڑ کر امتی بننے کے لیے تیار ہے؟ نیز یہی دعا عورتوں کو بھی سکھائی گئی ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی منصب نبوت پر فائز ہو سکتی ہیں۔ اگر جواب نفی میں ہے تو یہ دعا انہیں کیوں سکھائی گئی؟ اگر اثبات میں ہے تو خود تمہارے مذہب کے خلاف ہے۔

(د):

یہ دعا نبی ﷺ نے اس وقت مانگی جب آپ نبی منتخب ہو چکے تھے اور قرآن مجید بھی آپ ﷺ پر اترنا شروع ہو چکا تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا سے نبی نہیں بنے تو پھر اس دعا کا فائدہ کیا ہوا؟ مزید یہ کہ چودہ سو سال میں کسی ایک شخص کی یہ دعا قبول ہوئی یا نہ ہوئی۔ اگر ہوئی تو وہ کون ہے جو اس دعا سے نبی بنا؟ اور اگر یہ نبوت طلب کرنے کی دعا ہے تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی نبی بن جانے کے بعد یہ دعا کیوں مانگتا تھا؟ کیا اسے اپنی نبوت پر یقین نہ تھا؟ یا اسے نبوت کے چھن جانے کا خطرہ تھا؟

⑮ ﴿ اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ﴾

[الحج ۲۲:۷۵]

مرزائی شبہ:

«يَصْطَفِي» مضارع کا صیغہ ہے جو حال، استقبال اور استمرار کے لیے ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سے رسول منتخب کرتا ہے، کرے گا اور کرتا رہے گا۔ حضور ﷺ مفرد ہیں اور ''رسل'' جمع کا صیغہ ہے۔ واحد پر جمع کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

محمدی جواب:

(ا) میں تو پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ عقل و خرد سے مرزائیوں کو خدا واسطے کا بیر ہے، کیونکہ انتہائی جاہل اور بے عقل ہی یہ سمجھتا ہے کہ ہر مضارع استمرار کے معنی میں ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ میں صیغہ مضارع فعل کے اثبات کے لیے ہے نہ کہ استمرار تجدد کے لیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ﴾

[الحدید ۵۷:۹]

یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہاں بھی استمرار ہے تو ماننا پڑے گا کہ قرآن مجید قیامت تک نازل ہوتا رہے گا لیکن اور تو اور کیا خود مرزائی اس کے قائل ہیں؟

مرزا اپنا ایک الہام یوں بتاتا ہے: «يُرِيدُونَ أَنْ يَرَوْا طَمْثَكَ» یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے، مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ (تتمہ حقیقت الوحی:۲۲/۵۸۱)

یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہ استمرار کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ بابو الٰہی بخش مرزا کا حیض قیامت تک دیکھتے رہنے کے خواہش مند تھے۔

(ب):

اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ فرشتوں اور انسانوں میں رسول منتخب کرتا ہے جبکہ مرزا نہ تو فرشتہ ہے اور نہ انسان۔ بلکہ وہ کہتا ہے، جیسا کہ پیچھے بھی گزر چکا ہے کہ ''کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں'' اور پھر مرزا خود لکھتا ہے کہ ''ایک عام لفظ کو کسی خاص معنی میں محدود کرنا صریح شرارت ہے۔'' (نور القرآن: حصہ دوم ص ۶۹ و روحانی ۹/۴۴۴)

(ج):

اگر لفظ ''رسل'' جمع ہے تو لفظ ''ملائکہ'' بھی جمع ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بہت سے فرشتے وحی لایا کرتے تھے۔ جبکہ خود مرزا اس کو ماننے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے لیے تیار نہیں ہے۔ وہ لکھتا ہے: رسولوں کی تعلیم اور اعلام کے لیے یہی سنۃ اللہ قدیم سے جاری ہے جو وہ بواسطہ جبریل علیہ السلام کے اور بذریعہ نزول آیاتِ ربانی کلام رحمانی کے سکھلائے جاتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۸۴: وروحانی ۳/ ۴۱۵)

آگے لکھتا ہے: ''کیونکہ حسب تصریح قرآنِ کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرائیل کے ذریعے حاصل کیے ہوں۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۳۴ وروحانی ۳/ ۳۸۷)

ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا کو بھی اعتراف ہے کہ وحی لانے والے صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے تو پیغام رساں فرشتے کو باوجود واحد ہونے کے جمع کے صیغے سے ذکر کیا گیا ہے تو پھر نبی کریم ﷺ (واحد) پر اس کا اطلاق کیوں ناجائز ہے؟

⑯ ﴿ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴾ [الجن ۷۲:۲۶]

مرزائی شبہ:

چونکہ مرزا صاحب پر اظہار غیب ہوا، یعنی آپ کو پیشین گوئیاں دی گئیں، لہٰذا وہ نبی ہیں اور نبوت جاری ہے۔

محمدی جواب:

(ا) ہم اپنی طرف سے اس کا جواب دینے کی بجائے مرزا قادیانی کی زبانی اس کا جواب نقل کرتے ہیں۔ اس آیت کا جو معنیٰ ومفہوم مرزا موصوف نے بیان کیا ہے، وہ ملاحظہ کیجیے:

﴿ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ﴾

''یعنی کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے، دوسرے کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا۔ رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں، خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث اور مجدد ہوں۔'' (ایام الصلح حاشیہ ص ۱۷۱ و روحانی ۱۴/ ۴۱۹)

آئینہ کمالات اسلام میں مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول'' میں رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام مندرجہ روحانی: ۵/ ۳۲۲)

''تحفہ گولڑویہ'' میں لکھتا ہے: ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ'' اور آیت ''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ'' میں صریح نبوت کو نبی ﷺ پر ختم کر چکا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۵۱ و روحانی ۱۷/ ۱۷۴)

مندرجہ بالا مرزائی تحریروں کی روشنی میں زیر بحث آیت کا صرف یہی مفہوم نکلتا ہے کہ امت محمدیہ میں بڑے بڑے بزرگ، اولیاء اللہ، مجدد ومحدث اور قطب وابدال پیدا ہوں گے۔ یہ لوگ اگرچہ نبی اور رسول نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان سے وہی کام لے گا جو انبیاء علیہم السلام سے لیا کرتا تھا جن میں سے ایک اطلاعِ غیب بھی ہے۔ اس سے نبوت تو ثابت نہیں ہوتی۔

(ب):

مرزا نے پیشین گوئیوں کے انبار لگا دیئے اور انہیں خدا کی طرف منسوب کیا۔ لیکن نہ خود ان پیشین گوئیوں کا مطلب سمجھ سکا اور نہ مصداق۔ مرزائی پیشین گوئیوں کا حال تو نجومیوں کے دعووں سے بھی برا ہے۔ ان میں دس جھوٹ اور ایک سچ ہوتا ہے۔ مگر مرزا میں تو سوائے جھوٹ کے کچھ نہیں۔ مندرجہ بالا آیت اور اس آیت:

﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ [آل عمران ۳:۱۷۹]

دونوں سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب کی خبریں رسولوں میں سے کسی ایک رسول کے ذریعے سے دیتا ہے۔ اس صورت میں 'مِنْ رُّسُلِهٖ' میں مِنْ تبعیضیہ ہوگا۔ اگر مِنْ کو بیانیہ مانیں تو غیب سے مراد وحی (رسالت) لینی پڑے گی اور آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ جسے رسول بناتا ہے، اسے وحی رسالت، غیب کی خبریں عنایت کرتا ہے۔ اس لحاظ سے اس آیت سے مرزائی شبہ مرزائی دعوے کے بھی خلاف ہے، کیونکہ ان کے دعوے کے مطابق اب خدا کی عنایت سے کوئی نبی نہیں آ سکتا بلکہ اطاعت سے نبی بن سکتا ہے، لہٰذا مرزائیت کا محرّف (تحریف شدہ) مفہوم مان بھی لیا جائے تب بھی یہ دلیل مرزائی دعوے کے مطابق نہیں۔

اور مرزائیوں کے ہر شبہے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہے لیکن اس بارے میں مرزائی تحقیق نہیں کرتے اور نسلوں سے مرزائی چلے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اسلام کے دامن سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی

توہینِ قرآن کا خطرناک پہلو

محمد نعمان فاروقی حفظہ اللہ

قرآن مجید کی وہ آیات مبارکہ جن کے مصداق نبی کریم ﷺ یا دیگر انبیائے کرام علیہم السلام ہیں انھیں توڑ مروڑ کر مرزا نے اپنے اوپر تھوپنے کی کوشش کی ہے۔اور اسے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی قرار دیا ہے۔اور یہ بھی کہا ہے کہ میں اس پر اسی طرح یقین رکھتا ہوں جس طرح کتب سماویہ پر۔قرآن مجید کے الفاظ اور نظم دونوں معجزہ ہیں اور اس جیسا معجزہ ہرگز نہیں آسکتا۔ذیل میں مرزا قادیانی پر اترنے والی ''وحی'' سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس قسم کی خرافات سے نہ صرف نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں ہرزہ سرائی لازم آتی ہے بلکہ معجزہ قرآن بھی مشکوک ٹھہرتا ہے کہ قرآن مجید جیسی وحی رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی مرزا غلام احمد قادیانی پر ہوتی رہی۔حالانکہ امت کا دعویٰ ہے کہ وہ اس جیسی ایک آیت بھی نہیں لا سکتے اور خود قرآنِ مجید نے بھی یہی چیلنج دیا ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ان مقامات میں جس پیغمبر سے مکالمہ ہے وہی پیغمبر مراد ہیں، مرزا مراد نہیں، تو ہم کہیں گے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق قرآن میں آئی ہوئی وحی کو پھر سے مرزا غلام احمد پر اتارنے کا کیا مقصد! دوسرا یہ کہ پورے سیاق میں مخاطب مرزا ہے تو ان مقامات سے بھی خطاب مرزا ہی کو ہونا چاہیے، جبکہ ''سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ'' کے تحت مرزا نے خود صراحت کردی کہ ابراہیم سے مراد میں ہوں۔

اسی طرح ضمیمہ حقیقۃ الوحی مندرجہ (روحانی خزائن جلد :۲۲،ص ۷۱۲) میں یہ عبارت بھی موجود ہے:

وانی ابارک ببرکات عظیمة حتّٰی ان الملوك یتبرکون بثیابك

''اور میں تجھے ایسی عظیم برکات سے نوازوں گا کہ بادشاہ بھی تیرے کپڑوں سے تبرک حاصل کریں گے۔''

راقم جب پچھلے دنوں چناب نگر (سابقہ ربوہ) گیا تو وہاں کے مربیوں نے گیسٹ روم کے برآمدے میں لکھی ہوئی یہ عبارت دکھائی اور جس ملک کا نام انھیں بھی یاد نہیں تھا اس ملک کے بادشاہ کی طرف یہ بات منسوب کی، کہ اس نے خواہش کی تھی کہ مرزا کے کپڑوں کے ٹکڑے ہی سے تبرک مل جائے۔اسی طرح ص:۱۳۷ پر ہے: سأخبره فی آخر الوقت انك لست علی الحق ''میں عنقریب اس کے آخری وقت میں اسے خبر دوں گا کہ تو حق پر نہیں ہے۔'' اس پر مرزا کی طرف سے حاشیہ لکھا گیا ہے: هذا ما اوحی الی ربی فی رجل خالفنی و کفر نی و هو من علماء الهند المسمّٰی بأبی سعید محمد حسین البتالوی ''یہ وہ وحی ہے جو مجھ پر اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس نے میری مخالفت اور تکفیر کی اور وہ علمائے ہند میں سے ہے جس کا نام ابوسعید محمد حسین بٹالوی ہے۔''

الغرض مرزا کے دعوے کے مطابق یہ سب اس وحی کا حصہ ہے جو اس پر اترتی رہی اور اس میں خطاب اسی سے ہے۔

علاوہ ازیں قرآن مجید کی خاص رموز ہیں جو عام عربی زبان میں استعمال نہیں ہوتیں۔ان میں سے ایک علامت ''ط'' ہے۔قرآن مجید

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پڑھنے والے جانتے ہیں کہ یہ وقف کی علامت ہے اور یہی علامت مرزا قادیانی پر اترنے والی ''وحی'' کے لیے استعمال کی گئی ہے۔اتنا ضرور ہے کہ مرزا نے اپنے دجل سے کسی جگہ ''واؤ'' لگا دی ہے اور کسی جگہ سے ''واؤ'' اتار دی ہے۔

آگے وہ سب آیات دی جارہی ہیں جن میں نبی کریم ﷺ یا انبیاء علیہم السلام کو خطاب کیا گیا ہے مگر مرزا قادیانی نے انہیں اپنے اوپر چسپاں کررکھا ہے۔ملاحظہ کیجئے روحانی خزائن،جلد:۲۲،ص:۷۰۵

1: وَمَارَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ

(قرآن مجید میں یہ خطاب نبی ﷺ کو ہے،دیکھیے:انفال:۱۷)

2: لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَاؤُهُمْ

(قرآن مجید میں یہ خطاب نبی ﷺ کو ہے،دیکھیے:یٰس:۶)

3: هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

(اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔[دیکھیے،التوبۃ:۳۳])

4: لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں،دیکھیے:یونس:۱۶)

5: مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ

(اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں،دیکھیے:سورۂ قلم،آیت:2)

یہاں تک (ص705 ضمیمہ حقیقۃ الوحی مندرجہ ذیل روحانی خزائن)

6: اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ

(قرآن مجید میں اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں،دیکھیے:الحجر، آیت:95)

7: اِنَّا فَتَحْنَالَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

(قرآن مجید میں اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں،دیکھیے:الفتح،آیت:1)

8: وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا

(قرآن مجید میں اس سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہیں،دیکھیے:مریم:۵۲)

9: قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا

(قرآن مجید میں اس سے مراد آدم علیہ السلام ہیں،دیکھیے:البقرۃ،آیت:30)

(یہاں تک روحانی خزائن کے ص706 پر ہے)

10: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى

(قرآن کریم میں اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔دیکھئے النجم 9,8)

11: اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ

(اس سے مراد یوسف علیہ السلام ہیں،دیکھیے:یوسف:۵۴)

12: سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا

(قرآن مجید میں اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں،دیکھیے:الاسراء،آیت:1)

13: إِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا

(قرآن مجید میں اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، دیکھیے: البقرۃ،آیت:124)

14: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(قرآن مجید میں اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے، دیکھیے آل عمران،آیت:31)

15: وَاصْبِرْ عَلٰى مَايَقُوْلُوْنَ

(اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں دیکھیے مزمل:۱۰)

(یہاں تک ص707 پر ہے)

16: وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ

(اس سے مراد حضرت نوح علیہ السلام ہیں،دیکھیے:ھود،آیت:37)

17: وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا

(اس سے مراد سیدنا نوح علیہ السلام ہیں،دیکھیے:ھود،آیت:37)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

18: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ

(اس سے مراد سیدنا نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: الفتح:10)

19: فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

(اس سے مراد سیدنا نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: احقاف:35)

20: اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا

(اس سے مراد سیدنا نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: انبیاء:36)

21: قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ

(اس سے مراد سیدنا نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: الکھف، آیت:110)

22: وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

(اس سے مراد سیدنا نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: الأنبیاء:107)

23: سَلَامٌ عَلٰۤی اِبْرَاهِیْمَ [الصّٰفّٰت:۱۰۹]

(اس کی مراد تو واضح تھی لیکن اس کی حسب ذیل توجیہ کر دی گئی)

اس پر حاشیہ لکھا گیا ہے: سمانی ربی ابراهیم و کذلك سمانی بجمیع أسماء الأنبیاء من أدم الی خاتم الرسل خیر الأصفیاء)

''اللہ تعالیٰ نے میرا (مرزا غلام احمد کا) نام ابراہیم رکھا ہے۔ اور اسی طرح اس نے میرے وہ تمام نام رکھے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے خاتم الرسل خیر الأنبیاء علیہ السلام تک مبعوث پیغمبروں کے رکھے تھے۔''

آگے صفحہ ۱۰ پر ہے:

24: لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ

(اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، دیکھیے: النمل:10)

25: تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا

(اس سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، دیکھیے: یوسف، آیت:91)

26: قُلْ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ

(اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: الرعد:43)

صفحہ ۱۱ پر ہے

27: وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ

(اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: الانشراح:۲،۳)

28: لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

(اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: الفتح، آیت:2)

29: مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ

(اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: الأنفال، آیت:33)

صفحہ ۱۳ پر ہے:

30: اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا

(اس سے مراد بھی نبی ﷺ ہیں، دیکھیے: مزمل:15)

صفحہ ۱۵ پر ہے:

31: اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ

(اس سے مراد نبی ﷺ ہیں، دیکھیے: سورۃ الکوثر:۱)

32: انك لمن المرسلین

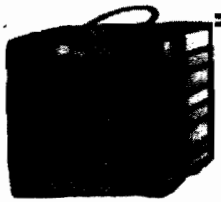
(اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں، دیکھیے: یٰسین:3)

نوٹ: یہ مقامات وہ ہیں جہاں صراحۃً آیات قرآنیہ کو مرزا پر اترنے والی وحی قرار دیا گیا ہے، وگرنہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی کے ان گیارہ صفحات میں اور براہین احمدیہ میں بہت سے ایسے مقامات ملیں گے جس میں مسیلمہ کذاب کی طرح قرآن بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ العیاذ باللّٰہ۔

افسوس تو ان بدنصیبوں پر ہے جو ایسے کذاب کے دام فریب میں آ گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ختم نبوت اور حدیث

① ابو معاویہ منشا سلفی حفظہ اللہ | ② عبداللہ ناصر مدنی حفظہ اللہ | ③ غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ

آج کے پرفتن حالات میں بہت سے فتنے رونما ہوئے ہیں جن سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ ان فتنوں میں سے ایک فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے۔ دراصل یہ فتنے قرآن وسنت کو سمجھ کر عمل نہ کرنے کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔ یہ سب گمراہ فرقے قرآن وسنت سے دوری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اگر قرآن وسنت کو سینے سے لگایا ہوتا تو یہ فتنے وجود میں نہ آتے۔ بہرحال فتنۂ مرزائیت کی تردید اور ختم نبوت کا اثبات ہم حدیث وسنت کی روشنی میں کریں گے:

① امام المحدثین سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كَانَتْ بَنُو إِسرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ . قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ فُوا بَيْعَةَ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ»

''بنی اسرائیل کی حکومت ان کے انبیاء علیہم السلام چلاتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوجاتی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو اس کے بعد بھیج دیتا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور کثیر تعداد میں ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ان کے بارے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے خلیفہ کی بیعت پوری کرو اور پھر یکے بعد دیگرے کی۔''

(صحيح البخاري:١/٤٩١، ح٣٤٥٥ وصحيح مسلم: ٢/١٢٦، ح:١٨٤٢۔ مسند أحمد: ٥/٢٧٨ ، مصنف ابن أبي شيبة: ١١/٤٥٨)

② «عَنْ جُبَيرِ بنِ مُطعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِي خَمسَةُ أَسمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَحمَدُ وَأَنَا المَاحِي الَّذِي يَمحُو اللّٰهُ بِيَ الكُفرَ وَأَنَا الحَاشِرُ الَّذِي يُحشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَأَنَا العَاقِبُ الَّذِي لَيسَ بَعدَهُ نَبِيٌّ»

''سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ میرے ذریعے سے کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے بعد اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

(صحيح البخاري:١/٥٠١، ح:٢٥٣٢ وصحيح مسلم: ٢/٢٦١، ح:٢٣٥٤ ومسند أحمد: ٤/٨١، ح:١٦٦٤٨، الموسوعة الحديثية: ٢٧/٣١٢)

③ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُم يَزعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعدِي»

''اور بے شک میری امت میں تیس بڑے بڑے جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(سنن أبي داود:٢/٢٨٨، ح:٤٢٥٢جامع الترمذي:٢٢١٩ وسنده صحيح)

④ «عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَنَا قَائِدُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ»

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ بات میں از راہ فخر نہیں کہتا۔ میں خاتم النبیین ہوں اور یہ از راہ فخر نہیں کہتا اور سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور میں یہ بات از راہ فخر نہیں کہتا۔''

(مسند دارمی: ۱/۱۹۷ ح۵۰ مطبوعہ ریاض دلائل النبوۃ: ۵/۴۸۰ المعجم الأوسط للطبرانی: ۱/۱۴۲ ح۱۷۲، مجمع الزوائد: ۲۵۴۸ سندہ صحیح)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے اب اور قیامت کے لیے یہ اعزازات وانعامات مرحمت فرمائے اور وعدہ فرمایا مگر مجھے ان میں سے کسی پر بھی تکبر اور فخر نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص عطیات ہیں۔

⑤«عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ»

(صحیح بخاری: ۱/۵۰۱ ح۳۵۳۴ صحیح مسلم: ۲۲۸۷)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی گھر بنایا، اسے خوب آراستہ وپیراستہ کر کے مکمل کر دیا، صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہونا شروع ہوئے اور تعجب کرنے اور کہنے لگے: اگر یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ رہتی تو کیسا اچھا ہوتا۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

«فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ»

''پس وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔''

(صحیح البخاری، حدیث: ۳۵۳۵)

اور صحیح مسلم کے الفاظ ہیں:

«جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ عليهم السلام»

''میں نے آ کر انبیاء علیہم السلام (کے سلسلے) کو ختم کر دیا۔''

(صحیح مسلم، حدیث: ۲۲۸۷)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قصر نبوت مکمل ہو چکا ہے۔ اب کسی قسم کی اینٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

⑥«عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ: فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَى النَّاسِ قَالَ: وَلٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ»

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ تو میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں پر بہت گراں گزری تو آپ نے فرمایا: لیکن مبشرات ہوں گی۔ انہوں نے کہا: مبشرات کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کا خواب اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔''

(مسند احمد: ۳/۲۶۷ مستدرک الحاکم: ۴/۳۹۱ وسندہ صحیح ترمذی: ۲۲۷۲، اتحاف المھرۃ: ۲/۳۲۹، ۳۳۰)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبوت اور رسالت دونوں ختم ہو گئی ہیں۔ اب قیامت تک نہ تو کوئی رسول آ سکتا ہے اور نہ کوئی نبی ہی آ سکتا ہے۔

ان تمام احادیث میں اثباتِ ختم نبوت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اب جس کے دل میں ایمان کا جز ہے تو وہ ان احادیث رسول ﷺ کو پڑھ کر مرزائیت سے تائب ہو جائے گا۔ اگر ایمان نہیں تو پھر جتنے مرضی دلائل پیش کر دیں، وہ بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہیں۔ اللہ مجھے اور تمام اہل حق کو عقیدۂ ختم نبوت پر زندہ رکھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② ختم نبوت اور حدیث

عبداللہ ناصر مدنی حفظہ اللہ

⑦ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طُهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ»

''مجھے چھ چیزوں کے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت بخشی گئی ہے۔① مجھے جوامع الکلم (جامع کلمات) عطا کیے گئے ہیں② اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے③ اور میرے لیے غنیمتوں کو حلال کیا گیا ہے④ اور میرے لیے زمین کو پاک کرنے والی اور مسجد بنایا گیا ہے⑤ اور مجھے ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے ⑥ اور میرے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب ومواضع الصلاۃ، حدیث:۵۲۳)

⑧ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ شفاعت میں ہے کہ جب روزِ قیامت میدانِ حشر میں لوگ ناقابل برداشت تکلیف اور غم میں مبتلا ہوں گے تو مختلف انبیاء علیہم السلام کے پاس بارگاہِ الٰہی میں شفاعت کرنے کی درخواست لے کر جائیں گے لیکن کوئی نبی بھی شفاعت کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ اور اپنے بعد والے نبی کی طرف انہیں بھیج دے گا حتیٰ کہ بالآخر لوگ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے:

«يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ!»

''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اللہ کے (برحق) رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں، آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجیے، ہم جس پریشانی میں ہیں، آپ اس کی طرف کیوں نہیں دیکھتے!''

(صحیح البخاری، التفسیر، باب ﴿ذریۃ من حملنا مع نوح.....﴾ حدیث:۴۷۱۲، صحیح مسلم، الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ، حدیث:۱۹۴)

⑨ ابونُجیح عِرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ»

''بیشک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ آدم علیہ السلام کا خمیر زمین پر پڑا ہوا تھا۔''

مطلب یہ کہ ابھی آدم علیہ السلام کی تخلیق بھی نہ ہوئی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا۔

(مسند احمد: ۱۲۷/۴)

⑩ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ»

''پس بلاشبہ میں تمام انبیاء علیہم السلام میں سے آخری نبی ہوں اور بے شک میری مسجد سب مساجد میں آخری ہے۔''

(صحیح مسلم، الحج، باب فضل الصلاۃ مسجدي و المدینہ، حدیث:۱۳۹۴)

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی تعمیر کردہ اور ان کی طرف منسوب مساجد میں سے آپ کی مسجد (مسجد نبوی) سب سے آخری مسجد ہے، اس لیے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں آئے گا جو کوئی مسجد تعمیر کر سکے اور وہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف منسوب ہو۔

⑪ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ »

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔''

(جامع الترمذی ، المناقب باب قوله صلی اللہ علیہ وسلم [لو كان نبی بعدی .....] حدیث :٣٦٨٦)

لیکن میرے بعد کوئی نبی ہی نہیں ہے، اس لیے عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی نہیں بنے۔

⑫ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

« أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوسىٰ ، اِلَّا أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي »

''تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(صحیح مسلم ، فضائل الصحابة ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حدیث: ٢٤٠٤)

⑬ ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے:

« اِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ »

''بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔''

(كتاب السُّنَّةِ لابن ابی عاصم ، حدیث:١٠٦١ وسلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی ، حدیث:٣٢٣٣)

⑭ عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کتاب دیکھی جس میں تورات کے کچھ حصے تھے تو اس موقع پر فرمایا:

«لَوْ نَزَلَ مُوسىٰ فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ اَنَا حَظُّكُمْ مِّنَ النَّبِيِّنَ وَأَنْتُمْ حَظِّي مِنَ الْأُمَمِ »

''اگر موسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے ، نبیوں میں سے میں تمہارا نصیب ہوں اور امتوں میں سے تم میرا نصیب ہو۔''

عقیدہ ختم نبوت ہمارے دین اسلام کی بنیاد ہے۔ اگر اس عقیدے میں ذرا سی بھی کمی بیشی آ جائے تو مسلمان اپنے قیمتی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

اور امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

(شعب الایمان للبیهقی : ٣٠٧/٤، حدیث:٥٢٠١ ، و صحیح الجامع الصغیر للالبانی حدیث:٥٣٠٨)

⑮ اسی طرح جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

«وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ مُوسىٰ كَانَ حَيًّا مَّاوَسِعَهٗ اِلَّا أَنْ يَّتَّبِعَنِي»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری ہی اتباع کرنی پڑتی۔''

(مسند احمد:٣٨٧/٣، وارواء الغلیل :٣٤/٦ ، حدیث:١٥٨٩)

⑯ سہل بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمارہے تھے:

«بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا »

''مجھے قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہے۔''

(صحیح البخاری، التفسیر ، سورة والنازعات، باب (١) حدیث:٤٩٣٦، و صحیح مسلم ..... ، حدیث :٢٩٥١، واللفظ له)

اس حدیث سے بھی واضح ہوتا ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ ختم نبوت اور حدیث

علامہ غلام مصطفیٰ امن پوری حفظہ اللہ

⑰ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

« كان رسول الله ﷺ يسمي لنا نفسه أسماء فقال: أنا محمد واحمد ، والمقفى ، والحاشر ونبي التوبة ونبي الرحمة »

''رسول اللہ ﷺ خود ہمیں اپنے اسمائے گرامی بتایا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں اَحمد ہوں، میں مقفی ہوں (سب سے پیچھے آنے والا، جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو)، میں حاشر ہوں، نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں۔''

(صحيح مسلم :١٣٥٥/١٢٦)

⑱ نافع بن جبیر، عبدالملک بن مروان کے پاس گئے، کہنے لگے: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی شمار کر سکتے ہیں جو سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ شمار کیا کرتے تھے؟ عبدالملک بن مروان کہنے لگے: ہاں وہ چھ نام ہیں: ① محمد ② اَحمد ③ خاتم (سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والا) ④ حاشر (جس کے بعد حشر برپا ہوگا) ⑤ عاقب (جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو) ⑥ ماح۔

حاشر کا مطلب ہے قیامت تک جس کو مبعوث کیا گیا ہو جو اس سے پہلے پہلے عذاب شدید سے ڈرائے۔

عاقب کا مطلب ہے جو تمام نبیوں کے بعد آئے، ماح کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ جس کے طفیل اس کے پیروکاروں کی خطائیں معاف فرمائے۔

(مستدرك الحاكم :٤/٢٧٣ وسنده صحيح)

امام حاکم نے اس حدیث کو بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا، حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

⑲ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں مدفون ہوتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا:

« يا صاحب رسول ﷺ! أيدفن رسول الله ﷺ ؟ قال نعم ، قالوا أين ؟ قال : في المكان الذي قبض فيه روحه، فإن الله لم يقبض روحه إلافي مكان طيب فعلموا أنّهٗ قد صدق ..... »

'' اے رسول ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ کو دفن کیا جائے گا؟ آپ نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا: کہاں؟ آپ نے فرمایا: ''جس جگہ آپ ﷺ کی روح قبض کی گئی، (یقیناً) اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح پاکیزہ جگہ قبض کی ہے۔'' صحابہ کو یقین ہو گیا کہ آپ سچ فرما رہے ہیں۔''

(مسند عبد بن حميد : ٣٦٥ ،السنن الكبرىٰ (كتاب الوفاة) للنسائي:٤٢ ، الشمائل للترمذي : ٣٧٨، المعجم الكبير للطبراني: ٧/٦٥، دلائل النبوة للبيهقي :٧/٢٥٩، وسنده حسن)

حافظ ہیثمی کہتے ہیں «ورجاله ثقات » ''اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔'' (مجمع الزوائد:٥/١٨٣)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں «اسنادهٗ صحيح لكنه موقوف » ''اس حدیث کی سند ''صحیح'' ہے لیکن یہ موقوف ہے۔''

(فتح الباري:١/٥٢٩)

اس سند کے بارے میں بوصیری کہتے ہیں« إسناد صحيحٌ ورجاله ثقات » ''یہ سند ''صحیح'' ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

(مصباح الزجاجه:١/١٤٦ ح:١٢٣٤)

یہ حدیث مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

ملحوظہ: مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ کا ختم نبوت اور حدیث کے موضوع پر تفصیلی مضمون گزشتہ شماروں میں آ چکا ہے۔ وہاں ملاحظہ کر لیں۔ اور حدیث کے ضمن میں مرزائی شبہات اور ان کے جوابات بعد والے مضمون میں ملاحظہ کریں۔ اور قرآن و حدیث اور ختم نبوت کے موضوع پر مولانا تقی عثمانی حفظہ اللہ کی کتاب سے استفادہ کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث کے ضمن میں

مرزائی شبہات اور ان کے جوابات

فضیلۃ الاستاذ خاور رشید بٹ حفظہ اللہ

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور قادیانی حضرات جو لفظ خاتم کا معنی افضل کرتے ہیں وہ باطل اور فضول ہے۔اس کی کوئی بھی اصل اور بنیاد نہیں، کیونکہ لغوی امام اور مفسرین عظام اس بات کی نص بیان کرتے ہیں کہ لفظ خاتم کا معنی آخری ہے افضل نہیں۔اسی طرح مسلمانوں کے امام اور مومنوں کے نبی علیہ السلام جو کہ وحی کے ساتھ بولنے والے ہیں ،انہوں نے بھی اسی بات کو بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے ساتھ ہی نبوت اور رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔لہٰذا کسی کے لیے کوئی گنجائش ہی نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف بات کہے۔

اس کی وضاحت مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی اس عبارت میں کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تفسیر اور شرح کے بعد کسی بھی تفسیر اور شرح کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(مرزا کا اعلان مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۲۱)

(مرزا نے ایک جگہ لکھا ہے: اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے۔نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

(برکات الدعا ص ۱۰ اروحانی ص ۱۸ ج ۶) (داود ارشد)

اسی لیے قادیانی متنبی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا:

''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

(کتاب البریہ: ۱۸٤ حاشیہ روحانی خزائن ۱۳/۲۱۷۔۲۱۸)

قادیانی شبہات اور ان کا ردّ:

چنانچہ جب قادیانیوں کو کچلنے والے حقائق ملے تو وہ لفظ خاتم کی باطل تاویل کو تقویت پہنچانے کے لیے ایسی اشیاء کی طرف بھاگے جو کمزوری میں پہلی بات سے کسی طرح بھی کم نہیں۔

دلیل:

' ان رسول اللہ ﷺ قال لِعلیٍّ انا خاتم الانبیاء وانت یا علیُّ خاتم الاولیاء '

(القول الصریح ص ۱۷۳ مصنفہ نذیر احمد قادیانی)

''رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاولیاء ہو۔''

(سلسلة الضعيفة ٦٩٤)

قادیانی شبہ:

قادیانی حضرات کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ حضرت علی افضل ولی ہیں نا کہ یہ معنی کہ حضرت علی کے بعد کوئی ولی ہی نہیں۔

جواب اس روایت کی کوئی اصل نہیں بلکہ موضوع اور من گھڑت ہے، نیز اس کے علاوہ صحیح احادیث اور لغت کی کتابوں اور کتب تفاسیر سے یہ بات ثابت ہے کہ لفظ خاتم کا معنی آخری ہوتا ہے افضل نہیں۔

اسی طرح بعض قادیانی حضرات منقطع اور غیر متصل ضعیف روایت سے دلیل پکڑتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: اے میرے چچا آپ مطمئن ہو جائیں کہ آپ خاتم المہاجرین ہیں۔

(احمدیہ پاکٹ بك مصنفہ عبدالرحمن قادیانی)

قادیانی شبہ:

قادیانی کہتے ہیں کہ اس میں بھی لفظ خاتم کا معنی افضل ہے نہ کہ یہ معنی ہے کہ حضرت عباس کی ہجرت کے بعد ہجرت ہی نہیں۔

جواب: (۱) اس روایت سے دلیل پکڑنا فہم کی کمزوری، دل کے ٹیڑھا پن اور دینِ اسلام میں تحریف کی رغبت اور مسلمانوں کو صادق، امین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ ہم نے بتایا ہے کہ یہ روایت دلیل کے قابل ہے ہی نہیں کیونکہ یہ منقطع اور غیر متصل ہے (جو کہ ضعیف کی ایک قسم ہے)

یہ روایت امام زہری بلاواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں۔

(کنز العمال رقم:۳۷۳۲۶)

(۲) صحیح اور صریح دلیل سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نبوت اور رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

(۳) پیچھے ہم قادیانی متنبی کی عبارت نقل کر آئے ہیں جس میں وہ کہتا ہے کہ رسول کی تفسیر اور شرح کے بعد کسی کی بھی شرح اور تفسیر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (تبلیغ رسالت: ۱۲۱)

فرض محال اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو پھر بھی ان کی دلیل نہیں بنتی، کیونکہ فتح مکہ سے پہلے جو بھی مسلمان مکہ میں مقیم تھا اس کے لیے مدینے کی طرف ہجرت کرنا فرض اور واجب تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ فتح ہونے سے تھوڑا سا پہلے ہی مسلمان ہوئے تھے اور مدینے کی طرف ہجرت کی جیسا کہ حافظ ابن حجر نے ''الاصابۃ'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے کہ حضرت عباس مکہ فتح ہونے سے چند دن پہلے مسلمان ہوئے تھے اور مدینے کی طرف ہجرت کی۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة (۲۷۱) مصنفہ حافظ ابن حجر)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ راستے ہی میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی تو ہجرت مکمل نہ ہونے پر انہوں نے افسوس ظاہر کیا۔ تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: اے میرے چچا! آپ مطمئن ہو جائیں آپ ''خاتم المہاجرین'' ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فتح مکہ کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے فرمائی جیسا کہ ''مجاشع بن مسعود سلمی'' اور ان کے بھائی ''مجالد بن مسعود سلمی'' ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن اسلام پر بیعت ہے۔

(بخاری، کتاب الجهاد، باب لاهجرة بعد الفتح ص ۴۳۳، حدیث: ۳۰۷۸)

چنانچہ اس اعتبار سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ سے ہجرت کرنے والوں میں سے آخری مہاجر ہوئے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس روایت سے لفظ ''خاتم'' کا معنی افضل ثابت نہیں ہوتا۔ اس کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ ''خاتم المہاجرین'' کا معنی افضل المہاجرین کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین لازم آتی ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مہاجر ہی تھے۔ تو پھر نعوذ باللہ یہ ماننا پڑے گا کہ حضرت عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔ تو لامحالہ اس سے بچنے کے لیے یہاں پر لفظ خاتم کا معنی آخری کرنا پڑے گا۔

«قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی»

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تو مجھ سے ایسے ہی ہے جیسے ہارون موسیٰ سے مگر میرے بعد نبی نہیں۔''

(بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب علی ص ۵۲۶، حدیث: ۳۷۰۶)

یہ حدیث واضح طور پر اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ لفظ خاتم کا معنی آخری ہے کیونکہ نبی علیہ السلام نے اپنے بعد نبوت کی نفی کر دی ہے۔

شعراء کے کلام سے قادیانی شبہ اور اس کا ردّ:

بعض شعراء کی کلام سے قادیانیوں نے دلیل پکڑی ہے کہ انہوں نے لفظ خاتم کو افضل کے معنی میں استعمال کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کی یہ دلیل بنتی ہی نہیں۔مثلاً حسن بن وہب نے ابوتمام الطائی مؤلف ''دیوان حماسہ'' کی وفات پر افسوس کرتے ہوئے شعر پڑھا:

فجع القریض خاتم الشعراء

وغدیرورو ضتها حبیب الطائی

''شاعری کو بہت رنج پہنچا ہے خاتم الشعراء (یعنی ابوتمام) حبیب الطائی جو کہ شاعری کے چمن کا حوض تھا، (کی وفات) سے۔''

قادیانیوں کے بقول اس شعر میں خاتم الشعراء کا معنی افضل الشعراء ہے نہ کہ آخری شاعر، کیونکہ شعراء تو ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔

(القول الصریح / احمدیه پاکٹ بك ص ۲۸۳، ۲۸۴)

(۱) کیا اس شعر کا یہ معنی ہے کہ ابوتمام اپنے سے پہلے جملہ شعراء سے افضل اور اعلیٰ ہے؟ نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی قائل ہے۔حتیٰ کہ حسن بن وہب جس نے یہ شعر کہا، اس کا بھی یہ ذہن نہیں کہ ابوتمام سب عربی شعراء سے افضل ہے۔بلکہ اس شعر کا معنی یہ ہے کہ اس طرز کے شعراء میں سے ابوتمام آخری شاعر ہے اور یہی حسن بن وھب کا مقصود ہے۔تو اس معنی سے معلوم ہوا کہ یہ شعر قادیانی مذہب کے حق میں نہیں بلکہ ان کے خلاف دلیل ہے۔

(۲) اگر خاتم الشعراء کا معنی افضل الشعراء کریں (یعنی سب شاعروں سے افضل اور اعلیٰ) تو یہ لازم آئے گا کہ رسول اللہ ﷺ کے شاعر اور جلیل القدر صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی افضل اور اعلیٰ ہے۔تو کوئی بھی مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔اس لیے لامحالہ اس کا وہی معنی کرنا پڑے گا جو اوپر بیان ہوا ہے۔

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی بھی شاعر تھا جیسا کہ اس کی شاعری کا مجموعہ ''درثمین'' اس بات کی واضح دلیل ہے۔تو اگر خاتم الشعراء کا معنی افضل الشعراء کریں تو کیا کوئی قادیانی یہ ماننے کے لیے تیار ہے کہ ابوتمام مرزا غلام احمد سے بھی افضل ہے؟ ہرگز کوئی بھی قادیانی یہ بات تسلیم نہیں کرے گا، تو معلوم ہوا کہ اس شعر کا مطلب وہ صحیح ہے جو اوپر بیان ہوا ہے۔

(۴) کلام اللہ کے معنی کی تخصیص کرنے کے لیے لوگوں کا کلام حجت نہیں بلکہ قرآن کے معنی کی تخصیص کے لیے قرآن اور حدیث کی طرف رجوع کیا جائے گا، پھر صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین اور مفسّرین کے اقوال کی طرف رجوع ہوگا۔اور اس جگہ جو شاعر کا قول ذکر کیا گیا ہے وہ کوئی نص نہیں بلکہ محتمل شئ ہے۔

(۵) قادیانی حضرات جب لوگوں کے کلام کو حجت جانتے ہیں تو ان کے لیے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے متنبّی کے کلام کو حجّت مانیں۔

ان کا متنبّی غلام احمد قادیانی اپنے کلام میں لفظ خاتم کو آخری کے معنی میں استعمال کرتا ہے نہ کہ افضل کے معنی میں۔اپنی پیدائش کے متعلق بتاتا ہے کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔اور پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی تھی اور اس کے بعد میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا۔اور میں ان کے ہاں خاتم اولاد تھا۔

(تریاق القلوب ص ۱۵۷ / روحانی جلد ۱۵ ص ۴۷۹)

قادیانیوں کے لیے یہ عبارت دلیل ہے یا کہ حسن بن وہب کا کلام قادیانی متنبّی ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے ''بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ ہے۔''

(خاتمه نصرة الحق ضمیمه براهین احمدیه حصه ۵ / روحانی خزائن ۲۱/۴۱۲)

کوئی بھی قادیانی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ کہے اس جگہ خاتم کا معنی افضل ہے آخری نہیں۔کیونکہ ان کے متنبّی نے دوسری جگہ وضاحت کردی ہے کہ موسیٰ کے بعد سب کے سب نبی شریعت موسوی کے حامی اور خادم وغیرہ تھے۔ (شهادت القرآن ص ۲۶)

(آج کل قادیانی مربی اپنے نوجوانوں کو کہتے ہیں کہ عربی میں خاتم کا لفظ ہو اور اس کے بعد جمع کا صیغہ ہو اور اس کا معنی آخری ہو، مسلمان یہ نہیں دکھا سکتے۔مربیوں کو چاہیے پہلے اپنے گھر کی خبر تو لے لیں۔(فاروقی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور قادیانی شبہ:

قادیانی لفظ خاتم کا معنی ''مہر'' بھی کرتے ہیں، یعنی رسول اللہ ﷺ لوگوں کو مہر لگاتے ہیں اور آپ ﷺ کی مہر کی وجہ سے نبی ہوں گے۔

جواب:

یہ ایسا کمزور اور ردی کلام ہے کہ عرب اس کو جانتے ہی نہیں۔اگر لفظ خاتم کا معنی مہر مان لیا جائے تو خاتم المہاجرین کا یہ معنی ہوگا کہ ان کی مہر کی وجہ سے اب لوگ مہاجر بن سکتے ہیں۔اور خاتم المجتہدین کا معنی ہوگا کہ ان کی مہر کی وجہ سے لوگ مجتہد بن سکتے ہیں وگرنہ نہیں۔یہ ایک ایسا کلام ہے کہ اہل عرب نے اس کو سنا بھی نہیں اور نہ ہی ان کی کسی لغت میں اور نہ ہی دنیا کی کسی دوسری لغت میں اس کا وجود ہے۔

ان کا یہ معنی تسلیم کرنے کی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارت کہ ''میں اپنے والدین کے ہاں خاتم الاولاد تھا۔''

(تریاق القلوب ص ۱۵۷)

قادیانیوں کے مطابق اس کا یہ معنیٰ ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے والدین کی اولاد کو مہر لگاتا رہا ہے تاکہ وہ ان کہ اولاد بن سکیں۔کیا قادیانی حضرات اس قسم کی بیوقوفی کے ساتھ اپنے کذاب متنبّی کی نبوت ثابت کر کے اور مسلمانوں کو کھلا دھوکہ دیتے ہیں؟

مولانا حفظ الرحمان رحمہ اللہ سیوھاروی لکھتے ہیں:

حق اللہ تعالیٰ کی جانب سے ''خاتم النّبیین'' کا جو منصب جلیل ذات اقدس ﷺ کو عطا ہوا ہے عقل ونقل دونوں اعتبار سے ایک اور صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ محمد ﷺ آخر الانبیاء و الرسل ہیں اور نبوت ورسالت کا سلسلہ آپ ﷺ پر پہنچ کر ختم ہوگیا۔

تاج العروس میں ہے:

(و) الخاتم (من كل شيء عاقبتهٗ وأخرته كخاتمته والخاتم وأخر القوم كالخاتم) ومنه قوله تعالىٰ وخاتم النبيّن اى آخرهم الخ

(فصل الخاء من باب المیم ۲۶۷/۸)

علامہ ابن منظور افریقی فرماتے ہیں کہ:

ختام القوم وخاتِمهم وخاتَمهم أخرهم عن اللحيانى و محمد خاتم الانبياء (التهذيب) والخاتِم والخاتم من اسماء النبى وفى التنزيل العزيز ﴿ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾ (اى اخرهم، یعنی ختام القوم اور خاتم القوم (بالکسر) اور خاتم القوم (بالفتح) تینوں کے معنی قوم کا آخری شخص ہے اور تہذیب میں ہے کہ محمد ﷺ انبیاء کے خاتم ہیں اور خاتم (بالکسر) اور خاتم (بالفتح) دونوں نبی علیہ السلام کے نام ہیں اور قرآن میں ﴿ما كان محمد ابا احد من رجالكم﴾ (الآیۃ) سو اس آیت میں خاتم النّبیین کے معنی آخری نبی کے ہیں لسان العرب ۱۶۴/۱۲)

تاج العروس کے علاوہ تمام معتبر اور مشہور عربی لغات ناطق ہیں کہ ''خاتم'' بفتحہ تا ہو یا بکسرہ تا اسکے حقیقی معنی ''آخری'' ہیں۔اور جب کسی شخصیت کے لیے بولا جائے تو ''آخر القوم'' مراد ہوتے ہیں۔ اس لیے آخر الانبیاء والرسل ہونا نبی ﷺ کی وہ خصوصیت ہے جس میں دوسرا کوئی شریک وسہیم نہیں۔

یہ درست ہے کہ خاتم بمعنی ''مہر'' بھی حقیقی معنی میں ہے۔اور یہی نہیں اس لفظ کے ان دونوں کے ماسوا چند اور حقیقی معانی بھی ہیں۔ لیکن اطلاقات ہی اس کو ظاہر کر سکتے ہیں کہ ان حقیقی معنی میں سے کون سے معنی برمحل ہیں؟ مثلاً جب آپ ہاتھ میں انگشتری پہنے ہوئے ہوں اور اس پر آپ کا نام کندہ ہو اس وقت اگر کہا جائے کہ ''خاتمک فی الملک'' تو اس وقت خاتم بمعنی ''مہر'' حقیقی معنی ہوں گے۔لیکن اس لفظ خاتم کو اگر کسی انسان پر اطلاق کریں تو اس وقت خاتم بمعنی ''آخر'' حقیقی معنی ہوں گے۔اور خاتم القوم یا خاتم الانبیاء تب ہی صحیح ہے جب کہ آنے والا شخص قوم کا آخری فرد یا نبیوں کا آخری نبی ہو۔اور اس حقیقی اطلاق کی موجودگی میں مجازی معنی تب ہی قابل اعتناء ہوں گے کہ یا تو حقیقی معنی اس مقام پر ناممکن الاستعمال ہوں۔یا مجازی معنی حقیقی معنی سے مغائر ومتضاد نہ ہوں، بلکہ اس کے ساتھ پوری مطابقت رکھتے ہوں۔

تب یہ بات واضح اور ہے کہ اگر کوئی شخص بلاغت قرآن اور اعجاز نظم قرآنی کے خلاف بلکہ عربیت کے عام اصول کے خلاف آیت کریمہ ''خاتم النّبیین'' میں خاتم کے حقیقی معنی ترک کر کے بلحاظ اطلاق مجازی معنی ''مہر'' کے لیتا ہے تب بھی مجازی معنی اور مفہوم وہی صحیح اور لائق توجہ ہو سکتے ہیں جو حقیقی معنی ''آخر'' سے متباین اور متخالف نہ ہوں۔اور نبیوں کی مہر کا یہ مطلب ہوگا کہ جس طرح کسی تحریر یا کسی شئے کے ختم ہونے پر افسانے کی گنجائش باقی نہیں رہی، اسی طرح نبی ﷺ انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے سلسلہ مبارکہ کے لیے ''مہر'' ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد اب فہرست انبیاء ورسل میں کسی اضافہ کی گنجائش نہیں رہی اور اس سلسلہ پر مہر لگ گئی۔جس طرح کاغذ یا لفافہ پر مہر ثبوت ہے اس امر کا کہ اب اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد کسی مضمون یا لفظ یا جملہ کی توقع عبث ہے اسی طرح انبیاء کی مہر اس کے لیے کھلی دلیل ہے کہ اب کسی اضافہ کی توقع محال ہے پس ''مہر'' کے اطلاق مجاز کے اس مفہوم کو چھوڑ کر اگر کسی خاص مزعومہ کی بنا پر یہ معنی مراد ہوں کہ نبی ﷺ نبیوں کے لیے مہر ہیں جس طرح کوئی کاغذ یا تحریر جب ہی مستند ہوتی ہے کہ اس پر ذمہ دار شخصیت کی مہر ثبت ہو۔اس طرح کوئی نبی یا رسول نہیں بن سکتا جب تک آپ ﷺ اس کے لیے مہر تصدیق نہ بن جائیں تو یہ مراد دو وجہ سے باطل ہے: اول اس لیے کہ یہ مفہوم حقیقی معنی ''آخر'' کے متضاد و متباین ہے۔

دوئم! اس لیے کہ ہزاروں انبیاء علیہم السلام جو رحمت عالم ﷺ کے زمانہ بعثت سے قبل اس کائنات ارضی پر مبعوث ہو چکے۔اپنی اپنی امت کے زمانے میں ان کی نبوت غیر مستند اور نا قابل قبول قرار پائے گی، اس لیے کہ ان کی نبوت کی تصدیق کنندہ ''مہر'' ان کی بعثت سے ہزاروں یا سینکڑوں برس کے بعد آئی جبکہ وہ اپنے فرض منصبی سے عہد برآ ہو چکے تو اب یہ تصدیق بے سود و بے فائدہ ٹھہری۔

اور اگر یہ مراد ہے کہ آپ ﷺ کے بعد جو نبی آئیں گے ان کے لیے آپ ﷺ ''مہر'' ہیں تو یہ ترجیح بلا مرجح ہے کیوں کہ ہزاروں لاکھوں انبیاء و رسل کے لیے تو مہر نہ بنے اور بعد میں آنے والوں کے لیے ''مہر'' قرار پائے؟ اور اگر یہ مطلب ہے کہ (آپ) ﷺ اگلوں اور پچھلوں سب ہی انبیاء و رسل کے لیے مہر تصدیق ہیں تب بھی اگلوں کے لیے مہر ہونا بے کار رہا کہ ان کا وقت نبوت گزر جانے کے بعد مہر تصدیق پہنچی۔

علاوہ ازیں یہ احتمالات خود ساختہ اور وضعی ہیں اور کسی ایک احتمال کے یقینی ہونے کی بھی قرآن میں صراحت موجود نہیں ہے۔تو پھر حقیقی اطلاق کو ترک اور حقیقی کے مطابق مجازی مفہوم سے روگردانی کے بعد ایسے احتمالات جو حقیقی مفہوم کا حق نہ ادا کرتے ہوں، باطل نہیں تو اور کیا ہیں؟

(احتساب قادیانیت ۱۳/ص ۱۲۲، ۱۲۳)

ایک اور تاویل:

خاتم النّبیین کے متعلق قادیانیوں کی تیسری تاویل یہ ہے کہ ''النّبیین'' سے صاحب شریعت نبی مراد ہیں، یعنی آنحضرت ﷺ صرف شریعت والے انبیاء کو ختم کرتے ہیں۔(احمدیہ پاکٹ بک ص ۲۸۰)

جواب:

یہ بھی باطل اور بے دلیل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو شریعت اور غیر شریعت والے انبیاء کا فرق نہیں کیا۔ بلکہ لفظ ''النّبیین'' عام اور مطلق ہے اور یہ اصول معروف و مشہور ہے کہ عام اپنے عموم پر ہی رہتا ہے۔ جب تک اسے خاص کرنے والی کوئی دلیل نہ مل جائے۔ اور مطلق اس وقت تک مقیّد نہیں ہو سکتا جب تک اسے مقید کرنے کا کوئی قرینہ نہ پایا جائے۔

چنانچہ اس جگہ ایسا کوئی قرینہ اور دلیل نہیں کہ جس سے معلوم ہو سکے کہ ''النّبیین'' سے مراد شریعت والے نبی ہیں دوسرے نہیں۔

بلکہ یہ معنی ان ثابت شدہ دلائل کے خلاف ہے جن سے یہ پتا چلتا ہے کہ اس سے مراد عام نبوت ہے، جیسا کہ دلائل گزر چکے ہیں۔مزید ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں:

« قال رسول اللّٰہ ﷺ: « کانت بنو اسرآئیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلف نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون الخلفاء فیکثرون »

(بخاری، کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل ص ۴۹۱، مسند احمد ۲/ص ۲۹۷)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کرام کرتے تھے۔جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تھا تو اس کے بعد کوئی اور نبی آ جاتا۔اور جان لو! میرے بعد کوئی نبی نہیں۔لیکن خلفاء خاصی تعداد میں ہوں گے۔''

وضاحت:

یہ حدیث واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ «النّبیین» سے عام نبوت مراد ہے، خواہ شریعت والی ہو یا غیر شریعت والی۔کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس حدیث میں دو چیزیں بتائی ہیں:

(۱) بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کرتے تھے جب بھی کوئی نبی وفات پاتا تو کوئی دوسرا نبی آ جاتا۔اور اس بات کا کوئی بھی قائل نہیں کہ بنی اسرائیل میں سارے کے سارے نبی الگ الگ شریعت والے تھے، حتیٰ کہ خود قادیانی لوگ بھی اس کے قائل نہیں۔اس کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ '' لانبی بعدی'' کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ہر قسم کی نبوت کی نفی کر دی ہے۔

(۲) آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد خلفاء ہوں گے۔یہ بات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل صراحت کے ساتھ بتاتی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں کیونکہ اگر کوئی نبی آنا ممکن ہوتا تو آپ ﷺ خلفاء کا ذکر نہ کرتے بلکہ آپ ﷺ فرماتے کہ میرے بعد بھی میری امت کی نگہداشت کے لیے انبیاء ہوں گے۔

(خود مرزا نے کہا ہے کہ ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے، البدر ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۰۲ بحوالہ ملفوظات مرزا ص ۲۵٤ ج ۳ طبع جدید (واودارشد)

''سیکون الخلفاء پر'' قادیانی شبہ:

اس سے مراد آپ ﷺ کے بعد زمانہ قریب مراد ہے، جیسا کہ لفظ ''س'' سے ظاہر ہے جو کہ مستقبل قریب کے لیے آتا ہے، یعنی معنی یہ ہوگا کہ میرے معاً بعد خلفاء ہوں گے اور معاً بعد نبی نہیں ہوں گے۔

(احمدیہ پاکٹ بک ص ۳۱۱)

جواب: (۱) لفظ ''س'' اس جگہ تحقیق کے لیے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾

''یقیناً قیامت کے دن ان پر اپنی کنجوسی کی بنا پر طوق ڈالے جائیں گے۔'' [آلِ عمران ۳:۱۸۰]

(۲) لفظ ''س'' لا نبی بعدی پر نہیں بلکہ سیکون الخلفاء پر ہے۔

قادیانیوں سے سوال:

﴿وَ لَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا﴾ [آلِ عمران ۳:۸۰]

''اور وہ (اللہ) تمہیں حکم نہیں دیتا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو رب بناؤ۔''

کیا قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شریعت والے انبیاء کو رب بنانے کا حکم نہیں دے رہا۔ اور غیر تشریعی نبیوں کو رب بنانے میں کوئی حرج نہیں؟ (کیونکہ اس آیت میں بھی لفظ النّبیین آیا ہے)

﴿وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ﴾ [البقرہ ۲:۱۷۷]

''لیکن نیک وہ شخص ہے جو اللہ پر، اور آخرت کے دن پر، اور فرشتوں اور کتاب پر اور نبیوں پر ایمان لایا۔''

اس آیت کا کیا یہ معنی ہے کہ غیر تشریعی نبیوں پر ایمان نہ لانا جائز ہے؟

دلیل:

﴿قال علیه السلام سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی اللّٰه وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی وفی روایة لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون دجالون کلهم یزعم انه رسول اللّٰه فانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی﴾

(صحیح ابوداؤد رقم ٤٢٥٢/ ترمذی ٢٢١٩، مسند احمد ٢/٢٣٧)

قادیانی شبہ:

اس حدیث میں ۳۰ کذابوں کا کہا گیا ہے اور وہ تعداد مرزا سے پہلے ہی پوری ہو چکی ہے۔

جواب:

(۱) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا جواب خوب دیا ہے کہ ان سے مراد وہ کذاب ہیں جن کی شان وشوکت قائم ہوگی، کیونکہ مطلقاً مدعی نبوت تو بے شمار ہیں۔ (فتح الباری ٦ ص ٦١٧)

(۲) حدیث مبارکہ ہے:

« لیکونن قبل المسیح الدجال کذابون ثلاثون أو أکثر » (الصحیحة ٤/٢٥٠)

''لازماً مسیح دجال سے پہلے تیس یا اس سے زیادہ جھوٹے ترین شخص ظاہر ہوں گے۔'' اس حدیث سے واضح ہوا کہ جھوٹوں کا سلسلہ دجال تک جاری رہے گا۔ اور دوسرا یہ کہ ان کی تعداد تیس سے زیادہ ہوگی۔ (فاروقی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی شبہ:

اگرتم ختم نبوت کے باوجود آنحضرت ﷺ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا آنا مانتے ہوتو دروازہ نہیں کھلتا؟ اوراگر ہم کسی کا نبی بننا تسلیم کرلیں تو ختم نبوت پرزد آتی ہے؟ یہ عجیب تقسیم ہے۔

جواب:

مفسرین عظام اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

« فان قلت كيف كان آخر الانبياء وعيسىٰ ينزل فى آخر الزمان ؟ قلت معنى كونه آخر الانبياء انه لا ينبأ احدٌ بعده وعيسىٰ ممن نبى قبله»

(كشاف ٥٤٤/٣ ، بيضاوى ٢٤٧/٢ ، روح المعانى ٣٤/١٢)

یہ الفاظ کشاف کے ہیں۔ اسی طرح تفسیر ابی السعود، خازن، مدارک اور فتح البیان میں بھی ہے۔

(بحواله شهادت القرآن ١٠٥/٢-١٠٦)

''اگرتم اعتراض کرو کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی کیسے ہوئے جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نے آخر زمانے میں نازل ہونا ہے؟ تو میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ آخری نبی ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی بنایا نہیں جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام آپ سے پہلے کے نبیوں میں سے ہیں۔''

مسئلہ ہذا ایک مثال سے سمجھیں۔ مثلاً کسی آدمی کے کئی لڑکے ہیں۔ ان میں سے اگر آخری، بڑوں سے پہلے وفات پاجائے تو کیا اس کے آخری ہونے کا عہدہ چھن جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہاں البتہ اگر اس آخری کے بعد اس کے والدین کے ہاں اور بچہ پیدا ہوا تو پھر یہ عہدہ باقی نہیں رہے گا۔

اس کی وضاحت حدیث نبوی سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل کی نگہداشت ان کے انبیاء کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نبی وفات پاجاتا تو اس کی نیابت بھی نبی کرتا' وانه ليس كائن بعدى نبى فيكم ' اور یقیناً تم میں میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔'' صحابہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! تو پھر کون ہوں گے؟ فرمایا: ''خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔''

(ابن ماجه كتاب الجهاد باب الوفاء بالبيعة ص ٢٠٦، حديث :٢٨٧١)

دلیل: 'لوعاش ابراهيم لكان صدّيقا نبيا ' کی بحث:

قادیانی شبہ:

اجرائے نبوت پر قادیانی اور دوسرے لوگ جو ارتداد میں ان کے ساتھ ہیں، انہوں نے ایک روایت سے دلیل پکڑی ہے جو کہ بعض کتب احادیث میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لوعاش ابراهيم لكان صدّيقا نبيا»

(القول الصريح واحمديه پاكٹ بک ص ٢٦٧)

''اگر ابراہیم (آپ ﷺ کا بیٹا) زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔''

جواب:

یہ شبہ کئی وجوہات سے غلط ہے۔ اجرائے نبوت پر یہ لوگ اسی روایت کے اردگرد ہی گھومتے ہیں اس لیے ہم اس کا جواب مفصل ذکر کرتے ہیں۔

(۱) یہ حدیث صحیح نہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی وضاحت کی ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن عثمان راوی ہے اور یہ بالاتفاق ضعیف ہے۔ شعبہ نے اس کے متعلق کہا کہ یہ جھوٹا ہے۔ امام احمد نے اسے ضعیف کہا ہے۔ ابن معین نے کہا ہے کہ یہ ثقہ نہیں اور امام نسائی نے اسے متروک کہا ہے۔ (ميزان الاعتدال ٤٨:١)

اسی وجہ سے یہ روایت قابل حجت نہیں۔

(مولوی محمد علی لاہوری مرزا محمود کو مخاطب کرتے ہوئے اس روایت کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''اتنا تو میاں (محمود) صاحب کو مسلّم ہے کہ یہ فرض کے طور پر ہے، ﴿قل انى اخاف ان عصيت ربى عذاب يوم عظيم﴾ تو کیا قرآن میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہے ''کہہ دے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں'' تو کیا میاں صاحب کے نزدیک رسول کریم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا ہی ممکن تھا۔

﴿لئن اشركت ليحبطن عملك﴾ اگر تو شرک کرے تو تیرا عمل حبط ہو جائے۔ تو کیا آنحضرت ﷺ کا شرک کرنا بھی ممکن تھا۔ ﴿ان كان للرحمن ولد فانا اول العابدين﴾ اگر رحمٰن کا بیٹا ہوتا..... تو خدا کا بیٹا ہونا بھی ممکن ہے۔ اور سب سے بڑھ کر، ﴿لو كان فيهما آلهة الا الله لفسدتا.....﴾ اگر (زمین و آسمان) دونوں میں سوائے اللہ کے معبود ہوتے تو ان کا نظام بگڑ جاتا، تو کیا اور خدا ہونے بھی ممکن ہیں؟ اس حدیث کے الفاظ اس آیت کے مطابق ہیں۔ تو جیسے آیت میں بتایا کہ جس طرح فساد کا ہونا ناممکن ہے اسی طرح خود ابراہیم کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زندہ رہنا ناممکن تھا۔میاں صاحب اتنا ہی غور کر لیتے کہ یہ آنحضرت ﷺ نے اس وقت فرمایا جبکہ ابراہیم فوت ہو چکے تھے۔اگر ابراہیم کی زندگی میں ایسے لفظ فرماتے تو کہا جا سکتا تھا کہ لو بمعنے اِن ومحض شرطیہ ہے لیکن جب حدیث صاف بتاتی ہے کہ ابراہیم کی وفات کے بعد آپ نے فرمایا تو اس سے خود ظاہر ہے کہ اس وقت فرمایا جب یہ ثابت ہو چکا کہ ابراہیم کا زندہ رہنا ناممکن تھا۔پس جب وہی ناممکن ہے تو لکان نبیاً خود ناممکن ہوا اور میاں صاحب نے محض مطلب نکالنے کے لیے ''لو'' شرط کے لیے قرار دیا ہے۔حالانکہ ''لو'' امتناع کے لیے بھی آتا ہے۔آخری نبی ص ۱۴، ۱۸، ملخصاً)

(۲) اگر ہم اس روایت کو صحیح مان بھی لیں تو پھر بھی یہ ختم نبوت کو نہیں کیونکہ اس وقت یہ معنی ہوگا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو اس نے نبی بننا تھا لیکن وہ فوت ہی اس وجہ سے ہوا کہ محمد ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی تھی اور یہی بات ننھے ابراہیم کی زندگی کو مانع تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

« لو يبقى ابراهيم لكان نبيا ولكن لم يكن ليبقى لان فيكم آخر الانبياء »

(تاريخ الكبير لابن عساكر ۱ص۴۹۲ بحواله قادياني شبهات ۱ص۱۵۶)

''اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا لیکن وہ زندہ نہ رہا کیونکہ تم میں آخری نبی (یعنی حضرت محمد ﷺ) موجود ہیں۔''

(فتح الباری ۱۰/۵۷۹)

اس بات کی تائید وہ روایت کرتی ہے جو بخاری اور ابن ماجہ اور دیگر نے ابن ابی اَوفیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔فرمایا:

« مات ابراهيم وهو صغير ولو قضى أن يكون بعده نبي لعاش ابنه ولكن لا نبي بعده »

(بخاری کتاب الادب باب من سمی باسماء الانبیاء ۲ص۹۱۴/ ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰة علی ابن رسول الله ص۱۰۸ / مسند احمد ۴/۳۵۳)

''نبی علیہ السلام کے بیٹے ابراہیم بچپن ہی میں فوت ہوگئے۔اگر یہ فیصلہ ہوتا کہ نبی علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تو آپ ﷺ کا بیٹا زندہ رہتا لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اس کے تحت حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

ومثل هذا لايقال بالرأي (فتح الباری ۱۰:۵۷۸)

''اس طرح کی بات محض رائے سے نہیں کی جاتی۔''یعنی حافظ صاحب نے اسے مرفوع حکمی بنایا ہے۔

(۳) اس حدیث میں لفظ ''لـــو'' شرطیہ ہے اور قضیہ شرطیہ میں مقدم کا وقوع لازمی نہیں ہوتا۔پھر یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرح ہے کہ:

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾

[الانبیاء ۲۱:۲۲]

''اگر زمین وآسمان میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کچھ اور معبود ہوتے تو یہ دونوں (زمین وآسمان) میں فساد واقع ہو جاتا۔''

''فيكم النبوة'' کی بحث:

« قال رسول الله ﷺ لعباس فيكم النبوة و الخلافة » (كنز العمال / حج الكرامة)

''نبی علیہ السلام نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت اور خلافت ہے۔''

جواب:

(۱) یہ روایت بھی ضعیف بلکہ موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد عامر راوی ہے جو کہ بالاتفاق ضعیف ہے۔

(۲) اگر یہ روایت فرض محال صحیح ثابت بھی ہو جائے تو اس کا یہ معنی ہوگا کہ نبی علیہ السلام نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کو خبر دی ہے کہ بنی ہاشم یعنی تمہارے خاندان میں سے نبی آیا ہے اور ایسے ہی خلفاء اور بادشاہ بھی تم میں سے ہوں گے۔اس روایت کا یہی صحیح معنی ہے۔اس میں نبی علیہ السلام کے بعد اجرائے نبوت پر کوئی دلیل نہیں۔

(۳) تیسرے نمبر پر اس کا جواب یہ ہے کہ اس روایت سے جو معنی مراد لیا گیا ہے واقعات اسے جھٹلاتے ہیں کیونکہ عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔اور مرزا غلام احمد قادیانی تو مغل برلاس تھا۔اگرچہ مرزا اور بعد والوں نے مرزا کے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہونے کی ناکام کوشش کی ہے۔

لفظ ''بعد'' کی بحث:

قادیانی شبہ:

بعد بمعنی ''غیر'' ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب :

یہ معنیٰ بھی صرف گمراہ کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔وگرنہ عربی لغت کی کتابوں میں سے کسی بھی کتاب میں بعد کا معنیٰ ''غیر'' نہیں لکھا ہوا۔لفظ ''بعد'' بمعنیٰ ''غیر'' کے لیے ان کی دلیل اللہ کا یہ قول ہے:

﴿فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ﴾ [الجاثیہ ٤٥:٦]

''اس آیت میں لفظ بعد ''غیر'' کے معنی میں مستعمل ہے۔'' یہ بات بھی ان کی جہالت اور کم علمی پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ عرب لوگ پہلے مضاف الیہ کو اکثر حذف کرتے ہیں۔جس کو عربی لغت کے ساتھ تھوڑا سا بھی مَس ہے وہ اس بات کو جانتا اور پہچانتا ہے «فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ» بھی اسی قبیل سے ہے۔اس جگہ جو مضاف الیہ محذوف ہے وہ لفظ ''حدیث'' ہے یعنی عبارت «بعد حدیث اللّٰه» بنتا ہے اور اللہ کی بات سے مراد قرآن ہے۔

آیت کا معنیٰ یہ ہوگا کہ اللہ کی بات اور اس کی آیات کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟

اس معنیٰ کی وضاحت امام المفسرین ابن جریر، امام سیوطی، ابوالسعود، زمخشری اور بیضاوی وغیرھُم نے کی ہے۔ نیز اس معنیٰ کی طرف خازن اور نسفی رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے اور انہوں نے لفظ بعد کے بعد کلام اللہ کو مقدر مانا ہے اور الفاظ یہ بنائے ہیں:

«فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ كَلَامِ اللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ»

معنیٰ یہ ہوگا کہ پس یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی آیات کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟ اس قسم کی مثالیں کلام عرب میں بہت ہیں مثلاً: رسول اللہ ﷺ نے سوتے وقت دعا کی:

« انت الاخر فليس بعدك شيء »

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا کہ

«بعدك اى بعد آخريتك » (مرقاۃ ٣ص١٠٨)

''اے اللہ تو آخر ہے۔تیری آخریت کے بعد کچھ بھی نہیں۔'' اسی طرح «لا نبوة بعدى» کا معنیٰ ہے« لا نبوة بعد نبوتى » ''میری نبوت کے بعد کوئی نبوت نہیں۔''

ایک اور طریقہ سے ہم اس کا جواب دیتے ہیں۔ یہ حدیث واضح طور پر ختم نبوت پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اس کی تائید وہ احادیث کرتی ہیں جن میں بعد کا لفظ نہیں مثلاً جو حدیث گزری ہے «اِنّی آخر الانبیاء »

''میں آخری نبی ہوں'' اور « لم يبق من النبوة الا المبشرات .....»

''نبوت میں سے صرف مبشرات باقی ہیں۔'' سوال ہوا کہ مبشرات کیا ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیک خواب''

اور آپ ﷺ کا قول:

« ان الرسالة والنبوة قد انقطعت »

''یقیناً رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہیں۔''

یہ احادیث اور ان کے علاوہ دوسری روایات واضح طور پر دلالت کرتی ہیں لفظ بعد ''غیر'' اور علاوہ کے معنیٰ میں نہیں۔

(ظاہر ہے اس اشاعت میں حدیث کے متعلق مرزائی شبہات کا احاطہ تو ناممکن ہے مگر ان کے بڑے بڑے شبہات یہی ہیں۔ باقی شبہات کا بھی اندازہ لگالیں۔ادارہ)

اسی طرح مرزائی ایک اور شبہ بھی ڈالتے ہیں:

قادیانی شبہ: ''بعدی'' بمعنیٰ ''معی'':

اسی طرح مرزائی ''بعدی'' کو ''معی'' کے معنیٰ میں بھی لیتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کے بارے میں پیشین گوئی میں «يخرجان بعدى » (صحيح البخارى: ٣٦٢١) کے الفاظ ہیں لیکن یہ دونوں آپ ﷺ کی زندگی میں ظاہر ہو گئے تھے، لہٰذا« لا نبى بعدى » کا مطلب ہے' لا نبى معى » ''میرے ہوتے ہوئے کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔'' حالانکہ اسی حدیث کے باقی طرق میں یہ الفاظ بھی ہیں:« فأولتهما الكذابين اللذين أنا بينهما » ''.....میں نے جو خواب دیکھا ہے اس میں دو کنگنوں کی تعبیر میں یہ نکالی ہے کہ دو جھوٹے جن کے درمیان میں موجود ہوں.....'' (صحيح البخارى: ٤٣٧٥)

ان الفاظ اور يخرجان بعدى، دونوں الفاظ کو سامنے رکھیں تو مفہوم یہ سامنے آتا ہے کہ اگرچہ وہ میری زندگی ہی میں مدعی ہو چکے ہیں لیکن ان کا اثر میرے بعد ظاہر ہوگا۔ واللہ اعلم۔ اور ظاہر ہے کہ حدیث کے یہ مشتبہ الفاظ العاقب، آخر الانبياء، فختمت الانبياء سے متعارض نہیں ہو سکتے۔ (فاروقی)

«وصلى الله على محمد وآله واصحابه اجمعين»

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثینِ عظام رحمہم اللہ اور مسئلہ ختم نبوت

محمد نعمان فاروقی حفظہ اللہ

① امام بخاری رحمہ اللہ:

امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے ''صحیح البخاری'' کتاب المناقب میں باب قائم کیا ہے: باب خاتم النّبیین ﷺ۔ اور اس کے تحت دو احادیث لائے ہیں۔

پہلی حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ یہ حدیث ''ختم نبوت اور حدیث'' کے تحت 5 نمبر حدیث میں دیکھیے۔

دوسری حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس حدیث کے الفاظ بھی سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی مذکورہ روایت سے ملتے جلتے ہیں لیکن اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے کہ محل کا نظارہ کرنے والے کہتے ہیں:

«هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ»

''کیوں نہیں اس خالی جگہ پر یہ اینٹ رکھ دی گئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس محل (نبوت) کی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں۔'' (صحیح البخاری: ۳۵۳۵)

امام بخاری رحمہ اللہ اس باب کو قائم کر کے اس کے ذیل میں مذکورہ دونوں احادیث لانے سے واضح ہے کہ امام بخاری کے نزدیک ''خاتم'' کا مطلب ''آخری'' ہے۔ جو محل کی تکمیل و تزئین کو مستلزم ہے۔ جیسا کہ نبی محترم ﷺ نے خود بھی وضاحت فرما دی کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النّبیین ہوں۔

اس مثال پر غور کرنے سے یہ واضح ہے کہ محل نبوت میں صرف اور صرف ایک اینٹ کی گنجائش تھی اور وہ خلا آپ ﷺ کے آنے سے پُر ہو گیا۔ اور محل ہر طرف سے مکمل اور حسین ہو چکا۔ اب اس میں کسی باقاعدہ نبی کی بھی گنجائش نہیں رہی، چہ جائیکہ کوئی اُمتی اور وہ بھی مرزے جیسا اس محل کا حصہ بننے کا دعویٰ کرے۔ اس کا تعلق اس سلسلہ نبوت کا ذبہ سے ہے جس کے متعلق رسول کائنات ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ ۳۰ دجّال ظہور پذیر ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے باب المبشرات کے تحت حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ »

''نبوت میں سے مبشرات کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: ''اچھے خواب۔'' (صحیح البخاری: ۶۹۹۰)

اس حدیث مبارکہ سے اظہر من الشّمس ہے کہ اچھے خوابوں کے سوا نبوت کا کوئی حصہ کسی بھی انداز سے باقی نہیں ہے۔ اور اچھے خوابوں میں سب مسلمان مشترک ہیں۔ کسی بھی مسلمان کو اچھا خواب آ سکتا ہے۔

② امام مسلم رحمہ اللہ:

امام مسلم رحمہ اللہ نے ''صحیح مسلم'' میں ابواب قائم نہیں کیے بلکہ ہر موضوع سے متعلق احادیث کو یکجا کیا ہے، جبکہ صحیح مسلم کی تبویب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نووی نے کی ہے۔صحیح مسلم میں باب ہے: باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النّبیین ۔

یہاں امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو تین مختلف سندوں سے بیان فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم :۲۲۸۶)

یہ حدیث امام بخاری کے حوالے سے بیان ہو چکی ہے، البتہ یہاں یہ اضافہ بھی ہے کہ..... فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ ''اینٹ رکھ دی جائے تو محل پورا ہو جائے۔''

اس کے بعد ایک سند ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کی اور بعد ازاں اسی حدیث کو جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

(صحیح مسلم: ۲۲۸۷)

البتہ یہاں صحیح بخاری کی روایت میں یہ اضافہ ہے:

« فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ »

''میں ہی اینٹ کی جگہ ہوں۔ میں آیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کا سلسلہ ختم کر دیا۔''

③ امام ابوداؤد رحمہ اللہ:

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن کی کتاب الفتن والملاحم میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَإِنَّهُ سَيَكُونُ كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي »

''اور عنقریب میری امت میں تیس انتہائی جھوٹے شخص ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہی ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ جبکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(سنن أبی داؤد : ٤٢٥٢)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الفتن میں لا کر یہ ثابت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا ہر دعویدار امت کے لیے ایک فتنہ اور آزمائش ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ بہت سے لوگ اس فتنے میں گرفتار ہوئے۔ جس شخص نے بھی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا اس کے پیروکار بھی ہوئے۔ دراصل وہ اپنی بدبختی کی وجہ سے اس آزمائش میں سرخرو نہ ہو سکے۔ ''فتنہ'' کے متعلق امام جرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فتنہ اسے کہتے ہیں جس کے ذریعے انسان کی اچھی یا بری حالت کھل کر سامنے آ جائے۔ جیسے کہا جاتا ہے «فَتَنْتُ الذَّهَبَ بِالنَّارِ »یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب میں سونے کو بھٹی میں ڈالوں تا کہ پتا چل جائے کہ خالص اور ملاوٹ شدہ سونا کون سا ہے اور ''فتان'' اس پتھر کو کہتے ہیں جس پر سونے اور چاندی کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ (التعریفات،ص:۱۳۵)

④ امام ترمذی رحمہ اللہ:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع میں ایک باب کا عنوان یہ رکھا ہے:

باب ماجاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون

''یہ باب اس بارے میں ہے کہ اس وقت تک قیامت بپا نہیں ہو گی جب تک کذاب لوگوں کا ظہور نہ ہو جائے۔'' اور اس باب میں امام ابوداود رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث لائے ہیں۔ سنن ابوداؤد اور جامع الترمذی کی روایت کے اس حصے میں بس یہ فرق ہے کہ یہاں ''ثلاثون'' پہلے ہے۔ (صحیح جامع الترمذی : ۲۲۱۹)

اسی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول اللہ ﷺ کی توصیف کا باب قائم کیا ہے:

باب وصف آخر من علی رضی اللہ عنہ

''علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی صفات بیان کرنے کا ایک اور انداز۔'' پھر اس میں لمبی حدیث لائے ہیں جس میں یہ بھی ہے کہ:

« بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النّبیین »

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''رسول اللہ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النّبیین ہیں۔'' (جامع الترمذی: ۳۶۳۸)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس موضوع سے متعلق ایک اور باب قائم کیا ہے:

بابُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

''نبوت کا سلسلہ گزر چکا جبکہ خوابوں کے ذریعے بشارتیں باقی ہیں۔''

اور اس کے تحت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ »

''رسالت و نبوت منقطع ہو چکی، چنانچہ میرے بعد کوئی رسول ہوگا نہ کوئی نبی۔''

لوگوں پر یہ گراں گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات باقی ہیں۔

صحابہ نے دریافت کیا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

'رُؤيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ'

(جامع الترمذی: ۲۲۷۲)

''مسلمان کا خواب، یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک ہے۔''

''مبشرات'' والی حدیث صحیح البخاری میں بھی ہے۔

(صحیح البخاری: ۶۹۹۰)

اسی طرح صحیح البخاری میں اس جز کے تناسب کا بھی ذکر ہے کہ مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(صحیح البخاری: ۶۹۸۷)

⑤ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

مسند احمد میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے وہ حدیث جس میں مثال بیان کی گئی ہے کہ آدمی نے گھر بنایا..... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے چار جگہ مختلف سندوں سے ذکر کی ہے۔

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت تین مختلف سندوں سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنِّي عند الله لخاتم النّبيين ..... »

''میں اللہ کے ہاں خاتم النّبیین تھا۔'' (مسند احمد: ۱۲۷/۴)

اسی طرح امام احمد نے سنن ابی داود کی مذکورہ روایت کو بھی بیان کیا ہے۔

اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ » (۲۲۲۶۹)

⑥ امام ابن حبان رحمہ اللہ:

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے:

ذكر كتبة الله جلّ و علا عنده محمد ﷺ خاتم النّبيين

اور اس کے تحت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی مسند احمد کی مذکورہ حدیث لائے ہیں:

« إِنِّي عِنْدَ اللهِ مَكْتُوبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ »

''میں اللہ کے ہاں خاتم النّبیین لکھا ہوا تھا۔''

(صحیح ابن حبان: ۳۱۲/۱۴)

⑥ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ:

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے تمام دینوں اور ملّتوں کو منسوخ کر دیا اور اہل زمین، خواہ جن ہوں یا انسان، سب پر لازم ٹھہرایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو شریعت عطا کر کے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے اس کا اتباع کریں۔ کسی سے اس کے سوا کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ﴾ [الأحزاب ۳۳:۴۰]

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

اس کے بعد امام ابن حزم رحمہ اللہ نے اپنی سند سے امام ترمذی رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث بیان کی ہے کہ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ.....اور یہ حدیث اور ترجمہ امام ترمذی کے موقف میں گزر چکا ہے۔

(المحلیٰ: ۱/۹۰۸)

⑦ محدّث العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ:

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''ان (معتزلیوں اور اشعریوں) کی طرح تاویل کرنے والے قادیانی بھی ہیں، جنہوں نے از روئے تاویل بہت سے شرعی حقائق، جن پر اجماع تھا، ان کا انکار کر دیا ہے۔ جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اس کے لیے وہ اپنے نبی مرزا غلام احمد قادیانی پر مطمئن ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور اس سے پہلے ابن عربی صوفی نے ''فتوحات مکیہ'' میں بھی ایسی باتیں کی تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تاویل کرتے ہیں:

﴿وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ﴾

[الأحزاب ۳۳:۴۰]

کہ خاتم النبیین کا مطلب 'زینة النبیین'' ہے یعنی انبیاء علیہم السلام کی زینت۔ جبکہ نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان 'لَا نَبِيَّ بَعْدِي' میرے بعد کوئی نبی نہیں'' کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے مراد 'لَا نَبِيَّ مَعِي' کہ میرے ساتھ کوئی نبی نہیں ہے۔ (مختصر العلو، ص: ۳۱)

امام طحاوی رحمہ اللہ کی عبارت 'وَكُلُّ دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ فَغَيٌّ وَهَوِيٌّ'' اور نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ عین گمراہی اور خواہش پرستی ہے۔'' اس کے تحت علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو نصیحت کرتے ہوئے اور گمراہی سے محفوظ رکھنے کے لیے بہت سے ارشادات فرمائے ہیں کہ عنقریب میرے بعد بہت سے دجّال (بہت بڑا دھوکہ دینے والے) رونما ہوں گے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

« كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّين لَا نَبِيَّ بَعْدِي »

''(قیامت کے قریب جھوٹے دجّالوں میں سے) ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اسے امام مسلم اور دیگر محدّثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔''

(دیکھیے السلسلة الصحيحة: ۱۶۸۳) اور دیکھیے: صحيح البخاري: ۳۶۰۹)

''جن دجالوں سے امت کو ڈرایا گیا ہے ان میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے، جو نبوت کا دعویدار ہے۔ اس کے پیروکار ہند، المانیا، انگلینڈ اور امریکہ اور مختلف مقامات میں ہیں۔ ان علاقوں میں ان کی عبادت گاہیں بھی ہیں جن کی وجہ سے یہ مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ سوریا (شام) میں بھی ان کے کچھ لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اسلام دشمنی کو ختم کرے اور ان کی جڑ اکھاڑ دے۔ نبی ﷺ کے بعد نبوت کے جاری ماننے کے علاوہ ان کے اور بہت سے باطل عقائد ہیں۔ ان کے اس نظریے کے پھیلاؤ میں ابن عربی صوفی سے بھی بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ مرزائیوں کا ایک رسالہ ہے جس میں انہوں نے اپنے مذکورہ عقائد کی تائید میں اسی ابن عربی کے اقوال جمع کیے ہیں۔ علماء اور مشائخ نے مرزائیوں کو جزم و یقین سے کافر قرار دینے کے باوجود ان کی تردید پر کوئی خاص توجہ نہیں دی کیونکہ ان کے عقائد ابن عربی سے کچھ مختلف نہیں۔

قادیانیوں کے باطل عقائد میں سے کسی کو اب یہاں ذکر کرنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہیں۔ بے شک وہ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے:

« يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ »

''آخری زمانے میں جھوٹے دجّال ہوں گے۔ وہ تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے کہ تم نے یا تمہارے بڑوں نے کبھی نہ سنی ہوں گی۔ تم ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے آپ سے دور رکھنا۔ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں یا تمہیں کسی فتنے میں مبتلا نہ کر دیں۔''

اس حدیث کو مولف ''عقیدہ طحاویہ'' امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی بیان کیا ہے۔ (مشکل الآثار: ۱۰۴/۴) اور اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔ (صحیح مسلم: ۷)

شیخ البانی رحمہ اللہ نے قادیانیوں کے فتنے سے بچنے کے لیے ان کی علامات کا تذکرہ فرمایا ہے کہ ان کی سب سے واضح نشانی یہ ہے کہ جب وہ اپنی طرف دعوت کا آغاز کرتے ہیں تو سب سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے اثبات کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب بزعم خویش یہ ثابت کر لیتے ہیں تو پھر دوسرے مرحلے کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ اس دوسرے مرحلے میں حدیث کی روشنی میں وہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے ''دلائل'' کے انبار لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان احادیث پر اپنے کامل ایمان کا یقین دلاتے ہیں۔ جونہی یہ مرحلہ گزرتا ہے تو جلدی سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو گئے، دوسری طرف احادیث میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے تو پھر نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے مراد یہ لیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مثل کوئی شخص ہو گا جو نازل ہو گا نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ اور وہ ''مثیل عیسیٰ علیہ السلام'' غلام احمد قادیانی (بتلاتے) ہیں۔ اس باطل تاویل کی طرح ان کا سارا دار و مدار (رنگا رنگ) تاویلات پر ہے۔ بنا بریں ہم یقینی طور پر انہیں باطنی اور ملحد (یعنی حد درجہ بے دین) لوگوں میں شمار کرتے ہیں۔

(شرح العقيدة الطحاوية، ص: ۳۹)

قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ''جنوں'' کے انسانوں سے علیحدہ ایک مخلوق ہونے کے منکر ہیں۔ اور ہر وہ آیت یا حدیث جس میں ''جنوں'' کے وجود اور علیحدہ سے ایک مخلوق ہونے کا ذکر ہے اس کی ایسی تاویل کرتے ہیں کہ آخر کار جنوں کو انسانوں ہی سے شمار کرتے ہیں یا انہیں انسانوں ہی کا ایک گروہ بتاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ابلیس بھی ان کے نزدیک شریر انسان ہے۔ کس قدر گمراہ ہیں یہ لوگ۔

(شرح العقيدة الطحاوية، ص: ۴۰)

علامہ البانی رحمہ اللہ حدیث مبارکہ:

'فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ .....'' کے تحت لکھتے ہیں:

« وَفِي الْحَدِيثِ رَدٌّ صَرِيحٌ عَلَى الْقَادِيَانِيَّةِ وَابْنِ عَرَبِيٍّ قَبْلَهُمُ الْقَائِلِينَ بِبَقَاءِ النُّبُوَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ »

''اس حدیث میں قادیانیوں اور ان سے پہلے ابن عربی صوفی کا واضح رد ہے جو نبی آخر الزمان ﷺ کے بعد بھی نبوت کے جاری رہنے کے قائل ہیں۔''

(السلسلة الصحيحة: ٦٥٤/٤، حديث: ١٩٩٩)

اسی طرح علامہ البانی رحمہ اللہ نے ایک اور جگہ حسب ذیل حدیث بیان کی ہے:

« إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثِينَ دَجَّالًا كَذَّابًا »

''یقیناً قیامت سے قبل تیس دجّال اور کذّاب ہوں گے۔''

اس حدیث کے شواہد پیش کیے ہیں۔ یہ روایت ابن عمر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس کے بعد سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا جابر بن سمرہ اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہم سے مروی روایات پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''اور جان لیں کہ دجّال قسم کے مدّعیان نبوت میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے جو ہند کا باشندہ تھا۔ جس نے برطانیہ کے ہندوستان پر تسلط کے دوران پہلے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مہدی منتظر ہے۔ بعد ازاں اس نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ بالآخر نبوت کا دعویدار بن بیٹھا۔ کتاب وسنت کے علوم سے بے بہرہ لوگوں نے اس کی پیروی شروع کر دی تھی۔ میری سوریا (شام) اور ہند کے بعض مرزائی مبلّغوں سے ملاقات ہوئی ہے اور میرے ان کے ساتھ مناظرے بھی ہوئے ہیں۔ ان مناظروں میں سے ایک مناظرہ تحریری بھی تھا۔

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے نبی آنے ہیں ان میں سے ایک نبی مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ میں نے اس موضوع پر انہیں مناظرے کی دعوت دی۔ انہوں نے جواب دعویٰ میں فریب کاری کی باتیں شروع کر دیں۔ ایسے کر کے وہ یہ چاہتے تھے کہ اپنے مذکورہ عقیدے سے صرف نظر ہو جائے۔ میں نے انہیں ایسا نہ کرنے دیا اور اس موضوع پر اصرار کرتا رہا۔ اس کے نتیجے میں انہیں بہت بری شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور حاضرین مجلس پر واضح ہو گیا کہ یہ (صریح) باطل مذہب کے پیروکار ہیں۔

علاوہ ازیں ان کے اور بھی بہت سے غلط (اور بیہودہ) عقائد ہیں جس میں انہوں نے اجماع امت کی بھرپور مخالفت کی ہے۔ ان باطل عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ جسمانی بَعث (جسم کے ساتھ مرنے کے بعد اٹھنا) نہیں ہوگا اور جنت اور جہنم جسم کے لیے نہیں بلکہ روح کے لیے ہیں۔ اور کفار کی نسبت عذاب نہ ہونے کے برابر ہوگا۔ اسی طرح (جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ) وہ جنوں کے وجود کے انکاری بھی ہیں۔ اور ان کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآنِ پاک میں جو جنّوں وغیرہ کا ذکر ہے وہ انسانوں ہی کی ایک قسم ہے۔ اور قرآن کی ایسی نصوص جو ان کے عقائد سے متعارض ہیں ان کی باطنیوں اور قرامطیوں کی طرح باطل تاویلات کرتے ہیں۔

ان تمام وجوہات کی بنا پر انگریز مسلمانوں کے خلاف ان کی ہر لحاظ سے بھرپور مدد کرتا ہے۔ (کیونکہ انگریزوں کو اسلام کے نام پر کوئی ایسا فرقہ چاہیے تھا جو اسلام کی جڑوں پر تیشہ چلائے) اور مرزا غلام احمد قادیانی یہ بھی کہا کرتا تھا کہ انگریزوں سے جنگ کرنا مسلمانوں پر حرام ہے۔ (کیونکہ مرزا انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ وہ اس سے کب جنگ کرنا چاہتا تھا۔ وہ تو ہر صورت میں اپنے محسن کی حفاظت چاہتا تھا۔)

علاوہ ازیں ان کی اور بھی بہت گمراہیاں ہیں۔ ان کی تردید پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں یہ (ثابت کیا گیا ہے) کہ (وہ قطعی کافر اور) مسلمانوں کی جماعت سے (مکمل) خارج ہیں۔ جو شخص قادیانیوں کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتا ہے وہ ان کا مطالعہ کرے۔

(السلسلة الصحيحة: ٤/٢٥٠_٢٥٣)

علامہ البانی رحمہ اللہ نے ایک اور جگہ بھی بحث کی ہے، دیکھیے اسی ''قندیل'' میں مضمون: ''کیا امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی شخصیت ہیں؟''

⑨۔علامہ محمد بن جعفر کتانی رحمہ اللہ:

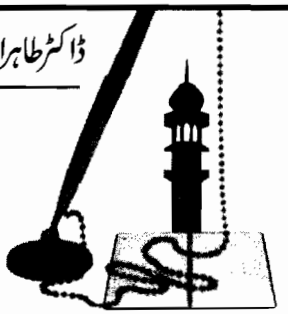
''نظم المتناثر من الحديث المتواتر'' کے مؤلف علامہ محمد بن جعفر کتانی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث بھی بہت سے اہل علم کے نزدیک متواتر ہے۔ ''مواہب'' میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت متواترہ کے ذریعے خبر دی کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں، کہ امتی جان لیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذّاب، بہتان طراز، دجّال اور گمراہ ہوگا۔ (نظم المتناثر: ١/٢٠٧)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر طاہر القادری حفظہ اللہ



عقیدۂ ختم نبوّت پر ائمہ وفقہاء رحمہم اللہ کا موقف

ڈاکٹر طاہر القادری کا نام حلقہ ''ضیائے حدیث'' میں تعجب کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔لیکن عرض ہے کہ کام کی بات جس سے بھی ملے اس سے لے لینے میں کوئی حرج نہیں۔ویسے بھی میں نے اس موضوع پر اپنے مختلف علماء سے لکھنے کو کہا مگر وہ ٹال مٹول کرتے رہے۔اسی دوران مجھے چنیوٹ میں مولانا مشتاق چنیوٹی حفظہ اللہ کی لائبریری میں ڈاکٹر صاحب کی ضخیم کتاب ''عقیدہ ختم نبوت'' نظر آئی۔ڈاکٹر صاحب نے بڑے عمدہ پیرائے میں عقیدہ ختم نبوت واضح کیا ہے۔اگرچہ ہمیں ان کی ہر بات سے کلی اتفاق نہیں۔ (ایڈیٹر)

1۔امام بغوی رحمہ اللہ (م ۵۱۶ھ):

محی السنہ امام بغوی شافعی ''خاتم النّبیین'' کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النّبیین ہیں۔آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت ختم فرمادی ہے۔'' (بغوی، معالم التنزیل: ۵۳۳/۳)

2۔امام زمخشری رحمہ اللہ (م ۵۸۲ھ):

امام زمخشری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے تناظر میں حضور ﷺ کے آخرالانبیاء ہونے کی خصوصیت کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

''اگر آپ کہیں کہ حضور ﷺ آخری نبی کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں (یعنی قرب قیامت میں) نازل ہوں گے؟ تو میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپ ﷺ (کی بعثت) کے بعد کوئی شخص نبی کی حیثیت سے مبعوث نہیں ہوگا۔رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ تو وہ اُن انبیاء میں سے ہیں جنہیں آپ ﷺ (کی بعثت) سے قبل نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے پیرو ہوں گے۔اور انہی کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے۔گویا کہ وہ آپ ﷺ کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔''

(الکشاف حقائق غوامض التنزیل: ۵۴۴/۳، ۵۴۵)

3۔امام ابن جوزی رحمہ اللہ (م ۵۹۷ھ):

امام ابن جوزی ''خاتم'' کے معنی کی وضاحت انتہائی جامع الفاظ میں اس طرح کرتے ہیں:

''لفظ خاتم تا کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے: حضور ﷺ نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرمادیا ہے، اگر ''تا'' کی زبر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔''

(زاد المسیر فی علم التفسیر: ۳۹۳/۶)

4۔امام قُرطبی رحمہ اللہ (م ۶۷۱ھ):

امام قرطبی مالکی لفظ خاتم کی شرح یوں بیان کرتے ہیں:

''صرف عاصم (قاری) نے خاتَم تاء کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ ان (انبیاء) کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔پس آپ ان کے لیے مہر کی طرح ہیں (یعنی آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء پر مہر ثبت کر دی ہے)۔جمہور نے خاتِم تا کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرمادیا ہے، یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے۔'' (الجامع لأحكام القرآن: ١٤/١٩٦)

5۔امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمہ اللہ (م ۷۱۰ھ):

امام نسفی اس حوالے سے فرماتے ہیں:

''خاتم النّبیین کا معنی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں۔(بعثت کے اعتبار سے) آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔رہے عیسیٰ علیہ السلام تو وہ آپ سے پہلے انبیاء میں سے ہیں اور جب دوبارہ آئیں گے تو وہ شریعت محمدی ﷺ پر عمل کریں گے اور حضور ﷺ کی امت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے۔''

(مدارك التنزيل: ٣/ ٣٠٦)

6۔علامہ شوکانی رحمہ اللہ (م ۱۲۵۵ھ):

علامہ شوکانی فرماتے ہیں:

''لفظ خاتم کی قراءت کے بارے میں قُراء حضرات کے مابین اختلاف ہے، چنانچہ جمہور نے خاتم کو تا کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے، جبکہ عاصم نے تا کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔ پہلی قراءت کا معنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرما دیا ہے یعنی آپ ﷺ تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے۔اور دوسری قراءت کا معنی ہے کہ آپ ﷺ سابقہ انبیاء کے لیے مہر کی مانند ہیں جس سے ان کا سلسلہ نبوت سر بمہر ہو چکا ہے۔'' (فتح القدير: ٤/٢٨٥)

7۔امام ابن حبّان رحمہ اللہ (م ۳۵۴ھ):

امام قسطلانی نے ختم نبوت کے حوالے سے امام ابن حبان کا قول نقل کیا ہے:

''جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبوت کسب کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے، یہ ختم نہیں ہوئی یا کہ ولی نبی سے افضل ہے تو وہ کافر ہے، اس کا قتل (قانوناً) واجب ہے (جس کی تنفیذ کا حق عدالت کے پاس ہے۔'')

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: ٣/ ١٧٣)

امام زرقانی اس قول کی شرح میں ایسے شخص کے ارتداد اور قتل کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بلکہ تکذیب القرآن وخاتم النّبیین۔

8۔امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (م ۷۵۱ھ):

امام ابن قیم لفظ ''عاقب'' اور ''خاتم'' کو ہم معنی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اور آپ ﷺ عاقب ہیں جو تمام انبیاء کے پیچھے تشریف لائے۔پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، سو عاقب سے مراد آخری ہے اور یہ خاتم کے ہم معنی ہے۔''

(زاد المعاد فی هدی خير العباد: ١/٥٨)

9۔امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م ۸۵۲ھ):

امام ابن حجر عسقلانی یوں رقم طراز ہیں:

''حضور نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ نے آپ ﷺ پر رُسلِ عظام کی بعثت کا سلسلہ ختم کر دیا اور آپ ﷺ کے ذریعے شریعت کی تکمیل فرما دی۔''

(فتح الباری: ٦/٥٥٩)

10۔ملّا علی قاری رحمہ اللہ (م ۱۰۱۴ھ):

ملا علی قاری تاجدارِ کائنات حضرت محمد ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت بالاجماع کفر ہے۔'' (المواهب اللدنيه: ٣/١٧٣)

11۔شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۱۷۶ھ):

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''یا وہ شخص یہ کہے: ''بے شک حضور نبی اکرم ﷺ خاتم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

النّبیین ہیں، اور اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی کہنا جائز نہیں، مگر نبوت کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی طرف اس حال میں مبعوث ہو کہ وہ واجب الطاعت ہو اور گناہوں سے اور غلطی کو ظاہراً دیکھ کر اس پر قائم رہنے سے معصوم ہو، سو ایسا انسان آپ ﷺ کے بعد ائمہ میں بھی موجود ہے۔'' ایسا کہنے والا شخص زندیق ہے۔ ایسی چال چلنے والے شخص کے قتل پر احناف اور شوافع کا اتفاق ہے۔ (یعنی جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار تو کرے مگر نبوت کی حقیقت آپ ﷺ کے بعد ائمہ میں بھی ثابت کرے۔)''

(المسوّٰی من أحادیث المؤطا: ۲/ ۲۹۳۔ ۲۹۹)

12۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ (م ۱۵۰ھ):

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تو مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اس حوالے سے آپ کا موقف یہ ہے:

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے کہا کہ مجھے مہلت دو تا کہ اپنی نبوت پر دلائل پیش کروں، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا (جو شخص حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ بھی کافر ہے اور) جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

(کردری، الامام الأعظم، باب ۷ من طلب علامۃ من المتنبی فقد کفر: ۱/ ۱۶۱)

13۔امام ابوجعفر الطحاوی رحمہ اللہ (م ۳۲۱ھ):

امام ابوجعفر الطحاوی اپنی کتاب 'العقیدۃ السلفیۃ' میں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد علیہم الرحمۃ کے عقائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ کے بعد ہر قسم کا دعویٰ نبوت گمراہی اور خواہش نفس کی پیروی ہے۔'' (العقیدۃ السلفیۃ: ۱۷)

14۔امام غزالی رحمہ اللہ (م ۵۰۵ھ):

امام غزالی فرماتے ہیں:

''بیشک تمام امت محمدیہ نے ان الفاظ (خاتم النّبیین اور لا نبی بعدی) اور قرائن احوال سے یہی سمجھا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کبھی بھی نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول، نیز یہ کہ اس میں کسی قسم کی نہ کوئی تاویل ہو سکتی ہے نہ تخصیص، پس اس کا منکر اجماعِ امت کا منکر ہے۔'' (الاقتصاد فی الاعتقاد: ۱۶۰)

15۔شیخ اکبر محی الدّین ابن عربی رحمہ اللہ (م ۶۳۸ھ):

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اپنے مؤقف کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''رفعِ نبوت کے بعد اب اولیاء کے لیے تعریفات کے سوا کچھ باقی نہیں رہا اور الوہی اوامر و نواہی کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں پس جو کوئی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ (بزعم خویش) اپنی طرف وحی کردہ نئی شریعت کا مدعی ہوگا، برابر ہے کہ وہ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف، پس اگر وہ مکلّف یعنی عاقل بالغ ہے تو ہم (مراد ہم سے اہل قضا ہیں) اسے قتل کی سزا دیں گے۔ اور اگر مجنون ہے تو ہم اس سے کنارا کشی اختیار کریں گے۔''

(الفتوحات المکیّۃ: ۳/ ۹۱)

علامہ شعرانی، شیخ اکبر ابن عربی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شیخ نے ''فتوحات'' میں فرمایا:

''یہ (وحی کا) باب حضور ﷺ کے وصال (وفات) کے بعد بند ہو چکا ہے۔ اب قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔''

(الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الأکابر: ۲/ ۳۷۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16۔حضرت مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ (م ۱۰۳۴ھ):

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں:

① ''جان لینا چاہیے کہ منصب نبوت ختم الرسل حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔''

(مکتوبات دفتر اول حصہ چہارم: ۱۱۰، مکتوب نمبر: ۲۶۰)

② ''محمد رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے خاتم اور آپ ﷺ کا دین، ادیانِ سابقہ کا ناسخ ہے اور آپ ﷺ کی کتاب پہلی کتب سے بہترین ہے، آپ ﷺ کی شریعت کا ناسخ کوئی نہیں ہوگا اور قیامت تک یہی شریعت رہے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نزول فرمائیں گے وہ بھی آپ ﷺ کی شریعت ہی پر عمل کریں گے اور آپ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے رہیں گے۔''

(مکتوبات، دفتر دوم، حصہ ہفتم ۴۹ ،مکتوب ۶۷)

③ ''نبوت قرب الٰہی سے عبارت ہے جس میں ظلیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ اس کا عروج حق کی طرف اور نزول مخلوق کی طرف ہوتا ہے، قرب کا یہ درجہ اِصالتاً انبیاء علیہم السلام کا حصہ ہے اور یہ انہی معزز ہستیوں کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے۔ اس منصب کے ختم فرمانے والے سید البشر حضرت محمد ﷺ ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نزول کے بعد آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع کریں گے۔'' (مکتوبات دفتر اول حصہ پنجم ۱۴۸، مکتوب ۳۰۱)

④ ''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔ یعنی تمام لوازمات و کمالات نبوت ان کے اندر موجود ہیں لیکن چونکہ منصبِ نبوت حضور انور ﷺ پر تمام ہو چکا ہے اس لیے وہ اس منصب سے سرفراز نہیں ہو سکتے۔'' (مکتوبات دفتر سوم حصہ ہشتم، ۶۹، ۷۰، مکتوب ۲۴)

اسی مکتوب میں ہے:

⑤ ''یہ بات طے شدہ ہے کہ کسی امت کا ولی اس امت کے صحابی کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ ایک امتی اس امت کے نبی کے درجہ تک رسائی حاصل کرے۔''

(مکتوبات دفتر سوم حصہ ہشتم ۷۰ ،مکتوب ۲۴)

حاصل کلام:

ائمہ امت کی مذکورہ بالا تصریحات، تشریحات اور دلائل واقوال سے ثابت ہو گیا کہ امت نے خاتم النّبیین کا مطلب ہمیشہ یہی سمجھا ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک ہر قسم کی نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے اور پھر اس دعویٰ کے بارے میں کتنی ہی تاویلیں کیوں نہ کرے، اپنی نبوت کو ظلّی، بروزی، لغوی ثابت کرنے کے لاکھ جتن کرے، اسے بالاجماع کافر، مرتد اور زندیق ہی سمجھا جائے گا۔ اور صرف اسے ہی نہیں بلکہ اسے سچا ماننے والوں کو بھی اس دائرہ میں شامل کیا جائے گا حتیٰ کہ جو اس دجّال اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک بھی کرے اسے بھی خارج از اسلام قرار دیا جائے گا۔

مذکورہ بالا صفحات میں جن ائمہ کرام رحمہم اللہ کی تصریحات پیش کی گئی ہیں ہم نے ان ناموں کے ساتھ ان کے سنینِ وفات بھی دیے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر دور اور ہر صدی کے اکابرینِ امت خاتم النّبیین سے مراد ''آخری نبی'' ہی لیتے رہے ہیں۔ اور پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک تمام امتِ مسلمہ کا عقیدہ یہی رہا ہے۔ نیز ان اہل علم و دانش کا تعلق ہندوستان سے لے کر مراکش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر یمن تک دنیا کے مختلف ملکوں اور خطوں سے تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر صدی میں دنیا کے ہر خطہ کے مسلمانوں کا موقف بلکہ اٹل صرف یہی رہا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''خاتَم'' کی لغوی اور اصطلاحی بحث

علمائے لغت، مفسرین کرام رحمہم اللہ اور خود مرزا قادیانی کی زبانی

مولانا تنویر احمد حفظہ اللہ

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الأحزاب ۳۳:۴۰]

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

یہاں نبی کریم ﷺ کی رسالت و نبوت کا ذکر آیا اور اس منصب نبوت میں آپ دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام سے خاص امتیازی فضیلت کے حامل ہیں کہ آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔

ایک گروہ جس نے نئی نبوت کا فتنہ برپا کیا ہوا ہے، وہ لفظ خاتم النّبیین کے معنی ''نبیوں کی مہر'' کرتا ہے اور اس کا مطلب یہ لیتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو انبیاء آئیں گے، وہ آپ کی مہر لگنے سے نبی بنیں گے۔

لیکن جس سلسلۂ بیان میں یہ آیت کریمہ وارد ہوئی ہے، اس کے پیش نظر اس مفہوم کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں، بلکہ اگر یہی اس کا مفہوم لیا جائے تو یہ لفظ بے محل ہی نہیں، مقصودِ کلام کے بھی خلاف نظر آتا ہے۔ چنانچہ جہاں تک سیاق و سباق کا تعلق ہے، وہ قطعی طور پر اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ یہاں خاتم النّبیین کے معنی سلسلۂ نبوت کو ختم کر دینے والے ہی کے لیے جائیں۔ اور یہ سمجھا جائے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

یہ صرف سیاق و سباق ہی کا تقاضا نہیں، لغت اور عربی محاورے بھی اسی چیز کے مقتضی ہیں کہ ''ختم'' کے معنی مہر لگانے، بند کرنے، آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں۔

[خَتَمَ الْعَمَلَ] کے معنی ہیں' فَرَغَ مِنَ الْعَمَلِ ''کام سے فارغ ہو گیا۔''

[خَتَمَ الْاِنَاءَ] کے معنی ہیں: برتن کا منہ بند کر دیا اور اس پر مہر لگا دی تا کہ نہ کچھ اس سے نکلے اور نہ کچھ اس کے اندر داخل ہو۔

[خَتَمَ الْكِتَابَ] کے معنی ہیں: خط بند کر کے اس پر مہر لگا دی تا کہ خط محفوظ ہو جائے۔

[خَتَمَ عَلَى الْقَلْبِ] ''دل پر مہر لگا دی کہ نہ کوئی بات اس کی سمجھ میں آئے، نہ پہلے سے جمی ہوئی بات اس کے دل سے نکل سکے۔''

[خَتَامُ كُلِّ مَشْرُوبٍ] ''وہ مزا جو کسی چیز کے پینے کے بعد آخر میں محسوس ہوتا ہے۔''

[خَاتِمَةُ كُلِّ شَيْءٍ عَاقِبَتُهُ وَ آخِرَتُهُ] ''ہر چیز کے خاتمے سے مراد ہے اس کی عاقبت اور آخرت۔''

[خَتَمَ الشَّيْءَ، بَلَغَ آخِرَهُ] ''کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے، اس کے آخر تک پہنچ جانا۔''

[خَاتَمُ الْقَوْمِ، آخِرُهُمْ] ''خاتم القوم سے مراد ہے قبیلے کا آخری فرد۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ''نبیوں کا آخری فرد''

(لسان العرب، تاج العروس، القاموس، مادہ: ختم)

علمائے ادب نے ''خاتم'' کی اور لغات بھی ذکر کی ہیں جنہیں علامہ زین عراقی نے ایک نظم کی شکل میں بیان کیا ہے۔اور ان تمام لغات کے معنی ختم کرنے، مہر لگانے اور آخر کے ہیں۔

خُذْ عد نظم لغات الخَاتَمِ انتظمت

ثَمانياً ما حواها قبل نظام

خَاتَامٌ خَاتَمٌ خَتَمُ خَاتَمُ وَخِتَا

خَاتِيَامُ خَيْتُومُ وَخَيتَامُ

وهَمْزُ مفتوح تاء تاسع وإذا

ساغ القياس أَتَمّ العشر خأتم

(فتح الباری:۱۰/۳۸۸،۳۸۹)

اس نظم میں لفظ خاتم کی دس لغات بیان ہوئی ہیں اور تمام کے معنی ایک ہی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﴾ کو ائمہ قراءات نے دو طرح پڑھا ہے۔امام حسن اور امام عاصم کی قراءت خاتَم تاء کے فتحہ کے ساتھ ہے اور دوسرے ائمہ قراءت خاتِم تاء کے کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔حاصل معنی دونوں کا ایک ہی ہے، یعنی انبیاء کو ختم کرنے والے، کیونکہ خاتم خواہ فتحہ کے ساتھ ہو، خواہ کسرہ کے ساتھ دونوں کے معنی آخر کے بھی آتے ہیں اور مہر لگانے کے بھی۔اور نتیجہ دوسرے معنی (مہر) کا بھی آخر ہی ہے، کیونکہ مہر کسی چیز پر بند کرنے کے لیے آخر ہی میں لگائی جاتی ہے۔

علامہ آلوسی نے اس آیت کی تفسیر میں خاتم بمعنی مہر کا حاصل بھی آخر کے بتائے ہیں۔فرماتے ہیں:

﴿وَالْخَاتَمُ اِسْمُ آلَةٍ لِمَا يُخْتَمُ بِهِ كَالطَّابَعِ بِهِ فَمَعْنَى خَاتَمَ النَّبِيِّينَ الَّذِي خُتِمَ النَّبِيُّونَ بِهِ وَمَآ لَهُ آخِرُ النَّبِيِّينَ﴾ (روح المعانی:۱۲/۴۹)

امام راغب نے فرمایا ہے: وَخَاتَمَ النُّبُوَّةِ لِأَنَّهُ خَتَمَ النُّبُوَّةَ أَيْ تَمَّمَهَا بِمَجِيئِهِ یعنی آپ کو خاتم النبوت اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ کی تشریف آوری سے سلسلہ نبوت ختم اور مکمل ہو گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی اسی معنی کی تائید کرتا ہے، آپ نے فرمایا:

« إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدُ وَلَانَبِيَّ »

''بلاشبہ رسالت اور نبوت (کا سلسلہ) ختم ہو گیا، چنانچہ اس کے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں آئے گا۔''

(إرواء الغلیل : ۸:۱۷۹)

''خاتم الانبیاء'' ایک ایسی صفت ہے جو تمام کمالات نبوت و رسالت میں آپ کی اعلیٰ فضیلت اور خصوصیت کو نمایاں کرتی ہے کیونکہ عموماً ہر چیز میں تدریجاً ترقی ہوتی ہے اور آخر کار وہ اپنی انتہا اور تکمیل کو پہنچ جاتی ہے اور جو آخری نتیجہ ہوتا ہے وہی اصل مقصود ہوتا ہے اس بات کو اللہ تعالیٰ نے خود بیان کر دیا:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ﴾ [المآئدۃ:۵:۳]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فهذه الآية نص في أنه لا نبي بعده، وإذا كان لا نبي بعده فَلَا رسولَ بعده بالطريق الأولى

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والأخریٰ، لأن مقام الرسالة أخص من مقام النبوة فإن كل رسول نبی ولا ينعكس ، وبذلك وردت الأحاديث المتواترة عن رسول الله ﷺ من حديث جماعة من الصحابة رضی اللہ عنہم

''یہ آیت نص صریح ہے اس مسئلے میں کہ آپ (محمد رسول اللہ ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو رسول تو بالا ولیٰ نہیں آئے گا کیونکہ مقام رسالت مقام نبوت سے زیادہ خاص ہے، چنانچہ ہر رسول نبی تو ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں۔ اور اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی متواتر احادیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے وارد ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر : ۳۸۱/٦، تفسیر سورة الأحزاب ۴۰:۳۳)

مرزا قادیانی کی زبانی خاتم النّبیین کے معنی:

اب آیئے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریریں پڑھتے ہیں، کہ وہ ''خاتم النّبیین'' کا مطلب کیا بیان کرتا ہے:

(۱) ﴿ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النّبيين﴾

''یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

(ازالہ اوھام ، ص :۳۳۱ و روحانی خزائن:۴۳۱/۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۲) ﴿مَا كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النّبيين﴾

''یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔''

کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے ''خاتم الانبیاء'' رکھا۔ اور آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداہت باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے جبکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ نے آپ کے ذریعے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔''

(حمامة البشریٰ،ص:۸۱۔۸۴ ، روحانی خزائن : ۲۰۰/۷، ۲۰۱، از مرزا قادیانی)

(۳) قرآن کریم، بعد خاتم النّبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا، خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو، کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔

(ازالہ اوھام ، ص : ۴۱۱، روحانی خزائن : ۵۱۱/۳ از مرزا قادیانی)

(۴) یہ بات مستلزم حال ہے کہ خاتم النّبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ، گو مضمون میں قرآن شریف سے تواردر کھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو، وہ محال ہوتا ہے۔ فتدبّر۔

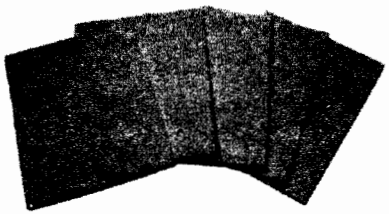
(روحانی خزائن :۴۱۴/۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اب تو مرزے نے بھی گواہی دے دی کہ خاتم النّبیین کے معنی آخری نبی کے ہیں، لہٰذا کم از کم مرزائی کو اس مفہوم کے سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں ہونا چاہیے۔

وَمَا توفیقی اِلا بِاللّٰہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''خاتم'' کی تاویلات کا جواب

مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الاحزاب ۳۳:۴۰]

قادیانی ترجمہ:

''یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے۔اور ختم کرنے والا نبیوں کا''

(ازالہ اوھام ص۶۱۴ روحانی خزائن :۳/۴۳۱)

یہ آیت مسئلہ ختم نبوت پر واضح ترین نص ہے۔جسے عربی زبان سے تھوڑا سا بھی تعلق ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

سب سے زیادہ زور منکرین ختم نبوت کا اسی آیت کی من مانی توجیہ کرنے پر ہے اس لیے ذرا تفصیلی بحث ہوگی۔

قادیانی اس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ آیت آپ کے بعد نبی نہ آنے پر دلالت کرتی ہی نہیں۔ان کے شبہات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ''خاتم'' کا معنی آخری ہے ہی نہیں، بلکہ اس کا معنی افضل ہے تو ان کے ہاں آیت کا معنی یہ ہے: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور افضل الانبیاء ہیں۔

(۲) خاتم کا معنی مہر ہے، یعنی آپ ﷺ لوگوں پر مہر لگاتے ہیں اور آپ کی مہر کی وجہ سے کوئی بھی نبی بن سکتا ہے۔

(۳) ''النبیین'' سے مراد شریعت لانے والے نبی ہیں، یعنی آیت کا معنی یہ ہے کہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں اور لیکن اللہ کے رسول اور شریعت لانے والے انبیاء کو ختم کرنے والے ہیں۔

قادیانی اس قسم کی فضول اور لغو تاویلات اپنے اس کذاب متنبی کی نبوت کو ثابت کرنے کے لیے کرتے ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ادنیٰ خادم سے بھی کم درجہ کا انسان تھا۔کہاں اس قسم کا آدمی اور کہاں رسالت اور نبوت کی شان۔اس قسم کی تاویلات کسی اہمیت کے لائق ہی نہیں کیونکہ ان کی عبارتیں خود ان کی کمزوری اور ان کا گھٹیا پن واضح کرتی ہیں۔لیکن جب یہ لوگ ان تاویلات کے ساتھ جاہل اور سادہ لوح انسانوں کو اور ان لوگوں کو، جن کا لغت عرب کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں، دھوکہ دیتے ہیں تو ہم ان کا جواب دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

تاویلات کا جواب:

ہم ان کی فاسد تاویلات کا ترتیب وار جواب دیتے ہیں:

(۱) لفظ ''خاتم'' کا معنی افضل ماننا اور اس کا معنی آخری نہ ماننا، یہ عربی قواعد، مفسرین کے اقوال اور اجماع امت اور قرآن وحدیث کی نصوص کے خلاف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لغت کے حوالہ جات:

مجد الدین فیروز آبادی القاموس میں کہتے ہیں کہ ہر شے کا آخر اور انجام خاتمہ کی طرح ہے اور قوم کا آخر خاتم کی طرح ہے۔

(القاموس المحیط ٤ص١٠٢)

ابن فارس نے کہا کہ ختم کا معنی ہے آخری شی ء کا پہنچنا اور رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں کیونکہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

(معجم مقاییس اللغة ٢ص٢٤٥/ طبع ١)

امام زبیدی یوں رقمطراز ہیں: اور نبی علیہ السلام کے اسماء میں سے خاتم اور خاتم ہے اور یہ نام اس لیے ہیں کہ آپ کے آنے کی وجہ سے نبوت ختم کردی گئی ہے۔ (تاج العروس ٨:ص٢٦٧ / طبع١)

جوہری اپنی کتاب ''الصحاح'' میں کہتے ہیں کہ خاتمة الشیء کا معنی ہے شی کا آخری۔اور محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ (الصحاح للجوهری)

معروف لغوی ابوالبقاء نے کہا کہ ہمارے نبی علیہ السلام کو خاتم الانبیاء اس لیے کہا گیا ہے کہ خاتم کے معنی ہوتے ہیں قوم میں سب سے آخری اور انہی معنوں میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [الاحزاب٣٣:٤٠]

''محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔'' (کلیات ابی البقاء)

امام راغب اصفہانی یوں رقمطراز ہیں: نبی علیہ السلام کو خاتم النّبیین فرمانے کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے اپنی آمد سے سلسلہ نبوت مکمل کردیا۔ (المفردات القرآن مترجم١:٢٨٧)

مجمع البحار کا مصنف لکھتا ہے کہ ''خاتم'' اور ''خاتَم'' یہ دونوں نبی علیہ السلام کے نام ہیں۔اگر ''ت'' کے فتحہ سے پڑھیں تو اسم ہوگا (بمعنی آخری) اور کسرہ کے ساتھ پڑھیں تو اسم فاعل ہوگا (بمعنی ختم کرنے والا) (مجمع البحار ص٣٣٠)

(ہر چیز کا خاتم اور خاتمہ) کا معنی اس چیز کا انجام اور آخر ہے۔ ''اختتمت الشیء'' اس کی نقیض ''افتتحته'' (میں نے اسے شروع کیا) ہے۔سورت کے خاتمہ کا مطلب اس کا آخر ہے۔

«ختام القوم ، اور خاتمهم و خاتم »

اس کا معنی قوم کا آخر ہے۔لحیانی سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں (یعنی آخری نبی ہیں۔)

علامہ ازہری اپنی کتاب ''التہذیب'' میں لکھتے ہیں خاتم اور خاتَم یہ نبی علیہ السلام کے نام ہیں اور قرآن میں ''خاتم النّبیین'' ہے جس کا معنی آخری نبی ہے۔ (لسان العرب ١٥:٥٥ مصر)

مفسرین کے اقوال:

(١) امام ابن جریر الطبری اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

﴿ولكن رسول الله و خاتم النّبيين اى آخرهم﴾

(تفسیر ابن جریر ٢٢ص١٢/ طبع مصر)

''لیکن (محمد ﷺ) اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین یعنی آخری نبی ہیں۔''

(٢) امام ابوحیان فرماتے ہیں: جمہور لفظ خاتم کو ''ت'' کے کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہوگا 'انه ختمهم اى جآء آخرهم' کہ آپ ﷺ نے انبیاء کو ختم کر دیا یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں آئے۔اور عاصم اس لفظ کو ''ت'' کے فتحہ کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس کا معنی ہے 'انهم به ختموا' کہ محمد ﷺ کے آنے کی وجہ سے انبیاء ختم کر دیے گئے، پھر آگے فرماتے ہیں کہ جو نبوت کو کسبی سمجھتا ہے اور منقطع نہیں مانتا یا یہ مانتا ہے کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے تو وہ زندیق ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو قتل کرنا واجب ہے۔

(تفسیر البحر المحیط لا بی حیان ۷ص۲۳۶/ طبع مصر)

(۳)مفسر خازن نے فرمایا:

﴿ وخاتم النّبیین ﴾ختم اللّٰہ بہ النبوۃ فلا نبوۃ بعدہ ﴿کان اللّٰہ بکل شیء علیما ﴾ای دخل فی علمہ انہ لا نبی بعدہ ﴾

(تفسیر لباب التاویل ۳ص۴۷۱ / طبع امصر)

''خاتم النّبیین کا معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے بعد نبوت کو ختم کر دیا تو آپ ﷺ کے بعد نبوت نہیں ہے۔اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے،یعنی اللہ کے علم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(۴)امام نسفی نے کہا:

'خاتم النّبیین بفتح التاء آخرھم وبکسر التاء فاعل الختم'

(تفسیر مدارک التنزیل ۳ص۴۷۱/ طبع ۱)

''خاتم النّبیین ''ت'' کے فتحہ کے ساتھ پڑھیں تو اس کا معنی ہے ان نبیوں میں سے آخری اور ''ت'' کے کسرہ کے ساتھ پڑھیں تو ختم اس کا فاعل ہوگا (یعنی پھر معنی ہوگا نبیوں کو ختم کرنے والا)

(۵)امام قرطبی یوں رقمطراز ہیں:

' قرا عاصم وحدہ بفتح التاء بمعنی انھم بہ ختموا و قرأ الجمھور بکسر التاء أی انہ ختمھم ای جاء آخرھم وقیل الخاتم والخاتم لغتان'

(تفسیر قرطبی ۱۴ :۱۹۶ / طبع / مصر)

''صرف عاصم نے ہی لفظ خاتم کو ''ت'' کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے تو اس کا معنی ہے کہ انبیاء محمد ﷺ کی وجہ سے ختم کر دیئے گئے۔اور جمہور نے لفظ خاتم کو 'ت' کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے تو معنی یہ ہوگا کہ آپ ﷺ نے انبیاء کو ختم کر دیا،یعنی آپ ﷺ ان کے آخر میں آئے۔اور خاتم اور خاتم کو دو لغتیں کہا گیا ہے۔''

(۶)امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں اس سلسلے میں خاتم النّبیین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہوتا ہے تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا ہے اور بعد میں آنے والا اسے مکمل کرتا ہے۔لیکن جس نبی کے بعد کسی نبی کی آمد نہیں ہوگی وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اور ان کے لیے واضح، قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر ۵۸۱:۶)

(۷)اس آیت کے تحت امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

'فھذہ الآیۃ نص فی انہ لا نبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولٰی والا خری ..... وبذلک وردت الحادیث المتواترۃ عن رسول اللّٰہ ﷺ' (تفسیر ابن کثیر ۳:۴۹۳ / طبع ۳ مصر)

''خاتم النّبیین'' والی آیت اس بات میں نص ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔تو جب نبی کی نفی ہے تو رسول کی تو بالاولیٰ آپ ﷺ کے بعد نفی ہوئی۔اسی حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے متواتر احادیث ثابت ہیں۔''

نوٹ:اس موضوع پر مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ کی مزید بحث ''احادیث کے ضمن میں مرزائی شبہات.....'' میں ملاحظہ کیجئے۔ہم ذیل میں پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ کے ان دلائل کو یہاں لائے ہیں جنہیں مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ نے اپنے گزشتہ مضمون میں شامل نہیں کیا۔

''خاتم النّبیین'' کا معنی آخری نبی خود مرزا نے تسلیم کیا ہے:

① مرزا نے لکھا ہے.....''لا نبی بعدی میں لا نفی عام ہے۔(ایام صلح ،ص ۱۴۶) اس سے واضح ہے کہ مرزا کے نزدیک ''النّبیین'' میں تشریعی اور غیر تشریعی کی کوئی تقسیم نہیں تھی۔

② « الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء ء بغیر استثناء وفسرہ نبینا ﷺ فی قولہ : لا نبی بعدی» (حمامۃ البشری ، ص:۳۵)

''کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ رحیم وکریم اور فضیلت والے نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہمارے نبی ﷺ کو بغیر کسی استثناء کے ''خاتم النبیین'' قرار دیا ہے۔اور ہمارے نبی نے اس کی تفسیر «لا نبی بعدی» سے فرمائی ہے۔

③.....خدا نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا۔

(الحکم، ۱۷ اگست: ۱۸۹۹)

(ان تینوں حوالوں کی روشنی میں مرزا کا موقف کتنا واضح ہے۔مگر جب اسے دعوائے نبوت کا شوق چرایا تو اس کی تاویلات کیسے کیں۔یہ جاننے کے لیے پروفیسر سمیر ملک کا مضمون پڑھیے:''مرزا قادیانی..... تاریکی کا سفر'' مرزا کی انھی توجیہات سے احمدیہ پاکٹ بک والے عبدالرحمٰن گجراتی کی بھی تردید ہوتی ہے کہ مرزا کا دعویٰ شروع سے ایک ہی رہا۔ایڈیٹر)

''خاتم'' کا معنی افضل کرنے کی تاویل کا جواب دیتے ہوئے پروفیسر سعید مجتبیٰ ﷾ لکھتے ہیں کہ اس کی تاویل کا جواب تو مرزائیوں کو اپنے گھر سے مل گیا ہے۔

گھر کی شہادت:

خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

① خاتم الاولاد: (اس کی بحث اور حوالہ گزر چکا ہے)

② خاتم الانبیاء:''.....نبی اسرائیل کے ''خاتم الانبیاء'' کا نام جو عیسیٰ ہے.....'' (خاتمہ نصرۃ الحق، ضمیمہ، براہین احمدیہ، صفحہ ب)

③ خاتم الخلفاء:''خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں۔ایک نام اس کا ''خاتم الخلفاء'' ہے۔یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخری میں آنے والا ہے۔'' (چشمہ معرفت، ص: ۳۱۸)

④ محمد ﷺ کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔''

(چشمہ معرفت، ص: ۳۲۴)

⑤ خاتم الانبیاء:''چونکہ ہمارے سید و رسول ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت کوئی نبی نہیں آ سکتا۔اس لیے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام ''محدث'' رکھے گئے ہیں۔

(شہادۃ القرآن ص ۲۸:)

(پروفیسر سعید مجتبیٰ سعید ﷾ کا مکمل مضمون ملاحظہ کیجیے۔الاعتصام، جلد ۵۹، شمارہ: ۳۳)

نوٹ: مرزا کی ایسی صراحتوں کے باوجود آج کل قادیانی مربی نوجوانوں کو تربیت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم کسی بھی ''مولوی'' کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ قرآن و حدیث میں ہمیں دکھا دے کہ خاتم کا لفظ جمع کے صیغے کی طرف مضاف ہوا اور خاتم کا معنی آخری کا ہو۔ایسے مربیوں کو اپنے گھر کی خبر لے لینی چاہیے۔

مگر قادیانی اس کی تاویل کر جاتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ مرزا کی عبارتیں اردو میں ہیں۔ہم عربی ترکیب چاہتے ہیں۔ہم کہتے ہیں کہ یہ عربی تراکیب ہی ہیں جو اردو میں استعمال ہوئیں جیسے ''رسول اللہ'' اور ''کتاب اللہ'' کی ترکیب عربی ہے مگر اردو میں استعمال ہوتی ہیں اس کی اردو کریں گے تو عبارت یہ ہوگی اللہ کے رسول اللہ کی کتاب ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ تمام اردو ترکیبیں ہیں تو ہمیں اس کی عربی بنا دیں۔جبکہ ان میں سے بعض عبارتیں مرزا کی عربی عبارت ہی سے لے لی گئی ہیں۔دیکھیے:

اسی طرح ''خاتم النّبیین'' میں خاتم کے معنی مہر کے کریں تو دو ہی صورتیں سامنے آتی ہیں یا تو ''خاتم النبی'' ہونا چاہیے تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ کی مہر سے تو آپ کے بعد ایک ''نبی'' بننا تھا تو جمع کا صیغہ لانے کا کیا مطلب۔اور اگر نبی ایک سے زیادہ آنے تھے یا آنے ہیں تو مرزائی نبی ﷺ کے بعد گزرے ''نبیوں'' کی فہرست ہمیں بتا دیں۔یا یہ کہہ دیں ہمیں اب بھی کئی نبیوں کے آنے کا انتظار ہے۔

اسی طرح ''خاتم'' کے لفظ میں تاویل کی گنجائش ہے کیونکہ یہ لفظ مشترک ہے جیسے ''عین'' کا لفظ چشمے، آنکھ اور جاسوس وغیرہ کے لیے بولا جاتا ہے جبکہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اسی قسم کی مشابہات کی طرف جاتے ہیں.....لیکن جن احادیث میں واضح الفاظ آئے ہیں، مثلاً

«فإني آخر الانبياء» (صحيح مسلم: ۱۳۹۴) أنا العاقب (صحيح البخاري: ۲۵۳۷) اور خود ''ختم'' کے مادے سے یہ الفاظ بھی ہیں: جئت فختمت الانبياء (صحيح مسلم: ۲۲۸۷)

قادیانیوں کے نزدیک ان کے معنی کیا کیا ہیں؟ (فاروقی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاہور روڈ چنیوٹ

مرکز خاتم النبیین العالمی اہلحدیث



مرکز ہذا میں دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے تشنگانِ علم حصولِ علم میں مصروف ہیں، جن کے جملہ اخراجات (قیام و طعام اور علاج معالجہ وغیرہ) بذمہ مرکز ہیں۔ نیز مرکز میں سالانہ خاتم النبین کانفرنس منعقد کی جاتی ہے اور رمضان المبارک میں ردّ قادیانیت کورس کروایا جاتا ہے جس میں ملک بھر سے طلبا شریک ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں عید الاضحیٰ کے موقع پر چناب نگر (ربوہ) میں غریب مسلمانوں کے لیے گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔

اصحاب خیر جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے لیے مرکز ہذا کو ضرور یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ خیراً

الداعی الی الخیر خادم ختم نبوت، محمد ایوب چنیوٹی (خادم مرکز ہذا) چنیوٹ

Mob. 0300-7716735

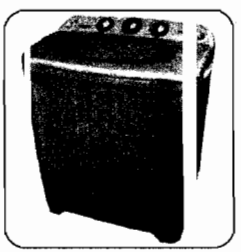
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعتماد اور معیار کے 25 سال

R.T.M No. 129302-04

Yours & mine

ایور فائن ®

EVER FINE





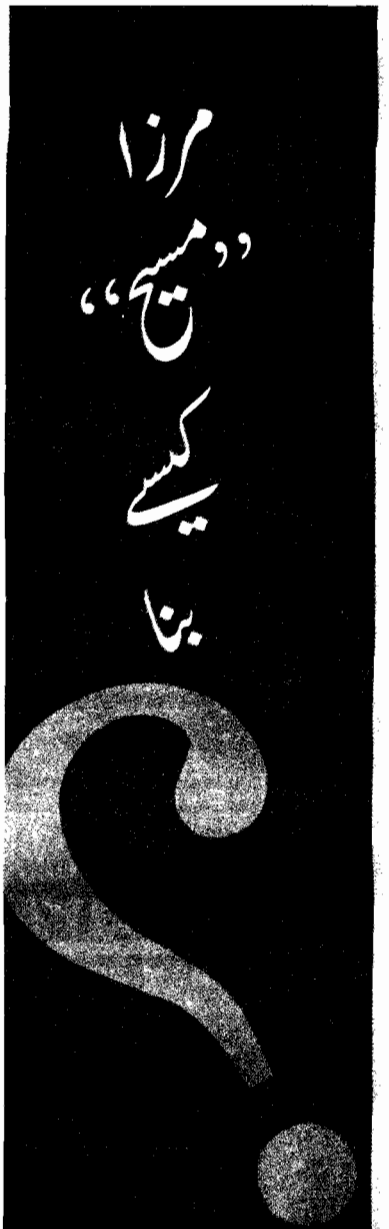

واشنگ مشین، روم کولر، گیزر، کوکنگ رینج

جے جے الیکٹرک انڈسٹری شیر شاہ روڈ بادامی باغ لاہور

Ph:042-6277432,7612376,7603855
E-mail: everfine786@yahoo.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''اس وقت اور اس زمانے میں مجھے اس آیت پر اطلاع بھی نہ تھی کہ میں اس طرح پر عیسیٰ بن مریم بنایا جاؤں گا بلکہ میں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ اور باوجود اس بات کے کہ خدا تعالیٰ نے ''براہین احمدیہ'' حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں اور یہ بھی فرما دیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے مگر میں پھر بھی متنبہ نہ ہوا۔ اور براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میں نے یہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا اور شائع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔''
(براہین احمدیہ 218/5)

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے: ''اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے۔ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشو ونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر حصہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا'' (کشتی نوح ص 68) ''پھر مریم کو جو مراد اس عاجز (مرزا غلام احمد) سے ہے، دردِ زہ تا کھجور کی طرف لے آئی۔'' (کشتی نوح ص 69)

پھر ایک جگہ خود لکھ بیٹھا: ''اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں.....'' (روحانی خزائن 192:3)



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پی پی آر سی - یو پی وی سی

مکمل بلڈنگ سلوشن

افنان ٹریڈرز

سینیٹری اینڈ سرامکس

پروپرائٹر:

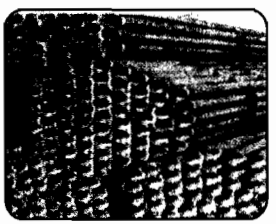
عرفان احمد 0300-7944170

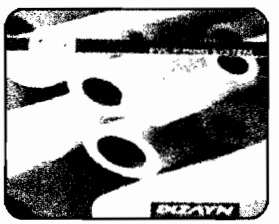
عبدالرحمٰن 0302-7069170

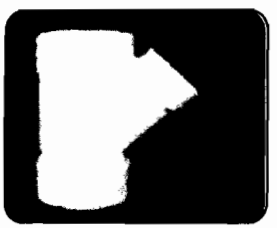
DELTA FIT

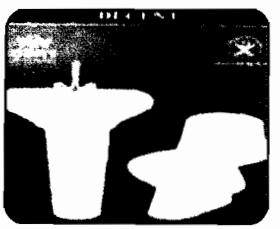
DiZAYN

POLO PIPES™









افنان ٹریڈرز P-77 ریلوے روڈ، فیصل آباد

Ph: 041-2412073 Fax: 041-2610477

E-mail: afantraders@gmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عقیدہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

حافظ محمد امین انجم حفظہ اللہ

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں، زباں میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سنوارتا ہوں، چراغ میرا ہے رات ان کی

قارئین کی

!مرزائیوں سے جب کبھی گفتگو کرنے کا موقع آتا ہے تو وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ گفتگو ''حیاتِ مسیح'' پر ہوگی۔اگر آپ کتاب وسنت سے عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت کر دیں تو ہم جھوٹے ہوئے اور اگر آپ انہیں زندہ ثابت نہ کر سکے تو ہم سچے اور آپ جھوٹے ہوئے۔اس بات سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں تو لازمی ہے کہ ان کی جگہ کوئی اور آئے گا اور جس نے آنا تھا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

مسلمانوں میں حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اس قدر معروف ومسلّم رہا ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی بھی اس عقیدے پر کاربند تھا۔مرزا کا اپنا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔

قارئینِ محترم! اس سے پہلے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں سے عقیدہ نزولِ مسیح بیان کروں، قرآنِ مجید سے ایک نکتہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔اللہ رب العزت نے [سورۂ زخرف :٦١] میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے درمیان میں فرمایا :

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾

''بے شک عیسیٰ (علیہ السلام کا نزول) علامتِ قیامت ہیں، پس تم اس میں ہرگز شک نہ کرو اور میری اتباع کرو، یہ سیدھا راستہ ہے۔''

اس آیت میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ایک کا تعلق سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے اور دوسری بات کا تعلق خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ سے ہے۔

اللہ رب العزت کا فیصلہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ بھیجے جائیں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔اس آیت میں تمام اشکالات کا ازالہ کر دیا گیا ہے جو کسی کند ذہن کے لئے مشکل کا باعث بن سکتے ہیں۔وہ اس طرح کہ کوئی شخص یہ شبہ نہ پیدا کرے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے تو شریعت کس کی ہوگی، اتباع اور اطاعت کس کی کی جائے گی۔اس نزول سے عقیدہ ختمِ نبوت پر اثر تو نہ پڑے گا؟ اس آیت سے اس کا جواب نکلتا ہے کہ اے لوگو! عیسیٰ علیہ السلام کا رفع حیات برحق ہے۔نزول بھی برحق ہے۔لیکن اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اعلان کر دیجئے: ﴿وَاتَّبِعُوْنِىْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾ کہ اتباع واطاعت میری ہوگی۔شریعت میری رہے گی۔اور یہی قرآن پڑھا جائے گا۔معلوم ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آنا بھی برحق ہے اور سرورِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بھی برحق ہے۔نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے عقیدہ ختم نبوت پر کسی طرح کوئی زد نہیں پڑتی۔ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بنایا نہیں جائے گا، اور نہ کسی کو یہ منصب دیا جائے گا۔عیسیٰ علیہ السلام پہلے کے نبی ہیں، اس لیے آپ علیہ السلام کی آمد سے عقیدہ ختم نبوت برقرار رہتا ہے۔

قارئینِ محترم !اب اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔مرزا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نے اپنی مشہور کتاب براہینِ احمدیہ حصہ چہارم پہلی فصل صفحہ ۳۱۳ بقیہ حاشیہ نمبر ۳ ص ۴۹۹۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۹۳ بقیہ حاشیہ در حاشیہ ۴۹۹ میں لکھا ہے:

﴿ هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ﴾

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''

اسی کتاب میں دوسری جگہ صفحہ ۳۱۷ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ ص ۵۰۵۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۶۰۱ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ ص ۵۰۵ پر لکھا ہے:

﴿ رَبُّكُمْ اَنْ یَّرْحَمَ عَلَیْكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِیْنَ حَصِیْرًا ﴾

''یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے، یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدّت، عنف، قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔''

قارئین محترم! ان دونوں حوالوں کو پیشِ نظر رکھ کر چند باتیں عرض ہیں:

(۱) مرزا قادیانی کی جس کتاب سے میں نے یہ حوالے پیش کئے ہیں اس کتاب کا نام ''براہینِ احمدیہ'' ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جسے مرزا نے پچاس حصوں میں شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا، جس کے لئے رقم بھی اکٹھی کی تھی، مگر پانچ حصے لکھ کر کہہ دیا تھا کہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطہ (صفر) کا فرق ہے اس لئے وعدہ پورا ہو گیا۔ (پانچواں حصہ کیسے لکھا یہ دلچسپ بات بھی اسی اشاعت میں موجود ہے۔ تلاش کریں) مرزا قادیانی کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے یہ کتاب اسلام کی حقانیت اور صداقت، دلائل کے ذریعے ثابت کرنے کے لئے لکھی تھی اور اس کتاب میں غیر مسلموں کے عقائد پر نقد و جرح کی ہے۔ قادیانیوں کا ایک مناظر جلال الدین شمس اس کتاب کے مقدمے میں لکھتا ہے کہ آپ نے ''براہینِ احمدیہ'' لکھی ہے جس میں آپ نے قرآنِ مجید کا کلام الٰہی ہونا، مکمل اور بے نظیر ہونا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دعویٰ نبوت اور رسالت میں صادق ہونا نا قابلِ تردید دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ان امور سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ کتاب اسلام کے دفاع میں لکھی تھی۔ اور اس میں لکھے گئے دلائل قادیانی تحریر کی روشنی میں صحیح ہیں۔ اسی کتاب میں نزولِ مسیح کا عقیدہ بھی تحریر کیا ہے۔ جس سے یہ واضح ہو گیا کہ نزولِ مسیح کا عقیدہ ایک دینی اور اسلامی عقیدہ ہے۔

(۲) مرزا قادیانی کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا مسیح علیہ السلام کا نزول، قرآن سے ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے عقیدہ کے اثبات کے لئے قرآن کی دو آیتوں سے دلیل پکڑی ہے اور بتلایا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور جلال کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اتریں گے ،آپ کے ہاتھوں جمیع اقطار و آفاق میں اسلام پھیل جائے گا۔

(۳) مرزا قادیانی نے جب یہ کتاب لکھی تو اس نے دعویٰ کیا کہ اس کتاب کی تصدیق حضرت محمد ﷺ نے فرمائی۔''براھین احمدیہ ''حصہ سوم پہلی فصل صفحہ ۱۴۵ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا ص ۲۴۸۔روحانی خزائن جلد نمبر ا صفحہ ۲۷۵ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا ص ۲۴۸ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''جناب خاتم الانبیاء کو خواب میں دیکھا۔اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے کتاب کا نام کیا رکھا ہے۔خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے ''قطبی'' رکھا ہے۔جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے جو قطب ستارے کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔'' اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی نے نزولِ مسیح کا جو عقیدہ لکھا ہے وہ قرآن سے بھی ثابت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تصدیق شدہ بھی تھا۔اس لحاظ سے نزولِ مسیح کا عقیدہ ہی برحق اور صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مبلّغین کی تاویل:

قادیانی مبلّغین اس حوالہ سے کافی پریشان ہیں اور اس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اس عقیدہ سے نہ صرف توبہ کی بلکہ اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں اس عقیدے کو یہودیانہ عقیدہ، ''تحفۂ گولڑویہ'' میں مرتدانہ عقیدہ اور ''دافع البلاء'' میں مشرکانہ عقیدہ قرار دیا ہے۔یعنی اب مرزا قادیانی کے نزدیک نزولِ مسیح کا عقیدہ یہودیوں، مرتدوں اور مشرکوں کا عقیدہ ہے۔میں اس کے جواب میں عرض کروں گا کہ مرزا قادیانی نے اس عقیدے سے انکار صرف اور صرف اس وجہ سے کیا، کیونکہ وہ خود کسی کے اشارے سے اس کرسی پر قابض ہونا چاہتا تھا۔جب تک وفات مسیح کا عقیدہ اختیار نہ کیا جاتا یہ کرسی اس کے قبضے میں نہ آ سکتی تھی اس لئے اس نے مسیح موعود بننے کے شوق میں وفاتِ مسیح کا عقیدہ وضع کیا۔قرآن و حدیث سے تو اسے کچھ ملا نہ تھا اس لئے اس نے دعویٰ کیا کہ مجھے وحی آ رہی ہے کہ مسیح مر گیا اور اب تو ہی مسیح ہے۔اس نے اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۳۵۷ (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۴۸۵) میں لکھا ''خدا نے اپنی متواتر وحی سے اس عقیدہ کو فاسد قرار دیا اور مجھے کہا کہ تُو ہی مسیح موعود ہے۔''

دوسری جگہ اپنی ''کتاب اعجازِ احمدی'' ضمیمہ نزول المسیح صفحہ ۹ ''روحانی خزائن جلد نمبر ۱۹ صفحہ نمبر ۱۱۳ میں لکھا: ''کہ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارے میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔''

محترم قارئین! مرزا قادیانی کی تحریر میں دو باتیں یاد رکھیں: متواتر وحی اور الہامات۔اس سے یہ نتیجہ نکالنا نہایت آسان ہے کہ مرزا قادیانی نے وفاتِ مسیح کا عقیدہ قرآن و حدیث یا کسی بزرگ یا عالم سے نہیں بلکہ اپنی ''وحی'' سے بدلا ہے۔(جسے میں «وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰی اَوْلِیٰٓءِھِمْ »، بے شک شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں، کے زمرے میں شامل کرتا ہوں) اگر یہ بات حق ہے کہ نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ قرآن میں ہے تو مرزا نے قرآن کی بجائے ''اپنی وحی'' پر اعتبار کیوں کیا؟ حدیث کی بجائے ''اپنے الہامات'' پر بھروسہ کیوں کیا؟ اس سے یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ وفاتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا اپنا ایجاد کردہ ہے۔ دوسری بات یہ کہ مرزا کے بقول حیاتِ مسیح کا عقیدہ یہودیانہ، مرتدانہ اور مشرکانہ ہے۔تو مرزا اپنی زندگی کے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک یہودی، مرتد اور مشرک رہا۔ عجیب بات ہے کہ مرزا اسلام کی خدمت کے لئے براہینِ احمدیہ لکھ رہا ہے اور مرتدانہ عقیدہ زیرِ تحریر تھا۔ مرزا کذاب کا خدا یہودیانہ عقیدہ کی تائید لکھوا رہا تھا اور معاذ اللہ رسولِ اکرم حضرت محمد ﷺ بھی ایک مشرکانہ عقیدہ کی تصدیق کر رہے تھے۔ معاذ اللہ ، ثم معاذ اللہ ۔

قارئینِ محترم! یہ بات ذہن میں رکھیں کہ انبیاء علیہم السلام شروع سے ہی موحد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوتا ہے۔انبیاء علیہم السلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اللہ کے نبی ہمیشہ موحد ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قوموں نے اپنے اپنے نبی کو ساحر و مجنون کہا، ان کا مذاق اڑایا، مگر کسی قوم نے اللہ کے پیغمبر سے یہ نہیں کہا کہ کل تک تم بھی ہمارے ساتھ بتوں کی پوجا کرتے تھے، تم بھی ہماری طرح مشرک تھے۔ حضرت محمد ﷺ کو بھی قوم نے ساحر، مجنون اور شاعر وغیرہ سب کچھ کہا مگر آپ ﷺ پر شرک کا الزام نہیں لگایا۔

لیکن قادیانیوں نے جس شخص کو نبی مانا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بالمقابل رسول تسلیم کیا وہ پچاس سال سے زائد عرصہ تک شرک میں مبتلا رہا، یہودیانہ افکار کا حامل رہا، مرتدانہ عقیدہ پر نہ صرف خود جما رہا بلکہ اسے حیطۂ تحریر میں لا کر غیر مسلموں کے سامنے پیش کرتا رہا۔ بالفاظ دیگر قادیانی امت کا نبی پچاس سال سے زائد عرصہ تک مشرک، مرتد اور یہودی رہا۔

قادیانی مبلّغ ایک اور شبہ پیدا کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنا عقیدہ وحی کی روشنی میں بدلا، یہ بالکل اس طرح ہے جس طرح مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے بعد میں وحی سے قبلہ تبدیل کر لیا۔ مرزا صاحب نے بھی اس طرح کیا، اصل عقیدہ وفات کا ہی ہے۔

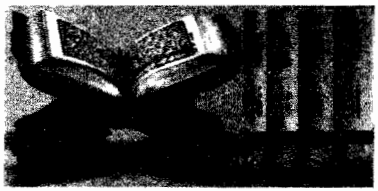
قارئینِ محترم! یہ اشکال اس قدر لغو اور ضعیف ہے جس کی انتہا نہیں۔ آپ ذرا غور کریں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے جو نمازیں پڑھیں، کیا وہ باطل اور لغو تھیں؟ کیا وہ شرک یا ارتداد تھا؟ آج تک کسی نے نہیں کہا کہ وہ نمازیں باطل ہو گئیں جب کہ مرزا قادیانی نے اپنے پہلے عقیدے کو یہودیت، ارتداد اور مشرکوں والا عقیدہ قرار دیا!

دوسری گذارش یہ ہے کہ نماز ادا کرنا ایک عمل ہے، ان کی ادائیگی میں تبدیلی یا فرق ہو جائے تو اثر نہیں پڑتا۔ مثلاً پہلے نبیوں پر بھی نمازیں فرض تھیں، ادائیگی کا طریقہ اور تھا۔ ہماری شریعت میں ادائیگی کا طریقہ اور ہے، مگر عقائد میں تبدیلی نہ ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں رب العالمین اور ہو، عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں اور ہو، اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور ہو۔

قارئین! یاد رکھیں وفاتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ سراسر غیر اسلامی ہے۔ یہ عقیدہ نہ قرآن نے بتایا، نہ حدیثِ پاک نے، اور نہ علمائے امت نے اسے تسلیم کیا۔ مسیح علیہ السلام کی وفات کے جو دلائل قادیانی دیتے ہیں، وہ مرزا کی ''براہینِ احمدیہ'' کی تحریر کے وقت بھی موجود تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مرزا نے ان دلائل سے شبہ نہیں کیا؟ کیوں نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ تحریر کیا؟ اور اگر بعد میں انکار بھی کیا تو صرف اپنی وحی اور الہام پر انحصار کرتے ہوئے انکار کیا۔ حقیقت ہے کہ نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ سچ اور حق ہے۔ جبکہ وفاتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ خود تحریراتِ مرزا کی روشنی میں غلط اور باطل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آخری زمانے میں
آنے والے مسیح علیہ السلام کی شناخت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

لازم ہے کہ مرزا کذاب کو فرمودہ نبی ﷺ کی کسوٹی پر جانچیں، وہ کھرا نکلے تو مانیں۔ کھوٹا نکلے تو اسے مسترد کر دیں۔ اس منصفانہ اصول کو سامنے رکھ کر میں جناب کو بھی آپ ﷺ کی نصیحت پر عمل کرنے، اور مرزا کی حیثیت پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہوں اور اس سلسلہ میں چند نکات مختصراً عرض کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت مسیح علیہ السلام کب آئیں گے؟

اس سلسلہ میں سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کب آئیں گے؟ کس زمانے میں ان کی تشریف آوری ہوگی؟ اس کا جواب خود مرزا ہی کی زبان سے سننا بہتر ہوگا۔ مرزا اپنے نشانات ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

پہلا نشان:

«قال رسول اللّٰہ ﷺ ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الأمة علی رأس کل مائة من یجدد علیھا دینھا»

(سنن أبی داؤد، حدیث:٤٢٩١ والصحیحة:٢/١٤٨)

''اللہ ہر صدی کے آغاز پر اس امت کے لیے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے دین کو تازہ کرے گا۔''

اور یہ بھی اہل سنت کے درمیان متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا، اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں؟ یہود و نصاریٰ دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے۔ اگر چاہو تو پوچھ لو۔

(حقیقة الوحی، ص: ١٩٣)

مرزا نے اپنی دلیل کو تین مقدموں سے ترتیب دیا ہے:

(الف) ارشاد نبوی ﷺ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا۔

(ب) اہل سنت کا اتفاق کہ آخری صدی کا آخری مجدد مسیح ہوگا۔

(ج) یہود و نصاریٰ کا اتفاق کہ مرزا کا زمانہ آخری ہے۔

نتیجہ ظاہر ہے کہ اگر چودھویں صدی آخری زمانہ ہے تو اس میں آنے والا مجدد ''آخری مجدد'' ہوگا اور جو ''آخری مجدد'' ہوگا لازماً وہی مسیح موعود بھی ہوگا۔ لیکن اگر چودھویں صدی کے اختتام پر پندرھویں صدی شروع ہوگئی تو فرمودہ نبی ﷺ کے مطابق اس کے آغاز پر بھی کوئی مجدد آئے گا، اس کے بعد سولہویں صدی شروع ہوئی تو لازماً اس کا بھی کوئی مجدد ضرور ہوگا۔

پس نہ چودھویں صدی آخری زمانہ ہوا اور نہ مرزا کے ''آخری مجدد'' ہونے کا دعویٰ صحیح ہوا۔ اور جب وہ ''آخری مجدد'' نہ ہوا تو مہدی یا مسیح بھی نہ ہوا۔ کیونکہ اہل سنت میں یہ امر متفق علیہ ہے کہ ''آخری مجدد'' اس امت کے حضرت مسیح علیہ السلام ہوں گے۔'' اگر آپ صرف اسی ایک نکتہ پر بنظر انصاف غور فرمائیں تو آپ کا فیصلہ یہ ہوگا کہ مرزا کذاب کا دعویٰ غلط ہے۔ وہ مسیح اور مہدی نہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کتنی مدت قیام فرمائیں گے؟

زمانہ نزول مسیح کا تصفیہ ہو جانے کے بعد دوسرا سوال یہ ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح علیہ السلام کتنی مدت زمین پر قیام فرمائیں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ احادیث طیبہ میں ان کی مدت قیام چالیس سال ذکر فرمائی گئی ہے۔(ص ۱۹۲، از مرزا محمود احمد) یہ مدت خود مرزا کو بھی مسلم ہے، بلکہ اپنے بارے میں اس کا چہل (۴۰) سالہ دعوت کا الہام بھی ہے، چنانچہ اپنے رسالہ ''نشان آسمانی'' میں شاہ نعمت اللہ ولی کے شعر:

''تا چہل سال اے برادر من
دور آں شہسوار می بینم''

کو نقل کر کے لکھتا ہے:

''یعنی اس روز سے جو امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا، چالیس برس تک زندگی کرے گا، اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لیے الہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسّی ۸۰ برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے۔ جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے۔''

(نشانِ آسمانی، ص:۱۳ طبع چہارم اگست ۱۹۳۴)

مرزا کے اس حوالے سے واضح ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام چالیس برس زمین پر رہیں گے اور سب جانتے ہیں کہ مرزا نے ۱۸۹۱ء میں مسیحیت کا دعویٰ کیا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو واصلِ جہنم ہو گیا۔ گویا مسیح ہونے کے دعوے کے ساتھ کل ساڑھے سترہ برس دنیا میں رہا۔ اور اگر اس کے ساتھ وہ زمانہ بھی شامل کر لیا جائے جبکہ اس کا دعویٰ صرف مجددیت کا تھا، مسیحیت کا نہیں تھا، تب بھی جون ۱۸۹۲ء (جو ''نشان آسمانی'' کا سن تصنیف ہے) تک ''دس برس کامل'' کا زمانہ اس میں مزید شامل کرنا ہوگا اور اس کی مدت قیام ۲۶ سال بنے گی۔ لہٰذا فرمودہ نبوی ﷺ (چالیس برس زمین پر رہیں گے) کے معیار پر تب بھی وہ پورا نہ اترا اور نہ اس کا دعویٰ مسیحیت بھی صحیح ثابت ہوا۔ یہ دوسرا نکتہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا کذاب مسیح نہیں تھا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے احوال شخصیہ

(الف) شادی اور اولاد:

حضرت مسیح علیہ السلام زمین پر تشریف لانے کے بعد شادی کریں گے۔ اور ان کے اولاد ہوگی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۴۸۰)

یہ بات مرزا کو بھی مسلّم ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ''نکاح آسمانی'' کی تائید میں کہتا ہے:

''اس پیش گوئی کی تصدیق کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے پیش گوئی فرمائی ہوئی ہے: ''یتزوج ویولدلہ'' یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا، اور صاحب اولاد ہوگا، اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا۔ اور اولاد سے مراد خاص اولاد ہے، جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔''

بلاشبہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے پورا ہونے سے منکر ہو اس کے سیاہ دل ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

مرزا کی یہ تحریر ۱۸۹۶ء کی ہے، اس وقت مرزا کی دو شادیاں ہو چکی تھیں۔ اور دونوں سے اولاد بھی موجود تھی۔ مگر بقول اس کے ''اس میں کچھ خوبی نہیں'' لیکن جس شادی کو بطور نشان ہونا تھا اور اس سے جو ''خاص اولاد'' پیدا ہونی تھی، جس کی تصدیق کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ''یتزوج ویولدلہ'' فرمایا تھا وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مرزا کو نصیب نہ ہوسکی۔لہٰذا وہ اس معیار نبوی پر بھی پورا نہ اترا۔ اور جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسیح کے لیے اس خاص شادی اور اس سے اولاد کا ہونا کچھ ضروری نہیں، اسکے بغیر بھی کوئی شخص ''مسیح موعود'' کہلا سکتا ہے، تو مرزا کے بقول آنحضرت ﷺ نے مندرجہ بالا ارشاد میں ان ہی سیاہ دل منکروں کے شبہات کا ازالہ فرمایا ہے۔ یہ تیسرا نکتہ ہے جس سے ثابت ہوا کہ مرزا کذاب مسیح نہیں تھا۔

حج وزیارت:

آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے حالات ذکر کرتے ہوئے ان کے حج وعمرہ کرنے اور روضہ مبارکہ پر حاضر ہو کر سلام پیش کرنے کو بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔(مستدرک حاکم ج۲،ص۵۹۵)

مرزا کو بھی یہ معیار مسلّم تھا۔ چنانچہ ''ایام الصلح'' میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ آپ نے اب تک حج کیوں نہیں کیا، کہتا ہے:

''ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔'' (ص۱۶۸)

ایک اور جگہ مرزا کے ملفوظات میں ہے:

''مولوی محمد حسین بٹالوی کا خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں سنایا گیا، جس میں اس نے اعتراض کیا تھا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے۔اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے، ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں، بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سخت جان ابھی باقی ہیں۔ ان سے فرصت اور غفلت ہو لے۔''

مگر سب دنیا جانتی ہے کہ مرزا حج وزیارت کی سعادت سے آخری لمحہ حیات تک محروم رہا لہٰذا وہ اس معیار نبوی ﷺ کے مطابق بھی مسیح موعود نہ ہوا۔

وفات اور تدفین:

حضرت مسیح علیہ السلام کے حالات میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی مدت قیام پوری کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوگا۔مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے، اور انہیں روضہ اطہر میں حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔

مرزا بھی اس معیار نبوی ﷺ کو تسلیم کرتا ہے۔''کشتی نوح'' میں تحریر کرتا ہے:''آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔'' (ص:۱۵)

''ممکن ہے کوئی مثیل مسیح ایسا بھی آ جائے جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس دفن ہو۔'' (ازالہ اوہام، ص:۴۷۰)

اور سب دنیا جانتی ہے کہ مرزا کذاب کو روضہ اطہر کی ہوا بھی نصیب نہ ہوئی۔ وہ تو ہندوستان کے قصبہ قادیان میں دفن ہوا۔لہٰذا وہ مسیح موعود بھی نہ ہوا۔

حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے:

جس مسیح علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ نے سلام پہنچانے کا حکم فرمایا ہے ان کے بارے میں یہ وضاحت بھی فرمادی ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہونگے۔ یہ معیار نبوی خود مرزا کو بھی تسلیم ہے، چنانچہ ''ازالہ اوہام'' میں لکھتا ہے:

''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔(ص:۸۱)

اور سب کو معلوم ہے کہ مرزا کی والدہ چراغ بی بی تھی اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ عورت کے پیٹ کا نام آسمان نہیں۔ لہٰذا مرزا کذاب مسیح نہ ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح علیہ السلام کے کارنامے:

آنحضرت ﷺ نے جس مسیح کے آنے کی خبر دی اور جنہیں سلام پہنچانے کا حکم فرمایا ان کے کارنامے بڑی تفصیل سے امت کو بتائے۔ مثلاً صحیح بخاری کی حدیث میں ہے:

« والذی نفسی بیده لیوشکن أن ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب»

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے اور لڑائی موقوف کر دیں گے۔''

(صحیح البخاری، حدیث:۲۲۲)

اس حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد از نزول متعدد کارنامے مذکور ہیں۔ ان کی مختصر تشریح کرنے سے پہلے لازم ہے کہ ہم اس حقیقت کو من وعن تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں جو آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کر بیان فرمائی ہے۔ کیونکہ قسم اسی جگہ کھائی جاتی ہے جہاں اس حقیقت کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہو، یا وہ مخاطبین کو کچھ عجوبہ اور اچنبھا معلوم ہوتی ہو اور اسے بغیر کسی تاویل کے تسلیم کرنے پر آمادہ نظر نہ آتے ہوں۔ قسم کھانے کے بعد جو لوگ اس قسم کو سچا سمجھیں گے وہ اس حقیقت کو بھی تسلیم کریں گے۔ لیکن جو لوگ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے گریز کریں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ انہیں قسم کھانے والے کی کسی قسم پر بھی اعتبار نہیں اور نہ وہ اسے سچا ماننے کے لیے تیار ہیں۔ یہ بات خود مرزا کو بھی مسلّم ہے۔ وہ لکھتا ہے:

« والقسم یدل علی أن الخبر محمول علی الظاهر، لا تاویل فیه ولا استثناء »

''قسم اس امر کی دلیل ہے کہ خبر اپنے ظاہر پر محمول ہے۔ اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء۔'' (حمامة البشری، ص:۱۴)

مسیح علیہ السلام کون ہیں؟

آنحضرت ﷺ قسم کھا کر فرماتے ہیں:

① ''آنے والے مسیح کا نام عیسیٰ ہوگا'' جبکہ مرزا کا نام غلام احمد تھا، ذرا غور فرمایئے، کہ کہاں عیسیٰ اور کہاں غلام احمد؟ ان دونوں ناموں کے درمیان کیا جوڑ؟

② ''مسیح کی والدہ کا نام مریم صدیقہ ہے'' جبکہ مرزا کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔

③ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، جب کہ مرزا نازل نہیں ہوا۔

یہ تینوں خبریں آنحضرت ﷺ نے حلفاً دی ہیں۔ اور ابھی ابھی معلوم ہو چکا ہے کہ جو خبر قسم کھا کر دی جائے اس میں کسی تاویل اور کسی استثنا کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اب انصاف فرمایئے کہ جو لوگ آنحضرت ﷺ کی ان حلفیہ خبروں میں تاویل کرتے ہیں کیا ان کا آنحضرت ﷺ پر ایمان ہے؟ یا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں!

حاکم وعادل:

آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بارے میں حلفیہ خبر دی ہے کہ وہ حاکم و عادل کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور ملت اسلامیہ کی سربراہی اور حکومت وخلافت کے فرائض انجام دیں گے۔ اس کے برعکس مرزا کئی پشتوں سے انگریزوں کا محکوم اور غلام چلا آتا تھا۔ اس کا خاندان انگریزی سامراج کا ٹوڈی تھا۔ خود مرزا کا کام انگریزوں کے لیے مسلمانوں کی جاسوسی کرنا تھا، اور وہ انگریزوں کی غلامی پر فخر کرتا تھا اسے ایک دن کے لئے بھی کسی جگہ کی حکومت نہیں ملی۔ اس لئے اس پر آنحضرت ﷺ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ارشاد صادق نہیں آتا۔ چنانچہ وہ خود لکھتا ہے:

''ممکن ہے اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے ظاہری الفاظ صادق آ سکیں، کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔''

(ازالہ اوھام، ص: ۲۰۰و روحانی خزائن، ج: ۳، ص ۱۹۷)

پس جب مرزا بقول خود حکومت و بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا، اور اس پر فرمان نبوی کے الفاظ صادق ہی نہیں آتے تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق وہ مسیح نہ ہوا۔

کسر صلیب:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا سب سے اہم اور اصل مشن اپنی قوم کی اصلاح کرنا ہے اور ان کی قوم کے دو حصے ہیں: ایک مخالفین یعنی یہود، اور دوسرے محبین، یعنی نصاریٰ۔

ان کے نزول کے وقت یہود کی قیادت دجال یہودی کے ہاتھ میں ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر سب سے پہلے دجال کو قتل اور یہود کا صفایا کریں گے۔ (میں اسے آگے چل کر ذکر کروں گا۔) ان سے نمٹنے کے بعد آپ اپنی قوم نصاریٰ کی طرف متوجہ ہوں گے، اور ان کی غلطیوں کی اصلاح فرمائیں گے، ان کے اعتقادی بگاڑ کی ساری بنیاد عقیدہ تثلیث، کفارہ اور صلیب پرستی پر مبنی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے واضح ہو جائے گا کہ وہ بھی دوسرے انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں، لہٰذا تثلیث کی تردید ان کا سراپا وجود ہوگا، کفارہ اور صلیب پرستی کا مدار اس پر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ سولی پر لٹکایا گیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بقید حیات ہونا ان کے عقیدہ کفارہ اور تقدس صلیب کی نفی ہوگی۔ اس لیے تمام عیسائی، اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے اور اپنے سارے عقائد باطلہ سے توبہ کر لیں گے، اور ایک بھی صلیب دنیا میں باقی نہیں رہے گی۔

خنزیر خوری ان کی ساری معاشرتی برائیوں کی بنیاد تھی۔ (اور اب بھی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ جس سے عیسائیوں کے اعتقادی اور معاشرتی بگاڑ کی ساری بنیادیں منہدم ہو جائیں گی۔ اور خود نصاریٰ مسلمان ہو کر صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا کام کریں گے۔ اور جو شخص صلیبی طاقتوں کا جاسوس ہو اسے کسر صلیب کی توفیق ہو بھی کیسے سکتی تھی؟

یہ ہے وہ ''کسر صلیب'' جس کو آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے ذیل میں حلفاً بیان فرمایا ہے۔

مرزا کو کسر صلیب کی توفیق جیسی ہوئی وہ کسی بیان کی محتاج نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی مزعومہ ''کسر صلیب'' کے دور میں عیسائیت کو روز افزوں ترقی ہوئی۔ خود مرزا کا بیان ملاحظہ فرمائیے:

''اور جب تیرھویں صدی کچھ نصف سے زیادہ گذر گئی تو ایک دفعہ اس دجالی گروہ کا خروج ہوا اور پھر ترقی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اس صدی کے اواخر میں بقول پادری ہیکر صاحب پانچ لاکھ تک صرف ہندوستان میں ہی کرسٹان شدہ لوگوں کی نوبت پہنچ گئی اور اندازہ کیا گیا کہ قریباً بارہ سال میں ایک لاکھ آدمی عیسائی مذہب میں داخل ہو جاتا ہے۔'' (ازالہ اوھام، ص: ۴۹۱)

یہ تو مرزا کی سبز قدمی سے اس کی زندگی میں حال تھا، اب ذرا اس کے دنیا سے رخصت ہونے کا حال سنئے۔ اخبار الفضل قادیان ۱۹ جون ۱۹۴۱ء کی اشاعت صفحہ ۵ پر لکھتا ہے:

''کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے ۱۳۷ مشن کام کر رہے ہیں۔ یعنی ہیڈ مشن، ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہیڈ مشنوں میں اٹھارہ سو سے زائد پادری کام کر رہے ہیں۔ (۴۰۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہسپتال ہیں جن میں (۵۰۰) ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ (۴۳) پریس ہیں اور تقریباً (۱۰۰) اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔ (۵۱) کالج (۶۱۷) ہائی سکول اور (۶۱) ٹریننگ کالج ہیں۔اور (۲۸۸۶) ہندوستانی مناد کام کرتے ہیں۔ان کے ماتحت (۵۰۷) پرائمری اسکول ہیں جن میں (۱۸۶۷۵) آدمیوں کی پرورش ہو رہی ہے اور ان سب کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے روزانہ (۴۴۲) مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں۔ان کے مقابلہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ وہ تو شاید اس کام کو قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔ (یوں بھی یہ چارج مسیح کے سپرد کیا جا چکا تھا۔اس لیے مسلمانوں کو اس طرف توجہ کیوں ہوتی؟..... ناقل) احمدی جماعت کو سوچنا چاہیے کہ عیسائیوں کی مشنریوں کی تعداد کے اس قدر وسیع جال کے مقابلے میں اس کی مساعی کی کیا حیثیت ہے۔ ہندوستان بھر میں ہمارے دو درجن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن مشکلات میں کام کر رہے ہیں انہیں بھی ہم خوب جانتے ہیں۔''

دیدہ عبرت سے ''الفضل'' کی رپورٹ پڑھئے کہ ۱۹۴۱ء میں (۸۱۷۶۰) اکیاسی ہزار سات سو ساٹھ آدمی سالانہ کے حساب سے صرف ہندوستان میں عیسائی ہو رہے تھے، باقی سب دنیا کا قصہ الگ رہا۔اب انصاف سے بتایئے کہ کیا یہی ''کسر صلیب'' تھی جس کی خوشخبری رسول اللہ ﷺ حلفاً دے رہے ہیں اور کیا یہی ''کاسر صلیب'' مسیح ہے جسے سلام پہنچانے کی آپ ﷺ وصیت فرما رہے ہیں؟ کسوٹی آپ کے سامنے پیش کر دی ہے۔اگر آپ کھوٹے کھرے کو پرکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو آپ کے ضمیر کو فیصلہ کرنا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ ''مسیح قادیانی'' کو ''کاسر صلیب'' کہہ کر سلام نہیں بھجوا رہے۔وہ کوئی اور ہی مسیح ہوگا جو چند دنوں میں عیسائیت کے آثار کا روئے زمین سے صفایا کر دے گا۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔

مرزا کی کوئی بات تاویلات کی بیساکھیوں کے بغیر کھڑی نہیں ہو سکتی تھی، حالانکہ میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ آنحضرت ﷺ کا حلفیہ بیان ہے جس میں تاویلات کی سرے سے گنجائش ہی نہیں، اسی لئے مرزا نے ''کسر صلیب'' کے معنی ''موت مسیح کا اعلان'' کرنے کے کئے۔چونکہ مرزا نے بزعم خود مسیح علیہ السلام کو مار کر (نعوذ باللہ) یوز آسف کی قبر واقع محلہ خانیار، سرینگر میں انہیں دفن کر دیا۔اس لئے فرض کر لینا چاہیے کہ بس صلیب ٹوٹ گئی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرزا نے بہت سی جگہ اس بات کو بڑے طمطراق سے بیان کیا ہے کہ میں نے عیسائیوں کا خدا مار دیا، ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

''اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لیے ہے، ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لیے، دوسرا شیطان کو مارنے کے لیے۔''

(ملفوظات، ص: ۶۰ جلد: ۱۰)

اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو عقل وفہم کی دولت عطا فرمائی ہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ ہندوستان میں عیسائیوں کے خدا کو مارنے کا سہرا سرسید کے سر پر ہے، جس زمانے میں مرزا حیات مسیح کا عقیدہ رکھتا تھا اور براہین احمدیہ میں ص ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۵ میں قرآنِ کریم کی آیات اور اپنے الہامات کے حوالے دے کر حیات مسیح ثابت کرتا تھا، سرسید بزعم خود اسی وقت عیسیٰ علیہ السلام کی موت (نعوذ باللہ) از روئے قرآن ثابت کر چکے تھے۔حکیم نور الدین، مولوی عبدالکریم، مولوی محمد احسن امروہی اور کچھ جدید تعلیم یافتہ طبقہ سرسید کے نظریات سے متاثر ہو کر وفات مسیح کا قائل تھا۔اس لیے اگر وفات مسیح ثابت کرنا ''کسر صلیب'' ہے تو ''مسیح موعود'' اور ''کاسر صلیب'' کا خطاب مرزا کو نہیں بلکہ سر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سید احمد خان کو ملنا چاہیے۔

اور اس بات پر بھی غور فرمایئے کہ عیسائیوں کی صلیب پرستی اور کفارہ کا مسئلہ صلیب کے اس تقدس پر مبنی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) صلیب پر لٹکائے گئے اور اس نکتہ کو مرزا نے خود تسلیم کر لیا۔ مرزا کو عیسائیوں سے صرف اتنی بات میں اختلاف ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے، بلکہ کالمیّت (مردہ کی مانند) ہو گئے تھے اور بعد میں اپنی طبعی موت مرے۔

بہر حال مرزا کو عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر لٹکایا جانا بھی مسلّم اور ان کا فوت ہو جانا بھی مسلّم۔ اس سے تو عیسائیوں کے عقیدہ و تقدس صلیب کی تائید ہوئی نہ کہ ''کسر صلیب'' ہوئی۔

اس کے برعکس اسلام یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر لٹکائے جانے کا افسانہ ہی یہودیوں کا خود تراشیدہ ہے، جسے عیسائیوں نے اپنی جہالت سے مان لیا ہے۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صلیب پر لٹکائے گئے اور نہ صلیب کے تقدس کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے، اور یہی وہ حقیقت ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر کھلے گی، اور دونوں قوموں پر ان کی غلطی واضح ہو جائے گی۔ جس کے لیے نہ مناظروں اور اشتہاروں کی ضرورت ہوگی نہ ''لندن کانفرنسوں'' کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود سامی ان کے عقائد کے غلط ہونے کی خود دلیل ہوگا۔

لڑائی موقوف، جزیہ بند:

صحیح بخاری کی مندرجہ بالا حدیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک کارنامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''یضع الحرب'' بیان فرمایا ہے، یعنی وہ لڑائی اور جنگ کو ختم کر دیں گے۔ اور دوسری روایات میں اس کی جگہ ''ویضع الجزیۃ'' کے لفظ ہیں، یعنی جزیہ موقوف کر دیں گے۔

مرزا نے اپنی کتابوں میں بے شمار جگہ اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے انگریزی حکومت کی دائمی غلامی اور ان کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا۔ حالانکہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد لوگوں کے مذہبی اور نفسانی اختلافات مٹ جائیں گے (جیسا کہ آگے ''زمانہ کا نقشہ'' کے ذیل میں آتا ہے) اس لیے نہ لوگوں کے درمیان کوئی عداوت و کدورت باقی رہے گی۔ نہ جنگ وجدال..... اور چونکہ تمام مذاہب مٹ جائیں گے، اس لیے جزیہ بھی ختم ہو جائے گا۔

ادھر مرزا کی سبز قدمی سے اب تک دو عالمی جنگیں ہو چکی ہیں، روزانہ کہیں نہ کہیں جنگ جاری ہے اور تیسری عالمی جنگ کی تلوار انسانیت کے سروں پر لٹک رہی ہے اور مرزا جزیہ تو کیا بند کرتا وہ اور اس کی جماعت آج تک خود غیر مسلم قوتوں کی باج گزار ہے، اب انصاف فرمایئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی جو یہ علامت حلفاً بیان فرمائی کہ ان کے زمانے میں لڑائی بند ہو جائے گی تو جزیہ موقوف ہو جائے گا کیا یہ علامت مرزا میں پائی گئی؟ اگر نہیں، اور یقیناً نہیں تو (خود سوچیں کہ) مرزا کذاب کو مسیح ماننا کتنی غلط بات ہے۔

قتل دجّال:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ ''قتل دجّال'' ہے۔ احادیث طیبہ کی روشنی میں دجال کا مختصر قصہ یہ ہے کہ وہ یہود کا رئیس ہوگا، ابتداء میں نیکی و پارسائی کا اظہار کرے گا، پھر نبوت کا دعویٰ کرے گا اور بعد میں خدائی کا۔ وہ آنکھ سے کانا ہوگا۔ ماتھے پر ''کافر'' یا ''ک، ف، ر'' لکھا ہوگا۔ جسے ہر خواندہ ناخواندہ مسلمان پڑھے گا، اس نے اپنی جنت و دوزخ بھی بنا رکھی ہوگی۔ اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس کے ہمراہ ہوں گے۔ شام و عراق کے درمیان سے خروج کرے گا، اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا، چالیس دن تک زمین میں اودھم مچائے گا، ان چالیس دنوں میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا ایک ماہ کے برابر، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ۳۶۰ دن معمول کے مطابق ہوں گے۔ وقت ایسی تیزی سے مسافت طے کرے گا جیسے ہوا کے پیچھے بادل ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اس کے خوف سے بھاگ کر پہاڑوں پر چلے جائیں گے۔

حق تعالیٰ کی طرف سے اس کو فتنہ واستدراج دیا جائے گا۔اس کے خروج سے پہلے تین سال ایسے گزریں گے کہ پہلے سال ایک تہائی بارش اور ایک تہائی غلہ کی کمی ہو جائے گی، دوسرے سال دو تہائی کی کمی ہوگی اور تیسرے سال نہ بارش کا قطرہ برسے گا اور نہ زمین میں کوئی روئیدگی ہو گی۔ اس شدت قحط سے حیوانات اور درندے تک مریں گے۔ جو لوگ دجال پر ایمان لائیں گے ان کی زمینوں پر بارش ہوگی اور ان کی زمین میں روئیدگی ہوگی، ان کے چوپائے کوکھیں بھرے ہوئے چراگاہ سے لوٹیں گے، اور جو لوگ اس کو نہیں مانیں گے وہ مفلوک الحال ہوں گے، ان کے سب مال مویشی تباہ ہو جائیں گے۔

دجال ویران پر سے گزرے گا تو زمین کو حکم دے گا کہ اپنے خزانے اگل دے چنانچہ خزانے نکل کر اس کے ہمراہ ہولیں گے۔

وہ ایک دیہاتی اعرابی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے اونٹ زندہ کر دوں تو مجھے مان لے گا؟ وہ کہے گا ضرور! چنانچہ شیطان اس کے اونٹوں کی شکل میں سامنے آئیں گے اور وہ سمجھے گا کہ واقعی اس کے اونٹ زندہ ہو گئے ہیں اور اس شعبدہ کی وجہ سے دجال کو خدا مان لے گا۔

اسی طرح ایک شخص سے کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو مجھے مان لے گا؟ وہ کہے گا ضرور، چنانچہ اس کے باپ اور بھائی کی قبر پر جائے گا تو شیاطین اس کے باپ اور بھائی کی شکل میں سامنے آ کر کہیں گے ہاں! یہ خدا ہے، اسے ضرور مانو۔

اس قسم کے بے شمار شعبدوں سے وہ اللہ کی مخلوق کو گمراہ کرے گا، اور اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے ہی ہوں گے جو اس کے دجل و فریب اور شعبدوں اور کرشموں سے متاثر نہیں ہوں گے۔ اس لیے آنحضرت ﷺ نے وصیت فرمائی جو شخص خروج دجال کی خبر سنے اس سے بھاگ جائے۔

بالآخر دجال اپنے لاؤلشکر سمیت مدینہ طیبہ کا رخ کرے گا، مگر مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، بلکہ احد پہاڑ سے پیچھے پڑاؤ کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کا رخ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہیں جا کر وہ ہلاک ہوگا۔

دجال جب شام کا رخ کرے گا تو اس وقت حضرت امام مہدی علیہ الرضوان قسطنطنیہ کے محاذ پر نصاریٰ سے مصروف جہاد ہوں گے، خروج دجال کی خبر سن کر ملک شام کو واپس آئیں گے، اور دجال کے مقابلے میں صف آراء ہوں گے، نماز فجر کے وقت، جب کہ نماز کی اقامت ہو چکی ہو گی، عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کا حکم فرمائیں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ وہ آپ کو دیکھتے ہی بھاگ کھڑا ہوگا۔ اور سیسے کی طرح پگھلنے لگے گا۔ آپ ''باب لد'' پر (جو اس وقت اسرائیلی مقبوضات میں ہے) اسے جالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کر کے کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد پر قتل کریں گے'' فرماتے ہیں:

''اس بات میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نافع بن عقبہ رضی اللہ عنہ، ابی برزہ رضی اللہ عنہ، کیسان رضی اللہ عنہ، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابی امامہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ، عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ (یعنی پندرہ صحابہ رضی اللہ عنہم) سے احادیث مروی ہیں، یہ حدیث صحیح ہے۔''

یہ ہے وہ دجال جس کے قتل کرنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہے اور جس کے قاتل کو سلام پہنچانے کا حکم فرمایا ہے۔

کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو تو اس کی بات اور ہے، لیکن جو شخص آپ پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے اسے انصاف کرنا چاہیے کہ کیا ان صفات کا حامل دجال کبھی اس دنیا میں نکلا ہے اور کیا کسی عیسیٰ بن مریم نے اسے قتل کیا ہے؟

جس طرح مرزا کی مسیحیت خود ساختہ تھی اسی طرح اسے دجال بھی مصنوعی تیار کرنا پڑا، چنانچہ اس نے کہا کہ عیسائی پادریوں کا گروہ دجال ہے۔ یہ بات مرزا نے اتنی تکرار سے لکھی ہے کہ اس کے لیے کسی حوالے کی ضرورت نہیں۔

اول تو یہ پادری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پہلے سے چلے آ رہے تھے۔ اگر یہی دجال ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانے میں فرما دیتے کہ یہ دجال ہیں۔ پھر کیا وہ نقشہ اور دجال کی وہ صفات و احوال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں، ان عیسائی پادریوں میں پائے جاتے ہیں؟

اور اگر مرزا کی اس تاویل کو صحیح بھی فرض کر لیا جائے تو عقل و انصاف سے فرمایا جائے کہ کیا مرزا کی مسیحیت سے پادری ہلاک ہو چکے ہیں؟ اور اب دنیا میں کہیں عیسائی پادریوں کا وجود باقی نہیں رہا؟ یہ تو ایک مشاہدے کی چیز ہے جس کے لیے قیاس و منطق لڑانے کی ضرورت نہیں۔ اگر مرزا کا دجال قتل ہو چکا ہے تو پھر یہ دنیا میں عیسائی پادریوں کی کیوں بھرمار ہے؟ دنیا میں عیسائیت روز افزوں ترقی کیوں کر رہی ہے؟

مسیح علیہ السلام کے زمانے کا عام نقشہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بابرکت زمانے کا نقشہ بھی بڑی وضاحت و تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اختصار کے مدنظر میں یہاں بطور نمونہ صرف ایک حدیث کا ترجمہ نقل کرتا ہوں جسے مرزا محمود احمد نے حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۱۹۲ پر نقل کیا ہے۔ یہ ترجمہ بھی خود مرزا محمود احمد کے قلم سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں، اور دین ایک ہوتا ہے، اور میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں، کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں، اور وہ نازل ہونے والا ہے، پس جب اسے دیکھو تو پہچان لو کہ وہ درمیانہ قامت، سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ، زرد کپڑے پہنے ہوئے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا، گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو۔ اور وہ صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیر کو قتل کر دے گا اور جزیہ ترک کر دے گا اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا۔ اس کے زمانے میں سب مذاہب ہلاک ہو جائیں گے، اور صرف اسلام ہی رہ جائے گا اور شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائے بیلوں کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے، اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے، اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے۔ عیسیٰ بن مریم چالیس سال زمین پر رہیں گے اور پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔''

اس حدیث کو بار بار بنظر عبرت پڑھا جائے، کیا مرزا کے زمانے کا یہی نقشہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لڑائی بند ہو جائے گی مگر اخباری رپورٹ کے مطابق اس صدی میں صرف ۲۴ دن ایسے گزرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جب زمین انسانی خون سے لالہ زار نہیں ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں امن و آشتی کا یہ حال ہوگا کہ دو آدمیوں کے درمیان تو کیا دو درندوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی۔ مگر یہاں خود مرزا کی جماعت میں عداوت و نفرت کے شعلے بھڑک رہے ہیں، دوسروں کی تو کیا بات!

دنیا سے بے رغبتی اور انقطاع الی اللہ:

صحیح بخاری شریف کی حدیث کے آخر میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ''عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں مال سیلاب کی طرح بہہ پڑے گا، یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔''

(صحیح البخاری، حدیث:۳٤٤۸)

اس کی وجہ یہ ہوگی کہ ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے دنیا کو قیامت کے قریب آ لگنے کا یقین ہو جائے گا، اس لیے ہر شخص پر دنیا سے بے رغبتی اور انقطاع الی اللہ کی کیفیت غالب آ جائے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت کیمیا اثر اس جذبے کو مزید جلا بخشے گی۔ دوسرے زمین اپنی تمام تر برکتیں اگل دے گی اور فقر و افلاس کا خاتمہ ہو جائے گا حتیٰ کہ کوئی شخص زکوٰۃ لینے والا بھی نہیں رہے گا۔ اس لیے مالی عبادات کے بجائے نماز ہی ذریعہ تقرب رہ جائے گی اور دنیا و مافیہا کے مقابلے میں ایک سجدے کی قیمت زیادہ ہوگی۔

مرزا کے زمانے میں اس کے بالکل برعکس حرص اور لالچ کو ایسی ترقی ہوئی کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی اتنی ترقی اسے شاید کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔

حرف آخر:

اللہ عزّ وجل اور رسول ﷺ کے فرمودات کو سامنے رکھ کر مرزا کی حالت پر غور فرمائیں۔ اگر مرزا مسیح ثابت ہو جائے تو بے شک اس کو مانیں۔ اور اگر وہ معیار نبوی پر پورا نہیں اترتا تو اس کو ''مسیح موعود'' ماننا اللہ اور رسول کی مخالفت اور اپنی ذات سے صریح بے انصافی ہے اب جبکہ پندرھویں صدی کی آمد آمد ہے تو ہمیں نئی صدی کے نئے مجدد کے لیے منتظر رہنا چاہیے۔ اور مرزا کے دعوے کو غلط سمجھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی تصدیق کرنی چاہیے۔ کیونکہ خود مرزا کا کہنا ہے:

''اگر میں نے اسلام کی حمایت کی، میں نے وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

''پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔''

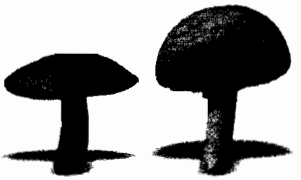
(مرزا کا خط بنام قاضی نذر حسین، مندرجہ اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰٦ء)

پیش گوئیوں کی، بلند آہنگ دعووں کی، اشعار کی، رسالوں کی، کتابوں کی، پریس کانفرنس کی، پریس (وغیرہ وغیرہ) کی صداقت وحقانیت کے بازار میں کوئی قیمت نہیں ہے۔ دیکھنے کی چیز وہ معیار نبوی ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی تشریف آوری کے لئے آنحضرت ﷺ نے امت کو عطا فرمایا۔ اگر مرزا ہزار تاویلوں کے باوجود بھی اس معیار صداقت پر پورا نہیں اترتا تو اگر آپ اس کی حقانیت پر ''کروڑ نشان'' بھی پیش کر دیں تب بھی نہ وہ ''مسیح موعود'' بنتا ہے اور نہ ان کو مسیح موعود کہنا جائز ہے۔ میں جناب کو دعوت دیتا ہوں کہ مرزا کے دعاوی سے دستبردار ہو کر فرمودات نبوی پر ایمان لائیں۔ حق تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دیں گے اور اگر آپ نے اس سے اعراض کیا تو مرنے کے بعد ان شاء اللہ حقیقت کھل کر سامنے آ جائے گی۔

والحمد للّٰہ أولا و آخراً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسیحیت کے دعوے سے پہلے اور بعد کا مرزا

پروفیسر اکرم نسیم جحفظہ اللہ

مرزا قادیانی کا اعتراف:

جب تک مرزا کو خود مسیح موعود یا مثیل عیسیٰ بننے کی نہیں سوجھی تھی اس وقت تک وہ خود بھی اس ''خلاف فطرت'' واقعہ کو تسلیم کرتا تھا اور لکھتا تھا:

(۱) ''قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیش گوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب احادیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لیے کافی ہے۔''

(شہادت القرآن ص ب طبع ربوہ)

(۲) ''مسلمانوں اور عیسائیوں کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابن مریم اسی عنصری وجود سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور پھر وہ کسی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔'' (توضیح المرام ص ۳ طبع ربوہ)

(۳) ''جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔'' (براھین احمدیہ ج ٤ ص ٥٣٩)

(۴) ''مسیح بن مریم کے آنے کی پیشین گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح ستہ میں پیشین گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشین گوئی اس کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔''

(ازالہ اوھام ص ۲۳۱)

(۵) ''والنزول ایضا حق نظراً علی تواتر الآثار وقد ثبت من طرق فی الاخبار یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول تواتر احادیث سے مختلف طریقوں سے ثابت ہے۔''

(انجام آتھم ص ۱۵۸ ج ۲)

(۶) ''اس پر اتفاق ہو گیا کہ مسیح علیہ السلام کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور مللِ باطلہ ہلاک ہو جائیں گی۔'' (ایام الصلح ص ۱۳٦)

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مثیل مسیح علیہ السلام بننے سے پہلے مرزا نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے، دوبارہ دنیا میں تشریف لانے اور اسلام کو زمانے بھر میں پھیلانے اور مللِ باطلہ کو مٹانے جیسی باتوں کو متواتر احادیث کی روشنی میں اول درجہ کی پیشین گوئی تسلیم کر رکھا تھا اور یہ بات بھی اس نے لکھ رکھی تھی کہ تمام مسلمانوں نے اس پیشین گوئی کو بالاتفاق قبول کر لیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا نے جس پیشین گوئی کو صحاح ستہ کی تمام پیشین گوئیوں سے زیادہ وزنی جانتے ہوئے تمام مسلمانوں کی طرح صحیح مان رکھا تھا اب وہ غلط کیسے ہوگئی؟ نیز کیا شروع اسلام سے لے کر چودھویں صدی تک کے تمام مسلمان غلط اور صحاح ستہ کی سب سے زیادہ صحیح احادیث جھوٹی ہیں؟ اور پوری امت میں چودہ صدیوں کے بعد صرف ایک مرزا ہی صحیح اور سچا مسلمان پیدا ہوا ہے؟ کیا باقی ساری امت مرزا کے بقول یہود یانہ (ازالہ اوہام) مرتدانہ (تحفہ گولڑویہ) مشرکانہ (دافع البلاء) فاسدانہ اور باطلانہ (تریاق القلوب) عقیدہ پر فوت ہوگئی؟

اجماع امت:

جیسا کہ مرزا نے بھی مان رکھا ہے، یہ صحیح ہے کہ تمام امت کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور دوبارہ تشریف آوری پر اتفاق اور اجماع ہے۔ اس عقیدے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی سو سے زیادہ احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں۔

اجماع امت کے بارے میں علامہ سفارینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

«اما الاجماع فقد اجتمعت الامة على نزول عيسىٰ بن مريم عليه السلام ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة. وانما انكر ذلك الفلاسفة والملاحدة ممن لا يعتد بمخالفته وقد انعقد اجماع الامة انه ينزل ويحكم بهٰذه الشريعة المحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عند نزوله من السمآء»

(لوامع انوار البهيه ج ۲ ص ۹۴)

''رہا اجماع! تو امت کا اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ شریعت محمدیہ کو ماننے والوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ اس کا انکار صرف فلسفیوں اور بددینوں نے کیا ہے جن کی مخالفت کا قطعاً اعتبار نہیں اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ وہ نازل ہو کر شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوں گے اور آسمان سے نزول کے وقت وہ کوئی شریعت لے کر نہیں آئیں گے۔''

اسی طرح امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«واجمعت الامة على ان اللّٰه عزوجل رفع عيسىٰ الى السمآء»

(کتاب الابانۃ ص ۳۸)

''اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔''

اور اجماع امت کے خلاف عقیدہ رکھنے والے کے متعلق مرزا لکھتا ہے:

''اجماع کے خلاف عقیدہ رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور اس کے فرشتوں کی لعنت۔''

(انجام آتھم ص ۱۴۴)

لہٰذا مرزا اپنے فتوے کی روشنی ہی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت کا مستحق بن چکا ہے۔ اور جو اسے نبی مانتا ہے وہ بھی ملعون ہے۔

❀.....❀.....❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر کا حکم؟

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ
سابق مفتی اعظم (سعودی عرب)
وسابق وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کا
فتویٰ

ہمارے مخلص بھائی مولانا منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ دناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ مغربی پاکستان کی طرف سے ہمیں ایک سوال پہنچا ہے جس کا اصل متن یہ ہے:

سوال: علماء کرام کا کیا فتویٰ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے اپنے جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانے اور قیامت کے دن کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق، نیز کیا آپ کا آسمان سے دنیا میں تشریف لانا واقعی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؟ اور جو ان کے قیامت کے قریب نزول کا منکر ہو اس کا کیا حکم ہے؟ نیز جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا تھا لیکن اس سے تو آپ کی موت واقع نہ ہوئی البتہ آپ وادی کشمیر کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور وہاں پر کافی زندگی گذاری اور وہیں اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے اور یہ کہ اب وہ قیامت کے قریب آسمان سے نہیں اتریں گے، ہمیں اس بارے میں فتویٰ عنایت فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرماویں۔

فتویٰ..... بہر صورت درست چیز جس پر واضح دلائل آشکار اور قائم ہو چکے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں۔ اور وہ فوت شدہ نہیں ہیں بلکہ آسمان پر زندہ موجود ہیں، یہاں تک کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں اتریں گے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ میں جو فریضہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ سونپا گیا ہے اس کو نبھائیں گے، اس کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طبعی موت سے وفات پائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لکھی ہوئی ہے۔ یہاں یہ بات واضح ہوگئی کہ ''توفی'' کا معنی موت سے کرنا مرجوح اور ضعیف قول ہے۔

اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا گیا ہے اور انہیں سولی پر چڑھا کر مار دیا گیا ہے، تو قرآنِ مجید کی واضح آیات اس کے قول کی تردید کرتی ہیں، اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آپ کو آسمانوں پر نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے اور وہیں کافی مدت گذارنے کے بعد اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور یہ کہ اب قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ آپ کا کوئی مثیل آئے گا تو اس کے قول کا بطلان بھی بالکل ظاہر ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا گیا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جھوٹ کسا گیا ہے۔ اسی طرح جس نے یہ کہا آنے والا میں ہی ہوں اور یہ فریضہ میں سرانجام دوں گا، جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے تو اس کا قول بھی بالکل واضح طور پر باطل ہے اس لئے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی نازل نہیں ہوئے اور آپ زمانہ مستقبل میں ضرور نازل ہوں گے۔ جیسا کہ اس حقیقت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

..... بلکہ وہ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرے تو تحقیق وہ کافر ہو گیا۔

اور ضروری ہے کہ اس قسم کے دعویٰ کرنے والے سے توبہ کرائی جائے، اور اس پر کتاب وسنت سے دلائل واضح کئے جائیں۔ پس! اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے قول سے رجوع کر کے حق کی طرف آ جائے تو بہتر ہے ورنہ اسے کافر گردانتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا۔

(فتویٰ حیاتِ مسیح علیہ السلام از مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ، ص ۲۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الحدیث
مولانا عبدالصمد رفیقی رحمہ اللہ

حیات مسیح علیہ السلام
قادیانیوں کے موقف کی تردید

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قادیانیوں کا نقطہ نظر:

① عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ حالت میں نہیں اُٹھائے گئے تھے بلکہ بلوائیوں نے انہیں گرفتار کرلیا تھا پھر ان کی توہین وتذلیل کی، انہیں مارا پیٹا حتیٰ کہ اپنے خیال میں انہیں قتل کر ڈالا۔ جب وہ آپ کی نعش مبارک چھوڑ کر وہاں سے چلے گئے تو حواری جو بے بسی کی تصویر بن کر یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے آہستہ آہستہ آگے بڑھے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا معاینہ کیا تو پتہ چلا کہ مسیح (علیہ السلام) ابھی زندہ ہیں چنانچہ وہاں سے انہیں کسی خفیہ مقام پر منتقل کیا گیا جہاں ان کا علاج کیا گیا وہ شفایاب ہوئے۔ پھر ہجرت کر کے مقبوضہ کشمیر آ گئے وہاں دعوت وتبلیغ میں مصروف رہ کر بالآخر وفات پا گئے۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔

② اب ظاہر ہے کہ جو شخص وفات پا جائے وہ قیامت کے دن ہی زندہ کر کے اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا اس سے پہلے وہ دنیا میں نہیں آئے گا لہٰذا صحیح حدیثوں میں جو آیا ہے کہ قیامت سے پہلے امام مہدی پیدا ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، ان سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ..... جو اپنے وقت میں (مجدد اسلام اور امام مہدی) تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک فرمان کے ذریعے انہیں (عیسیٰ بن مریم علیہ السلام) بھی بنا دیا اب ہم انہیں (مثیل مسیح) یا (مسیح موعود) کہہ سکتے ہیں یعنی وہ مسیح جس کے قیامت سے پہلے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے وہ مرزا صاحب ہی ہیں۔

③ اور یہ جو کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو دراصل اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نیا الگ اور مستقل نبی نہیں آئے گا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی ہرگز کوئی نئے، الگ اور مستقل نبی نہیں ہیں بلکہ (ماتحت نبی ہیں یعنی بروزی نبی) (ظلی نبی) اور (امتی نبی) ہیں۔ ماتحت نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ دین اسلام سے الگ کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے بلکہ دین محمدی کی تجدید وترویج کے لئے آئے ہیں۔ بروزی نبی کا مطلب یہ ہے کہ روح محمدی ان کے جسم میں حلول کر کے محمدی نبی کا پرتو، تسلسل اور سایہ ہے۔ اور امتی نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبوت ومسیحیت کے دعویٰ کے باوجود اسلام اور امتِ محمدی سے خارج نہیں ہے۔

جائزہ:

اگر کسی دنیاوی لیڈر کی لیڈر شپ کو ماننے اور منوانے کا مسئلہ ہوتا تو کتاب وسنت میں اس کے نام اور کام کی صراحت آنے کی قطعاً ضرورت نہیں رہتی، محمد علی جناح کو قائداعظم، لیاقت علی خاں کو قائد ملت، علامہ اقبال کو شاعر مشرق اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو محسن پاکستان ماننا اور منوانا ہو تو اس بات کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ کتاب وسنت میں ان لیڈروں کے ناموں، کاموں اور خدمات کی اور ان کی لیڈری کو ماننے کی صراحت مذکور ہو۔ مگر جب کسی لیڈر کی لیڈر شپ دینی حیثیت کی حامل ہو اور بندے کی نجات آخرت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارومدار رہی اسے بصدق دل ماننے اور تسلیم کرنے پر ہو تو پھر ضروری ہے کہ کتاب وسنت میں اس کا تذکرہ موجود ہو۔اب یہ بات تو طے شدہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی کا بیک وقت ① مجدد اسلام ② امام مہدی ③ عیسیٰ بن مریم ④ مثیل مسیح ⑤ مسیح موعود ⑥ ماتحت نبی ⑦ بروزی نبی ⑧ ظلی نبی ⑨ امتی نبی ⑩ اللہ کی طرف سے اس پر وحی ہدایت کا نازل ہونا، اس کا اس طرح واجب الایمان اور واجب الاتباع ہونا کہ ماننے کی صورت میں آخرت کی نجات ملے اور کفر وشک و شبہہ کی صورت میں بندہ ہمیشہ کا جہنمی ٹھہرے۔

یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے جسے ٹھنڈے پیٹوں نظر انداز کر دیا جائے اور جب اتنی اہم بات ہو رہی ہو پورے قرآن پاک اور حدیث شریف میں کم از کم مرزا غلام احمد قادیانی کے حوالے سے ان میں سے کسی ایک بات کی بھی صراحت وضاحت موجود نہ ہو تو پھر دو باتوں میں سے ایک بات ضروری ہے۔(ا) یا تو قرآنِ پاک اور حدیث شریف ناقص دین ہیں مکمل دین نہیں ہیں یا (ب) پھر یہ دس اعزازت خود ساختہ ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی پر ان کی فٹنگ میں سو فیصد زبردستی سے کام لیا گیا ہے۔

یقیناً دوسری بات ہی درست ہے کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ علیم حکیم ہے یعنی سب کچھ جاننے والا کمال حکمت والا ہے، ایسی ہستی سے بعید ہے کہ وہ لوگوں کو خواہ مخواہ ایسی باتوں کا پابند بنائے جو قطعی طور پر انہیں کبھی نہیں بتائی گئیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾

[المائدہ۵:۳]

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔''

مزید فرمایا:

﴿وَ تَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

[الانعام۶:۱۱۵]

''اور پوری ہوگئی ہے تیرے رب کی بات سچائی اور انصاف کے لحاظ سے، اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور وہ سب کچھ سننے والا، سب کو جاننے والا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ ھَدٰیھُمْ حَتّٰی یُبَیِّنَ لَھُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾

[التوبہ۹:۱۱۵]

''اور اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہیں کرتا حتیٰ کہ ان کے لئے وہ کچھ بیان کر دے جس سے وہ بچیں اللہ یقیناً ہر چیز کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے۔''

اب یہ بڑی عجیب بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کے تمام مسلمان تو ہدایت پر ہوں پھر مرزا کے منظرِ عام پر آنے کے بعد محض اس کے انکار کی وجہ سے سارے گمراہ ہو جائیں، مسئلہ اس قدر نازک ہو اور کتاب وسنت میں یہ اشارہ تک بھی موجود نہ ہو کہ ''دیکھنا مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب سے بچ کر رہنا ورنہ جنت کا راستہ چُوک جاؤ گے۔''

الحمدللہ! مرزے کی تصدیق کرنے والے ہی راہ جنت سے بھٹک گئے ہیں جبکہ اس کی جعلی شرعی حیثیت کا انکار کرنے والے بدستور راہ راست پر ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو ان اعزازتِ عشرہ کا مصداق ثابت کرنے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے مرزائی مربی (مولوی) ایسی مبہم اور مغالطہ آمیز باتیں اچھالتے ہیں جن کا براہِ راست مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔مثلاً:

① عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور جو وفات پا جائے وہ قیامت سے پہلے دوبارہ اس دنیا میں واپس نہیں آ سکتا۔

② نبی اکرم ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کے باوجود ان کے بعد کسی ماتحت نبی کی آمد محال نہیں ممکن ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر ایک منٹ کے لئے بفرضِ محال مان بھی لیا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی ماتحت نبی کی آمد ممکن ہے تو اس سے مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیح موعود یا ماتحت نبی ہونا کیسے ثابت ہو گیا؟ اپنی ذات کے متعلق اس کے سارے دعوے تو پھر بھی ثابت نہیں ہوتے۔مگر عوام الناس کو یہ تأثر دینے کے لیے ہمارے پاس بھی علم ہے اور ہمیں بھی بات کرنی آتی ہے وہ غیر متعلقہ بحثوں میں جان بوجھ کر خود بھی الجھتے ہیں اور مخاطب کو بھی الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔محض اتمام حجت کے لئے ہم درج ذیل مثال میں ایک بحث کو سمیٹتے ہیں۔

ہر زبان کی طرح عربی زبان میں بھی بہت سارے کلمات ہیں ہر کلمے کا ایک جوہر اور مادہ ہوتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾

[آل عمران ۳:۵۵]

''(اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! بے شک میں تجھے (روح و بدن سمیت) پورا پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے پیروکاروں کو قیامت تک کے لئے تیرے منکروں پر فوقیت دینے والا ہوں۔''

ہر مادہ شروع ہی سے ایک یا ایک سے زائد معانی کے لئے مستعمل ہوتا چلا آیا ہے۔یہ معانی اس مادے کے حقیقی معانی کہلاتے ہیں۔کچھ مادے ایسے بھی ہیں جنہیں بہت بعد میں کسی خاص زمانہ یا علاقہ کے لوگ کسی نئے معنی کے لیے بھی استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔یہ اس مادے کا مجازی معنیٰ کہلاتا ہے۔حقیقی اور مجازی معنیٰ میں کبھی تضاد ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا۔اگر ان کے درمیان تضاد ہو تو قاعدہ یہ ہے کہ اس کلمہ کا حقیقی معنیٰ ہی مراد لیا جائے مجازی معنیٰ مراد نہ لیا جائے اور اگر حقیقی معنیٰ مراد لینا ناممکن اور مشکل ہو تو پھر مجازی معنیٰ مراد لیا جائے۔

.....گویا جب حقیقی معنیٰ مراد لینا ممکن ہو پھر بھی حقیقی معنیٰ مراد نہ لیا جائے بلکہ مجازی معنی پر اصرار کیا جائے تو یہ بے اصولی اور بد دیانتی ہوتی ہے..... البتہ اگر حقیقی اور مجازی معنی میں تضاد اور تعارض نہ ہو تو پھر بیک وقت دونوں معانی مراد لئے جا سکتے ہیں کیونکہ تب حقیقی معنیٰ کا انکار مقصود نہیں ہوتا بلکہ اس لفظ کی معنوی وسعت کو اجاگر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ان بنیادی باتوں کو سمجھ لینے کے بعد اب اگلی بحث ملاحظہ فرمائیے۔بحث خالص علمی ہے جو غور کرنے پر سمجھ آ سکتی ہے۔

یہاں مذکورہ فرمانِ الٰہی: « اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ » میں مُتَوَفِّيْكَ کا کلمہ استعمال ہوا ہے جس کا جوہر مادہ (و،ف،ی) ہے اس مادے کا حقیقی معنی ہے اِسْتِيْفَاءُ الْعَدَدِ یعنی گنتی کو پورا کرنا خواہ کوئی چیز کسی سے لینی ہو یا کسی کو دینی ہو یا کسی مدت کے دنوں کو پورا کرنا مقصود ہو (زاد المسیر ابن جوزی / مجلد واحد / ۱۹۸) بالفاظ دیگر اس لفظ کے تین حقیقی معانی ہیں ① پورا پورا لے لینا ② پورا پورا ادا کر دینا اور ③ مقررہ کام یا مدت کو پورا کرنا۔پھر اسی مادے کے تین معانی مجازی بھی ہیں۔④ نیند ⑤ وفات بمعنی موت اور ⑥ مقررہ مقدار سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ دینا۔ یہ کل چھ معانی ہیں، تین حقیقی تین مجازی اب اسی ترتیب سے ان کی مثالیں دیکھیں:

① پہلا معنی ہے ''پورا پورا لے لینا'' ارشادِ باری ہے:

﴿اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا﴾

[الزمر ۳۹:۴۲]

''یعنی اللہ لے لیتا ہے، لوگوں کی روحوں کو، ان کی موت کے وقت۔''

یہاں لفظ (يَتَوَفَّى) کا معنی فوت کرنا اور مارنا نہیں ہے کیونکہ آگے موت کا ذکر (مَوْتِهَا) الگ آ رہا ہے.....اور یہاں (يَتَوَفَّى) کا معنی جان نکالنا اور روح قبض کرنا بھی نہیں ہے، کیونکہ آگے جانوں اور روحوں کا ذکر (الْاَنْفُسَ) الگ موجود ہے بلکہ یہاں (يَتَوَفَّى) کا معنی صرف اور صرف ''لے لینا'' اور ''قبض کرنا'' ہے جو کہ اس لفظ کا حقیقی معنیٰ ہے۔

اس معنیٰ کی رو سے آیت مقدسہ کا مفہوم یہ ہوگا کہ ''اے عیسیٰ! میں تجھے زمین سے روح و بدن سمیت پورا پورا لے لینے والا ہوں، دشمن تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔

دوسرا معنیٰ ہے (پورا پورا دے دینا) ارشادِ نبوی ہے:

« اِذَا رَمَى الْجِمَارَ لَا يَدْرِىْ أَحَدٌ مَالَهُ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ..... »

(صححه الحافظ المنذری فی الترغیب والترهیب باب الترغیب فی رمی الجمار ۲/۳۳۰)

''جب حاجی جمرات (کنکروں، چھوٹے پتھروں) کی رمی کرتا ہے تو کوئی نہیں جانتا کہ اس کا اجر کیا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پورا پورا بدلہ دے گا۔''

یہاں (يَتَوَفَّى) کا معنی روح نکالنا، روح قبض کرنا، فوت کرنا یا جان سے مار ڈالنا نہیں ہے کیونکہ قیامت کے دن بندوں کو فوت نہیں کیا جائے گا بلکہ زندہ کیا جائے گا اور ہر ایک کو اس کے اعمال کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، چنانچہ یہاں يَتَوَفَّى کا معنی ہے ''پورا پورا دینا'' یہ بھی اس کلمے کا حقیقی معنیٰ ہے اور اس کی رو سے آیت مقدسہ کا مفہوم یہ ہوگا کہ اے عیسیٰ! میں تجھے تیری عمر مکمل طور پر دینے والا ہوں، تیری عمر ابھی باقی ہے دشمن تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔

③ تیسرا معنیٰ ہے مقررہ کام یا مدت کو پورا کرنا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ [المائدہ ۵:۱]

''عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرو۔''

مزید فرمایا:

﴿وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ﴾

[الانعام ۶:۱۵۲]

''اور اب تول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔''

نیز فرمایا:

﴿اَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ﴾ [البقرۃ ۲:۴۰]

''اے بنی اسرائیل! تم میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا''

ان آیات میں اگرچہ اَوْفُوْا لفظ ہے مگر مادہ اس کا بھی وہی (ورف ری) ہے اور اس میں وفا کرنا یا پورا کرنا کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے آیت مقدسہ کا مفہوم یہ ہوگا ''اے عیسیٰ! میں تیری عمر کا باقی ماندہ حصہ بھی مکمل کرنے والا ہے (لہٰذا اس وقت تجھے کچھ نہیں ہوگا۔)

④ چوتھا معنیٰ ہے نیند۔ تاہم یہ اس کا مجاز معنیٰ ہے ارشادِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باری ہے:

﴿وَ هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰكُمْ بِالَّیْلِ وَ یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ﴾

[الانعام۶:۶۰]

''اور وہی تو وہ (اللہ) ہے جو رات میں تمہیں سُلا دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اسے جانتا ہے'' اس معنیٰ کے اعتبار سے آیت کا مفہوم یہ ہوگا۔اے عیسیٰ! میں تجھے سلانے والا ہوں اور پھر تجھے (حالت نیند ہی میں روح و بدن سمیت) اپنی طرف اوپر اٹھانے والا ہوں۔''

⑤ پانچواں معنیٰ (مجازی) ہے، موت طاری کرنا، مارنا۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا﴾

[البقرۃ۲:۲۳۴]

''وہ لوگ جو تم میں سے فوت کر لئے جاتے ہیں اور (اپنے پیچھے اپنی) بیویاں چھوڑ جاتے ہیں تو وہ (بیویاں) اپنی جانوں کے ساتھ چار ماہ دس دن تک انتظار کریں گی (وہ اپنی عدت کی مدت گزاریں گی)

اس معنیٰ کے اعتبار کے آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ: اے عیسیٰ! میں تجھ پر موت طاری کرنے والا ہوں لیکن دشمن کے ہاتھوں قتل کروا کے نہیں بلکہ جب تیری اجل آئے گی تب، قیامت سے پہلے آسمان سے زمین پر اترنے کے بعد (فتح القدیر ، امام شوکانی رحمہ اللہ ۱/۳۴۴) جن لوگوں نے یہ معنیٰ کیا ہے ان کا مؤقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں اپنے چار کام گنوائے ہیں جو آیت کریمہ کی ترتیب کے مطابق یہ ہیں:

(ا) تجھے مارنے والا ہوں (ب) تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں (ج) تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور (د) قیامت تک کے لئے تیرے پیروکاروں کو تیرے منکروں پر فوقیت دینے والا ہوں.....ان چاروں کاموں کے بیان میں (دو دفعہ واؤ آئی ہے جو یہ بتا رہی ہے کہ مذکورہ چار کام ہوں گے تو ضرور۔مگر مذکورہ ترتیب کے ساتھ ان کا ہونا ضروری نہیں ہے (اگر واؤ کی جگہ پر ''فا'' آتی یا ''ثم'' آتا تو پھر ان کاموں کو اسی ترتیب کے ساتھ ہونا ضروری ہوتا) تو پھر ان کاموں کے رونما ہونے کی ترتیب کیا ہے؟ اس سوال کا جواب ہمیں مختلف صحیح احادیث کے مطالعہ سے مل جاتا ہے کہ امر واقع کے اعتبار سے سب سے پہلے رفع الی السماء (آسمانوں کی طرف اٹھایا جانا) ہوا پھر کافروں سے پاک کرنے کا کام ہے (اسی لئے وہ آپ کو تکلیف دینا تو بڑی دور کی بات ہے ہاتھ تک نہیں لگا سکے۔) پھر مومنوں کو منکروں پر فوقیت دینے کا کام ہے۔اور آخر میں جب عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت سے پہلے آسمان سے اتر کر دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور (اپنی باقی ماندہ عمر پوری کریں گے) تو پھر وہ وفات بھی پائیں گے۔

⑥ چھٹا معنیٰ (مجازی) ہے مقررہ مقدار سے زیادہ دینا۔عرب لوگ کہتے ہیں « أَوْفَىٰ عَلَى الْمِائَةِ » ''اس نے (اسے) سو پر زیادہ ادا کیا، اس معنیٰ کے اعتبار سے آیت کا مفہوم یہ ہوگا ''اے عیسیٰ! میں تجھے تیری دنیاوی زندگی سے ہٹ کر آسمانوں کی اضافی زندگی دینے والا ہوں'' چنانچہ الحمد للہ اس وقت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر فرشتوں کے ساتھ روح و بدن سمیت اضافی زندگی گزار رہے ہیں۔قرآن، حدیث اور عربی زبان سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔جملہ اہلِ اسلام کا یہی مؤقف ہے۔

الغرض یہودی کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام دینِ موسیٰ کا مخالف تھا سو ہم نے اسے قتل کر دیا۔عیسائی کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی رحمت تھا جو اس کے بیٹے کے روپ میں دنیا میں آئی اور پھر یہود کے ہاتھوں بے گناہ ذلیل و مصلوب ہو کر ساری انسانیت کے سارے گناہوں کا کفّارہ بن گئی.....گویا دونوں قتل عیسیٰ علیہ السلام پر متفق ہیں۔قادیانی، گرفتاری، مار پیٹ اور توہین و تذلیل سے انکار نہیں کرتے البتہ دشمن کے ہاتھوں قتل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہونے کی بجائے طبعی موت واقع ہونے کے قائل ہیں۔جبکہ قرآن مجید انہیں دشمن کی پہنچ سے سو فیصد محفوظ رہنے کی خبر دیتا ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ کے ''خیر الماکرین'' ہونے کا تقاضا بھی ہے۔

ارشادِ باری ہے:

﴿وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾

[المائدہ۵:۱۱۰]

''اور جب میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کو روکا جب تو ان کے پاس روشن دلائل لے کر آیا تو ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے کہا، ہے یہ مگر کھلا جادو۔''

مزید فرمایا:

﴿وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾

[آل عمران۳:۵۴]

''اور انہوں نے چال چلی اور اللہ نے بھی چال چلی اور اللہ سب چال چلنے والوں میں بہترین ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾

[آل عمران۳:۵۵]

''جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! بے شک میں تجھے فوت کرنے والا ہوں یعنی سلانے والا اور اس زمین سے روح و بدن سمیت پورا پورا لینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں کی (اذیت) سے پاک کرنے والا ہوں۔(یہاں فوت سے مراد موت نہیں بلکہ سلانا، پکڑنا (اٹھانا اور کافروں سے مکمل طور پر بچانا) ہے تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔اور فرمایا:

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ﴾

[آل عمران۳:۵۶]

''اور اے عیسیٰ! میں کافروں کو سخت عذاب دوں گا۔دنیا میں بھی (جہاں جزیہ اور قید و قتل کے ذریعے) اور آخرت میں بھی (قبر، قیامت اور جہنم میں) اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا (نہ جن نہ انسان نہ فرشتہ نہ کوئی جھوٹا معبود۔) یہ بھی فرمایا:

﴿وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴾

[آل عمران۳:۵۷]

''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے (حواری وغیرہ) اللہ انہیں ان کے ثواب پورے پورے دے گا اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔(لہٰذا یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ کسی کا اجر دبا کر اس پر ظلم کرے)''

عذاب و ثواب کے متعلق ان دو آیتوں کا تقاضا یہ ہے کہ قتلِ عیسیٰ کے ناپاک منصوبے سے متعلق عام افراد عذاب شدید سے دوچار ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دینے والے (حواری) اور ان پر صحیح طریقے سے ایمان لانے والے (امتِ محمدیہ کے مسلمان۔) اللہ رب العزت سے بھرپور اجر و ثواب پائیں گے)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ [النساء:۱۵۷]

''اور (یہودی لعنت کئے گئے) اپنی اس بات کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح، عیسیٰ بن مریم، اللہ کے رسول کو قتل کر دیا حالانکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اسے قتل نہ کیا نہ سولی پہ چڑھایا لیکن ان کے لئے (مسیح علیہ السلام کو) مشتبہ کر دیا گیا (وہ کسی اور شخص کو مسیح سمجھ کر لے گئے)۔مزید فرمایا:

﴿ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوا فِيْهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مَالَهُمْ ..... ﴾ [النساء ٤:١٥٧]

''اور جن لوگوں نے اس (مسیح علیہ السلام) کے بارے میں (کتاب وسنت سے) اختلاف کیا ہے بلاشبہ وہ اس (عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے میں شک وشبہہ کا شکار ہیں ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی (صحیح) علم نہیں ہے سوائے ظن وگمان کی پیروی کے، حالانکہ لوگوں نے اسے (یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ (یوں ہوا کہ) اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ (ہر کام پر) غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

یہاں اللہ نے یہ نہیں کہا '' بَلْ أَخَذُوا عَلَيْهِ وَضَرَبُوْهُ وشَتَمُوهُ وَصَلَبُوهُ '' ''بلکہ انہوں نے اسے گرفتار کرلیا خوب مارا پیٹا اور گالیاں دیں اور سولی پر چڑھا دیا۔''

یہ بھی نہیں کہا: '' بَلْ ضَرَبُوهُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَتَلُوْهُ وَتَرَكُوْهُ '' ''بلکہ اللہ نے اسے فوت کرلیا تھا اس کی روح کو اپنی طرف اٹھالیا تھا اور پھر جو توہین ہوئی وہ نعش مبارک کی ہوئی۔''

ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِىْ اِسْرَآئِيل﴾ [الزخرف ٤٣:٥٩]

''وہ ہمارا بیٹا نہیں بندہ تھا۔ہم نے اس پر انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لئے (اپنی قدرت کی انوکھی) مثال بنا دیا۔یقیناً باپ کے بغیر پیدا ہونا اور روح و بدن سمیت آسمانوں پر اٹھایا جانا اللہ کی قدرت کی بہترین مثالیں ہیں۔مگر مرزائیوں کی بات مانیں تو یہاں اللہ کو یوں کہنا چاہیے تھا کہ ہم نے اسے دشمن کے ہاتھوں ذلیل کروا کر نشانِ عبرت بنا دیا۔'' (نعوذ باللہ من ذلک)

ارشادِ عالی ہے:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِى هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴾ [الزخرف ٤٣:٦١]

''اور بلاشبہ وہ (عیسیٰ علیہ السلام قرب) قیامت کا علم ہیں۔تو لوگو! اس کی بابت شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہی سیدھی راہ ہے''

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾

[النساء٤:١٥٩]

''اس آیت کریمہ کی دو تفسیریں ہیں دونوں میں تضاد نہیں ہے دونوں کو بیک وقت مراد لیا جا سکتا ہے اور یہ قرآنِ مجید کے معنوی اعجاز کی ایک بہترین مثال ہے۔''

ایک تفسیر یہ ہے کہ اہل کتاب کا کوئی بھی شخص خواہ یہودی ہو یا عیسائی، جب اپنی موت کے وقت عذاب کے فرشتے دیکھتا ہے تو فوراً مان جاتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔اللہ کے بیٹے نہیں بندے ہیں۔اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے کہ (یہودیوں نے میری تکذیب کی اور عیسائیوں نے مجھے اللہ کا بیٹا بنا دیا۔)

دوسری تفسیر کے مطابق اس آیت مقدسہ میں دراصل وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام کی نشانی بیان کی گئی ہے اور وہ یہ کہ ان کی وفات سے پہلے پہلے اس وقت کے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔اور ظاہر ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سارے اہل کتاب ان پر ایمان نہیں لائے تھے۔ بلکہ ان کے بعد وہ مزید مختلف فرقوں میں بٹ گئے تھے، کسی نے انہیں کچھ نہ مانا۔ الثادین موسوی کا باغی قرار دیا۔ کچھ نے کہا کہ وہ مظلوم قتل کر دیے گئے اور ساری انسانیت کا کفارہ بن گئے کچھ نے کہا وہ خود اللہ تھے دنیا میں کچھ عرصہ رہ کر اوپر کی طرف چلے گئے۔ کسی نے کہا وہ اللہ کا بیٹا تھا اور بہت کم ایسے تھے جنہوں نے کہا کہ وہ اللہ کے بندے اور سچے رسول تھے، پھر کافر مشرک اور بدعتی غالب آ گئے۔ سنی مسلمان کم ہوتے ہوتے ختم ہی ہو گئے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا جنہوں نے قیامت تک کے لیے نا قابلِ تردید ٹھوس دلائل وشواہد پیش کر دیئے۔ اب کوئی کافر مشرک یا بدعتی ان دلائل کی تکذیب وتردید کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ﴾ [الصف ۶۱:۱۴]

''البتہ قیامت سے پہلے جب وہ دوبارہ زمین پر تشریف لا کر اپنی باقیماندہ زندگی گزاریں گے تو اللہ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے تب ہر کافر ان کی زندگی میں یا حالتِ کفر میں قتل ہو جائے گا یا ان پر ایمان لائے گا۔ اور درمیانی شکل ایک جزیہ لینے کی ہو سکتی تھی سو اسے اس دور میں ختم کر دیا جائے گا۔ جمہور سلف نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے۔

(فتح القدیر امام شوکانی رحمہ اللہ ۵۴۳/۱، ۵۳۵)

اور مرزا غلام احمد قادیانی کا جو مؤقف ہے وہ سراسر خود ساختہ ہے جو نہ صرف قرآن وحدیث سے متصادم ہے بلکہ جمہور مفسرین سلف کے بھی مکمل خلاف ہے۔

اگر قادیانی خواہشات وآراء کو تسلیم کر لیا جائے تو آیت کریمہ «اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ» کا مفہوم یہ بنے گا۔

''اے عیسیٰ علیہ السلام! دشمن تو تجھے مارنے آ ہی گیا ہے۔ میں بھی تجھے مارنے والا (یعنی موت سے ہم آغوش کرنے والا) ہوں اور تیری روح کو پاک صاف کر کے رفعت وبلندی عطا کرنے والا ہوں۔''

سچ فرمایئے کیا یہ تسلی ہے؟ کیا کفار کی چال کے مقابلے میں اللہ کی کامیاب چال یہی ہے۔ کہ اپنے اولوالعزم پیغمبر علیہ السلام کی پہلے دشمن کے ہاتھوں توہین وتذلیل کروائی، مار پٹوائی پھر موت دے دی۔ اگر مارنا ہی تھا تو کم از کم گرفتاری سے پہلے موت آ جاتی اپنی توہین ہوتے تو نہ دیکھتے؟ پھر اگر دشمن مارنے کے لیے آ جائے اور اوپر سے اللہ کی طرف سے بھی موت ہی کا پیغام ہو تو اس میں «وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ» کی خبر دینے کے بعد اپنے آپ کو ''خیر الماکرین'' کہنے کی کیا وقعت باقی رہ جاتی ہے؟

(بات تو پھر میں نہیں بنتی) اگر پھر مان بھی لیا جائے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے تھے تو بھی ہمارا عقیدہ یہی رہے گا کہ وہی زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اور انہی کو قیامت سے پہلے دنیا میں بھیجا جائے گا۔ تاکہ مسیح ہدایت کی حیثیت سے مسیح ضلالت (یعنی دجال اکبر) کو قتل کریں۔ تب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لیے دو موتیں ماننا پڑیں گی جو اگرچہ عام قاعدہ سے اور عادت کے خلاف ہے مگر ناممکن نہیں ہے۔ قرآنِ مجید میں صرف سورۂ فاطر کے اندر پانچ ایسے واقعات بیان ہوئے ہیں جن میں مرنے والے اسی دنیا میں زندہ کئے گئے پھر دوبارہ موت کا پیالہ پلائے گئے اور قیامت کے دن تو قبروں سے ہی اٹھائے جائیں گے۔ چاہے گھر بیٹھ کر۔ سورۂ بقرۃ کی درج ذیل آیات کو بمعہ ترجمہ وتفسیر پڑھیں مسئلہ سمجھ میں آ جائے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(البقرۃ ۵۵، ۵۶، ۶۷ تا ۷۳، ۲۴۳، ۲۵۹، ۲۶۰)

الغرض سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوئے یا نہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی خود ساختہ دینی شرعی حیثیت پر سوالیہ نشان تو بدستور باقی رہتا ہے اور قیامت تک باقی رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حق سمجھنے اور حق ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا امام مہدی اور مسیح علیہما السلام ایک ہی شخصیت ہیں؟

''لامهدی الاعیسیٰ''

تحقیق کے آئینے میں

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ مولانا ادریس فاروقی حفظہ اللہ

صحیح احادیث میں واضح طور پر آ رہا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور ان کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ اور ان کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ مرزائیوں کے پاس ایک ہی شخص تھا جسے مہدی اور مسیح بنانا تھا، لہٰذا انہوں نے ایک انتہائی ضعیف روایت کے سہارے اپنا کام چلایا۔ اور مرزا جیسے ''مجدد'' کو بھی اس حدیث کے واضح ضعف کا پتا نہ چلا۔ (ایڈیٹر)

ایک ضعیف حدیث میں ہے:

« لا مهدی إلا عیسیٰ »

''مہدی عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔''

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ روایت منکر ہے۔ تخریج: ابن ماجہ ۲/ ۴۹۵، حاکم ۴/ ۴۴۱، ابن الجوزی ''الواهیات'' ۱۴۴۷، ابن عبدالبر ''جامع العلم'' ۱/ ۱۵۵۔ ابوعمرو الدانی ''السنن الواردة فی الفتن (۳/ ۳/ ۲/ ۴، ۱/ ۹/ ۴، ۱/ ۵/ ۲/ ۲۲)، السلفی ''الطیورات'' ۶۲/ ۱، الخطیب ۴/ ۲۲۱۔

سند حدیث:

محمد بن خالد الجندی ابان بن صالح سے، وہ حسن سے، وہ انس سے ان الفاظ سے مرفوع روایت کرتے ہیں:

«لا یزداد الأمر إلا شدة، ولا الدنیا إلا إدباراً، ولا الناس إلا شحاً، ولا تقوم الساعة إلا علی شرار الناس، ولا مهدی إلا عیسی بن مریم».

''حالات و معاملات میں سختی ہی بڑھے گی، دنیا پستی کی جانب ہی رواں دواں ہوگی، لوگوں میں بخل ہی بخل پایا جائے گا، قیامت کے وقت بدترین لوگ ہی ہوں گے، اور عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہ ہوگا۔''

علامہ موصوف کہتے ہیں: اس روایت میں تین وجوہ سے ضعف ہے:

پہلی یہ کہ حسن بصری نے عنعنہ سے بیان کیا ہے، گا ہے وہ تدلیس کر جاتے ہیں۔

دوسری وجہ، محمد بن خالد کی جہالت ہے۔ وہ مجہول شخص ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر نے ''تقریب'' میں کہا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس کی سند میں اختلاف ہے۔ بیہقی نے ابو عبداللہ حافظ کے حوالے سے کہا ہے۔ محمد بن خالد مجہول ہے۔ اور اہل علم نے اس کی اسناد میں اختلاف کیا ہے کہ صامت بن معاذ نے روایت کیا ہے۔ اس نے کہا، ہم سے یحییٰ بن السکن نے بیان کیا ہے۔ ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا ہے۔ اس نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ صامت نے کہا: میں صنعاء سے جند کی طرف دو دن کی مسافت پر روانہ ہوا۔ میں ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدث کے پاس گیا۔ میں نے اس کے پاس یہ حدیث دیکھی۔ جس کی سند یہ تھی: روایت ہے محمد بن خالد سے، اس نے روایت کی ابان بن ابی عیاش سے، اس نے روایت کی حسن سے مرسل۔ بیہقی نے کہا یہ حدیث محمد بن خالد الجندی کی طرف لوٹتی ہے اور وہ مجہول ہے۔ اس نے ابان بن ابی عیاش سے روایت کی، اور وہ متروک ہے۔ وہ حسن سے روایت کرتا ہے۔ اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس طرح یہ روایت منقطع ہے۔ جبکہ امام مہدی کے آنے کے بارے میں سند کے اعتبار سے صحیح ترین احادیث بھی ہیں۔

اسے ''التھذیب'' میں حافظ نے نقل کیا ہے:

ذہبی نے ''میزان الاعتدل'' میں کہا: یہ منکر خبر ہے۔ پھر اس نے یہ روایت ابن ابی العیاش سے روایت کی اور وہ حسن سے مرسل بیان کرتا ہے۔ پھر کہا کہ یہ روایت حد درجہ کمزور ہے۔

صغانی نے کہا: یہ موضوع ہے جیسا کہ الاحادیث الموضوعہ للشوکانی ص ۱۹۵ میں ہے۔ سیوطی نے ''العرف الوردی فی اخبار المھدی'' ۲/۷۴ میں ''الحاوی سے، وہ قرطبی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ''التذکرہ'' میں کہا:

یہ اسناد ضعیف ہے۔ اور نبی کریم ﷺ سے خروج مہدی کے بارے میں جو صحیح نص سے احادیث آئی ہیں۔ ان کا ماحاصل یہ ہے کہ وہ اولاد فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہوں گے۔ وہ حدیث سنداً اس سے بہت صحیح ہے۔ اس کا حکم بھی دوسرا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری ۶/۳۹۵ اس پہلی حدیث کے رد کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ اس میں امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث صحیحہ کی تردید اور تعارض پایا جاتا ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے مزید کہا: اس حدیث سے قادیانیوں نے اپنے خود ساختہ نبی مرزا قادیانی کی دعوت کو پھیلانے کے لئے دھوکے سے کام لیا ہے۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر دعویٰ کیا کہ وہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جس کا آخر زمانے میں نزول ہونا تھا۔ اس کے نزدیک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی مہدی ہوں گے۔ اور اس کے اس عقیدے کی ساری بنا مذکورہ حدیث منکر پر ہے۔ اسی طرح اس کے بیکار و پھسپھسے دعویٰ کو کم عقل لوگوں میں تشہیر و پذیرائی ہوئی۔ ایسے گمراہ لوگوں کی تردید میں کثیر کتب لکھی گئیں۔ عظیم مجاہد سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ نے مرزائیت کے رد پر عمدہ کتاب لکھی، اس موضوع موصوف کا اور بھی شاندار لٹریچر موجود ہے۔ ''مسئلہ قادیانیت'' اور ''البیانات'' ان کی قابل مطالعہ کتب ہیں۔ جو چاہے ان کی طرف مراجعت کرے۔

حدیث ماسبق کا یہ جملہ «ولا تقوم الساعة الاعلیٰ شرار الناس» صحیح ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ اس حصے کو امام مسلم اور امام احمد نے بھی بیان کیا ہے۔

نوٹ: یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ مرزائیوں کے گرو نے ایک طرف امام مہدی کے ظہور کے متعلق جملہ روایات کو ضعیف قرار دیا ہے، چنانچہ لکھتا ہے: ''پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔''

(حقیقة الوحی، ص ۲۰۸، روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۲۱۷)

دوسری طرف امام مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔ اور جب مسیح بننے کا شوق چرایا تو زیر بحث منکر اور موضوع روایت کا سہارا لے لیا۔ بالفرض اس نے اس حدیث سے سہارا نہ بھی لیا ہو تو بعد والوں نے تو اسی موضوع حدیث کی روشنی میں اسے مہدی اور مسیح قرار دیا ہے۔ کیا یہ سب کچھ قرینِ انصاف ہے؟ (فاروقی)

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسسة رحمة للعالمین ﷺ العالمیه

البدر ہوٹل، ہوٹل اسکوائر کمیٹی چوک، راولپنڈی



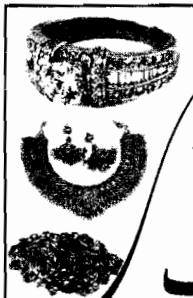
اہداف

- رحمۃ للعالمینی فکر کا پرچار اور منکرین خاتم النبیین کا تعاقب
- اسلامک آئیڈیالوجی کا تحفظ اور اتحاد بین المسلمین کے لیے جدوجہد
- قرآن وسنت کی دعوت اور اعتدال پسندی

الداعیان الی الفکر: محمد اسحاق قریشی / عبدالحفیظ فاروقی

Ph: 051-5502380,81,82

الرحمٰن جیولرز اینڈ جیولری ورکشاپ



ARJ

ہمارے ہاں ہر قسم کے مدراسی، سنگھاپوری، دبئی کے زیورات کیڈیم کے ساتھ آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں

پروپرائٹر: احمد علی اینڈ برادرز

ایڈریس: مولوی یوسف والی بلڈنگ گلی ٹوبیاں سوہا بازار رنگ محل، لاہور

0300-4347725,0321-4240591

مغلیہ دواخانہ

ماہر امراض، پرانا نزلہ، زکام، کیرا، وجع المفاصل، گینٹھیا، جوڑوں کا درد، فالج، لقوہ، دمہ، ضیق النفس کھانسی، بواسیر خونی وبادی، ضعف جگر، ورم جگر، معدہ گیس، دائمی قبض، تبخیر معدہ، استسقاء لحمی، طحلی زقی (پڑ پانی)، عورتوں اور مرد حضرات کی مخصوص بیماریوں کا تسلی بخش علاج

اوقات ملاقات — ناغہ بروز جمعۃ المبارک

موسم سرما: صبح 10:00 تا شام 5:00 بجے

موسم گرما: صبح 9:00 تا شام 7:00 بجے

فیصل محمود

0301-6652050

ابوالقمر حکیم بشیر احمد مغل

رجسٹرڈ یونانی میڈیسن پریکٹشنر، حکومت پاکستان طبی کونسل اسلام آباد

ایوانہ آیورویدک ہومیو یونانی کلینک، رجسٹرڈ نمبر: H15433

0345-6629664,0322-5912486

صاحبزادہ حکیم محمد اظہر زمان مغل

رجسٹرڈ نمبر: 8991H

Mob.0301-6443503

مطب: احمد نگر روڈ، وزیر آباد — رہائش: منظور آباد (مردیکے)

Ph:055-6587462

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت مرزائیہ کی توجہ کے لیے

وحی کا سلسلہ بند ہو چکا ہے!

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ

''یقیناً نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔'' (جامع الترمذی: 2272)

❁ خلیفہ ثانی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ..... ''اور یقیناً وحی کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔'' (البخاري: 2641)

❁ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: ..... وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ ''اور لیکن میں اس لیے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا نزول ختم ہو چکا ہے۔'' یہ سن کر صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما بھی گریہ کرنے لگے۔ (صحیح مسلم: 2454)

وحی کا سلسلہ جاری ہے!

مرزا کہتا ہے:

① ''اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اس خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔''

(حقیقة النبوة: 264/1)

② پھر ایک جگہ مرزا اپنی بات کی نفی کرتے ہوئے کہتا ہے:

"ولو جوزنا ظهور نبي بعد نبينا ﷺ لجوزنا انفتاح باب وحي النبوة بعد تغليقها..... وقد انقطع الوحي بعد وفاته وختم الله به النبيين . (روحانی خزائن: 200/7)

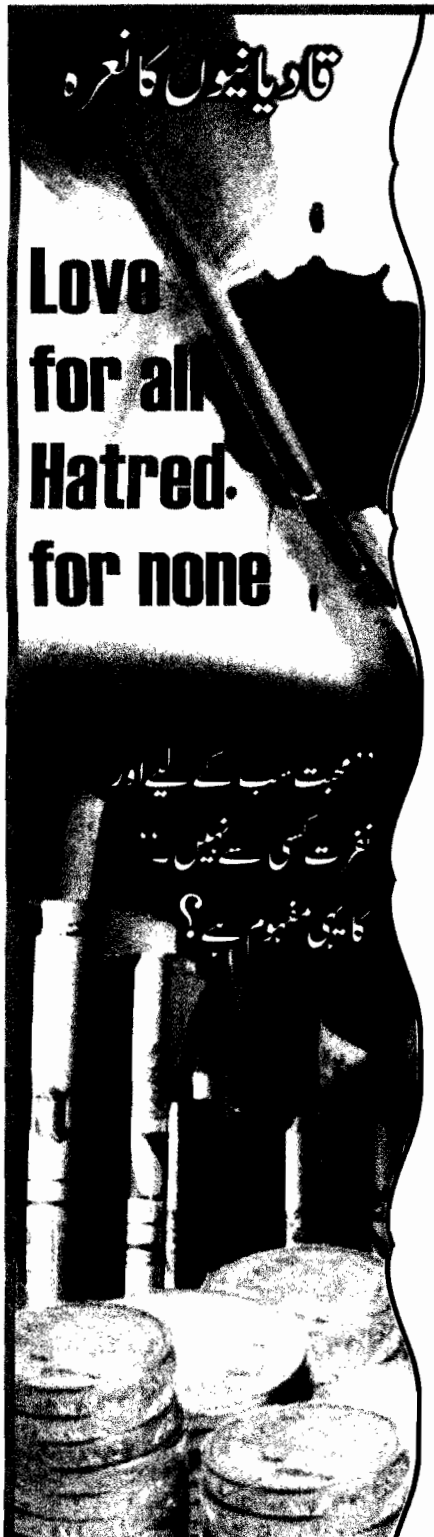
''اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کے ظہور کو روا سمجھیں تو ہم نے نبوت کی وحی کو بند ہونے کے بعد سے جاری سمجھا..... اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔''

مرزا غلام احمد سے وابستہ لوگو! آپ ہمیں ''مسلمان'' بنانا چاہتے ہیں ہمیں بتائیں کہ ہم کس کی بات مان کر ''مسلمان'' اور کس کی بات نہ مان کر کافر ہوں گے؟ اور مرزا کی ان دونوں باتوں میں سے کس کو مانیں؟ یاد رکھیے! اگر آپ اصول حدیث کے مسلمہ اصولوں سے ہٹ کر حدیث پاک کو ضعیف قرار دیں گے تو پھر اپنے وضع کردہ اصول حدیث سے آگاہ کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کا نعرہ



خانہ ساز نبی کی طرز تحریر کے چند نمونے!

- ''آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے سمجھنے والے سمجھ لیں۔''
  (چشمہ معرفت، ص ۱۱۶، مصنفہ مرزا قادیانی)
- ''ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوے پر ایمان لاتا ہے، مگر زنا کار کنجریوں کی اولاد، جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے، وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔'' (آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۴۷، مصنفہ مرزا قادیانی)
- ''جھوٹے آدمی کی یہی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔'' (حیات احمد، جلد ۱۔۳، ص ۲۵)
- ''عبدالحق کو پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا؟ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا؟ یا رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا؟ اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہیں ہوا۔''
  (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۲۷، مصنفہ مرزا قادیانی)
- ''لعنت۔لعنت۔لعنت۔لعنت۔لعنت۔لعنت۔لعنت۔لعنت۔لعنت۔اے بھیڑیئے، اے عورتوں کی عار ثناءاللہ، اے جنگلوں کے غول، تجھ پر ویل!''
  (اعجاز احمدی، ص ۱۸، مصنفہ مرزا قادیانی)
- ''اے بدذات مولویو! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے؟ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کالانعام کو پلایا۔''
  (انجام آتھم، حاشیہ ص ۲۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب: 3

سلسلہ نبوت کا ذبہ

- دور نبوت سے موجودہ دور تک کے چیدہ چیدہ جھوٹے مدّعیان نبوت
- مرزا قادیانی کا خاندانی پس منظر
- مرزا اپنی ذات کے آئینے میں

(علم وادب، عقل وشعور، شرم وحیا، جعلی حکمت، حدیث دانی، تضاد بیانیاں)

- دستار کی ہر تار کی پہچان ہے لازم
- تاریکی کا سفر
- قادیانیوں کی ''کاشتکاری'' اور امت مرزائیہ کا ظہور
- قادیانیوں کا تعارف اور قسمیں
- مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ
- قادیانیوں پر عذاب الٰہی کے واقعات

وہ آدمی جو بہت ہوشیار لگتا تھا
وہ قافلے سے بچھڑ کر غبار لگتا تھا

ماہنامہ
لاہور
ضیائے حدیث
اپریل۔مئی 2009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہل گوجرانوالہ کے لیے عظیم خوشخبری

ہم آپ کو اطلاع کرتے ہیں کہ دارالسلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹر کے زیر اہتمام آپ کے شہر گوجرانوالہ میں عرصہ تین سال سے دارالکتب کے نام سے دوبارہ آپ کی خدمت کے لیے کام شروع کر دیا ہے۔ ہم آپ سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ آپ اپنے مدرسہ یا لائبریری کے لیے دارالکتب کی خدمات حاصل کریں اور دارالسلام کی معیاری کتب کا انتخاب کریں۔ ہم آپ کو گوجرانوالہ کے دوسرے مکتبہ جات کی نسبت بہتر رعایت دے سکتے ہیں، کیونکہ دارالکتب گوجرانوالہ میں ایک ہول سیل ڈیلر کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ جہالت کے اس گئے گزرے دور میں اپنی نئی نسل کو دینی تعلیم سے روشناس کروائیں۔ اس سلسلے میں دارالکتب نے (NBF) کے تعاون سے ریڈرز کلب اسکیم کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے جو تقریباً ہر سال چلتا ہے (یہ ایک گورنمنٹ اسکیم ہے) اس سکیم کے تحت آپ تمام کتب اپنے مدرسہ، لائبریری یا اپنے کسی دوست کو گفٹ دینے کے لیے..... پچاس فیصد (50%) رعایت پر خرید سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس اسکیم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کا مدرسہ یا آپ کی لائبریری دارالسلام کی کتب سے خالی نہیں ہونی چاہیے۔

نوٹ: مخیّر حضرات کے لیے نادر موقعہ دارالسلام کے معیاری اور خوبصورت قرآن مجید اور تفاسیر فی سبیل اللہ یا برائے ایصال ثواب تقسیم کرنے والوں کو خصوصی رعایت دی جاتی ہے۔

معیاری اور خوبصورت
اسلامی کتب کا مرکز

دارالکتب

اسٹاکسٹ

دارالسلام
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

بالمقابل گورنمنٹ سٹی کالج برائے خواتین اردو بازار گوجرانوالہ
0322-4074195
0345-6610135

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ صاحب حامدی

پاکستان کا واحد ادارہ جو فرقہ واریت سے لاتعلق ہے

مدارس کی دنیا میں انقلاب

8 سالہ درس نظامی / صرف دو سال میں

مرکز ام القریٰ رجسٹرڈ

محلہ قادر آباد
مرید کے روڈ
بالمقابل پولیس
کالونی فاروق آباد
ضلع شیخوپورہ

میں جدید طریقہ تدریس سے

- تجوید و قراءت
- صرف و نحو
- اصول تفسیر
- اصول حدیث
- ترجمۃ القرآن
- صحاح ستہ
- اصول مناظرہ
- ادیان باطلہ کا رد

اختلافی مسائل پر مکمل عبور شامل ہیں

مزید تفصیلات کیلئے جامعہ کے پراسپیکٹس کا مطالعہ فرمائیں۔ شکریہ

درس نظامی کے علاوہ دیگر شعبہ جات حفظ القرآن اور تحفیظ القرآن کا بھی اہتمام ہے۔

امتیاز

صائمہ عباس
10 سال 6 دن کی بچی نے 10 ماہ 3 دن میں مکمل قرآن پاک حفظ کیا۔

امان اللہ مجاہد خادم مرکز ام القریٰ مرید کے روڈ بالمقابل پولیس کالونی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ
0321-7145727, 0322-5866957, 056-3098292

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ نبوت کا ذبہ

مُدعیان نبوت کاذبہ



① مولانا محمد رمضان آزاد حفظہ اللہ ② مولانا عبدالباسط حفظہ اللہ

عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام میں اساسی حیثیت کا حامل ہے جس پر ایک سو سے زائد آیات قرآنیہ، دوسو سے زائد احادیث مبارکہ اور پوری امت کا اجماع ہے جس کی وجہ سے یہ مسئلہ صریح النص اور قطعی الثبوت بن چکا ہے جس کا منکر دائرۂ اسلام سے یقیناً خارج ہے۔شواہد عالم میں بھی تاجدار ختم نبوت کا منور ستارہ اوج ثریا سے بھی بلند نظر آتا ہوا عالمِ کائنات پر اپنی ضیا پاشیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔اسی لیے رحمت عالم ﷺ کی آمدِ مبارکہ کے ساتھ ہی خداوند کریم نے نبوت ورسالت کی تکمیل فرما کر تا قیامت نبوت ورسالت کا دروازہ بند فرما دیا۔

ایسے صریح النص اور قطعی الثبوت شواہد کے ہوتے ہوئے بھی اوراق تاریخ میں کچھ کذاب اور سیاہ رو (علیہ ماعلیہ) چند نام ملتے ہیں جو تقدس اور کبریائی کی چادر لپیٹ کر منصب نبوت پر حملہ آور ہوئے، جن کی بربادیوں کے قصے تاریخ کا حصہ ہیں۔

مدّعیان نبوتِ کاذبہ:

آئندہ سطور میں ایسے ہی مدّعیان نبوت کاذبہ کا اجمالی خاکہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

① اَسود عَنسی:

اس کا اصلی نام عبہلہ بن کعب بن عوف تھا۔قبیلہ مذحج کی شاخ عنس سے تعلق تھا۔موضع کہف خارمین کا رہنے والا تھا۔سیاہ رنگ ہونے کی وجہ سے اسود نام سے مشہور ہوا۔بڑا ہی مکار، شعبدہ باز اور کاہن تھا۔اس کے پاس کالے رنگ کا ایک گدھا تھا جسے وہ کافی عرصہ تربیت دیتا رہا۔جب گدھا تربیت یافتہ ہوگیا تو اس نے رحمت عالم ﷺ کی زندگی مبارکہ میں ہی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔لوگ جب اس کی نبوت پر معجزہ طلب کرتے تو وہ گدھے کو حکم دیتا بیٹھ جا وہ بیٹھ جاتا۔جب کہتا سجدہ کر تو وہ سجدے میں گر پڑتا۔ایسی باتوں کو اسود اپنا معجزہ قرار دیتا۔اسی عیاری اور مکاری سے اس نے بہت سے قبائل کو بیوقوف بنا کر اپنا ہم نوا بنایا اور اپنے گرد بڑی افرادی قوت جمع کر کے پورے یمن پر قابض ہوگیا جس سے اس کے غرور وتکبر میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔وہ کسی کو خاطر میں نہ لاتا۔جس کی وجہ سے حامی مخالف بنتے چلے گئے اور قتل کے منصوبے پروان چڑھنے لگے۔جب وہ کہتا کہ میرے پاس فرشتے آتے ہیں اور تمام خبریں بتاتے ہیں تو اس کے ساتھی مذاق اڑاتے کہ فرشتے یہ کیوں نہیں بتاتے کہ ''تیری بربادیوں کے مشورے ہیں تیرے ایوانوں میں''۔بالآخر ایک رات حشنس اور فروز دیلمی نے اپنی چچازاد اور ہمشیر بہن آزاد کے ساتھ مل کر اسی کے محل میں داخل ہو کر سوتے ہوئے اسود عنسی کی گردن مروڑ کر قتل کر دیا۔یہ آزاد نامی خاتون حضرت شہر بن بازان کی بیوہ تھیں۔شہر بن بازان اسود عنسی سے جنگ لڑتے ہوئے شہید ہوگئے تھے اور آزاد کو اسود عنسی نے جبراً اپنے عشرت کدہ میں رکھا ہوا تھا جو بالآخر اسے واصل جہنم بنا کر آزاد ہوئی۔اور اب یمن کے مسلمانوں نے اس کامیابی وکامرانی کی خوشخبری سنانے کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ کی طرف قاصد روانہ کیا مگر رحمت عالم ﷺ کو وحی الٰہی نے پروانہ نوید سنا دیا۔اور مخبر صادق ﷺ نے قاصد کے پہنچنے سے قبل ہی صحابہ کو آگاہ فرما دیا: ''رات اسود عنسی جہنم واصل ہو گیا۔'' حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا: حضور ﷺ! یہ سعادت کس نے حاصل کی؟ ارشاد فرمایا: ''فروز دیلمی نے.....۔''

② مُسَیْلَمَہ کذّاب:

نام مسیلمہ بن کبیر بن حبیب، لقب رحمان، یمامہ سے تعلق اور بنی حنیفہ کا رہنے والا تھا۔مسیلمہ کا بوقت دعویٰ نبوت سنِ عمر سو سال سے متجاوز تھا۔ناطقِ صادق سے کذابِ یمامہ کا لقب صادر ہوا تو مسیلمہ کذاب کے نام سے شہرت پائی۔۱۰ھ میں وفد بنی حنیفہ کے ''۱۴'' افراد کے ساتھ مدینہ منورہ میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا۔وفد بنی حنیفہ نے تو اسلام قبول کیا مگر مسیلمہ کذاب نے خلافت کی شرط پیش کر دی۔اس وقت رحمت عالم ﷺ کے دستِ مبارک میں کھجور کی ایک شاخ تھی، آپ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا یہ شاخ بھی نہ دی جائے گی اور تو اپنی قدر سے تجاوز نہیں کرے گا۔قول دیگر کے مطابق اس وقت تو اسلام قبول کر لیا مگر یمامہ واپس جا کر دعویٰ نبوت کر دیا۔رحمت عالم ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے بنی حنیفہ کے نہار نامی شخص کو طلب فرمایا جو اس وقت مدینہ منورہ میں موجود تھا۔آپ ﷺ نے نہار سے فرمایا: ''جا کر مسیلمہ کو دعویٰ نبوت سے باز رکھو۔'' نہار یمامہ پہنچ کر مسیلمہ کذاب کو ملا اور اسی کا حامی بن کر گواہی دینی شروع کر دی کہ حضرت محمد ﷺ نے مسیلمہ کو اپنی نبوت میں شریک فرما لیا ہے۔اس کی گواہی سے یمامہ کے بہت سارے لوگ گمراہ ہوئے اور بہت لوگ قومی عصبیت کی بنا پر حمایت کرنے لگے۔جیسے کہ جب طلحہ نمری یمامہ آیا تو لوگوں سے پوچھا مسیلمہ کہاں ہے؟ لوگ بگڑ پڑے اور کہا کہ خبردار جو ایسی بے ادبی سے نام لیا، بلکہ یوں کہو کہ رسول اللہ کہاں ہیں۔طلحہ نے جواب دیا کہ جب تک میں مسیلمہ کو مل کر کلام نہ کر لوں رسول تسلیم نہیں کروں گا۔طلحہ کو جب مسیلمہ سے ملایا گیا۔طلحہ نے پوچھا تو مسیلمہ ہے؟ جواب دیا ہاں میں مسیلمہ رحمانِ یمامہ ہوں۔طلحہ نے کہا تو کیا کہتا ہے؟ مسیلمہ نے کہا میں نبی ہوں۔طلحہ نے پوچھا تیرے پاس کون آتا ہے؟ مسیلمہ نے کہا۔میرے پاس رحمان آتا ہے۔کہا روشنی کے وقت آتا ہے یا تاریکی میں؟ مسیلمہ نے کہا تاریکی میں۔طلحہ بولا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ تو کذاب ہے، اور حضرت محمد ﷺ صادق ہیں۔محمد ﷺ کے پاس انبیاء سابق علیہم السلام کی طرح دن کی روشنی میں وحی نازل ہوتی ہے مگر میرے لیے ربیعہ کا جھوٹا نبی قبیلہ مضر کے سچے نبی سے عزیز ہے۔طلحہ اسی عصبیت کی آگ میں جل کر جنگ عقرباء میں جہنم واصل ہوا۔مسیلمہ کذاب بڑا چالاک، نرم گو، عیار مکار معجزہ کے طور پر جب کسی کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ گنجا ہو گیا، دکھتی آنکھ میں منہ کی غلاظت ڈالی تو وہ اندھا ہو گیا، کنویں میں پانی کی فراوانی کے لیے تھوک ڈالا وہ بالکل خشک ہو گیا۔ایک مرید کے بیٹوں کو برکت کی دعا کی تو ان میں سے ایک کنویں میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا۔دوسرے کو بھیڑیا کھا گیا۔مگر اس کا ایک مکر کامیاب تھا۔وہ تنگ منہ کی بوتل میں سرکہ میں بھیگا ہوا انڈا ڈال کر لوگوں کو بیوقوف بناتا اور اسے اپنا معجزہ قرار دیتا تھا۔اسی طرح اس نے بیوقوفوں کی ایک بھیڑ اپنے گرد جمع کر لی تھی، جس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ جب وہ مسلمانوں کے مقابلے پر نکلا تو چالیس ہزار جنگجو اس کی زیر کمان تھے اور تیرہ ہزار مجاہدین اسلام کا لشکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زیر کمان مصروفِ کار تھا۔میدانِ کارزار میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے جان نثارانِ رحمت عالم نے مسیلمہ کذاب کے اکیس ہزار جنگجوؤں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واصل جہنم کیا اور چھ سو ساٹھ شمع ختم نبوت کے پروانے آپ ﷺ پر نثار ہوئے۔

مسیلمہ کذاب بمع اپنے باقی جنگجوؤں کے ایک قلعہ نما باغ میں گھس کر پناہ گزیں ہو بیٹھا۔مگر صحابیٔ رسول براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے دیوار پر چڑھ کر اپنے آپ کو باغ کے اندر گرایا اور ہزاروں دشمنوں سے لڑتے ہوئے باغ کا دروازہ مجاہدینِ اسلام کے لیے کھول دیا اور فرزندانِ توحید نے تلواروں کے جوہر دکھانا شروع کیے تو مسیلمہ کذاب نے بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا مگر ختم نبوت کے دیوانوں، پروانوں، مستانوں کے سامنے ٹھہر نہ سکا اور بھاگ کھڑا ہوا۔مگر حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے وار پر لے لیا اور اسی حربہ سے واصل جہنم کیا۔ جس سے جنگ اُحد میں سید الشھداء رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کا سر نیزے پر چڑھایا اور فخر کے ساتھ کہا میں حالت کفر میں ایک مقدس ہستی کو شہید کر کے جہنم کا مستحق بن چکا تھا مگر اس رب کریم کا شکر و احسان ہے کہ جس نے بدترین کافر کا قتل میرے ہاتھوں سے کرا کر میرے جرم کی تلافی کا سبب بنایا۔ جب مسیلمہ کذاب مارا گیا تو بنی حنیفہ بدحواسی کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوئے، مگر بنی حنیفہ نے بھی لڑنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔لیکن قدوسیوں نے طاغوتیوں کے مار مار کر پرخچے اڑا دیے۔بالآخر قصرِ ارتداد کو پیوند خاک ہونا پڑا۔اسی معرکہ میں ایک دلچسپ واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ ایک مسیلمی نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی ٹانگ کاٹ ڈالی تھی، لیکن جرأت شجاعت دیکھیے کہ اپنی وہی کٹی ہوئی ٹانگ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے اس مسیلمی کو اس زور سے ماری جس سے وہ واصل نار ہوا، مگر اس صدمہ اور تکلیف کے سبب حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بھی عنانِ حیات دار آخرت کو پھر گئی۔(اناللہ وانا الیہ راجعون)

③ سجاح بنتِ حارث:

نام سجاح بنتِ حارث بن ضوید بن عقفان اور کنیت ام صادر ہے۔ قبیلہ بنی تمیم کی نہایت خوبصورت، جواں سال، پُرکشش خدوخال کی مالکہ بڑی فصیح بلیغ اور مشہور کاہنہ عیسائی المذہب خاتون تھی۔ عیاری، مکاری، تقریر اور گویائی میں یدطولیٰ رکھتی تھی۔ یمامہ کے صد سالہ بوڑھے مسیلمہ کذاب کی دیکھا دیکھی نبوت کا شوق پیدا ہوا۔ مناسب وقت کا انتظار کرتے ہوئے نبوت کے تانے بانے بننے شروع کرنے لگی۔جب رحمت عالم ﷺ کی خبر وفات سنی فوراً خم ٹھونک کر میدان میں اتری، نبوتِ کاذبہ کا دعویٰ کر کے وحی اور الہام کی دعویدار بن بیٹھی اور اپنی دعوت نبوت بجائے غرباء کے امرائے قبائل کو پیش کرنے کے لیے اپنے تنخواہ دار قاصد قبائلی سرداروں کے پاس بھیجے۔جب قاصد سجاح کے ننھیالی قبیلہ بنوتغلب کے سردار ہذیل بن عمران کے پاس پہنچا تو ہذیل نے قاصد سے گفتگو کرنے کے بعد سجاح سے ملاقات کے لیے رخت سفر باندھا اور وہاں پہنچ کر اس کی زلفِ دراز کا اسیر ہو گیا اور اپنا عیسائی مذہب چھوڑ کر سجاح پر ایمان لے آیا۔اسی طرح قبائلی سردار کسی معجزہ نمائی کے بغیر ہی شمع حسن پر پروانہ وار قربان ہوتے چلے گئے اور حامیان کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا۔ سجاح افرادی قوت کے نشے سے مخمور ہو کر آنکھوں میں خلافت اسلامیہ مدینہ منورہ کی فتح کے خواب سجا بیٹھی۔ مالک بن نویرہ نے مدینہ منورہ پر حملہ نہ کرنے کا مشورہ دیا لیکن نہ مانی۔راستہ میں قبائل بنی رباب اور ضبہ نے مل کر سجاح کا خوب مقابلہ کیا اور گھمسان کا رن پڑا جس میں سجاح کے کئی آزمودہ کار افسر بمع عاشق اول ہذیل بن عمران گرفتار ہوئے اور ہزیمت اٹھا کر مصالحت کر کے جان چھڑائی۔اسی رات سجاح نے ایک مسجع عبارت تیار کی اور صبح کے وقت مغربی سرداروں کو جمع کر کے کہنے لگی اب میں وحی کی ہدایت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بموجب یمامہ پر حملہ کرنا چاہتی ہوں۔ جب مسیلمہ کذاب کو سجاح کے دعویٔ نبوت اور اس کے ٹڈی دل لشکر کے سر پر پہنچنے کی طلاع ملی تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکلنے لگی۔اب عیار مسیلمہ کذاب نے خیال کیا کہ اگر سجاح سے مڈبھیڑ کی نوبت آئی تو ادھر ثمامہ بن اثال یمامہ میں ضرور چھیڑ چھاڑ کرے گا، دوسری طرف عساکر اسلام بھی شبخون مارنے کے لیے پابہ رکاب ہیں۔اب اس نے برسرپیکار ہونے کے بجائے گوعیاری اور مکاری سے کام لیا اور ہدایا اور تحائف بھیج کر دوستی کا ڈھونگ رچایا اور کہلوا بھیجا کہ کل بلاد عرب میرے اور قریش کے درمیان نصف نصف تھے مگر قریش نے بدعہدی کی اس لیے وہ نصف تجھے دیتا ہوں اور یہ پیغام بھی دیا کہ مجھے آپ کی ملاقات کا کمالِ اشتیاق ہے، اگر حاضری کی اجازت ہو تو ذرّہ نوازی ہو گی۔سجاح نے اجازت دے دی۔اذنِ ملاقات پا کر چالیس ہوشیار عیار و مکار وفاداروں کے ساتھ دولت خانہ حسن پر حاضر ہو کر بڑے تپاک والفت سے ملا۔اس کی صورت وسیرت، صباحت وملاحت اور گرد وپیش کے حالات کا جائزہ لینے سے یقین ہو گیا کہ جنگ وجدال سے کامیابی دشوار ہے بلکہ عورت ذات کو عشق محبت کے جال میں پھنسا کر ہی رام کیا جاسکتا ہے۔مسیلمہ کذاب نے سجاح سے درخواست کی کہ آپ مجھے شرفِ میزبانی سے سرفراز فرمائیں تو وہیں پہنچ کر میں آپ کی رنگیں بیانی سے لطف اندوز ہوں گا۔سجاح جو دور اندیشی سے بالکل عاری تھی فوراً رضامند ہو گئی اور یہ بھی طے کر لیا کہ دونوں کے وفادار خیمہ سے دور رہیں گے۔خیمہ میں داخلہ بھی کسی کا نہ ہو گا۔سب شرائط منظور ہونے پر چشمِ دل حصول مقصد کے نور سے روشن ہو گئی۔ مسیلمہ کذاب نے واپس آتے ہی حکم دیا کہ نہایت خوش نما پُرتکلف خیمہ نصب کیا جائے، جس کی فوراً تعمیل ہوئی۔صد سالہ بڈھے نے محبوب ولنواز کا کشور دل فتح کرنے کے لیے خیمہ کو اعلیٰ قسم کے اسبابِ عشرت اور سامان زینت سے آراستہ کرایا۔برابیوں کے اقلیم متکوع و منکی حالوت میں منتظر میٹھل قیمت آرائیاں کمکتے رہے۔تین روزہ عطریات سے معطر کرایا۔خیمہ کو حجلۂ عروس بنا دیا۔جب تیاریاں مکمل ہو گئیں تو حور طلعت سجاح بن سنور کر جوبن جوانی نکھارتی حسن لطافت کے پھول برساتی معشوقانہ انداز میں پرناز قدم اٹھاتی خراماں خراماں خیمہ میں جلوہ افرز ہوئی تو صد سالہ بوڑھے کو جوشِ جوانی کی انگڑائیاں لیتے اپنا منتظر پایا۔مسیلمہ نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔نہایت گرم جوشی سے نرم گدگدے، ریشمی گدیلے پر بٹھایا، میٹھی میٹھی باتوں سے مہمان کا دل لبھایا۔خوشبوؤں کی لپٹوں نے سجاح کو مست ومسرور کر دیا۔اس صد سالہ تجربہ کار بڈھا جانتا تھا کہ جب عورت خوشبو سے مست ہوتی ہے تو وہ مرد کی طرف جلد مائل ہو جاتی ہے۔جس میں وہ کامیاب رہا۔گفتگو کا آغاز سلسلہ وحی سے ہوا۔

مسیلمہ بولا اگر جناب پر حال ہی میں کوئی وحی نازل ہوئی ہو تو سنایئے۔سجاح بولی نہیں پہلے آپ اپنی وحی کے الفاظ سنائیں۔ کیونکہ میں پھر بھی عورت ذات ہوں۔اس جواب سے مسیلمہ بھانپ گیا کہ سجاح میں نبوت کا حوصلہ اس کی نسبت بہت پست ہے اور اس کی نبوت بھی میری نبوت کی طرح خانہ ساز اور بناوٹی ہے۔اب مسیلمہ کذاب نے اپنی نبوت سے عشق بازی کا کام لیتے ہوئے شرم ناک شہوت انگیز فحش قسم کی وحی سنا کر سجاح کو متاثر کیا۔ اور منہ مانگی مراد ملتے دیکھ کر کہنے لگا: سنو خدائے برتر نے نصف زمین مجھے دی اور نصف قریش کو۔مگر قریش نے ناانصافی کی تو رب العزت نے حصہ چھین کر تجھے عطا فرما دیا۔لیکن سجاح کا دماغ شہوت نے ماؤف کر رکھا تھا اور وہ اس وقت قلزم شہوت میں غوطہ زن تھی۔ بالآخر سجاح کی نسوانی رال ٹپک پڑی۔دونوں اپنی اپنی (جھوٹی) نبوت کے تقدس اور کبریائی کی چادر اتار کر خیمہ کے کسی کونے میں دفن کر کے ''ہیت لک، ہیت لک'' کی صدائیں لگا کر منزل قُرب میں پہنچنے لگے اور تین دن تک دادِ عشرت دیتے رہے اور وفادار باہر پریشانی

محکم دلائل اور براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طویل ''مذاکرات'' کے بعد جب تشریف آوری ہوئی تو سجاح کی جھکی ہوئی نگاہوں نے چغلی کھائی اور سجاح کے وفاداروں نے پوچھا سہ روزہ مذاکرات میں کیا فیصلہ طے پایا۔سجاح نے جواب دیا دونوں نے ایک دوسرے کی وحی کو سچا پا کر باہمی نبوتوں پر ایمان لائے اور آدھا آدھا ملک دونوں کے حصے میں آیا اور بحکم ربی ہمارا نکاح انجام پایا۔امتیوں نے پوچھا مہر کتنا قرار پایا؟ سجاح بولی یہ تو یاد ہی نہ آیا۔پھر جب امت کو پریشان پایا تو سجاح نے امت سے مشورہ فرمایا۔امت نے واپس جا کر مہر مقرر کرانے کا جواب سنایا ۔پھر سجاح ایک وفد لے کر وہاں پہنچی جہاں خیمہ میں تین دن گزارے تھے اب وہاں نہ وہ مکاں تھا اور نہ اس کا مکیں۔پھر سجاح احباب کے اس قلعہ پر پہنچی جہاں اس کی عزت کا لٹیرا بسیرا کر رہا تھا، سجاح نے دربانوں سے دروازہ کھولنے کا کہا مگر جواب ملا ہمیں اجازت نہیں۔سجاح نے کہا جا کر اپنے نبی سے کہو کہ تیری نبی بیوی ملاقات کی مشتاق ہے۔مسیلمہ نے جواب کہلوایا مجھے کوئی اشتیاق نہیں۔سجاح نے کہا میں بات کرنا چاہتی ہوں۔جواب میں مسیلمہ پھاٹک کی چھت پر نمودار ہو کر مخاطب ہوا۔فرمایئے کیا غرضِ ملاقات ہے! سجاح نے اپنے مہر کا تقرر چاہا۔مسیلمہ نے کہا فجر اور عشاء کی نمازیں معاف کی جاتی ہیں۔اور اسی کو مہر بتایا اور کہا کہ تو اپنے دو آدمی بھیج دے جو محصولات وصول کر کے تجھے دیتے رہیں گے۔اور گفتگو کا سلسلہ ختم کر کے واپس چلا گیا۔

اس طرح مکاری میں آ کر سجاح اپنی عصمت لٹوا چکی تو اپنی امت کی نگاہوں میں گر گئی۔اپنوں اور بیگانوں نے ساتھ چھوڑ دیا۔گمنامی کی زندگی اختیار کر کے اسلام قبول کر لیا اور نتھیالی قبیلہ بنی تغلب میں رہائش پذیر ہو گئی۔تلاوت قرآن کریم اور ذکر واذکار کے ساتھ ساتھ دعا کرتی کہ میری نماز جنازہ کوئی صحابی رضی اللہ عنہ پڑھائے۔جب خلافت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بنی تغلب کے علاقوں میں قحط پڑا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہاں کے لوگوں کو بصرہ میں آباد کیا تو سجاح بھی ان کے ساتھ بصرہ آ گئی۔اور جب گورنر بصرہ دریافت احوال کے لیے تشریف لائے تو سجاح نے منع کر دیا کہ میری سابقہ زندگی کے متعلق کوئی سوال نہ کریں۔وہیں ان کا انتقال ہوا۔نماز جنازہ گورنر بصرہ صحابی رسول حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

④ طلیحہ اسدی:

طلیحہ بن خویلد اسدی قبیلہ اسد سے ہے جو نواح خیبر میں آباد تھا۔طلیحہ نے رحمت عالم ﷺ کی زندگی مبارکہ میں ہی مرتد ہو کر سمیرا میں اقامت اختیار کی اور وہاں ہی دعویٰ نبوت کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔تھوڑے ہی عرصے میں ہزاروں لوگ اس کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔اس بد بخت نے اپنے چچازاد یا برادرزادہ حیال (یا حبال) کو ہادی عالم ﷺ کی خدمت میں اپنی نبوت کاذبہ کی دعوت دینے کے لیے بھیجا (استغفر اللہ) حیال بارگاہ رحمت عالم ﷺ میں پہنچا۔حال احوال دریافت کر کے بد بخت نے سید الکونین ﷺ کو ''طلیحی نبوت'' پر ایمان لانے کی دعوت دی اور دعویٰ کیا کہ ان کے پاس ذوالنون یعنی روح الامین آتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کہیں سے ذوالنون کا نام سُن لیا ہو گا۔حیال نے جواب میں نہایت مغرورانہ انداز میں گستاخی کرتے ہوئے کہا: ''واہ صاحب واہ، آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ شخص جھوٹا ہو سکتا ہے جس کو لاکھوں لوگوں نے اپنا ہادی اور نجات دہندہ یقین کر لیا ہے؟'' رحمت عالم ﷺ نے اس گستاخی سے ناراض ہو کر بد دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے اور تیرا خاتمہ خیر پر نہ ہو اور پھر ایسا ہی ہوا۔حیال بحالت ارتداد واصل جہنم ہوا۔طلیحہ کی پشت پناہی کرنے کے لیے بہت سے قبائل اس کے ساتھ مل گئے، جن میں منکرین زکاۃ بھی شامل تھے۔ان سب نے مل کر فتنۂ عظیم بپا کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے خیر خواہانِ ملت اسلامیہ نے خلیفۂ رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ ان کے ساتھ افہام تفہیم اور مصلحت اندیشی کا معاملہ کیا جائے، مگر رمز شناسِ رسول، یار غار ومزار، خلیفۂ اول بلافصل، امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جبل استقامت بن کر ارشاد فرمایا کہ: ''میں اسلام کے کسی اساسی مسئلہ پر مفاہمت یا مصلحت سے ہرگز کام نہیں لوں گا، بلکہ ان فتنہ پروروں کو ان کے انجام تک پہنچا کر دم لوں گا'' اور فتنہ کے خاتمہ کے لیے مدینہ منورہ سے عساکر اسلام روانہ فرماتے رہے اور جان نثارانِ ختم نبوت اور شمع نبوت کے پروانے اپنی تلواروں کے جوہر دکھاتے رہے جس کے نتیجے میں اللہ کے فضل وکرم سے ابلیسی لشکر تتر بتر ہوتا گیا۔ بہت سارے واصل جہنم ہوئے۔ بہت ساروں نے اسلام قبول کر لیا۔ خود طلیحہ بھی میدان سے بھاگ کھڑا ہوا اور توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا۔ طلیحہ جب خلافت فاروقی میں حج کے لیے آیا اور مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے من گھڑت الفاظ کو وحی قرار دیا اور نماز جیسی اہم عبادت کا مذاق کیوں اڑایا؟ طلیحہ نے عرض کیا امیر المومنین یہ کفر کے فتنوں میں سے ایک فتنہ تھا جسے بصدقِ دل میرے قبول اسلام نے بالکل معدوم کر دیا، اب مجھ پر کوئی الزام نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

⑤ مغیرہ بن سعید عجلی:

فرقہ مغیرہ کا بانی جو فرقہ غلاۃ کا ایک گروہ ہے۔ یہ شخص خالد بن عبداللہ قسریٰ کا آزاد کردہ غلام اور غالی رافضی (صحابہ کا مخالف متشدد شیعہ) تھا۔ حضرت محمد باقر رحمہ اللہ کی رحلت کے بعد پہلے اس نے امامت اور پھر نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ احیائے موتی اور غیب دانی کا بھی دعویٰ کرتا تھا۔ اور یہ بھی کہتا تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اور اس کی مدد سے مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہوں اور میں اگر چاہوں تو قوم عاد وثمود اور ان کے درمیانی زمانہ کے آدمیوں کو لاجمع کر سکتا ہوں۔ یہ بد بخت غیر معمولی ذہین اور حافظہ کا بڑا قوی اور باہمت مکار، عیار اور ہوشیار وچالاک شخص تھا، مکاری وعیاری سے لوگوں کو ایسے ایسے سبز باغ دکھائے کہ بہت لوگ اس کے گرویدہ بن کر اپنی آخرت برباد کر بیٹھے۔ بالآخر مغیرہ اور اس کے پیروکار اپنے انجام کی طرف بڑھنے لگے۔ والی عراق خالد بن عبداللہ قسریٰ نے اس کو راہ راست پر لانے کے لیے بہت کوششیں کیں اور سوچنے کے مواقع دیے۔ مغیرہ ہر کوشش کو گورنر عراق خالد کی کمزوری سمجھتا رہا کیونکہ قسام ازل نے اس کے مقدر میں واصل جہنم ہونا لکھ دیا تھا۔ جب والی عراق کی کوئی نصیحت اس کے حق میں کارگر ثابت نہ ہوئی تو آخری بار خالد بن عبداللہ نے ایک بار پھر اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ لیکن مغیرہ کے انکار کرنے پر والی عراق نے مغیرہ کو حکم دیا مغیرہ کانوں کے گھٹے کو اپنے سینے سے لگاؤ۔ مغیرہ نے حکم ماننے میں تأمل (پس وپیش) کیا۔ خالد نے اپنے جلادوں کو مغیرہ پر کوڑے برسانے کا حکم دیا۔ کوڑے برسنے شروع ہوئے تو مغیرہ نے بازوؤں کا حلقہ بنا کر اپنے سینے سے لگا لیا تو خالد عبداللہ قسریٰ نے کانوں کو آگ لگانے کا حکم دیا اس طرح مغیرہ جو پہلے غلام تھا پھر امام بنا اور پھر نبی بن بیٹھا اور بالآخر، آگ میں جل کر اپنے انجام کو پہنچا اور نشان عبرت بن گیا۔ ہاں اگرچہ علمائے وقت نے اس سزا پر خالد بن عبداللہ قسریٰ والی عراق سے اختلاف کیا کہ کسی بھی جرم میں آگ کا عذاب دینا خلاف اسلام سزا ہے، مگر اب کمان سے تیر نکل چکا تھا اور مغیرہ بن سعید اپنے انجام کو پہنچ کر واصل جہنم ہو چکا اور نشان عبرت چھوڑ گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② مُدعیان نبوت کاذبہ

مولانا عبدالباسط حفظہ اللہ

⑥ حارث کذّاب دمشقی:

اس کا پورا نام حارث بن عبدالرحمٰن بن سعید متنبّی دمشقی ہے۔ یہ پہلے ابوجلاس عبدی قریشی کا غلام تھا۔

⑦ مغیرہ بن سعید عجلی:

مغیرہ بن سعید عجلی فرقہ مغیریہ کا بانی ہے جو غلاۃ روافض کا ایک گروہ تھا۔ یہ شخص خالد بن عبداللہ قسریٰ والیٔ کوفہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ یہ بڑا غالی رافضی تھا۔ حضرت امام محمد باقر رحمہ اللہ کی رحلت کے بعد پہلے امامت کا اور پھر نبوت کا مدعی ہوا۔

⑧ بیان بن سمعان تمیمی:

بیان بن سمعان تمیمی مغیرہ بن سعید عجلی کا معاصر تھا۔ فرقہ بیانیہ جو غلاۃ روافض کی ایک شاخ ہے، اسی بیان کا پیرو ہے۔ بیان نبوت کا مدعی تھا۔ وہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی تکذیب کرتا تھا۔ اس بے شرم نے حضرت امام محمد باقر رحمہ اللہ جیسی جلیل القدر ہستی کو بھی اپنی خانہ ساز نبوت کی دعوت دی تھی۔

⑨ ابومنصور عجلی:

یہ شخص ابتدا میں حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ کا معتقد تھا اور رافضی غالی تھا۔ جب امام ہمام نے اسے عقائد رافضیہ کے باعث اپنے ہاں سے خارج کر دیا تو اس نے کبیدہ خاطر ہو کر خود دعوائے نبوت کی ٹھان لی اور اخراج کے چند روز بعد ہی یہ دعویٰ کر دیا کہ میں امام محمد باقر رحمہ اللہ کا خلیفہ اور جانشین ہوں۔

⑩ صالح بن طریف برغواطی:

کہتے ہیں کہ صالح بن طریف یہودی الاصل تھا۔ اس کی نشوونما سرزمین اندلس کے قلعہ برباط میں ہوئی۔ وہاں سے ''تامت'' پہنچا جو مغرب اقصیٰ میں ساحل بحر پر واقع ہے اور وہاں بربری قبائل پر حکومت کرنے لگا۔ اس نے ۱۲۵ھ یا ۱۲۷ھ میں دعویٔ نبوت کیا۔ اس وقت خلیفہ ہشام بن عبدالملک اسلامی ممالک کا فرمانروا تھا۔

⑪ بہافرید زوزانی نیشاپوری:

ابومسلم خراسانی کے عہد دولت میں جو خلافت آل عباس کا بانی تھا، بہافرید بن ماہ فروذین نامی ایک مجوسی تھا جو زوزان کا رہنے والا تھا۔ خواف ضلع نیشاپور کے قریب سیرواند نامی ایک قصبہ میں ظاہر ہوا۔ یہ بھی نبوت و وحی کا مدعی تھا۔

⑫ ابوعیسیٰ اسحاق اصفہانی:

ابوعیسیٰ اسحاق بن یعقوب اصفہان کا ایک یہودی تھا، جو الوہیم (عابداللہ) کے لقب سے مشہور تھا۔ یہ یہود کے ایک مذہبی گروہ عبوسیہ میں سے تھا۔ ابوعیسیٰ نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح منتظر کا رسول ہوں۔ اور وحی کا بھی مدعی تھا۔

⑬ بابک بن عبداللہ خرمی:

بابک بن عبداللہ مدائن کا ایک ''تیلی'' تھا۔ اس کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ولد الزنا تھا۔ یہ بھی نبوت اور وحی کا مدعی تھا۔

⑭ علی بن محمد خارجی:

علی بن محمد عبدالرحیم قبیلہ عبدالقیس کا ایک شخص تھا جو موضع وردیفین مضافات ''رے'' میں پیدا ہوا۔ خوارج کے ایک فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ ۲۴۹ھ میں بغداد سے بحرین چلا گیا۔ اور دعوائے نبوت کر کے لوگوں کو اپنے اتباع کی دعوت دینے لگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑮ حمدان بن اشعث قرمط :

حمدان بن اشعث معروف بہ قرمط سواد کوفہ کے ایک چاہ کُن کا بیٹا تھا۔حمدان حسب بیان مقریزی ۲۶۴ھ اور حسب تحریر ابن خلدون ۲۷۸ھ میں ظاہر ہوا۔

⑯ ابوسعید حسن بن بہرام جنابی قرمطی :

۲۸۱ھ میں ایک شخص یحییٰ بن مہدی قطیف مضافات بحرین میں وارد ہو کر علی بن معلیٰ کے مکان میں فروکش ہوا اور یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کا ایلچی ہوں اور ان کے خروج کا زمانہ بھی قریب ہے۔

⑰ عبیداللہ مہدی:

عبیداللہ غالباً کوفہ کا رہنے والا تھا۔اس نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔عبیداللہ اپنے دعوائے مہدویت پر باون سال یعنی ۲۷۰ھ سے اپنی وفات ۳۲۲ھ تک قائم رہا۔ابن اثیر نے تاریخ کامل میں اس کے دعوائے مہدویت کی مدت ۲۴ سال ایک مہینہ اور بیس روز لکھی ہے۔

⑱ علی بن فضل یمنی:

۲۹۳ھ میں علی بن فضل نامی ایک شخص جو ابتدا میں اسماعیلی فرقے کا پیرو کار تھا،صنعاء کے مضافات سے اس دعویٰ کے ساتھ آیا کہ وہ نبی اللہ ہے۔ان ایام میں یمن کا حاکم خلیفہ مکتفی عباسی کی طرف سے اسعد بن ابوجعفر تھا۔

⑲ عبدالعزیز باسندی:

عبدالعزیز موضع باسند علاقہ صفانیان کا رہنے والا تھا۔اس نے ۳۲۲ھ میں دعویٰ نبوت کر کے ایک پہاڑی مقام میں دامنِ تزویر پھیلایا۔

⑳ ابوالطیب احمد بن حسین متنبّی:

ابو الطیب احمد بن حسین ادایل ریعان سے مدعی نبوت تھا۔ ۳۰۳ھ میں کوفہ کے محلّہ کندہ میں پیدا ہوا۔بہت بڑا شاعر تھا۔اس کی کتاب ''دیوان المتنبی'' ہے۔

㉑ اصفر بن ابوالحسین تغلبی :

اصغر بن ابو الحسین تغلبی رأس عین کا رہنے والا تھا جو حران اور نصیبین کے درمیان ایک شہر ہے۔اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ کتابوں میں جس موعود کے آنے کی پیشین گوئی ہے، وہ میں ہی ہوں۔

㉒ حسن بن صباح حمیری:

حسن بن صباح جو مہبط وحی ہونے اور خدائے برتر سے احکام پانے کا مدعی تھا۔

㉓ رشید الدین ابوالحشر سنان:

محمد ثانی بن حسن ثانی باطنی کے عہد حکومت میں شام کے اسماعیلیوں نے الموت سے قطع تعلق کر کے رشید الدین ابوالحشر کو جو سنان کے لقب سے مشہور تھا،اپنا سردار بنالیا۔سنان نے خود نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک الہامی کتاب معتقدین کے سامنے پیش کی۔

㉔ حسین بن حمدان خصیبی :

حسین بن حمدان ایک خانہ ساز نبی تھا جو ''خصیب'' نامی عراق کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔غالی شیعہ تھا۔مدعی نبوت ہونے کے بعد بغداد اور بصرہ سے اپنی دعوت کا آغاز کیا۔غالباً یہ ۶۵۶ھ کا زمانہ تھا۔

㉕ ابوالقاسم احمد بن قُسی :

ابوالقاسم احمد بن قسی شروع شروع میں جمہور مسلمین کے مذہب و مسلک پر کاربند تھا،لیکن بعد میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ابن قسی ۵۵۰ھ میں فوت ہوا۔

㉖ محمود واحد گیلانی:

معاندین اسلام و دشمنان دین ایران سے اٹھے۔ان میں محمود واحد گیلانی ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔''یہ شخص موضع مسجوان علاقہ گیلان کا رہنے والا تھا۔اس نے ۶۰۰ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

㉗ عبدالحق بن سبعین مرسی:

قطب الدین ابومحمد عبدالحق بن ابراہیم بن محمد بن نصر بن محمد بن سبعین مرسی نبوت کا مدعی تھا۔اس کے پیرو سبعینیہ کہلاتے ہیں۔

㉘ عبدالعزیز طرابلس:

ابن عماد نے لکھا ہے کہ عبدالعزیز ایک پہاڑی علاقے کا رہائشی تھا۔۷۱۷ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔بہت سے جہلاء خصوصاً نصیریہ فرقے کے پیروؤں نے اس کی متابعت اختیار کی۔

㉙ اویس رومی:

علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے جسے اویس کہا کرتے تھے،سلطان بایزید کے عہد سلطنت (۹۸۵ھ) میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔

㉚ سید محمد نوربخش جونپوری:

سید محمد نوربخش جونپوری اولیائے مغلوب الحال میں سے تھے۔ مہدویت کبریٰ کا دعویٰ کر بیٹھے۔

㉛ سید محمد جونپوری:

سید محمد جونپوری مدعی مہدویت تھا۔اس کی ولادت ۸۴۷ھ میں بمقام جونپور ہوئی جو صوبہ اودھ کا ایک شہر ہے۔جونپوری کے پیرو مہدویہ کہلاتے ہیں۔

㉜ احمد بن عبداللہ سلجماسی:

ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد عبداللہ سلجماسی مغربی معروف بہ ابن ابی محلی مہدویت کا مدعی تھا۔۹۶۷ھ میں پیدا ہوا۔اس نے ۱۰۳۱ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔

㉝ احمد بن علی محیرثی:

یمن کے علاقے میں ایک قصبہ ''محیرث'' ہے۔احمد بن علی وہاں کا رہنے والا تھا۔یہ بھی مہدویت کا مدعی تھا۔

㉞ محمد مہدی ازمکی:

محمد مہدی کوہِ شہرزور کے ایک گاؤں ازمک میں ظاہر ہوا جو مہدویت کا مدعی تھا۔بے شمار مخلوق اس کی پیرو ہو کر گمراہ ہوئی۔یہ ۱۰۷۰ھ کا زمانہ تھا۔

㉟ سباتائی سیوی:

سباتائی سیوی یا سباتائی زیبی نام کا ایک یہودی تھا جو ''سمرنا'' میں پیدا ہوا اور ۱۶۶۶ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

㊱ مرزا علی محمد باب شیرازی:

بابیت کا بانی مرزا علی محمد یکم محرم ۱۲۳۵ھ (۲۰۔اکتوبر ۱۸۱۹ء) کو شیراز میں متولد ہوا۔اس نے ۱۲۶۰ھ میں دعویٰ مہدویت کر دیا۔

㊲ ملا محمد علی بارفروشی:

ملا محمد علی بارفروشی جسے بابی لوگ قدوس کے لقب سے یاد کرتے ہیں،مقام قدوسیت اور رجعت رسول کا مدعی تھا۔

㊳ محمد احمد مہدی سوڈانی:

محمد احمد ۱۸۴۸ء میں دریائے نیل کے قریب موضع جنگ میں پیدا ہوا۔مئی ۱۸۸۱ء میں اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

㊴ مرزا غلام احمد قادیانی:

یہ ۱۸۳۹ء میں ہندوستان کے شہر قادیان میں پیدا ہوا۔آہستہ آہستہ اوپر چڑھتا گیا۔پہلے محدث،مجتہد،اور مجدد بنا۔پھر مسیح موعود اور مہدی بنا۔بالآخر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔علماء اس کے خلاف صف آراء ہوئے اور بالآخر پاکستان میں ۱۹۷۴ء میں اس کے پیروکاروں کو اقلیت قرار دیا گیا۔فتنہ قادیانیت دوسرے فتنوں کے مقابلے میں اس لیے زیادہ پھیلا کہ زنادقہ اسلام کے نام پر اپنی تبلیغ کرتے ہیں۔

(اس ختم نبوت نمبر میں تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی

ایک خاندانی غدّار

محمد بدیع الزماں بھٹی (ایڈووکیٹ)

انگریز غلام ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں پر ''جھوٹی نبوت'' کی کاری ضرب لگانے کا فیصلہ کر چکا تھا..... منصوبہ مکمل ہو چکا تھا .....صرف اس شخص کی تلاش تھی..... جسے نبی بنانا تھا..... اور اس سے دعویٰ نبوت کرانا تھا..... انگریز نے ہندوستان سے اپنے چند اہم غدّاروں کو بلایا .....ایک خفیہ میٹنگ ہوئی..... انگریز نے انہیں جھوٹی نبوت کے سارے منصوبے سے آگاہ کیا..... اور انہیں ترغیب دی کہ ان میں سے کوئی شخص دعویٰ نبوت کرے..... یہ بات سن کر بڑے بڑے غدار کانپ اٹھے..... وہ فرنگی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے..... اور کہنے لگے:

''جناب! ہم آپ کے غلام ہیں..... ہم ضمیر فروش ہیں..... ہم ملت فروش ہیں..... ہم غیرت فروش ہیں..... ہم نے اپنی دھرتی ماتا کا خون پیا ہے..... ہم نے اپنے وطن کے مجاہدوں کو غلامی کی یہ زنجیریں پہنائی ہیں .....اذیت ناک سزائیں دلوائی ہیں..... ہم نے آپ کو انتہائی سستے فوجی سپاہی بھرتی کے لیے دیے ہیں..... لیکن اس کام کی ہم میں ہمت نہیں .....اس کے تصور سے ہی ہم جیسے بے ضمیر بھی لرز لرز جاتے ہیں..... ہم رسول اللہ ﷺ کے تخت ختم نبوت پر اپنے غلیظ قدم نہیں رکھ سکتے..... ہم محمد عربی ﷺ کے تاج ختم نبوت کو نوچ نہیں سکتے..... ہم قرآن وحدیث پر تحریف کی قینچی نہیں چلا سکتے..... ہمیں معاف کر دیجئے..... یہ کہہ کر بڑے بڑے غدار انگریز کے قدموں پر گر گئے۔

اس صورت حال میں ایک کریہہ الصورت اور کانا شخص سینہ تان کر کھڑا ہوا اور انگریز سے کہا کہ'' جناب میں اس کام کے لئے حاضر ہوں۔ جہاں ان غداروں کی غداریوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے میری غداریوں کی ابتدا ہوتی ہے۔''

اس کے بعد اس کریہہ الصورت شخص نے سر جھکائے غداروں کی طرف پلٹتے ہوئے پھنکار کر کہا ''صاحب بہادر! یہ سب غدار تو ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی نسلی غدار نہیں جبکہ میں ایک پکا نسلی اور خاندانی غدار ہوں۔ مجھے غداری وراثت میں ملی ہے۔ غداری میرے خون میں شامل ہے۔ غداری میری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے..... میرا سارا وجود غداری کی کمائی سے پلا ہوا ہے..... میرا باپ مرزا غلام مرتضیٰ ایک تاریخ ساز غدار تھا..... میرا بھائی مرزا غلام قادر غداروں کی پیشانی کا جھومر تھا..... ان کے مرنے کے بعد یہ خدمات اب میرے ذمے ہیں..... اور میں چوبیس گھنٹے آپ کے اشارۂ ابرو پر حاضر ہوں۔''

محترم قارئین! آپ نے پہچانا..... یہ کریہہ الصورت اور کانا شخص کون تھا؟ یہ فخر غداراں، مرزا قادیانی تھا مرزا قادیانی، اس کے باپ اور اس کے بھائی نے ملت اسلامیہ کے ساتھ کیا کیا غداریاں کیں۔ بطور نمونہ ثبوت پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

◎ ''اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آ گیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریز کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الضرورت خدمات بجالاتا رہا۔ یہاں تک کہ سرکار انگریز نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں میں سمجھا۔''

(نور الحق، حصہ اول، ص ۲۸، مصنفہ مرزا قادیانی روحانی خزائن ص ۳۸ ج ۸)

◎ ''پھر جب میرا باپ فوت ہوگیا، تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریز کی عنایات ایسے ہی اس کے شامل حال ہوگئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں۔ اور میرا بھائی اپنے والد کے چند سال بعد فوت ہوگیا۔ پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی۔''

(نور الحق، حصہ اول، ص ۲۸، مصنفہ مرزا قادیانی وروحانی خزائن ج۸ ص ۳۸)

◎ ''میں ایسے ایک خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکّا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار انگریزی میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی ''تاریخ رئیسان پنجاب'' میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریز کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تمون کی گزرگاہ پر خضداروں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔''

(کتاب البریہ، اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء، ص ۳ مصنفہ مرزا قادیانی روحانی ج ۱۳ ص ٤)

◎ ''سب سے پہلے یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے۔''

(مرزا قادیانی کی لیفٹیننٹ گورنر بہادر کے حضور درخواست مندرجہ تبلیغ رسالت، جلد ہفتم، ص ۸۔۹۔۱۱، مؤلفہ میر قاسم علی قادیانی)

◎ ''ہماری جاں نثار خاندان سرکار دولت مدار (سلطنت انگلشیہ) کا خود کاشتہ پودا ہے۔ ہم نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے بھی کبھی دریغ نہیں کیا۔''

(تبلیغ رسالت، جلد ہفتم مصنفہ مرزا قادیانی)

◎ ''مرزا قادیانی کے باپ کے جنم رسید ہونے پر پنجاب کے فنانشل کمشنر نے مرزا قادیانی کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کے پاس ۱۹ جون ۱۸۷۶ء کو جو مراسلہ بھیجا، اس میں تعزیتی کلمات کے بعد لکھ دیا گیا۔ مضمون پیش خدمت ہے:

Ghulam Murtaza Who was great well Wisher and faithful chief of Government . In conideration of your family services, I Will esteem you with the same respect as that on your loyal father , I will keep in mind the restoration welfare of your family when a favourable opportunity occurs .

''مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریز کا اچھا خیر خواہ وفادار رئیس تھا، آپ کے خاندان کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم آپ کی بھی اسی طرح عزت کریں گے، جس طرح تمہارے وفادار باپ کی کی جاتی تھی۔ ہم کو اچھے موقع کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہے گا۔''

(المرقوم ۲۹ جنوری ۱۸۷۶ء کتاب البریہ، ص ۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

◎ ''مرزا صاحب مشفقی مہربان دوستان مرزا غلام مرتضیٰ خاں صاحب رئیس قادیان، بصد شوق ملاقات واضح ہو کہ پچاس گھوڑے مع سوارانِ زیر افسری مرزا غلام قادر برائے امداد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکاری و سرکوبی مفسدان مرسلہ آن مشفق ملاحظہ سے گزرے۔ہم اس ضروری امداد کا شکریہ ادا کر کے وعدہ کرتے ہیں کہ سرکار انگریزی آپ کی اس وفاداری اور جاں نثاری کو ہرگز فراموش نہ کرے گی، آن مشفق اس مراسلہ کو بمراد اظہار خدمات سرکار اپنے پاس رکھیں تا کہ آئندہ افسران انگریزی کو آپ کے خاندان کی خدمات کا لحاظ رہے۔فقط''

(الراقم مسٹر جیمس نسبٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور دستخط بحروف انگریزی ۵۷ء مقام گوردا سپور)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد مرتضیٰ صاحب حضرت صاحب کے والد ماجد تھے جنہوں نے ۱۸۵۷ء کے غدر کے موقع پر اپنی گرہ سے پچاس گھوڑے اور ان کا سارا ساز و سامان مہیا کر کے اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں سے تیار کر کے سرکار کی امداد کے لیے پیش کیے تھے۔

(از پیش گاہ (مسٹر جیمس نسبٹ(صاحب بہادر) ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور دستخط بحروف انگریزی (مہردفتر ڈپٹی کمشنر گورداسپور)

عزیز القدر مرزا غلام قادر ولد مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان۔

بمقابلہ باغیاں ناعاقبت اندیش ۵۷ء آں عزیز القدر نے بمقام میر تھل اور تریموں گھاٹ جو شجاعت اور وفاداری سرکار انگریزی کی طرف سے ہو کر ظاہر کی ہے، اس سے ہم اور افسران ملٹری بہ دل خوش ہیں۔ضلع گورداسپور کے رئیسوں میں سے اس موقع پر آپ کے خاندان نے سب سے بڑھ کر وفاداری ظاہر کی ہے۔آپ کے خاندان کی وفاداری کا سرکار انگریزی کے افسران کو ہمیشہ مشکوری کے ساتھ خیال رہے گا۔یہ جلدوئے اس وفاداری کے ہم اپنی طرف سے آن عزیز القدر کو یہ سند بطور خوشنودی مزاج عطا فرماتے ہیں۔''

المرقوم یکم اگست ۱۸۵۷ء

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا غلام قادر صاحب حضرت مسیح موعود کے حقیقی بھائی تھے جو حضرت صاحب سے چند سال بڑے تھے اور ۱۸۸۳ء میں فوت ہوئے۔''

(دستخط بحروف انگریزی جنرل نکلسن بہادر تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام قادر خلف مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان)

''چونکہ آپ نے اور آپ کے خاندان نے بمقابلہ باغیان اندیش و مفسدان بدخواہ سرکاری انگریزی غدر ۱۸۵۷ء میں بمقام تریموں گھاٹ و میر تھل وغیرہ نہایت دلدہی اور جاں نثاری سے مدد دی ہے۔اور اپنے آپ کو سرکار انگریزی کا پورا وفادار ثابت کیا ہے اور اپنے طور پر پچاس سوار معہ گھوڑوں کے بھی سرکار کی مدد اور مفسدوں کی سرکوبی کے واسطے امداد دیے ہیں۔اس واسطے حضور ایں جناب کی طرف سے بنظر آپ کی وفاداری اور بہادری کے پروانہ ہذا سند آپ کو دے کر لکھا جاتا ہے کہ اس کو اپنے پاس رکھو۔سرکار انگریزی کے واسطے ظاہر کیے، احسن طور پر توجہ اور خیال رہے گا اور ہم بھی بعد سرکوبی و انتشار مفسدان آپ کے خاندان کی بہتری کے واسطے کوشش کریں گے اور ہم نے مسٹر نسبٹ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو بھی آپ کی خدمات کی طرف توجہ دلا دی ہے۔فقط''

(المرقوم اگست ۱۸۵۷ء)

''Mirza Ghulam Murtaza Khan.

Chief of Qadn:

As you rendered great help in enlisting sowars and supplying horses to Government the Multiny of 1857 and maintained loyalty since beginning up-to-date and thereby gained the favour of the Government a khilat worth Rs 200/= is presented you in recognition of good services and as a reward for your loyalty.

Morever in accordance with the wishes of chied commissioner as converyed in his No.576.dated 10th August , 1858 this parwana is addressed to you as a token of satisfaction of Government for your fidelity and repute.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

FinancalaCommissioner Punjab.

''تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضٰی رئیس قادیان بعافیت باشندہ از آنجد کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقع ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیر خواہی و مدد دہی سرکار دولتمند انگلشیہ در باب نگہداشت و بہم رسانی اسپان بخوبی منصۂ ظہور پہنچی اور شروع مفسدے سے آج تک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے۔اور باعث خوشنودی سرکار ہوا۔ لہٰذا تعلق اس خیر خواہی اور خیر سگالی کے خلعت مبلغ دوصد روپیہ سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے۔اور حسب منشا چٹھی صاحب کمشنر بہادر نمبر ۵۷۶ مورخہ ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی سرکار و نیک نامی وفاداری بنام آپ لکھا جاتا ہے۔''

مرقومہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء

نقل مراسلہ

فنانشل کمشنر پنجاب مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظہ

مسلمانو! یہ خاندانی غدار..... یہ نسلی غدار..... آج بھی اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف پوری قوتوں سے مصروف ہیں اور یہ لوگ کلیدی اور حساس عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں .....اور ملک کو تاریک گڑھوں کی طرف لے جا رہے ہیں۔

مسلمانو! ہر قادیانی کا مذہبی عقیدہ ہے ..... کہ پاکستان ٹوٹ جائے گا.....اکھنڈ بھارت بنے گا.....اس لیے ہر قادیانی پاکستان کا غدار ہے..... ہر قادیانی کا وجود پاکستان کے لیے خطرہ ہے..... جب تک پاکستان میں قادیانی موجود ہیں.....

پاکستان کو استحکام نہیں مل سکتا.....

پاکستان میں امن وسکون قائم نہیں ہوسکتا.....

پاکستان میں فرقہ واریت کی جنگ ختم نہیں ہوسکتی.....

پاکستان میں اسلامی نظام قائم نہیں ہوسکتا.....

پاکستان بیرونی طاقتوں کے ہاتھوں کھلونا بننے سے نہیں بچ سکتا.....

کسی گاؤں کے کنوئیں میں کتا مر گیا.....لوگ گاؤں کے مولوی صاحب کے پاس آئے اور سارا ماجرا سنایا.....مولوی صاحب نے لوگوں سے کہا کہ کنوئیں کا سارا پانی نکال دو.....لوگوں نے سارا پانی نکال دیا..... پانی نکالنے کے بعد لوگ دوبارہ مولوی صاحب کے پاس آئے .....اور انہیں بتایا..... کہ ہم نے سارا پانی نکال دیا ہے.....اور کنوئیں میں جو نیا پانی آیا ہے.....اس میں سے یہ پیالہ بھر کر آپ کے لیے لائے ہیں..... کہ سب سے پہلے آپ پانی پئیں اور اس کے بعد ہمیں پینے کی اجازت دیں.....مولوی صاحب نے پانی پینے کے لیے پیالہ منہ کے قریب کیا.....تو انہوں نے دیکھا..... کہ پیالے میں کتے کے بال تیر رہے ہیں.....مولوی صاحب نے پیالہ پرے رکھ دیا..... اور لوگوں سے پوچھا ''کیا تم نے کنوئیں کا سارا پانی نہیں نکالا؟

''سارا پانی نکال کر باہر پھینک دیا؟'' سب نے جواب دیا۔

''کتا کہاں پھینکا تھا'' مولوی صاحب نے پوچھا۔

''کتا تو کنوئیں میں ہی پڑا ہے۔کتے کے بارے میں تو آپ نے کچھ کہا ہی نہیں تھا'' سادہ لوح لوگوں نے جواب دیا۔

مولوی صاحب ان کی اس سادہ لوحی پر پیچ وتاب کھا کر رہ گئے.....

عزیز مسلمانو! انگریز جاتے ہوئے پاکستان کے کنوئیں میں ''قادیانیت'' کا کتا پھینک گیا ہے جس سے پورے ملک کی آب وہوا میں بدبو و تعفن پھیلا ہوا ہے.....ہم بار بار بدبو سے تنگ آ کر کنوئیں کا سارا پانی تو بار بار نکالتے ہیں ..... لیکن قادیانیت کا کتا نہیں نکالتے.....ہم ہزار جتن کر لیں..... جب تک یہ کتا پاکستان کے کنوئیں سے نہیں نکلے گا..... پاکستان کی آب وہوا کبھی صاف نہیں ہوگی.....

آؤ مسلمانو! اپنے اتحاد کی قوت سے اس کتے کو کنوئیں سے نکال کر برطانیہ کی گود میں پھینک دیں.....تاکہ کتا اپنے مالک کے پاس واپس چلا جائے.....اور ہم کتے کی نجاست سے بچ جائیں.....!!!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزا غلام احمد قادیانی
اپنی ذات کے آئینے میں

رانا محمد یحییٰ فاروقی حفظہ اللہ

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ذات کے آئینے میں اک جھوٹا شخص تھا جو 1839ء کو ہندوستان میں پیدا ہوا۔1856ء میں جب انگریز نے مسلمانوں کے آخری بادشاہ کا تختہ الٹا تو اس وقت یہ سیالکوٹ کچہری میں منشی تھا اور اس کی تنخواہ 15 روپے مہینہ تھی۔اس دور میں بڑے بڑے جُبہ پوش انگریز کے جوتوں کے تلوے چاٹ رہے تھے لیکن اس کے باوجود انہیں ایک بہت بڑے غدار کی ضرورت تھی جو ان کی امیدوں پر پورا اُتر سکے۔جو دین محمدی پر کیچڑ اُچھال سکے اور محمد ﷺ کی ردائے نبوت پر ہاتھ ڈال کر جذبہ جہاد ختم کر سکے۔اس کام کے لیے کوئی بھی تیار نہ تھا۔یہ کلنک کا ٹیکہ، یہ بدبختی، یہ کائنات کی سیاہی مرزا غلام احمد قادیانی کے مقدر میں لکھی تھی۔اس کمینے نے اپنے ضمیر کو بیچا، اپنے دین کو بیچا، اس نے محمد ﷺ سے اپنی وفاداری کو بیچا، اس نے اللہ سے اپنے ایمان کو بیچا، اور فتویٰ دیا کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا کفر ہے، حرام ہے۔انگریز اس کی وفا داری سے بہت خوش ہوا، اس نے کہا کہ ایسا غدار تو ہمیں کبھی ملا ہی نہیں۔انگریز نے کہا تو ہماری خدمت کر ہم تیری خدمت کریں گے۔

انگریز نے اس غدار دین کو 1884ء میں مجدد بنایا۔1891ء کو اس لعنتی نے بڑے بڑے جھوٹ بولے۔لیکن ایک سچ بولا کہ میں ڈھال میں ملکہ وکٹوریہ کی تلوار ہوں اور انگریز حکومت میری ڈھال ہے۔اگر اس وقت انگریز حکومت نہ ہوتی تو یہ شیطان مسلمانوں کے ہاتھوں واصل جہنم ہو جاتا، کبھی زندہ نہیں بچ سکتا تھا۔اس نے بہت سی گستاخیاں کیں جو کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ان میں سے ایک نظم جو ظہور الدین اکمل نے لکھی اور 14 مارچ 1916ء کو اخبار ''پیغام صلح'' میں چھپی، اس کے دو اشعار ملاحظہ ہوں ؎

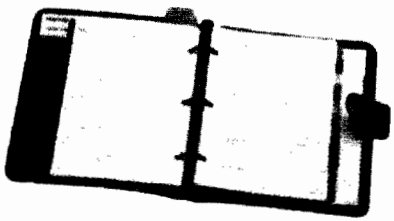
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ایک جگہ لکھتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر محمد ﷺ تک تمام انبیاء کے معجزے تین لاکھ ہیں اور میرے اکیلے کے دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔ان میں ایک معجزہ کچھ اس طرح بتاتا ہے کہ جب میری آخری شادی ہوئی تب مجھے تپ دق کا مرض لاحق تھا، آنکھوں سے پانی اترتا تھا، دایاں ہاتھ صحیح کام نہ کرتا تھا، دانتوں میں کیڑا لگا ہوا تھا۔رات کو سو دفعہ پیشاب آتا تھا۔مرگی کے دورے پڑتے تھے۔ان ساری بیماریوں کے ساتھ ساتھ قوت مردمی بھی نہیں تھی۔میں نے شادی کا ارادہ کیا تو مولوی نوردین نے کہا شادی نہ کریں، فتنے کا ڈر ہے، لیکن اس کے باوجود میں نے شادی کی اور نو مہینے بعد میرے گھر بیٹا پیدا ہوا۔ شرم نہیں آئی اور اسے بھی اپنا معجزہ قرار دے دیا۔آپ ہی فیصلہ کریں کہ یہ معجزہ ناجائز بچے کا ہے یا اس کی بیوی کا کہ جس نے نامرد کے گھر ناجائز بچہ جنم دیا۔

بقیہ صفحہ نمبر:135

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزا غلام احمد قادیانی ایک تعارف

عبیداللہ لطیف حفظہ اللہ

تذکرہ المہدی کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا، والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ، والدہ کا نام چراغ بی بی تھا، مرزا قادیانی کی دو بہنیں مراد بی بی اور جنت بی بی تھیں جبکہ مرزا قادیانی کے دو بھائی تھے۔ایک تو مرزا غلام قادر تھا جو انگریزی دور حکومت میں کئی بڑے عہدوں پر معمور رہا اور اپنے ضلع یعنی گورداسپور میں سپرنٹنڈنٹ بھی رہا۔ دوسرا چراغ بی بی کے بطن سے پیدا ہونے والا وہ لڑکا تھا جو بچپن میں ہی فوت ہوگیا۔مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتدائی تعلیم ۶/۷ سال کی عمر میں ایک فارسی خواں معلم فضل الٰہی سے گھر میں چند فارسی کتب اور قرآن پاک پڑھ کر حاصل کی۔جب مرزا غلام احمد قادیانی ۱۰ سال کا ہوا تو ایک عربی خواں معلم مولوی فضل احمد سے عربی قواعد کی کتب پڑھیں اور جب ۱۷/۱۸ سال کی عمر ہوئی تو گل علی شاہ نامی شیعہ مولوی سے نحو، منطق پڑھی۔یہ وہ زمانہ تھا جب برصغیر میں انگریز سامراج بھرپور طریقے سے اپنے پنجے گاڑ چکا تھا اور مسلمان اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے تھے اور علمائے اہلحدیث انگریز کے خلاف فتویٰ جہاد دے چکے تھے جس کی وجہ سے اکثر مسلمانوں میں جذبہ جہاد پروان چڑھ رہا تھا اور مسلمانوں نے تحریک خلافت کے نام سے بھی ایک تحریک شروع کر رکھی تھی جس کی وجہ سے انگریز کو برصغیر پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے میں دقت پیش آ رہی تھی۔ایسے موقع پر ضرورت تھی انگریز کو ایسے نمک خور کی جو مسلمانوں کے درمیان انتشار و خلفشار پیدا کرے، بلکہ جہاد جیسے عظیم فریضے کو بھی ختم کرے تاکہ انگریز کو کھل کر کھیلنے کا موقع مل سکے۔ایسی صورتحال میں مرزا قادیانی سے بڑھ کر ان کا نمک خوار اور کون ہو سکتا تھا؟ جبکہ اس بات کا اعتراف ''حیات طیبہ'' نامی کتاب میں مرزائی مصنف شیخ عبدالقادر نے سرلیپل گریفن کے ایک نوٹ کو شہادت کے طور پر درج کیا ہے۔اس نوٹ کے مطابق مرزا قادیانی کا خاندان مکمل طور پر برطانیہ نواز ثابت ہوتا ہے۔اس میں تحریر ہے کہ:

''شہنشاہ بابر کے عہد حکومت کے آخری سال، یعنی ۱۵۳۰ء میں ایک مغل مسمّٰی ہادی بیگ باشندہ سمرقند اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب آیا اور ضلع گورداسپور میں بود و باش اختیار کی۔یہ کسی قدر پڑھا لکھا آدمی تھا اور قادیان کے گردونواح کے مواضع کا قاضی یا مجسٹریٹ مقرر کیا گیا۔کہتے ہیں کہ قادیان اس نے آباد کیا اور اس کا نام ''اسلام پور قاضی'' رکھا جو بدلتے بدلتے قادیان ہوگیا۔کئی پشتوں تک یہ خاندان شاہی عہد حکومت میں معزز عہدوں پر ممتاز رہا اور محض سکھوں کے عروج کے زمانہ میں یہ افلاس کی حالت میں ہوگیا تھا۔گل محمد اور اس کا بیٹا عطا محمد رام گڑھیہ اور کنہیہ مسلموں سے جن کے قبضے میں قادیان کے گردونواح کا علاقہ تھا، ہمیشہ لڑتے رہے۔ بقیہ صفحہ نمبر:200

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا مجرم

قاری ریاض احمد فاروقی حفظہ اللہ

ہم آپ کے سامنے ایک مجرم اسلام کی شخصیت کے چند پہلو رکھتے ہیں اور پھر فکر و تدبر کی دعوت دیتے ہیں اور قادیانیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ یہ تمہاری ہی کتابوں کے حوالہ جات ہیں اور اگر کسی قادیانی مائی کے لال میں جرأت و ہمت ہے تو جواب دے۔ حوالے پیش خدمت ہیں:

شرابی:

مرزا قادیانی شراب کا رسیا تھا۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ مشروب جو اس کے آقا انگریز کا من پسند یدہ ہو انگریزی نبی اسے چھوڑ دے۔ کذاب قادیاں اپنے ایک چہیتے مرید حکیم محمد حسین کو ایک خط میں لکھتا ہے: ''محبی اخویکم محمد حسین سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خوردنی خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خریدیں مگر ٹانک وائن چاہیے، اس کا لحاظ رہے باقی خیریت ہے۔ والسلام۔'' (خطوط امام بنام غلام ص ۵) سودائے مرزا کی حاشیہ پر حکیم محمد علی پرنسپل طبیہ کالج امرتسر لکھتے ہیں: ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں: حسب ارشاد پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا۔ جواب حسب ذیل ہے: ''ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے، جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے ہے۔''

(۲۱ دسمبر ۱۹۲۹ء سودائے مرزا ص ۳۹ حاشیہ)

افیمی:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''تریاق الٰہی'' (مردانہ دوا کا نام ہے) خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزء (حصہ) افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔''

(مضمون میاں محمود احمد۔ اخبار الفضل جلد ۱۷ نمبر ۴ مؤرخہ ۱۹ ۔جولائی ۱۹۲۹ء)

بے حیا:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ'' ..... حضرت ام المومنین (محترمہ نصرت جہاں بیگم زوجہ مرزا قادیانی) نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی، حضور کو دبانے بیٹھی، چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی، اس لیے اسے پتا نہ لگا کہ جس چیز کو وہ دبا رہی ہے وہ حضور کی ٹانگیں نہیں پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا: ''بھانو آج بڑی سردی ہے''۔ بھانو کہنے لگی: ''ہاں جی، تدے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وان ہویاں نیں''۔ (جبھی تو آج آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں)۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت میاں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے (سیرت المہدی ج ۳ ص ۲۱۰ مصنفہ مرزا بشیر احمد مرزا قادیانی) رات کا وقت، کمرے میں تنہائی، غیر محرم عورت کا ٹانگیں دبانا اور ٹانگیں دبوانے کے دوران مرزا قادیانی کا یہ کہنا: ''بھانو آج بڑی سردی ہے''۔ساری تصویر آنکھوں کے سامنے رکھ کر متنبی قادیاں کی حیا کا جائزہ لیں۔

بے غیرت:

مرزا قادیانی اس قدر پرلے درجے کا بے غیرت تھا کہ اس نے اپنی پیدائش کے واقعہ کو بھی اپنے قلم سے لکھا ہے۔اس شرمناک واقعہ میں جہاں اس نے اپنی غیرت کی دھجیاں بکھیری ہیں وہاں اپنی ماں کی عصمت کی چادر کو بھی اپنے غلیظ ہاتھوں سے تار تار کیا ہے۔اس ننگ انسانیت کے آوارہ قلم کی آوارگی اور بے حمیتی ملاحظہ ہو:

''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔اور پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی تھی اور بعد میں اس کے میں نکلا تھا.....اور میرا سر اس کے پاؤں میں تھا۔''

(تریاق القلوب ص ۱۵۷ وروحانی: ۱۰۷ص ۴۷۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

زانی:

لیجیے ''آج بڑی سردی ہے'' کا معمہ حل ہو گیا جب اپنے ہی دل جلے مرید نے چھپے ہوئے بوڑھے زانی مرزا قادیانی کی نام نہاد پارسائی کا شیشہ چکنا چور کر دیا۔میاں محمود احمد نے اپنے خطبہ میں لاہوری گروپ کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا:

''ایک خط جس میں اس نے تسلیم کیا ہے کہ وہ اسی کا لکھا ہوا ہے،اس پر تحریر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔اگر انہوں نے کبھی زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہوا''۔پھر لکھا ہے ''ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے،ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے''۔(خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیاں مندرجہ اخبار الفضل مؤرخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء) مرزا قادیانی کے زانی ہونے کے ثبوت میں اور بھی شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں لیکن ہم گندگی کو چھیڑ کر مزید تعفن پھیلانا نہیں چاہتے۔مولانا ظفر علی خاں نے کیا خوب کہا ہے۔

نبوت بھی رسیلی ہے ، پیمبر بھی رسیلا ہے

لٹیرا:

''پٹیالہ کے ایک رئیس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔مرزا صاحب کے خواص سے دعا کی سفارش کرائی۔ان کو جواب دیا کہ محض رسمی طور پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی۔دو باتیں ہونی ضروری ہیں۔گہرا تعلق ہو یا دینی خدمت۔رئیس سے کہو کہ ایک لاکھ روپیہ دے تو پھر ہم دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور لڑکا دے گا۔''

(سیرت المہدی، جلد اول ص: ۲۵۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد بن مرزا قادیانی) ''دوافروش'' تو دیکھے ہیں لیکن ''دعافروش'' پہلی مرتبہ دیکھ رہے ہیں)

چور:

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن مبلغ ۷۰۰ روپے وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا غلام امام الدین چلا گیا۔جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا۔حضرت مسیح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے۔''

(سیرت المہدی جلد اول ص:۳۴ مؤلفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

قارئین ذرا غور فرمایئے! یہ واقعہ مرزا قادیانی کی جوانی کا ہے اور جوانی میں انسان عقلی طور پر بھی جوان ہوتا ہے۔ مرزا امام الدین مرزا قادیانی سے رقم لے کر بھاگا نہیں بلکہ دونوں گلچھرے اڑاتے رہے۔ دونوں نے ۷۰۰ روپے کی خطیر رقم، جو آج کل سات لاکھ سے بھی زائد بنتی ہے، خوب مزے لے کر اڑائی۔ پھر جب رقم ختم ہوگئی تو مرزا قادیانی کو گھر یاد آیا لیکن ساتھ ہی جب باپ کا جوتا یاد آیا تو بجائے گھر آنے کے گھر سے بھاگ گیا۔ پوری کہانی کو اگر بنظر غائر دیکھیں تو امام الدین ایک فرضی کردار نظر آتا ہے اور ساری ہیرا پھیری اور کارستانی مرزا قادیانی کی نظر آتی ہے۔ کیا مرزا قادیانی عین جوانی میں (عمر ۲۴ سال) ایسا الو تھا جو امام الدین کے اشاروں پر ناچتا رہا؟ کیا مرزا قادیانی ایسا بھولا بھالا تھا کہ امام الدین اس کو کئی دن جدھر چاہا گھماتا پھراتا رہا؟

رشوت خور:

رشوت کسی بھی معاشرے کی بدترین لعنت ہے۔ ہر معاشرے کی اخلاقی اقدار کو پامال کر دیتی ہے۔ مرزا قادیانی بھی پکا رشوت خور تھا اور اس میں یہ برائی بدرجہ اتم موجود تھی۔ مرزا احمد علی شیعہ اپنی کتاب ''دلیل العرفان'' میں لکھتے ہیں کہ ''منشی غلام احمد امرتسری نے اپنے رسالہ ''نکاح آسمانی'' کے راز ہائے پنہائی میں لکھا تھا کہ مرزا نے زمانہ محرری میں خوب رشوتیں لیں۔ یہ رسالہ مرزا کی وفات سے آٹھ سال پہلے ۱۹۰۰ء میں شائع ہوگیا تھا۔ مگر مرزا قادیانی نے اس کی تردید نہیں کی۔ اس طرح مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مناظرہ روپڑ میں جو ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۳۲ء میں ہوا، ہزارہا کے مجمع میں بیان کیا کہ مرزا صاحب نے سیالکوٹ کی نوکری میں رشوت ستانی سے خوب ہاتھ رنگے۔ اور یہ سیالکوٹ ہی کی ناجائز کمائی تھی جس سے مرزا صاحب نے چار ہزار روپیہ کا زیور اپنی دوسری بیوی بیگم نواز کو بنوا کر دیا'' (روداد مناظرہ روپڑ مطبوعہ کشن سٹیم پریس جالندھر ص ۳۵) رشوت خوری کا ایک نرالا، اچھوتا اور ماڈرن انداز بھی ملاحظہ ہو۔ ''ہمارے نانا فضل دین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب کچہری سے واپس آتے تو چونکہ آپ اہلمند تھے مقدمے والے زمیندار اُن کے مکان تک پیچھے آجاتے''

(سیرت المہدی: ۹۳/۳) (یا مرزا قادیانی۔ خود لے آتا: مؤلف)

مخبوط الحواس:

ایک دفعہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیان سے چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گزرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہ ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جا کے یاد نہیں کرایا''

(حیات النبی جلد ا صفحہ ۵۸ از یعقوب علی قادیانی) (افیون کی کچھ زیادہ ہی مقدار کھالی ہوگی۔: راقم)

بدزبان:

دجال قادیاں کی بدزبانی، غلیظ اور گندی گفتگو کے چند نمونے قارئین کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں:

① ''جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔'' (حیات احمد جلد اول نمبر ۳ ص ۲۵)

② ''آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے، سمجھنے والے سمجھ لیں''۔ (چشمہ معرفت ص ۱۱۶)

③ ''خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی''۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

کذاب:

دجال قادیاں کے رگ وریشے میں جھوٹ رچا بسا تھا۔ یہ مجسمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ ساری زندگی بڑی ڈھٹائی سے جھوٹ بولتا رہا۔ہزاروں صفحے جھوٹ لکھ لکھ کر سیاہ کر دیئے۔مرزا قادیانی کی ہر کتاب کذب وافتراء کا پلندہ ہے۔ہم بطور نمونہ مرزا قادیانی کا صرف ایک ایسا جھوٹ پیش کرتے ہیں جو آج بھی اس کی مرقد پُر اشرار پر جوتے مار مار کر اس کی ہڈیاں چٹخاتا رہا۔ملاحظہ ہو:''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں''۔

(تذکرہ ص ۵۳۶ از مرزا قادیانی)

لیکن مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو برانڈرتھ روڈ لاہور کی ایک احمدیہ بلڈنگ کے ٹٹی خانہ میں مرا۔اس کی پُر تعفن لاش بذریعہ ٹرین قادیان پہنچائی گئی اور خاک قادیاں کے گندے خمیر سے اٹھنے والا یہ فتنہ پرداز خاک قادیان کی مٹی میں ہی دبا دیا گیا۔کہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور کہاں قادیان کی گندی نالی کے کنارے رینگنے والا یہ کرم خلاظت!

گندہ:

''.....بائیں طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو پاخانہ کے لیے استعمال ہوتا تھا۔مگر پاخانہ کے واسطے کوٹھے کے اوپر اور جگہیں بھی تھیں۔پس اس نیچے والے کمرے کو حضور نے صاف کرایا اور اسے خوب دھویا گیا اور اس میں فرش کیا گیا اور دوپہر کے وقت دو یا تین گھنٹے کے قریب حضور بالکل علیحدہ اندر سے کنڈی لگا کر اس میں بیٹھے رہتے تھے۔''(ذکر حبیب ص ۳۴ از محمد صادق) اور بھی کمرے موجود ہیں لیکن نبیٔ افرنگ نے اپنے لئے ''ٹٹی خانہ'' کا انتخاب کیا۔اندر سے کنڈی بند اور کمرے میں مرزا قادیانی تین تین گھنٹے بند روح کو کیسا سرور آتا ہوگا؟ جس طرح مچھلی پانی میں شاداں و فرحاں ہوتی ہے اسی طرح مرزا قادیانی بھی ''ٹٹی خانہ'' میں مسرت و فرحت محسوس کرتا ہوگا۔ٹٹی خانہ سے اتنا لگاؤ کہ زندگی کے آخری سانس بھی وہیں لینے پسند کیے۔

نالائق:

چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے،اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا،مگر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔جب نبی ہی فیل ہونے لگے تو امتیوں کا کیا بنے گا؟ مزید سنیے''ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود جب کوئی نظم لکھتے اور ایسے موقعہ پر کسی اردو لفظ کی تحقیق منظور ہوتی تو بسا اوقات حضرت امّ المومنین سے اس کی بابت پوچھتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد ۳ ص ۷ مصنفہ بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)[دعویٰ نبوت کا اور شاگردی بیگم کی۔کیا شان ہے تیری اے قادیانی نبی!راقم]

فاتر العقل:

بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گڑ گابی (جوتا ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتا پہنتے تھے۔اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتا لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں جب کھانا کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۸ مصنفہ بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

تماش بین:

مرزا قادیانی کا نام نہاد صحابی مفتی محمد صادق قادیانی بیان کرتا ہے ''ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے۔حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔''

(ذکر حبیب ص ۱۸ مصنفہ مفتی محمد صادق) اس دین کے کیا کہنے جس میں نبی بھی تھیٹر میں جائے اور صحابہ بھی تھیٹر میں جائیں) (مؤلف)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب میاں ظفر احمد کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہوگئی تو حضرت نے کہا ہمارے گھر میں لڑکیاں رہتی ہیں، میں ان کو لاتا ہوں آپ جس کو پسند کریں نکاح کر دیا جائے۔ چنانچہ حضور نے ان دونوں لڑکیوں کو بلا کر کمرے کے باہر کھڑا کر دیا۔ پھر اندر آ کر (میاں ظفر احمد سے) کہا کہ آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں۔ ظفر احمد نے دیکھ لیا تو لڑکیاں چلی گئیں۔ اور حضرت صاحب نے پوچھا بتاؤ کون پسند ہے؟ انہوں نے کہا کہ لمبے منہ والی۔ تو حضرت نے فرمایا ہمارے خیال میں گول منہ والی اچھی ہے۔ پھر فرمایا لمبے منہ والی کا چہرہ بیاہ کرنے کے بعد بدنما ہوتا جاتا ہے لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔''

(سیرت المہدی جلد اول ص ۲۵۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

یہ خوبرو دوشیزائیں کون تھیں؟ ان کے والدین کہاں تھے؟ بیٹیوں کے رشتے ناطے تو ہمیشہ والدین کرتے ہیں لیکن یہاں سب کچھ مرزا قادیانی کے ہاتھ میں ہے۔ کیا وہ اور ان جیسی درجنوں لڑکیاں اغوا شدہ تھیں اور مرزا قادیانی عورتوں کا کاروبار کرتا تھا؟ مرید مرزا کی بیوی داغ مفارقت دیتی ہے۔ مرزا قادیانی فوراً وہاں پہنچتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تیری ضرورت میرے پاس ہے۔ دو لڑکیاں لاتا ہے۔ لڑکیاں انتخاب کے لیے کھڑی کر دی جاتی ہیں۔ رائی دکھاتا ہے۔ ایک لمبے منہ والی دوسری گول منہ والی ..... پھر یک شاطر دکاندار کی طرح گاہک کو گھیرنے کے لیے کہتا ہے:..... پسند کرو۔ پھر ایک فلاسفر کی طرح لمبے منہ اور گول منہ پر بحث کرتا ہے ور گول چہرہ کے حق میں دلائل دیتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ مرزا قادیانی نے گھر میں ''میرج سنٹر'' کھول رکھا تھا۔ لڑکیاں بہلا پھسلا کر یا اغوا کر کے لائی جاتی تھیں اور پھر نوجوان لڑکوں سے ان کی شادیاں کروا کر اپنی دلالی کی بھاری رقم وصول کرتا تھا۔ خود سوچئے کہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ جو شخص دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا ایک لاکھ روپیہ مطالبہ کرتا ہے وہ اتنی محنت و مشقت والا کام مفت میں کرے (راقم)

بے غیرت خاوند:

''بیوی صاحبہ مرزا جی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور وغیرہ سے کپڑے بھی خود ہی خرید لایا کرتی تھیں۔''

(کشف الظنون مرتبہ ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری ص ۸۸)

سچا نبی امت میں غیرت پیدا کرتا ہے لیکن نبی قادیان کے گھر پر بے غیرتی کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ شرافت سر پیٹ رہی ہے۔ اور حیا منہ چھپائے بیٹھی ہے۔ توجہ فرمایئے! مرزا قادیانی کی جوان بیوی جو اُسے بڑھاپے میں ملی، مریدوں کے ساتھ ٹہلتی چہلتی جا رہی ہے۔ گاڑی میں سوار ہو رہی ہے ..... قادیاں سے لاہور آ رہی ہے ..... خاصا طویل سفر ہے..... راستے میں کھانے پینے کی احتیاج ہے..... لاہور آ گیا ہے ..... تانگہ میں سوار ہو کر بازاروں میں جا رہی ہے ..... مریدوں کی معیت میں شاپنگ ہو رہی ہے..... معلوم نہیں واپسی ایک دن میں ہے یا چار دن میں ..... اگر ایک دن سے زیادہ ہے تو رات کہاں ٹھہرتی ہے..... پھر واپس ہوتی ہے ..... رن مرید خاوند سر چڑھی بیوی کا استقبال کرنے کے لیے سراپا انتظار بنا سر کے بل کھڑا ہے۔ ایسا وہی کر سکتا ہے جس کی غیرت نے کفن پہن لیا ہو اور جس کی حمیت لاش بن چکی ہو۔ جی ہاں! حضرت خاتم النّبیین ﷺ کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے کی ناپاک جسارت کرنے والوں پر خدا کی پھٹکاریں ہی پڑتی ہے اور رب ذوالجلال ان کے ذہنوں سے عزت و غیرت کا مفہوم چھین اسی طرح لیتا ہے۔ (راقم)

باغیٔ جہاد:

سات سمندر پار سے آیا ہوا فرنگی ہندوستان پر قابض ہو چکا تھا۔ غیرت مند اسلامیان ہند نے اس کی غلامی کا طوق گلے میں پہننے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انکار کر دیا۔فرنگی کے خلاف کوئی بھی مرد قلندر نعرہ جہاد بلند کرتا تو کفن بدوش مجاہدین میدان کارزار میں کود پڑتے اور اپنے خون نایاب سے جرأت وشجاعت کی ایک درخشندہ تاریخ رقم کر جاتے۔سفید چمڑی اور کالے دل والے انگریز نے مسند رسول ﷺ پر بیٹھ کر قال اللہ وقال الرسول کہنے والوں کو درختوں سے لٹکا کر پھانسیاں دیں۔سر بازار واڑھیاں مونڈ کر سنت رسول ﷺ کا مذاق اڑایا۔برف کے بلاکوں پر باندھ کر ان کی موت کا رقص دیکھا گیا۔دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا کر ان کی چربی پگھلنے کا ہولناک منظر قہقہے لگا لگا کر ملاحظہ کیا گیا۔جیلوں میں بھوکا رکھ کر تڑپا تڑپا کر مارا گیا اور لاشوں کو سؤر کی کھال میں سی کر نذرِ آتش کیا گیا لیکن شہیدانِ اسلام کے جسموں کے ریشے ریشے اور خون کے قطرے قطرے سے ''الجہاد الجہاد'' کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔لیکن اس وقت نبیٔ افرنگ دہلیز فرنگی پر بیٹھا اپنے پھٹے ہوئے منہ اور ارتدادی کالی زبان سے تنسیخ جہاد کے نغمے الاپ رہا ہوتا تھا۔ملاحظہ ہو مجرمانہ کلام

اب چھوڑ دو جہاد کا ، اے دوستو خیال
ویں کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(اعلان مرزا قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم نمبر ۴۹ مؤلفہ مرزا قاسم علی قادیانی وضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۷ و روحانی ص ۷۷ ج ۱۷) لعنت صد لعنت پر پدر انگریز (راقم)

انگریزی نبی کی ایک اور خدمتِ انگریز ملاحظہ ہو:''میری زندگی کا اکثر حصہ اس سلطنت کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے مخالفت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔'' (تریاق القلوب ص ۱۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

انگریز کا بچہ جمورا:

فرزندان اسلام،انگریز کو ہندوستان سے نکالنے کی سرتوڑ کوششیں کر رہے تھے۔لیکن انگریزی بچہ جمورا اپنے آقا کے اقتدار کے استحکام کے لیے ڈوب ڈوب کر دعائیں کر رہا تھا۔ملاحظہ فرمائیے:

''اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو عمر دراز دے کر ہر ایک اقبال سے اسے بہرہ ور کرے اور وہ تمام دعائیں جو میں نے اپنے رسالہ قیصرہ اور تحفہ قیصرہ میں ملکہ موصوفہ کو دی ہیں قبول فرماوے اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ محسنہ اس کے جواب سے مجھے مشرف فرماوے گی۔''

(حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست عرضیہ خاکسار غلام احمد قادیانی المرقوم ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء مندرجہ بالا تبلیغ رسالت جلد ہشتم مؤلف میر قاسم علی قادیانی)

آوارہ شاعر:

انگریزی نبی پر شاعری کا بھی بھوت سوار تھا لیکن اس کی طبیعت کے عین مطابق اس کی شاعری بھی حیا سوز اور فحاشی کا مظہر تھی۔طائفہ قادیانیت سے پرزور التماس ہے کہ وہ صبح سویرے اٹھ کر نہار منہ سارے اہل خانہ کو اکٹھا کر کے بآواز بلند اپنے نبی کا یہ عارفانہ کلام پڑھیں۔کلام پیشِ خدمت!

چپکے چپکے حرام کروانا
آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن
پاک دامن ابھی بے چاری ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

(آریہ دھرم ص ۷۶۔ ۷۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

گپوڑیہ:

آپ نے منجن بیچنے والوں، سرمہ فروشوں، اور مجمع لگا کر دوائیاں بیچنے والوں کی گپیں سنی ہوں گی لیکن آج ہم آپ کو قادیان کے گپوڑیے کی چند گپیں سناتے ہیں۔ لیجیے مرزا قادیانی افیون کے نشہ میں دھت، ادھ کھلی آنکھوں کے ساتھ حاضر خدمت ہے، اس کی گپیں نذر مطالعہ کریں:

① کچھ عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۵۱ روحانی ۹۹/۲)

② اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمیوں نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے۔ بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ علم علی نام کا ایک سید لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مرگئی تھی۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۵۱ مصنفہ مرزا قادیانی روحانی ۹۹/۲)

③ بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا خشک مٹی سے پیدا ہوا جس کا آدھا دھڑ تو مٹی تھا اور آدھا چوہا بن گیا''۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۱ ۵ وروحانی ۹۹/۲)

کھسیانا:

''حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس جگہ حضرت لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کمرے میں گھڑا رکھا ہوا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔''

(ذکر حبیب مولف مفتی محمد صادق قادیانی ص ۳۸)

صاحبان عقل وخرد عورت کا آنا..... قدموں کی چاپ..... گھڑوں کی کھڑکھڑاہٹ..... پانی کی تڑاخ تڑاخ..... عورت کا نہا کر کپڑے پہننا..... لیکن مرزا قادیانی کا مصروف تحریر رہنا اور عورت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھنا عقل سے بالا ہے۔ پھر ہو مرزا قادیانی جیسا شراب و کباب و عورت کا رسیا اور وہ اس منظر سے محروم رہے۔ درحقیقت مرزا قادیانی اپنی کانی اور ٹیڑھی آنکھ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے دل پُر اشرار کو تسکین بخش رہا تھا۔ (راقم)

عاشق نامراد:

ایام بڑھاپا میں انگریزی برانڈ نبی ایک نوعمر دوشیزہ ''محمدی بیگم'' پر دل ہار بیٹھا۔ ایسا لٹو ہوا کہ بار بار رشتہ کے پیغامات بھیجتا لیکن محمدی بیگم کے باپ نے کہا: اے بڈھے کھوسٹ اور مجموعہ امراض! شرم کر حیا کر بے ایمان کہیں کے، تیرا ہمارا کیا تعلق۔ اس پر دجال قادیان نے جھٹ الہام جھاڑ دیا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ محمدی بیگم تیرے نکاح میں آئے گی اور آسمانوں پر اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح محمدی بیگم سے کرا دیا ہے۔ جب شیطانی الہام سے بھی کام نہ بنا تو بدمعاش قادیان نے بڑھکیں لگانا شروع کر دیں۔ کہ خبردار! جو شخص اس لڑکی کے ساتھ شادی کرے گا اس کا باپ تین سال میں اور شوہر اڑھائی سال میں مر جائے گا۔ بڑھکیں بھی فضا میں بکھر کر رہ گئیں اور کوئی ان سے مرعوب نہ ہوا تو ایک پیشہ ور بدمعاش کی طرح منتوں اور سماجتوں پر اتر آیا اور خود کو کوستے ہوئے اور ڈرامہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں چوڑا چمار ہوں جو میرے ساتھ محمدی بیگم کی شادی نہیں رچاتے؟ جب سارے داؤ استعمال کر چکا تو آخر میں شکار کو پھنسانے کے لیے ضمیر فروشی اور ایمان فروشی سے حاصل کردہ دولت کا جال پھینکا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہاتھ باندھ کے کہنے لگا کہ میری درخواست مان لو، میں اپنی زمین اور جائیداد سے تیسرا حصہ اس کے نام کر دیتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ محمدی بیگم کے بھائی محمد بیگ کو پولیس میں اعلیٰ عہدے پر ملازم کروا دیتا ہوں اور ایک امیر کبیر گھرانے میں اس کی شادی بھی کروا دیتا ہوں۔ لیکن مجنوں قادیان کی سب آرزوئیں دل ہی میں دم توڑ گئیں، سارے ارمانوں کا خون ہوا۔ شادی کے گیت نوحہ ہو گئے، گلے کے پھول حسرتوں کی مرقد پر بکھر کر رہ گئے، نکاح کے چھوہارے انگارے بن گئے شہنائیوں نے ماتم کا روپ دھارا، نوٹوں کی اسلامی کی بجائے عزت کی نیلامی ہوئی، سر پر سہرے کے بجائے گلے میں ذلت کا طوق پڑا اور مرزا قادیانی ''دولہا'' کی بجائے غم فراق میں جلنے والا ''چولہا'' بن گیا، کانٹوں پر تڑپتے مرزا قادیانی کی حسرتناک آنکھوں کے سامنے ایک نوجوان مرزا سلطان محمد کے ساتھ مرزا قادیانی کی ''آسمانی منکوحہ'' محمدی بیگم کی شادی ہو گئی۔ بارات شان سے آئی اور مرزا قادیانی کے سینے پر مونگ دلتے ہوئے روانہ ہو گئی۔ روانگی بارات کا جگر شکن منظر دیکھ کر مرزا قادیانی ٹپ ٹپ آنسو بہاتا اور موت کو پکارتا ہوا یہ گا رہا ہو گا۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

چندہ چور:

''لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ کے سامنے کہا کہ ہم جماعت کے لیے مقروض ہو کر اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتے ہیں مگر یہاں بیوی صاحبہ کے کپڑے اور زیورات بن جاتے ہیں۔''

(خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اخبار الفضل جلد ۲۶، ۲۱ اگست ۳۸)

سچ ہی تو کہا دل جلے مرید تنگی کاٹ کے چندہ دیں اور ''مسز مرزا قادیانی'' مریدوں کے چندوں سے نت نئے زیورات بنا بنا کر اپنی زیبائش اور نمائش میں مصروف ہو۔ چندہ چور مرزا قادیانی نے اپنی لاڈلی اور چہیتی بیوی نصرت جہاں بیگم کو جو زیورات پہنائے اس کی کل رقم ۳۵۰۵ روپے ہے۔

(قادیانی نبوت صفحہ ۸۵ بحوالہ فسانہ قادیان مصنفہ حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری)

اس زمانہ میں سونا تقریباً بیس روپے تولہ تھا۔ اس حساب سے اس زمانہ میں چندہ چور مرزا قادیانی نے اپنی بیوی کو تقریباً ۱۷۵ تولے سونا پہنایا، یعنی دو سیر تین چھٹانک (راقم)

بلکہ بسا اوقات باہر سے آئے ہوئے چندہ کے منی آرڈرز بیوی صاحبہ مرزا جی کے سامنے خود ہی وصول کر لیتیں اور اپنے ذاتی مصارف میں لے آتیں اور مرزا صاحب مطلق رکاوٹ نہ ڈالتے۔

بقیہ مرزا اپنی ذات کے آئینے میں

انگریز بد بخت نے ایسے بے غیرت کو نبوت کے جھوٹے منصب پر بٹھا کر صرف رسول اللہ ﷺ کی گستاخی نہیں کی بلکہ نبوت کی تذلیل کروائی ہے اور اس واقعہ کو ایک معجزہ ثابت کرنے کی جسارت کی ہے۔ خود کہیے کہ نعوذ باللہ نبی ایسا ہوتا ہے؟

اس کا بیٹا مرزا بشیر لکھتا ہے ''کہ میرا باپ تمام عمر شراب پیتا رہا۔ افیم کھاتا رہا۔'' خود کہیے ایک افیمی اور شرابی آدمی نبی کیسے ہو سکتا ہے؟ البتہ بے غیرت، بے حیا اور انگریز کا وفادار ضرور ہو سکتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا غلام تھا، نجس تھا، کمینہ فطرت اور بد بخت تھا۔ اس نے ایک الگ دین وضع کیا جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ خود بھی کافر تھا اور اس کے پیروکار بھی کافر ہیں وہ اپنی ذات کے آئینے میں ایک ایسا کمینہ شخص تھا کہ اس کو بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اسے صحیح نام دے سکوں، کیونکہ وہ مجسم جھوٹا اور حد درجہ دروغ باف تھا، اس کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا کذاب

محمد اشرف توقیر فاضلپوری حفظہ اللہ

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم، پاکیزہ معصوم عن الخطاء اور خاص بندے ہوتے ہیں۔ شیطان کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہ سوتے جاگتے متوجہ الی اللہ رہتے ہیں۔ اور یہ عام انسانوں سے ممتاز ہوتے ہیں کیونکہ انہی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی الٰہی نازل ہوتی ہے اور ان کے خواب بھی وحی الٰہی کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور ان کے خواب شیطانی اثر سے بالکل صاف اور مصفّا ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے کلام کرتے ہیں اور ان کی زبان مبارک سے جھوٹ بولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں اور سچ بولنے کی ہی تبلیغ کرتے ہیں۔ کیونکہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے انسان کی شخصیت تباہ ہو جاتی ہے۔ اور لوگوں کا ان پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ اور یہ منافق کی نمایاں علامت بتلائی گئی ہے۔ جبکہ قادیان کے پنجابی نبی بھی جھوٹ جیسی لعنت کے متعلق اسی طرح رقمطراز ہیں۔ کہتے ہیں:

① جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی برا کام نہیں۔
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۶ روحانی ۴۵۹/۲۲)

② جھوٹ بولنا بھی ایک حصہ شرک ہے۔
(کشتی نوح ص ۲۶ روحانی ص ۲۸ ج ۱۹)

③ جھوٹ بولنا کتوں کا طریق ہے نہ انسان کا۔
(انجام آتھم ص ۴۳)

④ جھوٹ بولنا مرتد سے کم نہیں۔
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۰، اربعین نمبر ۳ ص ۲۰ روحانی ۴۰۷/۱۷)

⑤ ظاہر ہے ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔
(ست بچن ص ۳۱، مندرجہ روحاجی، خزائن ۱۴۳/۱۰)

⑥ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔ (شحنہ حق ص ۶۰ روحانی ۳۸۶/۲)

⑦ جھوٹ ام الخبائث ہے۔ (تبلیغ رسالت ص ۲۸)

⑧ جھوٹ بولنا اور گوبر (یعنی پاخانہ) کھانا برابر ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶، روحانی ۲۱۵/۲۲)

لعنت ہے مفتری پر خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرا بھی اس کی جناب میں
(نصرۃ الحق ص ۱۱، روحانی ۲۱/۲۱)

اب مرزا قادیانی کذّاب کی اس عبارت (جب ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو دوسری باتوں میں اس پر کوئی اعتبار نہیں رہتا) کو بار بار پڑھیے اور ایمانی قرآنی فیصلہ کیجئے کہ جو شخص قدم قدم پر جھوٹ بولے کیا وہ مامور من اللہ، مہدی موعود، مسیح، مجدد وقت اور نبی ہو سکتا ہے؟ کیونکہ جھوٹ بولنے والا نبی تو درکنار انسان کہلانے کا بھی حق نہیں رکھتا، وہ تو بقول مرزا قادیانی کذاب، پاگل، کنجر اور کتوں سے بھی بدتر ہے۔

مرزا قادیانی کذاب کے جھوٹ:

اب ہم قادیان میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کے چند جھوٹ پیش کرتے ہیں جس سے آپ بخوبی اندازہ فرما لیں گے کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا یہ شخص اپنی باتوں میں کس قدر جھوٹا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

① ''اس علیم وحکیم نے قرآن مجید میں بیان فرمایا کہ ''۱۸۵۷ء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا'' یہی معنی رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے۔''

(ازالہ اوھام ص ۷۲۲ روحانی: ۳/۴۸۹)

نوٹ: قرآنِ کریم میں اس جیسی آیت کہیں بھی نہیں ہے۔

② ''قرآن شریف میں اول سے آخر تک جس جس جگہ توفی کا لفظ آیا ہے ان تمام مقامات میں اس کے معنی موت ہی لیے گئے ہیں۔''

(ازالہ اوھام ص ۲۴۷،روحانی: ۳/ ۴۸۷)

نوٹ: یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ قرآنِ کریم میں توفّی کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

③ ''جیسا کہ (اللہ قرآن میں) فرماتا ہے یوم یاتی ربك فی ظلل من الغمام یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔''

(حقیقة الوحی ص ۱۵۴ روحانی ۲۲۴/۳) [1]

(روحانی خزائن ۱۵۸/۳ میں اس عربی عبارت کی جگہ سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۱، درج کر کے تحریف کر دی گئی ہے) (ابوصہیب)

نوٹ: قرآنِ کریم میں اس جیسی آیت کہیں بھی نہیں ہے۔

④ ''قرآن شریف بلکہ توراۃ کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔''

(نزول مسیح ص ۴۲ روحانی: ۱۸/ ۴۲)

نوٹ: کسی بھی آیت سے یہ ثابت نہیں۔

⑤ ''قرآن شریف میں اشارہ ہے کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ کی طرح چودھویں صدی میں ظاہر ہوگا۔''

(براھین احمدیہ ج ۵ ص ۱۸۸ روحانی: ۲۱/ ۳۵۸)

نوٹ: یہ قرآن پر بہتان ہے۔کسی بھی آیت سے ثابت نہیں۔

⑥ ''قرآن مجید میں تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ (آیا) ہے۔مکہ، مدینہ، قادیان۔''

(ازالہ اوھام ص ۷۷ ،روحانی: ۳/۱۴۰)

نوٹ: قرآن کریم میں قادیان کا ذکر قطعاً نہیں ہے۔

⑦ ''حق بات یہ ہے کہ (عیسیٰ علیہ السلام سے) کوئی معجزہ (صادر) نہیں ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۶ روحانی: ۳/۲۵۷)

نوٹ: قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا تذکرہ موجود ہے۔(سورۃ البقرۃ)

⑧ ''دیکھو خدا تعالیٰ قرآنِ کریم میں صاف فرماتا ہے کہ جو میرے پر افتراء کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں اور میں جلد مفتری کو پکڑتا ہوں اور اس کو مہلت نہیں دیتا۔''

(نشان آسمانی ص ۳۷ و روحانی: ۴/۳۹۷)

نوٹ: قرآن کریم میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ مفتری کو جلد ہلاک کرتا ہوں بلکہ اس کے الٹ ہے۔دیکھئے سورۃ یونس:۴۷۔

⑨ ''پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے دعویٰ نبوت کریں گے۔''(ضرورۃ الامام، ص۵، روحانی ۱۳/۴۷۵)

نوٹ: یہ کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے۔

⑩ ''احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔''

(براھین احمدیہ ج ۵ ص ۱۸۸، روحانی: ۲۱/۳۵۹)

نوٹ: کسی بھی صحیح حدیث میں یہ الفاظ قطعاً نہیں ہیں۔

⑪ ''میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔اسرار دین بلاواسطہ مجھ پر کھولے گئے ہیں۔''

(ایام الصلح ص ۱۴۷ روحانی: ۱۴/۳۹۴)

نوٹ: مرزا قادیانی کذاب! تو پھر یہ تیرے استاد فضل الٰہی، فضل احمد، اور گل علی شاہ وغیرہ وغیرہ کہاں سے آ گئے؟

⑫ ''تمام نبیوں نے ابتدا سے لے کر آج تک میرے لیے خبریں دی ہیں۔''(تذکرۃ الشھادتین ص ۶۲ روحانی ۲۰/۶۵)

نوٹ: تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر واضح بہتان ہے۔کسی ایک نبی نے بھی خبر نہیں دی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہوگا۔

⑬ ''میں نے انگریز کی تائید میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ پچاس الماریاں بھر جاتی ہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ : ۲۱)

نوٹ: جھوٹ کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے۔پچاس تو کجا مرزا قادیانی کی کل کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پھر بھی ایک الماری نہیں بھرتی۔

⑭ ''حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔''(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۰ و روحانی: ۱۱/۳۲۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: کسی ایک بھی حدیث میں اس چھپی ہوئی کتاب کا تذکرہ نہیں ہے۔

⑮ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس کے گرجا گھر میں ہے۔اوراب تک موجود ہے۔''

(اتمام الحجه ص ۱۹ روحانی: ۲۹۷/۸)

نوٹ: قرآنِ کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھایا ہے تو پھر قبر کیسی؟

⑯ ''میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کئے ہیں۔وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں۔''

(اربعین ص ۳۵)

نوٹ: ملت مرزائیت کو چاہیے کہ وہ ہمیں بھی مرزا قادیانی کذاب کے ساٹھ ہزار اشتہارات اور رسالوں کا درشن کرادیں۔

⑰ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں، پس ایسی تعلیم ناقص جس پر انھوں نے آپ بھی عمل نہ کیا ہو۔بھلا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے؟'' (چشمہ مسیحی:۹)

نوٹ: یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور منزل من اللہ کتاب انجیل پر الزام ہے۔

⑱ ''انبیاء علیہم السلام گذشتہ کے کسوف نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔'' (اربعین :۲۳ روحانی ۳۷۱/۱۷)

نوٹ: کسی بھی نبی کا ایسا کشف کہیں بھی موجود نہیں ہے۔

⑲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔''

(اخبار الحکم ۲۴ اگست ۷)

نوٹ: یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے۔

⑳ ''ہم مکہ (میں مریں) مریں گے یا مدینہ میں۔''

(تذکرة مجموعه الهامات ص ۵۰۳)

نوٹ: لیکن مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بمطابق ۲۴ ربیع الثانی صبح ساڑھے دس بجے احمدیہ بلڈنگ برانڈرتھ روڈ کے بیت الخلا میں ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہوکر موت کے منہ میں گیا۔اور قادیان میں دفن ہوا۔

㉑ ''مولوی ثناء اللہ قادیان میں میری پیشگوئیوں کی پڑتال کرنے کے لیے ہرگز نہیں آئیں گے۔''

(اعجاز احمد ص ۳۷ و روحانی: ۱۴۸/۱۹)

نوٹ: لیکن شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ کو فوراً قادیان پہنچ گئے۔

㉒ ''خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا، تاکہ تم سمجھو کہ قادیان (کی بستی) اسی لیے محفوظ رکھی گی کہ خدا کا رسول اور فرستادہ (یعنی مرزا قادیانی) قادیان میں تھا۔''

(دافع البلاء ص ۵ رو حانی: ۲۲۶/۱۸)

نوٹ: طاعون سے قادیان کو محفوظ رکھنا تو درکنار طاعون کی بیماری خود مرزا کے گھر آ گئی اور جناب کا بیٹا شریف احمد اس مرض کا شکار ہوگیا۔

㉓ ''خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر (کنواری) ہوگی دوسری بیوہ۔چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہوگیا اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔''

(تریاق القلوب ۳٤ ، روحانی: ۲۰۱/۱۵)

نوٹ: کیا مرزا کا نکاح اس بیوہ عورت سے ہوا تھا؟ اگر ہوا تھا تو اس عورت کا نام اور اس کے سابق خاوند کا نام کیا تھا؟ ملت مرزائیہ ہرگز پیش نہیں کر سکے گی۔

برادران اسلام! مرزا کا کذب وصدق معلوم کرنے کے لیے پہلا اور سب سے بڑا معیار اس کی زبان ہے۔اگر زبان کا جھوٹا ہے تو پھر یقیناً مرزا کے مفتری علی اللہ دجال کذاب ہونے کی قطعی اور یقینی دلیل ہے جبکہ ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ مرزا کے پچیس (۲۳) جھوٹ اس کی ہی کتابوں سے پیش کیے ہیں جس سے واقعتاً واضح ہوتا کہ مرزا کذاب، دجال اور مسیلمہ پنجاب تھا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے! (آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آئینہ انہیں دکھایا تو بُرا مان گئے!

جمیل احمد اعوان حفظہ اللہ

مندرجہ ذیل تمام حوالے مفتریان کی اپنی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔

ان حوالہ جات پر نظر دوڑانے کے بعد فیصلہ کیجئے کہ حق وہ ہے جو قرآن وحدیث میں بیان کیا گیا ہے یا وہ جو مرزا اور اس کے متبعین نے بیان کیا ہے؟

میں کس کی تحریک سے آیا؟:

''اے بابرکت قیصرۂ ہند (ملکہ وکٹوریہ) تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں۔خدا کی رحمت کا ہاتھ اس ''رعایہ'' پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے تا کہ پرہیزگاری اور پاک اخلاق اور صلح کاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں۔''

(ستارۂ قیصر ۱۲، روحانی خزائن، ص ۱۲۰، از مرزا قادیانی)

میں کس مقصد کے لیے آیا؟:

''اس نے (خداتعالیٰ) اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت سے تھا، آسمان سے مجھے بھیجا تھا۔میں اس مردِ خدا کے رنگ میں ہوکر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا اور ناصرہ میں پرورش پائی، حضور مکہ معظمہ (وکٹوریہ) کے نیک بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں۔اس نے مجھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھوا اور اپنا مسیح بنایا تا کہ وہ مکہ معظمہ (وکٹوریہ) کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔''

(ستارۂ قیصر ص:۸، روحانی خزائن ص:۱۱۶، ۱۵۲، از مرزا قادیانی)

ایک حرامی بدکار:

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن (گورنمنٹ برطانیہ) کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔''

(شہادت القرآن ۳٤، روحانی خزائن، ص: ۳۸۰ ج ٦ از مرزا قادیانی)

میرے مرید:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔''(تبلیغ رسالت جلد ۷ ص ۱۷)

معزز قارئین! ذرا غور کریں پہلے فقرہ کے بالعکس اس کے مرید بڑھنے کی بجائے بتدریج کم ہو رہے ہیں اور جہاد کا انہوں نے انکار کیا جو انگریز کی پالیسی تھی کیونکہ وہ جہاد سے ہی خوفزدہ تھا مگر جہاد بڑھ گیا ہے اور ساری دنیا میں جاری وساری ہے۔پس اس کے جھوٹا اور مفتری ہونے کے لئے یہ دلیلیں مزید رونما ہوئی ہیں۔(الحمدللہ علی ذالک)

انگریزوں کی فتح کی دعا:

''چونکہ ان دونوں قوموں (یاجوج ماجوج) سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنتِ برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔''

(ازالۂ اوہام، ص۵۰۹، روحانی خزائن، ص۳۷۳ ج۳، ازمرزا قادیانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معزز قارئین: یاجوج ماجوج قوم کا ابھی تک کسی کو علم نہیں، یہ حسبِ حدیث صحیح قربِ قیامت کو ظاہر ہوں گے۔ لیکن مرزا کی مجبوری تھی کہ اسے ابھی سے ثابت کرے۔ کیونکہ مسیح موعود کا بھی قریب قیامت ظاہر ہونا احادیث سے ثابت ہے اور مرزا قادیانی کا موقف ہے کہ قیامت برپا ہے، حالانکہ اس کی کوئی نشانی ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ قیامت کے برپا ہونے کو وہ بہرحال ثابت کریں تو مسیح موعود کے برپا و بعثت کو ثابت کریں گے۔ اور وہ بدبخت ایسے لوگوں کے لیے دعا کر رہا ہے جو اسلام، قرآن اور رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہیں اور دشمنوں کے لئے مسلمانوں سے دعا کراتا ہے۔ یاللعجب! .....اسلام نے تو ان کو ''السلام علیکم'' تک کہنے سے منع کیا ہے چہ جائے کہ ان کی کامیابی کی دعا کی جائے! اور وہ بھی اس لیے کہ وہ مسلمانوں پر مسلط ہوں۔

یاد رکھیں! دین اسلام نے دعا تو دعا ان سے دوستی کرنا بھی منع کر دیا ہے اور فرمایا:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [النساء:١٤٤]

''اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی نہ لگاؤ۔''

علاوہ ازیں فرمایا:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [المائدہ:٥١]

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی رکھے تو وہ انہی میں سے ہے۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

مشہور مقولہ ہے: [اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ واحِدَةٌ] ''کفر ایک ملت ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس کا مفہوم یہ ہے کہ: جب تک تم اپنے دین سے پھر کر ان کے ساتھ نہ مل جاؤ، یہودی و نصاریٰ تم سے راضی نہ ہوں گے۔ اب دیکھو قرآن انہیں دوست بنانے سے منع کر رہا ہے اور یہ انگریز کے لیے دعاؤں کا کہہ رہا ہے، کیونکہ یہ خود بھی انہی کا پروردہ ہے۔ انہی کا دم بھرتا ہے کیونکہ یہ بھی [الکفر ملة واحدة] میں شامل ہے۔ گذشتہ صفحے پر آپ نے پڑھا کہ اس کی اپنی دعائیں اس کے خلاف گئیں اور روس جسے یہ ماجوج کہتا تھا وہ شکست سے دوچار ہوا اور اس نے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی۔ اللہ کے شیروں نے اس کا بھرکس نکال دیا اور آج ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دنیا کے سامنے ہے۔ اب رہ گیا یاجوج امریکہ.....تو انشاء اللہ اس کا حال بھی یہی ہوگا۔ پس آپ دعائیں کریں اور ذہن میں رکھیں کہ عیسائی، یہودی، ہندو، مرزائی، کیمونسٹ سب [الکفر ملة واحدة] ہیں، یعنی سب کافر اور ہم خیال ہیں۔

اور اللہ نے قرآن مجید میں صاف فرمایا کہ جب تک تم ان کے ساتھ نہ ملو گے یہ تمہارے دشمن ہی رہیں گے۔ اگر ان سے مل جاؤ گے تو محبت کریں گے۔ مگر یاد رکھو اپنے دین و ایمان کا بیڑا غرق کر لو گے۔ اللہ تعالیٰ تو ایمان کی قوت ہی دیکھتا ہے، پس اپنی ایمانی قوت مضبوط کریں۔

مرزا قادیانی انگریزوں کی فتح کی دعا کے سلسلے میں اپنی کتاب ازالہ اوھام ص ٥٠٩ اور روحانی خزائن ج ٣ ص ٣٧٣ پر رقمطراز ہے کہ ''چونکہ دونوں قوموں، یعنی یاجوج ماجوج سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لیے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے (یعنی قادیانیوں کے) سر پر بہت احسان ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی مسلم جنریشن کے علم میں یہ بات نہیں کہ 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ اور 26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو شعائرِ اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ سے روک دیا۔ مگر مسلسل خبریں آ رہی ہیں کہ یہ لوگ مذہب اسلام کو (پاسپورٹ میں) ظاہر کر کے حج کے اجتماع میں اپنے باطل عقائد کی تعلیم وتبلیغ کے لیے ۷۰۰ رکنی کمیٹی سعودی عرب روانہ کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف عیسائی مشنریاں بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں کہ مسلمان مرتد ہو جائیں، ہر طرح کے لالچ دیے جا رہے ہیں۔ (حوالہ ''غزوہ'' اخبار ۷/۱/۰۵) بعنوان ''عیسائی مبلغ قرآن کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد کرنے لگے۔''

اللہ کا کتنا فضل ہے اور اس کی رحمت کتنی وسیع ہے کہ وہ عرش پر اس شر البریۃ (بدترین مخلوق) کی تاک میں ہے اور الحمدللہ دونوں کاذبوں (امریکہ، روس) کے لوگ جوق در جوق دینِ اسلام کو اپنا رہے ہیں (حوالہ غزوہ اخبار ۷/۱/۰۵) اور انگریز اور انگریز کے پٹھو قادیانی حیرت سے دانت پیس رہے ہیں۔ کاش وہ واللہ خیر الماکرین پر کلی ایمان لے آئیں اور بار بار یہ شعر پڑھیں جو دینِ فطرت، اسلام کے بارے میں ہے کہ ؎

اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

(Islam will jump well as per ratio of its pressing)

اور مجاہدین اسلام کا یہ روح پرور ترانہ ہے:

باطل سے ڈرنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اہلِ ایمان کو اللہ پر بھروسا ہے کہ وہ کفر کی تدبیروں کو خاک میں ملا دے گا۔ امید واثق بلکہ یقین کامل ہے اور اللہ کا فیصلہ ہے کہ:

﴿وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾ [الصف:۸]

''اللہ تعالیٰ اپنی (پسندیدہ کامل دین اسلام کی) روشنی پوری کر کے رہے گا اگرچہ کافر (اور باطل فرقے) برا کیوں نہ مانیں۔''

اے مسلمان! جب تو کسی یہودی، نصرانی اور قادیانی سے ذاتی مقاصد کے لیے ملتا ہے اور رشتۂ مودت استوار کرتا ہے تو خود سوچ لے کہ تیرا ٹھکانہ کیا ہوگا اور روزِ محشر اللہ اور رسول ﷺ کے سامنے کیا منہ لے کر کھڑا ہوگا؟

مسلمانو! جہاں کہیں بھی ہو اس آیت کی خوب تلاوت کرو اور جب تم نے اپنا عقیدۂ توحید پختہ کر لیا تو اللہ کے فضل وکرم سے فرشتے تمہارے منتظر ہوں گے۔ آیۂ مبارکہ یہ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ [حٰمٓ السجدہ:۳۰]

''اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں نے دل کی سچائی سے اللہ کو اپنا رب بنا لیا ہے، ان پر برابر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ وہ (ان حاملین توحید کو سکون وسہارا دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ) خوف کھاؤ نہ حزن وملال سے کام لو۔ تمہیں اس جنت کی بشارت ہو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

اصلی وجعلی نبوت:

کزی ضلع تھرپارکر میں ایک بزرگ مستری برکت علی تھے جو لوہار کا کام کرتے تھے۔ ایک دن ان کے پاس ایک مرزائی آیا اور آتے ہی اس نے مرزا قادیانی کو نبی ماننے اور سچا نبی ہونے پر یقین رکھنے اور پھر اس کے دین میں مستری صاحب کو داخل کرنے کے لیے تبلیغ شروع کر دی۔ مستری صاحب اس وقت بیٹھے اپنے ہاتھ سے بنائی ایک کلہاڑی کی دھار تیز کرنے میں مصروف تھے،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی جب تک بولتا رہا یہ کلہاڑی کی دھار تیز کرنے میں مصروف رہے، جب دھار خوب تیز ہوگئی تو یک دم اٹھے اور کلہاڑی کو اس مرزائی کی گردن پر رکھ دیا اور کہا:

کہو! مرزا قادیانی بے ایمان اور جھوٹا تھا اور ایسا ویسا تھا۔ مستری صاحب نے جیسے جیسے کہا مرزائی ویسا ہی بولتا رہا۔ گویا مستری صاحب نے اس مرزائی سے اقرار کرا لیا.....واہ کیا بات ہے۔اگر مرزائی اور مرزا قادیانی دونوں سچے ہوتے تو قادیانی ضرور کٹ مرتا۔ جب مستری صاحب مطمئن ہو گئے تو وہی کلہاڑی اس مرزائی کے ہاتھوں میں تھما کر کہنے لگے۔اب کلہاڑی میری گردن پر رکھو اور مجھ سے کہو کہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کروں، اللہ کی قسم میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤں گا مگر اپنے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(بحوالہ تذکرہ "مجاهدین ختم نبوت")

بھائیو! آپ نے استقامت کی مثال پڑھ لی۔ مستری مذکور ذرا ہچکچایا نہ خوف زدہ ہوا، حالانکہ مرزائی کا بدلہ لینا نہایت آسان تھا کہ کلہاڑی مستری کی گردن پر تھی۔یہی ہے اصلی نبوت کا رعب و دبدبہ۔

جھوٹے نبی کا مجھے یہاں ایک لطیفہ یاد آیا:

قارئین! ایک بادشاہ کے پاس ایک آدمی آیا جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ چہرے سے بھوک ٹپک رہی تھی، پھٹے پرانے کپڑے، بدحال.....تو بادشاہ نے کہا: تو نبی ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میں نبی ہوں۔ بادشاہ نے خادموں کو کہا: اس کے پھٹے پرانے کپڑے اتارو اور نئی پوشاک پہناؤ اور اس کے بعد میرے خاص باورچی خانے میں طرح طرح کے کھانے اسے کھلاؤ۔

3 دن وہ باورچی خانے میں رہا۔ چوتھے دن بادشاہ نے کہا: تم 3 دن سے باورچی خانے میں ہو، کیا تم پر کوئی وحی نازل ہوئی؟ اس نے کہا: ہاں! نازل ہوئی۔ بادشاہ نے پوچھا: کیا وحی تھی؟ کہنے لگا یہ تھی:

«يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ» باورچی خانے ہی رہیو''۔

برادرانِ محترم! ایسے کذاب نبی بہت سے آئے اور آتے رہیں گے بہترین تدبیر والا، یعنی اللہ تعالیٰ ان کی بیخ کنی کرتا رہے گا اور

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الآیہ) اور

«أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»

صحیح اور سچ ثابت ہوتا رہے گا حتی کہ قیامت آ جائے۔

یاد رکھیے! سچے نبی کی متعدد علامات میرے سامنے آئی ہیں۔ نمونے کے طور پر کچھ علامات پیش خدمت ہیں:

① نبی کا کوئی دنیاوی استاد نہیں ہوتا نہ بلکہ براہِ راست اللہ ہی سے راہنمائی حاصل کرتا ہے۔

② نبی کا نام جڑواں کبھی نہ ہوگا۔قرآن میں جتنے انبیاء کے نام آئے ہیں، پڑھ لیں کسی کا نام جڑواں نہیں؟ آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، داود علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یونس علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، عزیر علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، اور محمد ﷺ وغیرہ اکہرے نام ہیں۔

③ نبی کو وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست آتی ہے اور قوم کی فلاح و بہبود کے لیے آتی ہے نہ کہ دنیاوی طمع و مقاصد، کے لیے، نہ نفسانی خواہش، انگریزوں کی چمچہ گیری کے لیے۔

④ ہر نبی کا فطری طور پر لوگوں پر رعب و دبدبہ ہوتا ہے۔

⑤ ہر نبی نے یہی فرمایا کہ لوگو! میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا، میرا معاوضہ اللہ کے پاس ہے۔

⑥ نبی ہمیشہ پاک رحموں میں پرورش پاتا ہے۔انبیاء کی مائیں اور بیویاں کبھی بدکار نہیں ہوتیں۔

⑦ نبی کذب، بدخلقی، ظاہری و باطنی عیب سے مبرا ہوتا ہے۔اسی طرح نبی شرک کی حمایت کرتا ہے نہ شرک کو گوارا کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

⑧ نبی علم واخلاق اور حکمت کے انتہائی کمال تک پہنچا ہوتا ہے۔

⑨ نبی کی کوئی وراثت نہیں ہوتی۔نہ وہ مال ودولت جمع کرتا ہے نہ اسے کوئی طمع وحرص ہوتی ہے۔وہ دنیوی جھمیلوں سے دور رہتا ہے۔

⑩ نبی اپنے پرائے سب کا بھی خواہ ہوتا ہے۔

⑪ نبی شاعر ہوتا ہے نہ مصنف نہ ملازم۔نہ مذاق کرتا ہے نہ احکام الٰہی میں تاویل وتحریف سے کام لیتا ہے، نہ کسی سے مرعوب ہوتا ہے۔

⑫ نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔

⑬ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔

⑭ نبی مستقل مزاج ہوتا ہے اور قوم کے عقائد واعمال کی تطہیر میں لگا رہتا ہے۔

⑮ نبی رب کے حکم کا پابند ہوتا ہے اور لوگ اس کے حکم کے پابند۔

⑯ نبی وقت کا امام وقائد ہوتا ہے۔اس کی اقتدا کی جاتی ہے، وہ کسی کی اقتدا نہیں کرتا۔

⑰ نبی کی حکم عدولی فسق وکفر ہوتی ہے۔اور کسی کو بلاشرط یہ مرتبہ حاصل نہیں۔

⑱ نبی وقت کے سب لوگوں سے بڑھ کر اللہ کا پیارا اور لوگوں کے لیے قابل عزت وتکریم ہوتا ہے۔

⑲ نبی وحی الٰہی سناتا ہے، اس کا مفہوم بھی بتاتا ہے، اور اس کی نہ صرف حفاظت کرتا ہے بلکہ زندگی بھر بلالومۃ لائم اس کی دعوت دیتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں بڑے بڑے مکار اور جھوٹے پیدا ہوں گے جو تمہیں وہ باتیں سنائیں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی، نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔تم ان سے بچنا اور انہیں اپنے سے بچانا۔کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

بعض لوگ جھوٹی موٹی باتیں کریں گے، نئے نئے احکام جاری کریں گے، اور غلط عقیدے ایجاد کریں گے۔

قارئین کرام! اس قسم کے لوگوں میں سے بہت سے تو گزر چکے ہیں جو آپ گزشتہ مضمونوں میں پڑھ آئے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ان بدبختوں نے سر اٹھایا اور اللہ کے بندوں نے انہیں مٹایا تا آنکہ دنیا میں ان کا نام ونشان تک نہ رہا۔

ایسے بکاؤ مال میں سے ہی قادیان کا دجال وکذاب غلام احمد قادیانی تھا، جس نے نعوذ باللہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ بتایا، ختم نبوت سے انکار کیا اور خود کو نبی بتایا۔اس کے علاوہ اس کی بہت سی خرافات مشہور ہیں۔یہ ملتِ اسلامیہ کے لیے بہت بڑا فتنہ ہے۔جو کوئی باطل جماعت عقائدِ فاسدہ لے کر کھڑی ہوتی ہے تو اس کے کمینہ فطرت ہمنوا قرآن وحدیث سے ان غلط عقائد کا اثبات کرنے لگتے ہیں۔

یاد رکھیں! کہیں ان کے قاعد گندگی میں مرتے ہیں یا لعنتی موت مر کر ختم ہو جاتے ہیں۔اور مرزا کذب میں پکا تھا۔اس نے کہا تھا کاذب، سچے کی زندگی میں مرے گا۔چنانچہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ سے مباہلہ طے پایا، جس کے نتیجے میں مرزا ہیضے میں مبتلا ہو کر ذلت کی موت مر گیا جبکہ مولانا اس کے چالیس سال بعد بھی زندہ رہے۔(سیرت ثنائی، مسلم پبلی کیشنز، سوہدرہ)

اور یہ لوگ مرنے پر پکارتے ہیں ع

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

یاد رکھیں کہ مرزا قادیانی کے کشوف، الہامات اور وحی کے مجموعہ کو ''تذکرہ'' کہتے ہیں اور قادیانی اسے قرآن کا درجہ دیتے ہیں۔العیاذ باللہ۔اس انگریزی نبی کو انگریزی زبان میں اکثر الہام ہوئے جن کا نمونہ اس مجلّہ ضیائے حدیث کے دوسرے صفحات میں دیکھا جا سکتا ہے۔

آیئے! ہم سب مل کر دعا کریں کہ اے رب اس فتنہ کی بیخ کنی کے لیے ہماری مدد کر اور جو جو بھائی جس قدر بھی اس میں حصہ لے رہا ہے اللہ اسے جزا دے اور استقامت عطا فرمائے۔آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کا تعارف اور قسمیں

جمیل احمد اعوان حفظہ اللہ

انگریز بہادر نے برصغیر پر اپنی حکمرانی کی طنابیں مضبوطی سے قائم رکھنے کے لیے ہندوستان کی قوموں میں ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' اور ''تقسیم کرو اور حکومت کرو'' کی پرانی پالیسی اختیار کی۔اس کے ساتھ انہوں نے مسلمانوں میں نئے نئے فتنے کھڑے کیے۔ان ہی فتنوں میں مرزائیت کا خود ساختہ مذہب بھی انگریزوں کی گھٹیا ترین پروڈکشن تھی جس کا مقصد مسلمانوں کی قوت کو پارہ پارہ کرنا تھا۔

اس خود ساختہ مذہب کی تحریک انگریزوں کی بیساکھیوں اور مفادات کے سہارے چلتی رہی۔مرزا غلام احمد قادیانی نے فارسی، عربی، اردو میں کئی کتابیں لکھیں جن کا مقصد مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو ٹھنڈا کرنا تھا۔تو جب مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے فریب کو سمجھ لیا اور مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد اس کی جانی دشمن ہو گئی تو انگریزوں نے غلام احمد کی حفاظت اپنے ذمے لے لی۔

مرزا غلام احمد نے زندگی کی آخری سانس تک انگریزوں کی طرفداری کی۔غلام احمد کے بعد قادیانی تحریک کے سربراہ مولوی حکیم نورالدین کو نامزد کیا گیا۔یہ بہت بڑا فریشن تھا اور کئی سالوں تک مہاراجہ کشمیر کی خدمات سرانجام دیتا رہا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انگریزوں کے ہر فیصلے کے سامنے سرِتسلیم خم کرتا رہا۔مولوی حکیم نورالدین کے بعد مرزا بشیر الدین ''قادیانی تحریک'' کا خلیفہ نامزد ہوا۔یہ مرزا غلام احمد کا بیٹا تھا۔مرزا بشیرالدین کی قیادت میں قادیانی تحریک نے بہت زور پکڑا۔اور وہ تنظیمی حوالے سے ہندوستان کی ایک قوت بن گئی۔ جب مسلمانوں نے انگریزوں کے خلاف سیاسی بدامنی کا مظاہرہ کیا اور عدم تعاون کی تحریک شروع کی تو مرزا بشیر احمد نے انگریزوں کی بھرپور مدد کی اور انگریزوں کو ضروری معلومات فراہم کرتا رہا۔ 1919ء تک پنجاب میں آنے والے تین گورنروں اور تین وائسرائے نے مرزائیوں کی وفاداری اور ان کے عملی تعاون کی تحریری تعریف کی جو کہ ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

اس کے دوسرے بھائی مرزا اشرف احمد اور کزن مرزا گل محمد نے بھی ان کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔انہی خدمات کے صلے میں انگریز سرکار نے انہیں ۱۵۰۰ ایکڑ اونے پونے اور ۱۲۵۰۰ ایکڑ تعلق داری میں دے دیے۔علاوہ ازیں انہیں ضلع منٹگمری میں ۱۵ مربے اور سندھ میں ۵ ہزار ایکڑ دے دیے گئے۔اس طرح یہ خاندان انگریزوں کی مسکراہٹوں کے سائے میں پلتا رہا اور مالی فائدے انگریز کی وساطت سے ان کی جھولی میں گرتے رہے، یہ سب انعامات ان کو مسلمان قوم کو گمراہ کرنے کے صلے میں تحفے کے طور پر دیے گئے تھے۔تمام مکاتب فکر کے علماء نے عالمی سطح پر مرزائیت کا مقابلہ کیا۔

قادیانیوں نے تقسیم بھارت کے خلاف ہر لحہ انگریزوں اور کانگریس کے موقف کی ترجمانی کی۔۱۶ مئی ۱۹۴۷ء کے ''الفضل'' میں انہوں نے لکھا تھا جو تقسیم ہند کے سوال پر تھا کہ تقسیم ہند پر اگر ہم رضامند ہوئے تو وہ خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے ہوئے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد مرزائیوں نے کلیدی عہدوں پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔اس غرض سے انہوں نے فوج اور بیوروکریسی میں پلاننگ کے تحت قبضہ کرنے کے لیے بے شمار افراد بھرتی کرائے۔مسٹر ظفر اللہ خاں پاکستان کے وزیر خارجہ تھے۔انہوں نے اپنی حیثیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستانی سفارت خانوں میں مرزائی افسر بھرتی کروائے۔ان کی مدد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے اثر ورسوخ سے بیرونی ممالک میں قادیانی مشن قائم کرائے۔

قائداعظم اور لیاقت علی کی وفات کے بعد خواجہ ناظم الدین کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسٹر ظفر اللہ خاں نے اپنا پورا وزن قادیانیت کے پلڑے میں ڈالنا شروع کیا۔اور اس طرح قادیانیت کی تبلیغ واشاعت کے لیے سرکاری اثر ورسوخ کے استعمال کا الزام عوام کو ایک حقیقت نظر آنے لگا۔۱۹۵۳ء میں اس نئے مذہب کے ماننے والوں کو کافر قرار دینے کی تحریک شروع ہوئی۔

مولانا مودودی اور مولانا عبدالستار نیازی کو مرزائیوں کے خلاف تحریک چلانے کے جرم میں جب پھانسی کی سزا دی گئی تو عوام کے جذبات مشتعل ہو گئے جس سے پنجاب میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو گیا اور انتہائی خوفناک صورت پیدا ہوگئی۔مسلم لیگ کی حکومت اس تحریک کی دوران عوام کا اعتماد کھو چکی تھی۔میاں ممتاز دولتانہ اور خواجہ ناظم الدین دونوں ایک دوسرے کو نیچا دکھا کر مرزائیوں کے خلاف چلنے والی اس تحریک کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈال رہے تھے۔پنجاب میں بدامنی کی ذمہ داری دولتانہ پر ڈال کر استعفیٰ دھرالیا گیا۔بعدازاں خواجہ ناظم الدین کو برطرف کر دیا گیا جس سے قادیانیت کو غیر مسلم قرار دینے کی یہ تحریک ٹھنڈی پڑ گئی۔

محمد علی بوگرہ، چوہدری رحمت علی سہروردی، آئی آئی چندر دیگر اور فیروز خاں نون وزارتِ عظمیٰ کی گدی پر آتے جاتے رہے لیکن قادیانی تحریک کا اثر ورسوخ اور اس تحریک کے اثر ونفوذ کی جھلک ایوبی دور میں بھی نظر آتی ہے۔جب ۱۹۷۰ء میں ذوالفقار علی بھٹو برسر اقتدار آئے تو ان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا سہرا جہاں ملک کے کروڑوں غریبوں کے سر تھا وہاں مرزائیوں نے بھی دامے درمے سخنے بھٹو کی مدد کی۔بھٹو دور میں قادیانیوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے۔سول بیوروکریسی میں قادیانیوں کے نمائندے اعلیٰ عہدوں پر پہنچ گئے تھے۔

قادیانی مسئلے کے حل کے سلسلے میں پیپلز پارٹی میں آخری وقت تک اختلاف رہا۔لیکن حزب اختلاف کی جماعتوں کی طرف سے دباؤ، ملک گیر تحریک اور نازک مذہبی جذبات کے پیشِ نظر ذوالفقار علی بھٹو نے تحریک کو سختی سے دبانے کی بجائے اس مسئلے کو دستوری طور پر حل کر کے کریڈٹ لیا۔اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔یہ فیصلہ قومی اسمبلی میں اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

پیپلز پارٹی کے دورِ حکومت کے اس تاریخ ساز فیصلے کے بعد مرزائیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔مرزا ناصر احمد جو اس وقت خلیفہ تھا، اس کے لیے یہ صدمے کا باعث بنا۔مرزا ناصر احمد کے بعد مرزا طاہر خلیفہ نامزد ہوا، ضیاء الحق نے اس کی خفیہ سرگرمیوں کو ناممکن بنا دیا تو انہوں نے اپنا مرکز لندن کو بنالیا اور مرزا طاہر ملک سے باہر چلا گیا۔

قادیانیوں نے اس خود ساختہ مذہب کو زیادہ تر بیوروکریسی میں گھسے ہوئے قادیانیوں کے ذریعے چلانے کی کوشش کی۔سرکاری ملازمتوں کے ذریعے قادیانی مذہب کی ترویج وترقی زیادہ تر مرزا ناصر کے دور میں پروان چڑھی۔جس سرکاری افسر نے مرزا ناصر کے اشاروں پر چلنے سے انکار کیا اسے اس کی سزا ضرور بھگتنی پڑی۔

(از سیاست کے فرعون، بشکریہ تحریک الایمان میگزین ستمبر 04ء)

قادیانیوں کی اس وقت دو ہی بڑی قسمیں ہیں یا بالفاظ دیگر دو فرقے ہیں: ایک فرقہ جو ابتدائی تھا، ان کا عقیدہ ہے کہ نبوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا، قرآن وسنت کی روشنی میں جس مسیح علیہ السلام نے قربِ قیامت واپس پلٹنا تھا وہ یہ مرزا قادیانی ہے جس کا اس نے دعویٰ کیا تھا۔حالانکہ قرآن وسنت دونوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین فرما رہے ہیں اور دین کی تکمیل ہو چکی ہوئی ہے، لہٰذا اب چونکہ کسی اور شریعت کی ضرورت نہیں اس لیے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔عام اصطلاح میں انہیں قادیانی یا مرزائی کہا جاتا ہے۔دوسرے فرقے یا قسم کو لاہوری یا احمدی کہتے ہیں۔یہ فرقہ مرزا کو نبی یا مسیح موعود تو نہیں مانتا یا کسی طرح سے نبی تسلیم نہیں کرتا البتہ وہ مرزا غلام احمد کو ایک دینی مصلح مانتا ہے حالانکہ اس کی خرافات، نبی تو نبی ایک مصلح اور ولی اللہ کی شایانِ شان نہیں۔لہٰذا قانون پاکستان کے حوالے سے یہ احمدی فرقہ بھی غیر مسلم قرار دیا گیا۔(الحمد للّٰہ علی ذلك) تاہم دونوں کی بنیاد مرزا کذاب ہی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری مرزائی اور ربوی (قادیانی) مرزائی اصل میں دونوں ایک ہیں

1 + 1 = 0

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا یا نہیں؟ اس کا جواب تو بالکل واضح ہے کہ ان صاحب نے بہ اصرار اور بہ تکرار دعوائے نبوت کیا تھا۔ اور نئی نبوت کے لیے جن جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کا دعویٰ و اعلان بھی کرتے رہے۔ اپنے ''مامور من اللہ'' ہونے کے ثبوت میں یہ بڑہانکی کہ تین لاکھ سے زیادہ نشان اللہ تعالیٰ نے میری تائید میں ظاہر کیے ہیں۔ اپنے مخالفین کی تباہی و ہلاکت کے دعوے اور پیشین گوئیاں کیں، انہیں کافر قرار دیا، ان سے رشتے ناطے حرام کیے، بعض فرائض اسلام کو منسوخ باور کرایا، کچھ نئے مسائل و اجتہادات بیان کیے، خود کو مسیح موعود قرار دے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء اور نزول کے اجماعی عقیدے کا انکار کیا، غرض اس انداز کے وہ تمام دعوے بڑے زور و شور سے کیے جن سے ان صاحب کا ''مبعوث من اللہ'' ہونا ثابت ہو۔ اور اس کثرت و تکرار سے یہ دعوے کیے اور دہرائے کہ آدمی پڑھ کر پاگل ہو جاتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ اس کثرت و تکرار اور زور و شور سے دعوائے نبوت تو آج تک کسی بڑے سے بڑے نبی نے بھی نہیں کیا، نہ ایسی تحدیاں اور تعلیاں کسی نبی کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔

لیکن یہ عجیب طُرفہ تماشہ ہے کہ مرزا صاحب کے ماننے والوں میں ایک گروہ ان کی وفات کے بعد بوجوہ ایسا پیدا ہو گیا جس نے اپنے مصالح کے پیشِ نظر یہ تأثر دینا شروع کیا کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، وہ تو صرف مجدد، مسیح موعود اور ملہم من اللہ اور مامور من اللہ ہیں۔

یہ مرزائیوں کا لاہوری گروپ ہے جس کے بانی مولوی محمد علی تھے جو خود بھی پہلے نبوت مرزا پر ایمان رکھتے تھے اور بعد میں قادیان میں کچھ اختلافات کی بنا پر قادیان سے نکلنے پر مجبور ہوئے تو ساتھ ہی انہوں نے نبوت مرزا سے انحراف کر کے مجددیت و مسیحیت مرزا کا پرچار شروع کر دیا۔ گویا دامنِ مرزا سے وابستگی کو جزو ایمان ضرور سمجھا۔ حالانکہ یہ بات واضح ہے کہ اگر اس تبدیلیٔ عقیدہ میں ذاتی انا اور وقار کا دخل نہ ہوتا تو وہ سرے سے مرزائیت ہی سے تائب ہو کر اسلام میں دوبارہ داخل ہو جاتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور مرزائیت کے سلسلے میں ایک ایسا دجل آمیز مسلک اختیار کیا جس سے وہ قادیانی نزاع کی تلخیوں کا بدلہ بھی لے سکیں اور مسلمانوں کا اعتماد بھی حاصل کر سکیں۔ لیکن الحمد للہ عام مسلمان اس دامِ ہمرنگ زمیں میں نہیں پھنسے اور مرزائیت کی دونوں شاخوں، قادیانی (ربوی) اور لاہوری، کو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے قرار دیا اور ان میں سرمو فرق نہیں کیا۔ اور اس بارے میں تمام مکاتبِ فکر کے علماء متفق اللسان ہیں۔

لاہوری مرزائی عام مسلمانوں کے جذبات سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ وہ ایک دجال اور مفتری شخص کو اگر دعوئے نبوت میں جھوٹا سمجھتے ہیں تو اس کا مجددیت و مسیحیت کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہونا کس طرح تسلیم کر لیں گے؟ اور واقعہ بھی یہ ہے کہ ایک کذّاب جو مختلف النوع دعوے کرتا ہو، اسے اس کے تمام دعووں کی روشنی میں پرکھا جائے گا، نہ کہ چند ایک دعووں کی روشنی میں۔ جب لاہوری مرزائی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا اور اب نبوت کا دعویٰ کرنے والا شخص کذاب، مفتری اور دجال ہے تو پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے شخص کے متعلق ایک تو یہ دعویٰ کرنا کہ اس نے نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا، حالانکہ اس کا سارا کلام اور عدم کلام ان دعووں سے بھرا پڑا ہے، دوسرے اسے مجددیت و مسیح موعودیت جیسے مقدس مقام پر فائز کرنا مقامِ مجددیت و مسیح موعودیت ہی کی نہ صرف سخت توہین ہے بلکہ ایسے لوگوں کا ایمان بھی مشکوک اور ناقابل اعتبار ہے جو ایک کذاب و دجال کو مقامِ بلند پر فائز کرنا چاہتے ہیں۔لیکن لاہوری مرزائی یہ کہہ کر کہ ''ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے'' اپنا شمار مسلمانوں میں ہی کرانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے عقائد قادیانی مرزائیوں سے مختلف ہیں، اس لیے ہمیں ان میں شمار نہ کیا جائے۔

اس وقت لاہوری مرزائیوں کا آرگن ہفت روزہ ''پیغامِ صلح'' (مورخہ ۳۰ مئی ۷۳ء) کا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔اس کے اداریے میں مدیر صاحب نے تین باتوں پر بطور خاص زور دیا ہے۔ایک تو ربوی مرزائیوں کے عقیدۂ ختم نبوت پر تنقید کہ اب کسی نبوت کی گنجائش نہیں، نہ تشریعی نہ ظلی و بروزی۔(خیال رہے فاضل مدیر نے یہ تنقید خلیفہ ربوہ کے اس بیان پر کی ہے کہ مرزا صاحب کو اتباعِ محمدی کے طفیل نبوت سے سرفراز کیا گیا ہے۔گویا ان کی نبوت ان کی اصطلاح خاص میں ظلی و بروزی ہوئی۔)

اس کے متعلق ہماری گذارش یہ ہے کہ یہ ان کا آپس کا جھگڑا ہے، ہم اس میں زیادہ دخل نہیں دیتے، تاہم اتنا ضرور کہیں گے کہ ربوی مرزائیوں کا عقیدہ و عمل مرزا غلام احمد قادیانی کی عین خواہش اور فکر و عمل کے مطابق ہے جب کہ لاہوری مرزائیوں کی منطق ناقابل فہم اور خود مرزا صاحب کی واضح تصریحات کے یکسر خلاف ہے۔

دوسری بات ''پیغامِ صلح'' کے مدیر نے یہ کہی ہے کہ مرزا صاحب بھی نبوت کے منقطع ہو جانے ہی کے قائل تھے اور ''حقیقۃ الوحی'' کی یہ عبارت دلیل میں پیش کی ہے: ''والنبوۃ قد انقطعت بعد نبینا ﷺ'' (الاستفتاء ملحقہ حقیقۃ الوحی، ص:۴۶) لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑے بلند آہنگ سے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور بار بار کیا ہے، کہیں کہیں جو اُن کے کلام میں اس سے انکار ملتا ہے وہ صرف مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے ہے، اسی لیے وہ ساتھ ہی اپنی ''ظلی و بروزی'' نبوت کا اثبات بھی کرتے جاتے ہیں، مطلقاً ہر قسم کی نبوت کا انکار ان صاحب کے کلام میں کہیں نہیں ہے۔

ہم تفصیل میں جائے بغیر صرف ''حقیقۃ الوحی'' کے اسی صفحے سے اپنا یہ دعویٰ ثابت کرتے ہیں جس صفحے سے مدیر ''پیغام صلح'' نے مرزا صاحب کی طرف سے دعوائے نبوت کی نفی کی ہے۔مرزا صاحب والنبوۃ قد انقطعت بعد نبینا ﷺ کے بعد لکھتے ہیں: ﴿فقدانی سمیت نبیا علی لسان خیر البریۃ﴾ ''البتہ مجھے خیر البریہ (محمد ﷺ) کی زبان پر نبی کہا گیا ہے'' آگے مزید لکھتے ہیں۔﴿سمیت نبیا من اللّٰہ علی طریق المجاز﴾ ''مجازی طریق پر میرا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''نبی رکھا گیا ہے'' یہ ''مجاز'' اور ظل و بروز'' کی اصطلاحیں سب خود مرزا صاحب کی اپنی گھڑی ہوئی ہیں تاکہ اس کے پردے میں اپنی ''نبوت'' کا سوانگ بآسانی رچایا جا سکے۔ورنہ تاریخِ اسلام میں بیسیوں مجدد ہو گزرے ہیں اور کسی نے بھی ظلی و بروزی یا مجازی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ ان میں سے تو کسی نے بدہان خود مجدد ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کیا اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مجدد کبھی اپنی زبان سے اپنی مجددیت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔بدہانِ خود اپنی بڑائی کا دعویٰ ہی اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ جناب مرزا اپنے آپ کو ''مسیح موعود'' ''مہدیٔ آخری الزمان'' ''نبی'' اور معلوم نہیں کیا کیا کچھ سمجھتے تھے۔

تیسری بات لاہوری مرزائی نے یہ لکھی ہے کہ مسلمان ہمیں ربوی مرزائیوں کے ساتھ نہ ملائیں، ہمیں ان سے مستثنیٰ رکھیں۔وہ لکھتے ہیں: ''.....اول تو کسی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا صحیح نہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اس شوق کو پورا ہی کرنا ہے.....تو کم از کم احمدیوں کے اس گروہ کو اس سے مستثنیٰ کرنا ضروری ہے جو حضرت خاتم النّبیین ﷺ کے بعد کسی بھی نبی کے آنے کے قائل نہیں۔''

اول تو یہ بات ہی غلط ہے کہ ہمیں مرزائیوں کو خواہ مخواہ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا شوق ہے۔ ہمارے نزدیک مرزائیت اسلام کے قلب میں خنجر اور اسلامی معاشرے میں ایک رستا ہوا ناسور ہے اور اسلام اور مسلمانوں کو ہلاکت وتباہی سے بچانے کے لیے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ اس خنجر کو کند اور اس ناسور کو بند کیا جائے۔ اور اس کا مذہبی حل تو ارتداد کا ہے کہ مرزائی مرتد ہیں، انہیں مرتد والی سزا دی جائے لیکن فی الحال اس کا سیاسی حل تلاش کیا گیا ہے کہ مرزائیت کو اسلام سے الگ مذہب اور مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ امت قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس فیصلے کی پشت پر اور کوئی جذبہ کارفرما نہیں ہے۔ ہمیں مرزائیوں کے جان و مال اور عزت وآبرو سے کوئی سروکار نہیں، نہ کوئی مسلمان ان سے تعرض کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، ہم تو صرف اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کو اس فتنے کے متوقع خطرات سے بچانا چاہتے ہیں۔

رہی یہ خواہش کہ ایسا معاملہ ربوی مرزائیوں کے ساتھ کیا جائے اور لاہوری مرزائیوں کو اس سے مستثنیٰ کر دیا جائے، تو یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک لاہوری مرزائی ایک جھوٹے شخص کے دامن عقیدت سے وابستہ ہیں۔ ایک کذاب، دجال، مفتری اور جھوٹی نبوت کے دعویدار کے لیے دل میں جذباتِ عقیدت ومحبت رکھنا ہمارے نزدیک ایمان کے منافی ہے۔ اس بنا پر ہم لاہوری مرزائیوں کو ربوی مرزائیوں سے الگ تصور نہیں کر سکتے۔

پھر ہمارے نزدیک لاہوری مرزائیوں کا یہ بھی ایک کھلا جھوٹ ہے کہ ہم نبوتِ مرزا کے قائل نہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ گروہ بھی مرزا صاحب کے لیے صرف لفظ ''نبی'' کے استعمال سے گریز کرتا ہے ورنہ وہ ان کے لیے وہ تمام اوصاف تسلیم کرتا ہے جو صرف ایک سچے نبی میں ہوتے ہیں اور جن کا تسلیم کیا جانا نبوت کا مفہوم رکھتا ہے۔ جیسے ''مسیح موعود'' اور ''مثیلِ مسیح'' مرزا صاحب کو سمجھنا، ان کے لیے ''علیہ السلام'' کا استعمال اور ان کے کلام کو وحی آسمانی کی طرح متبرک ومقدس سمجھنا۔ پھر ان کے ''الہامات'' کو ایسے انداز سے شائع کرنا جس طرح مسلمان ارشادات رسول ﷺ کو شائع کرتے ہیں۔ خود ''پیغامِ صلح'' کی پیشانی پر دوسرے اسلامی پرچوں کے برعکس قرآنی آیت اور حدیث رسول کے بجائے مرزا صاحب کے دو ''الہام'' لکھے ہوتے ہیں۔

''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''

(الہام حضرت مسیح موعود)

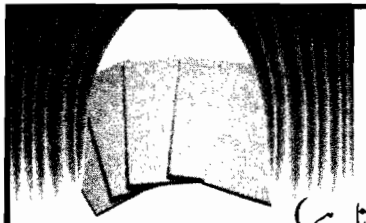
''دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔'' (الہام حضرت مسیح موعود)

فرمایئے یہ ''تیری تبلیغ'' کیا ہے؟ کیا یہ نبوت والا انداز نہیں؟ پھر کسی ''مجدد'' کو اللہ تعالیٰ نے کبھی یہ کہا ہے کہ ''میں تیری تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچادوں گا؟ ایسے الہامات صرف نبیوں کو اور وہ بھی جلیل القدر نبیوں کو ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں کسی ''مجدد'' نے اپنے کو کبھی ''نذیر'' نہیں کہا۔ یہ ''نذیر وبشیر'' کا اصطلاحاً استعمال بھی صرف نبیوں کے لیے ہی ہوتا ہے۔ پھر ''سچائی کے ظاہر کرنے کا'' ارادۂ الٰہی بھی کیا ہے؟ الہام کا یہ لب ولہجہ بھی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اس الہام کا مدعی اپنے کو مقامِ نبوت پر فائز سمجھتا ہے اور ناقل کا ذہن بھی چاہے غیر شعوری طور ہی سہی، یہی سمجھتا ہے۔

بہر حال مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں امتِ مسلمہ کے جذبات بڑے نازک ہیں۔ امتِ مسلمہ اسے قصر ختم نبوت میں نقب زنی کا مجرم تصور کرتی ہے اور کذاب ودجال اور مفتری سمجھتی ہے، ایسے شخص کو نعوذ باللہ ''نبی'' یا مجدد اور مسیح موعود ماننا سراسر ایمان کے منافی ہے اور جو گروہ ایسے شخص کو اپنا مطاع ومقتدا تسلیم کرتا ہے۔ وہ قطعاً مسلمان نہیں ہے، اس صاحب کی عقیدت ومحبت کے ساتھ ساتھ ''مسلمانی'' پر بھی اصرار عقل ومنطق کے تقاضوں کے یکسر خلاف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قادیانی تنظیم وتبلیغ کا ڈھول

(قادیانیوں کا لاہوری گروپ، قادیانی ربوی گروہ کی سازشوں کا پردہ چاک کرتا ہے)

حکیم عبدالرحیم اشرف علیہ الرحمۃ

قادیانی ربوا ہی تنظیم کا ڈھول عام طور پر بہت مدت سے پیٹا جارہا ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں تنظیم نہیں بلکہ آمریت کا دور دورہ ہے اور تبلیغ بھی صرف برائے نام مبلغین کو مختلف ممالک میں بھیجے جانے پر موقوف ہے، جو رنگ رلیاں منا کر عیش وعشرت میں وقت گذارتے اور جھوٹی رپورٹیں مرکز کو بھیجتے رہتے ہیں۔ جہاں تک تنظیم کا تعلق ہے آئے دن ایسے واقعات سننے میں آتے ہیں جن سے خلافت کے ساتھ لوگوں کی وابستگی بعض مجبوریوں اور ایسے بندھنوں سے گھری ہوئی ہے جن سے نکلنا ان کے لیے مشکل ہے۔ اور اگر کوئی شخص ہمت کر کے عقیدہ یا عمل کے بارے میں اختلاف کا اظہار کرے تو اسے طرح طرح کی مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس بارے میں مولوی عبدالکریم صاحب رحمہ اللہ کے گھر والوں سے شرمناک سلوک اور ان کی علیحدگی، فخر الدین ملتانی کا قتل، مولوی عمر الدین مرحوم اور مولانا شیخ عبدالرحمان مصری صاحب کے اعلانات، حقیقت پسند پارٹی کے بیانات ایسے واقعات ہیں جن کے ہوتے ہوئے تنظیم کا پول کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ اسی تنظیم یا آمریت کا کارنامہ حال ہی میں روزنامہ امروز میں شائع ہوا ہے۔ (آپ بھی ملاحظہ فرمائیے)

''احمدیہ'' جماعت کی مرکزی انتظامیہ کے متعدد افسر برطرف یا تبدیل کردیے گئے:

(امروز کے نامہ نگار سے) چنیوٹ ۱۵ جون، معلوم ہوا کہ ربوہ میں جماعت احمدیہ کی انتظامیہ میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ جماعت کے مرکزی ادارہ صدر انجمن احمدیہ میں مختلف امور کے محکموں کے افسروں کو برطرف اور تبدیل کردیا گیا ہے۔ ان افسروں میں (جن کو جماعتی تنظیم میں ناظر کہا جاتا ہے) امور خارجہ کے میجر عارف زمان اور دیوان کے غلام محمد اختر برطرف کردیئے گئے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور میاں محمد ابراہیم کو ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ ان کے خلاف غبن کے الزامات میں تحقیقات ہو رہی ہیں۔ ملک حبیب الرحمان کو عارضی طور پر ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ مشہور ماہر تعلیم اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل قاضی محمد اسلم کو بھی برطرف کرنے پر غور کیا جارہا ہے، تاحال ان کی جگہ نئے پرنسپل کے چناؤ کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ معتبر ذرائع کے مطابق جماعت کی انتظامیہ میں مزید تبدیلیوں کا امکان ہے۔

سن لیا آپ نے؟ یہ ہے قادیانی تنظیم، اگرچہ اس خبر میں ایسی اہم تبدیلیوں اور ایسے بڑے بڑے افسروں کی برطرفی کی وجوہ کا ذکر نہیں لیکن عنقریب آپ سن لیں گے کہ ان کی تہہ میں بھی ان افسران کے خلافت کے ساتھ اختلافات اور خلیفہ صاحب کی ناراضگی کام کررہی ہے۔

یہ تو گھر کے واقعات ہیں، باہر کے حالات بھی سن لیجئے۔ جہاں تک ہندوستان کی جماعتوں کا تعلق ہے، ''جناب عبدالصمد'' ریٹائرڈ جج کا یہ پیغام ''پیغام صلح'' کی قریبی اشاعت میں درج ہو چکا ہے کہ:

یہ بات اب روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ اس جماعت کے سربراہ نے ایک خاندانی گدی قائم کرنے کی نیت سے ایسا کیا۔ اور کچھ دنوں تک کامیابی بھی حاصل کی۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اثرا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب قرب قریب زائل ہو چکا ہے۔اور کم سے کم ہمارے صوبے میں وہ جماعت محسوس کرنے لگی ہے کہ مسیح موعود کے صریح خیالات کے خلاف یہ بات بنائی گئی تھی۔اور اب سوائے گدّی قائم کرنے کے اور کسی بات کی فکر اس جماعت کے سربراہ میں نہیں رہی۔اب مریدوں کی روحانیت کو بڑھانے کے بدلے صرف گدی کے لیے روپیہ بٹورنا ہے۔جب کہ چند سال قبل بڑے زوروں سے اس جماعت کی تبلیغ ہوتی تھی۔خدا کا شکر ہے کہ جو اکا دکا لوگ اپنے آپ کو اس جماعت سے وابستہ سمجھتے ہیں ان کو اپنے موجودہ پیر کا نام تک معلوم نہیں ہے اور نہ ان کے خیالات جاننے کا موقع ملتا ہے۔اب ان کا پرچہ الفضل یا کوئی دوسرا اخبار تلاش کرنے پر بھی یہاں دستیاب نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ سرینام (جنوبی امریکہ) سے حال ہی میں محمد ایوب نام کے ایک بزرگ تشریف لائے جنہوں نے اپنے سفر کے حالات اور اپنی قبول قادیانیت کی وجوہات گذشتہ سے پیوستہ جمعہ احمدیہ بلڈنگس لاہور میں بیان کیے..... یہ پیغام صلح کے ایک دو پرچوں میں شائع ہو چکے ہیں۔انہوں نے ''پیغام صلح'' کے سٹاف رپورٹر سے ایک خاص انٹرویو کے دوران ربواہی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''ہمارے علاقہ میں ربواہی جماعت کا قیام جس طور پر ہوا وہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔بڑی ہیرا پھیری سے کام لیا گیا۔۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے ربوہ جماعت کے ایک مبلغ ساقی نامی ٹرینڈ اڈ میں متعین تھے۔ایک دفعہ وہ سرینام آئے۔چوں کہ نو وارد تھے جہاں انہیں کوئی جانتا نہ تھا اس لیے ہماری جماعت کے مہمان ہوئے۔ہماری جماعت کی شاخوں نے بھی ان کی مہمان نوازی کی اور ان کی باتوں کو سنا۔انہوں نے نبوتِ مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں ذکر اذکار کرنے سے احتراز کیا۔دو ہفتہ انہوں نے ہمارے ہاں قیام کیا اور ایک تبلیغی دورہ کی رپورٹ تیار کر کے کہنے لگے کہ آپ اس پر دستخط کر دیں۔ہم نے اس رپورٹ پر واضح طور پر اس امر کو بیان کر دیا تھا کہ ہم جماعت لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔اور ساقی صاحب ہمارے ہاں آئے ہیں، انہوں نے دو ہفتہ کے عرصہ میں دین اسلام کے بارے میں بڑی سر گرمی کا اظہار فرمایا۔لیکن انہوں نے واپس جا کر یہ رپورٹ ایک ربواہی جریدہ میں شائع کر دی۔لاہوری جماعت کے بارے میں جو وضاحتی حصہ تھا اس کو حذف کر دیا۔اس طرح ساقی صاحب نے اس رپورٹ سے ربواہی لوگوں کو یہ تاثر دیا کہ سرینام میں خلافتی تبلیغ پر بڑے مؤثر طور پر کر کے آیا ہوں اور اس طرح ''اجر عیاری'' اپنی سروس بک میں درج کروالیا۔

خلافتی مرکز نے اس کی مساعی کو بنظر استحسان دیکھا۔ساقی صاحب نے لوگوں کو طرح طرح کے سبز باغ دکھانے شروع کر دیے کہ ربوہ سے ہمیں بہت سی مالی امداد مل رہی ہے۔

ایک لاکھ روپیہ آ چکا ہے جو بنک میں جمع ہے اور دوسرا لاکھ آنے والا ہے، جس سے جماعت کے احباب کی مالی امداد کی جائے گی۔سکول اور مدرسے، ہسپتال وغیرہ کھولے جائیں گے۔بعض لوگ اس لالچ میں آ گئے اور خلافت کا دم بھرنے لگے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ سب کچھ فریب تھا تو اس سے الگ ہو گئے۔

ایک نوجوان عزیز بخش ساقی صاحب کے دام فریب میں آ گیا۔اسے ربوہ میں لایا گیا۔وہ کچھ وقت رہ کر شادی کر کے واپس وطن بغرض تبلیغ پہنچا۔لیکن اس مقصد میں ناکام ہو کر ہالینڈ چلا گیا اور ڈاک خانہ میں ملازمت اختیار کر لی۔انہیں خلافت سے نکال دیا گیا ہے۔

ربوہ سے ایک اور مبلغ رشید احمد نامی وہاں پہنچے۔وہاں انہوں نے ایک محبت کی شادی کی تھی اور چھ سال میں ایک بچے کے والد بنے۔اس کمال کے علاوہ ان سے کئی ایک مذموم حرکتیں سرزد ہوئیں جن کی وجہ سے ان کی خلافتی پرچار کی دوکان چل نہ سکی۔یہاں کی رسوائی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زندگی سے تنگ آ کر کینیڈا چلے گئے، جہاں اب اپنا نجی کام کاج کر کے پیٹ پالتے ہیں۔تبلیغ سے اب ان کا کوئی سروکار نہیں۔عبدالغفور صاحب نے زمین کا ایک ٹکڑا مسجد کے لیے دے دیا تھا۔ رشید صاحب نے ربوہ میں لکھا کہ دس ہزار مالیت کی زمین ہمیں میسر آ گئی ہے۔اس پر تعمیر مسجد کے لیے دس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ہمیں بھجوایا جائے جو ربوہ سے اب تک نہیں بھیجا گیا۔ جب رشید صاحب کی یوں جیب بھاری نہ ہوئی تو اس نے زمین کو بیچ دینے کا حیلہ کیا لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔

تیسرے مبلّغ نسیم صاحب برٹش ''گیانا'' میں تھے۔پہلی مرتبہ وہ سرینام آئے تو میرے ہاں چند روز ٹھہرے اور کچھ واقفیت پیدا کر کے چلے گئے۔ دوسری دفعہ آئے تو چونکہ راستہ دیکھ چکے تھے اس لیے میرے پاس تو نہ آئے اور اپنے ہم خیال صاحبوں کے پاس چلے گئے۔وہاں کچھ دن رہ کر خلافت لانبوت کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کیا۔ غیر احمدیوں کو انہوں نے کہا کہ تمہارے ساتھ ہمارا کوئی سروکار نہیں، تمہارے اور ہمارے عقائد واضح ہیں، ہم تمہارے لیے کافر اور تم ہمارے لئے کافر ہو۔اس لیے تمہاری اور ہماری راہیں الگ ہیں۔ لاہوری جماعت کے لوگ منافق ہیں۔ وہ تمہیں بھی دھوکا دیتے ہیں اور ہمیں بھی۔اس لیے تم خاموش رہو اور ہمیں ان کو درست کرنے دو۔ لیکن جب نسیم صاحب نے اپنے عقائد کی بین بجانا شروع کی تو لوگ ان پر جھپٹ پڑے۔نسیم صاحب دم دبا کر بھاگے تو لوگ اس پر جھپٹ پڑے۔ان کا تھیلا اور ڈفلی دھری کی دھری رہ گئی۔ایسے بھاگے کہ سرینام میں ان کا آنا محال ہو گیا۔اس گڑبڑ میں کافی خون خرابہ ہوا۔ اس فساد کا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اب سرینام میں قادیانی طبقہ کی نہ کوئی تعداد ہے نہ کوئی آواز ہے۔'' یہ تو ہیں چند جھلکیاں، خلافتی ڈھنڈورچیوں کی کارگذاریوں کی۔ان کی حالتوں پر رحم آتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو حق و باطل کی تمیز اور صراط مستقیم پر چلنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ ہے وہ جماعت احمدیہ لاہور جس کو پوری اصطلاح میں ''ڈھائی ٹوٹرواور فتو باغبان'' کے محاورہ کے مصداق سمجھا جاتا ہے۔

(بشکریہ پیغام صلح ۲ جولائی ۱۹۶۹ء)

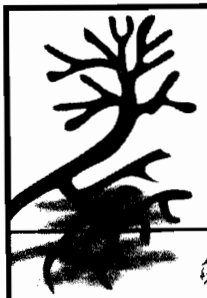
قادیانی امت کے ''ربوی فرقہ'' کے پروپیگنڈے کا ''امتیازی پہلو'' یہ ہے کہ جہاں اس میں کوئی قادیانی مبلغ تو کجا تفریح کے لیے یا عیش و نشاط کے لیے بلکہ بقول مرحوم اکبر الہ آبادی یورپ میں ''شانِ خدا'' کا نظارہ کرنے کے لیے قادیانی کوئی چلا جائے تو تمام قادیانی اخبارات اس واقعہ کو مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور بتکرار واعادہ اس واقعہ کی تفصیلات کو اس طرح شائع کرتے ہیں کہ دنیا میں اس سے بڑا واقعہ کوئی نہیں ہوا۔ ماضی کی بات تو یہ ہے کہ سر ظفر اللہ خان اور آنجہانی مرزا محمود یورپ گئے اور خود مرزا محمود احمد نے ''خطبہ جمعہ'' میں اس سفر کی روئیداد بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم دونوں ایک ایسے روپیرا (سینما ہال) میں گئے جہاں رقص کرنے والی عورتوں کا ہر عضو دکھائی دے رہا تھا اور.....لیکن اہل ربوہ آج تک اس ''مسیحائی'' کا تذکرہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ایسے ہی جہاں اس جماعت کا ایک مقامی ہم عقیدہ ''محض جیب خرچ'' پر کام کر رہا ہو اسے بھی یہ حضرات اپنے اخبارات اور ''بجٹ کاپی'' میں ایک ''مشن'' ظاہر کرتے ہیں۔

یہ سب کچھ بیرون جماعت کی طرف سے اپنے دعویٰ ''خدمت اسلام'' کی توثیق کے لئے ہوتا ہے۔اور اندرون جماعت ''حصول چندہ'' اور بقول ''پیغام صلح'' ''گدی'' کے استحکام کے لیے۔مگر ان بیرونی مشنز اور ایشیاء و یورپ میں ''تبلیغ'' کی حقیقی نوعیت کیا ہے؟ اسے معلوم کرنے کے لیے ''پیغام صلح'' کا جواداریہ ابھی آپ نے مطالعہ فرمایا، ایک تازہ شہادت ہے اور وہ بھی ''فَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا'' کے مطابق!

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزائے قادیان اور علم وادب، عقل وشعور!

دستار کی ہر اک تار کی پہچان ہے لازم

مولانا محمد اسلم زاہد حفظہ اللہ

ختم نبوت ایک ایسا مدلل اور بدیہی مسئلہ ہے کہ تھوڑی سی سمجھ بوجھ رکھنے والا بھی اس کا قائل ہو جاتا ہے۔اور اب تک جن لوگوں نے رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے، ان سے ایسے افعال واقوال صادر ہوتے رہے ہیں کہ ایک بے علم انسان بھی سمجھ جاتا ہے کہ یہ سب باتیں کم عقلی بلکہ بے عقلی کی دلیل ہیں۔

اسی وجہ سے ان کے متبعین کی بڑی تعداد دین بے زار لوگوں کی ہے یا ایسے کم علم لوگوں کی ہے جو عربی کے چند الفاظ سے آشنا ہو کر بڑے عالم بن بیٹھے اور سلف صالحین کی تعلیمات کو یکسر نظر انداز کر کے دین میں عقلی گھوڑے دوڑانے لگ گئے۔

چنانچہ ہندوستان میں ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی کے پیش نظر جس صاحب نے دعوائے نبوت اور بہت سے دعوے کیے، وہ بے چارہ ہر دعوے میں جھوٹا رہا.....

اور کسی بھی دعوے میں جھوٹا ہو جانا ایک باعزت انسان کے لیے معاشرے میں رہنا اور چلنا پھرنا دوبھر کر دیتا ہے۔زندگی میں اس قسم کے واقعات ہو جاتے ہیں کہ انسان ''فَوقَ کُلِّ ذِی علم عَلِیْمٌ'' کے قرآنی اصول کو بھول جاتا ہے اور کوئی بھی دعویٰ کر دیتا ہے، لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس میں وہ سچا نہیں ہوتا تو وہ دوسرا دعویٰ کرتے ہوئے ہزار دفعہ سوچتا ہے، یہ عقلمندی اور شعور کی بیداری کی علامت ہے۔

اس کے برعکس اگر کوئی، کوئی ایسا دعویٰ کرے جو مسلّمات کے بالکل خلاف ہو، یعنی کتاب وسنت اور عقلی دلائل وبراہین کے بالکل ہی خلاف ہو..... پھر اس میں وہ جھوٹا بھی ہو جائے ..... اور پھر اس کے بعد وہ دعوے پر دعوے کرتا رہے اور سب دعووں میں پورے ملک میں رسوائی وذلت کی حد تک بار بار جھوٹا ثابت ہو چکا ہو..... پھر بھی وہ اپنی سچائی کے دعوے پر دعوے کرتا چلا جائے تو ایسے انسان اور اس کو سچا ماننے والوں کی عقل پر ماتم نہ کیا جائے تو اور کیا ہو؟.....

محترم قارئین! جیسا کہ آپ اس ''ختم نبوت'' نمبر میں ایسے مضامین پڑھیں گے کہ ''مرزا قادیانی'' نے اپنی زندگی میں کیا کچھ کہا اور..... کن دعووں میں کس طرح ناکام نظر آیا.....؟ مثلاً:

① ۱۸۸۰ء میں ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔

② ۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔

③ ۱۸۹۱ء میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔

④ ۱۸۹۹ء میں ظلی وبروزی نبوت کا دعویٰ کیا۔

⑤ ۱۹۰۱ء میں مستقل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

اور بہت سے دعوے کیے جن کے بطلان کے لیے علمائے امت نے اسے خوب لاجواب کیا۔اور ہر مسئلہ پر مستقل کتابیں وجود میں آئیں۔لوگ عقل ودانش کی کمی کی وجہ سے اس دجّال کے دجل میں آجاتے تھے۔انہیں راہ راست پر لانے کے لیے اہل علم حضرات اس ظالم کے ہر قول وفعل کو جھوٹ پر مبنی ثابت کر دیتے تھے۔اور یہ ظالم انہیں انتہائی بدتہذیبی سے خطاب کر کے گالیاں دیتا تھا۔

بہر حال ہم نے جس موضوع کو اپنے مضمون کا ہدف بنایا ہے وہ اس کے مفسر قرآن ہونے کا دعویٰ ہے، جس کے لیے اس نے سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی، تاکہ اس کے فہم قرآن سے متاثر ہو کر کچھ مزید لوگ اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دام فریب میں آ کر اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں فرقہ بندی کا ذریعہ بن جائیں۔گھر گھر اس کے علم کے چرچے ہوں اور ہر جگہ تردیدی فضا بھی ہو اور انگریز کو اس کشمکش سے مزید حکومت کرنے کا موقع ملے۔

چنانچہ وہ ایسا کرنے میں کامیاب رہا لیکن ''لِكُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوسىٰ'' کا اصول ہر دور میں اپنا اثر دکھاتا ہے، اسی وجہ سے آج اس قسم کے دعاوی کے لیے کسی نئے متنبّی کو ہزار بار سوچنا پڑے گا، اس لیے ختم نبوت کے موضوع پر اور پھر مرزا قادیانی کی چال بازیوں کے جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے، وہ ایک اسلحہ ہے جو مسلمان بزرگوں نے مسلمان بچوں کے ہاتھوں تک پہنچا دیا ہے جو کسی بھی ایمانی خطرے کے وقت استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

اور ایک اہم بات یاد رکھیں، وہ یہ کہ مرزا کی ذات اور اس کی کمزوریوں پر جو لکھا گیا ہے یہ اس کے اپنے دعاوی کی صدائے بازگشت ہے۔ ہمارا اصل سرمایہ کتاب وسنت ہے، اسی کو معیار بنا کر کسی انسان کو راہِ راست پر یا راہ سے ہٹا ہوا ثابت کیا جاسکتا ہے۔ کتاب وسنت کیونکہ عربی میں ہیں چنانچہ مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری رحمہ اللہ کی کتاب سے راہنمائی لے کر مرزا قادیانی کی عربی دانی کی حقیقت واضح کی جاتی ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:

''مرزا غلام احمد کو عربی ادب وشعر گوئی کا پرتو چنے میں بڑا کمال تھا۔ بلکہ یہ کمال اعجازی درجہ تک پہنچا ہوا تھا۔ مرزا کی عربی زبان اس قدر لچر ہے کہ اس کے پڑھنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ علماء اس کی عربی تحریروں میں ہمیشہ غلطیاں نکالتے رہے، مگر نصف صدی کا طویل زمانہ گذر جانے کے باوجود یہ سلسلہ ہنوز منقطع نہیں ہوا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ مرزائیوں نے اپنے مسیح کو الٹا ''سلطان القلم'' کا لقب دے کر علم وادب کا منہ چڑایا ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ شاید سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مرزا کی کتاب ''دافع الوساوس'' کا مطالعہ کیا اور اس میں چھیاسٹھ غلطیاں نکال کر شائع کیں۔ مرزا نے ان اغلاط کو صحیح ثابت کرنے کے بجائے حسبِ عادت گالیاں دے کر کلیجہ ٹھنڈا کر لیا۔ جو صاحب اس فہرست اغلاط کے دیکھنے کے شائق ہوں، وہ رسالہ اشاعت السنۃ جلد ۱۵ ص ۳۱۶۔۳۲۸ کا مطالعہ فرمائیں.....!

مولوی محمد حسین بٹالوی تو ایک بڑے فاضل تھے، وہ اس کی عربی تحریروں میں سینکڑوں ہزاروں غلطیاں نکال سکتے تھے، مگر بعض غیر علماء بھی اس کی انجام دہی سے قاصر نہ تھے۔ چنانچہ رسالہ ''کرامات الصادقین'' کے متعلق مرزا نے اعلان کیا کہ جو شخص اس میں سے کوئی غلطی نکالے گا، اسے فی غلطی پانچ روپے انعام دیا جائے گا۔ بابو احمد الدین کلرک محکمہ انکم ٹیکس سیالکوٹ جنہوں نے محض ایف اے یا بی اے کلاس کی عربی تعلیم حاصل کی تھی، اس خدمت پر کمربستہ ہوئے اور رسالہ سرسری نظر سے دیکھا، لیکن اغلاط اتنی زیادہ تھیں کہ انہوں نے مرزا صاحب کے اس شہہ پارے کے ابتدائی چند صفحات کو دیکھ کر جھٹ گیارہ غلطیاں نکال لیں، اور بذریعہ چٹھی بھیج کر پچپن روپے انعام کا مطالبہ کیا لیکن مرزا نے نہ صرف وعدہ انعام کا ایفاء نہ کیا بلکہ ایسی چپ سادھی کہ گویا اس قسم کا کوئی اعلان ہی نہیں کیا تھا۔ (''اہل حدیث'' امرتسر ۲۵ اگست ۱۹۱۶ء) بابو احمد دین نے وہ غلطیاں اخبار ''وزیر ہند'' سیالکوٹ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۹۴ء میں چھپوا دیں۔ اس پر مرزا غلام احمد اور اس کے پیروؤں کو بہت خفّت اٹھانا پڑی۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۶ ص ۵۳) اسی طرح مولوی عبدالعزیز صاحب پروفیسر مشن کالج پشاور نے بڑے طمطراق سے رسالہ ''کرامات الصادقین'' کی غلطیاں نکالیں۔ مگر مرزا نے ان کو بھی کچھ انعام نہ دیا۔ جو حضرات ان اغلاط کے دیکھنے کے خواہش مند ہوں، وہ جریدہ ''اہل حدیث'' کی ۱۲ جولائی ۱۹۱۶ء اور ۲۸ جولائی ۱۹۱۶ء کی اشاعتوں کا مطالعہ فرمائیں۔

مرزا نے ۲۲ فروری ۱۹۰۱ء کو رسالہ ''اعجاز المسیح'' جس میں سخت ملحدانہ انداز میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر لکھی تھی، شائع کیا۔ اور اسے قرآن پاک کی طرح معجزہ کی حیثیت سے پیش کیا۔ مرزائیوں نے اس کی اشاعت پر بڑا اودھم مچایا اور کہا کہ قرآن کے بعد اسکی کوئی نظیر نہیں پیش کی جاسکتی۔ علماء نے فرمایا کہ دعوائے اعجاز تو ''چھوٹا منہ بڑی بات'' ہے اسکی عبارت تک درست نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ نے کتاب ''سیفِ چشتیائی'' میں نہ صرف ''اعجاز المسیح'' کی غلطیوں کے انبار لگا کر مرزائیوں پر واضح کر دیا کہ عربی ادب کے ذریعے مسلمانوں کو مرعوب کر کے اپنے جھوٹے دعاوی کی تصدیق کی طرف متوجہ کرنے کا یہ ڈھونگ نہیں چلے گا۔ انہوں نے اس مضمون میں مرزائیوں کی۔ صرف حماقت ظاہر کی بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ ''سلطان القلم'' صاحب نے کس کس کتاب سے کیا کیا عبارتیں چرائی ہیں۔ جو صاحب ان اغلاط ومسروقات کو دیکھنا چاہیں وہ کتاب ''سیف چشتیائی'' (صفحات ۷۰۔۸۰) کی طرف رجوع کریں۔

حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ کو اس تنقید کے انعام میں بارگاہِ قادیان سے حسب عادت یہ القاب بخشے گئے: ''نادان، چور، کذّاب، نجاست خور، وغیرہ۔'' (نزولِ المسیح مؤلفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۷۰، روحانی ۱۸/۴۴۱) ''جاہل، بے حیا، سرقہ کا الزام دینا تو گوہ کھانا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۶۳ روحانی ۱۸/۴۴۱) ''اے جاہل، بے حیا، اول عربی بلیغ وفصیح میں کسی سورہ کی تفسیر شائع کر، پھر حق حاصل ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسروقہ قرار دے۔'' (نزول المسیح ص ۶۳) غرض مرزا نے ''نزولِ المسیح'' کے بیس صفحات (۶۲ تا ۸۱) صرف حضرت پیر صاحب کے خلاف دریدہ دہنی کے لیے وقف کر دیے ہیں۔

یاد رہے کہ مولوی محمد حسین صاحب فیضی نے جو موضع بھین ضلع جہلم کے رہنے والے تھے، رسالہ ''اعجاز المسیح'' کے مقابلے میں اس سے ہزار درجہ بہتر اور فصیح وبلیغ کتاب تصنیف فرمائی تھی۔ مرزائیت کی پامالی میں جو شان دار کارنامے فیضی صاحب سے ظہور میں آئے انہیں ''رئیس قادیان'' میں ملاحظہ فرمائیے۔

۲۹، ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو موضع مد ضلع امرتسر میں مرزائیوں سے اہل حق کا ایک مناظرہ ہوا جس میں مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے مرزائیت کو بری طرح پامال کیا کہ آسمان کے نیچے انہیں سر چھپانے کی جگہ نہ ملی، لیکن خود اپنے گرو صاحب کی اتباع میں ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لیتے رہے۔ اس ناکامی کا یہ عالم تھا کہ مرزائی لوگ اس کی تلخی آج تک محسوس کر رہے ہیں۔ مرزائی مُناظِر نے جس کا نام سرور شاہ تھا، کتاب ''اعجاز المسیح'' کو مرزائی معجزہ کی حیثیت سے پیش کیا۔ لیکن مولانا ثناء اللہ نے یہ ثابت کر کے اس کا ناطقہ بند کر دیا کہ اس میں بیشمار اغلاط ومسروقات ہیں۔ تا بہ اعجاز چہ رسد۔ جب شکست خوردہ مرزائی مناظر نے قادیان پہنچ کر اپنی دردناک داستان ہزیمت مرزا کو سنائی تو وہ آپے سے باہر ہو گیا۔ اور بزعم خود مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ کے دانت کھٹے کرنے کے لیے ایک رسالہ بنام ''اعجاز احمدی'' جس میں کچھ حصہ اردو نثر اور کچھ عربی نظم تھی، لکھا اور مولانا ثناء اللہ کو چیلنج دیا کہ اگر اسی ضخامت کا رسالہ پانچ دن میں لکھ کر دکھاؤ تو تم کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس رسالہ سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ جس طرح پیغمبر خدا ﷺ کو قرآن کا معجزہ دیا گیا تھا، اسی طرح رسالہ ''اعجازِ احمدی'' میرا معجزہ ہے۔ حالانکہ اس میں اگر کوئی اعجاز شان پائی جاتی تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ جواب کے لیے وقت کی تحدید نہ کی جاتی اور قرآن کی طرح صلائے عام نہ دیا جاتا، کہ قیامت تک جو شخص بھی چاہے اس کی مثل پیش کرے۔ اس چیلنج کے جواب میں مولانا ثناء اللہ نے ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار میں مرزا سے مطالبہ کیا کہ ''پہلے تم ایک مجلس منعقد کرو جس میں اسی قصیدے کی صرفی، نحوی، عروضی، ادبی، غلطیاں پیش کروں گا۔ اگر تم ان غلطیوں کا جواب دے سکے تو پھر میں زانو بہ زانو بیٹھ کر تم سے عربی نگاری کا مقابلہ کروں گا۔ یہ کیا مضحکہ خیز حرکت ہے کہ خود تو کسی بڑی مدت میں کوئی مضمون لکھو اور اپنے مخاطب کو کسی محدود وقت کا پابند بناؤ۔ اگر تم مؤید من اللہ ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ میرے مقابلے میں برسرِ میدان طبع آزمائی کرو۔'' مگر مرزا نے اس مطالبہ کا کوئی جواب نہ دیا اور ایسی چپ سادھ لی کہ گویا سانپ سونگھ گیا ہو۔ بہر حال یہ رسالہ بھی رسالہ ''اعجاز المسیح'' کی طرح اغلاط سے مملو ہے۔ ہاں اگر اس کو اس لحاظ سے معجزہ وبے مثل کہیں کہ جعل نگاری میں دنیا کے اندر اس کی کوئی مثل نہیں تو اس کے اعجاز سے کسی کو انکار نہ ہوگا۔ جو حضرات ''اعجاز احمدی'' کی اغلاط دیکھنا چاہیں، وہ کتاب ''الہاماتِ مرزا'' صفحات ۹۸۔۱۰۲ کا مطالعہ فرمائیں۔ ''قصیدہ اعجازیہ'' میں بھی دوسری مرزائی تالیفات کی طرح گالیوں کی بھرمار ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کو بھیڑیا، کمینہ، کثر دم (بچھو) وغیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القابات سے یاد کیا ہے۔اس نام نہاد قصیدے کے مقابلے میں قاضی ظفر الدین صاحب مرحوم سابق پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور جو ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے، نے ایک قصیدہ بنام ''قصیدہ رائیۃ'' شائع کیا، جس کے ۶۲۔اشعار نمونہ کتاب ''الہامات مرزا'' (ص ۱۰۳۔۱۰۵) میں نقل کئے گئے ہیں۔''اعجاز احمدی'' کے جواب میں مولانا غنیمت حسین صاحب مونگیری نے بھی ایک کتاب ''ابطال اعجاز مرزا'' دو حصوں میں لکھی۔ پہلے حصے میں مرزائی نظم کی اغلاط ظاہر کیں اور دوسرے حصے میں سوا چھ سو اشعار کا نہایت فصیح وبلیغ عربی قصیدہ لکھا۔یہ رسالہ چھپ چکا ہے اور پنجاب میں بعض حضرات کے پاس موجود ہے۔ مولانا اصغر علی روحی سابق پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے بھی ''اعجاز احمدی'' کے جواب میں ایک قصیدہ شائع کیا۔اس قصیدہ کا مطلع یہ تھا۔

تسیر إلیٰ ربع الحبیب الزوامل
فیالك شوقا هجته المنازل

''اونٹنیاں منزل حبیب کی طرف جا رہی ہیں
اللہ! رہے وہ شوق جس کو منازل نے ابھارا ہے''

اسی طرح ایک قصیدہ مولوی محمد حسین فیضی مرحوم متوطن موضع بھین ضلع جہلم نے بصنعت غیر منقوط شائع کیا۔یعنی اس قصیدے کے کسی لفظ میں کوئی نقطہ دار لفظ نہیں تھا۔ جو صاحب اس قصیدہ کا نمونہ دیکھنا چاہیں، وہ رسالہ ''تازیانہ عبرت'' ص ۴۷، ۴۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔فیضی صاحب کا یہ قصیدہ انجمن نعمانیہ لاہور کے ماہوار رسالہ میں شائع ہوا تھا لیکن مرزا کی مجال نہ تھی کہ اس کے مقابلے میں صرف ایک غیر منقوط فصیح وبلیغ شعر لکھ کر ہی دکھا دیتا۔ یہاں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ رشید رضا ایڈیٹر ''المنار'' قاہرہ نے مرزا کی عربیت کا مذاق اڑایا تھا۔مرزا نے اس کا جس شکل میں انتقام لیا وہ مرزائی تہذیب کا روشن ترین مرقع ہے۔ مرزائی عفونت نگاری کی دل چسپ تفصیلی کتاب ''رئیس قادیان'' میں آپ پڑھ سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ مولانا اصغر علی روحی نے مرزا کی بعض عربی کتابوں میں سے شرمناک قسم کی غلطیاں نکال کر مرزا کو لکھ بھیجی تھیں۔مرزا نے اخبار الحکم قادیان میں یہ لکھ کر مولوی صاحب سے پیچھا چھڑایا کہ نہ میں عربی کا عالم ہوں اور نہ شاعر ہوں۔(اخبار ''الحکم'' قادیان مؤرخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

ایک مرتبہ مولانا اصغر علی صاحب روحی نے مرزا کے رسالہ ''حملۃ البشریٰ'' کی غلطیاں نکال کر مرزا کے حواری خواجہ کمال الدین کو خفا کر دیا تھا۔اس دلچسپ واقعہ کی روداد کتاب ''رئیس قادیان'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی یہ واضح کر دیا ہے کہ کتاب وسنت ہمارے لیے معیار ہیں۔ان کے وہ مفاہیم مشعلِ راہ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین رحمہم اللہ سے ہوتے ہوئے آج تک تسلسل کے ساتھ امت میں جاری ہیں۔

اس لیے اگر مرزا یا کوئی اور شخص عربیت میں سب پہلے ادیبوں کو پیچھے چھوڑ جائے، محیّر العقول تفسیر بھی لکھ ڈالے، جسمانی وروحانی زندگی میں کبھی اس کی تہجد فوت نہ ہوئی ہو، اس کے ماننے والوں سے دنیا بھر جائے، غیب سے اس کی سچائی کی آوازیں آنے لگیں، پہاڑ اور درخت اس کے ساتھ ساتھ چلیں، دعا مانگے تو بارش ہو جائے، بادل اس پر سایہ فگن ہوا کریں، مردے زندہ ہو کر اسے سلام کریں، اسے اور دوسرے لوگوں کو بڑے بڑے خواب آئیں، یہ سب کچھ اور اس سے بڑھ کر بہت کچھ کر سکتا ہو..... پھر بھی اس کے نبی ورسول ہونے کا انکار کیا جائے گا اور مہدی ہونے کی تحقیق کے لیے کتاب وسنت کی ترازو رکھی جائے گی۔

کیوں.....؟ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُو الرَّسُوْلَ﴾

''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو۔''

[سورہ نساء: ۵۹]

اور کیوں.....؟ فرمانِ نبوت ﷺ ہے:

« عَلَیکُمْ بِسُنَّتِي » ''تم پر میری سنت لازم ہے۔''

(ترمذي، أبوداود، حدیث حسن صحیح)

اور نئی چیز کو پرکھو کیونکہ ''ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی''

کسی نے خوب کہا۔

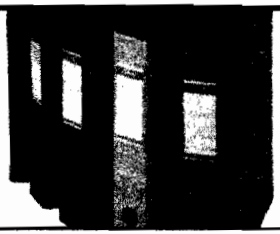
دستار کی ہر اک تار کی پہچان ہے لازم
ہر صاحبِ دستار معزز نہیں ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کی

حدیث دانی



خادم ختم نبوت: محمد ایوب چنیوٹی حفظہ اللہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے مختلف مقامات پر احادیث کا حوالہ دیا ہے جبکہ صورت حال یہ ہے کہ وہ احادیث کہیں بھی موجود نہیں ہیں، لہٰذا ہم قادیانی حضرات سے سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ مرزا صاحب کی بیان کردہ احادیث کا حوالہ پیش کریں ورنہ مرزا صاحب کو دجال، کذاب اور جاہل تسلیم کرنا پڑے گا۔ آیئے ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا لکھتا ہے:

حدیث نمبر ①:

چونکہ حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے ۳۱۳ اصحاب کا نام درج ہوگا، اس لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیش گوئی آج پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے امت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا اور اس کے وقت میں چھاپہ خانہ بھی ہوتا اور اس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں ۳۱۳ نام لکھے ہوئے ہوتے، اور ظاہر ہے کہ یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا تو اس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اس کا مصداق بنا سکتے تھے مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی پیش گوئیوں میں ایسی فوق العادت شرطیں ہوتی ہیں کہ کوئی جھوٹا ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور اس کو وہ سامان اور اسباب عطا نہیں کئے جاتے جو سچے کو عطا کئے جاتے ہیں۔ شیخ حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب ''جواہر الاسرار'' میں جو ۸۴۰ میں تالیف ہوئی تھی، مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں:

« در اربعین آمده است که خروج مهدی از قریه کدعه باشد. قال النبی ﷺ: یخرج المهدی من قریة یقال له کدعة ویصدقه الله تعالیٰ ویجمع أصحابه من أقصی البلاد علی عدة أهل بدر بثلاث مائة وثلاثة عشر رجلا و معه صحیفة مختومة (أی مطبوعة) فیها عدد أصحابه بأسمائهم و بلادهم و حالهم »

''یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے۔ (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ) خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا۔ اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا۔ یعنی ۳۱۳ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن وخصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔ اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں۔ لیکن میں اس سے پہلے بھی آئینہ کمالات اسلام میں ۳۱۳ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام صحت کے لیے ۳۱۳ نام درج کرتا ہوں۔ تاہم ایک منصف سمجھ لے کہ یہ پیش گوئی میرے ہی حق میں پوری ہوئی اور بموجب منشائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب صدق وصفا رکھتے ہیں۔ اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم رکھے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن، ج ۱۱، ص ۳۲٤، ۳۲۵)

کیا کوئی قادیانی مربی بتلا سکتا ہے کہ یہ مذکورہ بالا حدیث مہدی موعود کے بارے میں کہاں ہے، کس کتاب میں ہے اور اس کی سند کیا ہے؟

قادیانی کتب کے اندر یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بے شمار مواقع پر مرزا صاحب حدیث کہہ دیتے ہیں مگر ذخیرۂ احادیث اس حدیث سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ تلاش بسیار کے باوجود وہ حدیث نہیں ملتی۔ تمام قادیانی مربی اور پڑھے لکھے لوگ بالخصوص قادیانی خلیفہ سمیت مندرجہ بالا اور درج ذیل چند ایک مرزا صاحب کی طرف سے بیان کی گئی احادیث ہمیں بھی تلاش کر کے دیں، تاکہ ہم بھی مرزا صاحب کی حدیث دانی سے مستفید ہو سکیں۔ اگر ان کے پاس کتب حدیث نہیں ہیں تو ہم مہیا کرنے کے لیے تیار ہیں۔

حدیث نمبر ②:

مرزا صاحب اپنی کتاب شہادت القرآن ص ۴۱ روحانی خزائن ج ۶ ص ۳۳۷ میں فرماتے ہیں:

''صحیح بخاری، جو اصح الکتب میں سے ہے، میں لکھا ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو آسمان سے ندا آئے گی: هذا خليفة الله المهدى۔''

بخاری شریف پوری دنیا میں موجود ہے۔ اول سے لے کر آخر تک اس کی ورق گردانی کریں آپ کو یہ حدیث نہیں ملے گی۔ مرزا صاحب کا کتنا بڑا جھوٹ ہے۔

محدّث جلال پوری رحمہ اللہ کا تبصرہ:

ہمارے شیخ استاذ محترم حضرت مولانا سلطان محمود محدث جلالپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کے چنی گوٹھ کے ایک گھاگ مرزائی کا عباسی اقصیٰ میں آنا جانا تھا۔ وہ جب بھی ملتا حیات وممات مسیح کا مسئلہ چھیڑنے کی کوشش کرتا۔ شیخ محترم نے ایک دن اس سے کہا کہ یہ مسئلہ ہمارے اور مرزائیوں کے مابین اختلاف کا بنیادی مسئلہ نہیں ہے بلکہ اصل مسئلہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات اور اس کے دعوے ہیں جن کے وجہ سے میں اسے جھوٹا اور کذاب سمجھتا ہوں۔ مرزائی نے کہا کہ اس کی دلیل کیا ہے کہ وہ جھوٹا ہے؟ شیخ محترم نے فرمایا: مرزا نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری جو اصح الکتب ہے، میں لکھا کہ جب مسیح موعود آئے گا تو آسمان سے ندا آئے گی هذا خليفة الله المهدى۔ آپ مجھے دکھائیں صحیح بخاری میں یہ بات کہاں ہے؟ مرزائی دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے چلا گیا پھر کبھی بحث کے لیے نہیں آیا۔

(سوانح مولٰنا سلطان محمود جلالپوری رحمہ اللہ)

فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

فرماتے ہیں:

نوٹ:

یہ حدیث بخاری میں نہیں۔ اَتباع مرزا دکھائیں تو ہم مشکور ہوں گے۔ اس کے جواب میں مجیب (یعنی مولوی اللہ دتہ جالندھری مبلغ قادیان جس نے مولانا کی کتاب ''تعلیمات مرزا'' کا جواب تجلیات رحمانیہ کے نام سے دیا تھا) نے صاف صاف اقرار کیا ہے کہ بخاری کے حوالے کا ذکر صرف سبقت قلم ہے اسے کذب قرار دینا ظلم ہے۔ شاباش یوں چلا کرو۔

نوٹ:

ہمارے پنجاب کے جاٹ کسی شخص کی تکذیب کرتے ہوئے صاف صاف کہہ دیتے ہیں کہ تمہاری بات جھوٹی ہے یا تم جھوٹ کہتے ہو مگر لکھنوی نزاکت پسند اور لطافت گو کہا کرتے ہیں: واللہ! میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس کرتا ہوں کہ میں جناب کے ارشاد سے متفق نہیں۔ مطلب دونوں کا ایک ہی ہے کہ آپ کی بات جھوٹ ہے۔ قادیانی مجیب نے قادیان کے نمک کا لحاظ رکھ کر کیا لطافت سے کہا ہے۔ بخاری کا نام سبقت قلم ہے۔

اللہ اکبر۔ سبقت بھی دست مرزا کی نہیں قلم مرزا کی۔ عاشق نے کیا خوب کہا ہے ؎

مجھے قتل کر کے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے
کسی نے کہا جس کا وہ سر پڑا ہے
کہا بھول جانے کی کیا میری خو ہے

نوٹ:

اگر مرزا قادیانی آنجہانی سے سبقت قلم ہوئی ہے تو ان کے اَتباع اسے درست کر دیں۔ مگر وہ بھی کیسے کریں ان کا تو اصل ہی یہ ہے ؎

ما کریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

(تعلیمات مرزا)

مرزا صاحب اس عبارت کے بعد طویل عرصہ زندہ رہے مگر انہوں نے اصلاح نہیں کی اور نہ ہی آج تک مرزا کے ماننے والوں نے کی ہے۔ کاش! قادیانی حضرات غور کرتے تو مرزا کے جھوٹے ہونے کے لیے ایک ہی بات کافی ہے۔ قادیانی دوستو! ہوش سے کام لو اور آخرت کی فکر کرو۔

حدیث نمبر ③:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

''چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود کا آنا جس قدر حدیثوں سے، قرآن اور اولیاء کے مکاشفات سے پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے، حاجت بیان نہیں۔'' (شہادت القرآن)

''ایسا ہی احادیث صحیح میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔''

(ضمیمہ براھین أحمدیہ، حصہ ۵ ص ۱۸۸ روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۹)

مرزا صاحب کا یہ بھی جھوٹ ہے۔ مذکورۃ الصدر باتیں نہ قرآن میں ہیں اور نہ احادیث میں۔ قادیانی دوستو! آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں، کیا نبی جھوٹ بول سکتا ہے؟ قرآن ہمارے سامنے ہے، نیز احادیث موجود ہیں، مرزا صاحب کی بیان کردہ باتیں تلاش کر کے دکھاؤ!

حدیث نمبر ④:

مرزا صاحب رقمطراز ہیں:

''اور حدیث میں آیا ہے اس واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ۱۲۰ سال عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا سے جاملا۔''

(تذکرہ شہادتین ص ۲۷ و روحانی ۲۰/۲۹)

قادیانی حضرات مل کر بھی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکتے جس میں حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھانے کا ذکر ہو۔

قرآن نے «وَمَا صَلَبُوْهُ» کہہ کر اس بات کی نفی کی ہے تو حدیث میں قرآن کی مخالفت کیسے ہو سکتی ہے؟ قادیانی دوستو! عقل کے ناخن لو۔ اور نہ ہی ۱۲۰ سال عمر والی حدیث مل سکتی ہے۔

اور اسی طرح ﴿ هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين ﴾

حدیث نمبر ⑤:

مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''ایک اور حدیث مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام بنی آدم پر قیامت آ جائے گی۔''

(ازالہ اوھام، ص ۲۵۲ روحانی خزائن ج ۳ ص ۲۲۷)

یہ حدیث بھی آپ کو کہیں نہیں ملے گی۔

حدیث نمبر ⑥:

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''احادیث صحیحہ میں فرمایا گیا ہے کہ امام مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا۔'' یہ بھی مرزا صاحب کا صریح جھوٹ ہے۔ احادیث چھوڑ کر کسی ایک حدیث کا ہی پتا بتلا دیں۔ ایسی حدیث ایسے ہی ناممکن ہے جیسے مرزا صاحب کی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کے لیے ایک دلیل بھی نا ممکن ہے، کیونکہ قادیانی نبوت اور دلائل یہ دو ایسی ضدیں ہیں کہ ان کا فاصلہ بُعد المشرقین و المغربین والا معاملہ ہے۔

لیکن مرزا کہتا تھا کہ ''قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشین گوئیاں پوری ہوئیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا اور اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتویٰ دیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج اور دین کو تباہ کرنے والا ثابت کیا جائے گا۔''

(اربعین نمبر ۳ص ۲۰ روحانی خزائن ج ۱۷ ص ٤٠٤)

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱ روحانی خزائن ۱۷ ص ۵۳۔۵۷)

قادیانی دوستو!

قرآن بھی دنیا میں موجود ہے اور کتب حدیث بھی۔ مرزا صاحب کی بیان کردہ قرآنی آیت اور حدیث کی نشان دہی فرمائیں تو ہم آپ کے بہت شکر گزار ہوں گے۔ کم از کم ہم آپ کا اتنا تو ضرور شکریہ ادا کریں گے جتنی خوشامد مرزا صاحب نے انگریز کی کی ہے۔

حدیث نمبر ⑦:

مرزا صاحب رقمطراز ہیں:

''اور اس جگہ جو میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا ہے کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے، اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے کیونکہ جو شخص خدا سے براہ راست وحی پاتا ہے اور یقینی طور پر خدا اس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اس پر رسول یا نبی کا لفظ بولنا غیر موزوں نہیں ہے بلکہ نہایت فصیح استعارہ ہے۔ اسی وجہ سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانیل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ آ گیا ہے اور بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتے کا لفظ آ گیا ہے اور دانیل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظ میکائیل کا معنی ''خدا کی مانند'' ہے۔''

(اربعین ص۳ حاشیہ ص ۲۵ روحانی ۱۷/٤۱۳)

کیا مرزا کے مرید صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مرزا صاحب کے متعلق کوئی استعارہ وغیرہ دکھا سکتے ہیں؟ آؤ میدان میں اگر سچے ہو۔

ایک قادیانی مربی کے ساتھ گفتگو ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں اس نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو امام مہدی سمجھتے ہیں، چنانچہ مرزا صاحب نے نہ صرف مہدی اور مسیح موعود بلکہ نبوت و رسالت کا دعویٰ بھی کیا ہے، یہاں تک کہ اپنے آپ کو اللہ اور خدا بھی کہا ہے۔ راقم نے قادیانی مربی سے سوال کیا کہ مرزا صاحب کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی۔ راقم نے دوسرا سوال کیا والد کا نام کیا ہے؟ قادیانی مربی نے کہا مرزا غلام مرتضیٰ۔ راقم نے خاندان کے متعلق سوال کیا تو مربی نے کہا: قادیانی مغل برلاس۔ راقم نے پوچھا کہ یہ عقیدہ کہاں سے لیا گیا ہے؟ قادیانی مربی نے کہا احادیث سے۔ راقم نے کہا کہ قادیانی حضرات نے جب یہ عقیدہ احادیث سے لیا ہے تو احادیث میں امام مہدی کے بارے میں روایات کا خلاصہ میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں اگر آپ کے مرزا صاحب ان احادیث کی روشنی میں امام مہدی ہیں تو ہم بھی ماننے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے تیار ہیں۔مہدی کے حوالے سے احادیث ملاحظہ فرما کر فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب ان صفات سے متصف تھے؟

امام مہدی کے متعلق چند ایک احادیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« لولم يبق فى الدنيا الا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث فيه رجلا منى اومن أهل بيتى يواطئ اسمه اسمى واسم أبيه اسم أبى. وفى رواية. المهدى من عترتى من ولد فاطمة . وفى رواية. المهدى اجلأ الجبهة اقنى الأنف يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا يملك سبع سنين . وفى رواية . يسقيه الله الغيث وتخرج الأرض نباتها ويعطى المال وكثر الماشية وتعظم الأمة. وفى رواية. فيجئ اليه الرجل فيقول يا مهدى! أعطنى أعطنى قال فيحثى له فى ثوبه ما استطاع أن يحمله . و فى رواية . وتعيش أمتى فى زمانه عيشا لم يعشه قبل ذلك . و فى رواية . لبايع الرجل بين الركن والمقام »

(بحواله مختلف كتب حديث: ابوداؤد، ترمذى، مسند احمد، مصنف ابن ابى شيبة ، معجم طبرانى كبير، مستدرك حاكم)

تمام روایات کا خلاصہ:

''اگر دنیا کی عمر میں سے صرف ایک دن ہی باقی کیوں نہ رہ جائے اللہ تعالیٰ اسے ہی اتنا لمبا کر دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت، یعنی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا (یعنی محمد بن عبداللہ) اور اس کا لقب مہدی ہوگا۔وہ کشادہ پیشانی اور کھڑی ستواں ناک والا ہوگا، وہ زمین کو ظلم وستم کی بجائے عدل و انصاف سے بھر دے گا، امت اس وقت بڑھ جائے گی، آسمان سے رحمت کی بارشیں نازل ہوں گی، زمین میں خوب اناج پیدا ہوگا، جانور، مویشی اور مال و دولت کی بہتات ہوگی۔بغیر کہے اور شمار کیے لوگوں کو مال ملے گا، امام مہدی مانگنے والوں سے کہیں گے کہ اٹھالو جتنا اٹھا سکتے ہو۔امت مہدی کے دور میں جس قدر آسودہ حال ہوگی اس سے قبل کبھی نہ تھی۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی، تقریباً سات سال وہ حکومت کریں گے۔''

میں نے کہا یہ ہیں امام مہدی کی صفات۔مرزا غلام احمد قادیانی کے اندر یہ صفات کہاں تھیں؟ امام مہدی کا نام ہوگا محمد بن عبداللہ۔ مرزا صاحب کا نام ہے غلام احمد بن غلام مرتضیٰ۔امام مہدی نبی ﷺ کے اہل بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے جبکہ مرزا مغل برلاس ہیں۔خود کہتے ہیں کہ میں فارسی النسل ہوں۔مہدی سات سال حکومت کریں گے۔مرزا صاحب نے کب حکومت کی ہے؟ بلکہ وہ تو ساری زندگی انگریز حکومت کی خوشامد کرتے رہے۔مہدی کے دور میں مال بہت ہوگا، وہ لوگوں کو بے حساب دیں گے جبکہ مرزا صاحب تو لوگوں سے چندہ وصول کرتے تھے اور حساب بھی نہیں دیتے تھے۔

راقم الحروف نے اس بات پر خوب زور دیا کہ بتلاؤ مرزا صاحب اور حدیث میں بیان کردہ امام مہدی کے اوصاف میں کیا مطابقت اور مماثلت ہے؟ جبکہ مہدی کی کوئی صفت مرزا صاحب کی ذات شریف کے اندر موجود نہیں ہے تو مرزا صاحب امام مہدی کیسے بن گئے۔قادیانی مربی ایسے لاجواب ہوگیا جیسے منہ میں زبان نہیں۔ فبهت الذى كفر۔

پھر وہ جان چھڑا رہا تھا لیکن ہم اس بات پر زور دے رہے تھے کہ مرزا صاحب کو امام مہدی ثابت کرو۔

مگر ایں خیال است و محال است و جنوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے 40 جھوٹ

جمع وترتیب: ماسٹر عرفان علی بٹ، ازافادات: حافظ محمد عمر صدیق حفظہ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

أَمَّا بَعْدُ!

اللہ رب العزت قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ﴾ [النحل ۱۶:۱۰۵]

''جھوٹ وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی لوگ پکے جھوٹے ہیں۔''

نبی مکرم ﷺ نے منافق کی تین نشانیاں بیان فرمائیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ « اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ » جب بات کرے جھوٹ بولے۔''

انبیاء علیہم السلام سچائی کے پیکر و علمبردار ہوتے ہیں۔سچائی ہی کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ نبی کی شان سے بعید ہے کہ وہ جھوٹ بولے۔ اگر جھوٹ بولتا ہے تو نبی نہیں۔ (گویا نبوت اور کذب باہم متضاد ہیں۔) مگر مرزا جی کی شان ہی نرالی ہے۔انہوں نے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے دل کھول کر جھوٹ بولے ہیں۔

اس سلسلے میں نہ قرآنی آیات کی پروا کی اور نہ احادیث مبارکہ کی۔اللہ تعالیٰ پر بھی جھوٹ بولے ہیں اور نبی مکرم ﷺ پر بھی جھوٹ بولے ہیں۔علاوہ ازیں احادیث مبارکہ میں بھی کتر بیونت کی ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

« مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ »

''جس نے میرے اوپر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔''

ایک عام مسلمان نبی پاک ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی جرأت نہیں کرتا۔لیکن ایک ایسا شخص جو نبوت کا دعویٰ کرے کہ میں نبی ہوں اور وہ آپ ﷺ پر جھوٹ باندھے، وہ کیسے نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ مرزا جی ایک طرف تو نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ، نبی مکرم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیائے امت پر دل کھول کر جھوٹ بولتے ہیں۔ خاص کر آپ ﷺ کی طرف سے من گھڑت الفاظ بنا کر حدیث کے الفاظ بنا کر بیان کرنے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاتے۔ایسا شخص دجال اور کذاب تو ہو سکتا ہے نبی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جھوٹ بولنا نبی کی شان کے خلاف ہے۔مرزا جی کے جھوٹ دیکھ کر ادنیٰ سی عقل رکھنے والا شخص بھی مرزا جی کو کسی بات میں سچا یقین نہیں کر سکتا۔

قرآنِ پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ﴾

[الشعراء ۲۶:۲۲۱]

''(اے لوگو!) کیا ہم تم کو بتائیں کہ شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں؟'' یعنی شیطانی وحی کن لوگوں کو ہوتی ہے۔

﴿تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ﴾ [الشعراء ۲۶:۲۲۲]

''شیطان اترتے ہیں سخت جھوٹے گنہگار پر''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جھوٹے گنہگار لوگوں کو شیطانی وحی ہوتی ہے۔اب میں فیصلہ آپ کے ضمیر پر چھوڑتا ہوں اور جس شخص کے آپ نے چالیس جھوٹ ملاحظہ کرنے ہیں، ایسے شخص پر شیطانی وحی کس قدر لازم ہے۔میں کہتا ہوں کہ صاحب بصیرت کے لیے خود اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا صاف صاف بیان فرمایا ہے: ﴿تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ﴾ اس آیت کے اعداد بحساب ابجد 1300 بنتے ہیں۔غلام احمد قادیانی کے اعداد بھی پورے 1300 ہوتے ہیں۔(ازالہ اوھام ص:۵۸)

اور مرزا قادیانی نے دعویٰ مجددیت بھی پورے 1300ھ میں کیا۔اب بتلایئے اس سے بڑھ کر مرزا قادیانی کے کذّاب ہونے کا ثبوت آپ کو اور کیا چاہیے؟ رسول پاک ﷺ نے ایسے مدعیان نبوت کے بارے میں فرمایا تھا:

« سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي الله وانا خاتم النّبيين لا نبي بعدي »

(سنن أبي داود، حديث:٤٢٥٢)

''میری امت میں تیس زبردست جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔ان میں سے ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔'' حالانکہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

خود مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''شیطانی الہامات ہونا حق ہے اور بعض ناتمام سالک لوگوں کو (ایسے الہامات) ہوا کرتے ہیں۔جو شخص اس سے انکار کرے وہ قرآنِ شریف کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ قرآن شریف کے بیان سے شیطانی الہامات ثابت ہیں۔''

(ضرورت الامام ،ص: ۱۳ خزائن ،جلد ۱۳ ص۴۸۳)

مرزا قادیانی خود تسلیم کرتے ہیں کہ شیطانی الہام ہوتے ہیں۔جن لوگوں کو شیطانی الہام ہوتے ہیں، مرزا جی بھی ان میں سے ایک ہیں۔

آیئے! مرزا جی کے جھوٹوں کے چند نمونے پڑھیں اور انہیں فنِ دروغ گوئی میں داد دیں۔

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

جھوٹ نمبر۱:

''بخاری و مسلم'' میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بیویوں میں سے پہلے وہ فوت ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔انہوں نے زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت یقین کر لیا کہ پیشن گوئی پوری ہوگئی۔ حالانکہ یہ بات اجماعی طور پر تسلیم ہو چکی تھی کہ سودہ رضی اللہ عنہا کے لمبے ہاتھ ہیں۔وہی پہلے فوت ہوگی ..... کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ہاتھوں کو ناپتے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا تھا، جس سے اجماعی طور پر سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات تمام بیویوں سے پہلے یقین کی گئی۔لیکن آخر کار ظاہری معنے صحیح نہ نکلے جس سے ثابت ہوا کہ اس پیشن گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہیں تھی۔''

(ازالہ اوھام حصہ دوم جلد۳ ص ۴۹۶)

مرزا جی نے حدیث پر جھوٹ بولا ہے کہ لمبے ہاتھوں کی پیشن گوئی سن کر بیویوں نے آپ ﷺ کے روبرو ہاتھ ناپنا شروع کیے اور آپ ﷺ یہ دیکھ کر خاموش رہے۔

غیرت مند قادیانیوں سے سوال ہے کہ حدیث میں سے یہ الفاظ دکھادیں! ورنہ لعنة الله على الكذبين۔

جھوٹ نمبر ۲:

''آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ جب آپ ﷺ پر فرشتہ جبریل ظاہر ہوا تو آپ ﷺ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ خدا کی طرف سے ہے بلکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس ڈرتے ڈرتے آئے اور فرمایا «خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي» یعنی مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہے کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۶۰ خزائن ، جلد ۲۲ ص ۵۷۸)

قادیانیو! تمہارے نبی نے آپ ﷺ پر جھوٹ بولا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔ یہ الفاظ حدیث میں نہیں ہیں۔ آپ ﷺ پر کھلم کھلا بہتان ہے، افتراء ہے، جھوٹ ہے۔ ہمت اور غیرت ایمانی ہے تو حدیث میں سے یہ الفاظ نکال کر دیں ورنہ آپ ﷺ کی حدیث سنیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا'' جس نے میرے اوپر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے''۔ حدیث دکھا کر مرزا قادیانی کو دوزخ سے بچائیں۔

جھوٹ نمبر ۳:

''مجدد صاحب سرہندی نے اپنے ''مکتوبات'' میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص اور قیامت تک مخصوص رہیں گے، لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۰ خزائن، جلد ۲۲ ص ٤٠٦)

جھوٹ، جھوٹ، لوگو جھوٹ، مجدد الف ثانی پر جھوٹ، انہوں نے اپنے مکتوبات میں محدّث کا لفظ لکھا ہے، نبی کا لفظ نہیں لکھا۔ جس کو مرزا جی نے لفظ نبی کے ساتھ بدل کر جھوٹ بولا ہے۔

اللہ نے مرزا جی کی زبان سے سچی بات بھی کہلوادی۔ مندرجہ ذیل حوالہ پڑھیں اور مرزا جی کو فنِ دروغ گوئی کی داد دیں:

''حضرت مجدد الف ثانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۹ میں ایک مکتوب بنام محمد صدیق لکھتے ہیں جس کی عبارت یہ ہے..... یعنی اے دوست تمہیں معلوم ہے کہ اللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ کا بشر کے ساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہمکلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں وہ خواص انبیاء میں سے ہیں۔ اور کبھی یہ ہمکلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں۔ اور جو شخص کثرت سے شرف ہمکلامی پاتا ہے اس کو محدّث بولتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم، خزائن، ج ۳ ص ٦٠١)

مرزا جی اپنے جھوٹ کی خود ہی تردید کر رہے ہیں۔ یہ ہے جھوٹے نبی کی شان، کیسی ہاتھ کی صفائی ہے کہ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے اپنی تحریر میں محدّث لکھا ہے، مرزا جی نے اپنے مطلب کے لیے محدّث کو نبی بنا دیا۔ واہ رے مرزا تیری شان نرالی۔ قادیانیو! مبارک ہو ایسا کذّاب آپ کو!

جھوٹ نمبر ٤:

مرزا قادیانی نے ہندوستان کے کرشن کنہیا کو نبی ثابت کرنے کے لیے آنحضرت ﷺ پر جھوٹ بولا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«کان فی الھند نبیاً أسود اللون، اسمہٗ کاھنا» ''ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ کا تھا، اس کا نام کاہن تھا (یعنی کنہیا جس کو کرشن کہتے ہیں)۔'' (ضمیمہ چشمہ معرفت، ص۱۰ ج۲۳ ص۳۸۲)

حالانکہ حدیث کی کسی کتاب میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث نہیں ہے۔ اگر ہے تو حدیث کا حوالہ پیش کریں۔

جھوٹ نمبر ۵:

''احادیث صحیح مسلم و بخاری باتفاق ظاہر کر رہی ہیں کہ دراصل ابن صیاد ہی دجال معہود تھا اور حضرت عمر فاروق جیسے بزرگ صحابی کے روبرو آنحضرت ﷺ خدا تعالیٰ کی قسم کھا رہے ہیں کہ درحقیقت دجال معہود ابن صیاد ہی ہے اور خود آنحضرت ﷺ بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں کہ درحقیقت ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۲٤۲ حصہ اول خزائن جلد ۳ ص۲۲۲)

واہ رے مرزا جی کی راستبازی، کہ نبی ﷺ پر جھوٹ باندھا کہ آپ ﷺ نے تصدیق کی کہ ابن صیاد دجّال ہے۔ کیا آپ حدیث میں سے آپ ﷺ کی تصدیق دکھا سکتے ہیں؟

جھوٹ نمبر ٦:

''میں نے کوئی ایسے اجنبی معنے نہیں کیے جو مخالف ان معنوں کے ہوں جن پر صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا اجماع ہو۔ اکثر صحابہ مسیح کا فوت ہو جانا مانتے رہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ازالۂ اوھام حصہ اول ص۳۰۱ ،خزائن ،جلد ۳ ص ۲۵٤)

مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ وفات مسیح پر اجماع امت ہے،غلط ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

«ان عیسیٰ لم یمت وانہٗ رَاجِعٌ إلیکم قبل یوم القیامة»

(درمنثور ج ۲ : ۳٦)

اس جگہ اکثر صحابہ کا وفات مسیح کا اجماع کہتے ہیں مگر دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''غرض تمام صحابہ کا اجماع حضرت عیسیٰ کی موت پر تھا۔''

(حقیقت الوحی ص ۳۵ ، خزائن ،جلد ۲۲ ص ۳۷)

(ازالہ اوہام ص ۳۰۱ پر اکثر صحابہ کا اجماع لکھا ہے،جبکہ حقیقت الوحی ص ۳۵ پر تمام صحابہ کا اجماع بتا رہا ہے۔سچ ہے کہ:دروغ گو را حافظہ نباشد

جھوٹ نمبر ۷:

''ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔سو یہ تمام علامات بھی اس زمانہ میں پوری ہوگئیں۔''

(ضمیمہ براھین احمدیہ حصہ پنجم ،خزائن ،جلد ۲۱ ص ۳۵۹)

قادیانیو! ایک حدیث پیش کر دیں جس میں آنحضرت ﷺ نے چودھویں صدی کا ذکر فرمایا ہو۔یہ الفاظ حدیث میں نہیں ہیں۔مرزا نے آپ ﷺ پر جھوٹ باندھا ہے۔اور جو آپ ﷺ پر جھوٹ باندھے وہ دوزخی ہے۔اور دوزخی نبی نہیں ہوسکتا۔اس لیے مرزا نبی نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر ۸:

''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد فوت ہوگیا۔''

(پیغام صلح ،ص۲۷ ،خزائن ،جلد ۲۳ ص ٤٦۵)

مرزا جی کا یہ جھوٹ اتنا واضح ہے کہ مزید حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔ہر شخص کو معلوم ہے کہ آپ ﷺ کے والد آپ ﷺ کی پیدائش مبارک سے قبل ہی فوت ہوگئے تھے۔(اور مطلب ہے الم یجدك یتیما فاوٰی کا۔)

ہمت ہے تو حوالہ پیش کریں تا کہ تمہارے نبی کا جھوٹ سچ میں بدل جائے۔

جھوٹ نمبر ۹:

''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ (آنحضرت ﷺ) کے گھر گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے۔''

(چشمہ معرفت ص ۲۸٦ مخزائن جلد ۲۳ص ۲۹۹)

لعنة اللّٰہ علی الکٰذبین ۔حوالہ پیش کرو،ورنہ اعلان کرو کہ مرزا قادیانی دنیا کا جھوٹا ترین انسان ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۰:

''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی۔اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔اس لیے اب ایمانوں کو خوب مضبوط کرلو۔اور اپنی راہیں درست کرو۔''

(اربعین نمبر ٤ ص ۱٦ ،خزائن ،جلد ۱۷ ، ٤٤۲)

جن پیغمبروں نے مرزا جی کی زیارت کا شوق ظاہر کیا،(ان کا ذکر کہاں آیا ہے؟ان کے نام ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔ہے کوئی جو بتا سکے؟

جھوٹ نمبر ۱۱:

''ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے۔اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آئے گی۔''

(ازالہ اوھام ص ۲۵۲ ،خزائن ،جلد ۳ ۲۲۷)

مرزا جی کا آپ ﷺ پر کھلم کھلا جھوٹ ہے کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔(ورنہ حوالہ پیش کریں)

جھوٹ نمبر ۱۲:

''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث سے کئی درجے بڑھی ہوئی ہوں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی کہ :«هذا خليفة الله» اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' ہے!''

(شهادة القرآن ص ٤١ ،خزائن ،جلد ٦ ٣٣٧)

یہ حدیث بخاری شریف میں نہیں ہے۔ غیرت مند قادیانیوں میں جرأت ہے تو اپنے نبی کا فرمان سچا کرنے کے لیے بخاری شریف سے یہ حدیث نکال کر دیں۔ بخاری شریف تو کیا یہ حدیث پوری صحاح ستہ میں نہیں۔ یہ مرزا نے جھوٹ بولا ہے اور وہ بھی حدیث نبوی کا نام لے کر۔

جھوٹ نمبر ۱۳:

''اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کی آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی نہیں دکھائے۔ گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا جیسا کہ فرماتا ہے ﴿يَوْمَ يَأْتِي رَبُّكَ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ﴾ یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا، یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔''

(حقیقت الوحی ص ١٥٤، خزائن ،جلد ٢٢ ص ١٥٨)

مرزا جی نے اللہ تعالیٰ پر بہتان اور جھوٹ باندھا ہے۔ یہ آیت کون سے پارے کی ہے؟ ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔ حوالہ پیش کریں۔

جھوٹ نمبر ۱۴:

''تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) فہم قرآن میں ناقص تھا۔''

(ضميمه براهين احمديه حصه پنجم ،خزائن ،جلد ٢١ ص ٤١٠)

مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے۔ تفسیر ثنائی میں یہ بالکل نہیں لکھا۔ حوالہ پیش کریں۔

جھوٹ نمبر ۱۵:

''لیکن ضروری تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی پیش گوئیاں پوری ہوتیں جس میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو:

① اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔

② وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔

③ اور اس کے قتل کے فتوے دیے جائیں گے۔

④ اور اس کی سخت توہین ہوگی۔

⑤ اور اس کو دین اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔''

(اربعین نمبر ٣ ص ١٧ ،خزائن ،جلد ١٧ ص ٤٠٤)

مسیح موعود کے متعلق یہ پیش گوئیاں نہ تو قرآن عزیز میں مذکور ہیں اور نہ ہی احادیث میں ان کا کہیں ذکر ہے۔ مرزا جی نے یہاں جی بھر کر جھوٹ بولا ہے اور اپنے کاذب ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۶:

''ایک گروہ اکابر صوفیہ نے نزول جسمانی سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ نزول مسیح موعود بطور بروز کے ہوگا۔ چنانچہ ''اقتباس انوار'' میں جو تصنیف شیخ محمد اکرم صابری ہے جس کو صوفیوں میں بڑی عزت سے دیکھا جاتا ہے جو حال میں مطبع اسلامی لاہور میں ہمارے مخالفوں کے اہتمام سے چھپی ہے، یہ عبارت لکھی ہے:

''روحانیت کمل گاہے برارباب ریاضت چناں تصرف می فرماید کہ فاعل افعال شاں می گردد وایں مرتبہ راصوفیہ بروز می گوئید..... و بعضے برانند کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول عبارت از ہمیں بروز است مطابق ایں حدیث کہ لا مہدی الا عیسیٰ''

(ایام الصلح ص ١٣٨ ،خزائن ،جلد ١٤ ص ٣٨٣)

حالانکہ اس عبارت میں ہے کہ ایں مقدمہ بہ غایت ضعیف است۔ مرزا جی نے ایں مقدمہ بہ غایت ضعیف است کو چھوڑ کر بہت بڑی بددیانتی اور خیانت کا مظاہرہ کیا ہے۔ ''اقتباس الانوار'' میں سے مطلب کی عبارت لے لی اور جو مطلب کی نہ تھی چھوڑ دی۔ خیانت! خیانت!! خیانت!!!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا راست باز اور سچے کا یہی کام ہے کہ اپنے مطلب کو ثابت کرنے کے لیے دھوکہ دے؟ صرف اس خیال سے کہ کون اصل کتاب کو دیکھے گا۔ یہ ہے تمہارے نبی کا حال۔ آدھی عبارت لکھ کر اپنا مدعا ثابت کرنے کی کوشش کرے اور اس بات کو گناہ نہ سمجھے۔ بھلا کوئی ایماندار ایسا دھوکہ دیتا ہے اور پھر نبی دھوکہ دے، ایسا ہوسکتا ہے؟ جو شخص ایک بات کو ضعیف کہہ رہا ہے، کہ اسی کو اس کی عبارت کا حصہ چھوڑ کر کہا جائے کہ اس کا بھی یہ مذہب تھا۔ کتنا بڑا ظلم ہے۔ کیا یہ نبی کی شان ہے کہ لوگوں کو دھوکہ دے؟

جھوٹ نمبر ۱۷:

''آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کسی شہر میں وبال نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔ ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔''

(اشتہار تمام مریدوں کے لیے عام ہدایت مندرجہ اخبار الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۷ مجموعہ اشتہارات ۷۱۳/۲ طبع جدید)

یہ بات آپ ﷺ پر بہت بڑا افتراء، جھوٹ اور بہتان ہے جسے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

جھوٹ نمبر ۱۸:

''قرآن شریف میں اول سے آخر تک جس جس جگہ توفی کا لفظ آیا ہے ان تمام مقام میں توفی کے معنی موت ہی لیے گئے ہیں۔''

(ازالہ اوھام حصہ اول ص ۲۲۴ خزائن، جلد ۳ ص ۲۲۴ حاشیہ)

مرزا جی نے قرآنِ مجید پر جھوٹ بولا ہے کہ ہر جگہ توفی ''موت'' کے معنوں میں آیا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۹:

''ہمارے امام المحدثین حضرت اسمٰعیل صاحب اپنی صحیح بخاری میں یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں۔''

(ازالہ اوھام حصہ اول ص ۲۳۹، خزائن، جلد ۳ ص ۲۳۹)

امام بخاری رحمہ اللہ کا نام اسمٰعیل نہیں بلکہ محمد ہے۔ مرزا جی نے امام بخاری پر بھی جھوٹ بولا ہے۔

دوسرا جھوٹ کہ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ ان کتابوں میں لفظی تحریف نہیں۔

جھوٹ نمبر ۲۰:

''اشتہار ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء 'سبحان الذی اسریٰ'، میں مسجد اقصیٰ سے مسجد اقصیٰ قادیان مراد ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ : ۲۸۹ حاشیہ)

مرزائیو! پڑھو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اس جھوٹ کے متعلق کچھ لکھنا نہیں چاہتے اس کا فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۲۱:

''پیش گوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔''

(کشتی نوح ص ٦ و روحانی ٦/١٩)

حالانکہ آتھم کی ''پیش گوئی میں تھا کہ جو شخص غلط عقیدہ پر ہے وہ پندرہ ماہ میں ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ مرزا جی نے اس جگہ جھوٹ بولا ہے۔ اور پندرہ ماہ کی قید اڑا کر پیشگوئی کو وسیع کر رہے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۲۲:

''کیا الیاس نبی، ملاکی نبی کی ''پیش گوئی کے مطابق دوبارہ دنیا میں آ گیا؟ تاکہ یہ لوگ بھی حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کی امید رکھیں۔ اور حدیثوں میں تو دوبارہ آنے کا کوئی لفظ بھی نہیں۔''

(براھین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۹۰، خزائن، جلد ۲۱ ص ۲۹۰)

یہاں بھی مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے حالانکہ حدیث میں موجود ہے:

«إن عيسىٰ لم يمت وإنه رَاجِعٌ إليكم قبل يوم القيامة»

(ابن جریر ج ۳:۲۸۹)

''بے شک عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور وہ قیامت سے پہلے لوٹ کر آئیں گے۔'' لیکن ٹھہریئے! مرزا جی کا قول بھی سن لیجیے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جیسا کہ حدیثوں میں وارد ہو چکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔''

(الحکم ۲ فروری ۱۹۰۸ نمبر ۹ جلد نمبر ۱۲۰ کالم نمبر ۲ ص ۳)

کیوں جناب: مرزا جی کا کیسا جھوٹ پکڑا گیا؟

جھوٹ نمبر ۲۳:

«ما جاء فی الحدیث لفظ النزول من السّماء»

''کہ حدیث میں آسمان سے نزول کا لفظ نہیں آیا''۔

(انجام آتھم ص ۱۲۹ خزائن جلد ۱۱ ص ۱۲۹)

مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے۔حدیث ہے:

«قال رسول اللّٰہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم»

(صحیح بخاری، ج: ۳۲۶۵، و صحیح مسلم، ج: ۱۵۵)

ایک اور حدیث میں امام بیہقی نے «مِنَ السَّمَاءِ» کے الفاظ بھی ذکر کئے ہیں دیکھو الأسماء والصفات بیہقی ص ۴۲۴)

جھوٹ نمبر ۲۴:

''ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام تورات پڑھی تھی۔'' (ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن، جلد ۱۴ ص ۳۹۴)

اس عبارت میں مرزا جی نے اللہ تعالیٰ کے دو برگزیدہ نبیوں پر جھوٹ بولا ہے۔اول تو مرزا جی کو خود اعتراف ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا کوئی انسان استاد یا اتالیق نہیں ہوتا۔وہ تمام علوم اللہ تعالیٰ ہی سے حاصل کرتے ہیں۔دیکھو براہین احمدیہ۔لکھا ہے:

''اور تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیم کا نشان ظاہر فرمایا۔''

(براھین احمدیہ خزائن ج اول ص ۱۶)

مرزا جی خود ہی جھوٹ بولتے ہیں اور خود ہی اس کی تردید بھی کرتے ہیں۔سچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد۔جن مکتبوں میں بیٹھ کر اور جن اساتذہ سے حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام نے پڑھا ہے، ذرا اس کا حوالہ تو پیش کرو۔مگر ہو تو پیش کریں۔کتنا کھلا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۲۵:

''اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔''

(اربعین نمبر ۲ ص ۲۳، خزائن، جلد ۱۷ ص ۳۷۱)

اس عبارت میں لفظ ''قطعی مہر'' غور طلب ہے۔یہ انبیاء کرام ہیں جن کی بات قطعی درجے کی ہوتی ہے۔اولیاء کی بات کہیں قطعی شکل اختیار نہیں کرتی، نہ ہی ان کا الہام شرعی حجت ہوتا ہے۔ان کے کشوف ظنی ہوتے ہیں۔یہ لفظ قطعی بتا رہا ہے کہ پیچھے اولیاء کا لفظ نہ تھا۔اربعین کے پہلے ایڈیشن میں اس جگہ انبیاء کا لفظ تھا۔دوسرے ایڈیشن میں لکھا کہ اصل لفظ اولیاء تھا۔پہلے ایڈیشن میں غلطی سے اولیاء کی جگہ انبیاء کا لفظ لکھا گیا ہے۔اور اب ''روحانی خزائن'' سے یہ نوٹ بھی اڑا دیا گیا ہے۔یہ خیانت در خیانت ہے۔چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہونے اور پنجاب والے اولیاء کے کشوف ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۲۶:

''تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخیر دنیا کی عمر سات ہزار سال رکھی ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ ص ۶ خزائن، جلد ۲۰ ص ۲۰۷)

جھوٹ، بالکل جھوٹ۔قرآن شریف، کتب سماوی اور انبیاء علیہم السلام پر صریح جھوٹ ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہوگی، بلکہ تمام انبیاء اس بات پر متفق ہیں کہ قیامت کا صحیح علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں کہ قیامت کب آئے گی اور دنیا کی عمر کتنی ہے۔

﴿ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نبی،قرآنِ مجید یا آسمانی کتاب سے حوالہ پیش کریں۔

جھوٹ نمبر ۲۷:

«وقد سبوني بكل فمارددت عليهم جوابهم »

ومراز ہرگونہ بسب وشتم یادکرند۔پس جواب آن دشنامہا ندادم

(مواهب الرحمن ص ۱۸خزائن جلد ۱۹ ص ۲۳٦)

''ان (علماء) نے مجھے ہرطرح کی گالیاں دیں مگر میں نے ان کو جواب نہیں دیا۔'' مرزا جی کا یہ دعویٰ سراسر جھوٹ ہے۔

مرزا جی نے خود تسلیم کیا ہے کہ:

''میں تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔'' (کتاب البریہ خزائن جلد ۱۳ ص ۱۱)

اس عبارت میں مرزا جی کا جھوٹ خود ہی پکڑا گیا کہ میں نے کبھی کسی مخالف کو گالی نہیں دی۔حالانکہ کسی کو بخشا نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر ۲۸:

''مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔کیونکہ کاذب ہے۔مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔''

(اربعین نمبر ۳ ص ۹ خزائن ، ج ۱۷ ص ۳۹٤)

دونوں مولویوں پر افتراء اور جھوٹ مرزا جی نے بولا ہے۔پیروکاران مرزا سے سوال ہے کہ ان علماء کی کتابوں سے حوالہ نکال کر دیں ورنہ «لعنة الله على الكٰذبين »

جھوٹ نمبر ۲۹:

''انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ ایک مالدار آدمی تھے۔کم سے کم ہزار روپیہ ان کے پاس رہتا تھا۔جس کا خزانچی یہودا اسکریوطی تھا۔''

(ایام الصلح ۱٤۰۔۱۵۹، خزائن ،جلد ۱٤ ص ۳۸۵)

جھوٹ،بالکل جھوٹ۔انجیل میں یہ نہیں لکھا۔حوالہ پیش کریں۔

جھوٹ نمبر ۳۰:

''اور یہ نشان مہدی موعود،یعنی خسوف وکسوف ماہ رمضان میں فتاویٰ ابن حجر میں لکھا گیا تھا جو حنفیوں کی ایک معتبر کتاب ہے۔''

(ایام الصلح ۸۰۔۸۹ خزائن جلد ۱٤ ص ۳۱۵)

مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے۔فتاویٰ ابن حجر حنفیوں کی کتاب نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر ۳۱:

''آسمان نے بھی میرے لیے گواہی دی اور زمین نے بھی،مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بیکار ہو گئے اور ''پیش گوئی آیت کریمہ ﴿وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ پوری ہوئی۔اور پیشگوئی حدیث « وليتر كن القلاص فلا يسعىٰ عليها » نے پوری پوری چمک دکھلا دی۔یہاں تک کہ عرب وعجم کے ایڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس کی ''پیش گوئی کا اظہار ہے،جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔''

(اعجاز احمدی ص ۲ ،خزائن ،جلد ۱۹ ص ۱۰۸)

مرزائیو!تمہارے مرزا جی کرشن نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل تیار ہونے کو اپنے مسیح موعود ہونے کا نشان بتایا تھا۔اور اس ریل کے تیار ہونے کی مدت تین سال بتائی تھی۔لیکن ایک سو سال ہونے کو ہیں کہ مرزا جی فوت ہو گئے۔لیکن ابھی تک مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل تیار نہیں ہو سکی۔مرزا جی نے جھوٹ بولا تھا کہ یہ میرا نشان مسیح موعود ہے۔کیا مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل تیار ہو گئی ہے؟ کیا مرزا جی کا یہ نشان پورا ہو گیا ہے؟ نہیں اور یقیناً نہیں۔اس لیے کہ کرشن مرزا جی جھوٹے اور کذّاب ہیں۔

جھوٹ نمبر ۳۲:

''یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ دار قطنی میں آج سے گیارہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو برس پہلے مندرج ہو کر تمام دنیا میں شائع ہو گئی تھی۔''

(ایام الصلح ٥٢ ص ٤٨ ،خزائن ،جلد ١٤ ص ٢٨٠)

بالکل جھوٹ ہے، ورنہ بات ثابت کریں۔

جھوٹ نمبر ٣٣:

حدیث آتی ہے « یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا أحد، ونسیم الصبا تحرك أبوابھا »

''جہنم پر ایسا وقت آئے گا کہ اس میں کوئی نہیں ہوگا اور بادِ نسیم اس کے دروازوں کو حرکت دے گی''۔

(حقیقت الوحی ص ١٨٩ ،خزائن ،جلد ٢٢ ص ١٩٦)

مرزا کا بالکل واضح جھوٹ، حوالہ۔دو کس حدیث کی کتاب میں ہے۔

جھوٹ نمبر ٣٤:

''خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وعید کی پیشگوئیوں میں منسوخی کا سلسلہ اس کی طرف سے جاری ہے یہاں تک کہ جو جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لیے وعید قرآن شریف میں کافروں کے لیے ہے، وہاں بھی یہ آیت موجود ہے:

﴿ الا ماشاء ربك ان ربك فعّال لما یرید ﴾

''کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے لیکن اگر تیرا رب چاہے، کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہے اس کے کرنے پر وہ قادر ہے'' لیکن بہشتیوں کے لیے ایسا نہیں فرمایا کیونکہ وہ وعدہ ہے وعید نہیں ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ١٨٩ ،خزائن ،جلد ٢٢ ص ١٩٦)

مرزا نے کس قدر قرآنِ مجید پر جھوٹ بولا ہے۔حالانکہ پارہ نمبر ١٢ سورۂ ہود آیت ١٠٨، ١٠٩ میں بہشتیوں اور دوزخیوں دونوں کے حق میں الا ماشاء ربك موجود ہے۔لیکن مرزا جی کہتے ہیں ﴿الا ماشآء ربك﴾ صرف دوزخیوں کے لیے ہے، بہشتیوں کے لیے نہیں۔

جھوٹ نمبر ٣٥:

''بعض کتب میں زبان فارسی میں یہ حدیث لکھی ہے:

ایں مشت خاك راگر نہ بخشم چہ کنم''

(حقیقت الوحی ص ١٨٩ ،خزائن ،جلد ٢٢ ١٩٦)

جھوٹ، مرزا جی کا سفید جھوٹ۔کیا فارسی زبان میں بھی کوئی حدیثیں ہیں؟

جھوٹ نمبر ٣٦:

''اور احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار سال میں پیدا ہوگا۔''

(حقیقت الوحی ص ٢٠١ ،خزائن ،جلد ٢٢ ص ٢٠٩)

کون سی احادیث صحیحہ؟ نبی پاک ﷺ پر مرزا کا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ٣٧:

''اس علیم وحکیم کا قرآن شریف میں فرمانا کہ ''١٨٥٧ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھا لیا جائے گا'' یہی معنی رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے۔''

(ازالہ اوھام ص ٧٢٨ ،خزائن ،جلد ٣ ص ٤٩٠ حاشیہ)

قادیانیو! ہے ہمت تو اس مضمون کی آیت قرآن مجید سے نکال کر مرزا کو سچا ثابت کر دو، ورنہ توبہ کرو ایسے شخص کو نبی ماننے سے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء اور جھوٹ باندھتا ہے۔

جھوٹ نمبر ٣٨:

''پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔''

(ضرورت الامام ص ٥ ،خزائن ،جلد ١٣ ص ٤٧٥)

صریح بہتان ہے، جھوٹ ہے، افتراء ہے۔حوالہ پیش کرو۔

جھوٹ نمبر ٣٩:

''بعض پیش گوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ میں نے ان کی اصلیت سمجھنے میں غلطی کھائی۔''

(ازالہ اوھام ص ٤٠٠ ،خزائن ،جلد ٣: ٣٠٧)

قادیانیو! پڑھو «انا للّٰہ و انا الیہ راجعو ن »جس نبی کی یہ شان اللہ نے بیان فرمائی ہو ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى O اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ [النجم٥٣:٣،٤] وہ پیشگوئیوں کو نہ سمجھ سکیں؟ عجیب ہی بات ہے۔ یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔اس مضمون کی کوئی حدیث دکھادو۔

جھوٹ نمبر ٤٠:

''چنانچہ توریت کی تائید کے لیے ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی بھی آئے جن کے آنے پر اب بائبل شہادت دے رہی ہے۔''

(شہادت القرآن ص ٤٥ ،خزائن ،جلد ٦ ص ٣٤١)

جھوٹ، جھوٹ، مرزا کے بڑہانکنے کے کیا کہنے! بائبل میں ایک جگہ 400 جھوٹے نبیوں کا ذکر ہے جن کے مقابلے میں سچے نبی مکایا علیہ السّلام کو فتح نصیب ہوئی تھی۔ یہ 400 جھوٹے نبی بعل بک کے پجاری تھے۔مشرک لوگ ان پجاریوں کو خداوند کے نبیوں کے مقابلہ میں نبی کہا کرتے تھے،مرزا جی اپنے ''نورنبوت'' سے ان مشرکوں کو نبی سمجھ بیٹھے ہیں۔

لیجیے جناب! ہم نے مرزا کے 40 جھوٹ اکٹھے کیے ہیں تا کہ مرزا کے جھوٹ پڑھ کر آپ میں غور وفکر کا مادہ پیدا ہو۔اور جھوٹ کے نشتر آپ کے ضمیر کو لگیں اور مرزا کی عقیدت کی پیپ آپ کے ایمان سے نکلے، تا کہ آپ غور کریں کہ اتنے جھوٹ بولنے والا نبی تو درکنار شریف انسان بھی نہیں کہلا سکتا۔ایسے انسان کو نبی کہنا انبیاء کی توہین ہے۔عالی شان منصب نبوت کی توہین ہے۔ایسے انسان کو شریف انسان کہنا خود انسانیت کی توہین ہے۔غور کیجیے! غور کیجیے!! خدارا حقیقت کو سمجھیے !!!

مرزا جھوٹ بولنے میں اتنا دلیر تھا کہ اللہ تعالیٰ پر افتراء، نبی مکرم ﷺ پر جھوٹ، انبیاء پر جھوٹ غرضیکہ اپنا مدعا اور مطلب ثابت کرنے کے لیے جس پر چاہتا جھوٹ بول دیتا۔اب جھوٹ کے بارے میں مرزا کے فتوے سنیں اور ان کی بابت خود فیصلہ کریں کہ وہ کیا تھا؟

(١) جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

(چشمہ معرفت ص ٢٢٢ ،خزائن ،جلد ٢٣ ص ٢٣١)

(٢) جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ٢٠ ،خزائن ،جلد ١٧ ص ٥٦)

(٣) غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں۔ بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔

(آریہ دھرم ، جلد ١٠ ص ١٣)

(٤) جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ کہ انسان کا۔

(انجام آتھم ص ٤٠ ،خزائن ،جلد ١١ص ٤٣)

(٥) وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے نہیں ہیں۔

(شحنۂ حق ص ٦٠ ،خزائن ،جلد ٢ ص ٣٨٦)

- مرزا کے جھوٹ کے متعلق فتووں کی روشنی میں، میں کہہ سکتا ہوں کہ مرزا کی باتوں پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ وہ دریغ جھوٹ بولتا ہے۔
- کیا میں مرزا کو مرتد کہہ سکتا ہوں، اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔
- کیا میں کہہ سکتا ہوں کہ مرزا (معذرت کے ساتھ) نہایت شریر اور بدذات آدمی تھے، اس لیے کہ وہ غلط بیانی اور بہتان طرازی سے کام لیتے ہیں۔
- کیا میں کہہ سکتا ہوں کہ مرزا (اگر طبع نازک پہ گراں نہ گذرے تو) افتراء پرداز تھا کہ وہ اللہ اور انبیاء پر افتراء سے کام لیتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی ایک جعلی حکیم

عرفان محمود برق حفظہ اللہ (نومسلم،سابق قادیانی)

حق وصداقت کی شمع سے فروزاں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر تو اس کی رضا جوئی کے تابع رہتا ہے۔اور تمام علوم بھی اسی عالم الغیب سے سیکھتا ہے،لیکن ابلیسی نبوت کا استاد شیطان ملعون اور شیطان صفت انسان بنتے ہیں،جھوٹا مدعی نبوت مکتب بھی جاتا ہے،اپنے استادوں سے گالیاں بھی سنتا ہے اور مرغا بن کر جوتے بھی کھاتا ہے،جیسے کہ مرزا قادیانی جو ان تمام عوامل سے گزر کر فرنگی کے اشارۂ ابرو پر مدعی نبوت ہوا۔مرزا قادیانی نے طب کی بعض کتابیں اپنے والد سے پڑھی تھیں،وہ اپنی ''کتاب البریہ'' میں لکھتا ہے:

''میں نے فن طبابت کی چند کتابیں اپنے والد سے جو ایک نہایت حاذق طبیب تھے،پڑھیں۔'' (کتاب البریہ،حاشیہ ص ۱۵۰ روحانی ۱۳/۱۸۰)

طب جیسے حساس شعبے میں اتنی محدود معلومات کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی نے ستم یہ ڈھایا کہ وہ خود مسند معالجت پر آ بیٹھا اور مختلف امراض کی ادویات سازی کرنے لگ گیا۔جہلاء نے سمجھا کہ شاید یہ بڑے حکیم صاحب ہیں اور غیبی خبریں رکھتے ہیں،اس لیے ان کی دی ہوئی دوا ضرور اکسیر اعظم کا درجہ رکھے گی،چنانچہ انہوں نے یہ سوچ کر مرزا قادیانی سے مختلف امراض کی ادویات لینی شروع کر دیں۔

جب تریاق الٰہی ذلت ورسوائی بن گئی:

اسی دور میں ایک دفعہ ہندوستان میں طاعون کی وبا پھوٹی۔اس موقع پر مرزا قادیانی نے یہ پیشن گوئی جھاڑی کہ اسے الہام ہوا ہے کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا،مرزا قادیانی کے الفاظ یوں تھے:

ماکان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم انہ اوی القریۃ ولولا الا کرام لھلك المقام

''خدا ایسا نہیں ہے کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے،حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد اور تباہی سے بچائے گا۔اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا کرم مدنظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔''

(تذکرہ،ص ۴۳۶)

مرزا قادیانی کی اس پیشین گوئی نے پورا ہونے سے صاف انکار کر دیا اور مرزا کی مزید ذلت ورسوائی کا سبب بن گئی۔قادیان میں طاعون کی وبا اس قدر زور سے حملہ آور ہوئی کہ قادیانیوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے گئی اور مرزا قادیانی سمیت اس کے امتی چیخ اٹھے:

''اے خدا ہماری جماعت سے طاعون کو اٹھا لے!''

(اخبار بدر قادیان،۴ مئی ۱۹۰۵ء)

''ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔''

(حقیقۃ الوحی، ص ۲۳۲، در روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۳۳، از مرزا قادیانی)

قادیان میں طاعون کی وبا پھوٹنے کی وجہ سے مرزا قادیانی کے گرد پھر مریضوں کا ہجوم لگ گیا۔ایسی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنی حکیمی جھاڑتے ہوئے بھنگ کا گھوٹا پی کر ایک دوائی تیار کی جسے ''تریاق الٰہی'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔اس دوائی کی تیاری میں مرزا نے طب سے بے بہرہ وری اور حقیقت ناشناسی کا ثبوت یوں بہم پہنچایا کہ جتنی بھی دیسی انگریزی ادویات ہاتھ لگتی تھیں انہیں اکٹھی کر کے مکس کرواتا گیا اور آخر کار بہت سی فالتو،حرام،مکروہ،غیر ضروری اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرر رساں ادویات کا معجون قاتل تیار کر ڈالا۔مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی نے اس بات کا اقرار یوں کیا ہے کہ:

''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے طاعون کے ایام میں ایک دوائی ''تریاق الٰہی'' تیار کرائی تھی۔حضرت خلیفہ اول نے ایک بڑی تھیلی یاقوتوں کی پیش کی، وہ بھی سب پسوا کر اس میں ڈلوا دیے۔لوگ کوٹتے پیتے تھے۔آپ اندر جا کر دوائی لاتے اور اس میں ملواتے جاتے تھے۔کونین کا ایک بڑا ڈبہ لائے اور وہ بھی سب اسی کے اندر الٹا دیا۔اسی طرح ''وائیم پی'' کی ایک بوتل لا کر ساری الٹ دی (مگر چند سطور بعد مرزا بشیر احمد قادیانی اس بات کا بھی اقراری ہے کہ (ناقل) طبی تحقیق کرنے والوں کے لیے علیحدہ علیحدہ چھان بین بھی ضروری ہوتی ہے۔تاکہ اشیاء کے خواص متعین ہو سکیں۔''

(سیرت المهدی، حصه سوم، ص ۳۱۸، ۳۱۹)

حکیم نورالدین کا اقرار:

جب حکیم نورالدین (خلیفۂ قادیان) نے مرزا قادیانی کی یہ احمقانہ حرکت دیکھی تو بے ساختہ اس نے بھی کہہ ہی دیا کہ مرزا قادیانی کی یہ بنائی ہوئی دوا کسی طبی فائدے کی بجائے غیر جاندار اور بے اثر ہے۔ملاحظہ ہو:

مرزا بشیر احمد قادیانی ''سیرت المہدی'' میں لکھتا ہے کہ:

''(''تریاق الٰہی'' میں مرزا قادیانی نے) دیسی انگریزی اتنی دوائیاں ملا دیں کہ حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) فرمانے لگے کہ طبّی طور پر تو اب اس مجموعہ میں کوئی جان اور اثر نہیں رہا۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم، ۲۱۸)

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں:

مرزا قادیانی کے بنائے ہوئے اس ضرر رساں نسخے جسے ''تریاق الٰہی'' کا اعزاز حاصل تھا، کو لوگوں نے کثیر تعداد میں استعمال کیا، لیکن صحت کے ان طلب گاروں کے ساتھ مرزا قادیانی کی روحانیت اور اس کے ''تریاق الٰہی'' نے کیا سلوک کیا؟ پڑھیے:

''اس جگہ (قادیان) زور طاعون کا بہت ہو رہا ہے۔کل آٹھ آدمی مرے تھے۔اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم کرے۔'' (مرزا قادیانی کا مکتوب محررہ ۱۶/اپریل ۱۹۰۴)

''قادیان میں ابھی تک کوئی نمایاں کمی نہیں ہے۔ابھی اس وقت جو لکھ رہا ہوں ایک ہندو بیجناتھ نام جس کا گھر گویا ہم سے دیوار بہ دیوار ہے، چند گھنٹہ بیمار رہ کر راہی ملک عدم ہوا''۔(مکتوب بات احمدیہ، جلد پنجم نمبر اول، مکتوبات نمبر ۳۸)

''قادیان مسیح موعود کے مکان کے ارد گرد بھی طاعون کی تباہی دکھائی اور آپ کے پڑوسیوں میں کئی موتیں ہوئیں۔'' (سلسلۂ احمدیہ، جلد اول ص ۱۲۲)

یہ تھا کذّاب قادیان کی روحانیت اور ''تریاق الٰہی'' کا فیض کہ جس شخص نے طاعون کی وبا کا شکار نہیں بھی ہونا تھا، اسے بھی طاعون نے پچھاڑ کر مرزا کی تکذیب اور اس کی جعلی حکمت خطرہ جان کو سب کے سامنے افشا کر دیا۔اور یہ ثابت کر دکھایا کہ:

مرجے دے لکیاں آکھے تے گندی موت مرجاؤیں گا
تے جے لائی لو محمدؐ سوں رب دی تر جاویں گا

مرزا کی جعلی حکیمی کے مزید نمونے

جو غذا نقصان پہنچاتی اسے زیادہ استعمال کرتا:

مرزا قادیانی کو دستوں کی بیماری تھی۔جاہل سے جاہل ترنیم حکیم بھی اس بات سے آشنا ہے کہ دستوں میں دودھ کا استعمال مزید دستوں کا باعث بنتا ہے، لیکن جاہلیت کے عالمی گولڈ میڈلسٹ کا اعزاز متنبی قادیان کو ہی حاصل تھا کہ وہ دستوں میں بھی دودھ کا استعمال زیادہ کر دیتا تھا، جس سے اس پر دستوں کی مزید برسات برس پڑتی اور تقریباً سارا دن اس کا لیٹرین کے چکروں میں گزرتا۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''دودھ کا استعمال آپ اکثر رکھتے تھے اور سوتے وقت تو ایک گلاس ضرور پیتے تھے اور دن کو بھی پچھلے دنوں میں زیادہ استعمال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرماتے تھے۔ کیونکہ یہ معمول ہوگیا تھا کہ ادھر دودھ پیا اور ادھر دست آ گیا، اس لیے بہت ضعف ہو جاتا تھا، اس کے دور کرنے کو دن میں تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا دودھ طاقت قائم کرنے کو پی لیا کرتے تھے۔''
(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۴)

قادیانیو! خصوصاً قادیانی ڈاکٹر و ،حکیمو، اور میڈیکل افسرو! مرزے کے اس جاہلانہ عمل کی پیروی کرتے ہوئے تم پر لازم ہے کہ جب تمہیں دستوں کا مرض آ گھیرے تو صحت کے سائنسی وطبی تمام قوانین وضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فوراً دودھ کا استعمال زیادہ کردو اور لیٹرین کو بار بار اپنے دیدار کا شرف بخشو اور اگر دست مزید ترقی کرتے جائیں تو مزید دودھ منگواتے جاؤ، پیتے جاؤ اور ساتھ ساتھ اپنے جعلی نبی کے طبی نسخوں کو داد دیتے جاؤ۔

گرمی دانوں کا علاج گرم کپڑے:

''گرمی دانے'' جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، کہ جسم پر نکلنے والے وہ ابھار ہیں جو گرمی کے باعث نمودار ہوتے ہیں۔ ساری دنیا کے ڈاکٹر و حکیم حتیٰ کہ ایک عام انسان بھی اس بات سے بخوبی آشنا ہے کہ اگر جسم پر گرمی دانے نکل آئیں تو گرم لباس سے مکمل مجتنب رہنے میں ہی دانش مندی وعافیت ہے۔ لیکن مرزائے قادیان کی عقل وحکمت کی داد دیجئے کہ شدید موسم گرما میں جب گرمی دانوں کا عذاب اس کے سارے جسم کو پوٹو ہار بناتا تو بجائے نرم وسرد لباس کے مزید گرم لباس پہن لیتا۔

مرزا بشیر احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کی پشت پر گرمی دانے نکل آتے تھے۔''

پھر مرزا قادیانی ان گرمی دانوں کا علاج کیسے کرتا، مرزا بشیر احمد قادیانی ہی لکھتا ہے کہ:

''بدن پر گرمیوں میں عموماً ململ کا کرتہ استعمال فرماتے تھے، اس کے اوپر گرم صدری اور گرم کوٹ پہنتے تھے۔ پاجامہ بھی آپ کا گرم ہوتا تھا۔ نیز آپ عموماً جراب بھی پہنتے تھے۔''

(پھر گرم پانی سے نہاتا بھی ہوگا اور دھوپ کے نیچے بیٹھ کر آٹھ دس انڈے ہڑپ کر کے کہتا ہو گا کہ میں خاندانی حکیم ہوں۔ ناقل) (سیرت المہدی، حصہ اول، ۶۶)

مرغا ذبح کروا کے سر پر باندھ دیا:

ایک دفعہ قادیان میں مرزا قادیانی کا ایک عزیز سخت بیمار ہوگیا جس سے اس کا دماغ بھی کافی متاثر ہوا۔ مریض کے گھر والوں نے مرزا قادیانی کو بطور معالج اس کا علاج کرنے کے لئے بلوایا۔ مرزا قادیانی نے وہاں بھی اپنی جاہلیت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے اس مریض کا علاج یہ تجویز کیا کہ ایک مرغا ذبح کروا کر ویسے ہی خون میں لتھڑا ہوا اس بیچارے کے سر پر باندھ دیا۔ سیرت المہدی میں مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی اس واقعہ کے متعلق یوں رقم طراز ہے:

''حضرت والدہ صاحبہ یعنی ام المومنین اطال اللہ بقائہا نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی۔ اور آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا۔ علاج یہ تھا کہ آپ نے مرغا ذبح کرا کے سر پر باندھا۔''

(سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۲۷ از مرزا بشیر احمد قادیانی، ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے متعلق اس طرح کے درجنوں حوالہ جات پیش کیے جا سکتے ہیں جن سے وہ جعلی معالج یا نیم حکیم تو بڑی دور کی بات ایک کم فہم انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن قادیانیوں کی مرزا قادیانی کے متعلق اندھی تقلید کی انتہا دیکھیے کہ بجائے اس کے کہ مرزے کی ان بیہودہ اور جاہلانہ حرکات دیکھ کر اس سے عقیدت کے تمام بندھن توڑ کر اسلام کے چمنستان روح افزاء میں داخل ہوتے، وہ اب تک اسے ''علم الطب'' کا شہنشاہ تصور کیے ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کا روزنامہ اخبار ''الفضل'' اپنے ۲۱۔اکتوبر ۲۰۰۲ء کے شمارے میں لکھتا ہے:

''سیدنا وامامنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (مرزا قادیانی) نے اپنی روحانی آنکھ اور چشم بصیرت سے جہاں ''علم الادیان'' پر ایسی انقلابی روشنی ڈالی کہ دن چڑھا دیا، وہاں ''علم الابدان'' یعنی میڈیکل سائنس اور طب کے سلسلہ میں بھی پوری عمر بے شمار روحانی تجربات ومشاہدات کے بعد دنیائے طب کے لیے ایسے بیش قیمت راہنما اصول رکھے جو صرف اور صرف ایک ربانی مصلح ہی کی خدا نما شخصیت سے مخصوص ہو سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دعویٰ سے کہا جاسکتا ہے کہ آج تک طب اور سائنس کے ماہر فاضلوں کا لٹریچر ان پہلوؤں کے اعتبار سے بہت حد تک خاموش ہے۔''

قادیانی اخبار ''الفضل'' یہاں جھوٹ بولنے میں اپنے گرو گھنٹال مرزا قادیانی کو بھی مات دے گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے طب کے میدان میں جو انسانیت کش اور ضرر رساں اصول مرتب کیے ہیں ان کی نظیر طب اور میڈیکل سائنس کے ماہرین میں تو کیا کسی فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے اس شخص میں بھی نہیں پائی جاتی جس کی عقل ہمہ وقت محو پرواز رہتی ہو۔

لیکن اگر باقی باتوں سے قطع نظر ایک لمحہ کے لیے مرزا قادیانی کو نیم حکیم بھی تسلیم کرلیا جائے، پھر بھی اسلام اور جدید سائنس مرزے کی تردید پر کمر بستہ نظر آتی ہے، کیونکہ نیم حکیمی کی گنجائش نہ دین اسلام میں ہے اور نہ ہی جدید سائنس میں۔ ملاحظہ فرمائیں:

جاہل معالج اسلام اور جدید سائنس کے آئینہ میں:

اولاً اسلام نے انسانیت کے لیے حفظان صحت کے ایسے اصول مرتب کیے ہیں کہ بندہ زیادہ سے زیادہ بیماریوں سے قبل از وقت بچا رہے۔ تاہم اگر کوئی بیماری حملہ آور ہو جائے تو اس کا مناسب علاج بھی پیش کیا ہے۔ طب کو باقاعدہ ایک فن کے طور پر پروان چڑھانے اور اس فن کے ماہرین پیدا کرنے میں سب سے زیادہ دخل اسلام کو حاصل ہے۔ دنیا میں سب سے پہلے ہسپتال مسلمانوں ہی نے قائم کیے اور سب سے پہلے رجسٹرڈ ڈاکٹروں اور سرجنوں کا ایک باقاعدہ نظام بھی انہوں نے وضع کیا تاکہ مختلف بیماریوں کا صحیح طبی خطوط پر علاج کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں تاجدار کائنات ﷺ کا فرمان گرامی امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ (اور امت مرزا کے لیے باعث حق شناسی) ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

ترجمہ: ''جس شخص نے علم الطب سے ناآگہی کے باوجود طب کا پیشہ اختیار کیا تو اس (کے غلط علاج، مضر اثرات) کی ذمہ داری اسی شخص پر عائد ہوگی۔'' (سنن ابن ماجہ ۲۵۶)

دنیا میں سب سے پہلے ڈاکٹروں اور طبیبوں کے لیے امتحانات اور رجسٹریشن کا باقاعدہ نظام عباسی خلافت کے دور میں ۳۱۹ء میں بغداد میں وضع ہوا، جسے جلد ہی پورے عالم اسلام میں نافذ کر دیا گیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ ایک جعلی حکیم کے ناقص علاج سے ایک مریض کی جان چلی گئی۔ اس حادثے کی اطلاع حکومت کو پہنچی تو تحقیقات کا حکم ہوا۔ پتا یہ چلا کہ اس عطائی طبیب نے میڈیکل کی مروّجہ تمام کتب کا مطالعہ نہیں کیا تھا، اور چند ایک کتابوں کو پڑھ لینے کے بعد مطب (CLINIC) کھول کر بیٹھ گیا تھا۔

اسی حادثے کے فوری بعد حکومت کی طرف سے معالجین کی باقاعدہ رجسٹریشن کے لیے ایک بورڈ بنایا گیا جس کی سربراہی اپنے وقت کے عظیم طبیب سنان بن ثابت کے ذمہ ہوئی۔ اس بورڈ نے سب سے پہلے صرف بغداد شہر کے اطباء کو شمار کیا تو پتا چلا کہ شہر بھر میں کل 1000 طبیب ہیں۔ تمام اطباء کا باقاعدہ تحریری امتحان اور انٹرویو لیا گیا۔ ایک ہزار میں سے 700 معالج پاس ہوئے۔ چنانچہ رجسٹریشن کے بعد انہیں پریکٹس کی اجازت دے دی گئی۔ اور ناکام ہو جانے والے 300 اطباء کو پریکٹس کرنے سے روک دیا گیا۔

61ھ کے مشہور طبیب ابن سہیل بغدادی نے اپنی مشہور کتاب ''مختارات'' میں مسند معالجت پر بیٹھنے کے لیے چند ضروری شرائط رقم کی ہیں۔ اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی میں ان رقم کردہ شرائط میں سے ایک شرط بھی نہیں پائی جاتی۔ ابن سہیل بغدادی لکھتے ہیں:

''اس معالج پر اعتماد کیا جانا چاہیے جس نے علم کی تحصیل اپنے وقت کے بڑے بڑے اساتذۂ فن سے کی ہو اور عملی مشق و تجربہ کے لیے ایک مدت دراز تک ماہرین کی خدمت میں رہا ہو۔ اور ان کی نگرانی میں مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ کیا ہو اور ان بزرگوں سے سند مہارت حاصل کی ہو، تب جا کر بیماریوں کی طرف رجوع کرے''۔

اسلام اور مسلمان اطباء کی ان ہدایات سے آج عالمی ادارۂ صحت (W.H.O (World Health Organization) کی تنظیم بھی متفق ہے اور قانوناً مطالبہ کرتی ہے کہ تمام عطائی (Quacks) کی پریکٹس کو مسدود کر دیا جائے۔

(Preventive and social Medicine ,By Dr, Seal p.160)

بقیہ صفحہ نمبر: 201

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شرم وحیاء کا جنازہ

قاری ریاض احمد فاروقی حفظہ اللہ

حیاء اور اسلام:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر فطری خوبیوں سے مالا مال ومزین کیا ہے۔ان خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی شرم وحیاء ہے۔

شرعی نقطہ نظر سے شرم وحیاء اس صفت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان قبیح اور ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔

دینِ اسلام نے حیاء کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا ہے تاکہ مومن باحیاء بن کر معاشرے میں امن وسکون پھیلانے کا ذریعہ بنے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک انصاری کو دیکھا جو اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کرو۔آپ ﷺ نے سنا تو ارشاد فرمایا:

« فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ »

(متفق علیہ، مشکوٰۃ باب الرفق و الحیاء)

''پس حیاء ایمان کا جز ہے۔''

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ »

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

''حیاء خیر ہی کی موجب ہوتی ہے۔''

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ »

''جب شرم نہ رہے تو پھر جو مرضی ہو کر''

اس سے معلوم ہوا کہ بے حیاء انسان کسی ضابطہ اخلاق کا پابند نہیں ہوتا اس کی زندگی شُتر بے مہار کی طرح ہوتی ہے۔

حیاء ہی وہ صفت ہے کہ جس کی وجہ سے انسان پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ حیاء اور پاکدامنی لازم وملزوم ہیں۔ان دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

ہم یہاں مرزا قادیانی کی صرف بے حیائی کا ذکر کریں گے۔اگر کسی قادیانی میں ذرہ بھر بھی شرم ہوئی تو وہ انشاء اللہ مرزا قادیانی کے بے حیاء کردار کا مطالعہ کرنے کے بعد (جو آئندہ صفحات میں بحوالہ قادیانی کتب کے یہاں درج کئے جا رہے ہیں) یقیناً اسلام قبول کر لے گا۔

مرزائیوں کی شہرہ آفاق کتاب سیرۃُ المہدی 1935ء جو مرزائیہ کتاب گھر قادیان نے شائع کی۔اس کتاب میں مرزا قادیانی کے حالات زندگی کا ذکر کیا گیا ہے۔

''سیرت المہدی'' کے دو اہم مضبوط مشہور زمانہ راوی ہیں ایک مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم (مرزائیوں کی ماما) دوسرا مرزا بشیر احمد ایم۔اے بیٹا مرزا قادیانی۔یقیناً ان دونوں شخصیات کی مرزا قادیانی کے بارے میں بیان کردہ روایات قادیانیوں کے ہاں سند کا درجہ رکھتی ہیں۔

بے غیرتی و بے حیائی:

مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''راوی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ نصرت جہاں بیگم نے ایک دن سنایا کہ حضرت مرزا قادیانی کے ہاں ایک بوڑھی عورت ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تھی، مرزا قادیانی کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لئے اسے یہ پتا نہ چلا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں۔ وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا، بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی۔ ''ہاں جی تدے تے تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ایں۔'' یعنی جی ہاں اسی لئے تو آج آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔''

(سیرت المھدی ، از مرزا بشیر احمد قادیانی ، جلد دوئم ،صفحہ ۲۱۰)

قارئین کرام! کوئی غیرت مند مرد غیرت مند غیر عورت کے ساتھ رات نہیں گزارتا، غیر مند عورت کسی غیر شخص کے ساتھ رات بسر نہیں کرتی۔

مرزا قادیانی کی بے حیائی کے بارے میں مزید پڑھیے!

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''بیان کیا نور الدین خلیفہ اوّل نے کہا، کہ ایک دفعہ مرزا قادیانی کسی سفر میں تھے، اسٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ مرزا قادیانی بیوی صاحبہ کے ساتھ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی۔ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ اِدھر اُدھر پھرتے ہیں۔ آپ مرزا قادیانی سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے۔ مولوی صاحب نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم خود مرزا قادیانی کے پاس گیا اور کہا کہ اے مرزا قادیانی لوگ بہت ہیں بیوی کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ جاؤ جی میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم سر نیچے ڈالے میری طرف آئے۔ میں نے کہا مولوی صاحب جواب لے آئے؟''

(سیرت المھدی حصہ اوّل، صفحہ ٦٣)

ہم اس بحث میں نہیں جاتے کہ آیا مرزا قادیانی کے لیے ایسا فعل درست تھا کہ نہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ متنبّی کا مؤقف درست تھا کہ اس کے پیروؤں کا؟

خدا مرد، مرزا عورت (نعوذ باللہ من ذلک):

مرزا قادیانی کے بین الاقوامی بے حیاء ہونے پر ایک حوالہ: اتنا بڑا اللہ کا گستاخ بے ادب نہ پیدا ہوا نہ ہوگا جتنا بڑا مرزا قادیانی اللہ وحدہٗ لا شریک کا گستاخ تھا۔ محبت باری تعالیٰ میں محو ہو کر یہ واقعہ پڑھیے اور اس بے غیرتی کو ختم کرنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لائیے۔

مرزا قادیانی کا قریبی مرید قاضی یار محمد لکھتا ہے کہ:

''مرزا قادیانی نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر کی ہے کہ

''کشف کی حالت مرزا قادیانی پر اس طرح طاری ہوئی گویا مرزا قادیانی عورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی ۱۲ ٹریکٹ نمبر ٣٤، مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی)

ننگی عورت اور مرزا ایک کمرے میں:

مرزا قادیانی کا قریبی مرید مفتی محمد صادق لکھتا ہے:

''مرزا قادیانی کے اندرونِ خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں مرزا قادیانی بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتا تھا۔ وہاں ایک کونے میں گھڑا تھا۔ جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اُتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ مرزا قادیانی اپنے کام تحریر میں مصروف رہا اور کچھ خیال نہ آیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔ جب وہ نہا چکی تو اتفاقاً ایک اور خادمہ آنکلی۔ اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ مرزا قادیانی کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی۔ تو اس نے ہنس کر جواب دیا ''اونہو کجھ دیدا اے''؟ یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے؟''

(ذکر حبیب، مفتی محمد صادق قادیانی صفحہ ٣٩۔٣٨)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چند اہم باتیں:

① مرزا قادیانی اور ایک غیر عورت ننگی حالت میں دونوں ایک کمرہ میں موجود تھے۔

② دوسری خادمہ اتفاقاً ادھر آ گئی جس نے دونوں اشخاص یعنی مرزا اور غیر عورت کو ایک کمرہ میں پایا۔

③ اوپر سے آنے والی خادمہ نے اُس ننگی عورت سے کہا کہ تو تمام کپڑے اتار کر مرزا کے کمرہ میں اور موجودگی کی حالت میں نہا رہی تھی۔ تجھے شرم نہیں آئی کہ مرزا کے کمرہ میں اور اس کی موجودگی کی حالت میں اور پھر تمام کپڑے اُتار کر اس کے بالکل سامنے نہا رہی ہے یہ تُو نے کیا کیا؟

④ اس نے ہنس کر جواب دیا کہ مرزا قادیانی کو نظر ہی کم آتا ہے۔یعنی کوئی چیز اُس کو نظر آتی ہی نہیں۔

اس اعتراض کا مرزائی دفاع:

مرزائی اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ وہ دیوانی تھی اس لئے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

① تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ دیوانی تھی تو مرزا قادیانی تو دیوانہ نہ تھا وہ باہر آ جاتا۔ یا یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ دونوں ہی دیوانے تھے۔

② اس عورت کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ مرزا قادیانی کو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔آخر وہ کتاب لکھ رہا تھا اس کی لکھائی نظر آ رہی تھی تو وہ عورت کیوں نظر نہیں آ سکتی؟ اُس عورت کا کمرے میں آنا، قدموں کی آواز پیدا ہونا، اپنے کپڑے اُتارنا، نلکہ کھولنے کی آواز ، پانی گرنے کی آواز ،کیا مرزا قادیانی سماعت سے بھی محروم تھا کہ اُسے پتہ ہی نہیں چلا؟

قارئین کرام! یہ ہے مرزا غلام احمد قادیانی کا کردار اور یہ ہے اس دجّال کا کیریکٹر کہ ایک شریف النفس انسان ایسے گندے کیریکٹر والے کو شریف النفس بھی نہیں کہہ سکتا، کجا کہ اسے نبی اور رسول کہا جائے۔

خدا تعالیٰ مرزائیوں کو ہدایت دے کہ کتنے گندے کریکٹر والے شخص کو انہوں نے نبی سمجھ لیا ہے۔

خادمہ زینب کی رات کو خدمتِ مرزا:

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

''ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب مرزا قادیانی کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقع آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا پھر بھی اس حالت میں مجھے نہ نیند، نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوتی۔ بلکہ خوشی ہوتی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ مرزا قادیانی نے کہا زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ سوئم، ص۲۷۳، روایت نمبر ۹۱۰)

اس کے علاوہ ایک اور نوجوان لڑکی عائشہ مرزا کے پاؤں دباتی تھی اس کے متعلق لکھا ہے۔ ''مرزا قادیانی کو مرحومہ عائشہ کی خدمت (پاؤں دبانے) بہت پسند تھی۔'' (الفضل ۲۰مارچ۱۹۲۸ء)

ان عبارتوں سے واضح ہوا کہ مرزا قادیانی کا محبوب مشغلہ نوجوان لڑکیوں کے ساتھ راتیں گزارنا تھا۔اور اس سے ظاہر ہوا کہ مرزا قادیانی اتنا بڑا بے حیا تھا کہ اس کی محفل وصحبت میں جو بھی آتا بے حیائی کا مجسمہ بن جاتا۔ تو ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی حقیقت میں شرم وحیا سے عاری تھا۔

اس کے برعکس سچا نبی خود بھی حیاء والا ہوتا ہے۔اور اپنی امت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی حیا پیدا کرتا ہے۔مگر جھوٹا مدعی نبوت خود بھی بے حیا ہوتا ہے اور اپنی اُمت میں بھی بے حیائی پیدا کرتا ہے۔

ہوں بشر کی جائے نفرت:

مرزا قادیانی کے بین الاقوامی بے حیاء ہونے پر اس کا مشہور زمانہ شعر جس میں اُس نے اپنی حقیقت کو بیان کیا ہے، اگر اس حقیقت کو موجودہ مرزائی تسلیم کرلیں تو جھگڑا ہی ختم ہوسکتا ہے۔وہ شعر یہ ہے ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(در ثمین، مرزا قادیانی کا شعری مجموعہ)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں آدم کی اولاد سے نہیں ہوں۔ میں مرزائیوں سے سوال کرتا ہوں کہ مرزا آدم کی اولاد سے نہیں تو کس کی اولاد سے ہے؟ یہ قادیانی ہی بتائیں گے۔مگر بات یہ ہے کہ اگر آدم علیہ السلام کی اولاد سے نہیں تو نبی کیسے بنا۔اگر یہ آدم کی اولاد سے ہے تو اس نے جھوٹ بولا ہے۔اور جھوٹ بولنے والا کذّاب یا دجّال تو ہوسکتا ہے مگر نبی نہیں ہوسکتا۔کیونکہ جس کا ایک بھی جھوٹ ثابت ہو تو بقول مرزا اس کی کسی بات پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔

قادیانی دفاع:

مرزائی اس کا جواب بھی دیتے ہیں کہ فلاں صاحب نے بھی اپنے بارے میں ایسے ہی عاجزی کا اظہار کیا ہے اور فلاں ولی بھی اپنے آپ کو حقیر کہا کرتے تھے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر کسی امتی سے ایسی بات سرزد ہو جائے تو اس کا اور حکم ہے اور اپنے آپ کو نبی کہنے والے کی ہر بات کا حکم اور ہے۔ دوسرے یہ کہ کسی بھی حقیقی ولی اللہ نے عجز وانکسار کا جو بھی اظہار کیا ہو لیکن ''جائے نفرت'' والے ''عجز'' کا اظہار کسی نے نہیں کیا، وہ اسی شرم وحیا سے عاری شخص کے حصے میں آیا ہے۔

لطیفہ:

مرزا قادیانی کے یہ الفاظ ''ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار'' خاص طور پر قابل غور ہیں۔مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں انسان کی وہ جگہ ہوں جس سے انسان نفرت اور شرم کرتا ہے اب اس کی تشریح اور نام پتہ مرزائی خود ہی بتلا دیں کہ وہ بدن انسانی میں سے کونسا مقام ہے؟ جو مرزا قادیانی نے اپنے لئے خود پسند کیا ہے۔ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

گذارش:

آخر میں میں تمام مرزائیوں کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ ایسے کذّاب جھوٹے اور دجّال انسان کو جس نے بے شمار جھوٹ بولے ہوں جس نے انبیاء علیہم السلام کو صریح گالیاں دی ہوں جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ غبی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایسی ویسی چیز سے معاذ اللہ تشبیہ دی ہو۔جس نے تمام امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سؤر اور عورتوں کو کتیوں سے بدتر کہا ہو۔جس نے اُمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بدکاروں کی اولاد اور حرامی کہا ہو۔جس نے اللہ کے قرآن کو اپنے منہ کی باتیں کہا ہو۔جس نے خدا ہونے کا جس نے آسمانوں اور انسانوں کو خود پیدا کرنے کا، خدا کا بیٹا ہونے کا اور عورت ہونے کا دعویٰ کیا ہو، جس بے وقوف انسان نے میں سے میں پیدا ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔جو اپنی پیشگوئیوں میں بھی صریح جھوٹا ثابت ہوا ہو۔جس نے نعوذ باللہ سرتاج انبیاء امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔جس نے اللہ کے پیغمبر کی صریح توہین کی ہو۔ جس نے علماء اسلام کو گالیاں دی ہوں اور انہیں حرامی لکھا ہو، جس کا کیریکٹر ہی ایسا گندہ ہو کہ جو شریف انسان بھی ثابت نہ ہو سکے اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھ کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیا ہو۔ہم گزارش کریں گے کہ ایسے بدبخت ، بے وقوف، گستاخ، بدتمیز اور کذّاب شخص کو نبی مان رہے ہیں؟ اسے چھوڑ دیں اور سچی محبت وعقیدت سے امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو جائیں۔تاکہ قیامت کے دن ذلیل ورسوا نہ ہوں اور دائمی جہنم سے بچ جائیں ؎

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سر عام رکھ دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا

سب (نبی) مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں

میں وہ مسیح موعود ہوں

میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارہ میں خدا کی تما

مولانا عبدالحفیظ مظہر حفظہ اللہ

① **قول مرزا** : میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ.....کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔ [ایام الصلح ۱۴۷، روحانی خزائن ص ۳۹۴، ج ۱۴]

تردید : جب میں چھ سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔

[کتاب البریہ ص ۱۶۳، روحانی خزائن ص ۱۸۱، ج ۱۳]

② **قول مرزا** : (آپ ﷺ کے) بعد وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔ [ازالہ اوہام ص ۶۱۴، روحانی خزائن ص ۴۳۱ ج ۳]

تردید : خدا کی وحی بارش کی طرح میرے اوپر نازل ہوئی..... اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔

[حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰، روحانی خزائن ۱۵۳، ج ۲۲]

③ **قول مرزا** : (میں) محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

[مجموعہ اشتہارات ج ۱، ص ۲۳۱]

تردید : سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

[دافع البلاء ص ۱۱، روحانی خزائن ص ۲۳۱، ج ۱۸]

۞ محمد اور احمد میں مسمی ہو کر رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔

(گویا کہ مرزا قادیانی خود ہی منصب نبوت پر فائز ہو گئے۔)

[ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، روحانی خزائن ۲۰۸ ج ۱۸]

④ **قول مرزا** : رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ مہدی آنے والا ہے اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا اور میرے خلق پر ہوگا اس سے رسول اللہ ﷺ کا یہی مطلب تھا کہ وہ میرا مظہر ہوگا۔ [ملفوظات ص ۳۱۵ ج ۲]

نوٹ : (مرزا جی نے امام مہدی کے متعلقہ روایات کی تصدیق کر دی۔)

تردید : پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔

[حقیقۃ الوحی ص ۲۰۸ حاشیہ، روحانی خزائن ص ۲۱۷ ج ۲۲]

⑤ **قول مرزا** : حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ [الحکم ۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵]

تردید : بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست ایک مواہبت تھیں۔

(حقیقۃ الوحی، ص : ۹۷، روحانی خزائن، ص ۱۰۰، ج : ۲۲)

⑥ **قول مرزا** : بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔

[نزول المسیح ص ۵۷، روحانی خزائن ص ۳۴۵ ج ۱۸]

تردید : اور بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جن کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے کیا فائدہ ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہو۔

[چشمہ معرفت ص ۲۰۹، روحانی خزائن ج ۲۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦**قول مرزا**:بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔[حمامة البشری ص ۲۷، روحانی خزائن ص ۳۳ ج ۷]

تردید :آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔

[ملفوظات ج ۸ ص ٤٤٥]

○ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔

[ازالہ اوھام ص ۸۱، روحانی خزائن ج ۳]

⑧**قول مرزا** :خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد رسول اللہ ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔

[ازالہ اوھام ص ٥٨٦ ، روحانی خزائن ص ٤١٦ ج ٣]

تردید:سچا خدا وہی ہے جس نے قادیانیوں میں اپنا رسول بھیجا۔

[دافع البلاء ص ۱۱،روحانی خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸]

⑨**قول مرزا** :ابن مریم دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔

[ازالہ اوھام ص ۲۲۰، روحانی خزائن ص ۲۰۹ ج ۳]

تردید :(دجال) باب لد پر قتل کیا جائے گا۔لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔

[ازالہ اوھام ص ۷۳۰، روحانی خزائن ص ٤٩٢ ج ٣]

⑩**قول مرزا** :میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارہ میں خدا کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔

[ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸، روحانی خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۷]

تردید:(مجھ کو) کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔

[ازالہ اوھام ص ۹۲، روحانی خزائن ص ۱۹۲ ج ۳]

⑪**قول مرزا** :اور کچھ بعید نہیں کہ (عیسیٰ نے) وہاں شادی بھی کی ہو۔افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔

(مسیح ھندوستان میں ص ۷۰ ، روحانی خزائن ج ۱۵)

تردید :دنیاوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہیں تھی۔ (تریاق القلوب ص ۹۹، روحانی خزائن ص ۳٦۳ ج ۱۵)

⑫**قول مرزا**:وہ سب (نبی) مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔

(ازالہ اوھام ص ۳۲۵، روحانی خزائن ص ۲٦۵ ج ۳)

تردید :یہ وہی موسیٰ مردخدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔

(نور الحق ص ۵۰، روحانی خزائن ص ٦۹، ج۸)

⑬**قول مرزا** :عیسائیوں نے بہت سے آپ (مسیح) کے معجزات لکھتے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ٦ حاشیہ، روحانی خزائن ، ج ۱۱)

تردید :یسوع نے بھی بعض معجزات دکھلائے جیسا کہ نبی دکھلاتے ہیں۔ (ریویو ج نمبر ۲ ص ۳٤۲)

⑭**قول مرزا** :یہ کہنا کہ وہ (سابقہ آسمانی) کتابیں محرف مبدل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۷۵حاشیہ ، روحانی خزائن ج ۲۳)

تردید :وہ کتابیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف و مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔(چشمہ معرفت ص ۲۵۵، روحانی خزائن ج ۲۳)

⑮**قول مرزا** :کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔

(ازالہ اوھام ص ۳۲۵، روحانی خزائن ص ۲٦۵ ج ۳)

تردید :یہ وہی موسیٰ مردخدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔

(نور الحق ص ۵۰ ، حضہ اول ، روحانی خزائن ص ٦۹، ج ۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کا فاتح قادیاں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے ساتھ

آخری فیصلہ



محمد ایوب چنیوٹی حفظہ اللہ

آخری فیصلہ:

ہنستا ہے میرے حال پہ ظالم ابوالوفا
ڈرتا ہوں میں کہیں یہ قضا کی ہنسی نہ ہو

فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے علمی رعب و دبدبہ، ہیبت سے قادیانی ایوان لرز رہے تھے اور مولانا کی مجاہدانہ سرگرمیوں مناظرانہ گفتگوؤں اور مضبوط فاضلانہ مؤاخذات سے مرزا غلام احمد قادیانی اور پوری امت مرزائیہ عاجز آ چکی تھی چنانچہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا نے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا جس نے مرزا کے دجّال و کذّاب ہونے پر رہتی دنیا تک کے لیے دوٹوک اور حتمی فیصلہ کر دیا۔

کیونکہ آئندہ سال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا ہیضہ کے مرض سے انتقال کر گیا۔اشتہار ملاحظہ فرمائیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ:

بسم اللّٰہ الرحمن الرّحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ..... أحق ھو

قل إی وربي إنه لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب، السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ، مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذّاب، دجّال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذّاب اور دجّال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ران تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذّاب اور مفتری ہوں جو کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذّاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر کار وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذّاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذّبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں، بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ، وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں، بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک! بصیر و قدیر، جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے۔ تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے وہ کھلے کھلے طور پر میرے رو برو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین! میں ان کے ہاتھ میں بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف مالیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذّاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر یہ دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ پر اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

راقم: عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود مافاللہ وابد

مرقومہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ روز دوشنبہ

(مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۰۵۔۷۰۶، اشتہار نمبر ۲۸۵)

مرزا صاحب کی دعا ابوجہل کی اس دعا سے ملتی جلتی ہے جو اس نے غزوہ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہوئے کی تھی اس نے کہا اے الٰہ ہم میں سے جو فریق قرابت کو زیادہ کاٹنے والا اور غلط حرکتیں زیادہ کرنے والا ہے اسے تو آج توڑ دے۔ اے اللہ ہم میں سے جو فریق تیرے زیادہ محبوب اور زیادہ پسندیدہ ہے آج اس کی مدد فرمایا۔

(الرحیق المختوم ۳۰۳)

مرزا نے ابوجہل کی یکطرفہ دعا کو مباہلہ قرار دیا۔

(مفہوم ملفوظات ج ۲ ص ۵۰۹، ج ۳، ص ۹۸)

چنانچہ آئندہ سال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو خدائی فیصلہ ہو گیا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں اپنی ہی نامزد کردہ مرض ہیضہ سے ہلاک ہو گیا اور سچا چالیس سال بعد فوت ہوا۔ تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ مرزائی حضرات اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اور مزے کی بات یہ کہ اس آخری فیصلہ والے اشتہار پر مختلف اوقات میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ مختلف قادیانی مناظرین کے مناظرے بھی ہوئے مثلاً لاہور میں تین مناظرے ہوئے، قادیان میں تین، امرتسر میں دو، نیز درج ذیل شہروں میں مناظرے ہوئے کلکتہ، میرٹھ، شملہ، مالیر کوٹلہ، حیدرآباد، دکن، وزیرآباد، حجاز مقدس۔ سب سے زیادہ شہرت مناظرہ لدھیانہ کو حاصل ہوئی کیونکہ اس مناظرے میں مولانا ثناء امرتسری نے قادیانی مناظر منشی قاسم علی سے تین صد روپیہ بطور انعام حاصل کیا تھا اور اسی رقم سے مولانا نے اس مباحثہ کی تفصیلات فاتح قادیان کے نام سے شائع کیں اور یہ کتابچہ شائع بھی اس تاریخ کو کیا جس تاریخ کو مرزا فوت ہوا تھا، یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۷ء۔ یاد رہے کہ تمام مناظروں میں اللہ تعالیٰ نے مولانا امرتسری کو نمایاں فتح عطا فرمائی فللّٰہ الحمد۔ اور حسب سابق ذلت و رسوائی قادیانیوں کا مقدر ٹھہری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتح قادیان کی زندگی

کی جھلک اور چند مناظرے



محمد اشرف جاوید حفظہ اللہ

پیدائش، تعلیم، مدرس:

(فاتح قادیان امام المناظرین حضرت) مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی پیدائش ۱۸۶۸ء کو ہوئی۔ آپ نے اپنی تعلیم مولانا غلام رسول، مولانا احمد اللہ امرتسری، مولانا احمد حسن کان پوری، حافظ عبدالمنان صاحب (محدث) وزیر آبادی، مولانا شیخ الہند محمود حسن صاحب، اور شیخ الکل سید نذیر حسین محدّث دہلوی سے حاصل کی۔ فارغ ہونے کے بعد آپ..... مدرس بھی رہے۔

(انسائیکلو پیڈیا اسلامی ۵۷۲)

مولانا سید سلیمان ندوی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مولانا ہندوستان کے مشاہیر علماء میں سے تھے۔ فن مناظرہ کے امام تھے۔ مذہباً اہل حدیث تھے۔ مرحوم مولانا ندوۃ العلماء کے رکن تھے۔ (یادرفتگان)

مولانا جب تعلیم سے فارغ ہوئے تو یہ وہ زمانہ تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں سے پنجاب میں فتنہ پیدا ہو چکا تھا۔ انہوں نے مرزا کے خلاف صف آرائی کی اور اس وقت سے لے کر آخر وقت تک اس تحریک اور اس تحریک کے قائد کی تردید میں پوری قوت صرف کر دی۔

مسلمانوں اور قادیانیوں، آریوں اور عیسائیوں میں مناظرے ہوا کرتے تھے تو مرحوم مسلمانوں کی طرف سے عموماً نمائندہ ہوتے تھے۔ اس سلسلہ میں وہ ہمالیہ سے لے کر خلیج بنگال تک ہمیشہ رواں دواں رہتے تھے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا اس کے حملے کو روکنے کے لیے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔ اس مجاہدانہ خدمت میں انہوں نے ساری عمر بسر کر دی، ملک میں اہل حدیثیت کی ترویج کے لیے زندگی بھر کوشاں رہے۔ اور قرآن وحدیث کی سچی اور کھری تعلیمات کو عام کرنے اور مخالفین اسلام کے مدلل جوابات دینے کے لئے اخبار اہل حدیث جاری کیا۔

فن مناظرہ میں بڑے مشاق و ماہر تھے۔ زندگی بھر آریہ سماج اور قادیانیوں سے مباحثے کئے اور دین اسلام اور ختم نبوت کی حقانیت ثابت کرتے رہے۔

مولانا استاذ پنجاب حضرت الشیخ عبدالمنان وزیر آبادی کے شاگرد تھے۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ آپ ان علمائے اسلام میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے مرزا غلام احمد کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا تھا کہ یہ شخص آگے چل کر ضرور کوئی گل کھلائے گا۔ چنانچہ ان کا یہ خدشہ درست ثابت ہوا۔

ان کے شاگرد حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی رد مرزائیت کے بارے میں یہ ساری سعی و کوشش مولانا عبدالمنان وزیر آبادی کی روحانی تاثیر تھی جس نے مولانا امرتسری کو عمر بھر چین نہ لینے دیا۔

(تاریخ محاسبہ قادیانیت: ص ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۷)

میدان رد قادیانیت میں یہ تاریخی شرف تاریخ نے اہل حدیث کو بخشا اولین فتاویٰ کہ مرحوم شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرتب کیا اور ہندوستان کے مشاہیر علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔ یہ اس دور کی بات ہے جب لوگ اس کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے۔ آپ نے مشکل سے مشکل مقامات پر جا کر ان کو مرزا کے عقائد و افکار سے آگاہ کیا اور اصل حقائق سامنے رکھے۔ مولانا بٹالوی کے بارے میں یہ مسند حضرت شیخ الاسلام فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے حصہ میں آئی۔

آگے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
رہی خالی نہ کوئی دشت میں جا میرے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا امرتسری کی ردمرزائیت کی سرگرمیاں مقام عروج کو پہنچ چکی تھیں۔آگے چل کر مرزا نے اپنے سخت اور نامور مخالفین میں مولانا محمد حسین بٹالوی اور مولانا احمد اللہ امرتسری کے پہلو بہ پہلو مولانا ثناء اللہ امرتسری کا نام بھی لیا اور ان تینوں کے بابت لکھا کہ:

''یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھاتے ہیں۔'' (فتنہ قادیانیت ص ۷۱)

مناظرہ، مدضلع امرتسر اکتوبر ۱۹۰۲، ۲۹۔۳۰۔اکتوبر

اس مناظرہ میں مسلمانوں کی طرف سے شیر اہل حدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری تھے۔

مرزائی مناظرہ:

مرزائی مناظر مولوی سرور شاہ تھا۔اس مناظرہ میں مرزائیت کو شکست ہوئی۔سادہ لوح مسلمانوں کے ڈگمگاتے ہوئے قدم پوری مضبوطی کے ساتھ اسلام پر جم گئے۔اور مرزا نے اپنے قصیدہ میں مصائب کا بڑے دردانگیز، خطرناک اور غضب آلود انداز میں رونا رویا ہے اور سرزمین مدکو عذاب کی دھمکی دی ہے اور مرزا کے دل و دماغ پر مولانا امرتسری کی ہیبت کا بوس بن کر سوار ہوگئی اور مولانا کو سب سے سخت گیر مناظر قرار دینے لگے۔ (فتنہ قادیانیت ص ۷۹)

اور لکھا ہے کہ مرزائی لوگ اس کی تلخی آج تک محسوس کر رہے ہیں۔مرزائی مناظر سرور شاہ نے کتاب ''اعجاز المسیح'' کو مرزائی معجزہ کی حیثیت سے پیش کیا۔

مولانا ثناء اللہ نے یہ ثابت کر کے اس کا ناطقہ بند کر دیا کہ اس میں بے شمار اغلاط اور مسروقات ہیں۔ (ائمہ تلبیس جلد ۲ صفحہ ۳۴۸)

آخری فیصلہ یا خدائی فیصلہ:

مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ سے تنگ آ کر ایک اشتہار شائع کر دیا: جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا۔اشتہار نقل کیا جاتا ہے اور یہی اشتہار مولانا نے اپنے اخبار میں شائع کر دیا۔مرزا کا خیال تھا کہ اگر میری زندگی میں مولانا ثناء اللہ جیسا نامی گرامی مشہور عالم فوت ہوگیا تو پھر تو میری چاندی ہوگئی۔

یہ مناظرہ ۵ یوم جاری رہا۔اس میں مولانا ثناء اللہ کو غیر معمولی کامیابی ہوئی اور آپ نے اس میں قادیانیوں سے تین صد روپے انعام جیتا۔سردار بچن سنگھ نے مولانا کے حق میں فیصلہ دیا اور تین صد روپے انعام دلوایا اور آپ کو ''فاتح قادیان'' قرار دیا۔

(سیرت ثنائی ۲۶۱۔ فاتح قادیان ص ۱۶، محاسبہ قادیانیت)

اس خدائی فیصلہ کے بعد بھی مولانا مرزائیت کے ساتھ مناظرے کرتے رہے۔ان میں سے چند ایک کا اختصار اُذکر کیا جاتا ہے:

جون ۱۹۰۹ء ریاست رام پور:

والی ریاست کے زیر حکم جماعت مرزائیہ سے مناظرہ ہوا۔یہ مناظرہ ۱۵، ۱۶ اور ۱۹ جون کو ہوا، پہلے دن مرزائیوں کی طرف سے مولوی محمد احسن امروہی اسٹیج پر آئے۔مقابلہ میں شیخ الاسلام فاتح قادیان آئے۔مگر امروہی صاحب کو دوبارہ آنے کی جرأت نہ ہوئی، بقیہ دنوں میں مولوی قاسم علی نے ان کی نیابت کی (یاد رہے کہ والی رام پور خود جلسہ میں موجود تھے) حیات ووفات مسیح پر بحث ہوئی۔مسلمانوں کو شاندار فتح ہوئی۔اور جماعت مرزائیہ بلا اجازت مراد آباد چلی گئی۔

نواب صاحب کا فیصلہ:

۲۲ جون کو ہندوستان کے کبار نے فیصلہ لکھا.....اور متفقہ طور پر مولانا شیخ الاسلام کو فتح یاب قرار دیا۔نواب صاحب نے بھی مولانا کو فتح کا ایک سرٹیفکیٹ عطا فرمایا جس کے الفاظ یہ ہیں:

''رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں۔اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔ہم ان کے بیان سے محفوظ ومسرور ہوئے۔''

دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر/محمد حامد علی خان (فتنہ قادیانیت ۱۰۷)

مناظرہ لدھیانہ:

۱۹۱۲ء مولانا کے ساتھ مرزا کا آخری فیصلہ۔مولانا ثناء اللہ امرتسری مسلمانوں کی طرف سے، مرزائی مناظر منشی قاسم علی دہلوی منصف مسلمانوں کی طرف سے مولانا ابراہیم میر۔مرزائی جماعت کی طرف سے منشی فرزند علی فیروزپوری۔

بقیہ صفحہ نمبر: 201

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں پر عذابِ الٰہی کے
عبرتناک واقعات

محمد امجد فاروقی حفظہ اللہ

مرزا غلام احمد، وہ کس طرح تاج وتخت ختم نبوت پر حملہ آور ہوا اور کس طرح مسلمانوں کے شجر وحدت کے تنے پر کفر وارتداد کا کلہاڑا چلاتا رہا، یہ ایک کربناک اور خوفناک داستان ہے۔ یہاں ہم صرف مرزا قادیانی اور اس کی امت رذیلہ کے چند افراد کے چند واقعات رقم کر رہے ہیں جن کے لفظ لفظ سے عبرت کا سامان فراہم ہوتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ عبرت کے چند واقعات قادیانی حضرات تک بھی پہنچ جائیں اور شاید خوف خدا کی تھرتھراہٹ سے کسی کے دل پر لگا ہوا کفر کا قفل ٹوٹ جائے اور یہ واقعات اس کی ہدایت اور میری نجات کا سامان بن جائیں۔ (آمین۔ثم آمین)

جنازہ اور مکھیاں:

میرے ایک دوست محمد صفدر بھٹی کے تایا ایک قادیانی مربی کی صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے قادیانیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئے۔ قادیانی کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ ایک رات وہ مرزا قادیانی کی ایک کتاب پڑھتے پڑھتے سو گئے۔ اسی رات انھیں خواب آیا کہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے اور وہ ایک سنسان جنگل میں کھڑے ہیں کہ اچانک انھوں نے دیکھا کہ ان کے بالکل قریب سے ایک جنازہ گزر رہا ہے۔ جنازے کے ساتھ صرف چار آدمی ہیں جنھوں نے چارپائی کے ایک ایک پائے کو اٹھا رکھا ہے۔ چاروں آدمیوں نے چہروں پر سیاہ نقاب اوڑھے ہوئے ہیں۔ میت پر کوئی چادر نہیں۔ لاکھوں مکھیاں میت پر بھنبھنا رہی ہیں۔ میت سے انتہائی غلیظ مادہ ٹپک رہا ہے جس سے ناقابل برداشت بُو اٹھ رہی ہے۔ انھوں نے بڑی ہمت سے جنازہ اٹھائے ہوئے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ جا رہا ہے؟ اس شخص نے بڑے درشت لہجے میں جواب دیا کہ یہ مرزا قادیانی کا جنازہ ہے۔ صفدر بھٹی صاحب کہتے ہیں کہ صبح اٹھتے ہی تایا جی زاروقطار رونے لگے۔ سارے گھر والے یکدم اکٹھے ہو گئے۔ تایا جی کو سنبھالا اور ماجرا پوچھا۔ انھوں نے کانپتے کانپتے سارا خواب سنا دیا، پھر تایا جی نے سارے اہل خانہ کو مخاطب کر کے کہا ''تم سب گواہ رہنا کہ میں تائب ہو گیا ہوں اور مرزا قادیانی دجال پہ کروڑوں لعنتیں بھیجتا ہوں۔''

کتے:

مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹی مرحوم پہلے قادیانی تھے، بعد میں اللہ کے فضل سے مسلمان ہو گئے۔ مولانا مرحوم اپنے مسلمان ہونے کا واقعہ یوں سنایا کرتے تھے:

''ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ میں مرزا قادیانی کے گھر سے چوک کی طرف آ رہا ہوں۔ میں نے چوک میں دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک دائرے کی صورت میں اس طرح کھڑے ہیں کہ گویا کسی مداری کا تماشا دیکھ رہے ہوں۔ ان لوگوں کے درمیان میں کچھ لوگ کھڑے ہیں جن کے دھڑ تو انسانوں جیسے ہیں لیکن منہ کتوں جیسے اور وہ آسمان کی طرف منہ اٹھا کر چیخ چیخ کر رو رہے ہیں۔ مجمع کے تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ انھیں بڑی حیرانی سے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے ایک شخص کا کندھا ہلا کر اس سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ یہ مرزا قادیانی کے مرید ہیں۔ پھر میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ خوف کے مارے میرا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ میں نے فوراً توبہ کی اور اعلاناً مسلمان ہو گیا۔''

قبر پھٹ گئی:

ڈیرہ غازی خان کے قصبے الٰہ آباد میں ایک منہ پھٹ اور انتہائی بدزبان قادیانی سکول ماسٹر رہتا تھا۔ اس شاطر کو جہاں موقع ملتا، وہ قادیانیت کی تبلیغ کرتا اور ختم نبوت کے بارے میں بک بک کرتا۔ ایک دن آیا کہ وہ اسی طرح بک بک کرتا مر گیا۔ قادیانیوں نے اسے مسلمانوں کے مقامی قبرستان میں دفن کرنے کا خفیہ پروگرام بنایا لیکن کسی ذریعہ سے یہ خبر مسلمانوں تک پہنچ گئی اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس ملعون کی تدفین نہ ہونے کا بندوبست کر لیا اور علاقہ کی پولیس کو بھی اطلاع کر دی۔ قادیانی خوفزدہ ہو گئے اور انھوں نے مجبوراً اس کو اس کی اپنی زمین میں دفن کر دیا۔ تدفین کے بعد قبر میں زبردست آگ لگ گئی اور یہ کیفیت تین دن تک مقامی لوگ دیکھتے رہے۔ آخر قبر پھٹ گئی اور وہاں ایک بہت بڑا گڑھا بن گیا۔ لوگ دور دور سے اس عبرت گاہ کو دیکھنے آتے۔ قادیانیوں نے اپنی بے عزتی ہوتے دیکھ کر پتھروں سے اس گڑھے کو تو بھروا دیا اور اس کے اوپر قبر کا پختہ چبوترہ تو قائم کر دیا لیکن بدبختوں نے اس ہولناک واقعے سے کوئی عبرت حاصل نہ کی۔

دیکھو گے برا حال محمد ﷺ کے عدو کا
منہ پر ہی گرا جس نے چاند پہ تھوکا

خنزیر:

جرمنی میں پاکستان سے گئی ہوئی ایک تبلیغی جماعت اپنے تبلیغی گشت میں مصروف تھی، شام ہونے کو تھی۔ جماعت نے مغرب کی نماز راستے میں آنے والی ایک مسجد میں پڑھی اور رات وہیں بسر کرنے کا ارادہ کیا۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد کے امام سے جماعت کی گفتگو ہوئی اور امام مسجد سے وقت کا مطالبہ کیا۔ امام مسجد نے جماعت کے ساتھ تین دن چلنے کا وعدہ کیا۔ صبح ہوئی تو پتا چلا کہ مذکورہ مسجد تو قادیانی عبادت گاہ ہے اور امام مسجد اس علاقے کی قادیانی جماعت کا سربراہ ہے۔ جب امام مسجد کو اس بات کا پتا چلا تو اس نے جماعت کے امیر سے کہا کہ اگرچہ قادیانی ہوں لیکن میں دین کی باتیں سیکھنے کے لیے آپ کے ساتھ چلوں گا، چنانچہ وہ جماعت کے ساتھ تین دن کے لیے اسی وقت روانہ ہو گیا۔ اسے گھر سے نکلے یہ پہلی رات تھی کہ اسے خواب آیا۔ خواب میں اس نے دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ تشریف فرما ہیں اور ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور کچھ فاصلے پر ایک خنزیر زنجیر سے بندھا ہوا ہے۔ حضور ﷺ اس قادیانی سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

''تم اس خنزیر کے پاس تو جاتے ہو، ہمارے پاس کیوں نہیں آتے''؟

خواب نے اسے ہلا کر رکھ دیا لیکن اس نے کسی سے ذکر نہ کیا۔ اگلی رات سویا تو پھر یہی خواب دیکھا لیکن اس نے خواب کی بابت کسی سے کوئی بات نہ کی۔ تیسری رات اس نے پھر خواب دیکھا کہ حضور ﷺ اسے غصے اور ناراضگی سے فرما رہے ہیں:

''تم خنزیر کے پاس تو جاتے ہو لیکن ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟''

رات بھر وہ چین سے نہ سو سکا۔ صبح ہوئی تو وہ سر جھکائے جماعت کے امیر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ماتھے پر ندامت کا پسینہ اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ وہ امیر صاحب سے کہنے لگا:

''امیر صاحب! مجھے کلمہ پڑھائیے اور مسلمان کیجئے!''

امیر صاحب خوشی سے اچھل پڑے اور اس سے پوچھا کہ اس بات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تحریک کیسے ہوئی ؟ جواباً اس نے اپنا خواب سنایا۔ سب پر کیف و مستی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اور مبارک ! مبارک ! کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ وہ نومسلم ہاتھ باندھ کر جماعت کے امیر صاحب سے درخواست کرنے لگا کہ میں اپنے گھر میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ امیر صاحب نے ساتھیوں سے مشورے کے بعد اس کی دل جوئی کے لیے دعوت قبول کر لی۔ جب جماعت اس کے گھر پہنچی تو انھیں سخت حیرانی ہوئی کہ اس کا بہت بڑا ڈرائینگ روم قادیانیوں سے بھرا ہوا تھا۔ نومسلم جماعت کے امیر صاحب سے کہنے لگا:

''میں نے اپنا مبارک خواب ان سب کو سنایا تھا اور اب یہ سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔''

تبلیغی جماعت اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی اور ہر سابق قادیانی بھی اسلام قبول کر کے اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا۔

نوٹ :

راقم کو یہ واقعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبداللطیف ایثار صاحب نے سنایا۔ اور انھیں یہ واقعہ مسلم کالونی چناب نگر کی مسجد میں ٹھہری ہوئی تبلیغی جماعت کے ایک شخص نے سنایا جو جرمنی گئی ہوئی جماعت میں شامل تھا۔

مُردے کا منہ قبلے سے پھر گیا:

آدھی کوٹ ضلع خوشاب کے نزدیک امام الدین نامی ایک قادیانی رہتا تھا۔ جب 1947ء کی طوفانی تحریک ختم نبوت اٹھی تو مسلمانوں کے غیظ و غضب کو دیکھتے ہوئے امام الدین قادیانی نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ مسلمانوں نے اس کے اسلام قبول کرنے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ امام الدین مساجد میں نماز پڑھنے لگا۔ مسلمانوں کی شادی غمی میں شرکت کرنے لگا، لیکن وہ منافق اندر ہی اندر قادیانیوں سے رابطے رکھتا اور انھیں مسلمانوں کی ساری خبروں سے آگاہ کرتا، لیکن مسلمانوں کو اس جاسوس کا پتا نہ چلتا۔ ایک دن امام الدین قادیانی بیمار ہوا اور چل بسا۔ مسلمانوں نے اسے غسل دیا، کفن پہنایا، نماز جنازہ پڑھائی، لحد تک ساتھ گئے۔ جب اسے قبر میں لٹایا گیا تو ایک مولوی صاحب قبر میں اترے اور انھوں نے اس کا چہرہ مخالف سمت سے قبلہ رخ کر دیا۔ ایک زوردار جھٹکا لگا اور مردے کا منہ دوسری طرف ہو گیا۔ مولوی صاحب نے سمجھا کہ شاید میرا پاؤں لگ گیا ہے۔ انہوں نے دوبارہ اس کا منہ قبلہ رخ کیا لیکن پھر ایک جھٹکا لگا اور منہ دوسری طرف ہو گیا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں جب تیسری دفعہ بھی اس کا چہرہ قبلے کی طرف سے ہٹ گیا تو میرے دل میں یہ القاء ہو گیا کہ یہ شخص قادیانی ہے اور اس نے صرف مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا ڈرامہ رچایا تھا۔ سارے حاضرین اس واقعہ کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے اور جلدی جلدی قبر پر مٹی ڈال کر اپنے گھروں کو بھاگ گئے۔

کالا ناگ:

بھکر کے عمر الدین سائی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک قادیانی آیا اور مجھے قادیانیت کی تبلیغ کرنے لگا۔ مرزا قادیانی کو نبی اور قادیانیت کو مذہب حق ثابت کرنے لگا۔ میں اپنی علمی بساط کے مطابق اسے جواب دیتا رہا۔ ڈیڑھ دو گھنٹے بحث کرنے کے بعد وہ چلا گیا۔ میں نے اس واقعے کا ذکر مولانا محمد نواز صاحب سے کیا۔ انھوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ مجھے قادیانیوں کے کفریہ عقائد کے متعلق بتایا اور مرزا قادیانی و مذہب قادیانیت کی سیاہ تاریخ سے آگاہ کیا۔ اس واقعے کو تقریباً ایک ہفتہ گزرا تھا کہ ایک دن میرے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہی ملعون قادیانی کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں قادیانی کتابوں کا ایک بنڈل تھا۔ اس نے کتابیں میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ ان کتابوں کا مطالعہ کرو، تمھیں بہت فائدہ ہوگا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں ان کتابوں کو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتا۔ اگر میری بیوی یا میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کو ان کی بابت پتا چل گیا تو وہ مجھے گھر سے نکال دیں گے اور پورا خاندان بائیکاٹ کر دے گا۔ اس پر وہ مجھے کہنے لگا کہ تم ''ناں'' نہ کرو، میری جوان بھتیجی ہے، میں اس کے ساتھ تمھاری شادی کر دوں گا اور میں اپنی زمین بھی تیرے نام کر دوں گا۔ میں نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ بے غیرت! تو زن اور زر کے عوض میرا ایمان خریدنا چاہتا ہے۔ میری نظروں سے دور ہو جا۔ میرا اگر جتا جواب سن کر وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا دفع ہو گیا۔ اسی رات مجھے خواب آیا کہ ایک بہت بڑا کالا ناگ میرے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ میں جس طرف بھاگتا ہوں، وہ بڑی سرعت کے ساتھ میرے پیچھے بھاگتا ہے۔ بھاگ بھاگ کر میرا سانس پھول جاتا ہے اور میں پسینے میں شرابور ہو جاتا ہوں۔ اچانک میری نظر مولانا محمد نواز پر پڑتی ہے۔ میں لپک کر ان تک پہنچ جاتا ہوں اور ان سے لپٹ کر ان سے استدعا کرتا ہوں کہ مجھے اس ناگ سے بچائیں۔ اس افترا تفری میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ دیکھا تو پسینے میں نہایا ہوا تھا۔ دل اتنی تیزی سے دھک دھک کر رہا تھا گویا سینے سے ابھی باہر نکلا۔ حواس درست ہونے پر میں نے اپنے ایک دوست کے ذریعے سے اس قادیانی کو پیغام بھجوایا کہ اگر آئندہ مجھ سے ملاقات کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔ یوں ایک خواب کے ذریعے اللہ پاک نے میری راہنمائی فرمائی۔

توکل شاہ سے درخواست دعا:

مولوی محبوب عالم صاحب صحیفۂ محبوب میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواجہ توکل شاہ انبالوی سے عرض کی کہ میں تو مرزا قادیانی کو برا جانتا ہوں، آپ کے نزدیک وہ شخص کیسا ہے؟ ان دنوں مرزا صاحب کا دعویٰ مجددیت و مہدویت سے متجاوز نہ ہوا تھا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کوتوال کی حیثیت سے شہر لاہور کا گشت کر رہا ہوں۔ ایک مقام پر مرزا غلام احمد کو دیکھا کہ کانٹوں اور گندگی میں پڑا ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ کو جنبش دی اور ڈانٹ کر کہا تیرے پاس مجددیت اور مہدویت کا کیا ثبوت ہے؟ وہ سخت اُداس اور غمزدہ دکھائی دیتا تھا۔ میرے سوال کا کچھ جواب نہ دے سکا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کوئی عمل کیا تھا، مگر پھر کسی بد پرہیزی کے باعث اس عمل سے گر گیا۔ مولوی محبوب عالم لکھتے ہیں کہ یہ تو میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ اس کے اکثر خط خواجہ توکل شاہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے، جن کا یہ مضمون ہوتا تھا کہ ''حضور میرے حق میں دعا فرمائیں''۔ خط کے سنتے ہی خواجہ صاحب کے چہرہ پر غصے کے مارے شکن پڑ جاتے تھے، مگر ضبط کر کے خاموش ہو جاتے تھے۔

(''رئیس قادیان'' جلد دوم، ص: ۱۹)

شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ:

شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ سے علماء لدھیانہ کی ملاقات ہوئی۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے مرزا قادیانی کے متعلق استخارہ کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ یہ شخص بھینسے پر اس طرح سوار ہے کہ منہ دم کی طرف ہے۔ جب غور سے دیکھا تو اس کے گلے میں زنار نظر آیا جس سے اس شخص کا بے دین ہونا ظاہر ہے۔ (فتاویٰ قادریہ)

جب ایک قادیانی کی قبر کھولی گئی:

کوٹ قیصرانی، تحصیل تونسہ، ضلع ڈیرہ غازی خان میں ایک امیر مند نامی قادیانی مر گیا۔ اس مردود کو قادیانیوں نے مسلمانوں کی مسجد کے صحن میں دفن کر دیا۔ مقامی مسلمان اس حادثے سے چیخ اٹھے۔ ان غریبوں کی احتجاجی آواز کو با اثر قادیانیوں نے دبانے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کی پکار پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کی مدد کے لیے بجلی کی سرعت سے پہنچی۔ خانقاہ تونسہ کے چشم و چراغ خواجہ مناف صاحب بھی میدان میں آ گئے۔ جلوس نکالے گئے، کانفرنسیں ہوئیں اور حکومتی حکام سے مطالبہ کیا کہ قادیانی مردے کو مسجد سے نکالا جائے۔ حکومت نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹال مٹول کے ہتھیاروں سے کام لیا، لیکن عوام کے طوفانی احتجاج کے سامنے حکومت بے بس ہوگئی اور اسے مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم کرنا ہی پڑا۔ چوہڑوں کے ذریعے سے مردود کی قبر کشائی کی گئی۔ جونہی قبر کھلی، بدبُو کے طوفان اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس شدت کی بو کہ لوگوں کے سر چکرا گئے اور آنکھوں سے پانی نکل گیا۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ غلیظ اور کٹا پھٹا لاشہ باہر نکالا تو مارے خوف کے چوہڑے بھی کانپ گئے۔ لاش قادیانیوں کے حوالے کر دی گئی، جنہوں نے چوہڑوں کے ذریعے ہی اسے اپنے گھر کے صحن میں دفن کر دیا۔ لیکن چند دنوں میں گھر میں ایسا تعفن پھیلا کہ گھر میں رہنا مشکل ہوگیا۔ آخر قادیانیوں نے تنگ آ کر اسے وہاں سے اکھیڑ کر اپنے کھیتوں میں دفن کر دیا۔ چشم دید گواہ کہتے ہیں کہ جب دوسری مرتبہ قادیانی کی لاش کو نکالا گیا تو اس کی بدبو کئی میل دور تک گئی اور لوگ کئی دنوں تک اس بدبو کو محسوس کرتے رہے۔ اس عبرتناک واقعے کو دیکھ کر کئی قادیانی مسلمان ہوگئے، جن میں سے کچھ مردے کے خاندان میں سے بھی تھے۔

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

مرزا قادیانی کو چوہڑے کی شکل میں دیکھا:

مجوکہ ضلع خوشاب کے جناب ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں کہ میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ہمارے گھر کے قریب ایک قادیانی مبلغ غلام رسول رہتا تھا۔ ایک دن اس نے مجھے قادیانیت کی دعوت دی اور پڑھنے کے لیے قادیانی لٹریچر بھی دیا۔ میری عمر بھی پختہ نہ تھی اور مذہبی تعلیم بھی واجبی سی تھی۔ اس کی دجالی گفتگو سننے اور گمراہ کن لٹریچر پڑھنے کے بعد شیطان نے میرے دل میں وسوسہ پیدا کر دیا کہ کہیں قادیانی جماعت سچی ہی نہ ہو۔ عشاء کی نماز پڑھ کر بستر پر لیٹے یہی سوچتے سوچتے سوگیا۔ رات میں نے خواب میں مرزا قادیانی کو انتہائی غلیظ اور کریہہ الصورت چوہڑے کی شکل میں دیکھا۔ صبح بیدار ہوا تو زبان پر استغفار کے جملے جاری تھے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور قادیانی مبلغ کے گھر جا کر اس کا لٹریچر اس کے منہ پر دے مارا۔

سر ظفر اللہ کا ہولناک انجام:

فتنہ قادیانیت کا پوپ سر ظفر اللہ بستر مرگ پر بے ہوش پڑا ہے۔ کبھی کبھی معمولی سی آنکھیں کھول کر اپنے اردگرد کھڑے لوگوں کو ہلکی سی نظر دیکھ لیتا ہے۔ کھانے پینے سے عاجز ہے۔ غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے گلوکوز کی بوتلیں چڑھا رکھی ہیں۔ لیکن گلوکوز کا پانی پیلے رنگ کا محلول بن کر منہ کے راستے باہر نکل جاتا ہے۔ اور اس پیلے رنگ کے محلول سے پاخانے جیسی بدبو اٹھ رہی ہے۔ ڈاکٹر ٹشو پیپر سے بار بار اس غلاظت کو صاف کر رہے ہیں لیکن غلاظت رکنے کا نام نہیں لیتی۔ سر ظفر اللہ بستر پر پیشاب کر رہا ہے۔ کمرے میں اس شدت کی بدبو ہے کہ ٹھہرنا مشکل ہے۔ بدبو اور دیگر حفاظتی تدابیر کو مدنظر رکھتے ہوئے قادیانی ڈاکٹروں نے اپنے منہ پر ماسک چڑھا رکھے ہیں۔ عام ملاقات پر سخت پابندی ہے کیونکہ سر ظفر اللہ کا یہ ہولناک انجام دیکھ کر کوئی بھی قادیانی، قادیانیت سے تائب ہوسکتا ہے۔ اسی حالت میں ظفر اللہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے۔ لیکن مرنے کے بعد بھی اس کے منہ سے غلاظت جاری رہتی ہے جس سے بچنے کے لیے قادیانی ڈاکٹر اس کا منہ کھول کر گلے میں روئی کا گولہ ٹھونس دیتے ہیں۔ لیکن خدائی عذاب اس گولے سے کہاں رکتا ہے!!!

روشنی مل گئی:

سرحد کے نامور عالم دین دارالعلوم پشاور صدر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ تبلیغی جماعت کا ایک وفد غلطی سے قادیانیوں کے ''مرزا ڑے'' میں چلا گیا۔ قادیانیوں نے جب تبلیغی جماعت کو دیکھا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں وہاں سے نکال دیا جس پر جماعت کے امیر نے قادیانیوں سے کہا کہ ہم آپ کو بالکل دعوت نہیں دیتے مگر آپ لوگ ہمیں یہاں صرف تین دن قیام کرنے کی اجازت دے دیں۔ ہم اپنی نمازیں پڑھیں گے اور تمھارے کسی کام میں مخل نہ ہوں گے۔ جس پر قادیانیوں نے اجازت دے دی۔ جب تین دن ہو گئے تو جماعت کے امیر نے اللہ کے حضور گڑگڑا کر رونا شروع کیا کہ اے اللہ! ہم سے وہ کون سا گناہ ہو گیا کہ ہمیں یہاں بیٹھے تین دن ہو چکے ہیں، ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ تبلیغ میں جانے کے لیے تیار نہ ہوا۔ ابھی وہ مصروف دعا تھے کہ ایک شخص آیا جو قادیانی جماعت کا امیر تھا۔ اس نے جب امیر صاحب کو روتے دیکھا تو پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ امیر صاحب نے فرمایا کہ ہم اللہ کے راستے میں اس کے سچے دین کی تبلیغ کے لیے تین دن سے یہاں قیام پذیر ہیں لیکن کوئی ایک شخص بھی ہمارے ساتھ جانے کے لیے تیار نہ ہوا۔ جس پر اس قادیانی نے کہا کہ یہ تو معمولی بات ہے، میں تین دن کے لیے آپ کے ساتھ جاتا ہوں لیکن میری ایک شرط ہے کہ آپ مجھے کسی قسم کی دعوت نہ دیں گے۔ چنانچہ معاہدہ ہو گیا اور وہ قادیانی ان کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ تیسری رات اس نے ایک خواب دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو اس قادیانی نے جماعت کے امیر صاحب سے کہا کہ آپ مجھے کلمہ پڑھائیں اور مسلمان بنائیں۔ جس پر امیر جماعت نے کہا کہ ہم معاہدے کے پابند ہیں، آپ کو کلمہ پڑھنے پر مجبور نہیں کر سکتے مگر آپ یہ بتائیں کہ یہ تبدیلی کیوں آئی؟ اس نے کہا میں نے خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے ایک کتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تم میرے عاشقوں کے ساتھ پھرتے ہو اور اس کتے کو بھی مانتے ہو! وہ کتا مرزا قادیانی تھا۔ اس پر امیر جماعت نے اسے کلمہ پڑھایا اور سینے سے لگایا۔ جب اس شخص نے واپس اپنے گاؤں جا کر یہ واقعہ کچھ اور قادیانیوں کو سنایا تو وہ بھی مسلمان ہوئے۔ یہ واقعہ مولانا حسن جان نے حضرت مولانا قاری محمد طیب سے سنا۔

قبر میں زلزلہ:

بھارت کے صوبہ بہار کے حکیم محمد حسین نے خواب دیکھا کہ مرزا قادیانی کی قبر میں تدفین ہو گئی ہے۔ لوگ مٹی ڈال کر گھروں کو چل رہے ہیں۔ قبر میں سخت اندھیرا اور خوف ہے۔ اللہ کے فرشتے سوال جواب کے لیے آ پہنچے ہیں۔ مرزا قادیانی سخت گھبرایا ہوا ہے اور تھر تھر کانپ رہا ہے۔ اللہ کے فرشتے اس سے سوال کر رہے ہیں اور جواب میں وہ اول فول بک رہا ہے۔ قبر میں قریب ہی شیطان کھڑا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کو کہہ رہا ہے کہ اے مرزا قادیانی! تو میرا بہترین ساتھی تھا۔ تو نے میرے مشن کے لیے بہت کام کیا۔ شب و روز محنت کر کے لوگوں کو گمراہ کیا۔ مجھے تیری موت کا بہت دکھ ہوا لیکن آج اس مشکل میں میں تیرے کسی کام نہیں آ سکتا۔ یہ عذاب تو اب تجھے سہنا ہی پڑے گا۔ یہ کہا اور شیطان غائب ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مرزا قادیانی سخت ترین عذاب میں مبتلا ہو گیا اور اس کی چیخوں سے قبر میں ایک زلزلہ بپا ہو گیا۔

آتش فشاں ہے زمین ایسی جگہوں سے کہ جہاں
لقمہ خاک ہوئے زہر اگلنے والے!

قادیانیت سے رہائی:

بھارت کے سید عبدالغفار کہتے ہیں کہ میں قادیانیوں کے ہاں ملازمت کرتا تھا۔ ان کی صحبت اور تبلیغ کی وجہ سے میں بھی قادیانی ہو گیا۔ مجھے قادیانی ہوئے ابھی تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ ایک رات مجھے خواب میں ایک بزرگ نظر آئے۔ انھوں نے مجھے کہا کہ مرزا قادیانی دجال اور کذاب تھا، تو قادیانی بن کر کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہا ہے؟ سید عبدالغفار کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ خواب قادیانیوں کو سنایا۔ قادیانی میرا خواب سن کر بجائے پریشان ہونے کے بہت خوش ہوئے اور مجھے کہنے لگے کہ تم کتنے خوش نصیب ہو کہ تمھیں قادیانی ہوتے ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگوں کی زیارتیں ہونا شروع ہوگئی ہیں، حالانکہ اس سے قبل تمھیں کبھی زیارت نہ ہوئی تھی۔ میں ان کی تاویل کے پھندے میں پھر گرفتار ہو گیا۔ کچھ دنوں بعد پھر مجھے خواب آیا۔ میں نے ریچھ کی شکل والا ایک شخص دیکھا۔اس کی کھال جلی اور ادھڑی ہوئی تھی۔ پاؤں میں بھاری زنجیریں پڑی ہوئی تھیں۔ گلے میں آگ کا سرخ طوق تھا۔ دو آدمی، جن کے ہاتھوں میں بڑے مضبوط کوڑے تھے، اسے تڑاخ تڑاخ پیٹ رہے تھے۔ یہ منظر بڑا ہولناک تھا۔ میں نے دیکھا کہ کچھ فاصلے پر وہی بزرگ کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے اور اسے کیوں عذاب دیا جا رہا ہے؟ وہ بزرگ فرمانے لگے یہ شخص مرزا قادیانی ہے اور اگر تم نے اسے نہ چھوڑا تو تمھارا بھی یہی حشر ہوگا۔ نیند سے بیدار ہوا تو پسینے میں شرابور تھا اور تھر تھر کانپ رہا تھا۔ میں نے مولانا محمد علی مونگیروی رحمہ اللہ کا نام سن رکھا تھا، فوراً ان کے ہاں حاضر ہوا۔ جب وہاں پہنچا تو میں یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ خواب میں مجھے نصیحت کرنے والے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے۔ وہ مولانا محمد علی مونگیروی رحمہ اللہ تھے۔ فوراً توبہ کی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوگیا۔

مرزے کی قبر:

جناب سراج الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں مرزائی تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ قادیان میں مرزا قادیانی کی قبر پر کھڑا ہوں۔ اچانک مجھے اس کی قبر پر ایک تختی نظر آئی جس پر لکھا تھا کہ «فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا» بس یہ تحریر پڑھ کر کانپ اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی مرزا کی قبر پر چغد اور گدھ کی شکل میں جانور نظر آئے۔ میں بیدار ہوا اور سجدے میں گر گیا کہ قدرت حق نے میری دستگیری فرمائی اور مسلمان ہوگیا۔

قادیانیت سے توبہ:

ایک شخص جیون خان ساکن تلونڈی موسیٰ خان ضلع سیالکوٹ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں شومئی قسمت سے قادیانی ہو گیا۔ ایک رات خواب دیکھا کہ ایک کارواں حج کے لیے مکہ مکرمہ جا رہا ہے۔ میں بھی کارواں میں شامل ہوگیا۔ کارواں بخیریت مکہ مکرمہ پہنچا اور ہم حرم کعبہ میں پہنچ گئے۔ اذان ہوئی، ہم سب وضو کر کے نماز کے لیے کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اچانک ایک قوی ہیکل انسان نمودار ہوا اور اس نے بڑی قوت سے مجھے گردن سے آ دبوچا اور میرا منہ موڑ کر دوسری طرف کر دیا۔ بے تحاشا مارنا شروع کر دیا۔ چہرہ لہولہان کر دیا۔ دائیں بائیں کی پسلیاں توڑ دیں۔ میں نے مار کھاتے کھاتے پوچھا کہ یہ مجھے کس جرم کی سزا مل رہی ہے؟ اس نے نہایت گرجدار آواز میں جواب دیا کہ تم مرزائی ہو، تمھارا کعبے سے کیا تعلق؟ تم مرزے کے گھر کی طرف منہ کرو، تمھارا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ جیون خان کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ہی زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔ پورے محلے کے لوگ اکٹھے ہو کر آ گئے۔ مجھے سہارا دیا اور بٹھایا۔ میں سخت خوف کی حالت میں تھا اور مجھ پر کپکپی طاری تھی۔ لوگوں نے مجھ سے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے کہا پہلے میرے جسم کو دباؤ، میرا جوڑ جوڑ درد کر رہا ہے۔ لوگوں نے میرے سارے جسم کو دبانا شروع کیا۔ کچھ دیر کے بعد اوسان بحال ہوئے تو میں نے سب کو واقعہ سنایا اور فوری طور پر قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوگیا۔

مرزا قادیانی کی قبر پر کتے کا پیشاب:

جناب عبدالسلام دہلوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے مرزائی بنانے کے لیے قادیانیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن میں ان کے قابو میں نہ آیا۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے میرے دماغ میں سوال اٹھا کہ مجھے قادیان جانا چاہیے۔ میں نے فوراً قادیان کی تیاری شروع کر دی اور اگلے دن قادیان جا پہنچا۔ قادیان میں قادیانی مجھے بڑے تپاک سے ملے۔ مہمان خانہ میں ٹھہرایا گیا اور خوب خاطر مدارات کی گئی۔ مرزا بشیر الدین سے میری ملاقات بھی کرائی گئی۔ سوال و جواب کی نشست بھی جمتی رہی لیکن میرا دل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطمئن نہ ہوا۔ایک دن عصر کی نماز کے بعد میں سیر کے لیے نکلا۔اچانک میرے ذہن میں خیال آیا کہ مجھے ان کا بہشتی مقبرہ ضرور دیکھنا چاہیے۔ بہشتی مقبرے میں جا پہنچا۔بہشتی مقبرے میں داخل ہوتے ہی میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں چار پانچ کتے آپس میں کھیل رہے تھے اور ان میں سے ایک کتا ایک قبر پر پیشاب کر رہا تھا۔میں نے آگے بڑھ کر اس قبر کے کتبے کو پڑھا تو وہ مرزا قادیانی کی قبر تھی۔میرا دل بول اٹھا کہ یہ قبر کسی مہدی، مسیح یا نبی کی نہیں ہو سکتی۔میں استغفار پڑھتا، ڈرتا ڈرتا واپس آ گیا۔رات قادیان میں ہی گزاری، جو آنکھوں میں بسر کی اور صبح ہوتے ہی اس منحوس بستی سے کوچ کر گیا۔

ایک قادیانی کو آتش جہنم میں دیکھا:

جناب جاوید اختر رضوی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے گاؤں بھوتہ ضلع گجرات میں ایک قادیانی خاندان رہتا ہے۔اس خاندان کا ایک نوجوان، جو آنکھوں سے نابینا ہے اور گاؤں والے نابینا ہونے کی وجہ سے اسے حافظ کے نام سے پکارتے ہیں، ایک رات اس نابینا نوجوان کو خواب آیا۔اس نے دیکھا کہ اس کا دادا آتش جہنم میں بری طرح جل بھن رہا ہے اور بری طرح چلا رہا ہے اور اپنے نابینا پوتے سے کہہ رہا ہے کہ میرے بیٹے، یعنی اپنے باپ سے کہو کہ قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لو ورنہ تمھارا انجام بھی مجھ سا ہو گا۔اس نے یہ خواب اپنے والد صاحب کو سنایا۔اسے یہ خواب مسلسل تین دن تک آتا رہا اور وہ اپنے باپ کو سناتا رہا۔لیکن باپ کسی مُعبّر سے تعبیریں پوچھنے کی باتیں کرتا رہا۔آخر وہ نابینا نوجوان قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گیا اور اب اللہ کے فضل سے اس نے قرآن پاک بھی حفظ کر لیا ہے۔ پہلے جس نوجوان کو لوگ نابینا ہونے کی وجہ سے حافظ کہتے تھے، اب اسے قرآنِ پاک کا حافظ ہونے کی وجہ سے حافظ صاحب کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے استقامت عنایت فرمائے۔(آمین)

قبر سانپوں سے بھر گئی:

محمد رمضان صاحب گجرات کے رہنے والے ہیں اور آج کل سیالکوٹ میں قیام پذیر ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ سیالکوٹ میں ایک بڑا گستاخ قادیانی رہتا تھا۔قدرت نے دولت بھی خوب دے رکھی تھی، جس نے اسے انتہائی متکبر بنا رکھا تھا۔میں اکثر قبروں کی کھدائی کا کام کرتا تھا۔ایک دن کچھ قادیانی میرے پاس آئے اور مجھے قبر کھودنے کو کہا اور بتایا کہ فلاں قادیانی مر گیا ہے۔میں نے اس قادیانی کی قبر کھودی۔لیکن جب اس گستاخ رسول کو دفنانے لگے تو مجھ سمیت جنازے میں شامل تمام مرزائیوں نے یہ منظر دیکھا کہ اس کی قبر آہستہ آہستہ سانپوں سے بھرنے لگی اور تھوڑی دیر میں سانپ ہی سانپ ہو گئے۔قادیانیوں نے مجھے دوسری جگہ قبر کھودنے کے لیے کہا۔میں نے جب دوسری جگہ قبر کھودی تو قبر سے ڈراؤنی آوازیں آنے لگیں اور آگ کی چنگاریاں نکلنے لگیں۔سب لوگ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔آخر اس مردود کو اسی قبر میں دفن کر دیا گیا۔

قادیانیوں کی زندگانی بھی ہے کتنی خراب
دنیا میں پھٹکار آخرت میں عذاب

قادیانی کی قبر پر آگ کے گولے:

روڈہ ضلع خوشاب میں ایک انتہائی گستاخ قادیانی حاجی ولد موندا رہتا تھا۔وہ انتہائی فحش گالیاں بکتا تھا۔گلی کوچوں میں اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتا۔اس کی ناپاک زندگی کی جھلکیاں اور شامیں اس غلاظت سے اٹی پڑی تھیں۔یہ اس وقت کی بات ہے جب قادیانیوں کو ابھی آئینی طور پر کافر قرار نہیں دیا گیا تھا اور قادیانی حج پر جا سکتے تھے۔یہ رذیل بھی مسلمانوں کے ساتھ مکہ مکرمہ چلا گیا۔وہ وہاں بھی اسلام اور مسلمانوں کا تمسخر اڑاتا۔جگہ جگہ پر کھسیانی ہنستی ہنستا۔قہقہے لگاتا اور بکواس کرتا کہ میں تو یہاں صرف سیر کرنے آیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوں کیونکہ اب حج تو صرف ربوہ میں ہوتا ہے۔

یہ گستاخ رسول جب مرا تو اسے قادیانیوں کے الگ قبرستان میں دفن کیا گیا۔سورج غروب ہونے کے بعد جلد ہی رات کا اندھیرا پہلے کی نسبت قدرے گہرا ہونا شروع ہو گیا۔رات کو اردگرد کی آبادیوں نے یہ خوفناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ چشم دید گواہ آج بھی اس واقعے کے شاہد ہیں کہ آگ کا ایک بہت بڑا سرخ گولہ عین اس کی قبر کے اوپر آ کر گرا اور غائب ہو گیا۔پھر پے در پے گولے برسنے لگے اور رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔اپنی آنکھوں سے اس قادیانی مردود کی قبر پر آگ برستے دیکھ کر بھی قادیانیوں کو کوئی عبرت نہ ہوئی، شاید ان کے دلوں پر تالے پڑے تھے۔

خلیفہ بشیر الدین کا عبرتناک انجام:

موت سے خاصا عرصہ پہلے قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین درجنوں بیماریوں کا شکار ہو چکا تھا۔زنا کاری اور شراب نوشی نے دماغ کا انجر پنجر ہلا دیا تھا۔فالج نے رہی سہی کسر نکال دی تھی۔ اللہ کے عذاب نے اسے کس طرح اپنے خوفناک جبڑوں میں پھنسایا ہوا تھا، چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

① جب نام نہاد نماز کا وقت ہوتا تو مرزا بشیر الدین کو لا کر مصلّیٰ امامت پہ کھڑا کر دیا جاتا۔بشیر الدین کبھی ہاتھ باندھ لیتا کبھی چھوڑ دیتا۔کبھی سجدے کھا جاتا اور کبھی سجدوں پہ سجدے کیے جاتا۔کبھی رکوع غائب ہو جاتے، کبھی چار کے بجائے دو رکعتیں اور کبھی دو کے بجائے چار رکعتیں پڑھ جاتا۔وہ منہ میں اول فول بکتا رہتا۔کوڑھ دماغ قادیانی اس کے پیچھے کھڑے اس کی حرکات دہراتے رہتے لیکن کیا مجال کہ کوئی اس کے سامنے زبان کھول سکے۔

② مرزا بشیر الدین ایک قادیانی جلسے سے خطاب کر رہا تھا۔ ایک موقع پر وہ کہنے لگا: ''جب پاکستان بنا تھا تو اس وقت میری عمر ۴۹ سال تھی اور آج میری عمر ۱۰۵ سال ہے۔''

باقی سامعین کو تو بولنے کی ہمت نہ ہوئی، صرف ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا ''مرزا بشیر الدین تیرا معاملہ ختم ہو گیا''۔یہ کہا اور جلسے سے چل دیا۔

③ جب مرزا بشیر الدین کی حالت زیادہ بگڑ گئی تو اسے ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔کمرے میں پاخانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ پاخانے کا کچھ حصہ کھا جاتا اور کچھ حصہ منہ پر مل لیتا۔کمرے میں چیختا چلاتا اور ڈراؤنی آوازیں نکالتا۔کچھ دنوں کے بعد اس نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا کہ مجھے میرے باپ کے پاس قادیان لے چلو۔بڑے قادیانیوں نے اس کے شور سے تنگ آ کر ایک رات جب وہ سو رہا تھا، اس کے کمرے میں مٹی کی ایک ڈھیری بنا دی اور اسے کہا کہ یہ تیرے باپ کی قبر ہے۔وہ قبر پہ بچھ بچھ جاتا۔کبھی قبر کی مٹی اپنے سر میں ڈالتا اور کبھی منہ میں ڈالتا۔آخر ایک دن سر ظفر اللہ کے کہنے پر یہ قبر ہٹا دی گئی۔

④ اب بشیر الدّین چلنے پھرنے سے قاصر ہو چکا تھا۔اٹھنے بیٹھنے کی بھی ہمت نہ تھی۔وہ نیم جاں لاشے کی طرح چارپائی پر پڑا رہتا لیکن کبھی کبھی وہ اچانک کروٹیں لینا شروع کر دیتا اور دھڑام سے بستر سے نیچے گر جاتا، جس سے اس کو چوٹیں بھی آتیں۔اسے گرنے سے بچانے کے لیے اس کی چارپائی کے گرد لکڑی کی دیواریں لگا کر اسے جنازے والی چارپائی جیسا بنا دیا گیا۔

⑤ باغی ختم نبوت مرزا بشیر الدین کے لا علاج امراض پر قادیانیوں نے کروڑوں روپے خرچ کیے۔ہوائی جہاز کے ذریعے بیرون ممالک سے بہترین سے بہترین ادویہ منگوائیں۔اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹروں کو علاج کے لیے بلایا۔ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہر نفسیات کو جب علاج کے لیے بلایا گیا تو اس نے کہا کہ مریض کے جسم کے علاوہ اس کے خیال میں بھی فالج نفوذ کر چکا ہے، اس لیے وہ قادیان کو یاد کر کر کے روتا ہے۔ اس کے خیالات کو ہٹانے کے لیے ڈاکٹر نے اس کے لیے نسخہ تجویز کیا کہ مریض ایک گیند لے کر اسے دیوار پر مارے، پھر پکڑے، پھر مارے اور دن میں کئی مرتبہ یہ مشق کرے۔ اس سے اس کے خیالات کا رخ بدل جائے گا۔ لیکن جب ڈاکٹر کو یہ بتایا گیا کہ مریض چلنے پھرنے کے قابل نہیں تو پھر ڈاکٹر نے اس کے متبادل یہ علاج بتایا کہ مریض ربڑ کا گیند اپنے پاؤں کی محراب کے نیچے رکھ کر اسے دن میں کئی مرتبہ گھمائے۔ لیکن مریض یہ مشق کرنے کے بھی قابل نہیں تھا، لہٰذا ڈاکٹر مذکورہ کا علاج چھوڑ دیا گیا۔

⑥ گستاخ رسول مرزا بشیر الدین کے علاج کے لیے بیرون ملک سے ایک بہت بڑے ہیومیو پیتھک ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے مرزا بشیر الدین کا تفصیلی معائنہ کیا اور یہ کہہ کر چلا گیا: ''میں بیماری کا علاج تو کر سکتا ہوں لیکن خدائی پکڑ کا علاج نہیں کر سکتا۔''

⑦ انھی لا علاج اور مہلک بیماریوں کے ہاتھوں سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بشیر الدین جہنم واصل ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ آخری وقت میں کتے کی طرح بھونکنے لگا تھا۔ وہ شام کے سات بجے مردار ہوا لیکن اس کی موت کا اعلان رات کے دو بجے کیا گیا۔ موت کا اعلان سات گھنٹے بعد کیوں کیا گیا؟ سات گھنٹے تک یہ خبر قصر خلافت سے باہر کیوں نہ آئی؟ وجہ یہ تھی کہ بشیر الدین کئی مہینوں سے نہایا نہیں تھا۔ ناخن، داڑھی اور سر کے بال نہیں کٹوائے تھے۔ جسم پر غلاظت کی پپڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ قادیانی جب اسے ان امور کے بارے میں کہتے تو وہ انھیں ننگی گالیاں دیتا۔ مرنے کے بعد بشیر الدین کے جسم کو رگڑ رگڑ کر دھویا گیا، ناخن کاٹے گئے، سر اور داڑھی کے بالوں کو کاٹ کر آراستہ کیا گیا۔ جسم کی بدبو ختم کرنے کے لیے بہترین خوشبوئیات چھڑکی گئیں، چہرے پر پوڈر لگایا گیا، ہونٹوں پر ہلکی ہلکی سرخی سجائی گئی۔ اس کے علاوہ منہ پر چمک پیدا کرنے والے کیمیکلز لگائے گئے۔ (یعنی مُردے کا میک اَپ کیا گیا) اور اس کی چارپائی باہر دالان میں رکھ دی گئی۔ مرکری کا ایک بلب اس کے سر کی طرف اور دوسرا پاؤں کی طرف روشن کر دیا گیا۔ جب مرکری کے بلب کی شعاعیں اس کے چمکیلے کیمیکلز لگے منہ پر پڑتیں تو اس کا بدبو دار منہ چمکتا اور قادیانی شکاری سادہ لوح قادیانیوں سے کہتے کہ دیکھو جی! حضرت صاحب پر کیسا روپ چڑھا ہے؟ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

مرزا قادیانی کا انجام:

قانون قدرت ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کے راستے پر چلتا ہے تو قدرت اس کے راستے میں ایک چھوٹی سی رکاوٹ رکھ دیتی ہے۔ اگر وہ اسے پھلانگ کر نکل جائے تو پھر اس سے بڑی رکاوٹ رکھ دی جاتی ہے۔ اگر وہ اسے بھی روندتا ہوا نکل جائے تو رکاوٹ اور بڑی کر دی جاتی ہے۔ اگر شاہراہ معصیت کا مسافر قدرت کی رکھی ہوئی چھوٹی بڑی رکاوٹوں کو توڑتا، روندتا نکل جائے تو پھر اسے کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی جب جھوٹی نبوت کے لیے دعوے بازی شروع کرتا ہے تو قدرت اس کے راستے میں سینکڑوں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے لیکن وہ کھونٹا توڑ کر بھاگنے والی بھینس کی طرح شاہراہ کفر وارتداد پر سرپٹ بھاگتا ہی چلا جاتا ہے اور ان ساری رکاوٹوں کو توڑتا ہوا آخر کار جہنم میں جا گرتا ہے۔

مرزا قادیانی کو انتہائی خوفناک ہیضہ ہوا۔ منہ اور مقعد دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستوں سے غلاظت بہنے لگی۔اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ رفع حاجت کے لیے لیٹرین تک جاسکے،اس لیے چارپائی کے پاس ہی غلاظت کے ڈھیر لگ گئے۔مسلسل پاخانوں اور الٹیوں نے اس قدر نچوڑ کر رکھ دیا کہ بمشکل لٹرین تک پہنچا اور وہاں اسہال کر کے اپنی ہی غلاظت پر منہ کے بل گرا اور زندگی کی بازی ہار گیا۔کائنات میں شاید ہی کسی کو ایسی ہولناک اور عبرتناک موت آئی ہو۔یعنی موت آئی تو وہ بھی ٹٹی خانے میں۔تدفین کے وقت منہ سے غلاظت بہتی رہی جسے بڑی کوشش کے باوجود بند نہ کیا جاسکا۔جس تابوت میں مرزے کا جنازہ لاہور سے قادیان گیا،اس پر زندہ دلان لاہور نے کوڑے کرکٹ اور غلاظت کی ٹوکریاں پھینکیں ، پھر اس تابوت اور تابوت میں پڑے بھوسے کو حکومت نے آگ لگوا کر خاکستر کرادیا تاکہ اس تابوت سے علاقے میں کوئی بیماری نہ پھیل جائے۔

حکیم نورالدّین کا انجام:

سب سے پہلے جس خبیث الفطرت انسان نے مرزا قادیانی کی نبوت کو تسلیم کیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی ، وہ حکیم نورالدین تھا۔ قادیانی جماعت میں مرزا قادیانی کے بعد اس کا مقام ہے۔مرزا قادیانی کی موت کے بعد وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پہلا خلیفہ کہلایا۔قادیانی اسے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر قرار دیتے ہیں۔(نعوذ باللہ) ساری زندگی سائے کی طرح مرزا قادیانی کے ساتھ رہا اور بناسپتی نبوت کی منصوبہ سازی میں پیش پیش رہا۔ایک دن گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں جارہا تھا کہ گھوڑے کی پیٹھ سے زمین پر ایسا پٹخا جس سے ٹانگ ٹوٹ گئی۔زخم ٹھیک نہ ہوا اور بگڑ کر گنگرین ہو گئی۔اسی حالت میں اس کی بیوی کسی کے ساتھ فرار ہوگئی۔جوان بیٹے کو بشیرالدین نے قتل کرادیا۔اور اسی قاتل نے خلافت حاصل کرنے کے لیے اس کی بیٹی سے شادی رچائی۔مرزا بشیرالدین نے باقی بیٹوں کو حکم دے کر جماعت سے نکال دیا۔آخری وقت میں زبان بند ہوگئی اور چہرہ مسخ ہوگیا۔اسی حالت میں ختم نبوت کا غدّار اس جہان فانی سے اپنی بقایا سزا پانے کے لیے اس دار باقی میں پہنچ گیا۔

مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ کی قادیانیت سے توبہ:

مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ کالج میں پڑھتے تھے کہ تحریک خلافت چلی۔کالج کو خیرباد کہہ کر تحریک خلافت میں شامل ہوگئے۔خلافت کمیٹی بٹالہ کے زیر ہدایت گورداسپور ضلع بھر میں خوب تحریک کا کام کیا۔ بالآخر گورداسپور کی عدالت میں تقریریں کرنے پر مقدمہ چلا۔ایک سال کی سزا ملی جو گورداسپور کی جیل میں کاٹی۔رہا ہوئے تو آریہ سماج اور شُدھی کی تحریک کے مقابلے پر کام کرنے کا عزم کیا۔اور ان کی بدقسمتی کہ مرزائیوں کے ہتھے چڑھ گئے،اور ان کی نام نہاد تبلیغ اسلام کے دام تزویر میں پھنس گئے۔مرزے کی بیعت کی۔انجمن کے کالج میں داخل ہو گئے۔سنسکرت، وید وغیرہ بھی اسی دوران پڑھے۔سیکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن ،ایڈیٹر ''پیغامِ صلح'' لاہور وغیرہ کے اہم عہدوں پر فائز ہوئے ،اور آٹھ سال تک لاہور میں مرزائیوں کے مبلغ کی حیثیت سے مرزائی عقائد کی تبلیغ کرتے رہے۔بالاخر ترک مرزائیت کرنے پر خود لکھتے ہیں:

''اللہ رب العزت نے فضل فرمایا۔۱۹۳۱ء کے وسط میں چند خواب دیکھے،جن میں مرزا قادیانی کی نہایت گھناؤنی شکل دکھائی دی اور اسے بری حالت میں دیکھا۔آخر کار ان خوابوں سے متاثر ہو کر فیصلہ کیا کہ خداوند کریم کو حاضر و ناظر سمجھ کر،محبت و عداوت کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کی مشہور تصنیفات کا مطالعہ کیا جائے۔خالی الذہن ہو کر جوں جوں مطالعہ کرتا گیا،مرزا کی صداقت مشتبہ ہوتی گئی۔یہاں تک کہ مجھے یقین کامل ہوگیا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔''

ان خوابوں کی تفصیل مولانا عبدالرحیم اشعر کی زبانی سُنیے، جو حضرت موصوف کے نامور شاگرد اور رفیق سفر اور مجلس کے ساتھی رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مناظر اسلام ہوئے۔آپ کہتے ہیں کہ حضرت مولانا لال حسین اختر استاذی مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک رسی ہے جس کا ایک سرا میرے ہاتھ میں اور دوسرا مرزا قادیانی کے ہاتھ میں ہے۔وہ مجھے اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ آئے اور انھوں نے کوئی چیز مار کر درمیان سے رسی کاٹ ڈالی۔یک دم دھڑام ہوا۔میں گھبرایا تو بزرگ نے کہا کہ وہ دیکھو مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے۔میں نے دیکھا تو آگ کے الاؤ میں مرزا قادیانی جل رہا تھا اور اس کی شکل خنزیر کی سی تھی۔

دوسری دفعہ خواب میں دیکھا کہ جہنم میں مرزا قادیانی خنزیر کی شکل میں رسیوں سے جکڑا ہوا جل رہا ہے۔میں ڈر گیا۔غیب سے آواز آئی کہ یہ شخص مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے سب اسی طرح جلیں گے۔تم بچ جاؤ۔چنانچہ یکم فروری ۱۹۳۲ء کو مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

عبدالکریم قادیانی کا انجام:

جسم کا موٹا، قد کا چھوٹا، نیت کا کھوٹا، مرزا قادیانی کے استنجے کا لوٹا۔ایک آنکھ نہیں تھی، ایک کان نہیں تھا، ایک بازو نہیں تھا، بے ڈھبے چہرے پر چیچک کے داغ تھے، سر کے ایک طرف کے بال کچھ یوں اڑے ہوئے جیسے جل گئے ہوں، ایک پاؤں کی ہڈی تھوڑی سی ٹیڑھی، نیم وا آنکھیں جنھیں دیکھ کر پتا بھی نہیں چلتا تھا کہ سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے۔پیٹ اس انداز سے پھولا ہوا جیسے بکرے کو اپھارا ہو جائے۔اگر یہ نقوش اور خدوخال کسی مصور کو دے دیے جائیں تو جو لاجواب تصویر بنے گی وہ عبدالکریم ہوگا۔اس کی شکل اور وجود کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے جسم سے نکلنے والی لعنتی شعاعوں کو سب سے زیادہ اس نے اپنے وجود میں جذب کیا ہے۔سیالکوٹ کا رہنے والا تھا۔حکیم نور الدین مرتد کی ارتدادی تبلیغ سے مرتد ہوا اور حکیم نور الدین مرتد اس کے ایمان کا ڈاکو ٹھہرا۔بڑا جوشیلا مقرر تھا۔جب زیادہ جوش میں آتا تو منہ سے جھاگ اور تھوک کا سلسلہ شروع ہو جاتا جس سے قریبی سامعین خوب مستفید ہوتے۔جب زیادہ جوش میں آتا تو اپنے ''باقی ماندہ'' اعضاء کو یوں حرکت دیتا کہ ابھی اڑ کر سامنے والی دیوار پر جا بیٹھے گا۔مرزا قادیانی پہ یوں فدا تھا جیسے شیطان مرزے پہ فدا تھا۔اپنے نام نہاد جمعے کے خطبے میں مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول کہتا۔اور دجل وفریب کی کالی اور زہریلی زبان سے قرآن وحدیث سے اس کی نبوت ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کرتا۔ایک دن عبدالکریم کے جسم پر ایک پھوڑا نمودار ہوا۔بڑا علاج معالجہ کرایا گیا لیکن پھوڑا مرزا قادیانی کی زبان کی طرح بڑھتا ہی گیا اور آخر اس کا پورا وجود پھوڑا بن گیا۔ڈاکٹروں نے چیر پھاڑ کر بدن کاٹ کاٹ کے رکھ دیا۔مرتد عبدالکریم اور مرزا قادیانی ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔اوپر کی منزل پر مرتد عبدالکریم اور نیچے کی منزل میں مرزا قادیانی۔درد کی شدت سے مرتد عبدالکریم ذبح ہوتے بکرے کی طرح چیخ مارتا جس سے سارا مکان ہل ہل جاتا۔اس کا کٹا پھٹا اور چیرا پھاڑا وجود تڑپ تڑپ کر چارپائی سے نیچے گرتا جسے پھر چارپائی پر رکھ دیا جاتا۔وہ چیخ چیخ کر مرزا قادیانی کو ملنے کے لیے آوازیں دیتا۔لوگ مرزا قادیانی سے کہتے کہ تم اس سے مل لو، وہ تمھاری یاد میں روتا ہے۔مکار مرزا جواب دیتا کہ مجھے اس کی تکلیف کا انتہائی دکھ ہے اور میرا دل اسے ملنے کے لیے تڑپتا ہے لیکن میں اسے نہیں مل سکتا کیونکہ میں ایک کمزور دل کا آدمی ہوں اور مجھ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جائے گی۔درحقیقت مرزا اس سے ملنے صرف اس لیے نہیں جاتا تھا کہ کہیں اس کے قریب جانے سے یہ مہلک بیماری اسے بھی نہ لگ جائے۔جب مرتد عبدالکریم کی چیخوں کی صدائیں زیادہ ہولناک ہوئیں تو مرزا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قادیانی نے اپنا رہائشی کمرہ بدل کر اس کمرے میں رہائش اختیار کر لی جہاں چیخوں کی آواز کم آتی تھی۔ مرتد عبدالکریم مرزا قادیانی کو ملاقات کے لیے پکارتا رہا لیکن مرزا قادیانی اسے ملنے نہ آیا۔ آخر یہی حسرت دل میں لیے وہ تڑپتا تڑپتا جہنم واصل ہو گیا۔ مرزا قادیانی مرے ہوئے عبدالکریم کا چہرہ بھی ڈر کے مارے دیکھنے نہ گیا۔ مرتد عبدالکریم کا جنازہ میدان میں پڑا ہے۔ مرزا قادیانی وہاں آتا ہے۔ مرزے کا ایک مرید کفن سے عبدالکریم کا منہ نکال کر مرزے کو کہتا ہے کہ حضرت صاحب چہرہ دیکھ لیں۔ عیار مرزا قادیانی رونی صورت بنا کر کہتا ہے کہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ آخر جھوٹے نبی کا جھوٹا صحابی، جھوٹی مسجد کا جھوٹا امام، جھوٹے بہشتی مقبرے میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ مرتد عبدالکریم وہ پہلا مردہ تھا جو سب سے پہلے قادیانی بہشتی مقبرے میں دفن ہوا، یعنی قادیانی بہشتی مقبرے کا ''بہترین افتتاح'' اس ''بہترین مردے'' سے کیا گیا۔

پھگلہ میں مباہلہ اور مرزائیوں کا انجام:

آپ مانسہرہ سے اگر بالاکوٹ کی طرف جائیں تو ''عطر شیشہ'' کے قریب ایک گاؤں پھگلہ نامی ہے جس میں اکثر آبادی سادات کی ہے۔ اس قصبے میں سب سے پہلے عبدالرحیم شاہ نامی ایک شخص نے مرزائیت قبول کی اور مرزائیت کا مبلغ بن کر مرزائیت کی تشہیر شروع کر دی۔ لیکن علماء کرام نے ہر دور میں باطل کے خلاف زبان وسنان سے جہاد کیا۔ خدا کی شان ہے اس علاقے میں علماء حق علماء دیوبند کثیر تعداد میں تھے، خاص کر پھگلہ میں بھی مولانا قاضی عبداللطیف فاضل دیوبند سے اکثر و بیشتر مرزائیوں کا مباحثہ چلتا رہتا تھا۔ شدہ شدہ معاملہ مباہلے تک پہنچا۔ طے یہ پایا کہ تین تین آدمی دونوں طرف سے لے لیے جائیں۔ مسلمانوں کی جانب سے تین علماء کرام تھے جو مندرجہ ذیل ہیں:

① حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب، فاضل دیوبند، امام مسجد سندھیار۔

② حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب، فاضل دیوبند امام مسجد عطر شیشہ۔

③ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب، فاضل دیوبند، امام مسجد پھگلہ۔

مرزائیوں کی جانب سے (۱) عبدالرحیم شاہ (۲) غلام حیدر (۳) عبدالرحیم عرف کھیم چنے گئے۔

یہ تاریخی مباہلہ ۲۶ فروری ۱۹۴۳ء کو جمعے کے دن طے پایا اور اردگرد کے علاقوں میں بھی اطلاعات گئیں۔ عوام کا عظیم اجتماع حق و باطل کے اس معرکے کو دیکھنے کے لیے امنڈ آیا اور جگہ بھی ایسی منتخب کی گئی جو کہ علاقے کا مشہور ترین مزار تھا، جو ''غازی بابا'' کے نام سے مشہور تھا۔ مباہلہ شروع ہونے سے قبل حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب نے مباہلہ کی حقیقت بیان کی اور غرض و غایت سے عوام کو روشناس کرایا۔ نیز قادیانیت کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی کہ ہم نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں، جبکہ مرزائی مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں، جبکہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ انتقال کر چکے ہیں اور مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ ''مسیح'' بن کر آیا ہے۔ ہم اس لیے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ سب مل کر عاجزی، زاری اور خلوص سے دعا کریں کہ جس کا عقیدہ غلط ہے اور جو باطل پر ہے، خداوند قدوس اس پر ہلاکت کی صورت میں (ایک سال کے اندر اندر) عذاب نازل کرے اور سخت سزا دے۔

چنانچہ تمام حاضرین نے اپنے سروں کو ننگا کر کے دعا شروع کر دی اور بیس منٹ لگاتار دعا ہوتی رہی اور مجمع سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمین آمین کی آواز آتی رہی۔ دعا کے درمیان غلام حیدر نامی قادیانی پر غشی کا دورہ پڑا اور بیہوش ہو کر گر پڑا۔ عبدالرحیم شاہ قادیانی نے اس کو ہوش میں لانے کے بعد کھڑا کیا اور حوصلہ دیا۔ ایک دوسرا قادیانی عبدالرحیم جو دکاندار تھا اور مباہلے میں شریک تھا، اسی دعا کے دوران کہنے لگا کہ میں تو دعا کرتا ہوں کہ خداوند قدوس! جو ہم میں جھوٹا ہے، اس کو پاگل کر دے تاکہ عوام دیکھیں سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے اور دوسروں کو بھی عبرت حاصل ہو۔

راقم الحروف سے حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ نے بیان فرمایا کہ مباہلے سے پہلے میں نے عبدالرحیم شاہ قادیانی سے جو وہاں مرزائیوں کا سرغنہ تھا، کہا کہ آؤ تم اور میں ایک آسان طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ یہ جو چیڑ کے بلند و بالا درخت ہیں، ان درختوں پر چڑھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اوپر سے چھلانگ لگاتے ہیں، جو سچا ہوگا وہ بچ جائے گا اور جو جھوٹا ہوگا وہ نیچے گرتے ہی مر جائے گا۔ لیکن عبدالرحیم شاہ قادیانی نے اس بات سے بالکل انکار کر دیا اور کہا کہ نہیں، ہم مباہلہ نہیں کریں گے۔

اب سنئے! مباہلہ کرنے والے قادیانی لوگوں کے ساتھ کیا بیتی؟ اور ان کا انجام کیا ہوا؟ عبدالرحیم قادیانی نے دوران مباہلہ خود کہا تھا کہ خدا جھوٹے کو پاگل کر دے، چنانچہ ایک ماہ کے بعد وہ سچ مچ پاگل ہو گیا اور اول فول بکنے لگا۔ قریب ''جابہ'' نامی بستی میں فوج کا کیمپ تھا۔ وہ وہاں بغیر اجازت داخل ہوا اور شور شرابا شروع کر دیا۔ انگریز کمانڈر تھا۔ اس نے عبدالرحیم قادیانی کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا اور بہت دنوں تک جیل میں رہا۔ جب جیل سے رہا ہوا تو خود کہنے لگا کہ میں نے مرزا قادیانی کو سؤر کی شکل میں دیکھا ہے۔ غلام حیدر کو سؤر کی شکل میں دیکھا ہے اور قادیانی عقیدے کو ترک کر کے اسلام قبول کیا۔

غلام حیدر نامی قادیانی کو اس کے بھتیجوں نے ٹھیک ایک مہینے کے بعد جمعہ کے دن ۲۶ مارچ ۱۹۴۳ء کو بالکل معمولی بات پر جہنم واصل کر دیا۔ غلام حیدر کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بھتیجوں کو سیشن کورٹ کے سپرد کر دیا گیا، چنانچہ چند مہینے ہی گزرے تھے کہ پولیس نے بغیر کسی سزا اور جرمانہ کے بری کر دیا اور اس کے وہ بھتیجے تا حال زندہ ہیں۔ راقم الحروم نے بالمشافہ ان سے بات بھی کی ہے۔ انھوں نے یہی کچھ بتایا ہے۔ راقم سے حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ اس سال سے ہم تینوں علماء کے سر میں کبھی درد تک نہیں ہوا۔ بلکہ پہلے اگر کوئی تکلیف تھی تو وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے وہ بھی دور فرما دی۔

تیسرے قادیانی عبدالرحیم شاہ کو ۱۹۷۴ء میں اللہ تعالیٰ نے ایسی مہلک بیماری میں مبتلا کیا کہ اس کے جسم میں کیڑے پڑ گئے اور عام لوگ تعفن، سڑاند اور بدبو کی وجہ سے اس کے کمرے میں نہ جا سکتے تھے۔ کمرے میں داخل ہونے سے بہت گندی بو آتی تھی۔ بالآخر لمبی مدت ایسی کیفیت میں رہنے کے بعد عبدالرحیم شاہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

مباہلین علماء میں صرف مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ بقید حیات ہیں۔ بقیہ دو حضرات کچھ عرصہ قبل اس دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں۔ میں نے یہ روئیداد مولانا کریم عبداللہ صاحب سے سن کر قلم بند کی ہے۔

(مولانا منظور احمد شاہ آسی۔ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص 307تا310)

قادیانیو! اگر تم اپنی روش سے باز نہ آئے تو ایسا ہی عذاب منہ کھولے اور پنجے پھیلائے بڑی بے تابی سے تمھارا انتظار کر رہا ہے..... قبر میں آگ لگنے کا عذاب..... گرزوں کا عذاب..... پیاس کی شدت کا عذاب..... کھولتا پانی پینے کا عذاب..... خون اور پیپ نوش کرنے کا عذاب..... کھال جل جانے کا عذاب..... بقیہ صفحہ نمبر:201

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصہ ''محمدی بیگم'' کا



قاری محمد رفیق حفظہ اللہ

مرزا قادیانی کذاب اپنی کتاب تذکرہ :ص ۲۴۸ پر لکھتا ہے کہ ''اِنَّا زَوَّجْنَاکَھَا'' اللہ کہتا ہے کہ ہم نے تیرا نکاح اس ''محمدی بیگم'' سے کر دیا ہے۔ اس شیطانی وحی کے بعد ۵۰ سالہ مرزا قادیانی کذاب نے فروری ۱۸۸۸ء میں ۱۸ سالہ محمدی بیگم سے (ایک ہبہ نامہ پر دستخط کے عوض رشوت کے طور پر) نکاح کا پیغام بھیجا مگر اس کے والد نے شدید انکار کر دیا۔ ۱۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو محمدی بیگم کا نکاح سلطان احمد بیگ سے ہو گیا تو مرزا قادیانی کذاب نے پیش گوئی کی کہ سلطان اڑھائی سال میں فوت ہو جائے گا مگر خدا تعالیٰ نے اس کے سابقہ دعاوی کی طرح اس کو بھی جھوٹا ثابت کرنے کا انتظام کر دیا۔ چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بمرض ہیضہ مرزا قادیانی کذاب لاہور میں واصل جہنم ہوا جبکہ سلطان احمد مرزا قادیانی کذاب کے بعد ۴۰ سال تک زندہ رہ کر ۱۹۴۹ء میں حالت اسلام پر فوت ہوا۔ محمدی بیگم جو مرزا قادیانی کذاب کے کذب کا کھلا نشان اور منہ بولتا ثبوت تھیں، ۱۹ نومبر بروز ہفتہ ۱۹۶۶ء میں بحالت اسلام لاہور میں وفات پا گئیں اور قبرستان میانی صاحب لاہور میں مدفون ہوئیں۔

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کی محمدی بیگم سے ملاقات:

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ نے مرزا قادیانی کے کذب پر مہر تصدیق ثبت کرنے کی غرض سے ایک انوکھی کوشش فرمائی جو کسی اور مسلمان عالم دین کے وہم و خیال میں بھی نہ آئی۔ آپ نے مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت کرنے والا ایک زندہ اور منہ بولتا ثبوت ''محمدی بیگم'' سے ملاقات اور کا پروگرام بنایا۔ اس سفر میں شریک حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ کے شاگرد عزیز مولانا محمد عبداللہ (المعروف اسرائیل) حالیہ خطیب جامع مسجد غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ اس ملاقات کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''میں جولائی 1965ء میں مولوی فاضل کے امتحان سے فارغ ہوا تو حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ نے بلا کر فرمایا کہ آپ کے علاقہ بورے والا اور عارف والا کے درمیان کسی جگہ مرزا قادیانی کذاب کے کذب کا زندہ ثبوت ''محمدی بیگم'' رہتی ہیں، انھیں تلاش کریں۔ میں نے بورے والا میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے تاحیات مہتمم مولانا حافظ عبدالرحیم نعمانی سے ملاقات کی اور ان کے سامنے حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ کی خواہش ''محمدی بیگم سے ملاقات'' کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ اس گاؤں ''چک شہزادیاں والا'' کے امام مسجد کا بیٹا عبدالغفار میرے مدرسہ میں درجہ حفظ کا طالب علم ہے، میں اس کو آپ کے ہمراہ بھیج دوں گا، آپ حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ کے ساتھ پروگرام طے کر لیں، چنانچہ جون 1965ء کو ایک دن پروگرام طے کر کے میں اور حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ اس طالب علم کو ہمراہ لے کر گئے۔ چنانچہ کافی انتظار کے بعد اس کے والد گھر آئے، ان کے سامنے دوبارہ اپنا مقصد بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں 20 سال سے اس گاؤں میں امام مسجد ہوں مگر میں محمدی بیگم کی زیارت نہ کر سکا، یہ بہت مشکل کام ہے، بہرحال آپ کے اشتیاق اور اتنی گرمی میں سفر کی بدولت میں کوشش کرتا ہوں۔ وہ ہمیں محمدی بیگم کے بیٹے مرزا اسحٰق (قادیانی) کے ہاں جس کے ہاں وہ قیام پذیر تھیں، لے گئے۔ ہم نے دستک دی تو مرزا اسحاق نمبردار خود

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر آیا۔ہمیں بیٹھک میں بٹھایا۔بعد از گفتگو ہم نے اپنا مقصد بیان کیا ۔وہ ایک سخت مزاج قسم کا آدمی لگ رہا تھا (اس کی تفصیل ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ کے ایک پمفلٹ ''اور مرزائیوں کی ماں مرگئی'' میں درج ہے) پہلے تو اس نے انکار کیا مگر ہمارے اصرار پر آخر کار ملاقات پر راضی ہوگیا۔ہمیں اندر لے گیا جہاں محمدی بیگم ایک بڑے پلنگ پر لیٹی ہوئی تھیں۔وہ قدرے اونچا سنتی تھیں اور موٹے شیشوں والی عینک بھی لگا رکھی تھی۔مرزا اسحاق قادیانی نے محمدی بیگم سے کہا'' بے بے جی! ایہہ غیر احمدی مولوی تہانوں ملن آئے نیں۔'' (یعنی یہ غیر احمدی مولوی آپ سے ملاقات کے لیے آئے ہیں) اگرچہ وہ بہت بوڑھی تھیں مگر ان کے چہرے اور قد کاٹھ سے بات سمجھ میں آ گئی کہ مرزا قادیانی کذاب بڑھاپے میں کیوں اس جواں سال پر عاشق ہو گئے تھے اور آسمانوں پر نکاح کا دعویٰ کر دیا، نیز اس نکاح کو اپنی نبوت کا ذبہ کے لیے صدق و کذب کا معیار قرار دے دیا۔محمدی بیگم صاحبہ نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ احمدی ہیں یا غیر احمدی؟ اس نے جواب دیا کہ غیر احمدی۔ان کے چہرے پر بشاشت پھیل گئی اور مسکرا دیں، پھر باری باری ہمارے سروں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا۔ہم نے دعا کے لیے عرض کیا تو انھوں نے ہاتھ اٹھا کر ہمیں دعائیں دیں۔ تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد ہم دعائیں لے کر رخصت ہوئے۔

ملاقات کے بعد حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ کو خدشہ پیدا ہوا کہ اگر محمدی بیگم کا انتقال اس قادیانی بیٹے کے گھر پر ہوگیا تو یہ ان کو مرزائی قبرستان میں دفن کر کے ادھر ادھر کی تاویلیں کریں گے تاکہ مرزا قادیانی کذاب کی پیشینگوئی کو سچ ثابت کر سکیں۔ چنانچہ حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ نے محمدی بیگم کے باقی بیٹوں کا کھوج لگایا۔اسی دوران محمدی بیگم شدید بیمار ہوگئیں۔مرض الوفات میں ان کے دیگر چار مسلمان بیٹے انہیں لاہور چوبرجی کے نزدیک واقع اپنی رہائش گاہ لے آئے۔مولانا چنیوٹی رحمہ اللہ نے اپنے ایک شاگرد متعلم جامعہ اشرفیہ لاہور کے ذمہ لگایا کہ اس محمدی بیگم کے بیٹوں سے ملتے رہیں، اور حالات معلوم کرتے رہیں جیسے ہی کوئی اہم خبر ملے مجھے اطلاع دیں۔وہ گاہے بگاہے محمدی بیگم کے بیٹوں سے ان کی خیریت دریافت کرتے رہے مگر قدرتی طور پر 19 نومبر 1966ء کو وہاں نہ جا سکے اور اسی دن محمدی بیگم وفات پا گئیں۔چنانچہ حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ کو بروقت اطلاع نہ مل سکی اور آپ محمدی بیگم کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے جس کا انہیں ساری زندگی قلق رہا۔محمدی بیگم کا جنازہ پڑھانے کی سعادت دارالعلوم دیوبند کے ایک فاضل حضرت شیخ الہند کے شاگرد حضرت مولانا شہاب الدین صاحب رحمہ اللہ چوبرجی لاہور والوں کو نصیب ہوئی اور محمدی بیگم قبرستان میانی صاحب لاہور میں آسودہ خاک ہوگئیں۔بعد میں حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ نے محمدی بیگم کی قبر پر فاتحہ خوانی کی۔

بقیہ: مرزا غلام احمد قادیانی ایک تعارف

اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔نونہال سنگھ، شیر سنگھ اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام مرتضیٰ ہمیشہ فوجی خدمات پر مامور رہا۔

۱۸۴۱ء میں یہ جرنیل ونچورا کے ساتھ منڈی اور کلو کی طرف بھیجا گیا اور ۱۸۴۳ء میں ایک پیادہ فوج کا کماندار بنا کر پشاور روانہ کیا گیا۔ ہزارہ کے مصدہ میں اس نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔اور جب ۱۸۴۸ء کی بغاوت ہوئی تو یہ اپنی سرکار کا نمک حلال رہا اور اس کی طرف سے لڑا۔اس موقع پر اس کے بھائی غلام محی الدین نے بھی اچھی خدمات سرانجام دیں۔جب بھائی مہاراجہ راج سنگھ اپنی فوج لیے دیوان مولراج کی امداد کے لیے ملتان جا رہا تھا تو غلام محی الدین اور دوسرے جاگیرداروں لنگر خاں ساہیوال اور صاحب خاں ٹوانہ نے مسلمانوں کو بھڑکایا اور مصر صاحبدل کی فوج کے ساتھ باغیوں سے مقابلہ کیا اور ان کو شکست فاش ہوئی۔ان کو سوائے دریائے چناب کے کسی اور طرف بھاگنے کا راستہ نہ تھا جہاں ۶ سو سے زیادہ آدمی ڈوب کر مر گئے۔

الحاق کے موقع پر اس خاندان کی جاگیر ضبط ہوگئی مگر سات سو روپیہ کی ایک پنشن غلام مرتضیٰ اور اس کے بھائیوں کو عطا کی گئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور قادیان اور اس کے گردونواح کے مواضعات پر ان کے حقوق مالکانہ رہے۔اس خاندان نے ۱۸۵۷ء کے دوران بہت اچھی خدمات سرانجام دیں۔ غلام مرتضیٰ نے بہت سے آدمی بھرتی کیے اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکسن صاحب بہادر کی فوج میں اس وقت تھا جب افسر موصوف نے تریموگھاٹ پر نمبر ۴۶ نیٹو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے، تہ تیغ کیا۔ جنرل نکسن صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی جس میں یہ لکھا ہے کہ ''۱۸۵۷ء میں خاندان قادیان ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا۔''

اور آخر کار اپنی تمام جاگیر کھو کر عطا محمد بیگو وال میں سردار فتح سنگھ ایلو والیہ کی پناہ میں چلا گیا اور بارہ سال تک امن وامان سے زندگی بسر کی۔ اس کی وفات پر رنجیت سنگھ نے جو رام گڑھیہ مسل کی تمام جاگیر پر قابض ہو گیا تھا غلام مرتضیٰ کو واپس بلا لیا اور اسکی جدی جاگیر کا بڑا حصہ اسے واپس دے دیا۔ امیر غلام مرتضیٰ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں داخل ہو گیا۔

بقیہ: مرزا قادیانی ایک جعلی حکیم

یورپ میں عطائیت کے خاتمے کے لیے سب سے پہلا قانون ۱۸۲۱ء میں معرض وجود میں آیا۔ اس کی رو سے ہر وہ شخص جو علاج معالجے کا دعویدار ہے لیکن اس کے پاس کسی مستند محکمے، کالج یا انسٹیٹیوٹ کی سند یا اجازت نہیں تو قانوناً ایسے شخص کو پریکٹس کرنے کی قطعی اجازت نہیں، اور اگر ایسے معالج سے کسی مریض کو نقصان پہنچا تو اس کا تاوان معالج کو ادا کرنا پڑے گا۔ (لاء آف میڈیکل جنرل ۲۶)

قادیانیو! سوچو کہ اگر مرزا قادیانی آج اس دور میں زندہ ہوتا تو یقیناً ایک مجرم کی حیثیت سے اس پر مقدمہ چلتا اور وہ جعل سازی کرنے اور لوگوں کو موت کے گھاٹ میں اتارنے کے جرم میں پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا جاتا۔ پھر تم کف افسوس ہی ملتے رہ جاتے کہ ہمارے نبی کے ساتھ کیا بنا۔ اور پھر کہتے، کاش ہمارا نبی طب وحکمت کے میدان میں قدم نہ رکھتا تو شاید پھانسی کے پھندے سے بچ جاتا اور یہ ذلت ورسوائی دیکھنا نصیب نہ ہوتی۔

بقیہ: عبرت ناک واقعات

انتڑیاں کٹ جانے کا عذاب..... دماغ ابل جانے کا عذاب..... سانپ اور بچھوؤں کا عذاب ..... لیکن ابھی تمھارے اور عذاب کے درمیان مہلت کی دیوار حائل ہے..... ابھی سانسوں کی ڈور نہیں ٹوٹی ..... ابھی زیست کا چراغ نہیں بجھا..... ابھی ملک الموت پیغام موت لے کر نہیں آیا..... لحظہ لحظہ..... لمحہ لمحہ..... گھڑی گھڑی تمھارے ہمدرد اور غمگسار بن کر تمھارے دل ودماغ کے دروازوں پر دستک دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ ؎

نہ جا اس کے تحمل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

بقیہ: فاتح قادیان رحمہ اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

مسلم فریقین نے سرپنچ کے طور پر ایک دانشور بچن سنگھ، بی اے، ایل ایل بی گورنمنٹ پلیڈر لدھیانہ کا انتخاب کیا۔

دعویٰ:

مناظرہ سے قبل قادیانیوں نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا اگر ہمیں اس مناظرہ میں شکست ہوتی تو ہم 300 روپے بطور انعام مولانا ثناء اللہ کو دیں گے۔ یہ رقم مولانا محمد رئیس لدھیانہ کے پاس جمع کرا دی گئی۔ یہ تحریر مناظرہ تھی جس کی تفصیل ''فاتح قادیان'' کتاب میں موجود ہے۔

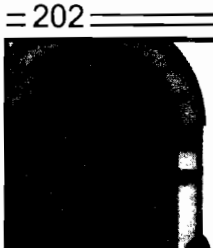
یہ مناظرہ ۵ یوم جاری رہا اس میں مولانا کو زبردست کامیابی ہوئی اور آپ نے اس میں قادیانیوں سے تین صد روپے انعام جیتا سردار بچن سنگھ نے مولانا کے حق میں فیصلہ دیا اور تین صد روپے انعام دلوایا، اور آپ کو فاتح قادیان قرار دیا۔

سیرت ثنائی ۲۶۱ ، فاتح قادیان ص ۲۶۱ محاسبہ قادیانیت

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزا قادیانی.....تاریکی کا سفر

جن مرزائیوں کے پاس وقت کم ہے وہ کم از کم یہ مضمون ضرور پڑھیں

پروفیسر سمیر ملک حفظہ اللہ

معزز قارئین! مرزا قادیانی کی اپنی تحریر کے مطابق اس کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔ لیکن قادیانی حضرات اپنے نبی کی اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اسے تسلیم کرنے سے مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کہ اس کی عمر ۸۰ سال ہوگی، جھوٹ ثابت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا۔

مرزا قادیانی صاحب کا بچپن کیسے گزرا، اس کی تفصیل ہمیں ''سیرت المھدی'' مصنف مرزا بشیر احمد ایم۔اے فرزندِ مرزا قادیانی سے ملتی ہے۔ مختصراً یہ کہ چڑیاں پکڑ کر سر کنڈے سے ذبح کرنا دوستوں کی فرمائش پر گھر سے چینی چوری کرنا، لیکن چینی کے بجائے کچھ اور نکلنا، مرزا امام دین کے بہکاوے میں آ کر اپنے باپ کی پنشن لے کر بھاگ جانا، پھر مارے شرمندگی کے بجائے گھر لوٹنے کے سیالکوٹ کچہری میں منشی کے طور پر ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء ملازمت کرنا۔ اس دوران مختاری کے امتحان میں فیل ہو جانا، کیونکہ شاید نبی فیل بھی ہو جاتے ہیں! واپس قادیان آ کر جلد دولت مند بننے کے نسخے سوچ کر ابتدائی طور پر آریاؤں اور عیسائیوں سے مناظرے کر کے اپنے آپ کو اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ کے طور پر متعارف کروانا، وغیرہ شامل ہیں۔

۱۸۸۰ء میں مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ اسلام خطرے میں ہے۔ کیونکہ مخالفین کی جانب سے اسلام پر بہت سے اعتراض ہو چکے ہیں، لہٰذا میں ''براہینِ احمدیہ'' کے نام سے ایک کتاب لکھنے جا رہا ہوں جس میں اسلام کی حقانیت پر تین سو ایسے دلائل دیے جائیں گے کہ کسی مخالف سے ان کا جواب نہیں بن پائے گا۔ لیکن چونکہ میں غریب آدمی ہوں اور اس کتاب کی پچاس جلدیں ہوں گی، یعنی ان پر خرچہ بہت آئے گا، لہٰذا مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس کتاب کی قیمت میں ایڈوانس رقوم بھیج دیں۔ مرزا قادیانی صاحب نے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک ''براہینِ احمدیہ'' کی چار جلدیں تصنیف کیں لیکن کوئی ایک دلیل بھی پیش نہ کر سکے۔

اس کے بعد انہوں نے اس کتاب کا لکھنا بند کر دیا۔ لوگوں نے اپنے پیسوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ جس کے متعلق مرزا قادیانی صاحب خود لکھتے ہیں کہ لوگوں نے مجھے چور کہا، دغا باز ٹھہرایا اور مالِ مردم خور مشہور کیا۔ مرزا قادیانی صاحب مرنے سے ایک سال قبل ''نصرۃ الحق'' کے نام سے ایک کتاب لکھ رہے تھے اور آدھی کتاب لکھ چکے تھے کہ اچانک کسی خیال کے تحت اس کا نام بدل کر براہینِ احمدیہ حصہ پنجم رکھ دیا۔ اس براہین احمدیہ حصہ پنجم کے آدھے صفحات پر آج بھی نصرۃ الحق لکھا ہوا ہے اور باقی آدھے صفحات پر براہینِ احمدیہ حصہ پنجم۔

اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ پچاس حصے لکھنے کا وعدہ تھا۔ پانچ لکھ دیئے ہیں اور صرف ایک صفر کا فرق ہے، لہٰذا وعدہ پورا ہو گیا۔ ۱۸۸۹ء میں مرزا قادیانی نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے باقاعدہ بیعت لینی شروع کر دی۔ اب مرزا صاحب کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا مسئلہ تھا۔ کیونکہ امام مہدی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی نزول ہونا تھا۔ اس مسئلہ کا حل مرزا قادیانی نے اس طرح نکالا کہ ۱۸۹۱ء میں ازالہ اوہام روحانی خزائن، جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۰۲ پر اعلان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خاص الہام سے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں لہٰذا انہوں نے نہیں آنا اور ان کے بجائے تو خود (مرزا قادیانی) آ گیا ہے۔لہٰذا میں امام مہدی بھی ہوں اور مسیح موعود بھی۔

حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے ہندوستان کے تمام جید علماء سے مرزا قادیانی کے کفر پر فتویٰ لیا اور اسے ''استفتاء'' کے نام سے شائع کر دیا جس میں مرزا قادیانی کے کفر کی وجہ اس کا ''دعویٰ نبوت'' بیان کیا گیا تھا۔

استفتاء کے چھپنے پر مرزا قادیانی دہلی کی جامع مسجد میں چلا گیا اور کہا کہ میں اس خانہ خدا میں اعلان کرتا ہوں کہ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔بعض لوگ میرے ''مسیح موعود'' کے دعویٰ سے غلطی کھا گئے ہیں۔ میرا دعویٰ ''نبی اللہ'' ہونے کا نہیں بلکہ صرف ''مسیح موعود'' کا ہے جو صرف ایک امتی ہے۔

مرزا قادیانی کے اس اعلان پر سوال یہ پیدا ہوا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں لیکن نبی اللہ نہیں ہوں۔حالانکہ مسلم شریف کی جس حدیث (راوی نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا لکھا ہے۔اس میں ایک نہیں بلکہ چار دفعہ عیسیٰ ابنِ مریم نبی اللہ کا لفظ لکھا ہے۔سو مرزا قادیانی کے اعلان کے مطابق اگر وہ نبی اللہ نہیں ہے۔تو وہ اس حدیث کا مصداق کیسے بن سکتا ہے۔

مرزا قادیانی ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۱ء تک ۱۰ سال تک اس سوال کے بارے میں ٹال مٹول کرتا رہا کہ ختم نبوت کا منکر کافر و کاذب ہے،ختمِ نبوت کا باغی لعنتی ہے،لا نبی بعدی میں نفی عام ہے۔ مرزا قادیانی کے بقول میرا دعویٰ صرف الہام کا ہے،اور ضروری نہیں کہ جو الہام کا دعویٰ کرے وہ نبی ہوتا ہے۔وغیرہ وغیرہ۔

لیکن مسلم شریف کی نبی اللہ والی حدیث مرزا قادیانی کو صریح جھوٹا ثابت کر رہی تھی۔تو مرزا قادیانی نے اس مسئلہ کا حل بھی ڈھونڈ نکالا۔

۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی نے ''ایک غلطی کا ازالہ'' لکھی،اور اس میں اس نے نبوت کا دعویٰ بھی کر دیا۔لیکن یہاں ایک اور مسئلہ پیدا ہوا کہ وہ پہلے کہتا آیا تھا کہ ختم نبوت پر اس کا ایمان ہے اور ختم نبوت کا منکر کافر،کاذب اور لعنتی ہے،اب جبکہ اس نے خود نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے تو یقیناً لوگ اس سے پوچھیں گے کہ پیچھے تو تُو یہ کہتا رہا ہے اور اب خود نبوت کا دعویٰ کر کے ختمِ نبوت کا منکر ہو گیا ہے؟

مرزا قادیانی نے اس متوقع حملے کا جواب بھی ساتھ ہی تحریر کر دیا۔ اس نے کہا کہ بے شک اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جاتی ہے۔لیکن اگر خود محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی دوبارہ دنیا میں تشریف لے آئیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رہی۔لہٰذا میں کوئی علیحدہ شخص نہیں جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ہو،بلکہ میں خود محمد رسول اللہ ہوں جو دنیا میں ایک دفعہ پھر بروزی طور پر آ گیا ہوں۔

مرزا قادیانی نے نہ صرف خود محمد رسول ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ اس نے خدائی کا دعویٰ بھی کیا۔مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میں نے کشف کی حالت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔''

اب قادیانی حضرات اس کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ یہ تو کشف تھا۔ تو ہمارا سوال یہ ہے کہ آیا مرزا قادیانی جس کو آپ نبی اللہ مانتے ہیں، اس کا یہ کشف سچا تھا یا جھوٹا؟

اور کشف کے بارے میں مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ کہ ''میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں'' واضح طور پر اعلان کر رہے ہیں کہ مرزا قادیانی نے خدائی دعویٰ کیا۔(اور بڑے یقین کے ساتھ کیا)۔

مرزا قادیانی کے مختلف دعوؤں کے بعد اب ہم اس طرف آتے ہیں کہ مرزا قادیانی اپنے سچے یا جھوٹے ہونے کے متعلق کیا کہتا ہے۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ سچ یا جھوٹ کا صرف وہی معیار قابل قبول ہوتا ہے جو مدعی خود بتاتا ہے۔اور مخالفین کے ٹھہرائے ہوئے معیار قابل قبول نہیں ہوتے۔لہٰذا میرا صدق یا میرا کذب جاننے کے لیے میری پیشگوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی امتحان محکم نہیں اور اگر میری اپنی ۱۰۰ پیشگوئیوں میں سے ایک میں بھی جھوٹا نکل آیا۔تو میں مان لوں گا کہ میں کاذب ہوں۔مرزا صاحب کی بیوی ایک دفعہ امید سے ہوئی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نے پیشگوئی کر دی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو دنیا میں آ کر یہ کرے گا اور وہ کرے گا۔ اور وہ لڑکا ایسا ہوگا کہ جیسے ''اللہ خود آسمان سے نیچے اُتر آیا ہو۔''

جب ولادت ہوئی تو پتا چلا کے بجائے لڑکا پیدا ہونے کے لڑکی پیدا ہوگئی ہے۔ جب لوگوں نے پوچھا تو مرزا صاحب نے کہا: ''میں نے کب کہا تھا کہ وہ لڑکا اس حمل سے پیدا ہوگا؟ اس حمل سے نہیں ہوا تو کسی اور حمل سے ہو جائے گا۔''

دوبارہ حمل سے مرزا صاحب کے گھر لڑکا پیدا ہوگیا۔ مرزا صاحب نے پیشگوئی پوری ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور خوب خوشیاں منائیں۔ لیکن وہ لڑکا ۱۶ ماہ زندہ رہ کر مر گیا۔

مرزا قادیانی کی محمدی بیگم سے شادی کی پیشگوئی اور اس حسرت کو دل میں لئے دنیا سے تشریف لے جانا کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔

مرزا سلطان محمد (خاوند محمدی بیگم) کے متعلق مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کی کہ اگر میں جھوٹا ہوا تو میری موت آ جائے گی اور سلطان محمد زندہ رہے گا، مگر مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں ہیضہ کے مرض میں مبتلا ہو کر اگلے جہان سدھار گئے جبکہ سلطان محمد ان کے مرنے کے بعد ۴۰ سال بعد تک زندہ رہا۔

مرزا قادیانی نے حضرت مولانا عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ سے مباہلہ کیا اور مرزا قادیانی نے مباہلہ کا اصول اپنے ہاتھ سے یہ لکھا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔

مرزا قادیانی ۱۹۰۸ میں ہیضہ سے ہلاک ہو گئے جبکہ عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ ۱۹۶۱ء تک زندہ رہے۔

مرزا قادیانی نے عبداللہ آتھم عیسائی پادری کے متعلق پیشگوئی کی کہ یہ شخص ۱۵ ماہ کے اندر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا۔ لیکن ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو عیسائیوں نے اپنی فتح کا جلوس نکالا، اور مرزا قادیانی کا پتلا جلایا۔

مرزا قادیانی کے ایک مرید منظور الٰہی کی بیوی جس کا نام محمدی بیگم تھا، امید سے ہوئی تو مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کی کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام عالم کباب ہوگا، کیونکہ اس کی پیدائش ایک نہایت بڑے زلزلۃ الساعۃ کا نشان ہوگی۔ پھر اس لڑکے کے نو (۹) نام بتائے جو پھر (۱۱) ہو گئے۔

لیکن جب ولادت ہوئی تو پتا چلا کہ بجائے لڑکا پیدا ہونے کے لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اور مرزا قادیانی نے وہی گھڑا ہوا جواب دیا کہ میں نے کب کہا تھا کہ اس حمل سے وہ لڑکا پیدا ہوگا؟ اس سے نہیں ہوا تو اگلے کسی حمل سے ہو جائے گا۔

لیکن معزز قارئین! آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ وہ عورت ہی فوت ہوگئی، اور اس کے بعد اس کے کوئی بھی لڑکا یا لڑکی پیدا نہ ہوئی۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی کہ اللہ نے مجھے بتایا کہ یہ شخص تیرے رُوبرُو ہلاک کیا جائے گا۔ لیکن مرزا قادیانی صاحب نے ۱۹۰۸ء میں رختِ سفر باندھا، جبکہ ڈاکٹر صاحب ۱۹۱۸ء کو فوت ہوئے۔ یعنی ان کے بعد ۱۰ سال تک زندہ رہے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے بارے میں مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی کہ اگر ایک سال کے اندر یہ شخص ہیضہ یا طاعون سے نہ مرا تو میں اللہ کی طرف سے نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی خود ہی ہیضے کے مرض میں مبتلا ہو کر راہی عدم ہو گئے اور مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب ۱۹۴۸ء تک زندہ رہے۔

معزز قارئین! قادیانیت کو سمجھنے کے لیے میں نے سمندر کو کوزے میں بند کرنے کو جو سعی کی ہے اُمید ہے اس سے آپ کو ضرور کچھ نہ کچھ استفادہ ہوا ہوگا اور ان بھولے بھالے قادیانیوں پر حقیقت کھل گئی ہو گی جو انجانے میں یا اپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے اور تمام قادیانیوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت سے توبہ کر کے دوبارہ آنحضرت ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ (آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب: 4

مرزا قادیانی کے دعوے

عقائد ونظریات،
مرزائیوں کا ''طریقۂ واردات'' اور بحث مباحثہ

- قادیانیت کی اصل
- دعووں کی بھرمار
- خودساختہ معیار صداقت
- اللہ تعالیٰ کی شان میں ہرزہ سرائیاں
- رحمت عالم ﷺ کی بارگاہ میں گستاخیاں
- جہاد کی تنسیخ
- مسلمانوں کو قادیانی کیا سمجھتے ہیں؟
- مسلمان اور قادیانی دو الگ امتیں!
- دجل وفریب اور تحریفات
- مرزائیوں سے مباحثہ..... چند اہم پہلو
- مرزائیوں کا ''طریقۂ واردات''
- جھوٹی نبوت کی جھوٹی خلافت

www.KitaboSunnat.com

حق ہویدا ہو گیا از روئے قرآن و حدیث
پھر طلسمِ کذب وباطل میں کیوں الجھا ہے تُو

''محسن فارانی''

ماہنامہ ضیائے حدیث
لاہور
اپریل۔مئی 2009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطب شفاء الخیر®

امراض دل

دل کا دورہ۔ دل کا درد۔ دل کا بڑھ جانا۔ دل کا سوراخ۔ دل کی شریانوں کا سکڑ جانا یا بند ہو جانا۔ دل کے والوں کا بند ہو جانا اور دل کے تمام امراض کا بغیر آپریشن مستقل علاج۔ ہائی بلڈ پریشر کا مستقل علاج کیا جاتا ہے۔

امراض گردہ

گردہ نکارہ (گردے واش کروانے سے مستقل نجات) پتھری گردہ۔ درد گردہ۔ سوزش گردہ اور گردہ و مثانہ کے تمام امراض کا بغیر آپریشن مستقل علاج کیا جاتا ہے۔

امراض مخصوصہ

تمام مخصوص امراض زنانہ و مردانہ بانجھ پن (اولاد نرینہ) کا مستقل علاج۔

موٹاپا

بغیر کسی سائیڈ ایفیکٹ کے ایک ہفتے میں 8 سے 16 پاؤنڈ وزن میں کمی۔

اپینڈکس

اپینڈکس بغیر اپریشن کے 3 گھنٹے میں مستقل علاج بذریعہ ہربل میڈیسن۔

اوقات کار

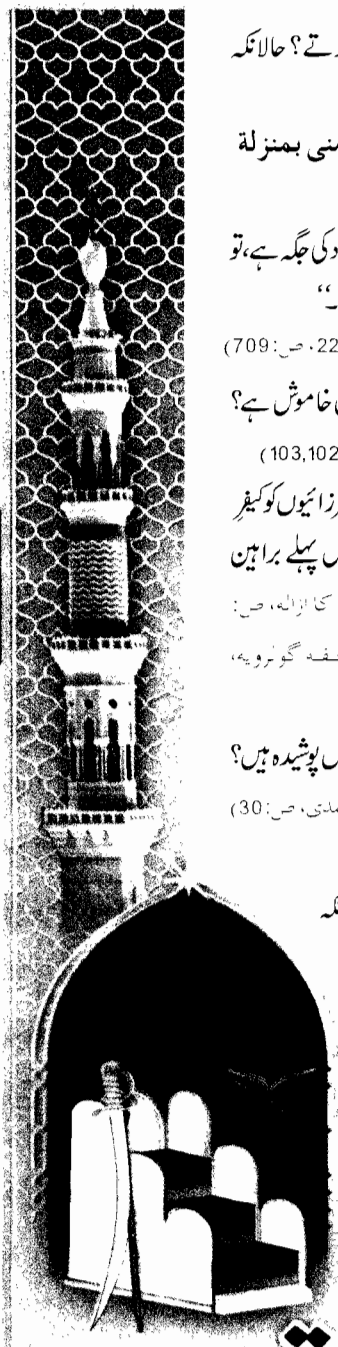
صبح 10 بجے تا 1 بجے
شام 5 بجے تا رات 9 بجے
فون پر ٹائم لے کر تشریف لائیں

حکیم شاہد سجاد

مطب شفاء الخیر
24- علامہ اقبال روڈ، نزد ریلوے کیرن ہسپتال لاہور 0301-6931632 (بروز پیر تا جمعہ)
عقب جامعہ مسجد رحمانیہ اہلحدیث گلشن رحیم کالونی کچہری روڈ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال (بروز اتوار)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جومسلمان چاہتے ہیں کہ شان رب العلمین میں ہرزہ سرائی نہ ہو وہ مرزائیوں کا تعاقب کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ مرزا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا:

انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی ..... انت منی بمنزلة عرشی..... انت منی بمنزلة ولدی..... أنت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق .....، اذا غضبتَ غضبتُ

''تو میرے نزدیک میری توحید اور یکتائی کی جگہ ہے۔ تو میرے عرش کے مرتبے پر ہے، تو میری اولاد کی جگہ ہے، تو میرے ہاں اس جگہ پر ہے جس سے مخلوق واقف نہیں۔ جب تجھے غصہ آتا ہے تو مجھے بھی غصہ آجاتا ہے۔''

(حقیقة الوحی مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، ص: 709)

جو غیرت مند مسلمان قرآن کی توہین برداشت نہیں کرتا نہ جانے وہ مرزائیوں کے بارے میں کیوں خاموش ہے؟ حالانکہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''قرآن خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔'' (تذکرہ، ص: 103,102)

جن غیّور مسلمانوں کے سینوں میں شانِ رسالت مآب کی ادنیٰ سی گستاخی پر آگ بھڑک اُٹھتی ہے وہ مرزائیوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے درپے کیوں نہیں ہوتے؟ حالانکہ مرزا کہتا ہے: ''خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ، ص: 10) اور کہتا ہے: ''نبی ﷺ سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہوسکی، میں نے پوری کی ہے۔'' (حاشیہ تحفہ گولڑویہ، ص: 165) (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

جن مسلمانوں کی تحریر و تقریر سے ہمیشہ دفاعِ حدیث کا موضوع جھلکتا ہے ان سے مرزائیوں کی جرأتیں کیوں پوشیدہ ہیں؟ حالانکہ ان کا سرکوب کہتا ہے: ''جو حدیث میرے خلاف ہے وہ ردّی کی ٹوکری میں ڈال دو۔'' (اعجاز احمدی، ص: 30) اور صحیحین کی کتنی احادیث کو ضعیف قرار دیا جا چکا ہے۔ دیکھیے ''احمدیہ پاکٹ بک''

جو لوگ اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت کے دعویدار ہیں وہ مرزائیوں کے بارے میں کیوں جامد و ساکت ہیں؟ حالانکہ مرزا کہتا ہے:

کربلائے است سیر ہر آنم　　صد حسین است در گریبانم

''کربلا میرے روز کی سیرگاہ ہے۔ حسین جیسے سینکڑوں میرے گریباں میں ہیں۔''

(نزول مسیح، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 18، ص: 477)

جو لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم سے عقیدت و محبت کا دم بھرتے ہیں اور دفاعِ صحابہ میں جلسے کرتے جلوس نکلواتے ہیں، نہ جانے انہوں نے مرزائیوں کے بارے میں کیوں چپ سادھ رکھی ہے؟ حالانکہ وہ یہ لکھتے اور چھپواتے ہیں: ''ابوبکر و عمر کیا تھے؟ وہ حضرت مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔'' (ماہنامہ الھدیٰ، بابت جنوری، فروری 1915)

جو مجاہدینِ اسلام علمِ جہاد بلند کیے ہوئے ہیں معلوم نہیں مرزائیوں کی طرف سے جہاد کی زبردست مخالفت بلکہ تضحیک و تحقیر ان سے کیوں مخفی ہے؟ حالانکہ مرزا کہتا ہے: ''جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی جہاد کا انکار کرنا ہے۔'' (تبلیغ رسالت، جلد 7، ص: 17)

تعجب ہے!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب وسنّت کی اشاعت اور اسلامی تہذیب واقدار کا عالمی ادارہ

باوقار اور پاکیزہ ماحول میں خریداری

چادریں، جائے نماز، لیڈیز گلوز، سکارف،
حجاب، مردانہ ولیڈیز احرام، عربی گاؤن

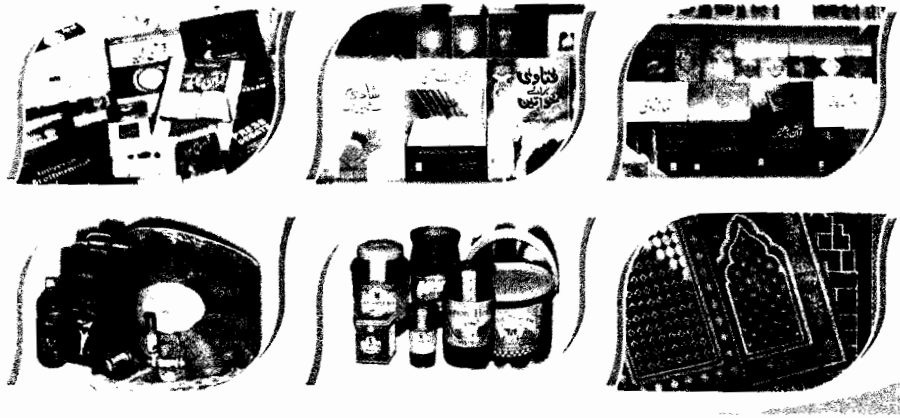


- سعودیہ کا تجربہ کار ٹیلر ماسٹر
- نہایت معیاری کپڑا ○ خوبصورت سلائی وکڑھائی
- ہر سائز اور ہر رنگ میں جدید ترین مشینوں سے تیار کردہ

آرڈر پر بھی ہر سائز اور ہر کلر کے برقعے تیار کیے جاتے ہیں

گوشۂ خواتین

- خواتین کے تمام مسائل پر دینی واصلاحی کتب
- عائلی زندگی پر عالم اسلام کے جید علماء کے فتاویٰ
- پیارے بچوں کے لیے تربیتی واصلاحی کتب اور دلچسپ اسلامی کہانیاں
- اسلامی واخلاقی موضوعات پر آڈیو کیسٹس، انٹریکٹوسی ڈیز/ویڈیوسی ڈیز
- بڑے سائز میں ترکی کے خوبصورت جائے نماز اور قبلہ ڈائریکشن (قطب نما)
- خالص شہد کے مختلف فلیورز اور زیتون آئل ——— دارالسلام ------- اسلامی روایات کا امین



دارالسلام
کتاب وسنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

لاہور: 36 لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون 7324034 - 7240024 فیکس 7354072
Y-260 بلاک کمرشل ایریا، فیز III ڈیفنس، لاہور فون: 042-5692610-11 موبائل: 0321-4212174
غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون 7120054 فیکس 7320703
اسلام آباد: F-8 مرکز اسلام آباد فون فیکس 2281513 051-2500237
کراچی: مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون 7- 021-4393936

Info@darussalampk.com
www.darussalampk.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت کا اصل مأخذ فرقہ ''بہائی'' ہے

(ایک چونکا دینے والا مضمون)

بہائیت مرزائیت

ایک ''بہائی'' سیّد محمد علی شاہ کے قلم سے

اب یہ بات کوئی راز نہیں رہی کہ قادیانیت کی عمارت بہائی عقائد اور بہائی کتب سے اخذ کردہ دلائل پر استوار کی گئی ہے۔ ورنہ قادیانیت بذات خود تہی دامن اور تہی دست ہے۔ اگرچہ مرزا قادیانی نے اس حقیقت کا کبھی تذکرہ نہیں کیا لیکن تحقیق و تلاش کے بعد مسلم محققین نے اس حقیقت کو نا قابل تردید دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ قادیانیت کو قابل قبول شکل دینے کے لیے مرزا قادیانی نے امر بہائی کی کتب استدلال کی پیروی کرنے کی کوشش کی ہے۔ ملاحظہ ہو حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کا رسالہ ''بہاء اللہ اور مرزا'' اور حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری کی کتاب ''خاتم النّبیین'' تالیف قاضی محمد نذیر فاضل۔) قادیانیوں کو امر بہائی کے سایہ عافیت میں پناہ جوئی کی حقیقت کا اس لیے علم نہ ہو سکا کہ یہ ان کی مجبوری تھی۔ وہ جانتے تھے کہ اگر انہوں نے اس راز کو افشا کر دیا تو قادیانیت کا سارا محل زمین بوس ہو جائے گا اور ان کا جماعتی اقتدار، شان و شوکت اور مالی مفادات سب مفقود ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ قادیانی امر بہائی پر اس مخفی انحصار کو کیوں نہیں سمجھ پا رہے۔ درحقیقت اصل وجہ تو ان کی اس راز سے لاعلمی ہے۔ دوسری بڑی وجہ مرزا قادیانی کے بتائے گئے سچے خواب دیکھنے کے وظیفے ہیں۔ مرزا قادیانی نے نہایت صفائی سے جماعت قادیانیہ کو یہ باور کروا دیا ہے کہ خدا کے ساتھ تعلق کی سب سے بڑی میزان سچے خواب دیکھنا ہے۔ وہ اس میدان میں ساری دنیا کے لوگوں سے آگے ہیں۔ صداقت کا یہ معیار کس آسمانی کتاب میں طے کیا گیا ہے، اس کا کہیں ذکر نہیں ملتا اور خوابوں کی سچائی کو کون طے کرے گا، یہ معلوم نہیں۔ اور مختلف قوموں کے سچے خوابوں کا شمار کیسے ہو گا، یہ بھی طے نہیں۔ حقیقت آخر حقیقت ہے اسے زیادہ دیر تک چھپایا نہیں جا سکتا، وہ ضرور ایک دن عیاں ہو کر رہتی ہے۔ قادیانیت کا وجود وحی والہام پر مبنی نہیں ہے۔ اس کا ظاہر ہے بڑا سہارا تو اہل سنت کے مروّج عقائد ہیں۔ قرآنِ مجید کے باطنی علوم اور امور غیبیہ کے عنوان سے وہ جتنا کچھ پیش کر سکے ہیں وہ سب کا سب امر بہائی سے اخذ کردہ ہے۔ قیامت، جنت، دوزخ، لقاء الٰہی، نفخ صور، آفتاب و مہتاب اور زمین و آسمان جیسی کتب سماویہ کی اصطلاحات کے جو مفاہیم اور ان کی جو تاویل و تشریح باب اور بہاءاللہ نے ظاہر فرمائی تھی اسی تاویل و تشریح کو مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے قرآن کی نئی تفسیر کا نام دے کر پیش کیا ہے۔ یہی وہ تفسیر ہے جسے سادہ لوح مسلمان مرزا قادیانی کی تصانیف میں لکھا دیتے ہیں۔ تو قادیانیت کو قبول کرنا اپنا دینی فرض جان لیتے ہیں۔ یہ عجیب بات اپنی جگہ قائم ہے کہ مرزا قادیانی نے ان اصطلاحات کے مروّج معانی و مطالب کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور متعدد تضادات کو بھی اپنی تصانیف میں جگہ دے دی ہے۔ چند حوالے آگے اپنے مقام پر آئیں گے۔ ان حقائق کی روشنی میں قادیانیوں کا یہ دینی اور ایمانی فرض بنتا ہے کہ وہ قادیانیت کا گہرا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ آیا واقعی ایسے کوئی غیبی امور اور قرآن مجید کے باطنی علوم ہیں بقیہ صفحہ نمبر: 275

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دعوے ہی دعوے

قاری محمد ایوب چنیوٹی حفظہ اللہ

مدارج قادیانی:

مرزا قادیانی کذاب کے دعاوی کی تاریخی ترتیب قائم کی جائے تو انہیں تین مرحلوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

① 1882ء سے 1890ء کے اختتام تک۔اس مرحلے میں قادیانی کذاب نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا الہام یافتہ قرار دیتے ہوئے مجدد اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا لیکن حیات مسیح اور نزول مسیح کا انکار کیا۔

② 1891ء سے 1901ء تک۔اس مرحلے میں قادیانی کذاب نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا۔

③ 1901ء سے 1908ء تک۔(یعنی قادیانی کذاب کی وفات تک) اس مرحلے میں اس نے نہ صرف نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ بے شمار دعاوی کی بھرمار کردی حتیٰ کہ خود خدا ہونے کا دعویٰ بھی کردیا۔(نعوذ باللہ)

دعوے ہی دعوے:

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہونے کا دعویٰ (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۶ء)

علی، حسن وحسین رضی اللہ عنہم ہونے کا دعویٰ (الحکم قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

ذوالقرنین ہونے کا دعویٰ

(براھین احمدیہ ج ۵ ص ۱۰۱ حدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۴۱ء)

کرشن یعنی آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ (تتمہ حقیقہ الوحی ص ۸۵ روحانی ۵۲۱/۲۲)

حجر اسود ہونے کا دعویٰ (اربعین نمبر ٤ ص ۱۵، وروحانی ٤٤٥/۱۷)

بیت اللہ ہونے کا دعویٰ (اربعین نمبر ٤ ص ۱۵، روحانی ۲٤٥/۱)

حوض کوثر عطا کیے جانے کا دعویٰ

(انجام آتھم ص ۵۸، حقیقة الوحی ص ۱۰۹)

تخلیق کائنات ہونے کا دعویٰ (حقیقة الوحی ص ۹۹)

خدا کی معیت میں ہونے کا دعویٰ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷)

آدم یعنی جانشین خدا ہونے کا دعویٰ (ایضاً ص ۵۵)

تمام انبیاء کا مظہر ہونے کا دعویٰ

(درثمین ص ۲۸۷، تریاق القلوب ص ۳)

تمام انبیاء سے افضل ہونے کا اجمالی دعویٰ

(حقیقة الوحی ص ۸۹۔۱۰۷، خطبہ الھامیہ ۱۹۔۳۵)

انبیاء کرام علیہم السلام سے افضلیت کے دعوے:

کہا کہ حضرت نوح علیہ السلام سے میں افضل ہوں

(حوالہ تتمہ حقیقة الوحی ص ۱۳۷ روحانی ۵۷۵/۲۲)

کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے افضل ہوں

(خطبہ الھامیہ از حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ ملخصاً)

کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں

(تتمہ حقیقة الوحی ص ۸۳، روحانی ۵۱۹/۲۲)

کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل ہوں

(براھین احمدیہ ج ۵ ص ۷۶۔۸۲، روحانی ۹۸/۲۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہونے کا دعویٰ (کلمة الفصل ص ۱۱۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ (تحفہ گولڑویہ ص ٤٠)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوہیت اور خدائی صفات کا دعویٰ:

بمنزلہ توحید وتفرید خدا ہونے کا دعویٰ (تصویر مرزا ص ٦٩)

بمنزلہ اولاد خدا ہونے کا دعویٰ

(اربعین نمبر ٤ ص ١٩ حقیقة الوحی ص ٨٦ میں اولاد کی جگہ ولدی ہے)

خدا کے پانی سے ہونے کا دعویٰ (تصویر مرزا ص ٦٩)

مرزا کے اندر خدا کی روح ہونے کا دعویٰ (انجام آتھم ص ١٧٦)

مرزا اور خدا کے ایک دوسرے میں حلول کرنے کا دعویٰ

(کتاب البریّة ص ٧٦، روحانی ١٠١/١٣)

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ (تصویر مرزا ص ٦٩)

مانند خدا ہونے کا دعویٰ (اربعین نمبر ٣ ص ٢٥، روحانی ٤١٣/١٧)

خدائی کا دعویٰ (مکاشفات مرتّبہ منظور الٰهی ص ٩)

خالق کائنات ہونے کا دعویٰ

(مکاشفات مرزا ص ١٠۔ آئینہ کمالات الاسلام میں ٥٦٤،٥٦٥)

کاتب قضا وقدر ہونے کا دعویٰ (تریاق القلوب ص ٣٣، روحانی ١٩٧/١٥)

مارنے اور جلانے کی قدرت کا دعویٰ (خطبه الهامیه ص ٢٣ روحانی ٥٦/١٦)

فعال لما یرید اور صاحب کن فیکون ہونے کا دعویٰ (حقیقة الوحی ص ١٠٥ اور روحانی ١٠٨/٢٢)

اللہ اور بندگان الٰہ کے ساتھ مرزا کذاب کی گستاخیاں:

اللہ کی گستاخیاں:

خدا کی مختلف صفات میں حصہ دار ہونے بلکہ خود خدا بن جانے کے بعد قادیانی کذاب نے خدا کو جو حیثیت دی ہے اسے خود قادیانی کذاب ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔(بکتا ہے:)

خدا ہاتھی کا دانت ہے۔ (براهین احمد ج ٤ ص ٥٥٥)

خدا بجلی ہے (البشریٰ دوم ص ٧٦، البدر قادیان ٢٥ دسمبر ١٩٠٢ء)

خدا جاگتا، سوتا، نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہے۔

(البشریٰ ج ٢ ص ٧٩ ، البدر قادیان ٣ فروری ١٩٠٣ء)

خدا غلطی بھی کرتا ہے

(البشریٰ ج ٢ ص ٧٩ البدر قادیان ١٩ فروری ١٩٠٣ء)

خدا مرزا سے فروتر ہے۔ (اربعین نمبر ٣ ص ٦)

خدا مرزا کا نام لیتے ہوئے ڈرتا ہے (حقیقة الوحی ص ٣٥٦)

مرزا کی اللہ کے بندوں کے ساتھ بے شمار گستاخیاں:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کی (دافع البلاء ص ١٣، روحانی ٢٣٣/١٨)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کی۔

(ایك غلطی کا ازاله حاشیه روحانی ٢١٣/١٨)

حضرت مریم علیہا السلام کی عصمت وعفت پر حملہ کیا۔

(کشتی نوح ص ٦، روحانی ١٨/١٩، ازاله اوهام طبع پنجم ص ١٢٧ حاشیه)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف مرزا کی دریدہ دہنیاں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی (دافع البلاء ص ٢٥، روحانی ٢٤٠/١٨)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شراب نوشی اور گناہوں کے مبدأ ومنبع ہونے کا الزام

(الحکم قادیان ١٧ اکتوبر ١٩٠٢ء)

آپ علیہ السلام پر آوارگی اور زنا کی تہمت (الحکم قادیان ٢٤ جولائی ١٩٠٢ء)

آپ علیہ السلام پر بدزبانی یاوہ گوئی اور جھوٹ بولنے کا الزام (ضمیمه انجام آتهم ص ٦۔٧)

مسیح علیہ السلام میں برائیاں ہی برائیاں (مکتوبات احمدیه جلد ٣ ص ٤٩)

مسیح علیہ السلام کے بارے میں کہا ایک ہندو زادے سے بھی گھٹیا تھا

(انجام آتهم ص ٦)

مسیح علیہ السلام پر دماغی خلل اور پاگل پن کا طعنہ (ضمیمه انجام آتهم ص ٦)

مسیح علیہ السلام کا فتنہ دنیا کے لیے تباہ خیز تھا (دافع البلاء ص ١٥)

حضرت مسیح علیہ السلام پر ہیجڑہ ہونے کی پھبتی (مکتوبات احمدیه ج ٣ ص ٢٨)

طالمود پر چوری کا الزام (ضمیمه انجام آتهم ص ٦)

تقویٰ میں نقص اور شیطان کی پیروی (ایضاً)

مسیح علیہ السلام پر شیطانی الہام (ایضاً)

مسیح علیہ السلام کی پیش گوئیاں جھوٹی اور اجتہادات غلط

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اعجاز احمدی ص ١٤، روحانی ١٢١/١٩)

مسیح علیہ السلام نے معجزہ دکھانے کی بجائے گالیاں دیں

(ضمیمہ انجام آتھم ص ٥ روحانی ٢٨٩/١١)

مسیح علیہ السلام کے معجزات مسمریزم تھے

(ازالہ اوھام طبع اول ص ٣٠٣ تا ٣٠٩ ملخصاً، روحانی ٢٥٤/٣)

علماء اسلام اور عامۃ المسلمین کو گالیاں دیں

(اشتہار حقانی تقریر برو اقع وفات بشیر)

(اشتہار مندرجہ تبلیغ ج ١ ص ٨٤ ایام الصلح ص ٨٤)

قادیانی کذّاب کا اپنا کردار:

قادیانی کذاب شراب پیتا تھا اور وہ معمول درجہ کی نہیں بلکہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی خالص ولایتی شراب۔ چنانچہ اس نے اپنے ایک مرید کو شراب کے لیے خط لکھا۔ (خطوط امام بنام غلام احمد مرزا ص ٥)

دادِ عیش:

مرزا قادیانی جس امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ میں رہتا تھا اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنی دوسری بیوی کے لیے سونے چاندی اور ہیروں کے جو زیورات بنوائے تھے ان کی مجموعی قیمت اُس دور ارزانی میں چار ہزار روپے سے زیادہ تھی۔

(ضرورت امام ص ٤٦ روحانی ٥١٧/١٣)

اس وقت کے 20 روپے آج کل کے بیس ہزار روپے سے کم نہ تھے۔

افیون کا رسیا:

''آپ افیون کے بڑے مدّاح تھے۔اور دواؤں میں اس کا استعمال بھی فرماتے تھے۔'' (الفضل قادیان ١٩ جولائی ١٩٢٩ء)

مرزا قادیانی کذاب کی خدمت میں نامحرم عورتیں:

مرزا قادیانی کذاب نامحرم عورتوں سے ٹانگیں دبوایا کرتا تھا اور یہ نامحرم عورتیں بوڑھی بھی ہوا کرتی تھیں اور جوان بھی۔

(المنبر لائل پور ١٩ شوال ١٣ ھ)

روزوں سے گلو خلاصی:

آپ نے رمضان کے روزوں سے گلو خلاصی بھی حاصل کرلی تھی۔

(کاویہ جلد ٢ ص ٢٨١)

مرزا قادیانی کذّاب کی پیشین گوئیاں اور ان کا حشر:

مرزا قادیانی کذاب نے پیشین گوئیاں بھی بہت کیں۔ بالخصوص مخالفین کے بارے میں۔مگر ایک پیشین گوئی بھی سچ ثابت نہ ہوئی۔ نیز دعائیں بھی بہت کیں۔ بدقسمتی سے ایک دعا بھی شرف قبولیت حاصل نہ کرسکی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو جس حساب اور انداز سے بھی جانچا اور پرکھا جائے دجّال وکذاب ہی نظر آئے گا۔حتیٰ کہ اس کی موت بھی اس کے جھوٹے ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔آیئے مختلف حوالوں سے مرزا کی موت کا جائزہ لیتے ہیں۔

1893ء کو امرتسر عیدگاہ کے اندر مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ مولانا عبدالحق غزنوی نے اس بات پر مباہلہ کیا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجائے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کذاب مولانا کی زندگی میں ہی 26۔مئی 1908ء میں مرگیا جب کہ مولانا عبدالحق غزنوی 1917ء کو فوت ہوئے۔

یاد رہے کہ جب مرزا قادیانی کذّاب مولانا غزنوی موصوف کے ساتھ اصرار کے باوجود مباہلہ سے راہ فرار اختیار کررہا تھا تو مسلمانوں نے مرزائیوں کو طعنے دینے شروع کیے۔مرزا قادیانی کذاب کے ایک مرید خاص حافظ محمد یوسف نے تنگ آکر مولانا غزنوی کے ساتھ اس بات پر مباہلہ کیا کہ مرزا قادیانی، حکیم نور الدین، مولوی احسن امروہی تینوں دجال اور کذاب نہیں بلکہ یہ تینوں پکے اور سچے مسلمان ہیں۔مرزا قادیانی نے بھی اپنے مرید

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے اس عمل کی تحسین کی۔اس مباہلہ کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ مرزا کے مرید خاص یعنی حافظ محمد یوسف صاحب قادیانیت سے تائب ہوکر مجاہدین ختم نبوت کی صفوں میں شامل ہوگئے اور اس فتنہ کے خلاف سرگرم عمل ہوگئے۔

ایک اور انداز:

مرزا قادیانی کذاب کے ایک اور مرید ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی تھے جو بیس سال تک مرزا کے مرید خاص رہے۔مرزا کے تین سو تیرہ اصحاب صدق وصفا میں ان کا نام بھی تھا۔حضرت العلامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری مصنف ''رحمۃ للعالمین'' سے متاثر ہوکر ڈاکٹر صاحب مسلمان ہوکر مرزا کے شدید مخالفین میں شامل ہوگئے، اور مرزا کے خلاف ختم نبوت کے محاذ پر خوب کام کیا۔ڈاکٹر صاحب نے اپنا ایک الہام شائع کیا کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تک اور دوسری جگہ لکھا مؤرخہ ۴۔اگست ۱۹۰۸ء تک مرزا مرجائے گا جس کا نتیجہ سامنے ہے کہ مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جہنم واصل ہوگیا۔

ایک اور انداز سے:

مرزا قادیانی اپنی عمر کے لحاظ سے بھی جھوٹا تھا، کیونکہ مرزا نے اپنی عمر کے متعلق مختلف الہامات شائع کر رکھے تھے۔کبھی کہا میری عمر ۷۴ سال سے ۸۶ سال کے درمیان ہوگی، کبھی کہا کہ ۸۰ سال ہوگی، کبھی کہا ۹۵ سال ہوگی، کبھی ۶۵ سال، کبھی ۶۹ سال، کبھی ۷۲ سال، کبھی ۷۰ سال، کبھی ۷۱ سال، کبھی ۶۸ سال، کبھی ۶۶ سال، کبھی ۶۷ سال، کبھی ۶۲ سال۔

مرزا قادیانی کذاب کے ایک مرید نے اپنی عمر کے پانچ سال مرزا کو ہبہ بھی کئے تھے۔مرزا کی اپنی تحریروں سے مرزا کی عمر گیارہ سال بھی بنتی ہے اور ۲۵ سال بھی نیز عمر بڑھانے کے لیے مرزا قادیانی کذاب نے دعا بھی کی تھی۔بقول اپنے وہ مستجاب الدعوات تھا اور مرزا قادیانی کذاب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام کیا ہے کہ تیری عمر خرق عادت کے طور پر بڑھاؤں گا۔ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے الہام کے جواب میں مرزا قادیانی کذاب نے اللہ کی طرف سے یہ الہام شائع کیا تھا کہ تیری عمر بڑھاؤں گا، تجھے عزت دوں گا، تیرے دشمنوں کو ذلیل کروں گا۔

آہ! مگر بقول مرزا حکیم نور الدین اور بقول ابن مرزا بشیر احمد ۶۷، ۶۹ سال کی عمر میں مرگیا۔نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا کی عمر نے بھی مرزا کو جھوٹا ثابت کردیا۔

ایک اور انداز سے:

محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد کے متعلق مرزا قادیانی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم (قطعی) ہے، اس کا انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔

(حاشیہ انجام آتھم ص ۳۱، روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۳۱)

نتیجہ:

مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ھ کو جہنم واصل ہوگیا اور سلطان محمد چالیس سال بعد فوت ہوا اس پیشین گوئی میں بھی مرزا کی موت نے مرزا کو جھوٹا ثابت کردیا۔

ایک اور انداز سے:

مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کی تھی کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں جب کہ مرزا کی موت احمدیہ بلڈنگ برانڈرتھ روڈ لاہور کی لیٹرین کے اندر واقع ہوئی۔مکہ اور مدینہ میں مرنا تو کجا مرزا حرمین شریفین کی زیارت سے بھی محروم رہا۔اس پیشین گوئی کے لحاظ سے بھی مرزا قادیانی جھوٹا ثابت ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور انداز سے:

حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہاں دفن ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی واصل جہنم لاہور میں ہوا اور دفن قادیان میں۔اس حدیث کی رو سے بھی مرزا جھوٹا ثابت ہوا۔

ایک اور انداز سے:

مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ حدیث میں حضرت مسیح کی قبر کے متعلق ہے کہ وہ روضہ رسول ﷺ میں بنے گی اور مرزا قادیانی کی قبر قادیان کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کے اندر ہے،لہٰذا مرزا اپنے دعویٰ میں جھوٹا ثابت ہوا۔

ایک اور انداز سے:

مرزا کی موت بروز منگل واقع ہوئی جب کہ مرزا نے منگل کے دن کو منحوس دن قرار دیا ہے۔ثابت ہوا کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بقول مرزا منحوس دن میں دنیا کی نحوست دور ہوگئی۔

ایک اور انداز سے:

مرزا کی متعفن لاش بذریعہ ریل گاڑی لاہور سے قادیان لے جائی گئی جبکہ مرزا کا اپنا قول ہے کہ ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے۔ہم فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ مرزا کیا تھا؟ اور مرزا کون تھا؟

لاہوری مرزائیوں کے رسالے پیغام صلح نے ۳ مارچ ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا کی موت کے وقت اس کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔منہ سے نکل رہا ہو، یا ٹٹی خانہ میں گرنے سے منہ کو لگ گیا ہو، بہرحال کوئی اچھی موت اور نیک شگون تو نہیں ہے۔

ایک اور انداز سے:

مرزا نے لکھا ہے کہ اگر تثلیث کی جگہ توحید نہ پھیلا سکوں اور مجھے موت آجائے تو میں جھوٹا ہوں۔

(اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء المھدی نمبر ۱)

اس بلند بانگ دعویٰ میں بھی مرزا قادیانی کذاب جھوٹا ثابت ہوئے۔کیونکہ مرزا قادیانی کذاب کی طرف سے تثلیث کی جگہ توحید کا پھیلاؤ تو دور کی بات ہے وہ زندگی بھر انگریز کی مدح سرائی اور انگریزوں سے محبت کرتا رہا۔

کذّاب نبی کی حقیقت

(شعیب الثانی ساجد)

کی اس بد بخت نے بڑی گندی جسارت
تھی اس کے پیچھے دشمن کی اندھی شرارت

نا معلوم کونسے تھے الہام اور کیا تھی بشارت
رکھتا تھا وہ بکواس کرنے میں مہارت

طلب تھی مال کی اور چرایا شوق اَمارت
آشیر باد انگریز کی خود دیوّث بھارت

زندگی اس کی ذلت سے تھی پر عبارت
تاحشر قبر میں رہے گی شدت کی حرارت

اے اللہ حواری اس کے ہوں تباہ و غارت
جو ہیں فرزندانِ ابلیس اور باعث حقارت

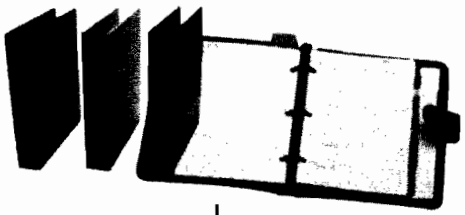
☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کا خود ساختہ

معیار صداقت



مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ

انگریز سامراج کے سایہ میں پروان چڑھنے والا ''مسیلمۂ پنجاب'' مرزا غلام احمد قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر غیر اسلامی عقائد ونظریات لے کر آیا اور کئی لوگ اس کے جال میں پھنستے گئے۔ چنانچہ اس کی جھوٹی نبوت کو سچا کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے اور قرآن وحدیث کی ایسی ایسی تاویلات کی جاتی ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

قادیانی متنبّی کو انبیاء علیہم السلام کی صف میں کھڑا کرنے کے لیے خود ساختہ معیار صداقت پر پرکھا جاتا ہے پھر اس پر خواہ مخواہ خوشی کے شادیانے بجائے جاتے ہیں۔جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کو کسی معیار پر پرکھنے کی ضرورت تب پیش آتی ہے جب اس کے صحیح یا غلط ہونے کے دونوں احتمال ہوں۔جو چیز بالبداہت بناوٹی اور کھوٹی ہو اس کو کوئی عقل مند انسان کسی معیار پر پرکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند اور اس کا محل مکمل ہو چکا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت کے عہدہ پر سرفراز کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت بالکل عبث ہے اس لیے ایسے دعویٰ کو معیار صداقت پر جانچنا اور اس کی کوشش کرنا ہی فضول ہے۔لیکن سادہ لوح مسلمان ان لوگوں کی چرب زبانی اور تاویلات رکیکہ سن کر پریشان ہو جاتے ہیں اور کوئی قسمت کے مارے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اس لیے قادیانی امت کا خود ساختہ معیار صداقت حقیقت کی روشنی میں پیش خدمت کیا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کی نبوت والہام کو جانچنے کے لئے دلائل وشواہد اور تجزیے کا مطالعہ کیجئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ○ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ○ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ﴾ [الحاقہ ۶۹:۴۴تا۴۷]

''اور اگر یہ (نبی) ہم پر کوئی بھی بات بنالیتا تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے، پھر اس کی رگِ دل کاٹ دیتے۔پھر تم میں سے کوئی بھی اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔''

ان آیات سے اخذ کیا جاتا ہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت کے بعد تیئیس سال زندہ رہے اس لیے کسی بھی مدّعی نبوت والہام کو جانچنے کے لیے یہ معیار ہے۔تفصیل میں جانے سے قبل یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ مرزا قادیانی کی دیگر باتوں کی طرح یہ اصول بھی تضاد اور تناقص کا شکار ہے۔مثلاً اپنی کتاب ''انجام آتھم صفحہ ۴۹'' میں لکھتا ہے:

''قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے اور خدائے قادر وغیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔'' (روحانی خزائن ۱۱/۴۹)

''معلوم ہوا کہ مفتری علی اللہ کو فوراً سزا ملتی ہے''۔دوسری کتاب میں رقمطراز ہے کہ اب بفضلہٖ تعالیٰ گیارہواں برس جاتا ہے۔کیا یہ نشان نہیں ہے؟ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا تو کیونکر عشرہ کاملہ تک جو ایک حصہ عمر کا ہے ٹھہر سکتا ہے؟''

(نشان آسمانی ص ۳۷ روحانی ۴:ص۳۹۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ دس سالوں کو معیار قرار دیا۔

''شہادت القرآن'' ہے اور پھر تعجب پر تعجب یہ کہ خدا تعالیٰ ایسے ظالم مفتری کو اتنی لمبی مہلت بھی دے دے جسے آج تک بارہ برس گزر چکے ہیں۔''

(شہادت القرآن ص ۷۵ ، روحانی خزائن ۳۷۱/۹) بارہ سال معیار ہے۔

''ایام الصلح''، ص ۳۷ پر رقمطراز ہے: ''جو شخص خدا تعالیٰ پر الہام کا افتراء کرتا ہے وہ جلد پکڑا جاتا ہے اور اس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعویٰ کرنے والا پچیس برس تک یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا۔''

(روحانی خزائن ۲۰۷/۱۴۔۲۰۸)

یہاں پچیس یا اٹھارہ برس معیار صداقت قرار دے رہا ہے۔

''انجام آتھم'' میں لکھتا ہے: ''میرے دعویٰ الہام پر پورے بیس برس گزر گئے اور مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی۔''

(انجام آتھم ص ۴۹ ، روحانی خزائن ۴۹/۱۱)

بیس برس معیار صداقت ثابت ہو رہا ہے۔

ضمیمہ اربعین ص ۳۔۴ پر لکھا ہے ''تئیس برس کی عمر ملی، یہ عمر قیامت تک صادقوں کا پیمانہ ہے۔ (روحانی خزائن ۴۹۸/۱۷)

اس جگہ تئیس سالوں کو معیار قرار دیا۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو بذات خود اس اصول پر اعتماد نہیں تھا، اسی لیے تو وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا نظر آتا ہے۔ چونکہ قادیانی امت تئیس برس والے قول کو ہی پیش کرتی ہے تو اس کے دو سبب ہو سکتے ہیں، یا تو قادیانی متبنّی کے تضاد کو چھپانا مقصود ہے یا لاعلمی ہے۔

میرے خیال میں پہلی بات زیادہ مناسب ہے۔ قادیانیوں سے گفتگو کرنے والے مسلمانوں کو چاہیے کہ مرزا کے یہ اقوال یاد کر لیں اور جیسے ہی اس موضوع پر بات چیت ہو یہ حوالہ جات پیش کر کے مرزائیوں کی درگت بنائیں۔ (واللہ المستعان)

چونکہ تئیس سالوں والا قول ہی قادیانی امت ظاہر کرتی ہے اس لیے اسی کو مدنظر رکھ کر تمام گفتگو کی گئی ہے۔ یہاں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔

(اول) مرزا قادیانی کے بقول کسی مدعی نبوت والہام کے صدق وکذب کو جانچنے کے لیے ۲۳ برس کا عرصہ درکار ہے۔ کیا کوئی عقل مند اسے قبول کرے گا؟ اور کیا اللہ تعالیٰ ایسا عبث اصول بنائے گا کہ تئیس برس تک لوگ تذبذب کا شکار رہیں۔

(ثانی) حضرت پیغمبر آخر الزماں علیہ السلام کبھی ۲۳ برس تک (نعوذ باللہ) سچے نبی نہ تھے، ان کی سچائی ۲۳ برس مکمل ہونے کے بعد ظاہر ہوئی؟ اور جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو اس مدت سے پہلے سچا نبی تسلیم کیا تھا وہ غلطی پر تھے؟ اس معیار صداقت پر تو آپ پرکھے ہی نہیں گئے تھے۔ کیونکہ ممکن تھا کہ آپ انہی سے قبل وفات پا جاتے۔ اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم اس مدت کے مکمل ہونے سے قبل ہی وفات پا گئے ان کا حکم کیا ہے؟

تفصیل:

قادیانی وکیل عبدالرحمان گجراتی لکھتا ہے: ''گویا اگر کوئی شخص جھوٹا الہام بنا کر خدا کی طرف منسوب کرے تو وہ قتل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو صداقت کی کسوٹی ہیں۔ آپ ۲۳ سال دعویٰ والہام کے بعد زندہ رہے اس لیے کوئی جھوٹا مدعی والہام ووحی نبوت اتنا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا جتنا عرصہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رہے۔''

(باکٹ بك (احمدیه) ص ۳۳۵)

اس کتاب سے ابتداء اس لیے کی گئی ہے کیونکہ قادیانی اپنے مذہب کے حق میں اسے بہترین قرار دیتے ہوئے ہر مرزائی گھرانے میں اس کا ہونا لازمی خیال کرتے ہیں۔ بہر حال اس عبارت سے چند باتیں اخذ ہوتی ہیں:

① جھوٹے الہام ووحی نبوت کا مدعی قتل ہو جاتا ہے۔

② اور وہ بھی ۲۳ سال کے اندر اندر۔

تجزیہ:

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہر جھوٹے الہام کا مدعی قتل ہوتا ہے یا یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ محض جھوٹی نبوت کا دعویدار ؟اس کا جواب دینے میں امت مرزائیہ تضاد کا شکار ہے۔مثلاً خود پاکٹ بک (احمدیہ) والا صفحہ ۳۴۱ پر لکھتا ہے: ''یہ غلط ہے کہ یہ آیت صرف مدعیان نبوت کے لیے ہے اگرچہ مدعیان نبوت بھی اس میں شامل ہیں۔پس اس آیت میں ہر ایسے مفتری علی اللہ کا ذکر ہے جو اپنے پاس سے جان بوجھ کر جھوٹا الہام ووحی بنا کر اللہ کی طرف منسوب کرے، ہوسکتا ہے کہ ایسا مفتری علی اللہ مدّعی نبوت بھی ہو۔مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانیت کا خلیفہ ثانی میاں محمود احمد کہتا ہے کہ اب آپ غور فرمائیں کہ اس آیت کے کون سے لفظ سے یہ بات نکلتی ہے کہ صرف جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔اگر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والا مراد ہوتا تو لَوْ تَنَبَّأَ ہوتا (یعنی اگر یہ شخص جھوٹا نبی بن جاتا۔) مگر قرآنِ کریم میں لَوْ تَقَوَّلَ ہے۔'' (حقیقۃ النبوۃ حصہ اول مندرجہ انوار العلوم ۲:۳۹۱) جب ہم انہی کی کتب سے اس کے خلاف دکھاتے ہیں تو فوراً پینترا بدل لیتے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں: مثلاً 16۔ اگست 1906ء کو مرزا قادیانی نے اشتہار شائع کیا جس میں عبدالحکیم خان جو کہ تقریباً بیس برس تک مرزا کے مرید رہے (اور بعد میں تائب ہوگیا) کے خلاف الہام بتایا اور اس کا سبب لکھتا ہے: ''اور پھر میاں عبدالحکیم صاحب نے اس پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص (مرزا) تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا، کیونکہ کذّاب اور مفتری ہے، میں نے اس کی پیشگوئیوں پر صبر کیا۔ مگر آج جو 14۔ اگست 1906ء ہے، پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا، اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہے۔''

(اشتہار مرزا، خدا سچے کا حامی ہو، مندرجہ آخر حقیقۃ الوحی ص۱، روحانی خزائن ۲۲:ص۴۰۹، مجموعہ اشتہارات ۳/۵۵۸)

ایک اور قابل ذکر صاحب منشی الٰہی بخش ہیں۔آپ ایک جید عالم اور لاہور کی ایک اہم اور بااثر شخصیت تھی۔حساب نویسی کے سبب منشی کہلاتے تھے۔یہ بھی پہلے پہل مرزا قادیانی کے عقیدت مندوں میں شمار ہوتے تھے لیکن جب قادیانی بلی تھیلے سے باہر آئی اور قادیانی مُتنبّی کو ناکوں چنے چبوائے۔تو انہوں نے بھی مرزا کے مقابلہ میں اپنے الہام پیش کیے۔چنانچہ مرزا قادیانی موصوف کی عقیدت مندی کا زمانہ بیان کر کے لکھتا ہے: ''پھر اس کو کچھ مدت کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ مجھ کو الہام ہوتا ہے، اور یہی ایک زہریلا بیج تھا جو کہ قضا و قدر نے اس میں بو دیا۔پھر اس کے بعد اندر ہی اندر اس کی مخلصانہ حالت میں کچھ تغیر ہوتا گیا اور پھر جس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے لوگوں سے بیعت کے لیے مامور فرمایا اور تقریباً چالیس آدمی یا کچھ زیادہ بیعت میں داخل ہوئے اور عام طور پر خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق، ہر ایک کو سنایا، کہ جو شخص ارادہ رکھتا ہے وہ بیعت میں داخل ہو۔تب اس بات کو سنتے ہی الٰہی بخش کا دل بگڑ گیا۔اور وہ کچھ مدت کے بعد مع اپنے دوست منشی عبدالحق کے قادیان میرے پاس آیا، اس غرض سے تا کہ اپنے الہام سناوے اور اب کی دفعہ اس کے مزاج میں اس قدر سختی ہوگئی تھی کہ گویا وہ اور ہی تھا الٰہی بخش نہیں تھا، اس نے بہت بیباکی سے الہام سنانے شروع کیے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۹۷، ۹۸ روحانی خزائن ۲۲:ص۵۳۳، ۵۳۴)

معلوم ہوا بیعت لینے سے قبل ہی اس نے ملہم ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا مگر مخالفت بیعت شروع ہونے کے کچھ دنوں کے بعد کھل کر کی۔ مرزا نے 23 مارچ 1889ء کو بیعت لینی شروع کی تھی۔

(سیرت المہدی ص ۷۷ اول روایت نمبر ۹۸)

ان دونوں بزرگوں نے قادیانی متنبّی کا مقابلہ الہام بازی میں بھی کیا۔گو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا پیش کردہ الہام سچا نکلا کیونکہ مرزا قادیانی تین سال کے اندر اندر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں مر گیا۔ان کے بالمقابل مرزا کی پیشین گوئی جھوٹی نکلی ''کہ نہیں مروں گا'' لیکن قادیانی ظاہر ہے ان دونوں بزرگوں کو جھوٹا خیال کرتے ہیں، بلکہ ڈاکٹر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کو تو مرتد کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔

قادیانیوں کے مذکورہ اصول کے مطابق کہ جھوٹا مدعی الہام قتل ہوتا ہے،ان دونوں بزرگوں پر ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ دونوں میں سے کوئی قتل نہیں ہوا۔ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۲۰ء کو وفات پائی۔

(تاریخ احمدیت ۳:ص،۴۷۲ بحوالہ تحریك ختم نبوت ۳:ص ٦٢ از ڈاکٹر بهاؤ الدين)

بقول مرزا کذاب منشی صاحب ۷۔اپریل ۱۹۰۷ء کو بمرض طاعون فوت ہوئے۔ (حقيقة الوحی در روحانی خزائن ۲۲ص:۵٤۰)

فوراً پینترا بدل کر کہتے ہیں:''مذکورہ اصول ہر مدعی الہام کے لیے نہیں بلکہ مدعی وحی نبوت کے لیے خاص ہے اور انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا'' مثلاً یہی قادیانی وکیل لکھتا ہے:''پس ثابت ہوا کہ مدعی الوہیت کے لیے ضروری نہیں کہ اسے اس دنیا میں سزا دی جائے، بلکہ یہ کاذب مدعی نبوت ہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے لازمی اور ضروری قرار دیا ہے کہ اسے اسی دنیا میں سزا دی جائے۔''

(پاکٹ بك (احمديه) ص ۳۲۳)

معلوم ہوا کہ دنیا میں سزا (جو کہ قتل ہے) کاذب مدعی نبوت ہی کے لیے لازمی وضروری ہے۔لفظ''ہی'' پر غور فرمائیں۔

مرزا قادیانی خود''لَو تَقَوَّلَ'' پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔''

(تتمه اربعين نمبر ٤ ، روحانی خزائن ۱۷ ص :٤٧٧)

تجزیہ:

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد امریکی ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق لکھتا ہے کہ:

''یہ شخص پرلے درجے کا اسلام دشمن تھا اور عیسائیت کی محبت میں گویا محو تھا اور اس کی تائید میں ایک اخبار بھی نکالا کرتا تھا جس کا نام لیوز آف ہیلنگ تھا۔اس نے اپنے اس اخبار میں شائع کیا کہ اگر میں سچا نبی نہیں ہوں تو پھر روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں جو خدا کا نبی ہو۔''

(تبليغ هدايت ص : ١٤٤)

بقول مرزائیہ، یہ شخص مرزا قادیانی کے مقابلہ کی وجہ سے مرا، جو کہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔اس کا انجام لکھتے ہوئے مرزا کا یہی صاحبزادہ لکھتا ہے:''پچاس برس کی عمر میں جبکہ اس کی قسمت بڑی اچھی تھی، اس پر فالج گرتا ہے جو اسے ایک تختے کی طرح صاحب فراش کر دیتا ہے اور بالآخر حضرت مرزا صاحب کے آخری اشتہار مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کے صرف چند ہی دن بعد یعنی ۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو اخباروں میں یہ تار چھپتا ہے کہ مفلوج اور نامراد اس جہاں سے گزر گیا۔'' (تبليغ هدايت :١٤٦)

ثابت ہوا ڈاکٹر ڈوئی باوجود مدعی نبوت ہونے کے قتل نہیں ہوا۔ پینترا بدل کر کہیں گے کہ یہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان، منشی الٰہی بخش اور ڈاکٹر ڈوئی ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہے نیز قتل ہونا ضروری نہیں۔اسی لیے مرزا قادیانی بائیبل میں موجود کہ''جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا'' پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ صحیح ترجمہ ہے''ہلاک کیا جاتا ہے۔''

(تتمه اربعين نمبر ٤ ، در روحانی خزائن ۱۷/٤٧٤)

تجزیہ:

اس جال میں مرزا قادیانی خود بھی پھنس جاتا ہے۔جیسا کہ قادیانیت کا خلیفہ ثانی اور مرزا کا بیٹا میاں محمود لکھتا ہے''ہاں اگر قرآن کریم میں''لَوْ تَنَبَّأَ'' ہوتا (یعنی اگر کوئی جھوٹا دعویٰ نبوت کا کرے) تو اس کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔تب اس بناء پر بے شک حضرت صاحب پر اعتراض ہو سکتا تھا کہ ابتدائے زمانہ میں تو آپ نے دعویٰ نبوت نہ کیا تھا۔''

(حقيقة النبوة وانوار درالعلوم ۲ ص ۳۹۱،۳۹۲)

مرزا قادیانی کے صاحبزادے کو خود تسلیم ہے کہ اس پینترے میں حضرت صاحب بھی آ جاتے ہیں، کیونکہ کھلے لفظوں میں نبوت کا دعویٰ ۱۹۰۱ء میں کیا تھا، یا کھینچ تان کر زیادہ سے زیادہ ۱۸۹۱ء بنتا ہے کیونکہ اس سال مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔یہی خلیفہ قادیانیت لکھتا ہے''اور جس دن سے آپ (مرزا) مسیح موعود ہوئے اسی دن سے آپ نبی تھے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو نبی قرار دیا تھا۔''

(حقيقة النبوة درانوار العلوم ۲:ص۳۸۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے قول کے مطابق دعویٰ نبوت کے سات سال بعد مرزا قادیانی کذاب آنجہانی ہوا۔اور دوسرے قول کے مطابق سترہ سال بعد، ہر دوصورتوں میں مرزا قادیانی جھوٹا ثابت ہوا کیونکہ تیئیس سال تو اس نے بھی مکمل نہیں کیے۔مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو سچ کرنے کے لیے اب ایک ہی صورت باقی رہتی ہے،یعنی دعویٰ الہام سے مدت کا شمار کیا جائے ،جیسا کہ میاں محمود خلیفہ قادیانیت لکھتا ہے:'' بات یہ ہے کہ ابتدائے الہام سے مدت گنی جاتی ہے نہ کہ درمیانی دعوؤں سے اگر ابتدائی الہام شمار کرنے کے بعد تیئیس سال گزر جائیں تو ایسا مامور سچا ثابت ہوگیا'' (حقیقة النبوة حصه اول وانوار العلوم ج۲ص:۳۹۳)

امت مرزائیہ ایسی قوم ہے کہ اگر انہیں مرزا کی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کے لیے مرزا کی ہی مخالفت اور تردید کرنی پڑے تو کر ڈالیں گے۔جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔یعنی مرزا قادیانی« لَو تَقَوّل » کو محض وحی نبوت کے دعویٰ کے ساتھ خاص کرتا ہے اور اس کی امت دعویٰ الہام کے ساتھ،خواہ وہ کسی طرح کا بھی ہو۔

یہ پینترا بھی فیل ہو جاتا ہے کیونکہ ایسے افراد ہو گزرے ہیں جنہوں نے دعویٰ نبوت اور رسالت کے باوجود تیئیس برس سے زیادہ کا عرصہ گزارا۔مثلاً صالح بن حریف نامی ایک حکمران گزرا۔اس نے اپنی قوم کے سامنے دعویٰ نبوت پیش کیا،اور ان کے لیے شریعت بنائی۔اپنے اوپر قرآن نازل ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔سورتیں تلاوت کر کے لوگوں کو سنایا کرتا تھا۔ان میں سے بعض کے نام یہ تھے:

سورۃ ویل،سورۃ الجمل ،سورۃ الفیل،سورۃ آدم،سورۃ نوح۔کئی انبیاء کے نام پر سورتیں تھیں،اسی طرح سورۃ ھاروت و ماروت ،سورۃ ابلیس، سورۃ غرائب الدنیا وغیرہ۔یہ سینتالیس سال بعد مشرق کی طرف یہ کہہ کر چلا گیا کہ جب میری ساتویں پشت حکمران بنے گی تو واپس آجاؤں گا۔

(تاریخ ابن خلدون ص۲۸٦ باب الخبر عن برغواطة من بطون المصامدة)

قادیانی وکیل اس کی مدت دعویٰ پر تو بحث نہیں کرتا کیونکہ ان کی مقرر کردہ مدت سے کافی زیادہ تھی،لیکن تین باتیں لکھیں:

① اس نے اپنا کوئی الہام پیش نہیں کیا لہٰذا تقوّل نہ ہوا۔

② اس نے اپنے آپ کو مہدی آخر الزمان ہونا خیال کیا۔

③ اپنے بیٹے الیاس کو طاقتور ہونے تک اپنا دین چھپانے کی وصیت کی اور اسلام کا لبادہ اوڑھنے کا کہا۔

(احمدیه پاکٹ بك ص ٣٤٤، ٣٤٥)

قادیانیت اور انصاف؟ممکن نہیں۔اگر تاریخ ابن خلدون کو چند سطر پہلے پڑھ لیا جاتا تو سارا مسئلہ حل ہو جاتا،کیونکہ میری پیش کردہ عبارت موجود ہے جس سے تینوں باتوں کی توجیہہ ظاہر ہو جاتی ہے۔پہلی بات تو یہ کہ قادیانی وکیل نے اپنے آقا کی پیروی کرتے ہوئے جھوٹ بولا ہے۔ دوسری بات ہمارے موقف کو مزید تقویت دیتی ہے کہ اس نے نبوت کے ساتھ ساتھ مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔اور تیسری بات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دین ''اسلام'' سے ہٹ کر تھا اور اس کے پیروکار موجود تھے۔فقط وقتی طور پر اپنے ماننے والوں کو دین چھپانے کا کہا اس سے دعویٰ کی نفی نہیں بلکہ اثبات ہوتا ہے۔ (فافهم وتدبر)

بلکہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ نے اس کے خاندان میں سے نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کی فہرست تیار کی ہے اور ان سب کا وقت قادیانی امت کے مقرر کردہ مدت سے زیادہ بتایا ہے۔

نام مدعی	آغاز وانتہائے دعویٰ	مدت دعویٰ
صالح بن حریف	127ھ سے 174ھ تک	47سال
ابومحمد بن معاذ	268ھ سے 297ھ تک	29سال
ابومنور عیسیٰ	341ھ سے 369ھ تک	28سال

(الاستقصاء لاخبار دول المغرب الاقصیٰ ص ۵۱۔۱۰۳ بحواله جھوٹے نبی ص ۱۴۸)

صالح بن حریف کے ترجمہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بربر کے علاقہ میں اس کے پیروکار پائے جاتے تھے۔اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے ماننے والوں کے لیے نئی شریعت بنائی۔اس کے بعد اس کی اولاد میں سے کسی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔امام ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حزم نے فرمایا:

''اس کے پیروکار اس کی دوبارہ آمد کے منتظر رہے یہاں تک کہ ہمارے اس زمانہ یعنی ۴۵۰ھ میں اللہ تعالیٰ نے ان کا خاتمہ کر دیا۔''

(لسان المیزان ۳ : ۱۷۱)

بہائی مذہب کا بانی مرزا محمد حسین المعروف بہاء اللہ بعداز دعویٰ چالیس سال تک زندہ رہا۔

① چنانچہ مرزائی اخبار الحکم لکھتا ہے: حضرت بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ۱۲۶۹ھ میں کیا اور آپ ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہے۔ (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ ص ٤)

② حضرت بہاء اللہ کا یہ دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔

(کتاب الفوائد ، ۲۵ اخبار الحکم ۱۰،۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء ص ٤)

③ حضرت بہاء اللہ بعداز دعویٰ وحی چالیس سال تک زندہ رہے۔آپ اپنے دعویٰ پر اخیر دم تک قائم رہے۔

(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ ، ص ٤ ، الحکم ۱۰،۱۷ نومبر ۱۹۰۴ ، ص ۱۹ کتاب الفوائد ص ۳۵،۲۶)

نوٹ:

یہ حوالہ جات محمد یہ پاکٹ بک صفحہ ۳۰۹ سے لیے گئے ہیں ، قادیانی جنہیں آج تک جھٹلا نہیں سکے ، یہی نہیں بلکہ بہائی علماء اخبار الحکم کے مذکورہ حوالہ جات اپنی کتب میں مرزائیوں کے خلاف پیش کرتے ہیں۔مثلاً'' دین بہائی اور احمدیت'' ص ۱۵۰ وغیرہ ۔یہ باتیں مرزا قادیانی کی زندگی میں انہی کی اخبار میں شائع ہوئیں لیکن مرزا تردید کی جرأت نہ کر سکا۔لیکن آپ حیران ہونگے کہ بعد میں مرزائیوں نے بہاء اللہ سے جان چھڑانے کے لیے مشہور کر دیا کہ یہ شخص مدعی الوہیت تھا اس لیے وہ 'لو تقوّل' کی بحث سے خارج ہے۔کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹا الہام منسوب کرنے کی بات ہے نہ کہ خود خدا بننے کی۔

یہ بات قادیانی اتنی تحدّی اور دھڑلے سے کرتے ہیں کہ بہائیوں کے متعلق تھوڑی سی معلومات رکھنے والا ان کی بیوقوفی پر ہنس کر رہ جاتا ہے۔کیونکہ دنیا میں اب بھی بہائی بکثرت موجود ہیں اور کئی مرزائی بہائی مذہب قبول کر چکے ہیں۔ بلکہ علامہ اقبال کا قول ہے:

''جلد یا بدیر قادیانیت بہائیت میں ضم ہو جائے گی۔''

(ہفت روزہ ختم نبوت ۷ تا ۱۳ جولائی ۱۹۸۹ء بحوالہ دین بھائی اور احمدیت ص ۱٤۷)

ان سے پوچھ لیا جائے کہ تم بہاء اللہ کو مدعی الوہیت تسلیم کرتے ہو یا کچھ اور؟ تو حقیقت نکھر کر سامنے آجائے گی۔

بہاء اللہ کے بیٹے عبدالبہاء نے لکھا ہے:

'' مستقل انبیاء حضرت ابراہیم ،حضرت موسیٰ ، حضرت مسیح ،حضرت محمد ﷺ اور حضرت بہاء اللہ ہیں۔

(مفاوضات عبدالبہاء ص ۱۱٤ بحوالہ بہاء اللہ اور مرزا ص ۲۰ از مولانا ثناء اللہ امرتسری مندرجہ احتساب قادیانیت جلد ۹ ص ٤۷۲)

کتاب اقدس جو بہاء اللہ کی مقدس ترین اور ام الکتاب شمار ہوتی ہے، میں لکھا ہے:

'' قد بدئت من اللّٰہ ورجعت الیہ '' ص ۱۲۲ فقرہ نمبر ۱۲۹ ''

(ترجمہ بہائی) ''میں خدا کی طرف سے آیا ہوں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

ایک مقام پر آسٹریا کے بادشاہ سے خطاب ہوا، لکھا ہے:

' قد جعلناہ مقبل العالم لذکری وانت نبذت المذکور اذ ظھر بملکوت اللّٰہ ربك، ورب العالمین'

(کتاب اقدس ص ۸۲ فقرہ نمبر ۸۵)

(بہائی ترجمہ) ''یقیناً ہم نے وہ اسے مقام عطا کیا ہے جو میرے ذکر کے لیے مرجع عالم ہے لیکن اس کے باوجود تو نے اس وقت اس کا جو اس ذکر کا مذکور ہے ،انکار کر دیا جب وہ اس خدا کی سلطنت کے ساتھ ظاہر ہوا جو تیرا اور تمام عالمین کا رب ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس قدر واضح الفاظ میں اللہ تعالیٰ اور بہاء اللہ کے مابین فرق ظاہر کیا گیا ہے۔

بہائیوں کے بقول بہاء اللہ پر کئی الواح نازل ہوئیں۔ان میں سے ایک لوح ابن ذئب ہے۔اس کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

''خدا کی پائندہ زندگی کی قسم! کہ ''بہاء'' اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا اس کو تو اسی نے سخن آراء کیا ہے جس نے تمام اشیاء کو اپنے ذکر و ثناء میں گویائی بخشی ،کوئی معبود نہیں مگر وہی یگانہ ، یکتا ،صاحب قدر ،مختار، کتاب مذکورہ کے ص ۱۰ پر لکھا ہے:

اے سلطان میں اور بندوں کی طرح ایک معمولی بندہ تھا اور راحت کے بستر پر آرام سے سویا ہوا تھا۔کہ یکا یک خدا کی نسیم لطف مجھ پر ہو کر گزری اور جو کچھ ابتدائے آفرینش سے اب تک ظہور میں آیا اس کا اس نے مجھے علم دیا، یہ بات میری طرف سے نہیں ہے بلکہ اسی غالب باخبر کی طرف سے ہے،اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دنیا میں اس کے نام کی منادی کروں۔'' (لوح ابن ذئب طبع کراچی)

اتنے واضح الفاظ میں دعویٰ رسالت کے باوجود بہاء اللہ کی ایسی عبارت میں کہیں سے دعویٰ الوہیت اخذ ہوتا ہے؟لیکن اس کی زندگی میں ہی اس مدعی الوہیت ہونے کا الزام لگا دیا گیا۔لیکن مفہوم وہی معتبر ہوتا ہے جو متکلم کی تصریحات کے خلاف نہ ہو۔

بہاء اللہ نے واضح لفظوں میں اس الزام کی تردید کر دی تھی۔لکھتا ہے:

''اے میرا ثنا خواں! جو کچھ ظالم میرے بارہ میں کہتے ہیں اس کو سن، بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ اس نے خدا پر بہتان باندھا ہے۔اور بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص فساد پھیلانے کے لیے ظاہر ہوا ہے۔سو ان کے لیے ہلاکت ہے اور وہ خود خدا کی رحمت سے دور ہیں۔کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ وہموں کے غلام ہیں۔''

(کلمات بهاء الله ص۱۲۲ مترجم از محفوظ الحق علمی بهائی)

بہاء اللہ نے دوسری جگہ لکھا:

''تم میں سے بعض لوگ میرے متعلق کہتے ہیں کہ یہ شخص خود اپنی نسبت الوہیت کا دعویٰ کرتا ہے۔خدا کی قسم! یہ بہتان عظیم ہے۔میں تو ایک بندہ ہوں، خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔خدائی کلام کو، اس کے رسولوں اور فرشتوں کو مانتا ہوں۔میری زبان، میرا دل، میرا ظاہر، میرا باطن، گواہی دے رہا ہے کہ خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔باقی سب اس کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں اور کے ارادہ سے بنے ہیں۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پیدا کرنے والا ،اٹھانے والا ،زندہ کرنے والا ، مارنے والا وہی ہے جس نے الوہیت کا دعویٰ کیا۔'' (سوره الملوك ص ٤٦)

اتنے واضح الفاظ میں تردید کے باوجود قادیانی اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں کیونکہ اسے تسلیم کرنے سے مرزا کی جھوٹی نبوت کا کباڑا ہو جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے باوجود بہاء اللہ کے متعلق علم رکھنے کے یہ الزام نہیں لگایا بلکہ مدعی مسیح موعود ہی لکھا۔چنانچہ لیکچر لاہور میں لکھا ہے:

آج پرچہ پیسہ کی خبر ۲۷ اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود ایرانی لاہور میں فروکش ہیں، وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں۔دعویٰ کرتے ہیں اور مجھ سے مقابلہ کے خواہش مند ہیں۔ (روحانی خزائن ۲۰: ۱٤٦)

یہ حکیم صاحب بہائی مذہب کے مبلغ تھے اور مختلف ممالک کے دورے پر نکلے تھے۔چنانچہ لاہور پہنچ کر مرزا قادیانی کو للکارا۔مرزا قادیانی کذاب نے پرانی عادات کے مطابق حیلے بہانے تراش کر راہِ فرار اختیار کی۔

بہر حال اس کے بعد مرزا قادیانی کذاب چار سال زندہ رہا لیکن کبھی بھی بہاء اللہ پر الوہیت کا الزام نہیں لگایا۔لیکچر لاہور کے آخر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کی خط و کتابت اس سے بھی دو سال قبل یعنی ۱۹۰۲ء میں شروع ہو چکی تھی۔ (روحانی خزائن ۲۰/۱۹۹)

طفیل ڈاکٹر صابر آفاقی بہائی کی کتاب ''لیکچر لاہور'' کے جواب میں دیکھیں۔اس کی مکمل روئیداد لکھی ہے۔نیز مرزا محمود ایرانی کی تصویر بھی دی ہے۔

بہاء اللہ کے دعویٰ ''مسیح موعود'' کے لیے بہائیوں کی کتاب ''ظہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی و مسیح'' دیکھیں۔

قادیانی اس طرح کی عبارات پیش کر کے بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت ثابت کرتے ہیں۔مثلاً تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا،محیط کل ہونے کا دعویٰ،تفصیل پاکٹ بک احمدیہ،صفحہ ۱۳۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اس طرح کی عبارات تو مرزا قادیانی کی بھی ہیں،تو کیا امت مرزائیہ مرزا قادیانی کو مدعی الوہیت تسلیم کرتے ہیں؟ مثلاً لکھتا ہے:

''میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں .....اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا..... پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا:

« اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ »

''پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔'' (تذکرہ ص ۱۹۹،۲۰۰،مجموعہ الہامات مرزا)

قادیانی اگر اسے کشف کہہ کر تاویل کرنا چاہیں تو ان کے پیرومرشد نے وہ دروازہ بھی بند کر دیا ہے۔لکھتا ہے:'' حالت کشف بعینہٖ حالت بیداری ہے۔(ازالہ اوہام ص ۴۷۴) دوسری جگہ لکھا ہے:

«انّما امرك اذا اردت شيئا ان تقول لهٗ كن فيكون»

''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔'' (تذکرہ ص ۵۲۵ مجموعہ الہامات مرزا)

سب مسلمان بخوبی جانتے ہیں کہ «كُنْ فيكون» کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔اگر اس طرح کی عبارات سے قادیانی امت اپنے متبنّٰی کو مدعی الوہیت تسلیم نہیں کرتے،تو بہاء اللہ کس طرح مدعی الوہیت بنتا ہے؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر سورۃ الحاقہ کی ان آیات کا مطلب کیا ہے؟اس کا جواب دیتے ہوئے مولانا عبداللہ معمار رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اب رہا اصل دلیل کا معاملہ،سو بالکل واضح ہے۔یہ آیت نبی ﷺ کے حق میں ہے اور آپ ﷺ ہی اس کے مخاطب ہیں۔اس کی نظیر وہ آیت ہے جس میں ارشاد ہے:

﴿وَ اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَ اِذًا لَّا تَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ○ وَ لَوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ○ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُلَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا﴾ [بنی اسرائیل ۱۷:۷۳تا۷۵]

''اور وہ کافر تو تجھے وحی الٰہی کے خلاف لے جانے میں کوشاں ہیں جو ہم نے تجھ پر اتاری ہے،تاکہ تو ہم پر افتراء کرے اور وہ تجھے اس صورت میں دوست بنا لیتے۔اور اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو کسی قدر تو آ جاتا ان کے داؤ میں۔اس صورت میں ہم تجھے دنیا و آخرت میں دوگنا عذاب چکھاتے اور کوئی شخص بھی تجھے ہم سے نہ بچا سکتا۔''

پس جس طرح اس آیت میں خاص طور پر آنحضرت ﷺ مخاطب ہیں اسی طرح مرزائیوں کی پیش کردہ آیت ''لَوْ تَقَوَّلَ'' بھی مخصوص ہے نبی ﷺ سے۔اس سے آپ ﷺ ہی مراد ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ جن کو اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوق سے بزرگ و برتر مراتب پر فائز کیا ہے اور نبوت کی اپنی تمام نعمتیں آپ ﷺ پر تمام کر دی ہیں اور دنیا کی کوئی خوبی نہیں جو آپ ﷺ میں جمع نہیں کی گئی،باوجود اس کے بھی اگر آپ خدا پر افتراء کریں اور خدا کی بھیجی ہوئی وحی میں بعض افترایات ملا دیں تو خدا فرماتا ہے ہم آپ کی قطع وتین کر دیں۔ (محمدیہ پاکٹ بک ص ۳۰۲)

پہلی دفعہ بات تو یہ کہ قطعاً ممکن نہیں تھا کہ آپ ﷺ وحی الٰہی میں کچھ کوئی چیز اپنی طرف سے شامل کرتے۔دوسری بات یہ کہ وحی نازل ہو رہی تھی،امت کا آپ کی نبوت پر مکمل ایمان تھا اور وحی الٰہی پر بھی مکمل یقین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھا،لہٰذا فرض بالمحال اگر آپ ﷺ سے کوئی ایسی چیز سرزد ہو جاتی تو لوگ اسے بھی وحی الٰہی سمجھتے۔تیسری بات یہ کہ یہ بات اللہ تعالیٰ نے صرف مشرکین اور معاندین کو خاموش کرانے کے لیے فرمائی تھی۔(از مرتب)

ایک بڑے مغالطے کا ازالہ:

قرآنِ مجید سے یہی بات سامنے آتی ہے،کیونکہ ذات باری تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کو بسا اوقات دنیا میں فوائد حاصل ہوتے ہیں البتہ اخروی کامیابی ان کے نصیب میں نہیں۔اکثر گمراہ لوگوں کو دنیوی فوائد ملنے کی بنا پر یہ مغالطہ ہو جاتا رہا ہے کہ اللہ ہم سے خوش ہے جو ہمیں یہ انعامات نصیب ہو رہے ہیں۔آیئے ذرا قرآن مجید کا مطالعہ فرمایئے۔فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا﴾

[مریم ۱۹:۷۵]

''کہہ دیجیے کہ جو گمراہی میں ہوتا ہے اللہ رحمان اس کو خوب لمبی مہلت دیتا ہے۔''

ثابت ہوا گمراہ انسان کا فی الفور پکڑا جانا لازمی نہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَ لَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ﴾ [الانعام ۶:۹۳]

''اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے،یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی،اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو،آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔''

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ﴾ [العنکبوت ۲۹:۶۸]

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افتراء کرے یا جب حق اس کے پاس آ جائے وہ اسے ناحق بتلائے؟ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہ ہوگا؟''

ان دونوں آیات میں مفتری علی اللہ کو مرنے کے بعد سزا ملنے کا تذکرہ ہے۔

فرمایا:﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ○ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

[النحل ۱۶:۱۱۶تا ۱۱۷]

''سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں،انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔''

اس آیت میں مفتری علی اللہ کو ''متاع قلیل'' ملنے کی وضاحت ہے اور قرآنِ مجید بتاتا ہے کہ دنیوی فوائد و ثمرات کا نام متاع قلیل ہے۔فرمایا:

﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى﴾

[النساء ۴:۷۷]

''آپ کہہ دیجیے کہ دنیا کی سودمندی تو بہت ہی کم ہے اور پرہیزگاروں کے لیے تو آخرت ہی بہتر ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ﴾

[التوبہ ۹:۳۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نہیں ہے دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلے میں مگر تھوڑا سا۔'' مطلب یہ کہ دنیا کا سامان آخرت کے مقابلے میں بہرصورت ''متاعِ قلیل'' ہی ہے۔

ایک جگہ پر فرمایا:

﴿مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ﴾

[آل عمران ۳:۱۹۷]

''یہ تو بہت تھوڑا فائدہ ہے۔اس کے بعد ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔''

ان آیات سے معلوم ہوا کہ متاع قلیل سے مراد دنیوی عیش وعشرت اور فوائد ہیں۔البتہ اخروی فلاح وکامیابی مفتری علی اللہ کو نہیں ملے گی۔

ایک جگہ فرمایا: ﴿قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ﴾

[یونس ۱۰:۶۹تا۷۰]

''آپ کہہ دیجیے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ افتراء کرتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔یہ دنیا میں تھوڑا سا عیش ہے، پھر ہمارے پاس ان کو آنا ہے، پھر ہم ان کو ان کے کفر کے بدلے سخت سزا چکھائیں گے''۔

اس آیت کا تو ذات باری تعالیٰ کی نسبت جھوٹ گھڑنے والوں کے لیے واضح دنیوی فوائد وثمرات ملنے کا تذکرہ ہے۔نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ کامیابی نہ ملنے کا تعلق روز قیامت سے ہے دنیا سے نہیں۔

سورۂ یونس کی اس آیت کی مزید توضیح حسب ذیل آیت سے بھی ہوتی ہے:

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ﴾

[الاعراف ۷:۳۷]

''سو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا بتلائے؟ ان لوگوں کے نصیب کا جو کچھ مقدر میں ہے ان کو مل جائے گا، یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان قبض کرنے آئیں گے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم سے سب غائب ہو گئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کریں گے۔''

غور فرمائیں آیت ہٰذا میں ایسے لوگوں کو ان کے مقدر کا رزق اور عمر وغیرہ ملنے کی وضاحت ہے جس سے معلوم ہوا کہ مفتری علی اللہ کو طبعی چیزیں عمر، رزق کی فراوانی، پیروکاروں کی چھوٹی، بڑی جماعت اور اس طرح کے اور دنیوی فوائد وکامیابیاں مل سکتی ہیں۔

خلاصۂ کلام:

خلاصہ یہ ہوا کہ ان آیات اور جھوٹے مدعیان مثلاً صالح بن حریف، اس کی اولاد، بہاء اللہ وغیرہ اور بذات خود مرزا قادیانی کے حالات مدنظر رکھ کر یہی ثابت ہوتا ہے کہ سورۃ الحاقہ کی زیر بحث آیات میں خاص آنحضرت ﷺ مخاطب ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عام قانون بیان نہیں کیا۔اور مدعیانِ نبوت کاذبہ کو چند روزہ دنیوی فوائد وثمرات اور عزت واقتدار سے کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہونا چاہیے۔اور مغالطہ میں نہ رہنا چاہیے کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو اللہ ہمیں کیوں نہیں پکڑ لیتا؟ اور بجائے پکڑنے کے وہ رنگا رنگ انعامات سے ہمیں سرخرو کیوں کرتا؟ بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کو ایک مہلت دے رکھی ہے۔انجام کار وہ خوفناک عذاب سے دوچار ہو کر رہیں گے۔کیونکہ وہ ہدایت کی طرف آتے نہیں۔اور جو گمراہی ہی چاہتے ہیں بھلا انہیں ہدایت کب ملتی ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا دعویٰ
مسیحیت ونبوت
(حقائق کے آئینہ میں)

مولانا ابوصہیب محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ

قرآن وحدیث کی تصریحات اور امت مرحومہ کے اجماع سے یہ مسئلہ ثابت ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قتل و صلیب سے بچا کر اپنی طرف اٹھالیا اور آخری زمانہ میں ان کا نزول ہو گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم دجال اور خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے ۔دنیا میں امن وامان قائم کریں گے، آخر ان کا انتقال ہوگا اور مدینہ منورہ میں روضہ نبوی میں دفن کر دیئے جائیں گے۔

امت مرحومہ کا یہ اتفاق واتحاد اور اجماع اتنا مضبوط و مستحکم اور شرعی دلائل پر مبنی ہے کہ مرزا بھی دعویٰ مسیحیت سے پہلے اس پر ایمان رکھتا تھا۔

مرزا کا دعویٰ مسیحیت:

مگر برا ہو شیطان کا، اس نے مرزا کو دھوکا اور فریب دے کر دعویٰ مسیحیت کروایا۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا نے دعویٰ مسیحیت قرآن کی کسی آیت یا حدیث نبوی کی بنا پر نہ کیا تھا، بلکہ محض اپنے نفس امارہ کی خواہش پر کیا تھا، یہ محض الزام نہیں بلکہ حقیقت واقعہ ہے، اور اس پر متعدد شواہد ہیں۔ اگر قادیانی قائدین آنکھوں سے اندھی عقیدت ومحبت کی عینک اتار کر تحقیق حق کریں گے تو ہمارے اس بیان کی تصدیق کریں گے، مرزا دعویٰ مسیحیت سے پہلے حیات مسیح کا قائل تھا۔پھر خود مرزا نے دعویٰ مسیحیت کر دیا، تو مرزا پر اعتراض ہوا کہ دعویٰ سے پہلے تمہاری ''براھین احمدیہ'' میں عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا اقرار موجود ہے۔مرزا نے اس کا یہ جواب دیا:

اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو؟ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں، اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں؟ جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت ''براہین احمدیہ'' میں لکھا ہے۔جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا، میں نے بے حد کمال یقین کے ساتھ جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا، اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی ''براہین احمدیہ'' میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے ''خاتم الخلفاء'' ٹھہرایا گیا تھا، اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ:

﴿ هُوَ الَّذِي اَرسَلَ رَسُولَهُ بِالهُدٰى وَ دِينِ الحَقِّ لِيُظهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ ﴾

''وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے دنیا بھر کے ادیان (مذاہب) پر غلبہ عطا کر دے۔''

تاہم یہ الہام جو ''براھین احمدیہ'' میں کھلے کھلے طور پر درج تھا، خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجود یہ کہ میں ''براھین احمدیہ'' میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا، مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذھول (بھول جانے) کے جو میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل پر ڈالا گیا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ ''براھین احمدیہ'' میں لکھ دیا، پس میری کمال سادگی اور ذھول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ ''براھین احمدیہ'' تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی، مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو ''براھین احمدیہ'' میں لکھ دیا، میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بتاتی تھی کیوں کر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا؟ پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے، بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدّومدّ سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا، جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

(''اعجاز احمدی'' ص ۹۶، روحانی خزائن ص ۱۱۳ ج ۱۹)

قارئین کرام! ہم نے نقل عبارت میں بخل سے کام نہیں لیا، اسے پڑھئے۔ضرور پڑھیے اس عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ:

الف: گو الہام مندرجہ ''براھین احمدیہ'' مجھے مسیح موعود قرار دیتے تھے مگر میں سادگی وذھول سے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔

ب: بالآخر بارہ برس کے بعد تواتر سے اللہ کی طرف سے الہامات ہونے لگے کہ آنے والا مسیح موعود تو ہی ہے۔

دعویٰ مسیحیت اور الہام کی تاریخ:

گو مرزا نے تحریری طور پر مسیحیت کا دعویٰ رسالہ ''فتح اسلام'' ص ۱۱ پر کیا تھا جو ۱۸۹۰ء کے آخر میں لکھا گیا اور ۱۸۹۱ء کی پہلی سہ ماہی میں شائع ہوا۔جیسا کہ تمام قادیانی مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے، اور مرزا کے سوانح نگار ڈاکٹر بشارت علی، دوست محمد شاہد، عبدالقادر سوداگر اور مرزا بشیر احمد کی تحریرات سے ثابت ہے:

بلاشبہ مرزا نے تحریری طور پر مسیحیت کا دعویٰ رسالہ ''فتح اسلام'' میں کیا تھا۔لیکن ''فتح اسلام'' کی تصنیف (آخری سہ ماہی ۱۸۹۰ء) و اشاعت (پہلی سہ ماہی ۱۸۹۱ء) سے قبل زبانی طور پر اپنے قریبی اور دست راست حضرات میں دعویٰ مسیحیت کر چکا تھا اور عوام وخواص کی طرف سے اس کا رد عمل بھی ''فتح اسلام'' کی اشاعت سے پہلے ہو چکا تھا، چنانچہ مرزا قادیانی ۱۸ جولائی ۱۸۹۰ء کو حکیم نور دین کو ایک پرائیویٹ خط میں لکھتا ہے: ''مولوی محمد حسین بٹالوی نے مخالفت کا پختہ ارادہ کر لیا ہے اور ضال بھی کہا ہے اور عقلی طور پر مسیح کا آسمان سے اترنا ثابت کرنے کو بھی کہا ہے، غزنوی اور لکھو کے میں مولوی محی الدین نے ضال وجہنمی کہا ہے، ایک شخص محمد علی نام شاید گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے، مولوی تو نہیں مگر خوش الحان واعظ ہے، اس نے سنا ہے کہ بٹالہ میں بڑی بدزبانی شروع کی ہے۔'' (مکتوبات احمد ۹۳، ۹۴ ج ۲ طبع جدید)

مرزا کے اس نجی لیٹر سے ثابت ہوا کہ وسط جولائی ۱۸۹۰ء میں علمائے اہل حدیث کی طرف سے مرزا کو ضال وکافر اور جہنمی زبانی طور پر کہا جانے لگا تھا اور میاں نذیر حسین محدّث دہلوی کے معروف شاگرد مولوی محمد علی واعظ (جو گوجرانوالہ کے قریب گاؤں بوپڑا کلاں کے رہنے والے تھے) نے بٹالہ میں مرزا کے رد میں نہایت مؤثر تقریر کی تھی، اختلاف کا سبب مرزا کا دعویٰ مسیحیت تھا جیسا کہ مولانا بٹالوی کے الفاظ سے ثابت ہو رہا ہے، الغرض مرزا جی وسط ۱۸۹۰ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر چکا تھا۔مرزا بشیر لکھتا ہے:

''گو یہ درست ہے کہ ویسے زبانی طور پر اور خطوط کے ذریعہ اعلان ۱۸۹۰ء میں ہو گیا تھا۔'' (سیرۃ المہدی ص ۲۰۰ ج ۳)

مرزا کا تاریخی جھوٹ:

ہمارا دعویٰ ہے اور اس پر ہم بفضلہ تعالیٰ دلائل رکھتے ہیں کہ مرزا کو کوئی ایسا الہام نہیں ہوا تھا جس کی بنا پر اس نے سابقہ رسمی عقیدہ حیات عیسیٰ کو تبدیل کر کے خود مسیحیت کا دعویٰ کیا تھا، متواتر الہامات تو کجا رہے صرف ایک الہام بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ ہم ثابت کر آئے ہیں کہ مرزا نے مسیحیت کا دعویٰ وسط ۱۸۹۰ء میں کیا تھا، لہٰذا اسی دور میں الہام کا ثبوت درکار ہے، لیکن قادیانی لٹریچر اور خود مرزا کی تحریرات میں اس دور کا کوئی الہام موجود نہیں، چنانچہ مرزا کے الہامات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا مجموعہ پہلی دفعہ قادیان سے ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا اور وسط ۱۸۹۰ء کا کوئی الہام درج نہیں۔ ملاحظہ ہو، تذکرہ ص ۷۴ طبع قادیان ۱۹۳۵ء، وتذکرہ ص ۷۵ طبع دوم ربوہ ۱۹۵۶ء، وتذکرہ ص ۷۰ طبع سوم ربوہ ۱۹۶۹ء وتذکرہ ص ۱۳۶ طبع چہارم ربوہ ۲۰۰۴ء۔

ہاں! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا نے ''ازالہ اوہام'' میں ایک الہام درج کیا ہے لیکن یہ الہام ۱۸۹۱ء کا ہے، جیسا کہ تذکرہ کے تمام ایڈیشنوں میں اس کی صراحت ہے، اور آخری ایڈیشن کے صفحہ ۱۴۸ میں بھی اس کی صراحت ہے، گویا الہام دعویٰ سے تقریباً دو سال بعد کا ہے، اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ مرزا کا دعویٰ مسیحیت محض نفس امارہ کی پیروی اور شیطان لعین کے گمراہ کرنے پر ہوا تھا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے کوئی الہام یا وحی نہ ہوئی تھی۔

مرزا کا دعویٰ نبوت:

مرزا کے دعاوی میں سے ایک دعویٰ نبوت ورسالت بھی ہے، یہ دعویٰ بھی مرزا نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہ کیا تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کیا تھا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ:

جب مرزا نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تو ساتھ ساتھ ایک مرتّب اسکیم اور خاکے کے ماتحت نبوت ورسالت پر بھی بحث کی، زبان وقلم سے صاف صاف نبوت ونبی کا لفظ کہے بغیر صفات نبوت اور خصائص نبوت پر گفتگو کرتے ہوئے خود کو ان صفات کا حامل قرار دیا، اس منطق کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ گو مرزا نے لفظ نبوت ونبی کو استعمال نہیں کیا لیکن اس سے مراد بہر حال مرزا کا مقصود دعویٰ نبوت ہی ہے، چنانچہ شیخ الکل السید محمد نذیر حسین محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے فتویٰ میں فرماتے ہیں کہ:

''اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ عذر پیش کریں کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوے سے محدثیت کا دعویٰ مراد ہے نہ کہ حقیقتاً اور معناً نبی ہونے کا دعویٰ..... جواب یہ ہے کہ اگر چہ مرزا قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا، اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوت کا وہ مدعی ہے، مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔'' (پاک وہند کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ ص ۷۸ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ)

محدّث دہلوی کی عبارت پر قارئین کرام غور کریں۔ وہ صاف شفاف ہے، کسی حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں، ان کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ گو مرزا نے دعویٰ نبوت سے انکار کر کے محدثیت کا دعویٰ کیا لیکن محدثیت کی ایسی تشریح کی ہے جو نبوت کی ہے، حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے فتویٰ کے جواب میں مرزا نے کئی ایک اشتہار اور کتابیں شائع کیں، جس میں میاں صاحب کے استدلال کو کمزور قرار دیتے ہوئے ان کے متعلق دریدہ دہنی سے کام لیتے ہوئے مرزا لکھتا ہے:

''میاں نذیر حسین صاحب کی حالت نہایت ہی قابل افسوس ہے کہ اس پیرانہ سالی میں کہ گور میں پیر لٹکا رہے ہیں اپنی عاقبت کی کچھ پروانہ کی اور اس عاجز کو کافر ٹھہرانے کے لیے دیانت اور تقویٰ کو بالکل ہاتھ سے چھوڑ دیا اور موت کے کنارہ تک پہنچ کر اپنے اندرون کا نہایت ہی برا نمونہ دکھایا،..... واضح ہو کہ میاں نذیر حسین نے تقویٰ اور دیانت کے طریق کو بکلّی چھوڑ دیا، میں نے دہلی میں تین اشتہار جاری کئے اور اپنے اشتہارات میں بار بار ظاہر کیا کہ میں مسلمان ہوں اور عقیدہ اسلام رکھتا ہوں..... اور چند خط بھی لکھے اور نہایت انکساری اور فروتنی سے ظاہر کیا کہ میں کافر نہیں ہوں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ'' لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ '' کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ مدّعی (نبوت) کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

(آسمانی فیصلہ ص ۳،۲ و روحانی خزائن ص ۳۱۲، ۳۱۳، ج ٤)

حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے فتویٰ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''میاں صاحب موصوف اب ارذل عمر میں ہیں اور بجز زیادت غضب اور طیش اور غصہ کے اور کوئی عمدہ قوت غور اور خوض کی ان میں باقی نہیں رہی۔ بلکہ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو میری رائے میں اب بباعث پیر فرتوت ہو جانے کے ان کے حواس بھی کسی قدر قریب الاختلال ہیں، ماسوا اس کے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتدا سے ہی ایک سطحی خیالات کے آدمی ہیں اور ان کی فطرت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ حقائق عالیہ اور معارف دقیقہ سے ان کی طبیعت کو کچھ مناسبت نہیں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۱)

مرزا کے جواب سے ثابت ہو رہا ہے کہ میاں نذیر حسین محدّث دہلوی رحمہ اللہ کا مرزا جی کو مدعی نبوت قرار دینا سراسر بہتان تھا اور اس بہتان کا سبب یہ تھا کہ میاں صاحب کو مرنا اور قبر یاد نہ تھی اور یہ کہ بوجہ پیر فرتوت ہونے کے ان کی عقل میں فتور آ گیا تھا اور بحالت صحت میں بھی وہ علم میں رسوخ نہ رکھتے تھے، صرف سطحی خیالات کے ایک عام آدمی تھے۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے، وہ یہ کہ مفتری کون تھا، میاں نذیر حسین محدّث دہلوی یا خود مرزا قادیانی، اس سوال کا جواب دینے کے لیے آیئے ہماری معروضات کو ٹھنڈے دل سے بغور ملاحظہ کریں۔ مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی منہ مانگی موت ہیضہ سے لاہور میں دم توڑ گئے، حکیم نور الدین مرزا کا پہلا جانشین منتخب ہوا، مارچ ۱۹۱۴ء کو نور الدین کی وفات پر مرزائیوں نے مرزا محمود کو جو مرزا قادیانی کا دوسری بیوی سے سب سے بڑا بیٹا تھا، مرزا قادیانی کا دوسرا جانشین منتخب کیا، انتخاب جانشینی میں مرزا محمود نے ڈنڈی ماری تو مرزائیوں میں دو گروپ ہو گئے، مرزا محمود نے خلافت مرزا پر قبضہ جمانے کے لیے بعض مسائل کو بھی ہوا دی جس میں سرفہرست مرزا کا دعوی نبوت تھا، جبکہ دوسرے فریق کو اس سے انکار تھا، فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف لٹریچر شائع کیا، دونوں فریقوں میں مرزا کے قدیم دوست اور مرزائی عالم تھے، ہر دو فریق مرزا کی بعض عبارات کو اپنی تائید میں پیش کرتا۔ مولوی محمد علی اینڈ کمپنی کی طرف سے مرزا کی ایسی عبارات جس میں دعویٰ نبوت کی نفی تھی، کے جواب میں مرزا محمود احمد نے ایک مبسوط کتاب ''حقیقت النبوۃ'' کے نام سے لکھی جو مارچ ۱۹۱۵ء کو پہلی بار شائع ہوئی، اس میں وہ لاہوری فریق کے جواب میں لکھتا ہے:

''خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) چونکہ ابتداءً نبی کی تعریف یہ خیال فرماتے تھے کہ نبی وہ ہے جو نئی شریعت لائے یا بعض حکم منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبی ہو، اس لیے باوجود اس کے کہ وہ سب شرائط جو نبی کے لیے واقع میں ضروری ہیں آپ میں پائی جاتی تھیں، آپ نبی کا نام اختیار کرنے سے انکار کرتے تھے، اور گو ان ساری باتوں کا دعویٰ کرتے رہے جس کے پائے جانے سے کوئی شخص نبی ہو جاتا لیکن چونکہ آپ ان شرائط کو نبی کی شرائط نہیں خیال کرتے تھے بلکہ محدّث کی شرائط سمجھتے تھے، اس لیے اپنے آپ کو محدّث کہتے رہے اور نہیں جانتے تھے کہ میں دعویٰ کی کیفیت تو وہ بیان کرتا ہوں جو نبیوں کے سوا اور کسی میں پائی نہیں جاتی اور نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں۔''

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲٤، انوار العلوم (مجموعہ کتب مرزا محمود ص ٤٤٥، ٤٤٦، ج ۲)

اس عبارت کا میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کی عبارت سے تقابل کریں تو دونوں عبارتوں کا مفہوم ایک ہی ہے، اب قادیانی بتائیں کہ درست کس نے سمجھا تھا، مرزا قادیانی نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا محدث دہلوی رحمہ اللہ نے؟

قارئین کرام! غور کریں مرزا کیسا مفتری تھا جسے اپنی نبوت کا علم نہ ہوا۔اور نفی میں قسمیں کھاتا رہا اور مخالف کو نالائق قرار دے کر اس کا افتراء بتاتا رہا، جبکہ درست وہی تھا جو مخالف کہہ رہا تھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا مفتری وکذّاب تھا، اس کا دعویٰ نبوت محض فراڈ تھا، وہ کسی مناسب وقت پر دعویٰ کرنے کا پروگرام بنا چکا تھا جسے میاں نذیر حسین محدّث دہلوی کی فراست نے بھانپ لیا تو مرزا جھوٹی قسمیں کھا کھا کر کہنے لگا کہ میں مدعی نبوت کو ① دائرہ اسلام سے خارج ② بد بخت ③ مفتری ④ قرآن کا منکر ⑤ دجّال ⑥ مسیلمہ کذّاب کا بھائی ⑦ خبیث ⑧ کافر ⑨ کاذب ⑩ بے ایمان جانتا ہوں۔

ملاحظہ ھو، مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۱، ج ۱ ملفوظات مرزا ص ٤٤٧ ج ٥ حمامة البشریٰ ص ۷۹،۹ و انجام آتھم ص ۲۷، ۲۸)

بالآخر مرزا نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کر دیا تو اپنی سابقہ کاروائی کو دھونے اور جاہل حواریوں کو مطمئن کرنے کے لیے مرزا نے لکھا کہ:

''آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ جب آپ پر فرشتہ جبرائیل ظاہر ہوا تو آپ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے بلکہ حضرت خدیجہ کے پاس ڈرتے ڈرتے آئے اور فرمایا کہ خَشِیتُ عَلٰی نَفسِی، یعنی مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہوا ہے کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔''

(تتمہ حقیقة الوحی ص ۱٤۰ و روحانی خزائن ص۵۷۸ ج ۲۲)

یہ سیاہ کالا جھوٹ ہے کہ کسی حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہوا ہے کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔'' یہ مرزا کی منصب نبوت سے جہالت اور نبی مکرم ﷺ کی سخت توہین ہے، مرزا جس طرح عصمت انبیا علیہم السلام کو سمجھنے سے قاصر تھا ویسے ہی علوم اسلامیہ میں بھی کورا تھا۔لفظ، خشیت، کے حرف، یا پر تشدید لگانا مرزا کا ہی کمال ہے۔

خلاصہ کلام:

یہ کہ مرزا اپنے دعویٰ مسیحیت پر مفتری تھا۔وہ اس کے ثبوت میں قرآن وحدیث تو الگ رہا اپنا الہام بھی پیش نہ کر سکا، اسی طرح وہ نبوت کے مسئلہ کو کبھی پوری زندگی نہ سمجھ سکا۔

خلط مبحث کا دوسرا نام قادیانیت ہے:

قادیانی تحریک کا اگر آپ گہری نظر سے مطالعہ کریں اور ان کے امتیازی مسائل اور ان پر ان کے ائمہ کے دلائل کا نچوڑ نکالیں تو آپ ہماری اس بات کی تصدیق کریں گے کہ ''خلط مبحث'' اور ''قادیانیت'' دو مترادف الفاظ ہیں، آپ ٹھنڈے دل سے ہماری معروضات کو ملاحظہ کریں۔

مرزا جی کے بے شمار دعووں میں سے دو دعوے مسیحیت ونبوت بنیادی ہیں۔پوری قادیانیت ان دو مسئلوں پر استوار ہے، باقی مسائل یا تو ثانوی ہیں یا ان دعووں کے پیدا کردہ ہیں۔

لیکن کمال ہے کہ قرآن وحدیث میں سے قطعی طور پر مرزا کے مسیح موعود یا نبی ہونے کا ثبوت نہیں ملتا بلکہ خود مرزا کے دعویٰ پر اس کا کوئی الہام موجود نہیں، لیکن جب بھی آپ مرزائیوں سے بات کریں۔ تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ آیئے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور اجرائے نبوت پر بحث کر لیں۔پھر ان مباحث میں بھی وہ ہمیشہ ڈنڈی مارتے ہیں، پہلا مسئلہ وفات وحیات مسیح کا ہے، ہر مرزائی اس کی الٹی سیدھی دلیلیں بھی جانتے ہیں۔قارئین کرام! مسلمانوں اور قادیانیوں کے موقف کو بغور ملاحظہ کریں تو فریقین سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر متفق ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ وفات کسی آئندہ زمانہ میں پائیں گے جبکہ قادیانیوں کے نزدیک وہ گذشتہ زمانہ میں انتقال فرما چکے ہیں، گویا وفات سے اختلاف نہیں، بلکہ وقوعہ وفات پر اختلاف ہے، اس بات کو ذہن نشین کر لیں اور قادیانی کتب کا مطالعہ کریں۔وفات مسیح کی ایک ایک دلیل کی جانچ پرکھ کریں تو کہیں بھی دعویٰ کے موافق دلیل نہ پائیں گے، تمام کی تمام دلیلوں کا ماحاصل وعدہ وفات ہوگا، قرآن کی کسی آیت یا حدیث نبوی میں ماضی کے صیغہ سے مسیح کی وفات کا ذکر نہ ہوگا، بقیہ صفحہ نمبر:275

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزا قادیانی

اللہ وحدہٗ لاشریک کا بہت بڑا گستاخ

محمد طاہر عبدالرزاق حفظہ اللہ

ہندوستان کے بدنام زمانہ شہر قادیان میں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر حملہ آور ہونے کے لیے فرنگیوں نے ایک خوفناک منصوبہ تیار کیا اور اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس شہر کے ایک بدطینت شخص مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا اور اس کے منہ میں انتہائی زہریلی زبان رکھی۔ اس دریدہ دہن نے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے بارے میں وہ ہذیان بکے کہ چٹانوں کے جگر پاش پاش ہو جائیں۔ اور نمرود، شدّاد اور فرعون کے ماتھوں پر بھی شرم سے پسینہ آ جائے۔ فرنگی نے یہ بھیانک سازش اس لیے تیار کی کہ وہ غلام ملک یعنی ہندوستان کے مسلمانوں کے دلوں سے اللہ کی عظمت و کبریائی نکالنا چاہتا تھا۔ وہ اسلامیان ہند کے ذہنوں سے اللہ کا تقدس کھرچ دینا چاہتا تھا۔ وہ ملت اسلامیہ کے دلوں سے اللہ کی محبت کے روشن چراغوں کو بجھا دینا چاہتا تھا۔ وہ اللہ اور مسلمانوں کے درمیان تعلق کی مضبوط رسی کو کاٹ دینا چاہتا تھا۔ مرزا قادیانی نے رب ذوالجلال کے بارے میں جو آوارہ زبان استعمال کی، جو ہرزہ سرائی کی، جو ہذیان بکے، جو بکواس کیے، جو مغلّظات تھوکیں، جو خرافات کہیں، جو زہر اگلا، جو ارتدادی و زندیقی تیر چلائے، جس لچرپن کا مظاہرہ کیا، جس بے ہودگی کا کھیل کھیلا اور خداوند قدوس پر جو تہمتیں لگائیں، الزامات دھرے اور اللہ کی طرف جو صریح جھوٹ منسوب کیے، انہیں بیان کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ انہیں لکھنے سے طبیعت پر گرانی اور دل پر شدید بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ لیکن میں قلم و قرطاس کی زبان سے ایک صدا لگانا چاہتا ہوں اور اس صدا کو ہر مسلمان کے کانوں سے گزار کر ذہنوں میں پیوست کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہر مسلمان کو معلوم ہو جائے کہ قادیانی رب العالمین کی ذات اقدس کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ کیونکہ اگر روز جزا اللہ نے ہم سے پوچھ لیا:

مجھ سے جنت مانگنے والے!
آتش جہنم سے پناہ مانگنے والے!
میرے عرش کے زیر سایہ آنے کی درخواست کرنے والے!

جب قادیانیوں نے میری عزت و ناموس پر حملہ کیا تھا..... اس وقت میرے لیے تُو نے کیا کیا؟ سوچ لیں ہمارا کیا جواب ہوگا؟

آیئے! بوجھل دل اور غمناک آنکھوں کے ساتھ جگر سوز قادیانی عقائد پڑھتے ہیں ..... اور آخرت کے سوال کے جواب کے لیے قادیانیوں کے خلاف اپنے زبانی و قلمی جہاد کی منصوبہ بندی کرتے ہیں!!!

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

- ''میں (مرزا) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام، ص ٥٦٤، مندرجہ روحانی خزائن، ص ٥٦٤، ج ٥، مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''خدا قادیان میں نازل ہوگا۔''

(البشریٰ، جلد ١، ص ٥٦، مجموعہ الہامات مرزا، مرتبہ محمد منظور)

- ''میں (خدا) نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔'' (البشریٰ، جلد دوم، ص ٧٩، مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''وہ خدا جو ہمارا خدا ہے، ایک کھا جانے والی آگ ہے۔'' (ملخص) (سراج منیر، ص ٥٥، مندرجہ روحانی خزائن، ص ٥٧، ج ١٢، مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''میں (خدا) خطا کروں گا۔ میں اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔''

(البشریٰ جلد دوم، ص ٧٩ مجموعہ الہامات مرزا، مرتبہ محمد منظور)

- ''وہ خدا جس کے قبضے میں ذرّہ ذرّہ ہے اس سے انسان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔''

(تجلّیات الٰھیہ، ص ۱، مندرجہ روحانی خزائن ، ص ۳۹ ، ج ۲۰)

- ''قیّوم العالمین (اللہ تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور انتہائی عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔'' (توضیح المرام، ص ۷۵، مندرجہ روحانی خزائن، ص ۹۰، ج ۳، مصنفہ مرزا قادیانی)
- ''اے مرزا! تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میرے کان''۔

(اخبار بدر قادیان، ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء وتذکرہ ص ٦٣٤ طبع چہارم)

- ''انت منی بمنزلة اولادی ۔اے مرزا! تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔'' (اربعین ۴ حاشیہ ص ۲۳، مندرجہ روحانی خزائن، ص ۴۵۲، ج ۱۷، مصنفہ مرزا قادیانی)
- ''خدا نے مجھے (مرزا کو) الہام کیا کہ تیرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ کان اللّٰہ نزل من السماء گویا خدا آسمانوں سے اتر آیا۔'' (حقیقة الوحی ، ص ۹۵، مندرجہ روحانی خزائن، ص ۹۸،۹۹ ، مصنفہ مرزا قادیانی)
- ''خدا نکلنے کو ہے۔انت منی بمنزلة بروزی ۔تو (مرزا) مجھ (خدا) سے ایسا ہے جیسا کہ میں (خدا) ہی ظاہر ہو گیا ہوں۔'' (سرورق آخری ریویو، جلد ۵، شمارہ ۳، ۱۵، مارچ ۱۹۰۶ء کا الہام، تذکرہ ص ۶۰۴، طبع ۳۴)
- ''خاطبنی اللّٰہ بقولہ اسمع یاولدی ۔اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے سن۔'' (البشریٰ، جلد ۱، ص ۴۹)
- ''خدا مجھ سے ہے اور میں خدا سے ہوں۔''

(رسالہ دافع البلاء ، ص ٦، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان ، اپریل ۱۹۰۲ روحانی ۲۲۷/۱۸)

- ''خدا نے فرمایا، اے غلام احمد تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔''

(اربعین نمبر۲ ص ۳۵٤ روحانی ۳۸۲/۱۷)

- ''اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں''۔ (البشریٰ ، جلد دوم ، ص ۱۰۴، ۲٦، دسمبر ۱۹۰۵، مصنفہ مرزا قادیانی)
- ''تیری منزلت میرے نزدیک ایسی ہے جسے خلقت نہیں جانتی، تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔'' (انت منی بمنزلة عرشی)

(البشریٰ جلد دوم ، ص ۹۰، ص ۱۳۵، وتذکرہ ۴۲۷ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴٦۹ و ۵۴۸ و ٦۲۰ طبع ٤)

- ''تیرا بھید میرا بھید ہے۔'' (سرك سری)

(البشری جلد دوم ، ص ۱۲۹،وتذکرہ ص ۷۴،۲۹۵،۳۱۵،۴۰۸،طبع ٤)

- ''تو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے۔'' (انت منی بمنزلة روحی) البشریٰ جلد دوم، ص ۱۳۷، مصنفہ مرزا قادیانی)
- ''مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسومہ ''اسلامی قربانی'' میں لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوئی گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔'' (ص ۱۲)

- ''میرا نام ابن مریم رکھا گیا اور عیسیٰ کی روح مجھ سے نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینہ کے بعد جو (مدت حمل) دس مہینہ سے زیادہ نہیں، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

(کشتی نوح ،ص٤٦۔٤٧، مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۰،جلد ۱۹ ، مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''بابوالٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے لیکن خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے۔ تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ،ص۱۴۳، وروحانی ۵۷۱/۲۲ اربعین نمبر٤، ص۱۹، وروحانی ۴۵۲/۱۷مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں (یعنی وحی نہیں بھیجتا)؟ پھر اس کے بعد یہ سوال ہوگا کہ بولتا کیوں نہیں کیا؟ زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ضمیمہ براھین پنجم،ص۱٤٤،مندرجہ روحانی خزائن ص ٤١٢،جلد ٢١، مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔''

(دافع البلاء ص٦، مندرجہ روحانی خزائن، ص ٣٢١، ج ١٨ مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے غلام احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا پیشتر اس کے کہ میرا نام پورا ہو۔''

(انجام آتھم، ص٥٢،مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''خدا میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور رحم، تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اس کا ہو گیا۔ اس حالت میں میری زبان پر جاری تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاءِ حق کے مطابق ترتیب اور تفریق کی۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ میں اس کی خَلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا وغیرہ۔''

(کتاب البریہ، ص٧٨،٧٩،مصنفہ مرزا قادیانی وتذکرہ ص ١٥٢ و ١٥٣ روحانی ١٣/١٠٣تا ١٠٥)

- ''خدا نے میرا نام متوکل رکھا، خدا میری حمد کرتا ہے اور مجھ پر رحمت بھیجتا ہے۔''

(ضمیمہ تریاق القلوب ،ص ٤٣، نشان٤٨، مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''خدا نے فرمایا جو کچھ مرزا کی زبان سے جاری ہو، وہ میری زبان سے ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، ص ١٦، مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''خدا نے فرمایا: اے مرزا! میں نے تجھے اپنے نفس کے لیے پیدا کیا۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے میرے ساتھ ہیں۔ تو میرے پاس بمنزلہ توحید اور تفرید کے ہے۔''

(رسالہ انجام آتھم، ص٥٢،مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''خدا نے فرمایا کہ اے مرزا! خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہوتا ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم، ص ١٧،مصنفہ مرزا قادیانی روحانی ١١/٣٠١)

- ''خداوند عالم فرش پر میری حمد کرتا ہے۔''

(اربعین نمبر ٣، ص٢٤ مصنفہ مرزا قادیانی ١٧/٤١١)

- ''خدا نے مجھ سے کہا کہ اگر تُو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا ہی نہ کرتا۔''

(دافع البلاء ص٤،مصنفہ مرزا قادیانی و تذکرہ ص ٥٢٥،٥٥٦)

- ''ہم نے تجھے دنیا کی رحمت کے لیے بھیجا ہے۔''

(اربعین نمبر ٣ ، ص ٣٠ روحانی ١٣/٤٢١)

- ''خدا فرماتا ہے کہ یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا۔ جو کچھ تم سنتے ہو خدا کی وحی ہے''۔(اربعین نمبر٣،ص٣٦ وروحانی ١٧/٣٨٥)

- ''کہ وہ پاک ذات وہی ہے جس نے تجھے رات میں سیر کرایا''۔

(حقیقۃ الوحی،ص٧٨،مصنف مرزا قادیانی روحانی ٢٢/٨١)

- ''مرزا تمام انبیاء کا چاند ہے۔''

(انجام آتھم ،ص ٥٨،مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''خدا نے مجھے آدم صفی اللہ، مثل نوح، مثل یوسف، مثل داؤد اور مثل موسیٰ اور مثل ابراہیم کہا اور احمد کے نام سے بار بار پکارا۔''

(ازالہ اوھام، ص ٢٥٣،مصنفہ مرزا قادیانی روحانی ٣/٢٢٧)

- ''مجھے خدا کی طرف سے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی یعنی میں اس بات پر قادر ہوں کہ ماروں اور زندہ نہ رکھوں''۔(خطبہ الھامیہ ، ص ٢٣، مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''بلاشبہ تیرا ہی حکم ہے۔ جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔''

(البشریٰ جلد دوم ، ص ٩٤، وتذکرہ ١٦٤ و ٤٣٤ و ٥٦٠ مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔''

(دافع البلاء، ص٦،مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء، ص: مصنفہ مرزا قادیانی روحانی ١٨/٢٢٧)

- ''خدا نے اس عاجز کا نام نبی بھی رکھا۔''

(ازالہ اوھام، ص ٥٣٣، مصنفہ مرزا قادیانی روحانی ٣/٣٨٦)

- ''میرا خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب واخلاق کے ساتھ بھیجا۔''

(اربعین نمبر٢، ص٣٢، مصنفہ مرزا قادیانی روحانی ١٧/٣٨٠)

- ''چونکہ اس مبارک زمانے میں خدا کا ایک برگزیدہ نبی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول موجود ہے، اس لیے عذاب بھی اس قسم کے نازل ہو رہے ہیں جو انبیاء کے وقتوں میں ہوتے ہیں''۔

(اخبار بدر، مورخہ ۲۴نومبر ۱۹۰۴ء)

- ''یہ دو نام اور دو خطاب خاص آنحضرت کو قرآن میں دیے گئے۔یعنی سید الانبیاء اور رحمۃ للعالمین۔پھر وہ خطاب الہام میں مجھے دیے گئے ہیں۔''

(اربعین نمبر ۲، ص ٤ روحانی ۳۵۱/۱۷)

- ''اس امت میں وہ شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پاتے ہوئے تیئس برس کی مدت ہوگئی اور ۲۲ روحانی ۴۰۹/۱۷ برس تک سلسلہ وحی جاری رکھا گیا۔''

(اربعین نمبر ۳،ص۳۰)

- ''اے سردار تو خدا کی طرف سے راہ راست پر خدا کا رسول ہے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۷، مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشانات ظاہر کیے، جو تین لاکھ تک پہنچے ہیں''۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی، مطبوعہ میگزین قادیان، ص ٦٨ روحانی ۵۰۳/۲۲)

- ''اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر مقدس نبی گزر چکے ہیں، ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کرے، سو وہ میں ہوں۔''

(براھین احمدیہ، حصہ پنجم ،ص ۹۰، مصنفہ مرزا قادیانی روحانی ۱۱۷/۲۱)

- ''مجھے اپنی وحی پر توریت وانجیل وقرآن کی طرح یقین ہے''۔

(اربعین نمبر ٤، ص ۲۵)

- ''خدا کی قسم! میں اپنے الہامات پر قرآن اور دیگر کتب سماوی کی طرح یقین رکھتا ہوں۔''(حقیقۃ الوحی، ص ۲۱۱ ، مصنفہ مرزا قادیانی)

اللہ کچہری میں:

''اور پھر ایک بار (خواب میں) دیکھا کہ کچہری میں گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہے اور ایک سر رشتہ دار کے ہاتھ میں ایک مثل ہے جو وہ پیش کر رہا ہے۔حاکم نے مثل دیکھ کر کہا کہ مرزا حاضر ہے۔تو میں نے غور سے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک خالی کرسی پڑی ہے۔مجھے اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر میں بیدار ہوگیا۔''(تذکرہ، ص ۱۲۹)

مرزا قادیانی کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ:

اور فرمایا کہ: جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا، اس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔''(تذکرہ،ص۱٦۸)

اللہ کے ہاتھ مرزا کے گلے میں:

میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دیکھا۔میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا'' جے توں میرا ہور ہیں۔سب جگ تیرا ہو۔''(تذکرہ،ص٤۷۱)

یعنی، تو اگر میرا ہو جائے تو سارا عالم تیرا ہو جائے

اللہ کا انداز گفتگو:

حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا'' مجھے خدا اس طرح مخاطب کرتا ہے اور مجھ سے اس طرح باتیں کرتا ہے کہ اگر میں ان میں سے کچھ تھوڑا سا بھی ظاہر کر دوں تو یہ جتنے معتقد نظر آتے ہیں سب پھر جاویں۔''

(سیرت المھدی، ص ۷۲، حصہ اول ، مصنفہ مرزا بشیر الدین ابن مرزا قادیانی)

خدا کی انگریزی شان:

ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں یہ الہام ہوا'' آئی لو یُو''۔یعنی میں تم سے محبت کرتا ہوں۔پھر یہ الہام ہوا'' آئی ایم ود یُو''یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں۔پھر الہام ہوا'' آئی شل ہیلپ یُو''یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔(انگریزی محاورہ کی رو سے اگر آئی کے ساتھ شل کی جگہ ول ہوتا تو الہام اور بھی قوی ہو جاتا۔(راقم) پھر الہام ہوا'' آئی کین وہٹ آئی ول ڈو''۔یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔پھر اس کے بعد بہت ہی زور سے، جس سے بدن کانپ گیا، یہ الہام ہوا: وی کین وٹ وی ول ڈو''یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔'' (براھین احمدیہ، ص ٤٨٠، مصنفہ مرزا قادیانی)

خدا کے دستخط:

١٠ جنوری ١٩٠٦ء کو ایک رؤیا (خواب) میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا، میں نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا پبلک نے کر دیے ہیں۔ میں نے کہا میں پبلک نہیں یا پبلک سے باہر ہوں۔ ایک اور بات بھی کہنے کو تھا کہ کیا خدا نے اس پر دستخط کر دیے ہیں؟ مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہوگئی''۔

(ارشاد مرزا قادیانی ، مندرجہ مکاشفات، ص ٤٨، مؤلفہ بابو منظور الٰھی قادیانی لاھوری تذکرہ ص ٥٠٢ مبلغ جدید)

اللہ کی روشنائی کے دھبے:

ایک میرے مخلص عبداللہ نامی پٹواری غوث گڑھ علاقہ ریاست پٹیالہ کے دیکھتے ہوئے اور ان کی نظر کے سامنے یہ نشان الٰہی ظاہر ہوا کہ اول مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضاوقدر کے، اہل دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے لیے اور اپنے دوستوں کے لیے لکھے ہیں اور پھر تمثیل کے طور پر میں نے خدائے تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ وہ اس پر دستخط کر دیں۔ مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے لیے میں نے ارادہ کیا کہ ہو جائیں، سو خدائے تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اسی سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے اور چونکہ کشفی حالت میں انسان بیداری سے حصہ رکھتا ہے اس لیے مجھے جبکہ ان قطروں سے جو خدائے تعالیٰ کے ہاتھ سے گرے اطلاع ہوئی۔ ساتھ ہی میں نے بہ چشم خود ان قطروں کو بھی دیکھا اور میں رقت دل کے ساتھ اس قصے کو میاں عبداللہ کے پاس بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں اس نے بھی وہ تر بہ تر قطرے کپڑوں پر پڑے ہوئے دیکھ لیے اور کوئی ایسی چیز ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس سرخی کے گرنے کا کوئی احتمال ہوتا اور وہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی۔ اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سرخی پڑی تھی۔''

(تریاق القلوب ، ص ٢٣، حقیقت الوحی ، ص ٢٥٥، باختلاف الفاظ، مصنفہ مرزا قادیانی و سرمہ چشم آریہ ص ١٣٢،٣١ وروحانی ١٧٩/٢ وتذکرہ ص ١٠٠)

اے اللہ! یہ مرزا قادیانی!..... یہ عہد حاضر کا فرعون ..... یہ زمانہ رواں کا نمرود ..... یہ مرتد عصر ..... یہ زندیق زماں..... یہ منہ پھٹا گستاخ.....اے رب ذوالجلال! یہ تیری ذات کا گستاخ..... یہ تیری صفات کا گستاخ ..... یہ تیرے نبی ﷺ کا گستاخ ..... یہ تیرے سارے نبیوں کا گستاخ..... یہ تیرے قرآن کا گستاخ..... یہ تیرے نبی ﷺ کی احادیث کا گستاخ..... یہ تیرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا گستاخ ..... یہ تیرے نبی ﷺ کے شہر کا گستاخ ..... یہ تیرے پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت کا گستاخ..... یہ تیرے گھر، بیت اللہ کا گستاخ..... یہ تیرے فرشتوں کا گستاخ.....

خداوند قدوس! اس مردود کے فتنے نے تیرے دین کی روح کو گھائل کر دیا ہے.....امت محمد یہ ﷺ کے جسم کو مجروح کر دیا ہے..... یہ اسلامی عقائد کے رفیع الشان قصر کو تاخت وتاراج کر رہے ہیں..... مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ زنی کر کے انہیں مرتد بنا رہے ہیں.....

اے دعاؤں کے قبول کرنے والے رب! اس فتنہ کی رسی اتنی دراز کیوں؟.....اس فتنہ کو اتنی ڈھیل کیوں؟.....گستاخوں کو اتنی لمبی مہلت کیوں؟ .....مولا! اب اس فتنے کی شہ رگ کاٹ دے .....جھوٹی نبوت کے ڈرامے کے کرداروں کو ان کے ہولناک انجام پہ پہنچا دے .....اب ان کی بساط لپیٹ دے.....اب ان کے قدموں سے زمین سمیٹ لے.....زمین کا سینہ ان مردودوں کا بوجھ اٹھا اٹھا کے تھک چکا ہے.....اب ان کے وجودوں کو زمین کے پیٹ کے حوالے کر دے .....جو انتقام کی آگ میں تڑپ تڑپ کر ان کا انتظار کر رہا ہے۔

؎ مرزائیوں کا نام ذرا دیر میں مٹا
حق کے جلال سے یہی ایک ڈھیل ہوگئی

(ظفر علی خاں)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم ﷺ کی شان میں

مرزا کی ہرزہ سرائیاں



محمد متین خالد حفظہ اللہ

ذیل میں مرزا کی اپنی وحی کا ذکر ہے، ملاحظہ فرمائیے:

مرزا قادیانی محمد رسول اللہ

۞ «مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ» ''اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ٤، مندرجہ روحانی خزائن جلد ١٨ ص ٢٠٧ از مرزا قادیانی وتذکرہ ص ٧٣)

۞ ''خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بُروز مجھے قرار دیا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی تتمہ ص ٦٧، مندرجہ روحانی خزائن جلد ٢ ص ٥٠٢ از مرزا قادیانی)

۞ ''مجھے بروزی صورت میں نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا، مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد ﷺ کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ١٢ مندرجہ روحانی خزائن ج١٠ ص ٢١٦ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی خاتم النّبیین:

۞ ''میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت «وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ» بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے ''براھین احمدیہ'' میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ١٠ مندرجہ روحانی خزائن ج ١٨ ص ٢١٢ از مرزا قادیانی)

۞ ''مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔''

(کشتی نوح ص ٥٦ مندرجہ روحانی خزائن جلد ١٩ ص ٦١ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ:

۞ ''میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں علیہم السلام، میں محمد ﷺ ہوں۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ٥٢١ مندرجہ روحانی خزائن ج ٢٢ ص ٥٢١ از مرزا قادیانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں محمد رسول اللہ:

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی دوئی (فرق) باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں، جیسا کہ مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صَارَ وَجُوْدِی وَجُوْدَہٗ (دیکھو خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں، یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے، جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تا کہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور «هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ» کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے۔تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا؟ تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منهم لما یلحقوا بهم میں فرمایا تھا۔''

(کلمة الفصل ص ۱۰۴،۱۰۵، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

''محمد رسول اللہ ﷺ'' کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں:

''ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے۔کسی کو بہت، کسی کو کم۔مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا۔اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(کلمة الفصل ص ۱۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

قادیانی کلمہ:

''ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہیں جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں۔«صار وجودی و جوده» نیز «من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی وماریٰ» اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت «آخرین منهم» سے ظاہر ہے، پس مسیح موعود خود محمد ﷺ رسول اللہ ہے۔جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

(کلمة الفصل ص ۱۵۸ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

افضلیت مرزا قادیانی:

''اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا؟''

(اعجاز احمدی ص ۷۱ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی پر درود:

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا عقائد و نظریات، جن سے مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، کے بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرح درود و سلام کا مستحق ہے۔بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

«صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ»

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات ص ۶۶۱ طبع چہارم از مرزا قادیانی)

''اے محمدی ﷺ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح! تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔''

(سیرت المہدی جلد سوئم ص ۲۰۸ از مرزا بشیر احمد مرزا قادیانی)

«سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ . نَحْمَدُكَ وَ نُصَلِّی، صَلٰوةَ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ»

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(اے مرزا!) تم پر سلام! تم پاک ہو، ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی و الھامات ص ۵۵۳ طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی پر درُود وسلام:

اے امام الوریٰ سلام علیک
مہ بدر الدُّجیٰ سلام علیک
مہدی عہد و عیسیٰ موعود
احمد ﷺ مجتبیٰ سلام علیک
مطلعِ قادیان پہ تُو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے
مظہر الانبیاء سلام علیک
مسقط وحی مہبط جبرئیل
سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک
مانتے ہیں تیری رسالت کو
اے رسول خدا سلام علیک
ہے مصدق تیرا کلام خدا
اے میرے مرزا سلام علیک
تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا
ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم، روزنامہ الفضل قادیان جلد ۷ شمارہ ۱۰۰ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۲۰ء)

اعتراض کا قادیانی جواب:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر۲ میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے:

''بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ ''عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلام'' کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف، خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس (مرزا قادیانی) کو پاوے، میرا سلام اس کو کہے۔اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ وسلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا، صحابہ نے کہا، بلکہ خدا نے کہا، تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا؟''

(اربعین نمبر۲ ص ٦ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۷ ص۳۴۹ از مرزا قادیانی)

نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند:

''مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔''

(اربعین نمبر ٤ صفحہ ۱۰۳ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۷ صفحہ ٤٤٥،٤٤٦، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی بعینہٖ محمد رسول اللہ:

''اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جُود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔پس وہ میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔اور یہی معنی ''آخرین منھم'' کے لفظ کے بھی ہیں، جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے''۔

(خطبہ الھامیہ ص ۱۷۱، مندرجہ روحانی خزائن ج ۱٦ ص ۲۵۸،۲۵۹ از مرزا قادیانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت اور جہاد

ابوشداخ غوری حفظہ اللہ

قارئین کرام اسلام میں جہاد کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ جہاد اسلام میں کوہان کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاد ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو کفار کے تسلط کو ختم کروا کر اللہ کی حاکمیت تسلیم کرا دیتا ہے۔اور یہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

جب برصغیر میں انگریز قابض ہوئے تو مجاہدین نے انگریز کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ سمیت بہت سے علماء کرام نے جام شہادت نوش کیا۔

انگریز نے ان مجاہدین کو ''وہابی'' کے نام سے موسوم کیا۔اور اس کو پتا تھا کہ جب تک مسلمانوں میں نظریہ جہاد موجود ہے اس وقت تک برصغیر میں میری جڑیں مضبوط نہیں ہوسکتیں۔انگریز نے مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد ختم کرنے کے لیے مرزا قادیانی کو تلاش کیا۔

شورش کاشمیری نے اپنی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' میں لکھا ہے کہ برطانوی حکومت نے چار آدمیوں کو نبوت کے لیے انٹرویو کرنے کے لیے بلایا ③ فیل ہوگئے مرزا غلام احمد پاس ہوگیا۔پھر مرزا نے بتدریج اس کام کو آگے بڑھایا اور بالآخر نبوت کا دعویٰ کر دیا اور جہاد جیسے عظیم عمل کو حرام قرار دے دیا۔درج ذیل تحریروں سے آپ پر واضح ہو جائے گا کہ مرزا انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور مرزا کو انگریز سے اور انگریز کو مرزا سے کس قدر محبت تھی۔

جہاد سے ممانعت کا فتویٰ:

''اب چھوڑ دو جہاد کا ، اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے لیے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۷ روحانی ۷۷/۱۷)

بندوق کا جہاد:

''جنگ سے مراد تلوار، بندوق کا جنگ نہیں، کیونکہ یہ تو سراسر نادانی ہے اور خلاف ہدایت قرآن ہے جو دین پھیلانے کے لیے جنگ کیا جائے۔اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں جو نرمی اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے ساتھ کی جائیں۔ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کیے جاتے ہیں۔''

(تریاق القلوب ص ۲ روحانی ۱۳۰/۱۵)

تبصرہ:

بدر سے لے کر تبوک کی جنگوں کے بارے میں مرزا کا کیا خیال ہے؟ اور کیا مرزا نے خود زبانی اور تحریری مباحثات میں نرمی، انصاف اور معقولیت کا لحاظ رکھا ہے؟

حرامی اور بدکار آدمی:

مرزا نے لکھا ہے:

''بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں، سو یاد رہے کہ یہ سوال نہایت حماقت ہے کیونکہ جن کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہو اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ کہتا ہوں کہ محسن (انگریز گورنمنٹ) کی بدخواہی ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے''۔(شہادت القرآن ص ۸۴ از مرزا)

تبصرہ:

یقیناً انگریز کے مرزا پر بے شمار احسانات تھے لیکن جن پر انگریز نے ظلم کیا انہوں نے تو جہاد کرنا تھا اور کیا۔

مرزا کے پیروکار کی خوبی: جہاد کا انکار:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے مقصد کم ہوتے جائیں گے۔کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی جہاد کا انکار کرنا ہے۔''(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۹)

تبصرہ:

آج تو اللہ کے فضل سے جہاد کے متبعین بہت زیادہ ہیں اور پوری دنیا کی سیاست جہاد کے گرد گھوم رہی ہے اور قادیانیت کی ہوا سرک رہی ہے۔الحمدللہ۔

جہاد کی تحقیر:

''میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایات اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں''۔

(تریاق القلوب ص ۱۵ روحانی ۱۵/۱۵۵)

جہاد ہمیشہ اسلام کا طرۂ امتیاز رہا ہے مگر مرزا قادیانی نے اس کی کس قدر تخفیف وتذلیل کی!

جہاد کے خلاف کتابیں:

مرزا لکھتا ہے:

''اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں ان سب میں انگریز سرکاری کی اطاعت اور ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت مؤثر تقریریں کیں۔میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔''

(کتاب البریۃ ص ۵ تا ۱۸) (اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

تبصرہ:

ان کتابوں کا الٹا اثر آج یہ ہوا ہے کہ پوری دنیا میں جہاد کی تحریکیں چل رہی ہیں۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

انگریز سے وفاداری، اسلام سے غدّاری:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔اور ۱۸۵۷ء کے جہاد میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر انگریز کی مدد کی۔یعنی ۵۱۰ سوار اور گھوڑے پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار کی امداد میں دیئے تھے۔''

(کتاب البریہ ص ۵ تا ۸۔اشتہار مؤرخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء)

تبصرہ:

تم نے تو بڑی کوشش کی مگر تمھارے آقا پھر بھی ہندوستان سے بھاگ گئے۔کاش وہ تمھیں بھی ساتھ لے جاتے اور یہ سرزمین پاک ہو جاتی ہے۔

مرزا کو سکون کہاں ملتا ہے:

''جو امن وسکون ہمیں اس سلطنت کے زیر سایہ حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں''۔

(تریاق القلوب ص ۱۲۵، وروحانی ۱۵/۱۵۶)

تبصرہ:

واہ حق ادا کر دیا انگریز کی وفاداری کا
جس کا کھاؤ اسی کا گاؤ

انگریز حکومت کے سائے تلے خدا کا شکر:

مرزا قادیانی نے شکریوں ادا کیا ہے۔ بقیہ صفحہ نمبر: 278

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی

خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں؟



محمد طاہر عبدالرزاق ﷾

ایک تعلیم یافتہ دوست مجھے کہنے لگا:

جناب طاہر صاحب! آپ کی کتابیں پڑھنے کے بعد..... میری لاہور ہائی کورٹ کے ایک قادیانی وکیل سے قادیانیت کے متعلق بات ہوئی..... تو اس نے مجھے کہا کہ جناب ہم تو قرآن وسنت کو ماننے والے مسلمان ہیں۔ ہم پر کفریہ الزامات متشدد مولویوں نے لگا رکھے ہیں۔ قادیانی وکیل نے اس سے کہا..... کہ جناب! ہمارے سارے کام مثلاً: نماز روزہ اور سارے عقائد تو مسلمانوں والے ہیں پھر ہم کافر کیوں!!! میرا سادہ لوح دوست مجھے کہنے لگا..... ''جناب طاہر صاحب! بات تو اس کی معقول ہے'' (نعوذ باللہ)

میں نے اس کی آنکھوں میں بغور جھانک کے دیکھا..... اور اس سے کہا..... کہ سلطان نورالدین زنگی کے دور میں ایک ہولناک سازش کے تحت یہود ونصاریٰ نے اپنے دو جاسوس مدینہ منورہ میں روضہ رسول اکرم ﷺ پر بھیجے تھے..... تاکہ وہ نعوذ باللہ روضہ رسول ﷺ کو سرنگ لگا کر نبی اکرم ﷺ کے جسم اطہر کو نکال کر لے جائیں..... اس ہولناک کام کے لیے وہ دونوں موذی شخص مسلمانوں کا روپ دھار کر مدینہ منورہ پہنچے..... مسلمانوں میں گھل مل گئے..... مسجد نبوی میں داخل ہوئے..... روضہ رسول ﷺ کے پاس ڈیرہ لگایا..... اپنے آپ کو بطور مسلمان شناخت کرایا..... اپنے اعتماد کی تسلی ہو جانے پر اپنے غلیظ مشن میں مصروف ہو گئے..... وہ سارا دن روضہ رسول ﷺ کے پاس بیٹھ کر مختلف عبادات میں مصروف رہتے..... جونہی رات کی سیاہی پھیلتی..... یہ سیاہ باطن روضہ رسول کو سرنگ لگاتے..... جو مٹی نکلتی، اسے مسجد نبوی ﷺ سے باہر پھینک آتے..... صبح ہونے پر سرنگ والی جگہ پر چٹائیاں وغیرہ بچھا کر سرنگ والے حصہ کو چھپا دیتے.....

سرنگ جب کافی گہری ہو گئی..... تو ایک رات رحمت دو عالم ﷺ سلطان نورالدین رحمہ اللہ زنگی کو خواب میں ملتے ہیں..... اور سلطان نورالدین زنگی سے کہتے ہیں کہ یہ دو موذی مجھے تکلیف پہنچا رہے ہیں..... انہیں پکڑو..... جناب سرورِ کائنات ﷺ ان دونوں مردودوں کی شکلیں بھی سلطان نورالدین رحمہ اللہ کو دکھاتے ہیں..... سلطان غیرت رسول ﷺ میں پارے کی طرح تڑپنے لگتا ہے..... وہ دھاڑیں مار مار کر روتا ہے..... اور کہتا ہے..... کہ حضور ﷺ میرے زندہ ہوتے ہوئے آپ کو کوئی تکلیف پہنچا جائے..... یہ کیسے ہو سکتا ہے..... سلطان اس وقت مدینہ منورہ سے سینکڑوں میل دور تھا..... وہ ایک لشکر کو ساتھ لیتا ہے..... اور گھوڑے کو بجلی کی طرح دوڑاتا ہوا مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوتا ہے..... جب مدینہ طیبہ میں داخل ہوتا ہے..... تو گھوڑے سے اتر جاتا ہے..... پاؤں سے جوتے اتار دیتا ہے..... مدینہ طیبہ میں ننگے پاؤں چلتا ہے.....

جب روضہ رسول ﷺ کی حد میں آتا ہے..... گھٹنوں کے بل چلنا شروع کر دیتا ہے..... بلک بلک کر روتا ہے..... المختصر..... سلطان ان دونوں شیطانوں کو پکڑتا ہے..... روضہ رسول ﷺ کے قریب ہی انہیں ذبح کرتا ہے..... ان کی لاشوں کو آگ لگوا کر خاکستر کرتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے.....اور دنیا کو بتا دیتا ہے..... کہ اگر محمد کریم ﷺ کا غلام زندہ ہو .....تو وہ دشمن رسول کو اس طرح کیفر کردار تک پہنچاتا ہے..... پھر سلطان رحمہ اللہ روضہ رسول ﷺ کے گرد ایک اتنی گہری خندق کھدواتا ہے.....کہ زمین سے پانی نکل آتا ہے.....سلطان اس خندق کو مضبوط پتھروں اور سیسے سے بھر کر روضہ رسول ﷺ کے گرد قیامت کے لیے ایک حصار قائم کر دیتا ہے.....

یہ سارا واقعہ اپنے دوست کو سنانے کے بعد..... میں نے اس سے پوچھا..... کہ وہ دو ملعون یہودی جب مدینہ طیبہ میں مسلمان بن کر داخل ہوئے تھے..... جو مسجد نبوی ﷺ میں رہتے تھے..... جو روضہ رسول ﷺ کی ہمسائیگی میں بستے تھے..... وہ..... مسلمانوں کے سامنے.....کس کو اپنا رب مانتے تھے؟

''اللہ کو''۔اس نے جواب دیا۔

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے تشویش کی لہریں نکلیں اور اس کی پیشانی پہ شکنیں ابھریں..... میں نے قریب پڑے پانی کے جگ سے اسے گلاس میں پانی ڈال کر پیش کیا.....اور پھر اس سے جو سوال و جواب کی کارروائی ہوئی، وہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

وہ کس کو اپنی کتاب مانتے تھے؟

''قرآن کو''

وہ کس کی نبوت کا اعلان کرتے تھے؟

''رسول اللہ ﷺ کی''

وہ کس کے فرامین کو احادیث کہتے تھے؟

''رسول اللہ ﷺ کے''

وہ مسلمانوں کے سامنے کون سا کلمہ طیبہ پڑھتے تھے؟

''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''

کیا وہ نمازیں پڑھتے تھے؟

''جی ہاں''

وہ کہاں نمازیں پڑھتے تھے؟

''مسجد نبوی ﷺ میں''

وہ کس کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے؟

''امام مسجد نبوی ﷺ کے پیچھے''

وہ نماز جمعہ پڑھتے تھے؟

''جی ہاں''

وہ وہاں بیٹھ کر صدقہ و خیرات کرتے تھے؟

''جی ہاں''

ان کے چہروں پہ داڑھیاں تھیں؟

''جی ہاں''

ان کے ہاتھوں میں تسبیحات تھیں؟

''جی ہاں''

ان کے سر پر عمامے اور پگڑیاں تھیں؟

''جی ہاں''

وہ کس کتاب کی تلاوت کرتے تھے؟

''قرآنِ مجید کی''

وہ دن میں کتنی فرض نمازوں کے قائل تھے؟

''پانچ''

وہ فجر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''چار''

وہ ظہر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''بارہ''

وہ عصر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''آٹھ''

وہ مغرب کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''سات''

وہ عشاء کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

''سترہ''

کیا وہ دیگر اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کو مانتے اور استعمال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے؟

''جی ہاں''

تو.....کیا وہ مسلمان ہوئے؟

توبہ توبہ.....استغفر اللہ.....معاذ اللہ.....پکے کافر.....پکے مردود.....وہ چیخ اٹھا.....تو کیا قادیانی کافر،مسلمان کا روپ دھار کر مسلمانوں میں گھس جائے تو کیا وہ مسلمان ٹھہرا؟ توبہ توبہ.....اللہ معافی.....پکا کافر.....پکا بے ایمان۔

جو مرزا قادیانی ملعون کو حضور اکرم ﷺ کی جگہ نبی بنائے (نعوذ باللہ)

جو مرزا قادیانی کی ہفوات کو وحی الٰہی قرار دے (نعوذ باللہ)

جو مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث رسول کہے (نعوذ باللہ)

جو مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین کہے (نعوذ باللہ)

اگر وہ شخص مسلمان کا بھیس بدل کر ہماری صفوں میں آ گھسے.....

کیا ہم اسے مسلمان تسلیم کر لیں گے؟

''بالکل نہیں.....بالکل نہیں.....''اس نے گرجدار آواز میں کہا۔

میں نے اسے کہا.....کہ.....قیام پاکستان سے قبل ہندوستان پر جب فرنگی سامراج کی حکومت تھی.....پنجاب کے کسی شہر کی مسجد میں ایک بڑے ہی نیک، پارسا اور صالح امام مسجد تھے.....گورا رنگ، جس سے سرخی جھلکتی تھی.....وہ عرب شریف سے تشریف لائے تھے.....انہوں نے اپنی زندگی کے چالیس سال اسی مسجد میں گزار دیے.....چالیس سال نمازوں کی امامت کی.....جمعے پڑھائے.....نکاح پڑھائے.....جنازے پڑھائے.....ہزاروں بچوں کو قرآن پاک پڑھایا.....لوگوں کو دینی مسائل بتائے.....لوگ ان پر فریفتہ تھے.....ان کے ہر حکم کو بجالانا اپنے لیے بہت بڑی سعادت سمجھتے تھے.....

ایک جمعہ کے خطبہ میں اس بزرگ نے کہا.....کہ اب میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں.....قویٰ کمزور ہو گئے ہیں.....کمزوری اور نقاہت بڑھتی جا رہی ہے.....اب میں اپنے گھر عرب شریف واپس جانا چاہتا ہوں.....مسجد میں چیخ و پکار شروع ہو گئی.....لوگ بچوں کی طرح سسک سسک کر رونے لگے۔انہوں نے بزرگ کے پاؤں پکڑ لئے.....خدارا! آپ نہ جائیے.....ہم آپ کے غم فراق میں مر جائیں گے.....آپ ہمارے مائی باپ ہیں.....ہم آپ کو اپنے ماں باپ کی طرح سنبھالیں گے.....لیکن وہ بزرگ نہ مانے۔

آخر روانگی کا دن آ گیا.....پورا علاقہ سوگ میں ڈوبا ہوا تھا.....ہر آنکھ پرنم تھی.....مرد کہہ رہے تھے''ہمارے سروں سے سحاب کرم اٹھ گیا''.....عورتیں رو رہی تھیں.....''ہم روحانی باپ سے محروم ہو گئیں''.....بچے کہہ رہے تھے.....''اب ہمیں قرآن کون پڑھائے گا؟''

سب رو رہے تھے.....گریہ وزاری میں لگے ہوئے تھے.....آہ وفغاں کر رہے تھے.....ہچکیوں اور سسکیوں کا ایک سماں تھا.....آنسوؤں کی ایک نہ تھمنے والی بارش تھی.....یہ جذباتی مناظر بزرگ سے بھی نہ دیکھے گئے.....ان کا دل بھی پسیج گیا.....بوڑھی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے.....اور وہ بزرگ ریلوے پلیٹ فارم کی دیوار پر چڑھ کر ہزاروں کے مجمع سے یوں مخاطب ہوئے.....

''مسلمانو! تمہاری یہ غمناک کیفیت دیکھ کر آج میرا بھی دل پھٹ گیا ہے.....مسلمانو! اپنی چالیس سال کی نمازیں دہرا لینا.....کیونکہ میں عیسائی ہوں.....برطانوی حکومت نے مجھے ہندوستان میں جاسوسی کے لیے بھیجا تھا.....میں مسجد میں بیٹھ کر جاسوسی کا کام کرتا تھا.....میں عرب نہیں.....بلکہ انگریز ہوں''اس کی یہ باتیں سن کر لوگوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے.....بہتے آنسو تھم گئے.....اور حرکت کرتے ہوئے جسم ساکت ہو گئے.....اور اتنے میں وہ بزرگ اپنے ساتھیوں کے ساتھ روپوش ہو چکے تھے۔

◎ میں نے اپنے دوست سے کہا.....کہ بگلے پکڑنے والے شکاری اپنے کھیت میں ایک سفید براق جعلی بگلہ بنا کر کھیت میں رکھ دیتے ہیں.....اٹھکیلیاں کرتے، اڑتے بگلے جب کھیت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اوپر سے گزرتے ہیں.....تو وہ اپنے بھائی کو زمین پہ بیٹھا دیکھتے ہیں اور اس کے پاس وافر مقدار میں دانہ بکھرا ہوا بھی دیکھتے ہیں۔وہ اسے اپنے بھائی کی دعوت سمجھتے ہیں.....اور فوراً دانہ چگنے کے لیے زمین پر اتر آتے ہیں..... چند لمحوں بعد وہ شکاری کے جال میں ہوتے ہیں.....تھوڑی دیر بعد شکاری کا ظالم خنجر ان کی گردنوں پر چل رہا ہوتا ہے.....وہ موت کا رقص کر رہے ہوتے ہیں.....جعلی بگلہ بڑے سکون سے یہ دلخراش منظر دیکھ رہا ہوتا ہے.....فریب خوردہ بگلے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں.....اور جعلی بگلہ پھر کھیت میں بیٹھا.....اپنے گرد دانہ بکھیرے نئے شکاروں کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

◎ میں نے اپنے دوست سے پوچھا:

اگر وہ دونوں موذی یہودی مسلمانوں کا روپ نہ دھارتے.....تو کیا وہ مسجد نبوی میں داخل ہو سکتے تھے؟

اگر وہ عیسائی جاسوس ایک عالم دین کے بھیس میں نہ آتا تو کیا وہ مسلمانوں کا پیش امام بن سکتا تھا؟ اگر بگلے کے شکار نے جعلی بگلے کی جگہ کوے یا چیل کو کھیت میں بٹھایا ہوتا.....تو کیا وہ اڑتے ہوئے بگلوں کو شکار کر سکتا تھا؟

کہنے لگا.....''بالکل نہیں.....بالکل نہیں''

◎ میں نے اسے کہا.....کہ..... ہر کافر اپنے آپ کو اپنے مذہب سے منسوب کرتا ہے.....اور اسے اس پر کوئی شرم نہیں آتی..... بلکہ وہ اس پر فخر کرتا ہے.....ایک ہندو خود کو ہندو کہتا ہے۔

ایک سکھ خود کو سکھ کہتا ہے۔

ایک عیسائی خود کو عیسائی کہتا ہے۔

ایک پارسی خود کو پارسی کہتا ہے۔

ایک یہودی خود کو یہودی کہتا ہے۔

لیکن.....ایک قادیانی خود کو بجائے قادیانی کے مسلمان کہتا ہے۔

اس لئے کہ..... بین الاقوامی اسلام دشمن طاقتوں نے اسے مسلمان کا لبادہ پہنا کر مسلمانوں کی صفوں میں داخل کر دیا ہے..... تا کہ وہ مسلمانوں کے معاشرے میں گھل مل جائے.....ان کے رسم و رواج کو اپنا لے.....اور اس کی شناخت بھی اسلامی ہو جائے.....اور .....وہ.....ایک مسلمان معاشرے میں آرام و سکون سے رہ کر ان کی جاسوسی کر سکے۔

اسلام کے نام پر اسلام میں تخریب کر سکے۔

اسلام کے نام پر اپنی کفریہ تبلیغ کر سکے۔

اسلام کے نام پر لوگوں کو مرتد بنا سکے۔

اسلام کے دائرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو رنگ، نسل، زبان اور علاقہ کے نام پر دست و گریبان کرا سکے۔ایک مسلمان ملک کے کلیدی عہدوں پر قبضہ کر سکے اور ملک کے راز باہر منتقل کر سکے۔

این۔جی۔اوز۔بنا کر غریبوں کے ایمانوں کو برباد کر سکے۔

اپنی تعلیمی پالیسی کے تحت سکول کھول کر مسلمانوں کی نوخیز نسل کو ملحد بنا سکے۔

مسلمانوں کی نشستوں پر منتخب ہو کر ایم۔پی۔اے، ایم۔این۔اے اور سینیٹر بن سکیں۔

اور پھر.....کوئی خطرناک سازش کر کے ایک مسلمان ملک کے اقتدار پر قبضہ کر سکیں۔

نپولین بوناپارٹ نے کہا تھا.....کہ دشمن کی پچاس ہزار فوج پر اپنی فوج کا ایک جاسوس بھاری ہوتا ہے۔

پیارے مسلمانو! اندازہ لگائیے.....ایک جاسوس کتنا خطرناک ہوتا ہے.....کسی جاسوس کا کسی دشمن کے ملک کے حساس اداروں میں داخل ہو جانا.....اس ملک کی شہ رگ پر نشتر رکھنے کے مترادف ہے .....اور ہمارے حساس اداروں میں قادیانی جاسوس بھرے پڑے ہیں.....اور ہم بارودی سرنگوں کے اوپر کھڑے ہیں۔

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اور قادیانی

دو الگ امتیں

مولانا سید محمد داؤد غزنوی نوّر اللہ مرقدہٗ

قادیانی گروہ، ایک طرف حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی اللہ تسلیم کرتا ہے (لاہوری مرزائی بھی ۱۹۱۴ء تک ببانگ دہل یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ ازاں بعد مرزا محمود سے شدید اختلافات کے باعث وہ ربوی جماعت سے علیحدہ ہوئے تو انہوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے مرزا غلام احمد کی نبوت سے بظاہر انکار کر دیا۔ لیکن وہ اس کی نبوت کے تمام تقاضوں پر اب بھی ایمان رکھتے ہیں) اور اسی کے ساتھ ان کا اصرار یہ ہے کہ انہیں مسلمان بھی قرار دیا جائے۔ اس موضوع پر برصغیر کے عظیم المرتبت دینی مفکر و قائد حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی نور اللہ مرقدہٗ کا ایک اہم مقالہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)

اسلام اور قادیانیت کا مسئلہ، اسلامی دنیا میں اپنی قسم کا بالکل نیا مسئلہ ہے، یہ ایک فتنہ ہے لیکن یہ فتنہ ہر اعتبار سے پہلے فتنوں سے زیادہ اہم، زیادہ وسیع، زیادہ منظم اور حکومت کی پشت پناہی کے ساتھ خود کاشتہ پودے کی طرح پرورش پا رہا ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلام کی سیزدہ صد سالہ زندگی میں اس سے قبل کبھی بھی امتِ مسلمہ کو اس قسم کے فتنہ سے سابقہ نہیں پڑا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نئے مذہب کی بنیا اس ''غلام آباد'' میں اس وقت رکھی جب کہ ہندوستان کے مسلمان اپنی محکومی اور غلامی کی وجہ سے مذہبی اور سیاسی پستی کے انتہاء کو پہنچ چکے تھے اور بظاہر اس رقابت اور تعبد (فلاحی) سے نکلنے اور حریت و آزادی کے لئے سر اٹھانے کی کوئی امید نہ رہی تھی اس وقت بانی فرقہ نے مسلمانوں کی درماندگی اور ذلت کا یقین رکھتے ہوئے اور مسلمانوں کی پستی کو ابدی زوال خیال کرتے ہوئے مجددیت، مہدویت، مسیحیت اور نبوت کے دعاوی کو بتدریج پیش کیا۔ جوں جوں حکومت وقت کی آئینی گرفت اس بدقسمت ملک کے رہنے والوں پر قوی تر ہوتی گئی بانی فرقہ اپنے دعاوی کو پہلے سے بلند وارفع کرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آ گیا جب کہ بانی فرقہ کو یقین آ گیا کہ حکومت کا دیا ہوا امن وامان جہاں اس کے دعاوی کی بلاخطر اشاعت اور آزادانہ تبلیغ کا حصہ ہے، وہاں حکومت کی قوت وسطوت ملک پر وہ سکہ بٹھا چکی ہے کہ دعاوی کو اگر انتہائی منزل تک پہنچا کر بالکل نئے مذہب اور نئی امت کی بنیاد رکھ دی جائے، تو مسلمانوں کی کوئی قوت مزاحم نہ ہو سکے گی۔ بلکہ بہت ممکن اور قریب قیاس ہے کہ نئی امت کی تجویز حکومتِ وقت کے منشاء کے مطابق ہو اور اس کے حاکمانہ اغراض کو زیادہ مستحکم کرنے والی ثابت ہو۔

نئی امت کی تشریح:

وہ مسلمان جو اس خطرناک غلطی پر ہیں کہ قادیانی گروہ اسلام کا ایک فرقہ ہے اور اسے اسلام اور امت مسلمہ سے الگ ایک نیا فرقہ یا نئی امت کہنے کو اور اس کے خلاف کفر کے فتوے صادر کرنے کو تنگ خیالی اور اتحاد اور اسلام کے منافی سمجھتے ہیں ان کے لئے اس سلسلہ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ بانی فرقہ اور اس کے خلفاء و جانشینوں کے اقوال کا یہاں مختصر ذکر کروں، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب تبلیغ اسلام کی آڑ میں اپنی پیری مریدی کا حلقہ کافی وسیع کر لیا اور مختلف پیشگوئیوں اور ان کی عجیب وغریب تشریحات کو شائع کر کے مریدوں کی عقیدت مندی کو وقتاً فوقتاً امتحان لے کر پرکھ کر مجددیت، مسیحیت اور نبوت کی منزلیں جب بتدریج طے کر لیں تو کس طرح اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے ایک نئے مذہب اور نئی امت کے قیام کا اعلان کیا۔اور اپنے نہ ماننے والے کے تمام مسلمانوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کیا اور اس کے سوا اس کے لئے کوئی چارہ کار نہ تھا کہ اپنی جماعت کو ایک علیحدہ نظام اور الگ امت بنانے کے لیے ہر اس فرد نشر کو جو اسی کی نبوت کا قائل نہ ہو، کافر قرار دے اور ان سے قطع تعلق کا اعلان کرے۔

دعویٰ نبوت بدرجۂ کمال:

مختلف دعاوی بتدریج اپنے مریدوں سے منوانے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوائے نبوت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور ایک نبی، اور ایک امت، اس کی شریعت اور اس کی کتاب اور اس کی ارض حرم غرض پوری نقالی کے واسطے یہ اعلان وقتاً فوقتاً کرتا رہا:

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی لکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے، جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ٦٨ وروحانی ٥٠٣/٢٢)

''خدا نے میرے ہزار نشانوں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گذرے ہیں جن کی تائید کی گئی۔لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں، وہ خدا کے نشانوں سے کچھ فائدہ بھی نہیں اٹھاتے۔''

نبوت کی تشریح:

مرزا غلام احمد کی نبوت کے متعلق کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے۔اس کے خلیفہ دوم اور اس کے بیٹے میاں محمود کی بعض عبارات نقل کرتا ہوں، جس سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ مرزا کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح حقیقی نبی مانتے ہیں:

''میں حضرت مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق لکھ آیا ہوں کہ نبوت کے حقوق کے لحاظ سے وہ ایسی ہی نبوت ہے جیسے اور نبیوں کی۔ صرف نبوت کے حاصل کرنے کے طریقوں میں فرق ہے۔''

(القول الفصل ص ٢٣)

پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس معنی سے مرزا صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی کے دعویدار ہیں۔

صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ:

صرف دعوائے نبوت پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا۔دیکھئے:

''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند اوامر بیان کئے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔

اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ ان ھٰذا لفی الصحف الاولیٰ ○ صحف ابراھیم و موسیٰ ﴾

''یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔''

(اربعین نمبر ٤ ص ٤ وروحانی ٤٣٥/١٧)

صاحب امر و نہی اور صاحب شریعت کے ادعا کے ساتھ یہ بھی دعویٰ کر دیا کہ حضرت محمد ﷺ کے وقت میں جو احکام تھے ان میں سے بعض کی تنسیخ مسیح موعود کے وقت میں کر دی گئی۔عبارت ملاحظہ ہو:

''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔حضرت موسیٰ کے وقت اس قدر شدت تھی کہ شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل ممنوع کیا گیا.....اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا، (اربعین نمبر ٤ ص ١٥)

دعویٰ نبوت سے پہلے جب کہ آپ کو محدث اور ملہم ہونے کا دعویٰ تھا اس وقت مرزا نے یہ نکتہ اپنے مریدوں کو بتایا:

''یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے سوا اور جس قدر محدث ہیں گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعتِ مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔'' (تریاق القلوب ص ۱۳۱ روحانی ۱۵/۴۳۲)

مرزا غلام احمد کا یہ اعلان لاہوری جماعت کی ان تمام تاویلات کی جڑ کاٹ دیتا ہے جس سے وہ عوام مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں اور فریب کارانہ طریق پر مرزا کے دعاوی کو پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ تو الم نشرح ہے کہ مرزا نے اپنے منکرین کو جہنمی اور کافر بارہا کہا ہے۔

فتویٰ کفر کی تدریجی رفتار:

''جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حَکَم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے، اور وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے۔''

(تحفة الندوه ص ٤ روحانی ۱۹/۹۵)

یہاں تو صرف اتنا ہی کہا کہ وہ آسمان پر قابل مؤاخذہ ہے اس کے بعد فتویٰ فسق ملتا ہے۔

'' جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے قرآن شریف میں اور احکام دیئے ہیں اسی طرح آخری زمانہ میں ایک آخری خلیفہ کے آنے کی پیشگوئی بھی بڑے زور سے بیان فرمائی ہے اور اس کے نہ ماننے والوں اور اس سے انحراف کرنے والوں کا نام فاسق رکھا ہے۔'' (حجۃ اللہ تقریر لاہور)

فتویٰ فسق کے بعد ترقی کرتے ہوئے اسلام سے محرومی کا فتویٰ دیا ہے:

''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔''

(اخبار الفضل، قادیان ۱۵)

اس طرح میدان تیار کر لینے کے بعد صاف وصریح طور پر کفر کا فتوے صادر کیا ہے:

''کفر دو قسم پر ہے۔ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے دوسرا یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے.....اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۷۹ اور روحانی ۲۲/۱۸۵)

فتویٰ کفر صادر کر دینے کے بعد جنت کے ٹھیکیدار بن کر تمام مسلمانوں کو جہنمی قرار دیتے ہوئے ایک اشتہار ''معیار الاخیار'' میں اعلان کرتا ہے:

''مجھے الہام ہوا جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷)

قادیانیوں کا شوق تکفیر جس کے لئے وہ علماء اسلام کو مطعون کرتے ہیں، یہیں پر ختم نہیں ہوتا بلکہ ترقی کرتے ہوئے اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے:

''خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعثت اول وثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کے کافر کفر میں بعثت اول کے کافروں سے بہت بڑھ کر ہیں۔'' (الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

اس امر میں کیا شبہ باقی رہ گیا کہ مرزا غلام احمد کو نبی اللہ نہ ماننے والے تمام دنیا کے مسلمان مرزائیوں کے نزدیک ابوجہل، ابولہب اور دوسرے معاندین اسلام سے کفر میں کہیں بڑھ کر ہیں اور اس ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقوام جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے منکرین ہیں ان کے کفر کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد کی نبوت کے منکر یعنی مسلمان مرزائیوں کے نزدیک بہت بڑے کافر ہیں۔معاذ اللہ۔

پس ایسی حالت میں اگر مسلمان حکومت سے یہ مطالبہ کریں کہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دیا جائے تو یہ کونسی غلط بات ہے۔ بلکہ یہ تو مرزا غلام احمد کی تعلیمات کے مطابق ان کی عین منشاء کے موافق ہے اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے تو اس نے اپنی ''وحی'' کو قرآن کریم کی طرح قطعی، یقینی اور لاریب بیان کیا اور صاحب کتاب، صاحب شریعت اور صاحب امت ہونے کا دعویٰ کر کے عام مسلمانوں سے قطع تعلق کا حکم دیا۔

قادیانی ''کلام اللہ'':

مرزا غلام احمد نے نبوت کا جال بچھانے کے بعد یہ ضروری سمجھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نئی امت کی بنیاد ڈالنے کے لئے صاحب کتاب ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا جائے۔اس لئے اس نے صاحبِ وحی ہونے کا دعویٰ کیا۔اور کہا کہ جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے وہ بغیر ایک ذرہ کے فرق کے قرآنِ کریم کی طرح اللہ کا کلام ہے۔جیسا کہ ذیل کی عبارات سے ظاہر ہوتا ہے:

''اور میں جیسا کہ قرآنِ مجید کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی..... اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، وہ اس خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ۔ص ۶ مصنفہ مرزا غلام احمد روحانی ۱۸/۲۱۰)

اور اس تمام خرافات کو جسے مرزا غلام احمد الہامات اور وحی الٰہی سے تعبیر کرتا ہے، اس کے مجموعہ کو بیس سپاروں کے برابر حجم قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہ ہوگا۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ روحانی ۲۲/۴۰۷)

اس لحاظ سے عام مسلمانوں کا قرآن تو تیس پاروں کا ہے لیکن مرزائیوں کا قرآن قدیم اور جدید قرآن کلام الٰہی کا مجموعہ گویا پچاس پاروں کا ہوگا۔(معاذ اللہ من ذالک)

نئی امت کا اعلان:

نبوت اور کتاب اللہ کا یقین دلانے کے بعد مرزا غلام احمد نے ان الفاظ سے ایک نئی امت کی بنیاد ڈالی۔

''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اس دعوے میں ضرور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سنا دے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر نازل ہوا ہے اور ایک امت بنا دے جو اس کو نبی سمجھتی ہو اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔''

(ارشاد مرزا غلام احمدیہ الحکم قادیان نمبر ۲۱ جلد ۷)

اب اس نئے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات دیکھتے جایئے۔ اس کے مطالعہ سے اس امر کے فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ خود مرزا غلام احمد اور اس کے خلفاء کے اعلانات اور ہدایات وغیرہ میرزائیوں کو تمام مسلمانوں سے الگ امت اور علیحدہ جماعت قرار دینے میں کس قدر مؤید ہیں۔

قادیانی دین:

''اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے دیرانہ میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود کو اس اہم کام کے لئے منتخب فرمایا۔اور فرمایا میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا۔زور آور حملوں سے تیری تائید کروں گا۔اور جو دین تو لے کر آیا ہے اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کروں گا۔'' (الفضل قادیان ۳ فروری ۳۵ء)

مسلمانوں سے قطع تعلق:

نئی امت، نئی کتاب اور نئی شریعت، مریدوں سے منوانے کے بعد مرزا غلام احمد نے اس سلسلہ کو مضبوط کرنے کے لئے تمام مسلمانوں سے مرزائیوں کو قطع تعلق کا حکم دیا۔اس حکم کو ان الفاظ کے ساتھ اپنے مریدوں کے ذہن نشین کراتا ہے:

''یہ جو ہم نے دوسرے مدّعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے، اول تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا، نہ اپنی طرف سے۔اور دوسرے وہ لوگ ریاپرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے اور ان لوگوں کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسے ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔'' (تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۶ نمبر ۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام اسلامی فرقوں کے کلی متارکہ کے لئے تاکیدی حکم مرزا غلام احمد نے یوں دیا:

''تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوائے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔'' (حاشیہ تحفہ گولڑیہ ص ۱۷ وروحانی ۱۷/۴۶)

اسلامی اداروں سے بے تعلقی:

مرزا غلام احمد کا عام اسلامی اداروں کے متعلق جو رویہ تھا وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ شخص ساری عمر نہ کسی اسلامی انجمن کا رکن بنا اور نہ کسی انجمن کو چندہ دیا۔ البتہ خود مسلمانوں سے چندہ مانگتا رہا اور خوب وصول کرتا رہا۔ سرور شاہ قادیانی اس مضمون پر اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''حتیٰ کہ ایک دفعہ علی گڑھ میں قرآنِ مجید کی اشاعت کی غرض سے ایک انجمن بنائی گئی اور وہاں کے سیکرٹری نے ایک خط بھیجا کہ ہماری اس انجمن میں آپ صاحبان میں سے بھی کچھ شریک ہوں۔ مگر باوجود..... مولوی عبدالکریم .....کی کوشش کے حضور مرزا نے انکار ہی فرمایا۔ پھر سرسید صاحب کے مدرسہ میں چندہ مانگنے کا واقعہ تو مشہور ہی ہے یہاں تک کہ وہ ایک روپیہ تک بھی مانگتے رہے۔ لیکن حضور (مرزا) نے شرکت سے انکار ہی فرمایا۔ حالانکہ اپنا خود مدرسہ انگریزی جاری کیا ہوا تھا۔'' (کشف الاختلاف ۴۲)

نماز علیحدہ پڑھو:

مذکورہ بالا افتراق اور انقطاع کے بعد یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر اپنے امتیوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دے اس لئے مرزا نے بتاکید کہا:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جس سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔ میں تم کو بتانے کے بعد منع کرتا ہوں کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔'' (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ ملفوظات مرزا ۳/۴۲)

اور اس حکم کو زیادہ وسعت دیتے ہوئے کہتا ہے:

''پس یاد رکھو، جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذّب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو..... تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوائے اسلام کرتے ہیں بکلّی ترک کرنا پڑے گا۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۷ وروحانی ۱۷/۶۴)

حکیم نورالدین کا فتویٰ:

میاں محمود حج کے واسطے گیا تو اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ پہلے ہی دن طواف کے وقت مغرب کی نماز کا وقت آ گیا تو اس نے ہر چند ٹلنے کی کوشش کی مگر راستے رک گئے تھے اور نماز شروع ہو گئی تھی تو اس کے نانا نے جو اس کے ہمراہ تھا، کہا کہ حکیم نورالدین (خلیفہ اول متنبّی قادیاں) کا حکم ہے کہ مکہ میں ان کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ چنانچہ انہوں نے مغرب اور اس کے بعد عشاء کی نماز بھی پڑھ لی۔ لیکن حرم سے فارغ ہونے کے بعد جب گھر گئے۔ تو دونوں نمازیں دہرالیں۔ جب وطن واپس آئے تو کسی نے حکیم نورالدین کے پاس اس کا ذکر کر دیا۔ اس نے جواب میں کہا:

''ہم نے ایسا کوئی فتویٰ نہیں دیا۔ ہماری یہ اجازت تو ان لوگوں کے لئے ہے جو ڈرتے ہیں اور جن کے ابتلاء کا ڈر ہے۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں کہ اگر کسی جگہ گھر گئے ہوں تو غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھ لیں اور پھر آ کر دہرالیں۔ (آئینہ صداقت ص ۹۱، میاں محمود خلیفہ قادیان)

مسلمانوں کا جنازہ نہ پڑھو:

مسلمانوں سے کامل علیحدگی اور مکمل انقطاع تعلق کرنے اور سچ مچ ایک الگ امت بنانے کے لیے مسلمانوں کی میّت اگرچہ چھوٹے معصوم بچے کی ہو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کر دیا گیا:

''غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔'' (انوار خلافت ص ۹۲ مصنفہ محمود)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۹۱ پر میاں محمود احمد اپنے باپ مرزا غلام احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق ایک واقعہ لکھتا ہے:

''آپ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے کہ آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہیں کی تھی بلکہ میرا فرماں بردار ہی رہا.....اور یہ بھی فرماتے کہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھایا۔

جس مذہب کے بانی کا اپنے فرمانبردار بیٹے کے ساتھ یہ سلوک ہے تو کوئی مسلمان اس گروہ سے کسی ہمدردی یا کسی سلوک کی کیا امید رکھ سکتا ہے؟

مسلمانوں سے نکاح حرام:

تا کہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہ رہ جائے جس سے امت مرزائیہ کا امت مسلمہ کے ساتھ تعلق باقی رہے۔اس لئے نکاح کے متعلق یہ حکم سنایا گیا:

''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو لڑکی نہ دے۔'' (برکات خلافت ص ۷۵)

میاں محمود احمد ایک دوسری کتاب میں مسلمانوں کے ساتھ نکاح کو ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ نکاح کے مماثل قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

''جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا غیر احمدیوں میں کوئی ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے؟ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو لڑکی دیتے ہو۔'' (ملائکۃ اللہ ص ۴۶)

حکیم نورالدین کا مسلم مقاطعہ:

میاں محمود اپنے باپ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدی کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا۔اور جماعت سے خارج کر دیا۔اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اسکی توبہ قبول نہ کی باوجود یہ کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔(انوار خلافت ص ۹۴)

اقتصادی مقاطعہ:

مرزائیوں سے اتحاد کے متمنی مسلمان اس حقیقت کو نہ معلوم کیوں نظر انداز کر دیتے ہیں کہ جس مذہب کی بنیاد ان تعلیمات پر ہے جس کا ذکر اوپر کر چکا ہوں کہ وہ ہر معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ علیحدگی اور افتراق کو اپنی حیات کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔نہ صرف یہ بلکہ تمام غیر مسلم اقوام کے کفر کے مقابلہ میں مسلمانوں کو بہت بڑے کافر سمجھتے ہوں۔کاش وہ چشم بصیرت سے ان مصائب کا مطالعہ کرتے جو قادیان میں رہنے والے مسلمانوں پر خلیفہ قادیاں اور اس کی جماعت کی طرف سے نازل کئے جاتے رہے ہیں۔اگر ان کو مباہلہ والوں کی دردناک داستان سننے کی فرصت نہیں ملی۔اگر ان کو شہید محمد حسین کے پسماندگان سے ان کی زہرہ گداز تکالیف معلوم کرنے کے لئے وقت میسر نہیں ہوا، اگر اسی کی وحشت انگیزی کی خبریں ان کے کانوں تک نہیں پہنچیں جو مرزائی رضا کار قادیاں میں وقتاً فوقتاً پھیلاتے رہتے ہیں، کم از کم مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ پڑھنے کی فرصت تو مل گئی ہوگی جس میں ان کو نظر آیا ہوگا:

''انہوں نے اپنے دلائل دوسروں سے منوانے اور اپنی جماعت کو ترقی دینے کے لئے ایسے حربوں کا استعمال شروع کیا جنہیں ناپسندیدہ کہا جائے گا۔جن لوگوں نے قادیانیوں کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا انہیں قادیاں سے اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی مکروہ تر مصائب کی دھمکیاں دے دے کر دہشت انگیزی کی فضا پیدا کی۔بلکہ بسا اوقات انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنی جماعت کے استحکام کی کوشش کی۔'' (فیصلہ مسٹر کھوسلہ)

جو جماعت مذہبی لحاظ سے مسلمانوں کو کافر سمجھتی ہو بلکہ اقتصادی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر بھی مسلمانوں کے ساتھ بدترین سلوک روا رکھتی ہو اس سے نیکی کی کیا توقع ہو سکتی ہے؟ یہاں پر مرزائی سرکلر کی نقل شائع کرتا ہوں شاید ہمارے نکتہ چین احباب کی تسکین خاطر کا سامان مہیا ہو سکے۔

مرزائیوں کا اقتصادی اقرار نامہ:

''قادیان کی احمدیہ جماعت نے جو معاہدہ ترقی تجارت تجویز کیا ہے منظور ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ ضروریات جماعت قادیان کا خیال رکھوں گا اور قادیانی مدیر تجارت جو حکم کسی چیز کے بہم پہنچانے کا دیں گے اس کی تعمیل کروں گا۔اور جو حکم ناظر امور عامہ دینگے اس کی بلا چون و چرا تعمیل کروں گا ..... ہر قسم کا سودا احمدیوں سے خریدوں گا۔ معاہدہ کی خلاف ورزی کی صورت میں ۲۰ روپے سے لیکر ۱۰۰ روپے تک جرمانہ ادا کروں گا۔''

یہ ہے وہ جماعت جس کے ساتھ ہمیں بعض مسلم جرائد بعض سیاسی رہنما اتحاد اور اتفاق کی دعوت دیتے ہیں اور مرزائیوں کے اختلاف کو فروعی اختلاف قرار دیتے ہیں، مگر ان کے پاس چشم بصیرت موجود ہے تو اس سے ضرور سبق حاصل کریں گے۔

مرزائیوں کے مسلم ہمدرد:

مرزائیوں سے ہمدردی رکھنے والے مسلمان اگر ہماری معروضات کو درخورِ اعتنا نہ سمجھیں تو کیا وہ مرزا محمود کی اس تقریر سے بھی سبق حاصل نہیں کریں گے؟

''ساری دنیا ہماری دشمن ہے بعض لوگوں کو ہم سے مطلب ہوتا ہے تو ہمیں وہ شاباش کہتے ہیں جس سے بعض احمدی یہ خیال کر لیتے ہیں کہ وہ ہمارے دوست ہیں۔ حالانکہ جب تک ایک شخص خواہ وہ ہم سے کتنی ہمدردی کرنے والا ہو، پورے طور پر احمدی نہیں ہو جاتا ہمارا دشمن ہے۔ (تقریر میاں محمود ۲۵۔اپریل ۱۹۳۰)

اسلامی سلطنت کی تباہی پر خوشی:

جنگ عظیم کا وہ الم انگیز زمانہ جب کہ حجاز، عراق، فلسطین اور شرق اردن پر اسلامی عظمت کا علم واپس لینے میں مصروف تھی اور مشرق سے مغرب تک ہر مسلم کا گھرانہ ماتم کدہ بنا ہوا تھا، عین اس زمانہ میں مرزائی اسلام کی شکست پر اپنے مرکز قادیاں میں جشن شادمانی منا رہے تھے۔ الفضل قادیان ۱۶ نومبر ۱۹۱۸ء کے سرورق پر ''قادیاں میں جشن مسرت'' کے عنوان سے یہ اعلان شائع کیا گیا:

''۱۳/تاریخ جس وقت جرمن کے شرائط منظور کر لینے اور التوائے جنگ کے کاغذ پر دستخط ہو جانے کی اطلاع قادیان پہنچی تو خوشی اور انبساط کی ایک لہر برقی سرعت کے ساتھ تمام لوگوں کے قلوب میں سرایت کر گئی، اور جس نے اس خبر کو سنا نہایت شاداں و فرحاں ہوا..... حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے مبارکباد کے تار بھیجے گئے۔ حضور نے پانچ سو روپیہ اظہار مسرت کے طور پر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کی خدمت میں بھجوایا کہ آپ جہاں پسند فرمائیں خرچ کریں۔

پیشتر ازیں چند روز ہوئے ترکی کے ہتھیار ڈالنے کی خوشی میں حضور نے پانچ ہزار روپے جنگی اغراض کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بھجوایا تھا۔''

ان تمام تفصیلات کے بعد کون سنگدل مسلمان ہے جو مرزائیوں کے رویہ سے متاثر نہ ہو۔ اور خود انہی کی تعلیمات اور ان کے طرز عمل کی بناء پر اس مطالبہ کی ہم نوائی میں تأمل کرے کہ مرزائی جماعت مسلمانوں سے بالکل الگ ایک جماعت ہے اور اپنی ہی تحریروں کی بناء پر اس کی مستحق ہے کہ اسے مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دیا جائے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ: حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کی آواز کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا۔ اور مرزائی قانون پاکستان کے مطابق غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ اب نہ وہ پاکستان میں تبلیغ کر سکتے ہیں، نہ اسلامی اصطلاحات استعمال کر سکتے ہیں۔ اللہ ہماری کمزور حکومت کو بھی استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلمان قادیانیوں کی نظر میں

پروفیسر سمیر ملک حفظہ اللہ

قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ہم تمام دینی امور بجالاتے ہیں۔مثلاً نماز ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، کلمہ پڑھتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کو خاتم النّبیین مانتے ہیں پھر بھی ہمیں کافر کہا جاتا ہے اور جب ہم مسلمانوں سے بات کرتے ہیں تو وہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔دنیا میں اور بھی کافر ہیں، ان کے معاملے میں ایسا نہیں کیا جاتا جبکہ ہم اتنے اچھے اخلاق کے مالک ہیں کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہمارا تو نعرہ ہی یہی ہے کہ ''محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں''۔ ہمارے ساتھ بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ ہم غیر مسلم اقلیت ہی سہی، ہمیں بھی جینے کا حق ہے اور ہمارے ساتھ بائیکاٹ سراسر زیادتی ہے۔آخر اخلاقیات بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

ہم مسلمان ان کی اس بات پر صرف یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے نبی جس کو یہ حضرات ''سلطان القلم'' کہتے ہیں اور اس کے صاحبزادوں کی کتابیں نہیں پڑھیں جن کے اکثر صفحات مسلمانوں کو دی گئی گالیوں سے بھرے پڑے ہیں؟ ان کی کتابوں میں گالیوں کے علاوہ مسلمانوں سے ہر قسم کا لین دین، شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں بائیکاٹ کا حکم ہے اور بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا کوئی معاملہ نہ رکھیں۔نمونہ کے طور پر چند تحریرات پیش خدمت ہیں۔ آیئے ''سلطان القلم'' کے قلم کا کمال دیکھیں:

① اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔''

(انوارِ اسلام صفحہ ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

② ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے، مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷، ۵۴۸، روحانی خزائن ۵ صفحہ ۵۴۷ ۵۴۸ از مرزا صاحب)

③ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔''

(نجم الھدیٰ صفحہ ۵۳ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۳لز مرزا صاحب)

④ ''جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔''

(نزول المسیح (حاشیہ) صفحہ ٤ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۲ از مرزا صاحب)

⑤ اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ الھامات صفحہ ۱۶۸ طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

⑥ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ الھامات صفحہ ۶۰۰ طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

⑦ ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں مانتا، یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمة الفصل صفحہ ۱۱۰ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

⑧ ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا علام احمد قادیانی)

⑨ ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔''

(انوارِ خلافت صفحہ ۱۹۳ از مرزا محمود احمد)

⑩ غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔''

(انوارِ خلافت صفحہ ۱۹۳ از مرزا محمود احمد)

⑪ ''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے، وہ نہیں رکھے گا۔''

(ملفوظات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۵۲۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

⑫ ''آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہوگیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا، جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے، آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی..... لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ آپ کی جس طرح مرضی ہے، اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔''

(انوارِ خلافت صفحہ ۹۱ از مرزا بشیر الدین محمود)

⑬ ''ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا، لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی باوجود یہ کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔''

(انوارِ خلافت صفحہ ۹۳،۹۴ از مرزا بشیر الدین محمود مرزا قادیانی)

⑭ ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ان کے ساتھ مل کر اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلق کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے ہیں۔''

(کلمة الفصل صفحہ ۱۸۹ از مرزا بشیر احمد بن مرزا غلام احمد قادیانی)

ہمارا چیلنج ہے کہ جماعت احمدیہ کے پاس بقیہ صفحہ نمبر:278

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ

قادیانیت ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک متوازی امت

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس عنوان کے تحت ان امور کی نشاندہی کر دیں جن کے ذریعہ مرزا صاحب نے اپنی امت کو امت مسلمہ سے علیحدہ کیا اور جن کے نتیجے میں منطقی طور پر اسے علیحدہ ہونا ہی چاہیے تھا۔

(۱) علیحدگی کی سب سے پہلی بنیاد مرزا صاحب کا دعوائے نبوت ہے۔ یہ ایک کھلا ہوا اور مسلمہ اصول ہے۔ کہ ایک شخص کو نبی ماننے والے اور اسے نبی نہ ماننے والے قطعی طور پر الگ الگ دو امت ہو جاتے ہیں۔ انہیں ایک امت کے دو فرقوں سے کسی طرح تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) دعوائے نبوت کا لازمی تقاضا ہے کہ جو لوگ اس نبوت پر ایمان نہ لائیں انہیں کافر قرار دیا جائے۔ چنانچہ قادیانیوں نے یہی کیا بھی ہے کہ مرزا صاحب کا دعوائے نبوت تسلیم نہ کرنے والوں کو دوٹوک الفاظ میں کھلم کھلا کافر قرار دیا ہے اور قادیانی امت کے مقابل میں امت محمدیہ کی ٹھیک کی وہی حیثیت قرار دی ہے جو امت محمدیہ کے مقابلے میں یہود اور نصاریٰ کی ہے۔ ظاہر ہے جب امت محمدیہ اور یہود و نصاریٰ ایک امت نہیں بلکہ الگ الگ تین امتیں ہیں تو قادیانی امت اور امت محمدیہ کیوں کر ایک امت ہو سکتی ہیں؟ اس سلسلے میں مرزا صاحب اور دیگر ذمہ دار قادیانیوں کے بیانات حسب ذیل ہیں:

(الف) مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''کفر دو قسم پر ہے: (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کا منکر کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔'' (حقیقة الوحی :۱۷۹)

''جو مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیوں کر ہو سکتا ہے؟ اگر وہ مومن ہے تو بوجہ افتراء کرنے کے کافر ٹھہرا، کیوں کہ ان کی نظر میں میں مفتری ہوں۔'' (أیضاً :۱۶۳)

''خدائے تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔''

(مرزا جی کا خط مندرجہ الذکر الحکیم نمبر ٤ ص ٤٣ مورخہ ٢٤ مئی ١٩٠٦)

مرزا صاحب کا ایک ''الہامی'' شعر اس طرح ہے:

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

اس شعر کی تشریح مرزا صاحب کے منجھلے صاحب زادے میاں بشیر احمد نے اس طرح کی ہے:

''اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں خدا نے غیر احمدیوں (یعنی غیر قادیانیوں) کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے۔ مسلمان تو اس لئے کہا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک یہ (نام) استعمال نہ کیا جائے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کون مراد ہے مگر ان کے اسلام کا اس لئے انکار کیا گیا ہے کہ وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جائے۔''

(کلمة الفصل، ریویو جلد ١٤ نمبر ٣، ص :١٤٣)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں بشیر احمد مزید لکھتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی اس تحریر سے بہت سی باتیں حل ہو جاتی ہیں۔اول یہ کہ حضرت (مرزا) صاحب کو اللہ نے الہام کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں اور نہ صرف یہ اطلاع دی بلکہ یہ حکم دیا کہ تم اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھو۔ دوسرے یہ کہ حضرت (مرزا) صاحب نے عبدالحکیم خان کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔تیسرے یہ کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔چوتھے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لئے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔پانچواں یہ کہ جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کے منکروں کو راست باز قرار دیتا ہے اس کا دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے۔'' (کلمة الفصل ص ۱۲۵)

(ب) مرزا صاحب کے خلیفہ اول اور دست راست حکیم نور الدین صاحب کا ارشاد ہے:

''ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔اب بتلاؤ یہ اختلاف فروعی کیوں کر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے ﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ﴾ [البقرة۲: ۲۸۵] لیکن حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کے انکار میں تو یہ تفرقہ ہوتا ہے۔'' (الحکم ،۲۱۔۲۸، فروری ۱۹۱۱ء)

(ج) مرزا صاحب کے خلیفہ دوم اور ان کے فرزند دلبند گرامی ارجمند میاں محمود فرماتے ہیں:

آپ (یعنی مرزا غلام احمد) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے، مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے، کافر ٹھہرایا ہے، بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔''

(تشحيذ الأذهان جلد ٦ نمبر٤ ص ١٤١ اپریل ١٩١١ء)

''جو مسلمان حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں''۔ (آئینہ صداقت:۳۵)

انہی مرزا محمود صاحب نے ۱۹۲۲ء میں گورداس پور کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا:

''ہم چوں کہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی کافر ہیں۔'' (الفضل قادیان، ۲۶۔۲۸ جون ۱۹۲۲ء)

(د) مرزا صاحب کے منجھلے صاحب زادے بشیر احمد کا ارشاد ہے:

''ہر ایک شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے، مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا ہے یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا جی) کو نہیں مانتا، وہ صرف کافر نہیں، بلکہ پکا پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے''۔

(کلمة الفصل، ریویو ج ١٤ نمبر ٣ ص :١١٠)

(ہ) ایک سربرآوردہ قادیانی محمد فضل لکھتا ہے:

''یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے اور مخالف مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔بتاؤ اختلاف فروعی کیوں کر ہوا''؟

(نهج المصلي: ٢٧٤)

(و) ایک اور سربرآوردہ قادیانی قاضی یوسف رقم طراز ہے:

''جری اللہ فی حلل الانبیاء'' سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت احمد (مرزا غلام احمد) ایک عظیم الشان نبی اللہ اور رسول اللہ ہیں اور ان کا انکار موجب غضب الٰہی اور کفر ہے''۔

(النبوة فی الاسلام ، الاعتصام ١٧ مئی ١٩٦٨ء)

(ز) عالمی شہرت کے حامل قادیانی ڈپلومیٹ چودھری سر ظفر اللہ کی بابت اخبار الفضل رقم طراز ہے:

''چودھری (سر ظفر اللہ) صاحب کی بحث تو صرف یہ تھی کہ ہم احمدی مسلمان ہیں، ہم کو کافر قرار دینا غلطی ہے۔باقی غیر احمدی کافر ہیں یا نہیں؟ اس کے متعلق عدالت ماتحت میں بھی احمدیوں کا یہی جواب تھا کہ ہم ان کو کافر کہتے ہیں۔اور ہائی کورٹ میں بھی چودھری صاحب نے اس کی تائید کی''۔ (الفضل ١٤ اکتوبر ١٩٢٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس موضوع پر (یعنی قادیانیوں کی طرف سے امت مسلمہ کو کافر قرار دیئے جانے کے موضوع پر) قادیانی نصوص اس کثرت سے ہیں کہ ان کا استقصاء مشکل ہے۔

③ قادیانی اسلام اور محمدی اسلام الگ الگ:

مسلمانوں کی تکفیر کا یہ منطقی نتیجہ ہوا کہ قادیانی حضرات نے اپنے ''اسلام'' کو اس اسلام سے قطعی علیحدہ اور جداگانہ قرار دیا جسے محمد ﷺ لائے تھے اور جس کی پیروی امت مسلمہ کرتی ہے۔ چنانچہ خلیفہ ثانی مرزا محمود کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں کہ:

''یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جزو میں ہمیں ان سے اختلاف ہے''۔ (الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۱)

اسی طرح ''خلیفہ اول نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے''۔ (أیضاً ۳۱ دسمبر ۱۹۱٤)

اور خود خلیفہ ثانی کا ارشاد ہے کہ:

''ان کا ''یعنی مسلمانوں کا'' اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے، اور ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور، اور اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے''۔ (أیضاً ۲۱ اگست ۱۹۱۷)

یعنی قادیانیوں کا خدا الگ، رسول الگ، کتاب الگ اور پوری شریعت الگ۔ خلاصہ یہ کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان کوئی بھی وجہ اشتراک موجود نہیں۔

④ پھر ان بنیادی اختلافات کا عملی طور پر جو نتیجہ ظہور پذیر ہو سکتا تھا اسے خود قادیانیوں ہی نے آخری مرحلے تک پہنچا دیا۔ انہوں نے مسلمانوں پر کفار سے متعلق تمام فقہی احکام جاری کئے اور تمام مظاہر حیات میں اپنے آپ کو ان سے علیحدہ کر لیا۔ خود قادیانیوں ہی کے فرمودات کی روشنی میں اس کا نقشہ ملاحظہ فرمائیے جو یہ ہے:

(الف) قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ چنانچہ اس بارے میں مرزا صاحب ایک ''الہام'' کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

''اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ (میری) تکفیر کرنے والے اور تکفیر کی راہ اختیار کرنے والے ایک ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہے کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو، جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو''۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۳٤ حاشیہ تحفہ گولڑویہ :۱۸)

''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے''۔ (الحکم قادیان ۱۰ اگست ۱۹۰۲)

مرزا محمود کا ارشاد ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں، میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ ہی میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں''۔ (انوار خلافت ص : ۸۹)

''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیوں کہ ہمارے نزدیک وہ خدائے تعالیٰ کے ایک نبی (مرزا غلام احمد) کے منکر ہیں''۔ (أیضاً : ۹۰)

(ب) قادیانیوں کے نزدیک کسی مسلمان کی نماز جنازہ جائز نہیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء راوی ہے:

''حضرت مرزا صاحب نے اپنے بیٹے (فضل احمد) کا جنازہ اس لئے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھے''۔

مرزا محمود کا ارشاد ہے:

''غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق ہم نے محکمات کو دیکھا ہے، محکم کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود (مرزا جی) نبی ہیں..... نبی کا منکر «اولئك

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھم الکفرون حقا '' کے فتوے کے نیچے ہے۔ محکم کیا ہے؟ کافر کا جنازہ جائز نہیں''۔ (الفضل ٦،٤، اپریل ١٩٠٦)

''اگر یہ کہا جائے کہ ایسی جگہ جہاں تبلیغ نہیں پہنچی، کوئی مرا ہو اور اس کے مرچکنے کے بعد کوئی احمدی پہنچے تو وہ جنازہ کے متعلق کیا کرے؟ اس کے متعلق یہ ہے کہ ہم تو ظاہر ہی پر نظر رکھتے ہیں۔ چوں کہ وہ ایسی حالت میں مرا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور نبی (مرزا جی) کی پہچان اسے نصیب نہیں ہوئی اس لئے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے''۔

(أیضاً ٦ مئی ١٩١٥)

یہی نہیں بلکہ قادیانی حضرات کسی غیر قادیانی کے بچے کی بھی نماز جنازہ جائز نہیں سمجھتے۔ چنانچہ میاں محمود اس سوال کا کہ غیر قادیانی کا بچہ مسیح موعود (مرزا جی) کا منکر نہیں اس لئے اس کی نماز جنازہ کیوں نہ پڑھی جائے؟ یہ جواب دیتے ہوئے کہ ''اگر یہ جائز ہو تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کی نماز جنازہ کیوں نہ پڑھی جائے؟'' لکھتے ہیں:

غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے''۔ (انوار خلافت ص ٩٣)

جس طرح عیسائی کے بچے کا جنازہ نہیں پڑھایا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے، اسی طرح کسی غیر احمدی بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا ہے''۔ (الفضل جلد ٩ نمبر ٧٢)

بلکہ مرزا صاحب کے منجھلے صاحب زادے میاں بشیر احمد نے اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر فرمایا:

''میرا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کا جنازہ جائز نہیں، کیوں کہ میرے نزدیک وہ احمدی نہیں ہیں''۔

(أیضاً جلد ١٠ نمبر ٣٢)

''الفضل'' ١٧۔اکتوبر ١٩٢١ء کے شمارے میں ایک باضابطہ اعلان شائع ہوا کہ:

''قانون یہ ہے کہ جو شخص حضرت مرزا صاحب کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے لئے دعا اور استغفار جائز نہیں''۔

اور یہی سبب تھا کہ سر ظفر اللہ خاں نے بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی حالانکہ ظفر اللہ خاں اس وقت پاکستان کے وزیر خارجہ تھے۔

(ج) شادی اور بیاہ کے سلسلے میں بھی قادیانیوں نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے ہم پلہ قرار دیا ہے، یعنی جس طرح ایک مسلمان مرد کے لئے یہودی یا عیسائی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے لیکن مسلمان لڑکی کو کسی یہودی یا عیسائی مرد کے نکاح میں دینا جائز نہیں، بعینہٖ یہی موقف مسلمانوں کے بارے میں قادیانیوں کا ہے کہ ایک قادیانی مرد تو مسلمان عورت سے شادی کر سکتا ہے لیکن اپنی (قادیانی) لڑکی کو کسی مسلمان کے نکاح میں نہیں دے سکتا''۔

چنانچہ میاں محمود کا ارشاد ہے:

''حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے''۔ (برکات خلافت ص: ٧٥)

''غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں''۔ (أیضاً ص: ٧٣)

''جو شخص غیر احمدیوں کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود (مرزا جی) کو نہیں سمجھتا اور نہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے؟ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو''۔

(ملائکة اللّٰه، ص ٤٦، ماخوذ از تصویر مرزا ص: ١٨٠)

اسی طرح میاں محمود صاحب یہ بیان کرتے ہوئے کہ ایک قادیانی نے اپنی لڑکی کو کسی غیر قادیانی کے نکاح میں دینا چاہا تو اس پر مرزا صاحب نے سخت ناراضی کا اظہار کیا، فرماتے ہیں:

''آپ (مرزا) سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا مگر آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہ دو۔آپ کی وفات کے بعد اس نے لڑکی غیر احمدیوں کو دے دی تو حضرت خلیفہ اول حکیم نورالدین نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی باوجود یہ کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا''۔(انوار خلافت ، ص ۹۳)

اس معاملہ کی نوعیت صاف کرتے ہوئے یا یوں کہہ لیجئے کہ اس مسئلہ کو ''مدلل'' کرتے ہوئے قادیانی اخبار ''الحکم'' لکھتا ہے:

''غیر احمدیوں کی ہمارے مقابلے میں وہی حیثیت ہے جو قرآن حکیم ایک مومن کے مقابلے میں اہل کتاب کی قرار دے کر یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب عورت کو بیاہ کر لا سکتا ہے مگر مومنہ عورت کو اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔اسی طرح ایک احمدی، غیر احمدی عورت کو اپنے حبالۂ عقد میں لا سکتا ہے مگر احمدی عورت شریعت اسلام (مراد قادیانی شریعت ہے) کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جا سکتی۔حضور (مرزا صاحب) فرماتے ہیں غیر احمدی کی لڑکی لینے میں کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے بلکہ اس میں تو فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہیں دینی چاہئے۔اگر ملے تو بے شک لو، لینے میں حرج نہیں، دینے میں گناہ ہے''۔
(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸)

اسی طرح دوسرا قادیانی ترجمان ''اخبار الفضل'' اپنے ۱۷۔اکتوبر ۱۹۲۰ء کے شمارے میں لکھتا ہے:

''جس طرح اہل کتاب عورت کا وہ درجہ نہیں جو ایک مومنہ اور مسلمہ کا ہے بلکہ یہودیہ اور نصرانیہ عورت پر مومنہ کو ترجیح ہے اسی طرح ایک احمدی عورت کو غیر احمدی عورت پر فضیلت حاصل ہے''۔

اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان جن اختلافات کا ذکر اس باب کے آغاز سے اب تک ہم نے کیا ہے ان کا تجزیہ کرتے ہوئے مرزا صاحب کے منجھلے صاحب زادے میاں بشیر احمد لکھتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں؟ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ایک دینی اور دوسرا دنیوی۔دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیے گئے ہیں۔اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی بھی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے، اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے''۔
(کلمۃ الفصل، شائع شدہ ریویو ص ۱۶۹)

خلاصہ یہ ہے کہ قادیانی امت، امت مسلمہ کے ساتھ اپنے ان اختلافات کی وجہ سے ایک قطعی علیحدہ اور مستقل امت بن گئی ہے اور تعلق کی تھوڑی سی جو اجازت (مسلمہ عورت کے ساتھ نکاح کی اجازت کی صورت میں) باقی رہ گئی ہے اس سے ان دونوں کے دو مستقل اور علیحدہ علیحدہ امت ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، جس طرح کہ اتنا سا تعلق رکھتے ہوئے بھی مسلمان اور عیسائی دو الگ الگ امتیں ہیں۔

④ قادیانی اکابر نے اپنی امت کو اسلام کے متبرک مقامات اور روحانی مراکز، مذہبی شعار اور مقدس ہستیوں اور شخصیتوں کے مقابل میں نئے متبرک مقامات، نئے روحانی مراکز، نئے مذہبی شعار اور نئی شخصیتیں عطا کیں اور اس طرح ان کی عقیدت و محبت کے مراکز کو بدل کر رکھ دیا۔انہوں نے مرزا صاحب کے رفقا کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ہم پلہ قرار دیا۔(یاد رہے کہ مرزا صاحب خود بھی انہیں یہی درجہ دیتے تھے) چنانچہ ایک ذمہ دار قادیانی لکھتا ہے:

''ان دونوں گروہوں (صحابہ کرام اور مرزا غلام احمد کے رفقا) میں تفریق کرنی یا ایک دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں۔صرف زمانے کا فرق ہے۔وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں اور یہ بعثت ثانیہ کے''۔ (الفضل ۲۸ مئی ۱۹۱۸)

اسی طرح قادیانی حضرات مرزا صاحب کے مدفن کو مرقد رسول اور گنبد خضرا کا مماثل وشبیہہ بتاتے اور قادیان کے جلسہ میں شرکت کو حج اکبر قرار دیتے ہیں۔چنانچہ قادیان کا شعبہ تربیت اپنے شرکائے اجلاس کی دینی بے حسی کی شکایت کرتے ہوئے رقم طراز ہے:

''کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں حاضر نہ ہو۔اس میں روضہ مطہرہ ہے جس میں اس خدا کے برگزیدہ (مرزا) کا جسم مبارک مدفون ہے۔جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت حضرت خاتم النّبیین ﷺ نے فرمایا: یُدفَنُ مَعِیَ فِی قَبْرِی اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبد خضراء کے انوار کا پورا پرتو اس گنبد بیضاء پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا اس برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے مرقد منور سے مخصوص ہیں۔کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے حج اکبر میں اس تمتع سے محروم رہے''۔ (أیضاً ج ۱۰ نمبر ۴۸)

حج اکبر، قادیان کے سالانہ جلسے کو کہا گیا ہے۔اس کے یہ معنی ہوئے کہ قادیان ارض حرم کے ہم پلہ ہے اور وہاں کی مسجد، مسجد حرام اور خانہ کعبہ کے برابر ہے اور وہاں کے نشیب وفراز، مزدلفہ اور عرفات کا درجہ رکھتے ہیں۔

یہ محض ہمارا تخیل نہیں ہے بلکہ قادیانی حضرات واقعۃً اسی کے قائل ہیں۔خود مرزا صاحب کا ارشاد ہے:

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
عرب نازاں ہے گر ارض حرم پر
تو ارض قادیان فخر عجم ہے

(درثمین، ص: ۵۲)

''قادیان یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور تمام امتوں کے لئے نشان ہے''۔ (دافع البلاء ص: ۱۰)

''میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں''۔ (الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲)

''اس معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے''۔ (دیباچہ خطبہ الہامیہ)

نوٹ: یاد رہے! قادیان میں مرزا صاحب کی ایک مسجد تھی جسے وہ مسجد اقصیٰ قرار دیتے تھے۔مندرجہ بالا عبارت میں مرزا صاحب اسی مسجد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ آنحضور ﷺ کو اس مسجد اقصیٰ کی طرف معراج نہیں ہوئی تھی جو بیت المقدس میں واقع ہے بلکہ اس مسجد اقصیٰ کی طرف ہوئی تھی جو واقعہ معراج کے ہزاروں سال بعد قادیان میں تعمیر ہوئی تھی۔سبحان اللہ قربان جایئے اس پیغمبرانہ انکشاف پر۔[ادارہ]

مرزا محمود خلیفہ دوم آف قادیان کا ارشاد ہے:

''قادیان کی زمین حرم کا نام پائے گی۔پس ہمارا جلسہ شعائر اللہ ہے، بلکہ آنے والا شعائر اللہ ہے''۔ (الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵)

''قادیان وہ مقام ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر بنایا ہے اور اس کو جہاں کے لئے ام قرار دیا ہے کہ ہر ایک فیض دنیا کو اس مقدس مقام سے حاصل ہو سکتا ہے''۔

(حقیقة الرؤیا، ص ٤٦)

''قادیان تمام بستیوں کی اُم (ماں) ہے۔پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا، تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔آخر ماؤں کا دودھ سوکھ بھی جایا کرتا ہے۔کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں''۔ (أیضاً)

''(میں) ان لوگوں سے متفق نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی حرمین پر حملہ نہیں کیا جا سکتا.....مدینہ پر بھی چڑھائی ہو سکتی ہے''۔

(الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵)

''.....میں یہ کہتا ہوں کہ مکہ معظمہ کا حج موقوف ہو گیا اور اس کے بجائے قادیان آنا حج کا درجہ رکھتا ہے''۔ (الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲)

''.....یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ خشک اسلام ہے۔اسی طرح اس ظلی حج (جلسہ قادیان) کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے''۔(پیغام صلح جلد ۲۱ نمبر ۲۲)

اسی طرح قادیانیوں نے قادیان کے بہشتی مقبرہ کو جنت البقیع سے زیادہ اہمیت دے رکھی ہے۔ان کا اعتقاد ہے کہ جو شخص اس مقبرہ میں مدفون ہوگا وہ لازماً مستحق جنت ہوگا۔اسی لئے وہ اپنے مال کا ۱۰/۱ حصہ خرچ کر کے اس میں دفن ہونا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔

⑤ قادیانیوں نے اپنی تقویم بھی اسلامی تقویم سے علیحدہ کر لی۔ انہوں نے تاریخ قادیانیت کے مخصوص واقعات کی بنیاد پر بارہ مہینوں کے نئے نئے نام تجویز کئے اور شمسی طریقہ تقویم کے مطابق ہر ماہ کے ایام کی تعداد مقرر کر کے ۱۸۸۸ء سے سنہ مرزائیہ کا آغاز کیا، کیوں کہ اسی سال مرزا صاحب نے پہلی بار لوگوں سے بیعت لی تھی۔ان کے بارہ مہینوں کے نام یہ ہیں:

مانع .....سلام..... عجل..... مبارک..... الرحیل .....فوق.....

برکات.....تحت.....خیر.....بشارت.....قبول.....فلک

(دیکھیے کاویہ ج ۲ ص ۳۴۷)

یہ مہینے جنوری سے دسمبر تک متقابل ہیں۔بعد میں ان ناموں میں تبدیلی کر کے دوسرے بارہ نام منتخب کر لئے گئے۔

⑥ قادیانی امت اور اہل اسلام کے درمیان اختلاف ومغائرت کے جتنے وجوہ اب تک پیش کئے گئے ہیں ان کا تعلق تو اسی دنیائے فانی کے اندر نمود وظہور اختیار کرنے والے اعمال وافعال اور خیالات ومعتقدات سے تھا، لیکن اہل اسلام سے قادیانیوں کی علیحدگی اتنی مستحکم ہے کہ انہیں آخرت میں بھی مسلمانوں کی ہم نشینی ورفاقت منظور نہیں۔ چنانچہ وہ مرزا صاحب کی اطاعت کے صلے میں جس خیالی جنت کے سہانے خواب دیکھتے رہتے ہیں وہاں کسی مسلمان کو پھٹکنے دینا انہیں قطعاً گوارا نہیں۔خود اس امت کے باوا آدم (مرزا صاحب) لکھتے ہیں:

''مجھے الہام ہوا ہے کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہوگا''۔ (معیار الاخیار ص ۸)

''اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے، وہ آسمان پر قابل مؤاخذہ ہے''۔

(تحفة الندوه، ص :٤)

''اب دیکھو! خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا''۔

(اربعین نمبر ٤ ص ٦)

'انہی دنوں میں آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لئے کرنا (اصل قرنا ہے، آواز بلند کرنے کا آلہ) بجائے گا اور اس کرنا (قرنا) کی آواز سے ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھینچا جائے گا، بجز ان لوگوں کے جو شقی ازلی ہیں، جو دوزخ کے بھرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں''۔

(براهین احمدیه جلد پنجم ص ۸۲، ۸۳)

(واضح رہے کہ اس (کامیاب) فرقہ سے مرزا صاحب نے اپنی امت قادیانیہ مراد لی ہے)

ایک مستند قادیانی مرزا صاحب پر ایمان نہ لانے والوں کی بابت راوی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مرزا صاحب کو فرمایا:

''ان کافروں کے واسطے ہمارے پاس جہنم موجود ہے جو قید خانہ کا کام دے گا''۔ (النبوة فی الاسلام : ص ٤٠)

خلاصہ: یہ کہ قادیانی امت، امت مسلمہ سے ہر چیز میں الگ ہے، ان کا خدا الگ، رسول الگ، کتاب الگ، شریعت الگ، عبادت الگ، قانون مناکحت الگ، دین اور شعائر دین الگ، مقامات مقدسہ الگ، تاریخی شخصیتیں الگ، تقویم اور کیلنڈر الگ، سزا و جزاء کا معیار الگ، دوزخ الگ، جنت الگ، غرض وہ تمام عوامل واسباب جو ایک قوم کو دوسری قوم سے اور ایک امت کو دوسری امت سے علیحدہ اور ممتاز کرتے ہیں، وہ سب کے سب یہاں موجود اور کارفرما ہیں۔اس لئے یقیناً قادیانی امت بھی امت مسلمہ سے ایک جداگانہ اور علیحدہ امت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاعنوان

قادیانی مسلمان ہندو سکھ یہودی عیسائی مجوسی

قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

ہمارے بہت سے بھائیوں اور بہنوں کے ذہن میں ایک سوال کانٹا بنا ہوا ہے کہ قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے، اور اس فرقے میں ایسی کونسی بات ہے جس کی وجہ سے قادیانیوں کو دوسرے غیر مسلموں سے زیادہ بُرا قرار دیا جاتا ہے؟ اور دوسرے غیر مسلموں سے میل ملاپ اور ضروری تعلقات اور کاروبار کی اجازت ہے مگر قادیانیوں کے ساتھ ایسی کوئی اجازت نہیں ہے؟ دنیا میں قادیانیوں کے علاوہ اور بھی بہت سے غیر مسلم ہیں، جیسے یہودی ہیں، عیسائی ہیں، ہندو ہیں، سکھ ہیں، فلاں ہیں فلاں ہیں ..... لیکن سب بزرگوں نے قادیانی کفر کو اتنی اہمیت دی اور قادیانیوں کا تعاقب کیا ہے؟ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانیوں میں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟

قادیانی اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق ہے۔ اسی فرق کی بنا پر دوسرے غیر مسلموں کے ساتھ میل ملاپ اور ضروری تعلقات کی اجازت ہے اور قادیانیوں کے ساتھ ایسے کسی تعلق کی اجازت نہیں ہے۔ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں، مرتد وہ ہوتا ہے جو اسلام کو ترک کر کے کوئی اور مذہب اختیار کر لے اور زندیق وہ ہوتا ہے جو اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دے، لہٰذا یہ لوگ اسلام کے باغی ہیں، اور جس طرح کسی ملک کا باغی کسی طور پر رعایت کا مستحق نہیں ہوتا، بلکہ جو لوگ ان لوگوں کے ساتھ میل جول رکھیں وہ بھی قابل گرفت ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح چونکہ قادیانی بھی زندیق اور مرتد ہیں تو اسلامی تعلیمات کی رو سے کسی رُو رعایت اور میل ملاپ کے مستحق نہیں، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلق رکھا اور معاہدہ بھی کیا، مگر مدّعیان نبوت (اسود عنسی اور مُسَیلمہ کذّاب) کے ساتھ نہ صرف تعلقات کو ناجائز قرار دیا، بلکہ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اسود عنسی کا کام تمام کرایا اور مسیلمہ کذاب کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ٹھکانے لگایا۔ اس لئے کہ دوسرے کافر اپنے کفر کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اور مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں، جبکہ قادیانی لوگ عقائد پر ملمع سازی کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور میں ان ہر دو کو ایک مثال سے پیش کرتا ہوں۔ سب کو مسئلہ معلوم ہے کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے۔ شراب کا پینا، اس کا بنانا، اس کا بیچنا تینوں حرام ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے۔ اس کا گوشت فروخت کرنا، لینا دینا، کھانا پینا قطعی حرام ہے۔ اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے، یہ بھی مجرم ہے، اور ایک دوسرا آدمی ہے جو شراب فروخت کرتا ہے اور مزید ستم یہ کرتا ہے کہ شراب پر زمزم کا لیبل چپکا تا ہے، یعنی شراب بیچتا ہے اس کو زم زم کہہ کر، مجرم دونوں ہیں۔ لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے، مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے وہ صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے جس کو لینا ہے لے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، اور جو نہیں لینا چاہتا وہ نہ لے۔ یہ شخص بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہے لیکن اس کے مقابلے میں ایک اور شخص ہے جو خنزیر اور کتے کا گوشت فروخت کرتا ہے بکری کا گوشت کہہ کر۔ مجرم وہ بھی ہے اور مجرم یہ بھی ہے، لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک حرام کو بیچتا ہے، اس حرام کے نام سے جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے اور دوسرا اسی حرام کو بیچتا ہے حلال کے نام سے جس سے ہر شخص کو دھوکا ہو سکتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے۔ پس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکری یا دنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے ٹھیک وہی فرق یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں کے درمیان اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔

کفر بہر حال کفر ہے۔ اسلام کی ضد ہے۔ لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں چپکاتے اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے۔ مگر قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چپکاتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے، حالانکہ یہ اسلام نہیں ہوتا، لوگوں کو ان کی شکلوں، پگڑیوں، مسجدوں، مدرسوں، تبلیغوں اور ظاہری سرگرمیوں سے مغالطہ ہو سکتا ہے اور ہو جاتا ہے۔

کفر کی قسمیں:

اب علمی انداز میں اس بات کو سمجھاتا ہوں، کفر کی بہت سی قسمیں بالکل ظاہر ہیں،

(۱) مطلق کافر:

مطلق کافر وہ ہے جو ظاہر و باطن سے خدا اور رسول ﷺ کا منکر ہو یا اعلانیہ کفر کا مرتکب ہو۔ اس قسم کے کافر کو مطلق (کھلا) کافر کہتے ہیں۔ اس میں یہودی، عیسائی، ہندو وغیرہ سب داخل ہیں۔ مشرکین مکہ بھی داخل تھے اور ''چٹے'' کافر تھے۔

(۲) منافق:

دوسری قسم والے کو منافق کہتے ہیں جو زبان سے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کہتا ہے مگر دل کے اندر کفر چھپاتا ہے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ﴾

''منافق جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔''

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ﴾

''اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔''

﴿وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾

''اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔''

منافقوں کا کفر عام کافروں سے بڑھ کر ہے، کیونکہ انہوں نے کفر اور جھوٹ کو جمع کیا، پھر یہ کہ انہوں نے کلمہ طیبہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' پڑھ کر کفر اور جھوٹ کا ارتکاب کیا۔

(۳) زندیق:

ان منافقوں سے بڑھ کر تیسری قسم والوں کا جرم ہے کہ وہ کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ خالص کفر کے مرتکب ہیں، لیکن یہ اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآنِ کریم کی آیات سے، احادیث طیبہ، سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ارشادات سے اور بزرگانِ دین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت کی اصطلاح میں ''زِندیق'' کہا جاتا ہے۔

مرتدّ کا حکم:

چاروں فقہوں کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو کر مرتد ہو جائے، نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اسلام سے پھر جائے، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے، اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے، اسے سمجھایا جائے، اگر بات اس کی سمجھ میں آ جائے اور وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائے تو بہت اچھا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے۔ یہ مسئلہ قتل مرتد کا مسئلہ کہلاتا ہے اور اس میں ہمارے ائمہ دین رحمھم اللہ میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ تمام مذہب ملکوں، حکومتوں اور مہذب قوانین میں باغی کی سزا موت ہے۔ اور اسلام کا باغی وہ ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے، اس لیے اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے۔ لیکن اس میں بھی اسلام نے رعایت دی ہے کہ اگر تین دن میں سمجھ جائے، توبہ کر لے اور معافی مانگ لے تو سزا سے بچ جائے گا۔ دوسرے لوگ باغیوں کو کوئی رعایت نہیں دیتے۔ افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں مرتد کی سزا پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اگر امریکہ کے صدر کا باغی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے باغی پر اگر سزائے موت جاری کی جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا نہیں ہونی چاہیے۔ خدانخواستہ کسی کے ہاتھ میں ناسور ہو جائے تو ڈاکٹر اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں۔ اگر انگلی میں ناسور ہو جائے تو انگلی کاٹ دیتے ہیں، اور سب دنیا جانتی ہے کہ یہ ظلم نہیں بلکہ شفقت ہے کیونکہ اگر ناسور کو نہ کاٹا گیا تو اس کا زہر پورے بدن میں پھیل جائے گا۔ ناسور کے زہر سے بچانے کے لیے ناسور کو کاٹ دینا ضروری ہے اور یہی دانائی اور عقلمندی ہے۔ اسی طرح ارتداد بھی ملت اسلامیہ کے لیے ایک ناسور ہے۔ اگر مرتد کو توبہ کی تلقین کی گئی، اس کے باوجود اس نے اسلام میں دوبارہ آنے کو پسند نہیں کیا تو اس کا وجود ختم کر دینا ضروری ہے۔ ورنہ اس کا زہر رفتہ رفتہ ملت اسلامیہ کے پورے بدن میں سرایت کر جائے گا۔ الغرض مرتد کا حکم ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے نزدیک ہی نہیں پوری امت کے علماء وفقہاء کے نزدیک یہی ہے۔ اور یہی عقل و دانش کا تقاضا ہے اور اسی میں امت کی سلامتی ہے۔

زِندیق کا حکم:

اور زندیق جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے پر تلا ہوا ہو، اس کا معاملہ مرتد سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور مشہور روایت میں امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا حکم بھی مرتد کا ہے۔ یعنی اس کو موقع دیا جائے کہ وہ توبہ کر لے، اگر تین دن میں اس نے توبہ کر لی تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور اگر اس نے توبہ نہ کی تو وہ بھی واجب القتل ہے۔ پس ان حضرات کے نزدیک تو مرتد اور زندیق دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ لیکن امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لَا اَقْبِلُ تَوبَةَ الزِّنْدِيقِ'' (میں زندیق کی توبہ کو روا نہیں سمجھتا اس پر سزائے موت لازماً جاری کی جائے گی۔) مطلب یہ کہ کسی شخص کے بارے میں اگر پتا چل جائے کہ یہ زندیق ہے۔ اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتا ہے اور پکڑا جائے۔ پھر کہے کہ جی! میں توبہ کرتا ہوں، آئندہ میں ایسی حرکت نہیں کروں گا، تو اس کی توبہ کا قبول کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہم تو اس پر قانونِ سزا نافذ کریں گے، اس کے وجود کو باقی نہیں رکھیں گے۔ جیسے زنا کی دنیا میں سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ بہر حال اس پر سزا جاری کی جاتی ہے، چاہے آدمی توبہ ہی کر لے، یا جیسا کہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ملتی ہے اور یہ سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ کوئی شخص چوری کرنے اور پکڑے جانے کے بعد توبہ کر لے تب بھی اس کا ہاتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا ٹا جائے گا۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا شخص واجب القتل ہے۔اور گرفتاری کے بعد اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔لیکن اگر کوئی زندیق از خود آ کر توبہ کر لے، مثلاً کسی کو پتا نہیں تھا کہ یہ زندیق ہے۔اسی نے خود ہی اپنے زندقہ کا اظہار کیا اور اس نے توبہ بھی کی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔اسی طرح اگر یہ تو معلوم تھا کہ زندیق ہے مگر اس کو گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دے دی اور وہ اپنے آپ آ کر تائب ہو گیا اور اپنے زندقہ سے توبہ کر لی کہ جی! میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی توبہ قبول کی جائے سو دفعہ توبہ کرے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ مرزائی زندیق ہیں، کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کافر ہیں، قطعاً کافر ہیں۔جس طرح کلمہ طیبہ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' میں شک نہیں، یہ ہمارا کلمہ ہے اور جو اس میں شک کرے وہ مسلمان نہیں، اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کافر ہونے میں بھی کوئی شک نہیں، اور جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں۔

قادیانی کافر ہونے کے باوجود اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔کہتے ہیں کہ جی! ہم تو ''جماعت احمدیہ'' ہیں۔ہم تو مسلمان ہیں، لندن میں اپنی بستی کا نام رکھا ہے ''اسلام آباد''۔اور کہتے ہیں کہ جی ہم تو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔جب بھی کسی مسلمان سے بات کرتے ہیں تو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ جی! مولوی تو ویسے ہی باتیں کرتے ہیں، دیکھو ہم نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، یہ کرتے ہیں، وہ کرتے ہیں اور حضور ﷺ کو خاتم النّبیین سمجھتے ہیں۔جی! ہمارے تو شرائط بیعت میں لکھا ہوا ہے کہ ''میں صدق دل سے حضور ﷺ کو خاتم النّبیین مانتا ہوں۔''

لہٰذا مرزائی زندیق ہیں کیونکہ وہ اپنے کفر پر اسلام کو ڈھالتے ہیں۔وہ شراب اور پیشاب پر نعوذ باللہ زمزم کا لیبل چپکاتے ہیں۔وہ کتے کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔ساری دنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور یہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔''

دو سو سے زیادہ احادیث ایسی ہیں جن میں نبی کریم ﷺ نے مختلف عنوانات سے، مختلف طریقوں سے، مختلف اسلوبوں سے، مختلف انداز سے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھایا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

آخری نبی یا خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کسی شخص کے سر پر تاجِ نبوت نہیں رکھا جائے گا۔اب کوئی شخص نبوت کی مسند پر قدم نہیں رکھے گا۔جو پہلے نبی بنا دیئے گئے، ان پر تو ہمارا پہلے سے ایمان ہے۔حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔آپ کے بعد کوئی شخص خلعتِ نبوت سے سرفراز نہیں ہوگا اور نہ امت کو ایسے نبی پر ایمان لانا ہوگا۔الغرض خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کی آمد سے نبیوں کی آمد بند ہو گئی۔ان پر مہر لگ گئی۔اب کوئی کسی قسم کا نبی نہیں بنے گا۔لفافہ بند کر کے لفافے پر مہر لگا دیتے ہیں۔جس کو ''سیل کرنا'' کہتے ہیں۔ختم کے معنی ''سیل کر دینا'' ہے۔خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی آمد سے نبیوں کی فہرست سیل (Seal) کر دی گئی ہے۔اب نہ تو اس کی فہرست سے کسی کو نکالا جا سکتا ہے اور نہ اس میں کسی اور کا نام داخل کیا جا سکتا ہے۔

لیکن قادیانی مرزائی تحریف کرتے ہیں کہ خاتم النّبیین کا یہ مطلب نہیں کہ آپ آخری نبی ہیں، نہ یہ کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے، بلکہ یہ کہ آئندہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنا کریں گے۔پہلے نبوت اللہ تعالیٰ خود دیا کرتے تھے لیکن اب یہ محکمہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے سپرد کر دیا کہ حضور ﷺ مہریں لگائیں اور نبی بنائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھپا (DIE) لگتا ہے اور نبی بنتا ہے۔ (حماقت تو دیکھیے کہ حضور ﷺ کے ٹھپے سے چودہ سو سال کی امت میں نبی بنا بھی تو صرف ایک اور وہ بھی صرف ایک قادیانی دجّال۔نعوذ باللہ)

یہ ہے زندقہ، کہ نام اسلام کا لیتے ہیں، لیکن اپنے کفریہ عقائد پر قرآن کریم کی آیات کو ڈھالتے ہیں۔اور اپنے بہت سے کفریہ عقائد کو یہ اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ یہ خنزیر اور کتے کا گوشت بیچتے ہیں مگر حلال ذبیحہ کہہ کر، اور شراب بیچتے ہیں مگر زمزم کا لیبل چپکا کر۔اگر یہ لوگ اپنے دین و مذہب کو اسلام کا نام نہ دیتے بلکہ صاف صاف کہہ دیتے کہ ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو ہمیں ان کے بارے میں اس قدر متفکر ہونے کی ضرورت نہ ہوتی۔

قادیانیوں کو یہ حق آخر کس نے دیا ہے کہ غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول سمجھیں اور پھر اسلام کا دعویٰ بھی کریں؟ محمد رسول اللہ ﷺ کے کلمہ کو منسوخ کر کے اس کی جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت ﷺ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں اور اس کا کلمہ جاری کرائیں۔آنحضرت ﷺ کی وحی (قرآن کریم) کے بجائے مرزا کی وحی (تذکرہ) کو واجب الاتباع اور مدار نجات قرار دیں اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور غیر احمدی کافر ہیں۔

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے: ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتا ہے، محمد رسول اللہ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(کلمة الفصل صفحه ۱۱۰)

قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دو دفعہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔پہلی دفعہ آپ مکہ مکرمہ میں آئے اور آپ کی یہ بعثت چودہ سو سال تک رہی۔ چودھویں صدی کے شروع میں آپ مرزا قادیانی کے روپ میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے۔اس لئے کہ ان کے نزدیک غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے اور وہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مرزا قادیانی مراد لیتے ہیں۔

چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔'' (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸)۔گویا ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ '' کے معنی ان کے نزدیک ہیں ''لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ'' (نعوذ باللہ) جو دوبارہ قادیان میں آیا ہے۔

کہنا یہ ہے کہ انہوں نے نبی الگ بنایا، قرآن الگ بنایا (جس کا نام ''تذکرہ'' ہے اور جس کی حیثیت مرزائیوں کے نزدیک وہی ہے جو مسلمان کے نزدیک توریت، زبور، انجیل اور قرآنِ کریم کی ہے۔) شریعت الگ بنائی، کلمہ الگ بنایا، وہ اپنے دین کا نام اسلام رکھتے ہیں ..... اور ہمارے دین کا نام کفر رکھتے ہیں۔حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا دین قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) کفر ہو گیا اور مرزا کا دین ان کے نزدیک اسلام ہے۔ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم ہمیں جو کافر کہتے ہو، ہم نے محمد ﷺ کے دین کی کس بات کا انکار کیا ہے؟ کیا مرزا کے آنے سے محمد رسول اللہ ﷺ کا دین کفر بن گیا؟ مرزا سے پہلے تو محمد رسول اللہ ﷺ کا دین اسلام کہلاتا تھا اور اس کے ماننے والے مسلمان کہلاتے تھے۔لیکن مرزا آیا اور اس کی سبز قدمی سے محمد رسول اللہ ﷺ کا دین کفر بن گیا اور اس کے ماننے والے کافر کہلائے۔ (العیاذ باللہ)

اس سے بڑھ کر غضب کیا ہو سکتا ہے؟ مرزا کے دو جرائم ہوئے۔ایک یہ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے ایک نیا دین ایجاد کیا اور اس کا نام اسلام رکھا۔ دوسرا جرم یہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو کفر کہا۔ مرزا کے دین کے ماننے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلمان اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ماننے والے ان کے نزدیک کافر مجھے بتایئے کہ کیا کسی یہودی نے، کسی عیسائی نے، کسی ہندو سکھ نے، کسی چوہڑے چمار نے، کسی پارسی مجوسی نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ اب تو آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کفر کس قدر بدترین ہے۔ اور یہ دنیا بھر کے کافروں سے بدتر کافر ہیں۔

یہ زندیق ہیں جو اسلام کو کفر اور کفر کو اسلام کہتے ہیں اور شریعت کے مطابق زندیق واجب القتل ہوتا ہے۔ یہ قادیانیوں کے ساتھ حکومت پاکستان کی رعایت ہے کہ ان کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے۔ یہ دنیا میں شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ یہ حکومت پاکستان نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ ان کو صرف یہ کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے دین کو کفر اور اپنے دین کو اسلام نہ کہو۔ قادیانیوں پر اس سے زیادہ اور کوئی پابندی نہیں لگائی۔ ہاں شریعت کے فتویٰ سے تم واجب القتل ہو۔ حکومت پاکستان نے تمہیں رعایت دے رکھی ہے۔ تم پاکستان میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو۔ اس کے باوجود کبھی اقوام متحدہ میں، کبھی یہودیوں اور عیسائیوں میں اور نہ معلوم کن کن لوگوں کی عدالتوں میں تم فریاد کرتے ہو کہ حکومت پاکستان نے ہمارے حقوق غصب کر لیے ہیں۔ حکومت پاکستان نے تمہارے کیا حقوق غصب کر لیے ہیں؟ ہم نے تمہارا کیا قصور کیا ہے؟ پاکستان کی حکومت نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ تم سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہمارا ہے۔ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ ﷺ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کرو؟ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم اپنے کفر اور زندقہ کو اسلام کے نام سے پھیلاؤ؟ تم کلمہ پڑھ کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہو۔ تمہارے منہ سے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کے منافقانہ الفاظ ادا کرنا ہمارے کلمہ طیبہ کی توہین ہے۔ ہمارے نبی کی توہین ہے، ہمارے اسلام کی توہین ہے، ہم تمہیں اس توہین کی اجازت کس طرح دیں؟ (ہم برملا کہتے ہیں کہ) تم زندیق ہو اور زندیق بھی مرتد کی طرح واجب القتل ہے۔

مرتد اور اس کی نسل کا حکم:

اب میں ایک اور مسئلہ کا ذکر کرتا ہوں۔ اصول یہ ہے کہ مرتد کو تین دن کی مہلت کے بعد قتل کر دیا جاتا ہے، لیکن مرتدوں کی ایک جماعت بن جائے، ایک پارٹی بن جائے اور اسلامی حکومت ان پر قابو نہ پا سکے، اس لیے وہ قتل نہ کئے جا سکیں اور رفتہ رفتہ مرکھپ جائیں اور ان مرتدوں کی نسل جاری ہو جائے۔ مثال کے طور پر کسی بستی کے لوگوں نے متفقہ طور پر عیسائیت قبول کر لی (نعوذ باللہ) اب وہ پکڑ میں نہیں آ سکے، اس کے بعد یہ لوگ جو عیسائی بنے تھے مر کر ختم ہو گئے۔ پیچھے ان کی نسل رہ گئی جو خود مسلمان سے عیسائی نہیں ہوئی تھی بلکہ انہوں نے اپنے آباء و اجداد سے عیسائی مذہب لیا تھا۔ اب مرتد کی اولاد کو حبس و ضرب کے ساتھ اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا مگر قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ مرتد کی اولاد مرتد نہیں، وہ سادہ کافر ہے۔

زندیق مرزائی اور اس کی نسل کا حکم:

لیکن قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تو ان کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا۔ سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا، کیوں؟ اس لیے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا، یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں خواہ وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں، قادیانی زندیق بنے ہوں یا وہ ان کے بقول ''پیدائشی احمدی'' ہوں قادیانیوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں اور یہ کفر ان کو ورثے میں ملا ہو، ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتد اور زندیق کا..... کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں، بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں، اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں۔اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے خواہ وہ اسلام چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو.....اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیجیے۔بہت سے لوگوں کو قادیانیوں کی صحیح حقیقت معلوم نہیں۔

میرا اور آپ کا بلکہ ہر مسلمان کا فرض کیا ہونا چاہیے؟ قادیانیت نے ہمارا رشتہ محمد رسول اللہ ﷺ سے کاٹنے کی کوشش کی ہے۔وہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دین کو مانتے ہیں۔آنحضرت ﷺ کا دین جس کو ہم مانتے ہیں، وہ تو کفر نہیں ہوسکتا۔جو شخص ہمیں کافر کہتا ہے وہ ہمارے دین کو کفر کہتا ہے۔وہ ہمارا رشتہ محمد عربی ﷺ سے کاٹتا ہے۔وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ سب ناجائز اولاد ہیں۔

اب مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا کیا ہونا چاہیے؟ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے۔پکڑ پکڑ کے خبیثوں کو مار دیں۔یہ میں جذباتی بات نہیں کر رہا بلکہ حقیقت یہی ہے۔اسلام کا فتویٰ یہی ہے۔مرتد اور زندیق کے بارے میں اسلام کا قانون یہی ہے مگر دار و گیر حکومت کا کام ہے۔ہم انفرادی طور پر اس پر قادر نہیں۔اس لیے کم از کم اتنا تو ہونا چاہیے کہ ہم قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کریں۔ان کو اپنی کسی مجلس میں، کسی محفل میں برداشت نہ کریں۔ہر سطح پر ان کا مقابلہ کریں اور جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا کر آئیں۔

الحمد للہ! ہم نے جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا دیا ہے۔برطانیہ قادیانیوں کی ماں ہے جس نے ان کو جنم دیا۔اب ان کا گرو مرزا طاہر (پھر مرزا مسرور) اپنی ماں کی گود میں جا بیٹھا ہے اور وہاں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو للکار رہا ہے۔یورپ، امریکہ، افریقہ کے وہ بھولے بھالے مسلمان جو نہ پوری طرح اسلام کو سمجھتے ہیں، نہ ان کو قادیانیت کی حقیقت کا علم ہے، وہ قادیانیت کو نہیں جانتے ہیں کہ وہ کیا ہے؟ ان کو اہل علم کے پاس بیٹھنے کا بھی موقع نہیں ملتا۔ہمارے ان بھولے بھائیوں کو قادیانی، مرتد بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں اور وہ اس کا اعلان کر رہے ہیں۔اس لیے کہ اربوں کھربوں کے میزانیے بنا رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' نے بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا پوری دنیا میں بلند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔جس طرح پاکستان میں قادیانیوں کی حقیقت کھل چکی ہے اور وہ مسلمانوں سے کاٹے جا چکے ہیں۔ان شاء اللہ العزیز پوری دنیا میں، دنیا کے ہر ایک حصے میں قادیانیوں کی قلعی کھل کر رہے گی۔ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا اس حقیقت کو تسلیم کرے گی کہ مرزائی مسلمان نہیں بلکہ یہ اسلام کے غدار ہیں۔محمد عربی ﷺ کے غدار ہیں۔پوری انسانیت کے غدار ہیں۔ان شاء اللہ پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلے گی اور آخر فتح محمد عربی ﷺ کے غلاموں کی ہوگی اور ان کی قربانیاں رنگ لائیں گی اور قادیانی ناسور کو جسدِ ملت سے کاٹ کر الگ کر دیا جائے گا۔انشاء اللہ۔پوری دنیا میں دیر سویر یہی ہوگا۔الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالمی سطح پر کام شروع کیا ہوا ہے۔میں ہر اس مسلمان سے، جو محمد عربی ﷺ کی شفاعت کا خواستگار ہے، یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ختم نبوت کے جھنڈے کو پورے عالم میں بلند کرنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کرے اور تمام مسلمان قادیانیوں، مرزائیوں کے بارے میں ایمانی و دینی غیرت کا مظاہرہ کرے۔ہر مسلمان اس سلسلے میں جو قربانیاں پیش کر سکتا ہے وہ پیش کرے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

○.....○.....○

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد اشرف جاوید حفظہ اللہ

ایک دجّال



دجالوں میں سے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ﴾ [سورة العنكبوت:٢٧]

''اور دیا ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب اور کر دی (رکھ دی) ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب''۔

مرزا غلام احمد کا دعویٰ ہے کہ میں نبی ہوں۔اب بھی اس کی ذُرِیّت اس کی دعوے دار ہے۔

قانون:

اللہ تعالیٰ نے ایک قانون وضع کر دیا کہ نبوت صرف اور صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان میں رہے گی۔ آخری ہادی عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔

ہمارا دعویٰ:

اگر مرزا غلام احمد قادیانی سچا نبی ہے تو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان میں رہے گی تو مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نسبت کس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان سے جوڑے گا۔

(اور ثابت کرے گا کہ میرا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے۔)

دعویٰ مرزا:

مرزا کا دعویٰ ہے کہ میں مغل ہوں، تو کیا مغل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہوسکتا ہے؟ جب یہ نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا نبی ہے۔

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ [البقرہ٢:٤]

''وہ لوگ جو ایمان لائے جو آپ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا گیا اور جو نازل کیا گیا آپ سے قبل (پہلے) اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''

جو نازل ہوا آپ سے پہلے:

امت محمدیہ کو یہ تلقین کی جارہی ہے کہ آپ نے پہلی کتابوں پر اور انبیاء کرام پر ایمان لانا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

''ہم ایمان لاتے ہیں کتابوں پر اور رسولوں پر۔''

محل استدلال:

اگر مرزا نبی ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرماتے آپ نے ایمان لانا ہے پہلوں پر اور بعد میں آنے والوں پر۔

اگر ''بعد'' قرآنِ مجید میں ہے تو دکھاؤ!:

جب قرآن مجید میں یہ لفظ بھی نہیں ہے تو مرزا قادیانی جھوٹا، دجّال کذّاب اور بے ایمان ہے۔مرزائی مربی و دیگر دعویٰ کرتے ہیں ہم کتاب وسنت کو مانتے ہیں، ہمارا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے!

اگر یہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایک حدیث پیش کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے بعد ایک ظلّی یا بروزی نبی غلام احمد قادیانی آئے گا!

کیونکہ اسلام کا معیار تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ان کی تعلیمات سے ہی حق اور باطل ٹھہرے گا، لہٰذا جب کوئی حدیث نبوی یا قرآنی آیت مرزا کے حق میں نہیں ہے تو یہ مرزا قادیانی بیشک کذّاب دجال والی حدیث کا مصداق ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزائیوں سے مکالمہ ومباحثہ ..... چند اہم پہلو

(اہل اسلام کے مطالعہ کے لئے)

مولانا محمد اسلم زاہد حفظہ اللہ

ملک پاکستان کے آئین میں اگرچہ مرزائیوں کو'' کافر اقلیت'' قرار دیا جا چکا ہے اور مذہبی گفتگو ممنوع ہے، تاہم یہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو بار بار کلمہ اسلام پڑھ کر اور آیات واحادیث کے کثرتِ استعمال کے ساتھ متاثر کرتے نظر آتے ہیں، لیکن جن اہلِ اسلام کو ان سے ''گفتگو کے انداز'' کا علم ہوتا ہے وہ نہ صرف ان کے دام ہمہ رنگ سے بچے رہتے ہیں بلکہ انہیں راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اپنے اہلِ ایمان بھائیوں کی معلومات کے لیے اپنے اساتذہ کی راہنمائی اور اپنے تجربات کی روشنی میں چند سطور اس موضوع پر تحریر کی جا رہی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ ماہنامہ ''ضیائے حدیث'' کے ''ختم نبوت نمبر'' کی جملہ معلومات سے بایں طور استفادہ بڑھ جائے گا کہ اس مضمون کی روشنی میں ایک قاری جملہ ضروری معلومات کو اپنی گفتگو کا حصہ بنا سکے گا اور اپنی اور دیگر مسلمانوں کی استقامت اور مرزائیوں کی ہدایت کا سبب بن سکے گا یا کم از کم ان کے مضر اثرات سے بچ سکے گا۔

یہ بات نہ بھولیں کہ جب بھی قادیانیوں سے مکالمہ ومباحثہ ہو تو سب سے زیادہ زور تعیین موضوع پر ہونا چاہیے۔

مسلمانوں اور مرزائیوں کے درمیان مکالمہ اور گفتگو کا محور عام طور پر مندرجہ ذیل تین موضوعات ہوتے ہیں:

① ختم نبوت:

یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے۔ یا یہ سلسلہ حضرت محمد ﷺ کی تشریف آوری پر ختم ہو چکا ہے۔

② وفاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے یا وہ زندہ ہیں اور انہیں آسمان پر بحالت زندگی اٹھا لیا گیا ہے اور دوبارہ نازل ہوں گے۔

③ مرزا غلام احمد کا آئینہ کردار:

یعنی اس کی زندگی کے احوال کیا تھے؟ آیا اس کی زندگی اس قابل ہے کہ اسے خدا کا فرستادہ مانا جا سکے اور دوسروں کے لیے مشعلِ ہدایت بن سکے، غرض اس کا کیریکٹر کیسا تھا؟ کیونکہ اس کی عادات واقوال ایسے ہیں کہ نبی تو کجا وہ عام مہذب اور شریف انسان بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس ذیل میں یہ بحث بھی آتی ہے کہ مرزا غلام احمد کیا آدم زاد بھی تھا یا نہیں؟ اس بات کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ اس نے خود اپنے بارے میں کہہ رکھا تھا ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(در ثمین اردو ص ۱۱۶۔ از مرزا قادیانی)

اب سوال یہ ہوگا جو خود کو ہی آدم زاد نہ مانتا ہو، وہ بنی آدم کے لیے رسول اور نبی بن کر کیسے مبعوث ہو سکتا ہے؟ اور دنیائے انسانیت کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ لہٰذا اب دو ہی احتمال ہیں یا تو مرزا نے اس شعر میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جھوٹ بولا ہے پھر ظاہر ہے کہ جھوٹا نبی نہیں ہوسکتا۔اور اگر اس نے سچ بولا ہے تو بھی وہ انسانوں کے لیے نبی نہیں ہوسکتا۔غیر انسان مثلاً گدھوں، گھوڑوں اور دیگر جانوروں کے لیے ہو تو اور بات ہے۔پھر ''جائے نفرت'' اور ''عار'' کے الفاظ بھی غور طلب ہیں جن پر گفتگو ہوسکتی ہے۔

مرزائیوں کی چال:

مرزائی اس بات کی پوری کوشش کرتے ہیں اول الذکر دو موضوعات (ختم نبوت اور وفات عیسیٰ علیہ السلام) پر ہی بحث کو مرکوز رکھیں۔ تیسرے موضوع (کیریکٹر مرزا) پر بحث کرنے سے وہ ہمیشہ پہلو تہی کرتے ہیں۔وجہ اس کی یہ ہے کہ ختم نبوت اور حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام ایسے موضوعات ہیں جن پر غلط استدلال کر کے بحث کو طول دیا جاسکتا ہے اور سامعین کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کیے جاسکتے ہیں۔لیکن تیسرا موضوع ایسا ہے جو عام فہم ہے اس میں نہ تو تاویلات چل سکتی ہیں نہ ہی بحث کو بے فائدہ طول دیا جاسکتا ہے۔اس لیے اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مرزائیوں کو موت نظر آتی ہے۔گویا کہ یہی موضوع ان کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔وہ اس موضوع پر مکالمہ یا مباحثہ ومناظرہ کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

مسلمان کا فرض:

صحیح موضوع متعین کرنا مکالمہ ومباحثہ کی جان ہوتا ہے۔جو شخص اپنی مرضی کا موضوع متعین کروالے، اس میں کچھ نہ کچھ وہ چل لیتا ہے لہٰذا اس معاملے میں مسلمان کو نہایت مستعد اور تیار رہنا چاہیے اور اسی موضوع کو لینا چاہیے جو مخالف کی کمزوری کی نشانی ہو اور جس میں وہ لمبی بحث نہ کر سکے۔اس کے ساتھ خود اعتمادی اور وسعت مطالعہ کا بطور خاص خیال رکھے۔یہی باتیں ایک متکلم ومناظر کی سب سے بڑی اور اوّلین کامیابی کا باعث ہوتی ہیں۔

مرزائیوں سے مکالمہ اور مباحثہ کرتے وقت جہاں تک ہو سکے مرزا کے کڑیکٹر کو مدنظر رکھنا چاہیے۔بات کہیں سے بھی شروع ہو اسے مرزا کی زندگی اور اس کے حالات پر لے آیئے۔اس کے علاوہ کسی اور موضوع میں قادیانی مناظر کو ہرگز نہ جانے دیں۔اور اس ایک بات پر ہی مضبوطی سے قائم رہیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس اثبات ختم نبوت یا حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر دلائل و براہین کی کمی ہے۔بلکہ مقصد تضیع وقت اور طولانی ولاطائل ابحاث سے بچنا اور عوام کو شکوک وشبہات سے بچانا ہے۔مثلاً مرزائی مناظر وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وغیرہ آیتیں پیش کرتا یا یہ کہتا کہ آیت خاتم النّبیین میں خاتم سے انگوٹھی مراد ہے وغیرہ وغیرہ۔تو آپ اس کا جواب یہی دیں گے تُو غلط کہتا ہے ان آیتوں کا صحیح مفہوم یہ ہے یہ نہیں، یہ ضمیر فلاں کی طرف راجع ہے، خاتم کے معنی وہ نہیں ہیں، جو تو نے بیان کیے ہیں، تو یہ سب جوابات علمی ہوں گے جنہیں عوام اچھی طرح سمجھ نہیں پاتے اور عوام کو شبے میں ڈالنا یا ایک آدھ آدمی کو کھسکانا ان کا بڑا مقصد ہوتا ہے۔اور ہمارے عوام بلکہ قلیل المطالعہ مولوی صاحبان ان مسائل میں اتنے طاق نہیں ہوتے کیونکہ انہوں نے اس موضوع پر کبھی وقت نہیں لگایا ہوتا۔اس طرح منکرین کو زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے لہٰذا یہ غلطی کبھی ہونی ہی نہیں چاہیے کہ مرزائیوں سے صرف علمی بحثوں پر اکتفا کر لیا جائے، ختم نبوت یا حیات ووفات عیسیٰ علیہ السلام جیسے موضوعات پر گفتگو کی جائے اور مرزا قادیانی کی شخصیت پر بات ہی نہ کی جائے۔بہرحال جو بات بتلائی جا چکی ہے یہ بات ہر مسلمان کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے اور اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

گفتگو کی ابتداء:

اقوام عالم کی تاریخ میں جب بھی کبھی کوئی مصلح، ریفارمر اور رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تو اس نے سب سے پہلے اپنے بلند اخلاق، داعیانہ کردار، بے داغ زندگی اور انسانیت کے اعلیٰ ترین اوصاف کا مظاہرہ کر کے لوگوں کے سامنے اپنی روحانی دعوت پیش کرنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی نے ''براہین احمدیہ'' میں اسی طرح کی بات لکھی ہے۔دیکھئے (براہین احمدیہ ج ا ص ۱۰۸) نیز اس نے اپنے بارے میں لکھا ہے:

لَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(تذکرہ ص ۲۸۱،خص ۱۰۸)

خود رسول اکرم ﷺ نے جب کوہ صفا سے پہلی بار اپنی قوم کو پیغام توحید سنایا تو اس سے پہلے اپنی تصدیق بھی کرائی اور جب سب نے بیک آواز یہ کہہ دیا کہ مَاجَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا (بخاری شریف ص ۷۰۲) ''ہم نے ہر معاملے میں آپ کو جانچا پرکھا، ہم نے آپ کو سچا ہی پایا'' تو آپ ﷺ نے اپنی رسالت وتوحید باری کا اعلان کیا۔اسی طرح ہم ختم نبوت وغیرہ پر بھی اس وقت تک بحث نہ کریں جب تک کہ ہم مرزا قادیانی کا جھوٹا یا سچا ہونا واضح نہ کرلیں، کیونکہ اگر وہ کسی ایک بات میں بھی جھوٹا ثابت ہوگیا تو پھر اس کے سارے دعاوی ھباءً منثورًا ہو جائیں گے۔اور قطعاً نا قابل اعتبار قرار پائے گا۔اور یہی ہماری خواہش اور کوشش ہونی چاہیے۔اور اس کا اور اس موضوع (یعنی مرزا کے کردار کو زیر بحث لانے کا) فیصلہ ہم نے نہیں کیا بلکہ خود مرزائی مذہب کی (نصوص قطعیہ) اس پر دال ہیں۔چند حوالے ملاحظہ فرمائیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے سچے اور جھوٹے کا فیصلہ کرو، اس لئے دیگر مباحث حیات مسیح وختم نبوت وغیرہ کے چکروں میں نہ پڑو۔

''ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''

(چشمہ معرفت ص ۲۲۲ در روحانی خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کی بہت سی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کا نہ ماننے والا کافر، جہنمی منافق اور بے ایمان ہے۔اور اس تکفیر میں کسی طرح کی قید نہیں بلکہ مطلقاً کفر کا حکم لگایا گیا ہے۔اس لیے ہر مرزائی کے لیے اس کے دونوں حکم ماننا لازمی ہیں۔چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ:

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔''

(اشتہار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵ تذکرہ ص ۳۴۳)

''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔''

(ارشاد مرزا غلام احمد مندرجہ رسالہ الذکر الحکیم منقول از اخبار الفضل مؤرخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء، تذکرہ ص ۶۰۰)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ مرزا کے نزدیک کفر کا مدار اصل میں مرزا کے انکار پر ہے اس لیے گفتگو پہلے اس کے سچ جھوٹ اور کردار وعقائد پر ہونی چاہیے۔

اور بات بھی مسلّم ہے کہ مرزا قادیانی اس حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو پسند نہیں کرتا تھا۔خود لکھتا ہے:''ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی وفات اور حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو۔یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔'' (ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۷۲)

معلوم ہوا کہ ① مرزا کے ہاں اصل گفتگو کسی بھی انسان کے سچ اور جھوٹ پر ہونی چاہیے ② کفر واسلام کا معیار مرزا کو ماننا یا نہ ماننا ہے ایسا اور کوئی مسئلہ نہیں ③ حیات وممات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو ممنوع ہے۔

ایک امکانی اعتراض اور اس کا جواب:

ہوسکتا ہے کہ یہ تقریر سن کر مرزائی مناظر یہ اعتراض کرے کہ ٹھیک ہے، حیات وممات پر ہم بحث نہیں کرتے لیکن اجرائے نبوت اور ختم نبوت پر بحث کریں گے، کیونکہ وہ موضوع اہم بھی ہے اور اس سلسلے میں گفتگو کرنے سے ہمیں روکا بھی نہیں گیا ہے۔اس اعتراض کا جواب اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالے سے دیا جائے گا جس کو ہم (گفتگو کی ابتداء) کے عنوان سے ذکر کر چکے ہیں، کہ مرزائی مذہب کی اہم روایات سے ثابت ہے کہ مدعی مأموریت کی تصدیق سے پہلے اس کی تحقیق ضروری ہے کہ وہ مامور من اللہ ہونے کے لائق بھی ہے یا نہیں؟ تو جب یہ اصول طے شدہ ہے تو اسی کے مطابق عمل کرتے ہوئے ہم مرزا کے دعویٰ نبوت پر غور کرنے سے قبل اس کی تحقیق کریں گے کہ وہ دجّال یا کذّاب تو نہیں؟ اگر ہے تو پھر نہ بحث کی گنجائش ہے اور نہ قبول کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ الحاصل مرزائیوں پر لازم ہوگا کہ یا تو وہ مرزا کی سیرت اور صدق وکذب پر بحث کر کے اپنی رسوائی کا شاندار انتظام کریں۔ یا اپنے مقتدایان مذاہب کو جھوٹا قرار دیں یا پھر راہِ فرار اختیار کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ ان تینوں راہوں میں سے فرار کی راہ ہی ان کے لیے سب سے زیادہ آسان ہوگی۔

محترم قارئین.....! اب ہم چند حوالے اور ایک مسلمان کو ان کے استعمال کا طریقہ بتاتے ہیں، ہمارا تجربہ ہے کہ اس طریقہ سے مرزائی مربی بھی بھاگ جاتا ہے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جس کی ہم دعوت دے رہے ہیں وہ شریف انسان بھی تھا یا نہیں تھا.....؟

اب اس کی ذات پر بات شروع کرتے ہیں:

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنی ذات کے متعلق ایک شعر ہے جس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے، پہلے یہ پیش کریں۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین اردو: ۱۱۶۔ از مرزا قادیانی)

محترم قارئین! واقعہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جو حاکم مطلق اور مختار کل ہے اس نے اپنی قدرت کاملہ اور لازوال طاقت کے ذریعے ''متنبّی قادیان'' کی زبان وقلم سے وہ کچھ کہلوایا جس سے مرزا قادیانی کی حقیقت الم نشرح ہو کر رہ گئی۔ موصوف کی تحریرات کو ایک خاص نظم وترتیب سے سامنے رکھا جائے تو مرزا قادیانی کے پاگل پن، مراقی طبیعت اور حماقت کی حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ اور ہر شریف آدمی یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی اسلامی روایات چھوڑ کر عام انسانی اخلاق سے بھی عاری اور محروم ہے، چہ جائیکہ نبوت کا عالی مرتبت منصب، جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں انسانیت کے لیے سب سے بڑی نعمت ہے۔ ایسی نعمت جس کی تکمیل اللہ رب العزت نے حضرت محمد ﷺ پر کر دی۔ سیّد ولد آدم محمد ﷺ کے بعد اس منصب کے بہت سے ڈاکو اس جہان رنگ وبُو میں نمودار ہوئے لیکن سید المرسلین ﷺ کے خادموں نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور اکثر تو ''ارتداد'' کے سنگین جرم کے سبب تہ تیغ کر دیے گئے۔

محترم قارئین! مذکورہ شعر کو اس یقین سے پڑھیں جو ہم نے اوپر لکھ دیا ہے اور مرزائیوں سے پوچھیں:

''کیوں جناب! یہ ''جائے نفرت'' اور ''انسانوں کی عار'' کیا ہوتی ہے؟ جس کی طرف آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں .....؟ ظاہر ہے کہ تھوڑی سی شرم کا مالک بھی اپنا سر شرم سے جھکا لے گا اور اس کے بعد آپ قادیانی مربّی ومناظر سے کہیے.....:

جناب تم نے ایک نئی شریعت گھڑلی ہے ہم تمہیں مسلمان اور تمہارے قائد کو نبی کیسے مانیں؟

پھر انہیں ان کی معتبر کتاب ''سیرت المہدی'' کا تعارف کروائیں اور انہیں مخاطب کر کے کہیں ''یہ مرزا بشیر احمد ایم اے کی تصنیف ہے۔ مرزا بشیر احمد، مرزا قادیانی کا منجھلا بیٹا ہے جسے مرزا نے ''قمر الانبیاء'' (یعنی نبیوں کا چاند۔ استغفر اللہ) قرار دیا تھا۔ اس کتاب میں مرزا بشیر احمد نے اپنے باپ مرزا قادیانی کے تمام حالات زندگی اور ذاتی کردار بیان کیا ہے۔ اس لیے اس کی تمام روایات قادیانیوں کے نزدیک مستند ہیں جن سے وہ انکار نہیں کر سکتے۔ قادیانیوں کے نزدیک وہ نعوذ باللہ یہ حدیث اور سنت کی کتاب ہے۔ کیونکہ جو کچھ مرزا قادیانی نے کہا اور کوئی عمل کیا، قادیانیوں کے نزدیک نعوذ باللہ حدیث وسنت کے زمرے میں آتا ہے۔ جس طرح ہماری حدیث کی کتابوں (بخاری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم) میں ہر حدیث شریف میں درج ہوتا ہے کہ مثلاً'' روایت کیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں.....''

اس کی نقل اتارتے ہوئے مرزا بشیر احمد نے اس کتاب میں درج تمام روایات کے شروع میں لکھا کہ مثلا '' روایت کیا ہے ام المومنین رضی اللہ عنہا (مرزا قادیانی کی بیوی) نے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں.....'' (نعوذ باللہ)

قادیانی روزنامہ ''الفضل'' قادیان مؤرخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۲۹ء کے مطابق اس کتاب میں کافی چھان بین اور غور وخوض کے بعد مرزا قادیانی کے خصائص وشمائل وسیرت کے متعلق نہایت ثقہ روایات درج کی گئی ہیں ہے'' (۱۹ فروری ۱۹۲۴ء) کے ''الفضل'' کے مطابق ''ہر روایت کتب حدیث کی طرز پر بیان کی گئی ہے۔ ہر روایت پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حدیث کی کتاب پڑھی جارہی ہے۔ ہر احمدی کے پاس اس کتاب کا ہونا لازم ہے''۔ خدا کی زمین پر اس سے بڑی توہین اور کیا ہوگی؟.....''

ایک مسلمان کا فرض ہے کہ سب سے پہلے وہ اس تقابل کو پیش کرے، جو مرزائیوں نے ''سیرت المہدی'' میں آپ ﷺ کے ساتھ کیا ہے۔ انا للہ۔ پھر دوسرا حوالہ.....

میں خود خدا ہوں (سب سے بڑا جھوٹ)

« وَرَأَيْتُنِي فِي الْمَنَامِ عَيْنَ اللّٰهِ وَتَيَقَّنْتُ أَنَّنِي هُوَ »

''میں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ٥٦٤ مندرجہ روحانی خزائن جلد ٥ ص ٥٦٤ از مرزا قادیانی)

مسلمان یہ حوالہ پیش کر کے کہے'' جناب آپ کا گرو تو خدا بننے کا دعویٰ کرتا ہے، پہلے ذرا اسے انسان تو ثابت کریں، پھر اس کے سچے یا جھوٹے ہونے کی مزید بات ہوگی۔..... پھر یہ حوالہ پیش کرے مرزا قادیانی بعینہٖ محمد رسول اللہ ہے۔ انا للہ۔ (دوسرا جھوٹ)

چنانچہ لکھتا ہے'' اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہو درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی ''آخَرِيْنَ مِنْهُم'' کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔'' (استغفر اللہ۔ ثم استغفر اللہ)

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۶ ۲۵۸، ۲۵۹ از مرزا قادیانی)

مسلمان جب یہ حوالہ پیش کرے تو کہے'' جناب! تمہارے رہبر صاحب ایسی بات کررہے ہیں گویا کہ وہ خود محمد ﷺ ہیں (العیاذ) اس لیے ہم تو حقیقی محمد ﷺ کو مانتے ہیں جعلی کو نہیں۔

سب سے بڑی توہین:

① ''اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔

② ''میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔

③ خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیے ہیں، ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا ہے۔

④ میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہوگیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

⑤ مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو جھوٹ کہتا ہے وہ لعین ہے۔''

(نزول المسیح ص ۱۰۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ٤٧٧، ٤٧٨ از مرزا غلام احمد قادیانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلمان مناظر یہ حوالہ سنائے اور کہے'' جناب! سارے نبیوں کو اپنی آستین میں چھپانے کا دعویٰ، سب انبیاء کی توہین ہے اور ہمارا مذہب اسلام تو سب نبیوں کا ادب واحترام کا سبق دیتا ہے۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی توہین (اسلام کے اولین گواہوں کا انکار):

مرزا قادیانی لکھتا ہے اور کس دلیری سے لکھتا ہے:

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد۳ ص ۲۷۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مسلمان مناظر کہے، لیجیے! پوری امت کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب نبیوں کے بعد سب سے بلند مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے، اس لیے ہم اس شخص کو کیسے سچا مان لیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھنے کا دعویٰ کرتا ہے (جو کہ نبوت کے اور قرآن کے اوّلین گواہ ہیں۔)

قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اُترا:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔''

(کلمۃ الفضل ص ۱۷۳ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مسلمان یہ کہے'' لیجیے! مرزائیو! حد ہوگئی بتاؤ ہم قرآنِ کریم کے وجود کے منکر کو مسلمان کیسے مانیں؟ اور اس کے متبعین کے دائرے میں کیوں داخل ہوں.....؟

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین (اسلامی مأخذ سے غداری):

مرزا لکھتا ہے:

''تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (استغفر اللہ)

(اعجاز احمدی ص ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۴۰ از مرزا قادیانی)

مسلمان کہے'' ہم تو ہر حدیث کو اپنے لئے قیمتی سرمایہ سمجھتے ہیں، انہیں ردی میں پھینکنے والے کو ردی سمجھتے ہیں، کچھ حدیثیں صحیح ہیں اور احکام ثابت کرتی ہیں اور کوئی دوسری قسم کی حدیث ہے تو فضائل و تائیدان کے کام آتی ہیں، بہر حال ردی کا فلسفہ مسلمانوں کا نہیں۔ منکرین اسلام کا ہے۔

مرد خنزیر، عورتیں کُتیاں (گالیاں ہی گالیاں):

مرزا قادیانی کی غایت درجہ بدزبانی ملاحظہ کیجئے، لکھتا ہے:

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔''

(نجم الھدیٰ ص ۵۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۵۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مسلمان کہے'' جناب! بتاؤ ہم اور ہمارے ماں باپ اور ہم سب سے پہلے اولیاء پھر تابعین رحمہم اللہ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کیا سب کو یہ گالیاں نہیں دی جارہیں؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی اس بدزبان اور اللہ و نبی کے گستاخ کو نبی ماننا تو رہا الگ ایک شریف آدمی ماننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ خود کہیے کیا یہ شریف آدمی کی زبان ہے؟

اولیاء وعلماء کی توہین (گالیوں کے چند اور نمونے):

شیخ الاسلام مفسّر قرآن حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کو

''عورتوں کی عار کہا'' (نعوذ باللہ)

(اعجاز احمدی ص ۹۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۹۶ از مرزا قادیانی)

خود کہیے، ہے کوئی تُک یا ربط اس گالی کا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث راہنما مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ ''کذّاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بدبخت، طالع منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری'' (اناللہ)

(انجام آتھم ص ۲۴۱، ۲۴۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا نذیر حسین محدّث دہلوی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا ہے:

''وہ گمراہ اور کذّاب ہے'' (استغفراللہ)

(انجام آتھم ص ۲۵۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۵۱ از مرزا قادیانی)

مولانا رشید احمد گنگوہی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ

''اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون'' (لاحول ولاقوۃ)

(انجام آتھم ص ۲۵۲، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۵۲ از مرزا قادیانی)

مولانا علی حائری شیعہ راہنما کے متعلق لکھا کہ:

''سب سے جاہل تر ہے''

(اعجاز احمدی ص ۷۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۸۶ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مولانا سعداللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''اور لئیموں (ملعون اور مردود لوگوں) میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ، بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا، منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعداللہ رکھا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۴۴۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۴۴۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قارئین کرام! آپ نے مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا مغلّظات و ہفوات پڑھ لی ہیں اور دعویٰ اس کا ہے کہ:

''گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔'' چنانچہ لکھتا ہے:

''ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔''

(ست بچن ص ۲۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۱۳۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اس حوالے کے بعد مسلمان اپنے مخاطب مرزائی سے کہہ سکتا ہے:

① آپ کے گرو نے خوب گالیاں دی ہیں اور خود ہی اپنے اوپر ''کمینہ'' ہونے کا فتویٰ بھی لگا دیا ہے، کیا خیال ہے یہ اس نے سچ بولا ہے یا جھوٹ؟

② کسی کو گالی دینا کہاں کی انسانیت ہے؟ کیا یہ شریف آدمی کی زبان ہے؟

③ کیا نبی کی ایسی ہی زبان ہوتی ہے؟ کیا اب بھی اسے نبی مانتے ہیں؟

بدزبان بدتر:

''بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے
جس دل میں نجاست بیت الخلاء یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم ص ۴۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۴۵۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مسلمان یہ حوالہ پیش کرے اور سوال کرے۔

''کیوں جناب! گالی دینا، وہ بھی علماء امت کو، پھر ان سے بڑھ کر نبیوں کی توہین؟..... اور تو اور..... اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بنا بلکہ خود ''خدا'' بن بیٹھا کیا یہ بدزبانی نہیں ہے؟..... اللہ تعالیٰ کی غایت درجہ توہین نہیں؟

اور بدزبان تمہارے مرزا کی زبان کے مطابق کون ہوتا ہے.....؟

کیا واقعی وہ شخص اپنے قول کے مطابق ''بیت الخلاء'' نہیں ہے.....؟

کیا آپ ہمیں ''بیت الخلاء'' میں دیکھنا چاہتے ہیں.....؟

قارئین! اس مضمون کو بار بار پڑھیں..... تو انشاء اللہ اس ''خصوصی اشاعت'' کی ساری معلومات آپ کے ایمان و یقین کی پختگی اور مرزائیوں کو لاجواب کر کے دین اسلام کی طرف راغب کرنے میں بہت زیادہ معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

یاد رہے کہ تجربہ کار اور منجھے ہوئے علماء سے رابطہ قائم کریں ان سے رابطہ آپ کو بہت فائدہ پہنچائے گا۔ (ان شاء اللہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کا مرزا قادیانی سے

مناظرہ



محمد اشرف جاوید حفظہ اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ پاک و ہند کے نامور عالم دین، سیاست دان اور مفکر تھے۔ یہ حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے لائق شاگردوں میں سے تھے۔ حضرت شیخ کو بھی ان پر فخر تھا۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اشاعت اسلام اور ترویج مسلک اہل حدیث کے لیے کمر بستہ ہو گئے۔ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم بھی تھے اور مناظر بھی۔ ان کی وجہ سے مسلک اہلِ حدیث کو بہت عروج حاصل ہوا۔ مولانا ہر فن مولا تھے بلکہ اس وقت کے تمام فتنوں کا مقابلہ مولانا کا ہی حصہ تھا۔ آپ نے عیسائیت، اور مرزائیت کی سرکوبی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ بلکہ آپ ہی نے مرزا کے خلاف فتویٰ تمام ہندوستان کے علماء سے حاصل کر کے شائع کیا جس سے مرزا بوکھلا اٹھا۔ مرزا قادیانی سب سے زیادہ مولانا محمد حسین بٹالوی پر برہم وخفا تھا کیونکہ مولانا نے عین وقت پر اس کی جعلی نبوت کو خاک میں ملا دیا تھا۔ مولانا کا مرزے سے پہلا مناظرہ اس وقت ہوا جب کہ ملک کے علماء ابھی کچھ سوچ رہے تھے۔ اس مناظرہ کی مختصر روئیداد ذکر کی جاتی ہے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کا دورہ لدھیانہ:

''مجدد اعظم'' کی عبارت ملاحظہ ہو: ''لدھیانہ میں سب سے بڑا معرکہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب سے مباحثہ تھا جو ۲۰ جولائی ۱۸۹۱ء سے شروع ہوا اور متواتر کئی دن تک جاری رہا۔ بات یوں ہوئی کہ مولوی بٹالوی لدھیانہ میں وارد ہوئے تو ڈینگوں کا ایک پل باندھ دیا۔ کہ مرزا تو میرا شکار ہے۔ میں اس کی تلاش میں اب لدھیانہ آ گیا ہوں یہ اب جاتا کہاں ہے؟ چنانچہ انھوں نے مباحثہ کے لیے پیغام بھیجا۔ بعض دوستوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت آپ تو اللہ والے ہیں اور مولانا محمد حسین بٹالوی کالا ناگ ہے اس نے بہت موقعوں پر حنفیوں پر فتح پائی ہے بہت چلتا پُرزا آدمی ہے آپ اس سے بحث نہ کریں''۔ (مجدد اعظم ۱/ ۲۵۹)

مرزائیوں کی اس عبارت سے مولانا محمد حسین بٹالوی کی علمی وقعت کا اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا اس وقت کے امام اور وکیل اہل حدیث تھے ان کا رعب و دبدبہ کا چرچا پورے ہندوستان میں پھیلا ہوا تھا، گویا کہ ان کے سامنے کسی کو دم مارنے کی جرأت نہ تھی۔

''مجدد اعظم'' میں لکھا ہے کہ آپ جیسے اللہ والوں کا کام بحث مباحثہ نہیں ہوا کرتا، حضرت نے فرمایا کہ اس کو کوئی اور اللہ والا ملا نہیں، بحث ہونے دو، ان شاء اللہ اس کی علمیت کی پوری حقیقت کھل جائے گی اور یہ جان جائے گا بحث اس کا نام ہے بے چارے مُلّاؤں سے اس کو پالا پڑتا ہے کسی ''اللہ والے'' اور ''صاحب بصیرت'' سے اس کو پالا نہیں پڑا، اس کے دماغ میں تکبر کا کیڑا ہے وہ جب تک نہیں نکلے گا تب تک اسے ٹھنڈک نہیں پڑے گی۔ کسی نے عرض کیا کہ بحث کس مسئلہ میں ہوگی؟ فرمایا: وفات مسیح میں بحث ہوگی۔

اور یہی اصل ہے۔ عرض کیا اگر وہ وفات مسیح میں بحث نہ کرے کیونکہ ایسا سنا گیا ہے کہ وہ وفات مسیح کے سلسلے کو نہیں چھیڑے گا، وہ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول مسیح کے سلسلہ میں گفتگو کرے گا۔ فرمایا نزول مسیح کا بحث سے کیا تعلق ہے۔ نزول المسیح تو ہم خود بھی مانتے ہیں اگر نزول مسیح ہم نہ مانتے تو ہمارا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا کیسے چل سکتا تھا؟

پھر ہمارا دعویٰ اور بنائے دعویٰ ہی غلط ہو گیا اور جو اس نے نہ مانا اور وفات مسیح کی بحث ترک کی۔ اور نزول مسیح پر ہی زور لا محالہ وفات مسیح کی بحث حتمی طور پر ضرور درمیان میں آوے گا۔

''مولوی محمد حسین سے بحث تو ہونے دو پھر دیکھا جائے گا۔''

(مجدد اعظم ۲۵۹/۱)

''مباحثہ لدھیانہ'' اشاعۃ السنہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے جو جلد ۱۳ و جلد ۱۴ میں مذکور ہے۔ اس سے مرزا کا مبلغ علم ظاہر ہو گیا، اور اللہ کے فضل و کرم سے فتح کا میدان حضرۃ العلام مولانا محمد حسین بٹالوی کے ہاتھ میں رہا۔

''آئمہ تلبیس'' کا مؤلف تحریر کرتا ہے کہ:

مرزا نے علماء لدھیانہ سے چھیڑ خانی کرتے وقت مناظرہ کو جو چیلنج دیا تھا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تم لوگ مناظرہ نہ کرنا چاہو تو اپنی طرف سے مولانا محمد حسین کو کھڑا کر لو جب مولانا محمد حسین کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ لدھیانہ پہنچ گئے اور مولانا محمد حسن لدھیانوی (رئیس لدھیانہ) کو بھیج کر مناظرہ کی دعوت دی اور موضوع بحث یہ پیش کیا ''کہ وہ کیا وہی مسیح ہے کہ جس کے قدوم کی احادیث نبویہ میں بشارت دی گئی ہے؟''

اس کے جواب میں مرزا نے کہا کہ میں اپنی مسیحیت پر گفتگو کرنے کو تیار نہیں ہوں بلکہ صرف مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر گفتگو کروں گا کیونکہ میرا دعویٰ اس بنا پر ہے، جب دعویٰ بنا ٹوٹ جائے گا تو دعویٰ بھی باطل ٹھہرے گا۔ اس کے جواب میں مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے لکھوا بھیجا کہ آپ کے اشتہار میں دونوں دعوے موجود ہیں حضرت مسیح علیہ السلام کی رحلت کا دعویٰ اور اپنے مسیح ہونے کا دعویٰ۔ ان دونوں دعاوی میں ایسا تلازم نہیں ہے کہ ایک کے ثبوت سے دوسرا دعویٰ ثابت ہو جائے۔ لہٰذا پہلے تمہارے مسیح موعود ہونے پر گفتگو ہونی چاہیے اس کے بعد مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام زیر بحث آئے۔ اور بحکم اصول مناظرہ ہمیں اختیار ہے کہ آپ کے جس دعویٰ پر چاہیں پہلے بحث کریں۔

ہاں اگر آپ اپنے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ سے دست بردار ہو جائیں تو پھر مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر گفتگو ہو سکتی ہے۔

مرزا نے اس کا جو بودا جواب لکھ کر بھیجا اس سے ہر شخص نے یقین کر لیا کہ مرزا مباحثہ سے گریزاں ہے۔ جب مرزا کے پٹیالوی مریدوں کو اپنے مقتداء کے گریز و فرار کا علم ہوا تو انہوں نے لدھیانہ آ کر مرزا کو مباحثہ پر مجبور کیا آخر مباحثہ ہوا۔

حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی نے یہ سوال کیا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی تمام حدیثیں تمہارے نزدیک صحیح ہیں یا نہیں؟

مرزا نے ٹال مٹول اور حیلے حوالے شروع کئے اور بارہ دن تک غیر متعلق باتوں میں جواب کو ٹالتا رہا۔

کیونکہ اس نے تہیہ کر رکھا تھا کہ اصل سوال کا جواب نہیں دوں گا آخر جب ہر جگہ مشہور ہوا کہ قادیانی اتنے دن سے صرف ایک سوال کا جواب دینے میں لیت و لعل کر رہا ہے تو مرزا اور مرزائیوں کا ہر جگہ مذاق اڑا جانے لگا اور بدنامی اور رسوائی ان پر ہر طرف سے مسلط ہوئی۔

جب امرتسر اور لاہور کے مرزائیوں کو معلوم ہوا کہ ان کا مسیح بارہ دن سے صرف ایک سوال کا جواب دینے میں لیت و لعل کر رہا ہے تو اس کے ایک حواری حافظ محمد یوسف ضلع دار نے مرزا کو پیغام بھیجا کہ ''یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ ان سوالات و جوابات میں تو آپ ذلیل ہو رہے ہیں اور اپنی آبرو مٹی میں ملا رہے ہیں۔ ان سوالات و جوابات سے مولانا محمد حسین بٹالوی کا یہی مقصد ہے کہ آپ کو ذلیل کرے اس سے مناسب ہے کہ اس بحث کو جلد ختم کر دیجیے ورنہ اور زیادہ ذلت ہو گی۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض حافظ محمد یوسف کے انتباہ کا یہ اثر ہوا کہ مرزا نے بارہویں دن کی تحریر کے ساتھ موقوفی بحث کی درخواست پیش کر کے اپنی جان چھڑائی۔ (ائمہ تلبیس ج ۲/۳۲۴، ۳۲۵)

یاد رہے کہ حافظ محمد یوسف ضلع دار پہلے پہل مرزا قادیانی کا بہت مدّاح اور مرید خاص تھا یہ مولانا محمد حسین بٹالوی کے ساتھیوں میں تھا مولانا بٹالوی کو اس کے مرزائی ہونے کا دلی قلق تھا آپ نے کوشش بسیار کے بعد جو مرکزی لوگ مرزا کے دامن میں پہنچے تھے عقیدہ باطل کی تردید کر کے انہیں دوبارہ اسلام کی دولت سے مالا مال کیا اس کی تفصیل آپ ''عصاء موسیٰ'' اور ''اشاعت السنہ'' میں دیکھ سکتے ہیں۔

غرض ''مناظرہ لدھیانہ'' میں اہل حدیث جلیل القدر عالم کو وہ عظیم الشان تاریخی فتح حاصل ہوئی جس نے جماعت اہلحدیث میں ہی نہیں بلکہ جملہ علمائے اسلام میں آپ کو اور زیادہ سربلند کر دیا۔ بیشک علمائے امت میں شیخ الاسلام فاتح مرزائیت حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کا نام نامی ہمیشہ اونچا رہے گا۔ اہلحدیث کے بارے میں بجا مشہور ہے

أَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ أَهْلُ النَّبِيِّ
اِنْ لَمْ يَصْحَبُوا أَلْفَاسَهُ صَحِبُوا

☆.....☆.....☆

بقیہ قادیانیت کا اصل ماخذ فرقہ ''بہائی'' ہے

جو مرزا قادیانی نے امر بہائی سے اخذ کئے بغیر خود منکشف کئے ہوں؟ وہ یقین سے جان لیں کہ جب قادیانیت کو تحقیق کی کسوٹی پر رکھیں گے تو انہیں ایک سطر بھی ایسی نہیں ملے گی جو مرزا قادیانی کی اپنی تصنیف ہو اور ان کے دعویٰ مسیحیت سے عشروں پہلے تحریر کی گئی بہائی کتابوں میں زیادہ صراحت اور زیادہ قوت واقتدار کے ساتھ لکھی موجود نہ ہو۔ تاہم قادیانی بھائیوں کی تحقیق اسی صورت میں نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے، جب وہ ان ممتاز علماء کی تحقیقی کتب ورسائل کا مطالعہ کریں جو پہلے تو قادیانی تھے لیکن بعد میں صداقت کی تلاش کے نتیجہ میں ظل امر بہائی میں داخل ہو گئے۔ وہ لوگ معمولی علماء نہ تھے بلکہ جماعت قادیانیہ کا سرمایہ افتخار تھے اور ان کی بات سند کا درجہ رکھتی تھی۔ ان کی ممتاز علمی صلاحیتوں کی وجہ سے ہی قادیانی خلافت نے انہیں اپنے مرکزی اشاعتی اداروں میں نشر واشاعت اور اخبار ورسائل کی ادارت جیسا اہم اور مشکل کام سپرد کر رکھا تھا۔ ان علماء کی تحقیقی کتابوں کے مطالعہ کا مشورہ اس لئے دیا جاتا رہا تا کہ ان اصل حقائق کا پتہ چلے جن کی خاطر انہوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر امر بہائی قبول کر لیا۔

بقیہ مرزا جی کا دعویٰ مسیحیت

مگر برا ہو شیطان کا اس نے مرزائیوں کو ایسا ورغ ہے کہ وہ وعدہ سے وقوع وفات ثابت کرنے کے درپے ہیں۔

دوسرا مسئلہ ختم نبوت ہے، اس کی تفصیل بھی سنئے، مسلمانوں اور قادیانیوں کے نزدیک سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں، کیونکہ اس صفت کے ساتھ قرآن نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منصف کیا ہے، پھر اس کا معنی، آخری نبی، بھی فریقین کے نزدیک مسلّم ہے، اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ اس سے مراد کیا ہے، قادیانی حضرات نبوت کو دو قسموں پر تقسیم کرتے ہیں:

الف: صاحب شریعت نبی

ب: امتی اور غیر صاحب شریعت نبی

قادیانی کہتے ہیں کہ پہلی قسم کے نبی نہیں آ سکتے جبکہ دوسری قسم سے آ سکتے ہیں، اس اختلاف کو مدنظر رکھئے، پھر قادیانی آئمہ کفر کی تحریرات کا مطالعہ کریں، کوئی ایک دلیل بھی آپ کو ایسی نظر نہ آئے گی، جو ان کے دعویٰ پر تقریب تام ہو کہ،

''محمد ﷺ کے بعد امتی نبی آ سکتا ہے۔''

خلاصہ کلام یہ کہ مرزا قادیانی پر نہ کوئی الہام آیا، نہ وحی۔ یہ سب اس کے خلل دماغ کا نتیجہ ہے۔ بیشک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد نہ ظلی نبی آ سکتا ہے نہ بروزی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی لٹریچر میں خوفناک تحریف

مولانا داؤد ارشد حفظہ اللہ

''تذکرۃ المہدی'' میں تحریف: مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک مرید پیر سراج الحق نعمانی تھا جس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی سوانح حیات پر ۱۹۱۳ء میں ''تذکرۃ المہدی'' کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔ جو مرزائی اخبار ''الحق'' دہلی میں ہفتہ وار شائع ہوئی۔ مولوی حکیم نورالدین جانشین اول مرزا قادیانی نے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا۔ مرزا محمود احمد (جانشین مرزا قادیانی) نے اسے بہت پسند کیا۔ مرزائیوں کے متواتر تقاضے پر پیر سراج الحق نعمانی نے ۱۹۱۵ء میں اس کی دوبارہ اشاعت کا پروگرام بنایا، اور مرزائیوں کے معتمد خاص اور نامور اہل قلم میر قاسم علی ایڈیٹر ''الحق'' دہلی نے جون ۱۹۱۵ء میں اس کی دوبارہ اشاعت کی جو عام کتابی سائز کے ۳۷۰ صفحات پر محیط ہے۔ اس کتاب میں مرزا کے ایک واقف کار اور پیر صاحب کا مکالمہ بھی درج تھا جس میں مرزا کی سیرت و کردار کے گہرے راز دان نے پیر صاحب موصوف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:

''مرزا رات کو ''لگائی'' سے بدکاری کرتا ہے اور صبح کو بے غسل .....(یہاں اتنا غلیظ لفظ ہے کہ ہم اسے لکھنے سے قاصر ہیں) بھرا ہوا ہوتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا، اور وہ الہام ہوا میں مہدی ہوں، مسیح ہوں۔'' (تذکرۃ المہدی ص ۱۵۷)

مرزا کے اس واقف کار (جس کا نام مؤلف تذکرۃ المہدی نے درج نہیں کیا) کے الزام کا کوئی جواب پیر صاحب سے بن نہ سکا اور لاجواب ہو کر اسے زور سے تھپڑ دے مارا۔

اس واقعہ سے مرزا کی سیرت اور طہارت و پاکیزگی پر کیا روشنی پڑتی ہے، یہ ایک الگ بحث ہے۔ ہم نے جو بات عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ احمد اکیڈمی حیات مارکیٹ گول بازار ربوہ نے حال ہی میں اس کا ایک تازہ ایڈیشن شائع کیا ہے جس کی طباعت عمدہ اور خوبصورت جلد بندی ہے اور نئے سرے سے کمپوزنگ کروا کر دونوں حصوں کو ۳۱۴ صفحات میں شائع کیا گیا ہے مگر اس کے صفحہ ۱۱۱ میں نہایت بد دیانتی سے کام لے کر مذکورہ عبارت کو کاٹ کر اس کی جگہ پر نقاط لگا دیئے گئے ہیں۔

ممکن ہے کہ قادیانی یہ کہہ دیں کہ یہ قول ایک مخالف اور مرزا کے منکر کا تھا جس کی اشاعت ہم پر لازم نہ تھی مگر ہم ان محرفین سے عرض کرتے ہیں کہ کسی بھی کتاب کو شائع کرتے وقت مصنف کے لئے تو عبارت میں واضافہ کرنا بد دیانتی ہے۔ مصنف کو خود تو یہ حق بہر حال حاصل ہے کہ وہ طبع ثانیہ پر اس میں نظر ثانی کر کے کانٹ چھانٹ کر دے مگر بعد کے کسی بھی شخص کو یہ حق دینا عدل و انصاف کے منافی اور بے ایمانی ہے۔ قرآن مجید میں متعدد ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے کفار کا سخت سے سخت قول نقل کیا ہے تو کیا ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ (نعوذ باللہ) قرآن سے ایسی آیات باہر نکال دیں؟ کتب حدیث میں بھی ایسے واقعات موجود ہیں جن میں منکرین نبوت محمد یہ علیہ التحیۃ والسلام نے رسول اللہ ﷺ پر سخت سے سخت اعتراض کئے ہیں۔

علمائے امت نے ان اقوال کا جواب تو دیا ہے مگر کتب حدیث میں تحریف نہیں کی، اس لئے کہ انہیں تحریف جیسے فعل کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ کفار کے اعتراض نہایت سطحی تھے جو غلط فہمی اور عدم علم اور کثرت جہل سے پیدا ہوئے تھے اور جب ان لوگوں کو معقول جواب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مل گئے تو کفار نے بھی ان اعتراضات کو غیر معقول سمجھ کر ترک کر دیا۔یہی وجہ ہے کہ کفار کے اعتراضات ہر دور میں مختلف تھے۔اس تمہید کے بعد سنئے کہ قادیانیوں کے پاس اس اعتراض کا جواب نہ تھا جس کی وجہ سے انہوں نے حاشیہ میں وضاحت کی بجائے تحریف کا راستہ اختیار کیا۔

غور کیجیے کہ قادیانیوں کی تحریف نے اس اعتراض کی معقولیت کو تسلیم کرلیا ہے کہ مرزا واقعی غسل جنابت جیسے اہم فرض کا تارک تھا۔

حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ رحمت کے فرشتے جنبی (ناپاک) آدمی کے قریب نہیں آتے۔(سنن ابی داؤد کتاب الترجل فی الخلوق للرجال، الحدیث ٤١٨٠ سند صحیح ہے)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مرزا کے پاس جو فرشتہ ''ٹیچی ٹیچی'' وحی لیکر آتا تھا (حقیقۃ الوحی ص ٣٣٢) وہ فرشتہ نما ﴿وَ اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰی اَوْلِیٰٓئِھِمْ﴾ میں سے ہوا کرتا تھا۔

حیات ناصر میں تحریف:

٢٦ مئی ٢٠٠٨ء کو مرزا قادیانی کو وفات پائے ایک صدی بیت چکی ہے،اس کی وفات کس مرض سے ہوئی،اس کی تفصیل میں مرزا کے خسر اور مرزا محمود احمد (جانشین دوم مرزا قادیانی) کے نانا میر ناصر نواب کی زبانی مرزا کا یہ اعتراف روایت کیا گیا تھا کہ حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا، جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا، میں جب حضرت صاحب کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے خطاب کر کے فرمایا: ''میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے، اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی، یہاں تک کہ دوسرے دن دس بجے کے قریب آپ کا انتقال ہو گیا۔''

(حیات ناصر ص ١٤ مطبوعہ احمدیہ بلڈنگ ڈپو قادیان ١٩٢٧ء)

علمائے امت، مرزائی مباحث میں ہمیشہ اس حوالے کو بیان کر کے مرزائیت کو مطعون کرتے رہے ہیں۔لیکن مرزا نے ١٥، اپریل ١٩٠٧ء کو شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی لاجواب علمی گرفت سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تھی کہ صادق کی زندگی میں کاذب کی موت طاعون و ہیضہ وغیرہ جیسی مہلک امراض سے ہو جائے، (مجموعہ اشتہارات ص ٥٧٨ ج ٣) اس دعا کی قبولیت کا الہام بھی مرزا جی کو ہو گیا تھا۔دیکھئے (ملفوظات مرزا ص ٢٠٤ ج ٥ طبع جدید و ص ٢٧٠ ج ٩ طبع قدیم) علمائے امت کے اس جواب میں مرزائی مناظرین مختلف حیلوں بہانوں سے بات کو ٹالنے کی کوشش کرتے۔مگر یہاں ان سے بات بنائے نہیں بنتی تھی، الغرض اس میدان حرب میں شکست قادیانی اکابرین کا مقدر رہی ہے، پون صدی تک یہ حوالہ قادیانی مناظرین کے حلق میں ہڈی کی طرح اٹکا رہا ہے، آخر سوچ و بچار کے بعد اپنی ہزیمت کو دھونے اور رسوائی کو مٹانے اور ذلت کو چھپانے اور اپنے ناخواندہ حواریوں کو مطمئن کرنے کے لیے حال میں، ''حیات ناصر'' کا تازہ ایڈیشن شائع کیا ہے، اور اس حوالے میں تحریف کر دی ہے۔اصلاح شدہ عبارت یہ ہے:

''حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا، جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا، جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا اور دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔''

(''حیات ناصر ص ١٣، ١٤'')

پہلے ایڈیشن کی عبارت اور اس عبارت کا موازنہ کریں۔ان کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے، جو کھلی تحریف اور بددیانتی ہے۔میر ناصر نواب کی وفات ١٩ ستمبر ١٩٢٤ء کے تین سال بعد دسمبر ١٩٢٧ء کو ہوئی ہے۔مرزا جی کے مقرب حواری اور قادیانی گروپ کا پہلا مؤرخ یعقوب علی عرفانی ہے، اس نے میر صاحب کی سوانح حیات شائع کی ہے جس میں یہ روایت درج تھی۔

اب جبکہ یعقوب علی عرفانی (ولادت نومبر ١٨٧٥ء وفات دسمبر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۷ء) کوفوت ہوئے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔تو بعد کے ناشرین نے کس دلیل سے اس حوالے کو خارج کیا ہے؟ مزید بد دیانتی یہ کہ ٹائٹل پیج پر وہی ایڈریس اور سن اشاعت رہنے دیا ہے، حالانکہ طباعت اول ۹۶ صفحات پر مشتمل تھی اور کتابت دستی تھی، اور اب کا ایڈیشن کمپوز شدہ ہے اور ۹۰ صفحات پر محیط ہے۔

☆☆☆

بقیہ قادیانیت اور جہاد

''اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں، یعنی گورنمنٹ برطانیہ، ہمارا اصول ہے۔ہم ہرگز کسی مفسد اور نقص امن کو پسند نہیں کرتے۔اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک دقت دور کرنے کے لیے تیار ہیں۔اور خدا کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔''

(کتاب البریہ ص ۱۱۷ اشتہار مؤرخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء روحانی خزائن ص ۱۸۹)

تبصرہ:

اسلامی حکومت کے زیر سایہ رہنے کی بجائے انگریزی حکومت کے زیر سایہ رہنے پر شکر؟ اور وہ بھی خدا کا؟ کیا قدر کی ہے خدا کی تم نے:

انگریز کی اطاعت اسلام کا حصّہ:

مرزا نے لکھا ہے:

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں، یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھوں سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو، سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔''

(شہادت القرآن: ۸۴ از مرزا)

تبصرہ: گویا مرزا کے دین کے دو حصے ہیں۔ایک اللہ کی اطاعت اور دوسرا انگریز کی اطاعت۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کو انگریز نے خصوصی طور جہاد کی بیخ کنی کے لیے ربانی سند کے طور پیش کیا تھا۔مگر ان کی یہ کوشش ناکام ہوئی اور جہاد کامیاب ہوا اور انگریز کو ہندوستان چھوڑنا پڑا۔

☆☆☆

بقیہ مسلمان قادیانیوں کی نظر میں

ان حوالہجات کا کوئی مثبت جواب نہیں۔قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ تمام حوالہ جات کی تصدیق کے بعد ''محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں'' (Love for All , Harted for None) کا نعرہ لگانا بند کر دیں۔دوسروں کو بیوقوف بنانا ترک کر دیں اور خود بھی اپنے مربیوں کے ہاتھوں بیوقوف نہ بنیں اور اپنے اندر حق کو قبول کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔

اے میرے غیور مسلمان بھائیو! آپ نے دیکھا کہ نبی اور اس کے صاحبزادوں کی اخلاق سے بھری ہوئی تحریریں یہ ان کا اصل چہرہ ہے جس کو یہ چھپاتے پھرتے ہیں۔یہ تحریرات تو ان کے مربّی ان عام قادیانیوں اور مسلمانوں سے چھپائے پھرتے ہیں۔یہ وہ بھیڑیئے ہیں، جنہوں نے بھیڑوں کا روپ دھارا ہوا ہے۔یہ (اندر سے) گندسے بھرے ہوئے ہیں اور (اوپر سے) اعلیٰ اخلاق کا مجسمہ بنے بیٹھے ہیں۔ایک اچھے سیل مین کی طرح ان کی خوش اخلاقی کے پیچھے مدمقابل کے ایمان کو لوٹنا ہوتا ہے۔ایک باغیرت انسان ایسے گروہ سے جو ان کو (پکّا کافر اور) کنجریوں کی اولاد سمجھتا ہو، کیسے تعلق رکھ سکتا ہے؟ ایسے لوگوں سے سماجی، رواجی، اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی تعلقات قائم کرنے کا وہی سوچ سکتا ہے جس کے دل میں ایمانی غیرت نہ ہو۔ان سے ہر سطح پر بائیکاٹ کرنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ان مرتدوں اور زندیقوں سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔(آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''..... یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں!''

سیدہ عائشہ اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کے اقوال کی تحقیق

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

قادیانیوں کے مغالطوں میں سے ایک بڑا مغالطہ یہ ہے کہ وہ ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک قول پیش کرتے ہیں کہ سیدہ نے فرمایا:

« قولوا: خاتم الانبیاء ولا تقولوا: لا نبی بعدہ »

''کہ تم رسول اللہ ﷺ کو ''خاتم الانبیاء'' کہہ لیا کرو، اور ''لا نبی بعدہ'' نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

وہ کہتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نزدیک رسولِ اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہے اور سلسلہ نبوت ختم نہیں ہوا۔

اظہارِ حقیقت:

①.....واضح ہو کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول حدیث کی کسی بھی معروف کتاب میں موجود نہیں۔ البتہ ''مجمع البحار'' کے تکملہ میں مذکور ہے اور وہاں بھی اس کی کوئی سند مذکور نہیں۔ لہٰذا نصوص شرعیہ صحیحہ ثابتہ کے بالمقابل بے سند قول کی علمی دنیا میں کچھ بھی حیثیت نہیں۔

②.....اگر اس قول کو اس کے سیاق وسباق سے ملا کر پڑھا جائے تو اس کا صحیح مفہوم اور سیدہ رضی اللہ عنہا کی مراد واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہاں اصل اور مکمل عبارت یوں ہے:

« وفی حدیث عیسیٰ انہ یقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویزید فی الحلال ای یزید فی حلال نفسہ بان یتزوج ویولد لہ وکان لم یتزوج قبل رفعہ الی السماء فزاد بعد الھبوط فی الحلال فحینئذ یومن کل احدی من اھل الکتاب یتیقن بانہ بشر وعن عائشۃ: قولوا: انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا: لا نبی بعدہ، وھذا ناظر الی نزول عیسی وھذا ایضا لا ینافی حدیث. لا نبی بعدی لا نہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ » [تکملہ، مجمع البحار، ص:۵۸]

''سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے کہ وہ (دنیا میں نزول کے بعد) خنزیر کو قتل کریں گے، اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور جو چیزیں ان کے لیے حلال تھیں (اور ان سے اپنی زندگی میں مستفید نہ ہو پائے تھے) ان میں اضافہ کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی۔ آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے قبل انھوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔ تب تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اور یقین کر لیں گے وہ بلاشبہ ایک بشر ہیں اللہ نہیں جیسا کہ عیسائی قبل ازیں ان کو الٰہ یا اللہ کا جزء سمجھتے رہے۔ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو یہ بات مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء کہا کرو اور یوں نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آئے گا۔آپ کا یہ ارشاد نزولِ عیسیٰ کی روشنی میں ہے۔ نیز عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حدیث ''لا نبی بعدی'' کے منافی نہیں۔ کیوں کہ رسول اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت پیش کرے۔جب کہ عیسیٰ علیہ السلام تو شریعت محمدی ہی کے متبع ہوں گے۔''

توضیح:

اس عبارت سے واضح ہوا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہ تو عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ہے اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کے اجراء یا جواز کی قائل ہیں۔ان کی مراد صرف یہ ہے کہ ''لا نبی بعدی'' کے عموم سے یہ سمجھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل نہ ہوں گے، یہ درست نہیں۔اس تفصیل سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان اور عقیدہ کی وضاحت ہوگئی۔

②.....نیز واضح ہو کہ قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ میں ''خاتم النّبیین'' اور ''لا نبی بعدی'' سے تمام اہل اسلام نے یہ مفہوم لیا ہے کہ یہ ارشادات نئے پیدا ہونے والے انبیاء کے بارے میں ہیں۔جب کہ عیسیٰ علیہ السلام نئے نہیں بلکہ گزشتہ نبی ہیں۔

چنانچہ تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری رقم طراز ہیں:

« فان قلت كيف كان آخر الانبياء وعيسىٰ ينزل فى آخر الزمان؟ »

''کہ اگر آپ کہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی کیوں کر ہیں جب کہ آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔''

« قلت معنى كونه آخر الانبياء انه لا ينبا احد بعده وعيسى ممن نبىء قبله »

[الكشاف ، ج : ٢، ج : ٢١٥]

''تو آپ کے سوال کے جواب میں کہتا ہوں کہ آپ کے ''آخر الانبیاء'' ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت سے نوازا نہیں جائے گا۔جب کہ عیسیٰ علیہ السلام تو آپ سے قبل نبوت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔''

④.....ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عقیدۂ ختم نبوت کی قائل تھیں۔

« عن عائشه رضى اللّٰه تعالىٰ عنها عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم انه قال : لا يبقى بعده من النبوة الا المبشرات ، قالو يا رسول اللّٰه وما المبشرات ؟ قال : الرويا الصالحة يراها المسلم او ترى له »

[مسند الامام احمد بن حنبل ج : ٦، ص : ١٢٩]

''ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد نبوت میں سے سوائے ''مبشرات'' کے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا، اللہ کے رسول! ''مبشرات'' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان خود کوئی اچھا خواب دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا آدمی اچھا خواب دیکھے۔''

نیز ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک اور حدیث مروی ہے:

«انا خاتم الانبياء ومسجدى خاتم مساجد الانبياء »

[منتخب كنز العمال على حاشية مسند الامام احمد بن حنبل ، ج ، ٥، ص : ٣٦١]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی تعمیر کردہ مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اس قدر وضاحت کے بعد بھی کوئی دیانت دار یہ کہہ سکتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عقیدہ ختم نبوت کی انکاری یا رسول اکرم ﷺ کے بعد اجراء نبوت کی قائل تھیں؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔

ایک مرزائی مفسر کی شہادت:

مرزا محمد علی لاہوری اپنے ترجمۃ القرآن ج:۳،ص،۱۵۱۶ پر لکھتے ہیں:

''اور ایک قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں کہ:

« قولوا خاتم النّبيين ، ولا تقولوا لا نبی بعده »

''کہ خاتم النّبیین کہو، اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اور اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ''خاتم النّبیین'' کے معنی کچھ اور تھے۔ اور کاش وہ معنی بھی کہیں مذکورہ ہوتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اپنے قول یا کسی صحابی کے قول یا نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ہوتے، مگر وہ معنی دربطن قائل ہیں۔ اور اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں '' خاتم النّبیین'' کے معنی '' لا نبی بعدی'' کیے گئے ہیں، ایک بے سند قول کی بنا پر پس پشت پھینک دی جاتی ہیں۔ یہ غرض پرستی ہے، خدا پرستی نہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے ردّ کی جاتی ہے۔ اگر اس قول کو صحیح مانا جائے تو کیوں اس کے معنی یہ نہ کیے جائیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ دونوں باتیں اکٹھی کہنے کی ضرورت نہیں ''خاتم النّبیین'' کافی ہے۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا« خاتم الانبياء لا نبی بعده »تو فرمایا: ''خاتم الانبیاء'' تجھے کہنا بس ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا مطلب ہو کہ جب اصل الفاظ ''خاتم النّبیین'' واضح ہیں تو وہی استعمال کرو۔ یعنی الفاظِ قرآنی کو حدیث پر ترجیح دو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ آپ الفاظِ حدیث کو صحیح نہ سمجھتی تھیں؟ اور اتنی حدیثوں کے مقابل اگر ایک حدیث ہوتی تو وہ بھی قابل قبول نہ ہوتی۔ چہ جائیکہ صحابی کا قول ہو جو شرعاً حجت نہیں، انتہیٰ!

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا قول:

مرزا محمد علی لاہوری نے سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے جس قول کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ یوں ہے:

« عن الشعبی قال قال رجل عند المغيرة بن شعبة: صلى الله علىٰ محمد خاتم الانبياء لا نبی بعده، فقال المغيرة بن شعبة : حسبك اذا قلت : خاتم الانبياء ، فانا كنا نحدث ان عيسىٰ عليه السلام خارج فان هو خرج فقد كان قبله و بعده »

[تفسير الدر المنثور ، ج : ٥ ، ض : ٢٠٤]

''شعبی سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سامنے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو محمد ﷺ پر جو کہ ''خاتم الانبیاء'' ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ تو مغیرہ نے فرمایا: تمہارے لیے ''خاتم الانبیاء'' کہہ دینا ہی کافی ہے۔ (یعنی اس کے ساتھ ''لا نبی بعدہ'' کہنے کی ضرورت نہیں) کیوں کہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) ظہور کریں گے۔ پس جب وہ آئیں گے تو ان کی ایک بار آمد آپ ﷺ سے قبل اور دوسری آمد آپ کے بعد ہوگی۔''

اس پوری تفصیل اور سیاق وسباق سے سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ارشاد اور ان کی مراد کی بھی وضاحت ہوگئی کہ وہ بھی حتمی طور پر نبوت کے قائل ہیں۔ البتہ عقیدہ نزولِ عیسیٰ بن مریم کے پیش نظر انھوں نے '' لا نبی بعدہ'' کہنے سے منع فرمایا تا کہ ان کے نزول کا انکار نہ ہو۔

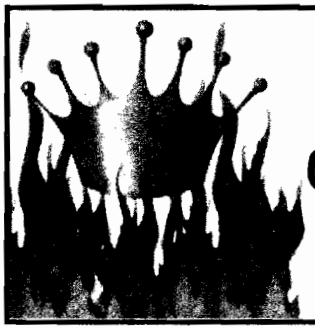
☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابونخلہ فرات

جھوٹی نبوت کی جھوٹی خلافت



جس کا گزرتا ہوا لمحہ لمحہ مرزا قادیانی کو مزید جھوٹا ثابت کرتا ہے

قادیانیوں کی جھوٹی خلافت کو 102 سال گزر چکے ہیں۔ ہمارے بڑوں کا براہ راست واسطہ جھوٹی نبوت سے پڑا اور ہم جھوٹی نبوت اور جھوٹی خلافت دونوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس لیے ہمیں جھوٹی نبوت کے ساتھ ساتھ جھوٹی خلافت کی تردید بھی کرنی چاہیے۔

قادیانیوں کی خلافت کے جھوٹا ہونے کی سب سے بڑی دلیل تو یہ ہے کہ یہ جھوٹے مدعی نبوت کی خلافت ہے۔ جب بنیاد ہی جھوٹ، مکر اور دجل پر ہے تو عمارت کا کیا حال ہوگا؟

جھوٹی خلافت کے بارے میں مرزائی شبہات (قرآن کے ضمن میں):

مرزائی عمومی طور پر جن آیات اور احادیث کا من مانا مفہوم لے کر اپنی خلافت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

①﴿ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا .....﴾ [البقرة۲:۳۱]

''.....یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں.....''

②﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴾ [النور ۲۴:۵۵]

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا.....''

③﴿ وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ .....﴾ [الأنعام۶:۱۶۶]

''اور وہی ہے جس نے تمھیں زمین کا وارث بنایا.....''

④﴿ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ○ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ○ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ○﴾ [المرسلٰت ۷۷:۱۴-۱۲]

''اور جب رسول مقررہ وقت پر لائے جائیں گے۔ کس دن کے لیے ان کا وقت مقرر تھا؟ ایک فیصلہ کن دن کے لیے۔''

جب رسولوں کے آنے کا وقت مقرر ہے تو ان کے بعد خلافت بھی لازمی ہے۔

⑤﴿ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ .....﴾ [النمل ۲۷:۶۲]

''اور تمھیں زمین کا وارث بناتا ہے.....''

⑥﴿ وَ یَسْتَخْلِفْ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ.....﴾ [ھود ۱۱:۵۷]

''اور میرا رب تمھارے علاوہ کسی اور قوم کو جانشین بنا دے گا.....''

اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ جانشین بناتا رہتا ہے۔

⑦﴿ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ .....﴾ [الفاطر ۳۵:۳۹]

''وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں جانشین بنایا.....''

جھوٹی خلافت کے بارے میں شبہات (احادیث کے ضمن میں):

①"..... ومن یعش منكم فسیری اختلافا كثیراً فعلیكم بما عرفتم من سنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین وعلیكم بالطاعة..... "

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(مسند احمد:جز ٤ ص ، ١٢٦، ابوداود کتاب السنة باب فی لزوم السنة)

②«ماكانت نبوةٌ قطُّ إلّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ »

(كنز العمال جلد ، ١١ حديث : ٣٢٢٤٦ ، ص ٤٧٦)

''کبھی بھی نبوت قائم نہیں ہوتی مگر اس کے بعد خلافت آتی ہے۔''

③«..... يا رسول الله! ارأيت هذا الخير الذى اعطانا الله يكون بعده شر كما كان قبله قال: نعم ..... قال:قلت : ثم ماذا ؟ قال : ثم هدنة على دخن قال: جماعة على فرقة فإن كان لله عزوجل يومئذ خليفة ضرب ظهرك واخذ مالك فاسمع وأطع والاقمت عاضّاً بجذل الشجرة »

(مستدرك امام حاكم ، كتاب الفتن والملاحم ، جز ٤، ص: ٤٣٢_٤٣٣)

''(حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی کہ) اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ خیر و بھلائی عطا فرمائی ہے۔ کیا اس کے بعد کہیں شر تو نہیں ہوگا جیسے کہ اس سے قبل تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا ؟ آپ نے فرمایا: پھر فساد پر مبنی مصالحت کا دور آئے گا اور جماعت گروہ بندی کا شکار ہو جائے گی ۔ پس اس وقت کوئی اللہ عزوجل کا خلیفہ (زمین میں) موجود ہو اور تجھے پیٹھ پر مارے اور تیرے مال بھی لے لے تو بھی اس کی سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اور اگر کوئی نہ ہو تو مر جانا اسی حالت میں کہ تو درخت کے تنے سے چمٹا ہوا ہو۔ (یعنی ہمیشہ کے لیے سب سے الگ ہو جانا)''

④«تكون النبوة فيكم ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شآء ان يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ماشآء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شآء الله ان يرفعها ثم تكون ملكا عاضّاً فيكون ماشاء الله ان يكون ثم يرفعها اذا شآء ان يرفعها ثم تكون ملكا جبرية فتكون ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شآء الله ان يرفعها ثم تكون خلافة علىٰ منهاج النبوة ثم سكت »

(مسند احمد ج ٥ ، ص ٣٤٢ ـ ٣٤١ حديث نمبر : ١٧٩٣٩ مشكوة المصابيح ، حديث نمبر ٥٣٧٣ كتاب الرقاق باب الانذار والتحذير)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت قائم رہے گی ۔ پھر جب وہ چاہے گا اسے اٹھا لے گا۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی ۔ پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہا گا اٹھا لے گا۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا ایذا رساں بادشاہت ہوگی پھر جب وہ اسے اٹھانا چاہے گا اٹھا لے گا۔ پھر جابر بادشاہت ہوگی جب تک اللہ چاہے گا پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا اٹھا لے گا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔''

یہ تمام آیات اور احادیث حوالوں سمیت قادیانیوں کے ''خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی'' خصوصی نمبر صفحہ ۴۔ اسے ماخوذ ہیں۔

بعد ازاں قادیانی فریب کار، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خلافت کے سنہرے دور کا تذکرہ کرتے ہیں اور خلافت کی اہمیت اور برکات پر چیدہ چیدہ واقعات کی روشنی میں مسئلہ خلافت اجاگر کرتے ہیں، جیسا کہ روزنامہ الفضل ۳ دسمبر ۲۰۰۸ء کے سالانہ نمبر، جو کہ ''نظام خلافت'' نمبر ہے، اس کے شروع میں ایسے واقعات دے کر اپنے فریب کار مدعی نبوت کی طرح فریب کاری سے کام لیا گیا ہے۔

آج کل مرزائیوں کا زیادہ زور خلافت پر ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی خلافت کی آڑ میں انھوں نے سارا دھندا کرنا ہوتا ہے۔ اور اپنے جھوٹے خلیفہ کا مقام ان کے نزدیک بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور خلافت کا یہ تصور ان کے دلوں میں بٹھایا جاتا ہے ، جیسا کہ 27 مئی 2005ء کو مرزا مسرور نے اپنے ایک خطاب میں کہا: ''جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔'' (الفضل ٥ جولائی ٢٠٠٥ء) اور خلیفہ کو اتنی حیثیت کیوں حاصل ہے اس کے بارے میں پڑھیے: ''خلیفہ وقت کے لیے ناممکن ہے کہ مسیح موعود کا ایک مؤقف سمجھ کر پھر اس کے مخالف کوئی تصور بھی باندھ سکے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔''

(خطاب مرزا طاہر مطبوعہ ، الفضل ٢٢ مئی ١٩٩٩ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور مرزائی اپنے خلیفہ پر ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں جیسا کہ ''خلافت نمبر'' میں بہاولنگر کے صدر قادیانی جماعت محمد خاں رانا ایڈووکیٹ نے یہ پیغام چھپوایا ہے: حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ''تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی یہ دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔'' (الوصیت) حضرت مرزا مسرور خلیفۃ المسیح الخامس..... اسی قدرت کے مظہر ہیں جن پر ایمان لانا ہم سب پر لازم ہے۔'' (خلافت جوبلی نمبر، ص:۵۱) یعنی جس خلافت پر ایمان لانا ضروری ہو وہ منصب خلافت کیا مقام رکھتا ہوگا!

قادیانی عالمی سطح پر خلافت کے داعیوں اور تحریکوں اور ان کے قائدین کے خلافت کے متعلق اقتباسات شائع کرتے ہیں اور عوام کو دھوکا یہ دیتے ہیں کہ ہم بڑے روادار ہیں دوسرے یہ کہ خلافت کی بڑی اہمیت ہے اور تمام مسائل کا حل خلافت ہی ہے۔ اس کے بارے میں مذکورہ آیات اور احادیث بھی پیش کرتے ہیں، پھر یکا یک قیام خلافت کی تمام تحریکوں اور کوششوں پر تنقید کر کے اپنی جھوٹی خلافت کو ''خلافت علی منہاج النبوت'' ثابت کرتے ہیں۔ مثلاً لطف الرحمٰن محمود نامی ایک مرزائی نے خلافت کی ۱۱ تحریکوں کا ذکر کیا لیکن ان سب کو ناکام قرار دے کر آخر میں خلافت علی منہاج النبوت والی حدیث ذکر کر کے لکھتا ہے: ''اس حدیث میں امت مسلمہ کے حکمرانوں اور سربراہوں کی مندرجہ ذیل اقسام کا ذکر موجود ہے:

① خلفائے راشدین ② مضبوط بادشاہ ③ جابر و قاہر بادشاہ ④ ان ادوار کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ کا آغاز۔''

پھر لکھتا ہے: ''تاریخ اسلام محولہ بالا حدیث میں مذکور پیش گوئی کے بدرجہ اتم پورا ہونے کی گواہ ہے۔ پھر آخر میں اسلامی حکومتوں اور خلافتوں کا گوشوارہ دے کر سلطنت عثمانیہ کے ۳۶ سلاطین اور خلفاء کو جابر و قاہر ثابت کیا ہے (دیکھئے ''الفضل'' ۳ دسمبر ۲۰۰۸، ص ۱۹۷، ۲۰۰) یاد رہے جمہوریت کے ذریعے خلافت عثمانیہ کو ۱۹۲۴ء میں ختم کر دیا گیا تھا۔ اور اس طرح اس نے اندر کھاتے اپنی جھوٹی خلافت کو خلافت عثمانیہ کے جبری حکومت ہونے کے بعد خلافت علی منہاج نبوت ثابت کرنا چاہا ہے۔

یہ ہے قادیانیوں کی جھوٹی خلافت جس کے ذریعے وہ دھوکا دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو خلافت کے خواب دکھاتے ہیں۔

یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ اگر یہ خلافت علی منہاج نبوت ہے تو وہ حکومت کو مستلزم ہے یعنی اس میں حکومت ہے جبکہ قادیانیوں کی حکومت تو نہیں خلافت ہی خلافت ہے۔ اس کا جواب ان کے گرو نے پہلے ہی سے تلاش کر دیا ہے، چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''..... حضرات خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو ہدایت دے مسیح موعود کی روحانی خلافت ہے۔ دنیا کی بادشاہتوں سے اس کا کچھ تعلق نہیں اس کو آسمانی بادشاہت دی گئی ہے اور آج کل یہ زمانہ بھی نہیں کہ تلوار سے لوگ سچا ایمان لا سکیں۔ آج کل تو پہلی تلوار پر ہی نادان لوگ اعتراض کر رہے ہیں چہ جائیکہ نئے سرے ان کو تلواروں سے قتل کیا جائے.....''

(آئینہ کمالات اسلام، مندرجہ روحانی خزائن: ۵/۲۷۰)

گویا کہ مرزا یہ الزام بھی اسلام پر لگا رہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا۔

اسی اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ حکومت اور اختیارات کے بغیر یہ خلافت کیسی خلافت ہے؟ مرزا بشیر نے ۱۹۲۱ کو اپنے ایک وعظ میں کہا: ''اس زمانے میں بدقسمتی سے بعض لوگوں نے خلافت سے اختلاف کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ خلافت کا سلسلہ حکومت سے تعلق رکھتا ہے حالانکہ یہاں (آیت استخلاف میں) اللہ تعالیٰ نے جتنا زور دیا ہے مذہب پر ہی دیا ہے.....''

(الفضل، ۳ دسمبر ۲۰۰۸، ص ۹، کالم: ۲)

دلائل چاہے ہاتھ باندھ کر اللہ کا واسطہ دے رہے ہوں مگر مرزا اور اس کے حواری ان دلائل کا منہ چڑا کر غلط بات بھی ایسی ڈھٹائی سے کرتے ہیں کہ وہ سچ محسوس ہو۔ اور قرآن و حدیث میں بیان کردہ دلائل کا تسلی بخش مفہوم یا اپنا غلط موقف تبدیل کرنے کے بجائے موجودہ جھوٹے خلیفہ مرزا مسرور نے ۲۶ اگست ۲۰۰۵ء میں ایک تقریر میں کہا: ''خلافت کے قیامت تک قائم رہنے کے بارے میں بعض

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اس کی اپنی وضاحت اور تشریح بھی کرتے ہیں۔ہم میں سے بھی بعض لوگ بعض دفعہ باتیں کرتے رہتے ہیں تو آج جو یہ باتیں کرتا ہے وہ بھی اللہ کی رسی کو توڑنے کی باتیں کرتا ہے کہ قیامت تک اس نے رہنا ہے یا نہیں یا اس کی کیا تشریح ہے، کیا نہیں ہے۔اگر کوئی دلیل ان کے پاس اس چیز کی ہے بھی تو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (علیہ لعنۃ اللہ) کی تعریف کے بعد ہر چیز باطل ہو چکی ہے۔وہ دلیل اپنے پاس رکھیں اور جماعت میں فساد کی کوشش نہ کریں۔بہر حال واضح ہو کہ اب اللہ کی رسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (علیہ اللعنۃ والملام) کا وجود ہی ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل ۱۶ تا ۲۲ ستمبر ۲۰۰۵، ص: ۶)

مرزا مسرور نے ''ان کے پاس دلیل.....'' کا جو ذکر کیا ہے اس کی وضاحت آگے آ رہی ہے کہ ہمارے پاس کیا دلیل ہے۔دیکھا آپ نے دلائل صحیحہ کو کیسے باطل قرار دیتے ہیں۔

اور مرزا قادیانی نے آیت استخلاف کی جو وضاحت کی ہے وہ آپ پڑھ آئے ہیں۔یہاں مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک اور عبارت ملاحظہ کریں۔راقم کے سامنے اس وقت ''تحریک جدید انجمن احمدیہ'' کی طرف سے ''خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی'' نمبر کا صفحہ نمبر ۳ ہے۔اس پر مین سرخی ہے: ''خلافت از روئے حدیث'' اور اس سے متصل بعد اگلی سطر میں یہ ہے: ''سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''یاد رہے کہ اگرچہ قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی آیتیں ایسی ہیں جو اس امت میں خلافت دائمی کی بشارت دیتی ہیں۔اور احادیث بھی اس بارہ میں بہت سی بھری پڑی ہیں۔لیکن بالفعل اس قدر لکھنا ان لوگوں کے لیے کافی ہے جو حقائق ثابت شدہ کو دولت عظمیٰ سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں اور اسلام کی نسبت اس سے بڑھ کر اور بداندیشی نہیں کہ اس کو مردہ مذہب خیال کیا جائے اور اس کی برکات کو صرف قرن اول تک محدود رکھا جاوے'' (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد ۶ ص: ۳۵۵)

مسلمان قارئین! اسلامی اصطلاحات اور شعائر استعمال کرنے کی مرزائیوں پر پابندی ہے لیکن دیکھیں مرزائیوں نے کیسے دجل سے مرزا لعنتی کی بے بنیاد بات کو رحمت عالم ﷺ کی حدیث مبارکہ کے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔مسلمانو! تمہاری دینی حمیت کب بیدار ہوگی؟

اسے بے بنیاد بات میں نے اس لیے قرار دیا ہے کہ بہت سی آیتیں اور حدیثیں اگر دائمی خلافت پر دلالت کناں ہیں تو وہ دوام خلافت راشدہ کے ۳۰ سالوں اور عمر بن عبدالعزیز کے دور کے علاوہ کہاں گیا ہوا تھا اور آیا مرزا سے پہلے اسلام مردہ تھا؟ مرزائیوں کو چیلنج ہے کہ اپنے گرو کے اس دعوے کے مطابق کچھ آیات اور احادیث ہمیں بھی بتا دیں جو خلافت دائمی کی بشارت دیتی ہوں، تاکہ ہم بھی کچھ غور کریں۔

خلافت کے متعلق دیے گئے شبہات کا مختصر اور منصفانہ جائزہ:

جھوٹی نبوت کی جھوٹی خلافت کے مذکورہ دلائل میں سے ۱، ۳، ۵، ۶، ۷ نمبر پر درج شدہ آیات توارث و نیابت کے معنی میں ہیں جیسا کہ مرزائیوں کے کیے ہوئے ترجمے سے واضح ہے۔پہلی آیت آدم علیہ السلام کے بارے میں ہے ان سے تو نبوت کے بعد خلافت والی بات نہیں تھی بلکہ آدم علیہ السلام کو خود خلیفہ کہا جا رہا ہے۔تیسری اور پانچویں آیت میں جعلکم اور یجعلکم کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ ان آیات میں تمام اہل زمین کو ہر دور میں خطاب ہے اور اس میں تمام مذاہب کے افراد شامل ہیں جن کے ہاں باہمی توارث کا سلسلہ چلتا ہے۔آیت نمبر چھ میں ایک قوم کے بدلے دوسری قوم کو لانے کا ذکر ہے۔اور یہ ہود علیہ السلام کا اپنی قوم سے ایک مکالمہ تھا آیت نمبر ۴ میں روز قیامت کا ذکر ہے اور اسے ہی یوم الفصل کہا ہے، جیسا کہ سورہ صافات، آیت ۲۱ میں ہے:

﴿هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ﴾

''یہ فیصلہ کن دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔''

مذکورہ ترتیب کے مطابق دوسری آیت:

﴿وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصٰلحات.....﴾

کا قادیانی مفہوم آپ پڑھ چکے ہیں کہ اس سے مراد روحانی یا دینی خلافت ہے کیونکہ ان آیات میں امور دینیہ ہی کا ذکر ہے۔اگر اس کا یہی مفہوم لیا جائے تو اس روحانی خلافت کے بارے میں قرآن کا وعدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ان جھوٹے خلفاء سے پہلے کسی کے حق میں پورا ہوا اور ان کے آنے کے بعد تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ روحانی خلافت کا یہ سلسلہ کسی اور کو حاصل ہو جائے۔ آیا کم وبیش ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی روحانیت اور دینداری سمٹ کر حکیم نورالدین سے ہوتی ہوئی مرزا مسرور تک پہنچ چکی ہے؟ یہ تو دن کو رات کہنے والی بات ہے۔

کیا صدیق وفاروق، عثمان وحیدر رضی اللہ عنہم ایمان اور عمل صالح کے حامل نہ تھے کہ انھیں قادیانی مفہوم کے مطابق اس آیت میں کیا گیا وعدہ نہ مل سکا! وہ بھی محض روحانی خلیفہ بنتے! یا پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس آیت میں روحانی اور زمینی دونوں خلافتیں مراد ہیں یا یہ ماننا پڑے گا کہ اس زمانے میں اس آیت کا مفہوم زمین کی خلافت کا تھا اور آج نظریہ ضرورت کے تحت اس سے مراد روحانی خلافت ہے۔ لیکن ''فی الارض'' کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ اس سے مراد زمین کی خلافت ہے۔ اور اس آیت کے قادیانی مفہوم کا کوئی بھی قائل نہیں۔

دوسرے یہ کہ اس میں اس دین کے قیام کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے اور وہ دین رسول اکرم ﷺ کے دور ہی میں مکمل ہو گیا تھا۔ اس میں کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہ تھی کہ اس کے لیے کسی نئے پیغمبر کی ضرورت ہو۔ جبکہ نئے پیغمبر کے آنے سے اطاعت نئے پیغمبر کی ہوتی ہے اگرچہ وہ پیغمبر سابقہ کی تصدیق بھی کرتا ہو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ پہلے پیغمبروں کی تصدیق بھی کرتے ہیں لیکن واجب الاتباع آپ ﷺ ہیں۔ اس لیے مرزائیوں نے ایک نئے پیغمبر کو مانا تو اس دین سے اس کا رشتہ ٹوٹ گیا جو تیرہ صدیوں سے چلا آ رہا تھا اور مرزائی باقاعدہ ایک امت ہیں۔ اس کی تفصیل آپ کو اسی اشاعت میں مولانا سید داود غزنوی رحمہ اللہ اور مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کے مضامین میں ملے گی کہ یہ نہیں کہ مسلمان ہی ان کو علیحدہ امت کہتے ہیں انھوں نے خود بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ علیحدہ امت ہیں۔

حدیث کے ضمن میں شبہاتِ خلافت کی تردید:

پہلی حدیث نبی کریم ﷺ کے خلفاء کے متعلق ہے نہ کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کے جھوٹے خلفاء کے متعلق، اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں خلفاء کا ذکر ہے کسی نئے نبی کے آنے کا ذکر نہیں اور نہ ہی اس کے خلفاء کا ذکر ہے۔ ویسے بھی یہ خلیفہ راشد کیسے ہو سکتے ہیں۔ اسلام کے آئینے میں ان کے جھوٹے خلفاء کا چہرہ انتہائی بدنما ہے، ہم ان کے پہلے خلیفہ حکیم نور الدین کے متعلق انھی کے اخبار ''الفضل'' کے ریمارکس آپ کے سامنے رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ وہ ''اللہ کی رسی'' تھی جسے تھامنا ضروری تھا تو اسے تھام کر پھر تم کیوں پشیمان ہوتے رہے: ''کہاں مولوی نور الدین صاحب کا حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ اور رسول اللہ اور اسمہ احمد کا مصداق یقین کرنا، اور کہاں وہ حالت کہ وصیت کے وقت مسیح موعود کی رسالت کا اشارہ تک نہ کرنا..... استقامت میں فرق آنا، اور پھر بطور سزا کے گھوڑے سے گر کر بری طرح زخمی ہونا، آخر مرنے سے پہلے کئی دنوں تک بولنے سے بھی لاچار ہونا اور نہایت مفلسی میں مرنا اور آئندہ جہاد میں بھی کچھ سزا اٹھانا اور اس کے بعد اس کے فرزند عبدالحی کا عنفوانِ شباب میں مرنا اور اس کی بیوی کا تباہ کن طریق پر کسی اور جگہ نکاح کر لینا، یہ باتیں کچھ کم عبرت انگیز نہیں تھیں۔''

(الفضل، قادیان، ۲۳ فروری ۱۹۲۲ء)

ایک دفعہ مرزا محمود نے حکیم نورالدین کے بارے میں کہا: ''خدا تعالیٰ نے نوح علیہ السلام جیسے نبی کی پرواہ نہیں کی۔ نہ معلوم یہ لوگ خلیفہ کو کیا سمجھے بیٹھے ہیں۔'' (الفضل ۱۲ اگست، ۱۹۵۶ء)

مرزا محمد حسین جو سابق قادیانی تھے بلکہ مرزا محمود کے خاندان مستورات کے اتالیق بھی تھے، انھوں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک کتاب لکھی: ''فتنہ انکار ختم نبوت'' اس میں لکھتے ہیں: ''.....وہ لرزہ خیز واقعہ جسے میں سنانا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ میں نے بچشم خود بقید ہوش و حواس مرزا بشیر الدین محمود کو اپنی بیٹی امۃ الرشید کے ساتھ زنا کرتے دیکھا۔'' (بحوالہ قادیانی راسپوٹینوں کا عبرتناک انجام از محمد متین خالد ص ۱۲۹) یہ تو ان کے خلفاء کے متعلق گھر کی گواہی ہے، اور یہ ایک ہلکی سی جھلک ہے ہم ایسے خلیفوں کے متعلق نعوذ باللہ راشدین اور مہدیین کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصور بھی نہیں کر سکتے۔ان کے مزید حالات جاننے کے لیے متین خالد صاحب کی مذکورہ کتاب پڑھ جایئے۔

خلافت علی منہاج نبوت میں سب سے پہلے جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی ہوئی اور مرتدین کا قلع قمع ہوا اور اگر آج بھی خلافت نبوی نہج کے مطابق ہو تو قادیانیوں کا سب سے پہلے قلع قمع ہوگا۔چہ جائیکہ خلافت ہی مرتدین کی قائم ہو۔کیونکہ ان کے ارتداد میں کسی مسلمان کو کوئی شک وشبہ نہیں اور مرزائیوں نے خود اسے تسلیم کیا ہے کہ ہمیں کافر قرار دینے میں مسلمانوں کے تمام گروہ متفق ہیں ، چنانچہ ان کی ڈائری ''العصر'' لکھتی ہے: ''۱۹۷۴ء جماعت احمدیہ کے متعلق قومی اسمبلی کا فیصلہ (مسلمانوں کے بہتر کے بہتر فرقوں کا اتحاد کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔''

اس عبارت سے کس طرح ایک لمحے میں مسلمانوں کو جہنمی بنا دیا ہے!

◎ دوسری حدیث جس سے مرزائی اپنی جھوٹی خلافت کا شبہ ڈالتے ہیں:

« ماكانت نبوة قط الا تبعتْها خلافةٌ »

''کبھی بھی نبوت قائم نہیں ہوتی مگر اس کے بعد خلافت آتی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں بیان کیا ہے۔
(ابن عساكر ۹ / ٤٨٥)

انھی کے حوالے سے صاحب کنز العمال نے بیان کیا ہے : (حدیث:۳۲۲۴۶) محقق دوراں علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو دو راویوں کے ضعیف ہونے کی بنا پر ناقابل حجت قرار دیا ہے، چنانچہ علامہ البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس کی سند کمزور ہے اس میں ابو لیلیٰ خراسانی مجہول ہے۔اور اسی طرح عبدالمالک بن عبداللہ بن اسید بھی مجہول ہے۔ (السلسلة الضعيفة :٤٥٢/٩ ، حديث:٤٤٦٥)

دوسری بات یہ ہے کہ اگر مرزائی اس حدیث کے کچھ حصے پر یقین رکھتے ہیں تو باقی پر بھی یقین رکھیں، جبکہ پوری حدیث اس طرح ہے:

« ما كانت نبوة قط الا تبعتها خلافة ، ولا كانت خلافة قط الا تبعها مُلك ، ولا كانت صدقة قط ، الا كان مكسا »

''کبھی بھی کوئی نبوت قائم نہیں ہوتی مگر اس کے بعد خلافت آتی ہے، اور جب بھی خلافت قائم ہوتی ہے تو اس کے بعد بادشاہت آتی ہے اور نہیں کوئی صدقہ ہوتا مگر وہ ٹیکس ہوتا ہے۔''

آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں کہ مرزا مسرور نے بڑی ڈھٹائی سے کہا کہ یہ خلافت قیامت تک جاری رہے گی ، حالانکہ جس حدیث سے مرزائی اپنی خلافت کا شبہ ڈال رہے ہیں اسی حدیث میں خلافت کے بعد بادشاہت کا بھی ذکر ہے۔اگر یہ حدیث قابل حجت ہے تو مرزا مسرور (خلیفۃ المسیح الخامس) جھوٹ بول رہا ہے۔اگر لاعلمی کی بنیاد پر اس نے ایسا کہا ہے تو خلفائے راشدین کے بعض احادیث سے لاعلم رہ جانے سے مرزائی دلیل نہیں پکڑ سکتے کیونکہ آج تو تمام احادیث جمع ہیں اور جدید ذرائع بھی ہیں ایک ہی لمحے میں ایک موضوع کی جملہ احادیث کو جمع کر کے ان کی صحت وسقم کو پرکھا جا سکتا ہے۔

◎ تیسری حدیث، جو آپ پڑھ چکے ہیں، اس کے الفاظ سے واضح ہے کہ وہ روحانی خلافت کے بارے میں نہیں ہے بلکہ اس سے مراد صاحب اقتدار واختیار خلیفہ ہے۔کیونکہ سزا دینے کا پورا اختیار خلیفہ کو ہوتا ہے۔جب کہ قادیانی اپنی خلافت کو محض روحانی خلافت سمجھتے ہیں۔اور خود مرزا مسرور چناب نگر کو ''ربوہ'' لکھوانے پر ۱۹۹۹ء میں جھنگ جیل میں بھی رہ چکا ہے۔

اور اس حدیث میں اس خلیفہ کی دو علامات بیان ہوئی ہیں ایک یہ کہ ظلم کرے دوسرے یہ کہ مال ہڑپ کر جائے، ہاں اس حساب سے مرزائیوں کی جھوٹی خلافت پر ''غور'' کیا جا سکتا ہے کیونکہ مرزا طاہر کا شمارہ ۱۹۹۰ء میں دنیا کے ۴۱ ویں امیر کے طور پر ہوتا تھا۔(ایشیا ویک جون ۱۹۹۰ء) اور مسلمان ہونے والوں کے ساتھ ان خلیفوں کا ظلم و جبر اشاعت میں موجود ایک انٹرویو سے ہوگا۔وہ انٹرویو تلاش کریں۔

اس حدیث کے متعلق دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایک طویل حدیث ہے جو مسند احمد میں بھی آتی ہے اور مرزائی اپنے دجل سے کبھی بھی پوری حدیث بیان نہیں کرتے۔اس حدیث کے الفاظ « هُدنَةٌ عَلٰى

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَخَن» کے متعلق صحابہ نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا:

« لا ترجع قلوب اقوام على الذى كانت عليه »

’’لوگوں کے دل اس کی طرف مائل نہیں ہوں گے جس پر پہلے تھے۔‘‘

ظاہر ہے اس میں دوسرے بہت سے لوگوں کے ساتھ ساتھ مرزائی بھی شامل ہیں کہ مرزا غلام احمد سے قبل جوان کے بڑوں کا دین ایمان تھا اس کی طرف نہیں لوٹ رہے۔

اسی طرح اس حدیث میں ہے کہ حضرت حذیفہ نے ایک بار پھر سوال کیا کہ خیر کے بعد شرّ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«فتنة عمياء صمّاء، عليها دعاة على ابواب النار، وأنت أن تموت يا حذيفة وأنت عاضٌ على جذل خير لك من أن تتبع احداً منهم »

’’گونگے بہرے فتنے ہوں گے جن پر جہنم کی طرف پکارنے والے ہوں گے۔ حذیفہ! درخت کے تنے سے مضبوطی سے چمٹے رہنا اور اس حالت میں مرجانا لیکن ان میں سے کسی کے پیچھے نہ چلنا۔‘‘ (مسند احمد :۳۸۶/۵، ۳۸۷)

اسی حدیث کے ایک دوسرے طریق میں ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد دریافت کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « ثمّ يخرج اله جال » ’’پھر دجال کا ظہور ہوگا۔‘‘

اگر اس حدیث سے مراد قادیانیوں کی جھوٹی خلافت ہی ہے تو پھر قادیانی یہ بھی تو مانیں کہ اس خلیفہ کی اطاعت کے بعد فتنے رونما ہوں گے اور ایسے حالات میں کسی ایک کے پیچھے چلنے کی ممانعت ہے اور اس کے بعد دجال کا ظہور ہوگا، حالانکہ مرزائی عیسائی پادریوں اور امریکہ وغیرہ کو دجال کہتے ہیں تو کیا ان کے دجال کا ظہور ان کے جھوٹے خلفا کی بیعت اور اطاعت کے بعد ہوا؟ یا یہ سب کچھ کفار کی سرپرستی میں ہوا اور ہو رہا ہے۔

◎ چوتھی حدیث بھی آپ پڑھ آئے ہیں۔ اس حدیث سے بھی مرزائی اپنی جھوٹی خلافت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ سلف صالحین نے ظلم و جبر کی بادشاہت کے بعد خلافت علی منہاجِ نبوت سے سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا دور مراد لیا ہے، جیسا کہ اسی حدیث کے راوی حبیب بن سالم اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں: جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا دور آیا تو صحابہ رسول نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے یزید ان کے ساتھیوں میں سے تھے۔ میں (حبیب) نے یہ حدیث انھیں لکھ بھیجی اور ان (یزید) سے کہا کہ مجھے امید ہے کہ ضرر رساں اور جبری بادشاہت کے بعد (خلیفہ علی منہاج نبوت سے مراد) عمر بن عبدالعزیز ہی ہیں۔ انھی کے بارے میں یہ پیش گوئی ہے۔ تو میں نے جب یہ بات یزید بن نعمان کو لکھ بھیجی تو انھوں نے میرا خط عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو وہ اس سے خوش ہوئے اور انھیں یہ بات بہت بھلی لگی۔

(مسند احمد :۲۷۳/٤)

سلف صالحین نے اس حدیث سے جو سمجھا یقیناً وہ ہماری سمجھ بوجھ سے زیادہ حیثیت کا حامل ہے جبکہ وہ خود ہی ان تمام ادوار سے گزر کر آئے تھے۔ رہی یہ تعیین کہ کہاں تک ضرر رساں حکومت رہی اور کہاں سے جبری بادشاہت شروع ہوئی۔ یہ ایک علیحدہ موضوع ہے۔ ایک اور حدیث اس کا مفہوم واضح کرتی ہے:

«انكم فى نبوة ورحمة، وستكون خلافة ورحمة، ثم يكون كذاو كذا، ثم يكون ملكا عضوضا، يشربون الخمور، ويلبسون الحرير وفى ذلك ينصرون الى أن تقوم الساعة »

’’یقیناً تم نبوت اور رحمت میں ہو، اور عنقریب خلافت اور رحمت میں ہو گے، پھر ایسا ویسا ہوگا، پھر جبری بادشاہت ہو گی۔ وہ شرابیں پئیں گے اور ریشم پہنیں گے اور اسی بارے میں ان کی مدد کی جائے گی حتی کہ قیامت آ جائے گی۔‘‘

(المعجم الأوسط : ٦٥٧٧ ، مجمع الزوائد :۱۸۸/۵، ۱۸۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس حدیث میں اگرچہ جبری بادشاہت کے بعد خلافت کا ذکر نہیں اور عدم ذکر عدم شے کو مستلزم نہیں ہوتا، لیکن یہ بات ضرور سمجھ آتی ہے کہ کسی بھی صورت میں سلسلۂ خلافت قیامت تک نہیں ہے اور یہ کہ ان سب خلافتوں اور حکومتوں سے مراد زمین کی خلافتیں اور حکومتیں ہیں نہ کہ روحانی خلافتیں اور دل کی حکومتیں۔ زیر بحث حدیث کے آخر میں ''ثم سکت'' کے الفاظ بھی بتاتے ہیں کہ خلافت علی منہاج نبوت کے بعد حالات آپ ﷺ نے نہیں بتائے بلکہ آپ خاموش ہو گئے۔ اسی طرح اس حدیث میں بھی جس میں آیا ہے کہ:

«الا الجلافة ثلاثون عاماً ثم يكون بعد ذلك الملك »

''خلافت تیس برس تک رہے گی اس کے بعد ملوکیت ہوگی''

(صحيح سنن ابن داود:٤٦٤٦ جامع الترمذی :٢٢٢٦)

اس حدیث میں خلافت علی منہاج نبوت کے دور کو ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ تیس سالوں کے بعد سے قیامت تک کے دور کے مقابلے میں انتہائی مختصر ہے اور وہ گزر چکا ہے۔ اب خلافت کو قائم کرنے ہر کوشش قابل قدر تو ہو سکتی ہے۔ مگر حدیث کی پیش گوئیوں کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد خلافت کا تصور:

قادیانیوں کی طرف سے جتنے دلائل سے شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ خلافت کے عمومی دلائل ہیں اور یہ عیاں ہے کہ ان سے مراد سلطنت کی خلافت ہے جبکہ جو خلافت یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کی خلافت ہے۔ قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ کسی ایک بھی حدیث سے وہ یہ ثابت کر دیں کہ عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے بعد زمین پر روحانی یا حکومتی خلافت چلے گی۔ جبکہ اس کے برعکس واضح طور پر حدیثوں میں موجود ہے۔

قتل دجال 7 سال بعد تک تمام اہل ایمان کا فوت ہو جانا:

صحیح مسلم کی روایت ہے رسالت مآب ﷺ نے فرمایا:

« ..... فيطلبه فيهلكه ثم يمكث الناس سبع سنين ، ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشأم فلا يبقى على وجه الأرض أحد فى قلبه مثقال ذرة من خير او ايمان إلاقبضته ..... »

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو پا کر قتل کریں گے۔ پھر سات سال تک لوگ اس حال میں رہیں گے کہ دو بندوں کے درمیان کوئی دشمنی نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے سرد ہوا بھیجے گا اور روئے زمین پر جو بھی ذرہ بھر اخیر یا ایمان کا حامل ہوگا وہ باقی نہیں رہے گا وہ ہوا کے ذریعے سے فوت ہو جائے گا۔''

«فيبقى شرار الناس ..... »

''اس کے بعد برے لوگ باقی رہ جائیں گے۔''

اس حدیث مبارکہ میں کس قدر واضح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے کے 7 سال بعد تک روئے زمین پر کوئی بھی اہل ایمان، جس کے دل میں معمولی سا بھی ایمان ہو، نہیں رہے گا، جبکہ مرزا قادیانی جسے قادیانی مسیح موعود خیال کرتے ہیں اس کو تادم تحریر مرے ہوئے 102 سال اور 18 دن گزر چکے ہیں اس لیے یہ کہنا درست ہے کہ حدیث کی روشنی میں مرزا کو مرے ہوئے جتنے دن اور لمحے گزرتے جائیں گے وہ سب لمحات مرزا کو مزید جھوٹا ثابت کرتے رہیں گے۔ کیونکہ احادیث میں قتل دجال کے سات سال کے بعد تمام اہل ایمان کے فوت ہونے کا ذکر ہے۔

لیکن ہدایت اسے ملتی ہے جسے اللہ چاہے اپنے غلط مذہب پر کاربند رہنے کے دلائل، خواہ عقلی ہوں یا نقلی دنیا کے ہر مذہب کے پاس تھے اور اب بھی ہیں۔ مرزائی بھی اپنے غلط دلائل یا استدلات کی وجہ سے بھٹک گئے ہیں، یقیناً انھیں اپنے مذہب اور عقائد و نظریات کے متعلق غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قادیانیوں کا ''طریقۂ واردات''

پروفیسر سمیر ملک حفظہ اللہ

پہلا مرحلہ:

معزز قارئین! قادیانی اپنے جعلی نبی کی جعلی نبوت کی تبلیغ کے لیے جونت نئے طریقے اختیار کرتے ہیں اُن میں ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کے کسی محلے میں کسی قادیانی گھرانہ کو ایک پلاننگ کے تحت آباد کیا جاتا ہے، اور اس کے اِردگرد بسنے والے مسلمان ایک طویل عرصہ تک اس سے لاعلم رہتے ہیں۔اس دوران میں اس قادیانی گھر کے مرد وخواتین اپنے ہمسایوں سے تعلق استوار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔وقتاً فوقتاً اچھے اچھے کھانے پکا کر ہمسایوں میں تقسیم کرواتے ہیں۔اور ہمارے بھولے بھالے اور سادہ لوح مسلمان انہیں مسلمان سمجھ کر سماجی تعلقات کو جاری رکھتے ہیں۔

دوسرا مرحلہ:

کچھ عرصہ گذرنے کے بعد قادیانی یہ پتہ چلا لیتے ہیں کہ اس گھر کا سب سے اہم مسئلہ کیا ہے۔مثلاً کاروبار نقصان میں جارہا ہے، یا کوئی بچہ بے روزگار ہے، یا خاندان قرض کی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے۔وغیرہ وغیرہ

اب قادیانی اس کا سب سے اہم مسئلہ حل کرنے میں کچھ نہ کچھ مدد کر دیتے ہیں۔جس سے وہ مسلمان خاندان ان کے اس احسان کے زیر بار آجاتا ہے۔اور ان کو اپنے لئے خدائی نعمت تصور کرتا ہے۔

تیسرا مرحلہ:

اس مسلمان خاندان کو پوری طرح شیشے میں اُتار لینے کے بعد اب قادیانی آہستہ آہستہ کھلتا ہے۔اور سب سے پہلے اپنی مظلومیت کا رونا روتا ہے۔اور مولویوں کو نشانہ بناتا ہے۔کہ مولویوں نے بہت فساد پیدا کر رکھا ہے۔اور ہر مولوی اپنے مخالفین کو کافر کہتا ہے۔وغیرہ وغیرہ۔

پھر کہتا ہے کہ دیکھیں جی ہم احمدی لوگ بھی وہی کلمہ وہی نماز وہی روزہ، وغیرہ پر ایمان رکھتے ہیں۔بھلا ایک کلمہ پڑھنے والا کیسے کافر ہو سکتا ہے؟ مگر لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں۔

ہمارا سادہ لوح مسلمان بھائی فوراً اس بات کا قائل ہو جاتا ہے کہ واقعی ایک کلمہ گو کیسے کافر ہو سکتا ہے۔یہ مولویوں ہی کا فساد لگتا ہے۔اور کبھی کبھار مسلمان ان سے پوچھ لیتے ہیں کہ اگر آپ بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں اور دوسرے عقائد میں ہمارے ساتھ ہیں تو پھر آخر فرق کیا ہے، جو آپ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں؟

چوتھا مرحلہ:

قادیانی اس سوال کے لیے بالکل تیار ہوتے ہیں۔اور فوراً جواب دیتے ہیں کہ جی بس اتنا سا فرق ہے کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ امام مہدی نے آنا ہے۔اور ہم احمدی کہتے ہیں کہ وہ آچکے ہیں۔اور یہ مولوی لوگ جھوٹ بول کر کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین نہیں مانتے۔جبکہ ہم تو آپ ﷺ کو خاتم النّبیین مانتے ہیں۔بلکہ ہمارے تو بیعت فارم میں لکھا ہوا ہے کہ ہم اُن کو خاتم النّبیین مانتے ہیں۔

اور ساتھ ہی ''بیعت فارم'' اٹھا لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ خود

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ لیں بھلا اس کی شرائط میں سے کونسی بات قابلِ اعتراض ہے؟

سادہ لوح مسلمان شرائط بیعت پڑھ کر سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ کہ مولویوں نے تو قادیانیوں کے متعلق کچھ اور ہی بتایا تھا۔ اس میں تو کوئی خاص بات نہیں لکھی۔ پھر قادیانی اسے کہتا ہے۔ کہ اگر آپ کو اس میں کوئی بات قابلِ اعتراض نہیں لگی۔ تو اس پر اپنے دستخط کر دیں۔ تا کہ آپ بھی ہماری (حق پرست) جماعت میں شامل ہو جائیں۔ اور وہ سادہ لوح مسلمان جو قادیانی کے زیر احسان پہلے ہی ہوتا ہے پوچھتا ہے کیا صرف دستخط کر دینا کافی ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہاں صرف دستخط کر دینا کافی ہے اور اس طرح وہ اس بیعت فارم پر اس کے دستخط حاصل کر کے اپنی جماعت کو روانہ کر دیتا ہے اور اس طرح ایک مسلمان قادیانیوں کو مسلمانوں کا کوئی فرقہ سمجھتے ہوئے، ان کے دامِ تزویر کا شکار ہو جاتا ہے۔

پانچواں مرحلہ:

اس کے بعد اس کی تربیت یعنی برین واشنگ کا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ جس کے لیے اسے قادیانیوں کے تربیتی پروگراموں میں شریک کروایا جاتا ہے۔ جہاں اسے مرحلہ وار، مولویوں کے خلاف شدید نفرت پیدا کی جاتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ یہ بھی بتا دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی بھی مانتے ہیں۔ کیونکہ جسے اللہ امام مقرر کرے یعنی امام مہدی بنائے تو وہ لازماً نبی بھی ہوگا؟ اور مسلم کی حدیث میں امام مہدی کے لیے 4 دفعہ ''نبی اللہ'' کا لفظ آیا ہے۔ اور یہ مولوی جاہل ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند سمجھتے ہیں۔ اس طرح حیات و وفات مسیح کے بارے میں بے سروپا باتیں اس کے دماغ میں پختہ طور پر ڈال دی جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک اور انکشاف کر دیا جاتا ہے، کہ جماعت کے ہر ممبر کو اپنی آمدنی کے ہر شعبے میں ایک حصہ چندوں کی شکل میں جماعت احمدیہ کو دینا ہوتا ہے۔ اور اس پر قائل کرنے کے لیے اپنی اور مختلف لوگوں کی مالی قربانیوں کا ذکر فخریہ انداز میں کیا جاتا ہے۔ تا کہ اس پر چندے کا کوئی بار نہ ہو اور وہ بخوشی ایسا کرنے پر راضی ہو جائے۔

قادیانی غلامی:

معزز قارئین! یہ ہے وہ سنہری جال جس میں پھنس کر ایک سادہ لوح مسلمان نہ صرف ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، بلکہ ابدی قادیانی غلامی میں پھنس جاتا ہے۔ جہاں سے واپسی کا راستہ ناممکن نہیں تو انتہائی دشوار ضرور ہوتا ہے، کیونکہ جو قادیانی بھی اس غلامی کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے، تو مختلف حیلوں حربوں سے اسے انتقام کا نشانہ بنانے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں، اور نہ ماننے کی صورت میں انتقام کا نشانہ بھی بنایا جاتا ہے۔ (کیونکہ قادیانیوں نے اس پر بڑی محنت اور سرمایہ لگایا ہوا ہوتا ہے۔)

یہاں ایک اہم بات گوش گزار کرتا چلوں۔ کہ قادیانی حضرات نئے قادیانی ہونے والوں کی خواتین اور بچوں پر خصوصی محنت کرتے ہیں۔ اور اگر سربراہ قادیانیت سے بغاوت پر آمادہ ہو۔ تو اس کے اپنے ہی گھر میں بغاوت برپا کر دی جاتی ہے۔ لہٰذا خاندان کا سربراہ اپنے خاندان کی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ صرف اپنا ایمان گنوا بیٹھتا ہے بلکہ قادیانیت کی ازلی غلامی کا بھی شکار ہو جاتا ہے۔

ذہن میں ابھرنے والے چند سوالات:

معزز قارئین! مندرجہ بالا تحریر پڑھ کر ایک عام مسلمان کے ذہن میں چند سوال پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً:

سوال ایک کلمہ گو کیسے کافر ہو سکتا ہے؟

سوال قادیانی بھی مسلمانوں کا کوئی فرقہ ہیں۔ اور جس طرح بعض علماء اپنے مخالف فرقہ کے لوگوں کو کافر کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح قادیانیوں کو بھی علماء نے کافر قرار دے رکھا ہے؟

سوال قادیانی تو مرزا قادیانی کو امام مہدی مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو امام مہدی ماننے یا نہ ماننے سے کفر و اسلام کا کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق ہے؟

سوال جب قادیانی خود کہتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین مانتے ہیں اور ان کے بیعت فارم میں بھی خاتم النّبیین کا لفظ موجود ہے۔تو وہ ختمِ نبوت کے منکر کیسے ہوئے؟

سوال اور جسے اللہ اِمام بنائے تو کیا وہ نبی ہوگا یا نہیں؟

گذارش:

میرے پیارے مسلمان بھائیو! میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ کسی قادیانی سے پوچھیے کہ کلمہ گو تو ہم بھی ہیں۔لیکن ہم مرزا قادیانی کو کذّاب اور دجّال مانتے ہیں۔تو آپ بتایئے کہ کیا ہم کلمہ گو ہونے کی وجہ سے آپ کے نزدیک مسلمان ہیں؟

گفتگو یوں کریں:

(1) یہاں مرزائی دجل سے کام لیتے ہوئے اکثر کہہ دیتے ہیں کہ ہاں آپ کلمہ گو ہونے کی وجہ سے مسلمان ہیں۔اگر وہ ایسا کہیں۔تو پھر آپ انہیں مرزا قادیانی کی یہ تحریر پیش کر دیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو تیری دعوت پہنچی اور اس نے تجھے قبول نہیں کیا۔وہ مسلمان نہیں ہے''۔

اب دوبارہ پوچھیں کہ اب بتاؤ کہ ہم کلمہ گو جو مرزا قادیانی کو جھوٹا، کذّاب اور دجّال مانتے ہیں تو کیا ہم مسلمان ہیں؟

اور اگر مسلمان ہیں تو کیا مرزا قادیانی اپنی مندرجہ بالا تحریر کی روشنی میں جھوٹا ہے یا نہیں؟

قادیانیت مستقل ایک مذہب ہے:

(2) دوسری بات یہ کہ قادیانیت مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں۔بلکہ اسلام سے علیحدہ مذہب ہے۔بالکل اسی طرح جس طرح ہندو، سکھ عیسائی، یہودی اسلام سے علیحدہ مذہب ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام مسلمان آنحضرت ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں۔جبکہ قادیانی حضرات مرزا قادیانی کو بھی نبی مانتے ہیں۔اب اگر مرزا قادیانی بھی خدانخواستہ نبی ہے۔تو اس کو نہ ماننے والے کافر ہیں۔کیونکہ تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔بالکل اسی طرح جس طرح کہ اگر کوئی کہے کہ میں تمام انبیاء پر تو ایمان لاتا ہوں لیکن نعوذ باللہ حضرت یوسف علیہ السلام کو نہیں مانتا۔تو وہ کافر ہو جائے گا۔

اور اگر مرزا قادیانی جھوٹا نبی ہے۔تو جھوٹے نبی کے پیروکار جیسا کہ مسیلمہ کذّاب، اسود عنسی وغیرہ کے پیروکار کافر کہلائیں گے۔

لہٰذا یہ بالکل نہیں ہو سکتا، کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے اور انکار کرنے والے دونوں مسلمان ہوں۔لہٰذا قادیانیت اسلام کا کوئی فرقہ نہیں بلکہ اسلام سے علیحدہ مستقل ایک مذہب ہے۔

(3) تیسری بات یہ ہے کہ قادیانی انتہائی دجل اور فریب سے کام لیتے ہوئے کبھی بھی ابتداء میں سادہ لوح مسلمانوں پر ظاہر نہیں کرتے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔بلکہ یہ بتاتے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی کو امام مہدی مانتے ہیں۔میں اپنے مسلمان بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ کبھی کسی قادیانی سے درج ذیل یہ سوال پوچھ کر دیکھیں:

قادیانی فریب:

کیا آپ مرزا قادیانی کو نبی اور رسول مانتے ہیں؟

قادیانی کبھی آپ کو اس کا جواب ''ہاں'' یا ''ناں'' میں نہیں دیں گے۔بلکہ یا تو الٹا آپ سے سوال کر دیں گے۔کہ آپ بتائیں کہ جب آپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔تو کیا وہ نبی ہوں گے یا نہیں؟ یا پھر بات کو گھما پھرا کر کہیں گے کہ ہم مرزا صاحب کو ''امتی نبی'' مانتے ہیں۔

اگر کوئی قادیانی آپ سے یہ کہے کہ ہم مرزا قادیانی کو ''امتی نبی'' مانتے ہیں۔تو آپ فوراً دوسرا سوال کر دیں کہ یہ جو ''امتی نبی'' ہوتا ہے یہ نبی ہوتا ہے یا کہ نہیں!

اب قادیانی مان جائے گا۔کہ ''امتی نبی'' نبی ہوتا ہے۔تو پھر آپ دوبارہ اپنا سوال دہرائیں۔کہ اب بتاؤ کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ مرزا قادیانی کو نبی اور رسول مانتے ہیں؟

تو وہ کہہ دے گا کہ ہاں مانتے ہیں۔

لہٰذا معزز قارئین! یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ قادیانی حضرات مرزا کو صرف امام مہدی ہی نہیں بلکہ نبی اللہ بھی مانتے ہیں۔لہٰذا کسی کو نبی اللہ ماننا یا نہ ماننا کفر و اسلام کا مسئلہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے وضاحت کر دی ہے۔

قادیانیوں کی مکارانہ تحریف:

(4) چوتھی بات یہ ہے کہ قادیانی آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین تو مانتے ہیں لیکن آخری نبی نہیں مانتے۔ کیونکہ وہ لفظ خاتم کے معنی ''آخری'' نہیں بلکہ ''اعلیٰ'' کرتے ہیں۔ جو کہ قرآن مجید میں صریح تحریف ہے۔ اور چودہ صدیوں میں ایک بھی مفسرِ قرآن نے خاتم النّبیین کے معنی ''نبیوں کے اعلیٰ'' کے نہیں کئے۔

ایک وضاحت:

اور جہاں تک قادیانی بیعت فارم کا تعلق ہے تو عرض ہے کہ یہ بیعت فارم ۱۸۸۹ء میں بنایا گیا تھا جب مرزا قادیانی کا دعویٰ صرف امام مہدی کا تھا۔۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی نے مسیح موعود کا، اور ۱۹۰۱ء میں نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور خدائی کا دعویٰ بھی کیا۔ مگر بیعت فارم جو امام مہدی سے متعلق تھا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ کیونکہ اس وقت مرزا قادیانی خود ختم نبوت کے منکر کو کافر اور کاذب جانتا تھا۔ اور ویسے بھی بیعت فارم میں موجود لفظ خاتم النّبیین سے قادیانی آنحضرت ﷺ کو آخری نبی مراد نہیں لیتے۔ بلکہ آپ ﷺ کے بعد نبوت جاری ہونے کے عقیدہ کے قائل ہیں۔ اس لیے ختم نبوت کے منکر ہیں۔

دو طرح کے امام:

(5) اور آخری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص میں فرعون کے قصہ میں فرماتا ہے کہ:

''ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیا جو لوگوں کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔''

اب یہاں بھی امام اللہ ہی نے بنایا ہے، لیکن وہ نبی نہیں ہے۔ کیونکہ نبی تو لوگوں کو جنت کی طرف بلاتے ہیں۔

لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ جسے اللہ امام بنائے، وہ امام مہدی یعنی ہدایت یافتہ بھی ہو سکتا ہے، اور مرزا قادیانی کی طرح گمراہی کا امام بھی ہو سکتا ہے، دونوں صورتوں میں اس کا نبی ہونا ضروری نہیں۔

معزز قارئین! میں نے مختصر طور پر قادیانیوں کے مختلف طریقہ ہائے واردات میں سے ایک طریقہ آپ کے گوش گذار کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُمید ہے اس سے آپ کو قادیانیوں کے طریقہ تبلیغ سے آگاہی حاصل ہوئی ہوگی اور اس سے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے میں مدد ملے گی۔

قادیانیوں کا دوسرا ٹارگٹ:

قادیانی گوریلوں کا دوسرا بڑا ٹارگٹ تعلیمی ادارے، کالجز اور یونیورسٹیاں ہیں۔مخلوط تعلیمی اداروں میں قادیانی لڑکیوں کو خصوصی طور پر قادیانیت کی تبلیغ کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

قادیانی ایک سازش:

قادیانی تبلیغ کے لئے زمین ہموار کرنے کے لئے ایک سازش کے تحت مسلمانوں میں سب سے پہلے یہ بات پھیلائی جاتی ہے، کہ قادیانیوں کا اخلاق بہت اچھا ہوتا ہے، کیونکہ ان کی گفتگو بہت میٹھی اور نرم ہوتی ہے، اور ہمارے سیدھے سادھے نوجوان قادیانیت کے اس سنہری جال کو اُن کے اعلیٰ اخلاق تصور کرتے ہوئے ان کے دامِ تزویر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ویسے بھی عام لوگوں میں ایک غلط تصور پایا جاتا ہے۔ایک وسیع تر تصور ہے۔جس میں بہت سی صفات مثلاً جھوٹ نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولنا، دھوکہ نہ دینا ،وعدہ خلافی نہ کرنا ،حرام کمائی سے بچنا، اپنے گھر والوں سے حسنِ معاشرت رکھنا، ہمسایوں سے حسن سلوک کرنا، دوسروں کی بہو بیٹیوں کی عزت کرنا، بزدلی نہ دکھانا ،گالیاں نہ دینا، خوشامد سے بچنا،شراب اور دوسری نشہ آور اشیاء سے دور رہنا زنا سے بچنا وغیرہ شامل ہیں۔اور مرزا قادیانی صاحب میں یہ اعلیٰ اخلاق کس حد تک پائے جاتے تھے،اس کے لئے ایک علیحدہ مضمون درکار ہے۔ اور ذرا اس کوشش سے یہ معلومات آپ کو بآسانی حاصل ہوسکتی ہیں کہ مرزا قادیانی کس اخلاق کا مالک تھا۔(مرزا کے اخلاق وکردار پر تفصیلی مضامین اسی قندیل کے دوسرے صفحات میں دیکھیے۔ادارہ)

معزز قارئین! جس قوم کے نبی میں تمام اخلاقی اقدار مفقود ہوں، اس کی اُمت میں وہ اخلاقی اقدار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا قادیانی اخلاق سوائے دجل اور مکروفریب کے،اور اپنا شکار پھانسنے کے آلہ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

قادیانی ایک اور چال:

'' قادیانی تربیت کیمپوں'' میں اس بات پر بڑی محنت کی جاتی ہے، کہ قادیانی طلبہ مسلمانوں کے ساتھ مرزا قادیانی کے بارے میں کوئی مباحثہ نہ کریں۔اور صرف ختم نبوت یا حیات ووفات مسیح پر بحث ہو۔اور وہ بھی صرف قرآن سے عام مسلمان طلبہ پر مزید رعب ڈالنے کے لئے قادیانی حضرات عربی زبان کے مباحث میں لاکر حیران اور پریشان کردیں گے۔اور پھر اس پریشان ذہن کو اپنے مرکز میں لے جانا آسان ہو جاتا ہے۔چند ایک سوال جو عام طور پر مسلمانوں سے کئے جاتے ہیں، کچھ اس طرح ہیں:

سوال:قرآن سے دکھادیں کہ نبی نہیں آسکتا؟

سوال:اگر آپ قرآن سے دکھادیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تو ہم قادیانیت چھوڑ دیں گے؟

سوال:کیا امام مہدی کے ظہور کا وقت نہیں آیا؟

سوال:اور کبھی کہیں گے کہ عرب مفسرین عربی نہ جانتے تھے۔ انہیں پتہ نہ چلا کہ ''توفی'' کا فاعل خدا اور ''مفعول ذِی روح'' ہو تو یہ موت کے معنی میں ہی آتا ہے۔عرب علماء اسے سمجھ نہیں سکے؟

نوجوانوں کو اس قسم کی باتوں میں پھنسا کر پزل کیا جاتا ہے کہ کہیں وہ مرزا قادیانی کی زندگی اور کردار پر کوئی بات نہ کرسکیں۔قادیانی گوریلوں کی یہ سب واردات لوگوں کی توجہ مرزا قادیانی کی شخصیت سے ہٹا کر ان مسائل پر لگانے کے لیے ہوتی ہے۔

اپنی مظلومیت کا رونا:

اس کے ساتھ ساتھ اپنی مظلومیت کا رونا بھی شروع کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھیں جی ہم بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو آپ پڑھتے ہیں تو ایک کلمہ گو کافر کیسے ہوسکتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے بھولے بھالے نوجوان جنہیں نہ تو قرآن وحدیث کا کچھ زیادہ علم ہوتا ہے۔اور نہ ہی انہیں کبھی مرزا قادیانی کی تحریروں سے واسطہ پڑا ہوتا ہے۔رفتہ رفتہ قادیانی جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔اور جب اصل حقیقت ان پر کھلتی ہے اس وقت تک بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے۔

استخارے کا داؤ:

یہاں ایک اور نہایت اہم قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان نوجوان اِدھر اُدھر سے معلومات حاصل کر کے قادیانیوں کو جواب دینے کی کوشش کرے۔تو قادیانی فوراً پینترا بدلتے ہوئے،اور اس کی باتوں سے لاجواب ہوکر،اس سے کہتے ہیں۔کہ آپ استخارہ کرلیں۔ مرزا قادیانی سچا ہے یا جھوٹا۔آپ بحث کو چھوڑ دیں بس آپ اللہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھ لیں، کہ مرزا قادیانی سچا ہے یا جھوٹا۔

معزز قارئین! فقہاء کے مطابق اگر کوئی مسلمان آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے میں ذرا سا بھی شک کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور مرزا قادیانی کی نبوت کے بارے میں استخارہ کرنا، اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے میں شک ہے۔

دوسری بات یہ کہ ''استخارہ'' قادیانی دجل کا ایک بڑا اور مؤثر ہتھیار ہے۔ کیونکہ اس میں ان کا اپنا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے نزدیک کسی مسلمان کا استخارہ اس کے اپنے نزدیک تو حجت ہو سکتا ہے۔ لیکن کسی دوسرے کا استخارہ خود قادیانیوں کے لئے حجت قرار نہیں پاتا۔ پھر دوسری بات یہ کہ اگر آپ ان سے کہیں کہ میں نے استخارہ میں مرزا قادیانی کو کتے کی شکل میں دیکھا ہے۔ تو وہ یا تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ خواب میں کسی کو کتے کی شکل میں دیکھنا اس کی نبوت پر دلیل ہے، یا پھر آپ سے کہیں گے کہ آپ استخارہ دوبارہ کریں۔ جب آپ بار بار انہیں بتائیں گے کہ مرزا قادیانی ہر دفعہ مجھے کتے یا سؤر کی شکل میں نظر آتا ہے۔ تو وہ آپ سے یہ کہہ کر جان چھڑا لیں گے کہ نبی کے بارے میں جو ایسے خواب دیکھتا ہے اس کا اپنا ہی نفس ایسا ہوتا ہے۔

معزز قارئین! قادیانی خود کبھی بھی کسی دوسرے کے استخارے کے نتیجہ میں قادیانیت سے توبہ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا، تو اب تک تمام قادیانی، قادیانیت سے توبہ کر چکے ہوتے۔ کیونکہ ایسے ہی ایک استخارہ کا ذِکر خود مرزا قادیانی نے اپنے علم سے لکھا ہے، مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''پس اس وجہ سے حضرت عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے رفیق بنت میاں عبدالحق غزنوی کے استخارہ پر وہ بُس القرین ثُرت حاضر ہو گیا اور ان کی زبان پر جاری کرا دیا۔ کہ وہ شخص یعنی یہ عاجز جہنمی ہے۔ اور ملحد ہے۔ اور ایسا کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔'' (رخ جلد ۳ ص ۲۲۸)

معزز قارئین! اب اگر استخارہ ہی حجت ہے تو قادیانیوں کو مندرجہ بالا استخارہ کے نتیجہ کی رو سے قادیانیت سے کنارہ کش ہو جانا چاہیے مگر ایسا نہیں ہے کیونکہ استخارہ کا ہتھیار وہ صرف سادہ لوح مسلمانوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

قادیانیوں کے چند اور حربے:

معزز قارئین! قادیانیت کے دیگر حربوں میں قادیانی حوروں کا مسلمان نوجوانوں پر جادو چلا کر ان سے شادیاں کر لینا، اور پھر ایک دو بچے ہو جانے کے بعد اس مسلمان کو قادیانی مذہب قبول کرنے کے لیے مجبور کرنا، اس قسم کی ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں مثالیں دی جا سکتی ہیں، اسی طرح یورپ اور کینیڈا کے ویزوں کے لالچ دینا، یا ان ملکوں میں پہلے سے پہنچے ہوئے مسلمانوں کو جو سیاسی پناہ کے کیمپوں میں پناہ گزین ہوتے ہیں ان کے مستقل قیام کے حقوق کا لالچ دینا، اور اسی طرح پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں جو سکینڈل سامنے آیا ہے، جس میں مسلمان نوجوان کو 20 ہزار کے عوض قادیانی بیعت فارم پر دستخط کے لئے کہا جا رہا ہے۔ اور ان کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دستخط کرنے کے بعد علی الاعلان قادیانیت کا اعلان کریں، انہیں یہ آفر بھی دی جاتی تھی کہ وہ بے شک اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے رہیں۔ پس 20 ہزار لے کر قادیانی بیعت فارم پر دستخط کر دیں۔

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں سے ایک سوال

(اُمِ حماس)

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ ﷺ کے زمانے کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ ﷺ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا۔ کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ پر ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لیے اسی اُمت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اس نائب النبوۃ کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے:

﴿هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ (سورہ الصّف: ۱۰)

''یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے.....۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن ج ۲۳، ص ۸۲،۸۳)

مرزا قادیانی کی اس عبارت کے دو ہی مطلب ہو سکتے ہیں

یا تو ''وحدت اقوامی'' ہو چکی ہے اور عالمگیر غلبہ بھی حاصل ہو چکا ہے یا پھر مرزا قادیانی اپنے دعوائے مسیحیت میں جھوٹا ہے۔ اس کے آنے سے دوسری ساری اقوام نے کیا مسلمان ہونا تھا جو مسلمان چلے آ رہے تھے وہ سب بھی مرزا اور مرزائیوں کے نزدیک کافر ٹھہرے۔ (تفصیل کے لیے اسی ''قندیل'' میں مولانا سید داود غزنوی رحمہ اللہ اور مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کے مضامین پڑھیے)

اور اگر یہ کہا جائے کہ اس سے مراد مرزا کے جھوٹے خلفاء کا عہد ہے اور ابھی یہ دور آنا ہے تو ہم کہیں گے کہ پھر اس عبارت کا حصہ ''وحدت اقوامی کی خدمت اس نائب النبوۃ کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے'' کیا معنی رکھتا ہے؟ اس صورت میں پیش گوئی اس خلیفہ کی ہونی چاہیے تھی نہ کہ ''خاتم الخلفاء'' مرزا قادیانی کے بارے میں! اور اگر آپ ﷺ کا زمانہ قیامت تک ممتد (پھیلا ہوا) ہے تو پھر ''نائب النبوۃ کا عہد'' کہاں سے آ گیا؟

''تعاقب''

اللہ کے فضل سے ماہنامہ ضیائے حدیث میں ''تعاقب'' کے نام سے ایک مستقل عنوان شروع کیا جا رہا ہے۔ جس میں مرزائیوں کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں قارئین اپنی تحریریں، تجویزیں اور تازہ ترین معلومات و واقعات سے آگاہ کرتے رہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب: 5

ختم نبوت کے سلسلے میں علمائے امت کی خدمات

مفکّرین کی آراء اور تحریکاتِ ختم نبوت

- آغاز تحریک ختم نبوت..... پہلا شہید ختم نبوت
- علمائے امت کی ختم نبوت اور ردّ قادیانیت پر گراں قدر خدمات
- قادیان کی جھوٹی نبوت کے سو برس، تحریک 1953، 1974
- مرزائیت (علماء، مفکرین، سیاستدانوں، حکومتی عہدیداروں، صحافیوں اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی نظر میں)

انگریز کا غلام رہا تا لمحۂ وفات
سچ ہے کہ منہ لگانے کے قابل نہیں تھا وہ

ماہنامہ
لاہور
ضیائے حدیث
اپریل۔مئی 2009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا فرض پہچانیے!

ایک خط کا متن جو ''رائے ونڈ'' کے مرزائی ذمہ دار نے لاہور کے اپنے امیر کو لکھا۔ شاید یہ پڑھ کر ہی مسلم خوابیدہ بیدار ہو جائے!

مکرم ومحترم امیر صاحب ضلع، لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بفضلِ اللہ تعالیٰ بخیریت ہونگے۔ دربارہ تربیت نومبائعین ماہِ جولائی واگست 2006ء کی رپورٹ حاضر خدمت ہے۔ مرکزی اور ضلعی توجہ خاص کی وجہ سے حلقہ جات میں بھی خدا کے فضل سے کافی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ جس کے اثرات رائے ونڈ جماعت پر بفضلہٖ تعالیٰ ہو رہے ہیں۔ رائے ونڈ جماعت میں گذشتہ تیرہ سالہ ریکارڈ کے مطابق نومبائعین کی کل تعداد 1022 ہے۔ اور یہ تقریباً پندرہ دیہات پر مبنی تعداد ہے۔

گذشتہ دو ماہ میں خاصی پیش رفت کی گئی ہے۔ سب سے پہلے تو 10 افراد پر مشتمل ایک کمیٹی ''برائے تربیت اور رابطہ نومبائعین کمیٹی'' بنائی گئی تھی جس میں خاکسار صدر جماعت، مربی صاحب رائے ونڈ سیکرٹری صاحب تربیت نومبائعین اور دیگر سات مختلف ذیلی تنظیموں سے ممبران شامل کیے گئے۔ اور انہیں 4 ٹیموں میں تقسیم کیا گیا تھا اور الگ الگ حلقہ جات سونپ دیئے گئے تھے۔ اور اسی طرح مکرم سیکرٹری تربیت نومبائعین کو ہدایت کی گئی کہ ہر ماہ کم از کم دو اجلاسات (میٹنگز) کا انعقاد کیا جائے۔ اور مہینہ بھر کی محنت وکوشش کی مفصل رپورٹ اجلاس عاملہ مقامی میں پیش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لائحہ عمل کے طے ہونے کے بعد اور سیکرٹری کا نومبائعین کے ذریعہ تین اجلاسات ہوئے ہیں اور تقریباً 8 حلقہ جات کے تین تین دورہ جات ہو چکے ہیں۔ اور تقریباً مذکورہ حلقہ جات میں 400 نومبائعین سے رابطہ کی کوشش کی گئی اور 107 افراد سے رابطہ ممکن ہو سکا، دورہ کردہ حلقہ جات یہ ہیں: کماس، پلاڑہ، ہل، بٹھ، جیابگا، سلامت پور بستی کمہاراں والا واڑہ اور بھائی کوٹ۔

جلسہ سالانہ U.K کے لیے ایک الگ پروگرام بنایا گیا جس کے لئے جلسہ سے چند روز قبل تقریباً ہر جگہ رابطہ کی کوشش کی گئی۔ اور جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریباً 50 افراد کو آمد ورفت کی سہولت بہم پہنچا کر شامل کیا گیا۔ اور موقع کی مناسبت سے کھانا وغیرہ کے علاوہ عالمی بیعت کے موقع پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ ہماری گذشتہ تین ماہ سے بھرکوشش تھی کہ کسی ایک جگہ نئی جماعت کا قیام ممکن بنایا جائے۔ جس کے لیے بعض پڑھے لکھے افراد کو ملازمت وغیرہ کے حصول میں بھی مدد دی گئی۔ اور جمعہ وغیرہ کا انتظام کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ مگر معذرت کیساتھ عرض کی جا رہی ہے کہ فی الحال باوجود ہر ممکن کوشش کے ایسا ممکن نہیں ہو پایا۔

آخر پر اس کام کو تیز اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے ایک درخواست ہے کہ ہمارا حلقہ ہماری مقامی جماعت کی نسبت بہت بڑا ہے۔ اور بعض جگہوں پر رابطہ پر وہ مخصوص افراد جماعت سے ملاقات کی خواہش اور رابطہ رکھنے کے منتظر ہوتے ہیں۔ اور ہم سے بھی انہیں کے حال چال کا پوچھتے اور سلام پہنچانے کا کہتے ہیں۔ مذکورہ مخصوص افراد جماعت کا تعلق لاہور شہر سے ہے۔ براہِ کرم ایسے حلقہ جات لاہور شہر کے سپرد کر دیئے جائیں تو ان شاء اللہ بہت مفید رہے گا علاوہ دیگر، ان علاقہ جات میں مانگا، سندر بھٹہ اور کوٹ جہاں خاں شامل ہیں اور یہ سبھی علاقے لاہور سے ملتان روڈ کے قریب قریب واقع ہیں۔ امید ہے ہماری اس مخلصانہ رائے اور درخواست پر سنجیدگی سے غور کے بعد عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

عاجزانہ درخواست دعا کیساتھ

والسلام

خاکسار

رانا غلام مرتضیٰ مظفر

نوٹ نومبائعین سے مراد مرتد ہونے والے مسلمان ہیں۔ انا للہِ وانا الیہ راجعون۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''جب ۱۹۶۷ء کے رمضان المبارک کی ستائیسویں شب مسجد نبوی کے پڑوس میں اپنی کتاب ''القادیانیۃ'' کو مکمل کر کے سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سحر گاہ دعائے نیم شبی لبوں پر لیے باب جبرائیل کے راستے (کہ جب دیار حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں میرا مکان اسی جانب تھا) مسجد نبوی ﷺ کے اندر داخل ہوتا ہوں لیکن روضہ اطہر کے سامنے پہنچ کر ٹھٹھک جاتا ہوں کہ آج خلاف معمول روضہ معلیٰ کے دروازے وا ہیں اور پہرے دار خندہ رو، استقبالیہ انداز میں منتظر ہیں۔ میں اندر بڑھا جاتا ہوں کہ سامنے سرور کونین رحمت عالم محمد اکرم ﷺ رعنائیوں اور زیبائیوں کے جھرمٹ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی معیت میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ دل خوشیوں سے معمور اور دماغ مسرتوں سے لبریز ہو جاتا ہے اور جب میں دیر گئے باہر نکلتا ہوں تو دربان سے سوال کرتا ہوں: ''یہ دروازے تم روزانہ کیوں نہیں کھولتے؟'' جواب ملا، یہ دروازے روزانہ نہیں کھلا کرتے۔ اور آنکھ کھلی تو مسجد نبوی کے میناروں سے یہ دلکش ترانے گونج رہے تھے:

اشهد ان محمد رسول الله

اشهد ان محمد رسول الله

اور صبح جب میں نے مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر کو ماجرا سنایا تو انہوں نے فرمایا: ''تمہیں مبارک ہو، ختم نبوت کی چوکھٹ کی چوکیداری میں خاتم النبیین ﷺ کے رب نے تمہاری کاوش کو پسند فرمایا ہے۔ (''مرزائیت اور اسلام'' صفحہ 25,24)

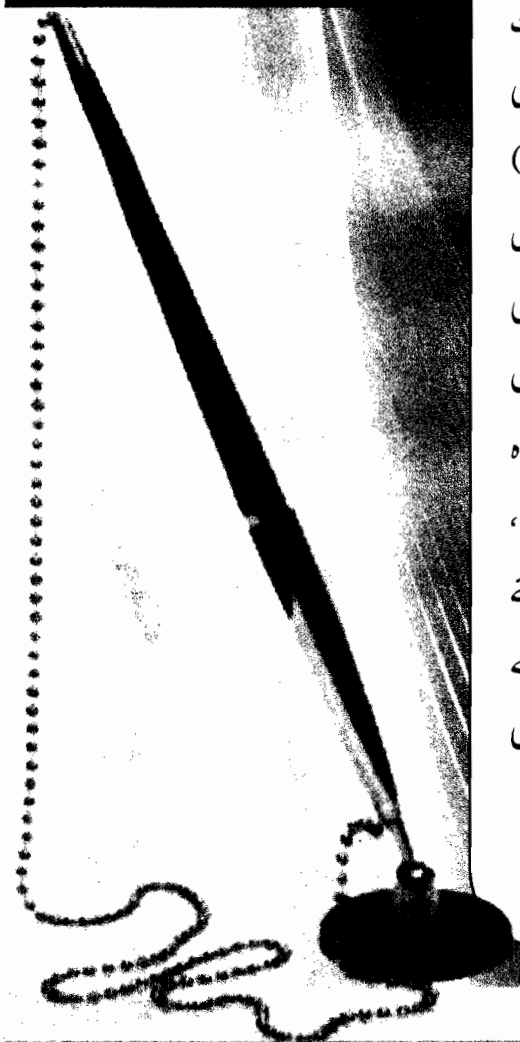
علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کو ختم نبوت کے کام سے اس قدر لگاؤ تھا کہ ایک دفعہ مسجد شہداء (لاہور) میں کہنے لگے: ''ختم نبوت والو! تم نے مجھے کہیں بلانا ہو تو بس گھر میں ایک پرچی پھینک آیا کرو میں آ جایا کروں گا۔ کیونکہ جاں بلب مریض کی خبر پہلے لینی چاہیے.....'' (ملاقات: طاہر عبدالرزاق رحمہ اللہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت مرزائیہ کے لیے لمحہ فکریہ!

ڈاکٹر شنکر داس کی توضیح



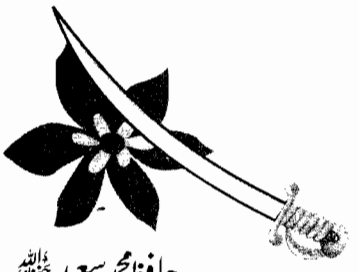
"میرے قوم پرست بھائی سوال کریں گے کہ ان عقیدوں سے ہندوستانی قوم پرستی کا کیا تعلق ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی شردھا اور عقیدت رام کرشن، وید، گیتا اور رامائن سے اٹھ کر قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہو جاتی ہے اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی (مرزائی) بن جاتا ہے تو اس کا زاویۂ نگاہ بدل جاتا ہے۔ محمد ﷺ میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ علاوہ بریں جہاں اس کی خلافت پہلے عرب اور ترکی میں تھی اب وہ خلافت قادیان میں آجاتی ہے اور مکہ و مدینہ اس کے روایتی مقامات مقدسہ رہ جاتے ہیں۔ کوئی بھی احمدی (مرزائی) چاہے عرب، ترکی، ایران یا دنیا کے کسی گوشہ میں بیٹھا ہو وہ روحانی شکستی کے لئے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے۔ قادیان کی سرزمین میں اس کے لیے پنبہ بھومی (سرزمین نجات) ہے اور اسی میں ہندوستان کی فضیلت کا راز پنہاں ہے۔"

(اخبار بندے ماترم ۲۲ اپریل ۱۹۳۲ء)

بحوالہ "قادیانی کافر کیوں؟" از مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پہلا شہید ختم نبوت

حافظ محمد سعید حفظہ اللہ

رسول اللہ ﷺ کی جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی۔آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی دو کذّابوں نے ختم نبوت کے مقفّل کواڑوں میں نقب زنی کی کوشش کی لیکن ختم نبوت و رسالت کے جان نثاروں نے ان دونوں کذّابوں کو جہنم واصل کر کے اس عقیدے کی حفاظت کی۔

ان میں ایک مسیلمہ کذاب تھا۔یہ جھوٹا نبی بنوحنیفہ قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے اپنی قوم کو اپنا ہمنوا بنالیا۔ور رسول اللہ ﷺ کی طرف خط لکھا:

''مجھے اس کارِ نبوت میں آپ کا شریک کر دیا گیا ہے۔آدھی حکومت ہمارے لیے ہے اور آدھی قریش کے لیے۔''

رسول اللہ ﷺ نے جواب میں لکھا:

''زمین اللہ کی ہے۔وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور انجام متقیوں کے لیے ہے۔''

(زاد المعاد)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی حضرت حبیب بن زید مازنی انصاری رضی اللہ عنہ کو مُسیلمہ کذاب کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

اتشهد انّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه ؟

''کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟''

حضرت حبیب نے جواب دیا:''ہاں میں محمد ﷺ کو سچا رسول اور نبی برحق مانتا ہوں''۔

تو مسیلمہ کذاب کہنے لگا:اَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ؟

''کیا تو اس بات کی بھی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

تو ختم نبوت کے پروانے نے جواب دیا:أَنَا أَصَمُّ لَا أَسْمَعُ .

''میں بہرا ہوں،تمہاری یہ جھوٹی بات سننے سے میرے کان قاصر ہیں۔''تو اس کذاب نے جلادوں کو حکم دیا کہ اس کا ایک ایک جوڑ جسم سے کاٹتے جاؤ اور میری رسالت کی گواہی لو۔

میری اگر رسالت کی گواہی دے تو اسے چھوڑ دو اور اگر محمد ﷺ کو آخری نبی مانے تو اس کی بوٹی بوٹی نوچ ڈالو۔چنانچہ جلادوں نے اسی طرح کیا۔لیکن حضرت حبیب رضی اللہ عنہ جن کے دل و دماغ کے اندر رچ بس گیا تھا،مسیلمہ کذّاب کی رسالت کی گواہی کے لیے تیار نہ ہوئے بلکہ جواب میں یہ فرماتے رہے۔ أَنَا أَصَمُّ لَا أَسْمَعُ .

''میں بہرا ہوں،کچھ نہیں سنتا۔''

آخر کار جلادوں نے آپ کے جسم مبارک کے سارے جوڑ علیحدہ علیحدہ کر دیے۔ (الاستیعاب فی اسماء الاصحاب)

اس طرح حضرت حبیب رضی اللہ عنہ ختم نبوت کے سب سے پہلے شہید قرار پائے۔

یہ رتبۂ بلند ملا جسے مل گیا
ہر مدّعی کے واسطے دار و رسن کہاں

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جاں نثارانِ ختم نبوت نے اپنے سروں پر کفن باندھ کر اس جھوٹے رسول کا قلع قمع کیا اور ہمارے لیے مثال قائم کر دی۔

آج بھی ہمیں اپنا تن من دھن ختم نبوت کے لیے قربان کرنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آخری نبی ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔(آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت اور ردّ قادیانیت پر

علمائے امت کی خدمات



مولانا عبدالسمیع بن ڈاکٹر محمد نواز سجاد حفظہما اللہ

الحمد للّٰہ و حدہٗ و الصلاۃ و السلام علیٰ من لا نبی بعدہ. اما بعد!

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴾

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔''

جس طرح محبت رسول ایمان کی دلیل ہے، اسی طرح عقیدہ ختم نبوت بھی ایمان کی بنیاد بلکہ عین ایمان ہے۔ جس طرح سورج کے مقابلے میں اندھیارے آتے ہیں، ایسے ہی طلوع اسلام سے آج تک مختلف ادوار میں نبوت کے جھوٹے دعویدار اپنی منحوس صورتوں کے ساتھ نمودار ہوتے رہے۔ ایسے عناصر کی تردید اور ان کے بطلان کے لیے جانثارانِ مصطفیٰ ﷺ بھرپور جوش ایمانی کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے چلے آئے ہیں۔ یہ ایک داستان غیرت ہے جس پر ہماری تاریخ کو فخر ہے۔ حسن یوسف علیہ السلام کی جلوہ آرائی سے متاثر ہو کر مصر کی عورتوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لی تھیں، مگر عقیدت کا یہ کس قدر بے مثال انداز تھا کہ فاران کی چوٹیوں سے لے کر دیبل اور دہلی کی فضاؤں تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مردان اسلام نے اپنے سر کٹا دیے۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

یہ لازوال حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ نبی امن و رحمت، بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النّبیین ہونے کے اقرار کے بغیر دعوی مسلمانی فضول ہے۔ اس عقیدہ پر اسلام کی پوری عمارت استوار ہے۔ یہ محض ایک ماننے اور تسلیم کرنے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مسلم معاشرہ کے انفرادی اور اجتماعی معاملات پر اس عالمگیر عقیدے کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت کے اجتماعی شعور نے اس نظریے کی پاسداری کا ہمیشہ قوت ایمانی سے خیال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے دفاع میں اگر تلوار بھی اٹھانا پڑی تو اس سے دریغ نہیں کیا گیا۔ اس عقیدے کی اہمیت، اس کے مضمرات اور اس کی لطافتوں کے اسرار سے نقاب کشائی کے لیے ہمارے ذخیرۂ علم و ادب میں ایک وسیع لٹریچر موجود رہا ہے۔ یہ لٹریچر اب بھی مسلسل تخلیق ہو رہا ہے۔

برصغیر پاک و ہند وہ خطۂ عقیدت و محبت ہے جہاں سے میر عرب صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈی ہوا جاتی ہے۔ (ان شاء اللہ) یہاں کی مٹی میں جوش اور جرأت ہے۔ اس دھرتی پر مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے دعوی نبوت اسلامیان برصغیر کی غیرت ایمانی کو للکارنے کے مترادف تھا۔

اس دعوی نبوت کے بعد اہل فکر و نظر نے جس طرح اس فتنہ کی بیخ کنی کے لیے علمی و عملی میدانوں میں جد و جہد کی، وہ ہماری غیرت و حمیت کی تاریخ کا ایک درخشاں باب اور مسلمانوں کے عشق خود آگاہ کی ایمان افروز جد و جہد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

الحمد للہ ذیل میں اسی سلسلے پر لکھی جانے والی تقریباً 260 کتب کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف کروایا جا رہا ہے۔ اور ساتھ ساتھ بزورِ قلم اپنے فرائض کو سرانجام دینے والے خوش قسمت افراد کا نام بھی تحریر کر دیا گیا ہے۔

فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ:

مضمون نگار نے اپنی اس کاوش میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی کتب کا بھی ذکر کیا تھا لیکن ان کی قلمی کاوشوں کے متعلق علیحدہ مضمون اسی باب میں موجود ہے۔ وہاں ملاحظہ کر لیجئے۔ (ادارہ)

حضرت علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ:

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ تعالیٰ علامہ دوراں محقق زماں تھے۔ قدرت نے آپ کو دینی و دنیاوی دونوں علوم سے بہرہ ور فرمایا تھا۔ آپ ریاست پٹیالہ کے سیشن جج بھی رہے۔ آپ نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی شہرۂ آفاق کتاب ''رحمۃ للعالمین'' ہے۔ اس میں بھی ختم نبوت کا شاندار بیان ہے۔

(۱) غایت المرام:

مرزا قادیانی نے انگریزی دور میں اپنی جھوٹی مسیحیت و نبوت کے جھوٹے دعوے کئے۔ مرزا قادیانی ملعون کی ''توضیح مرام''، ''فتح الاسلام''، ''ازالہ اوہام'' کے رد میں آپ نے یہ گرانقدر کتاب تصنیف فرمائی۔ اس کے سات ابواب ہیں۔ اور ایک ایک باب میں کئی کئی ذیلی عنوانات ہیں۔ مثلاً باب اول میں پانچ عنوانات ہیں۔ ① عرب کے مذاہب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلاح فرمانا ② مسیح علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں آنا ③ انجیل متی سے مسیح علیہ السلام کے نزول کی علامات ④ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسیح علیہ السلام کے نزول کی علامات ⑤ ضروری نوٹ۔ وغیرہ

(۲) تائید الاسلام:

یہ کتاب دراصل پہلی کتاب ''غایت المرام'' کا حصہ دوم ہے۔ مرزا قادیانی ملعون نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں دجل و فریب سے تین آیات قرآنی میں تحریف و تلبیس کر کے بزعم خود ان سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنا چاہی۔ یہ کتاب انہیں تین آیات قرآنی کے صحیح مفہوم و معانی بیان کرنے اور مرزا قادیانی کے دجل و فریب کو تار تار کرنے کے مباحث پر مشتمل ہے۔ اسی ضمن میں بے شمار دیگر مفید مباحث بھی شامل ہیں۔

(۳) مرزا قادیانی اور ختم نبوت:

حضرت مولانا قاضی منصور پوری علیہ الرحمۃ نے یہ کتابچہ مرزا قادیانی کے اشتہار ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے جواب میں تحریر کیا تھا۔

حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

(۱) الخطاب المليح فی تحقیق المهدی:

یہ حکیم الامت رحمہ اللہ کی وہ کتاب ہے جو مرزا قادیانی کے زمانہ حیات میں شائع ہوئی مگر بد باطن مرزا کی عقل پر ماتم کیجیے کہ وہ اپنی کتاب براہین احمدیہ 5/199، روحانی خزائن 21/371 پر اسے مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی تصنیف قرار دے کر جواب کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ قادیانی کرم فرما، مرزا قادیانی کی بدعقلی و سوئے فہم پر ماتم کریں کہ ٹائٹل پر لکھے ہوئے مصنف کے نام کو جو شخص پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اس نے جواب کیا دیا ہوگا؟

الحمد للہ یہ کتاب مرزا قادیانی کے منہ پر بہت بڑا طمانچہ تھا، اور اہل اسلام کے لیے بہت بڑا علمی سرمایہ۔

(۲) قائد قادیان:

اس کتاب میں مرزا قادیانی ملعون کے 25 اقوال نقل کر کے ان کا عام فہم رد کیا گیا ہے۔ اور ردِ قادیانیت کے سلسلے میں لکھی گئی 58 کتب کی فہرست بھی شامل ہے۔

شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی صاحب رحمہ اللہ:

الخليفة المهدی فی الاحاديث الصحيحه

اس رسالہ میں شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی علیہ السلام کے متعلق چالیس صحیح احادیث کو جمع کیا ہے۔

اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتب سے زیادہ مفید اور جامع ہے۔

رئیس المحدثین علامہ انور شاہ کاشمیری صاحب رحمہ اللہ:

1۔دعوت حفظ ایمان (1) 2۔دعوت حفظ ایمان (2)

3۔اکفار الملحدین 4۔خاتم النّبیین

5۔التصریح بما تواتر فی نزول المسیح

6۔عقیدۃ الاسلام 7۔تحیۃ الاسلام

ان تمام کتب ورسائل میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ علمی کے اعتبار سے قادیانی کفریہ عقائد کو طشت از بام کر کے پوری امت مسلمہ کو اس فتنہ کے مقابل کھڑا کرنے کی کامیاب سعی کی ہے۔ الحمدللہ شاہ صاحب کی وصیت ونصیحت پر آپ کے مایہ ناز شاگرد قلم و قرطاس کو تھامے اس فتنہ کی سرکوبی میں مگن ہو گئے۔اور آخر کار اس فتنہ کی جڑیں کھوکھلی ہوئیں۔اور حضرت مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ مع اپنے رفقاء کے قادیانیوں کو سرکاری سطح پر غیر مسلم قرار دلوانے پر کامیاب و کامران ہوئے۔اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی جمیلہ کو قبول ومنظور فرمائے۔ آمین

(۸) بیان مقدمہ بہاولپور عام قلم:

یہ ایک تاریخی مقدمہ ہے جس میں شاہ صاحب باوجود پیرانہ سالی اور انتہائی ضعف و بیماری کے، دیوبند سے بہاولپور تشریف لائے تھے۔ 25 اگست 1932ء کو حضرت شاہ صاحب جب کمرہ عدالت میں اپنی شہادت قلم بند کروانے پہنچے تو وہاں علماء، مشائخ کا جمِ غفیر تھا اور پورے ہندوستان کی نظریں اس مقدمہ پر جم گئی تھیں، زائرین میں مسلمان تو مسلمان ہزاروں ہندوؤں نے بھی شرکت کی تھی۔اور شاہ جی نے اپنے نانا جان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی پاسداری اور اس فتنہ مرزائیت کی سرکوبی اور تکفیر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل پانچ وجوہ پیش فرمائی تھیں: 1:۔دعوی نبوت، 2:۔دعوی شریعت 3:۔توہین انبیاء علیہم السلام 4:۔انکار متواترات وضروریات دین 5:۔انبیاء علیہم السلام کو گالی دینا۔

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمہ اللہ:

1۔مراق مرزا

اس رسالہ میں ایک موذی مرض ''مراق'' اور اس کے ''اثرات'' کا ذکر ہے کہ اس میں مریض کو بدہضمی اور تخیل کی (بدحواسی) ہو جاتی ہے۔اور وہ الٹی سیدھی باتیں شروع کر دیتا ہے۔ نیز یہ بتلایا گیا ہے کہ'' مرزا قادیانی'' کو عرصہ دراز سے ''مرض مراق'' تھا جس کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے بھی کیا تھا۔مثلاً مرزا قادیانی کہتا ہے: ''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی دی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان پر سے اترے گا تو اس نے دو زرد چادریں پہنی ہوں گی۔تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔یعنی مراق اور کثرتِ بول۔(اخبار بدر قادیان 7 جون 1906ء)

اس کے بعد موصوف نے ''مراقی اور نبی میں فرق عظیم'' کے عنوان سے مرزا قادیانی کے جھوٹ و دجل کو بے نقاب کیا ہے۔الحمدللہ

2۔مرزائیت کی تردید بطرز جدید

اس رسالہ میں موصوف نے ایک جدید طریقہ استدلال سے مرزائیت کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا ہے۔اور مرزا قادیانی کی دروغ گوئی سے خوب نقاب کشائی کی ہے۔مثلاً مرزا قادیانی کا جھوٹ: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہوئے اور ان کے زخموں کو مرہم عیسیٰ سے اچھا کیا گیا۔موصوف نے مرزا قادیانی کے اس قول اور ''مرہم عیسیٰ کی حقیقت'' میں ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے۔

3۔حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں نہیں

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کئی جھوٹوں کی عالمانہ تردید کی گئی ہے۔ان میں سے ایک رسالہ کے عنوان سے واضح ہے۔کیونکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ سیدنا مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر، سری نگر کے علاقہ میں ہے۔اعاذنا اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

4۔عمر مرزا

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی اپنی عمر کے متعلق پیش گوئی کی خوب خبر لی گئی ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کی خبر دی کہ تیری عمر اسی 80 برس یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی۔ مصنف نے مرزا قادیانی کی پیدائش اور وفات کا تعین کر کے مرزا قادیانی کا اصل چہرہ دکھایا ہے۔ مرزا قادیانی 1839ء یا 1840ء میں پیدا ہوا اور 26 مئی 1908ء میں 68 سال کی عمر میں جہنم واصل ہوگیا۔ اور اس پیشگوئی میں اسی 80 برس کا ذکر تھا۔

5۔بشارت احمد 6۔مرزا قادیانی نبی نہیں

7۔نزول مسیح

8۔حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ

9۔معجزہ اور مسمریزم میں فرق

10۔حضرت مسیح کا حج کرنا اور مرزا کا بغیر حج کے مرجانا

11۔مرزا قادیانی مثل مسیح نہیں

12۔سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات نادرہ

13۔مرزا قادیانی کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

14۔مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی

15۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی

16۔مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان

17۔اختلاف مرزا 18۔سلسلہ بہائیہ وفرقہ مرزائیہ۔

اس رسالہ میں حوالوں اور نقشوں کی مدد سے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ ’’مرزائی مذہب، بہائی مذہب‘‘ کی نقل ہے۔

19۔انجیل برنباس اور حیات مسیح 20۔مرزائیت میں یہودیت ونصرانیت

نوٹ: الحمد للہ ان رسائل کو مولانا اللہ وسایا صاحب نے ’’احتساب قادیانیت‘‘ جلد نمبر 3 میں شائع کیا ہے۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ:

1:۔الشہاب لرجم المخاطب المرتاب

جس وقت افغانستان میں پانچ قادیانیوں کو سزائے موت دی گئی تھی۔ تو اس وقت قادیانیوں نے بہت شور وغل کیا۔ اس موقع پر شیخ الاسلام نے ’’ارتداد کی سزا قتل ہے‘‘ کے عنوان پر یہ کتاب لکھی تھی جو بہت مقبول ہوئی۔

2۔صدائے ایمان

قادیانیوں کے ایک مضمون کے جواب میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی نے یہ رسالہ تحریر کیا تھا۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ:

1. «هدية المهديين فى تفسير آيت خاتم النّبيين» یہ کتاب عربی زبان میں تھی۔ بعد میں ’’ختم نبوت کامل‘‘ کے نام سے اسے جامع ومکمل کتاب کے طور پر شائع کیا گیا تھا۔

2. «التصريح بما تواتر فى نزول المسيح»

3 ”طريق السداد فى عقوبة الارتداد“ 31 اگست 1924ء کابل میں قادیانی مبلغ نعمت اللہ کو ارتداد کے جرم میں سزائے موت دی گئی۔ اس پر قادیانیوں اور قادیانی نواز گروہ نے آسمان سر پر اٹھالیا۔ اخبارات میں لے دے شروع ہوگئی۔ اکابر علمائے دیوبند نے حاکم افغانستان کے اسلامی فیصلہ کی بھرپور تائید کی۔ ارتداد کی اسلامی سزا قتل‘‘ پر رسائل لکھے۔ اس زمانہ میں حضرت مفتی شفیع صاحب نے اخبارات کو بیان جاری کیا۔ بعد میں معمولی ترتیب واضافہ سے اسے رسالہ کی شکل میں شائع کر دیا۔

www.KitaboSunnat.com

4۔دعاوی مرزا

اس رسالہ میں مرزا قادیانی مردود کی شرمناک، منافقانہ چال بازی۔ اور اس کے بے حیائی پر مبنی متضاد دعووں کا بیان ہے۔ مثلاً مرزا نے تمام انبیاء سابقین سے افضل ہونے کا دعویٰ اور سب کی توہین کی حتی کہ امام الانبیاء خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہونے کا کفریہ دعویٰ بھی کیا۔ شرم وحیا کو ایک طرف رکھ کر ایک قدم اور آگے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کے اس نے خدا کے مثل ہونے کا دعوی کیا اور اپنے بیٹے کو خدا کے مثل ہونے کا گندہ اور غلیظ دعوی تک بھی کر دیا۔ اللھم العنہ لعنا کثیرا و اعاذنا اللّٰہ منہ ۔

5۔''مسیح موعود کی پہچان''

مرزا کذّاب مسیح موعود ہونے کا شرمناک دعوی بھی کر چکا تھا تو اس سلسلے میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے یہ رسالہ تحریر کیا اور مسیح موعود ہونے کی تمام علامات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیں جن میں سے ایک بھی مرزا کذاب میں نہیں پائی جاتی۔

مثلاً مسیح موعود علیہ السلام کے پورے خاندان کی تفصیل، والدہ مسیح حضرت مریم علیہ السلام کے بعض حالات زندگی، آپ کی ولادت کس جگہ اور کیسے ہوئی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خصائص، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حلیہ، آخر زمانہ میں آپ کا دوبارہ نزول، بوقت نزول آپ کے حالات، وغیرہ۔

اور مزید یہ کہ حضرت مفتی صاحب نے اس رسالہ کے آخر میں سیدنا مسیح موعود علیہ السلام اور مرزا قادیانی کذاب کا تقابل پیش کیا ہے، جس کے چند اقتباسات قارئین کی نظر ہیں۔ ملاحظہ کیجیے

۱.....کیا مرزا قادیانی کا نام ''غلام احمد'' نہیں۔ ''عیسیٰ'' ہے؟

۲.....کیا اس کی والدہ کا نام ''چراغ بی بی'' نہیں۔ بلکہ مریم علیہا السلام) ہے؟

۳.....کیا اس کا باپ ''غلام مرتضی'' نہیں۔ یا بے باپ کی پیدائش ہے؟

۴.....کیا اس کا مولد ''قادیان'' نہیں بلکہ دمشق ہے؟ یا قادیان دمشق کے ضلع یا صوبہ میں واقع ہے؟

۵.....کیا اس کا مدفن قادیان نہیں بلکہ مدینہ منورہ ہے؟

۶.....کیا اس کے نانا ''عمران'' اور ماموں ''ہارون'' اور نانی ''حنہ'' ہے؟

۷.....کیا اس نے ''دجال'' کو قتل کیا یا یہ خود دجال تھا؟

6۔وصول الافکار الی اصول الاکفار

اس رسالہ کے متعلق حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: مولوی محمد شفیع صاحب نے اصول تکفیر میں ایک مختصر اور جامع و مانع اور نافع رسالہ لکھا ہے۔ بعض اجزاء میں میں بھی الجھا تھا مگر ان کی تقریر و تحریر سے قریب قریب مسئلہ صاف ہو گیا۔ اور میں نے اس کا نام رکھا ہے۔ وصول الافکار الی اصول الاکفار

7۔عالم الاسلام و القادیانیۃ عدواۃ القادیانیۃ للممالک الاسلامیۃ، ممالک اسلامیہ سے قادیانیوں کی غداری۔

1953ء کی تحریک ختم نبوت جب پاکستان میں چلی تو پوری امت مسلمہ کو قادیانی کذاب اور قادیانیت کے مذموم عقائد و عزائم سے باخبر کرنا ضروری ہو گیا۔ اللہ رب العزت نے یہ کام مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ سے لیا۔ آپ نے ''ممالک اسلامیہ سے قادیانیوں کی غداری'' کے عنوان پر عربی اردو میں ایک پمفلٹ مرتب کیا۔ اسلامی ممالک بالخصوص عرب دنیا کو بھجوایا گیا۔

8۔ایمان و کفر قرآن کی روشنی میں

9۔البیان الرفیع (بیان در مقدمہ بہاولپور)

10۔فتاویٰ جات رد قادیانیت۔

نوٹ: الحمد للہ! مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے ان تمام رسائل کو مولانا اللہ وسایا صاحب نے ''احتساب قادیانیت، ردِ قادیانیت'' جلد 4 میں شائع کر دیا ہے۔

مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ:

1۔ختم نبوت

مولانا کی تصنیف لطیف ترجمان السنۃ جلد اول کے صفحات 379 سے 426 تک رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصف خاص و امتیازی شان ''ختم نبوت'' کو اچھوتے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت کے حوالے سے اسے ایسا مدلل و مبرہن کیا ہے کہ منکرین ختم نبوت کے سارے اوہام باطلہ ھباءً منثوراً ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

2۔سیدنا مہدی علیہ الرضوان

مولانا کی تصنیف لطیف ترجمان السنۃ جلد اول کے صفحہ 372 تا 428 تک ''سیدنا مہدی علیہ الرضوان'' کی ولادت وظہور سے وفات تک کے واقعات کو حدیث شریف کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔

3۔دجال اکبر 4۔نور ایمان

یہ رسالہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اور مرزا محمود کے رسالہ ''ندائے ایمانی'' کے جواب میں لکھا گیا ہے۔

5۔ الجواب الفصیح لمنکر الحیات المسیح

17 شعبان 1341ھ کو علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے وطن کشمیر تشریف لے گئے۔آپ کے شاگردوں کی ایک جماعت ساتھ تھی۔کشمیر کے اہلیان کو پتہ چلا تو کشاں کشاں چلے آئے۔آپ نے پورے کشمیر میں فتنہ قادیانیت کے خلاف تقریریں کیں۔قادیانیت بوکھلا اٹھی۔اور اپنے ہفتگی رسائل، جیسے پیغامِ صلح وغیرہ میں مضامین لکھے جو دلائل سے زیادہ گالیوں سے پر تھے۔ان تمام مضامین کا جواب مولانا بدر عالم میرٹھی مرحوم نے تحریر کیا تو یہ کتاب بن گئی۔اس کے ذیلی عنوانات یہ ہیں۔

(1)مصباح العلیۃ لمحو النبویۃ الطلیۃ (2) الجواب الخفی فی آیت التوفی (3)انجاز الوفی فی آیت التوفی

6:۔آوازِ حق

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمہ اللہ:

ان کی خانقاہ مونگیر سے زیادہ ردِ قادیانیت پر رسائل وکتب شائع ہوئیں۔جن میں سے اکثر بیشتر آپ کے رشحات قلم ہیں۔باقی آپ کے شاگردوں اور علماء کرام کی ایک جماعت نے تحریر کئے ہیں۔اور ان رسائل کو صحیفہ رحمانیہ کے نام سے شائع کیا جاتا تھا۔ان کی کل تعداد 24 ہے۔صحائف رحمانیہ کی اشاعت دسمبر 1913ء سے شروع ہو کر 30 اگست 1924ء تک اختتام پذیر ہوتی ہے۔الحمد للہ 2001ء میں تقریبا 90 نوے سال بعد محترم ومکرم جناب مولانا اللہ وسایا صاحب نے ''احتساب قادیانیت'' جلد پنجم میں انہیں جمع کر دیا ہے۔اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ:

1۔مسك الختام فی ختم نبوت سید الانام» المعروف ختم نبوت

2۔شرائط نبوت

3۔الاعلام بمعنی الکشف و الوحی و الالهام

4.«کلمة الله فی حیات روح الله» المعروف حیات عیسیٰ علیہ السلام

5۔ القول المحکم فی نزول ابن مریم

6.لطائف الحکم فی اسرار نزول عیسی ابن مریم علیهما السلام

7۔اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف

8۔دعاوی مرزا

9.احسن البیان فی تحقیق مسئلة الکفر و الایمان

نوٹ : الحمد للہ ان رسائل کو مولانا اللہ وسایا صاحب نے ''احتساب قادیانیت'' جلد نمبر 2 میں شائع کر دیا ہے۔

مبلغ اسلام جناب ابوعبیدہ نظام الدین بی اے رحمہ اللہ تعالیٰ

1. توضیح الکلام فی اثبات حیات عیسی علیهما السلام

اس رسالے میں موصوف نے بڑے مدلل انداز سے حیات عیسی علیہ السلام کو ثابت کیا ہے اور بڑی عرق ریزی سے کام کیا ہے۔مزید یہ کہ مرزا کذاب کے مکروہ عزائم اور اس کے اصول وعقائد کی خوب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوب خبر لی ہے۔الحمدللہ ۔

2۔کذبات مرزا (مرزا قادیانی اور اس کی کذب بیانی)

مبلغ اسلام جناب ابوعبیدہ نظام الدین بی اے رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرزا کے جھوٹوں کو جمع کرنے کا کام شروع کیا۔اس رسالہ میں مرزا کے چون (54) جھوٹوں کو جمع کیا ہے۔مثلاً مرزا قادیانیوں سے خطاب کرتے ہوئے: اے عزیزو! تم نے وہ وقت پالیا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے۔اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا ہے جسے دیکھنے کی بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔(نعوذ باللہ) مرزا ملعون سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔

مرزا کذاب، محمدی بیگم، کی زلفوں کا اسیر، اپنی ایک وحی کا یوں ذکر کرتا ہے: ''خدا نے فرمایا میں اس عورت محمدی بیگم کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب لوگوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔'' (تبلیغ رسالت 3/115) اب اس پیشگوئی سے ظاہر ہے کہ وہ کیا کیا کرے گا؟ اور کون کون سی قہری قدرت دکھلائے گا اور کس شخص کو رکاوٹ سمجھ کر اٹھالے گا۔

اس کے متعلق مرزا کذاب کے بیٹے اور خلیفہ میاں محمود کا فیصلہ سنیے:

''اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں تھا کہ وہ لڑکی (محمدی بیگم) آپ کے (مرزا قادیانی کے) نکاح میں آئے گی۔پھر ہرگز یہ نہیں بتلایا کہ کوئی روک ڈالے گا اور وہ اٹھا لیا جائے گا۔'' (الفضل 12 اگست 1924ء)

3۔منکوحہ آسمانی

مرزا قادیانی کے اپنے مقرر کردہ معیار ''پیشگوئی محمدی بیگم'' پر مکالمہ کی صورت میں یہ رسالہ تالیف کیا گیا ہے۔اور اس کتاب کا نام ''منکوحہ آسمانی'' رکھا گیا ہے اور ''دولہا آسمانی'' بھی اسی کتاب کا دوسرا نام ہے۔یہ دونوں کتابیں ایک ہی ہیں۔

4۔برقِ آسمانی بر فرقِ قادیانی

اس کتاب میں بھی مرزا کذاب کے تقریباً 200 دوسو جھوٹوں کو جمع کیا گیا ہے۔

نوٹ: الحمد للہ ان رسائل کو مولانا اللہ وسایا صاحب نے ''احتساب قادیانیت، ردِ قادیانیت'' جلد 14 میں شائع کر دیا ہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمہ اللہ:

1۔فلسفہ ختم نبوت

2۔حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

شیخ التفسیر حضرت مولانا سید شمس الحق افغانی صاحب رحمہ اللہ

1۔مسئلہ ختم نبوت

2۔مسئلہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

جناب محمد متین خالد صاحب:

1۔فتنہ قادیانیت کے متعلق عدالتی فیصلے

2۔ثبوت حاضر ہیں۔''

3۔''قادیانیت اُس بازار میں'' قادیان کے رنگیلوں اور ربوہ کے راسپوٹینوں کی جنسی سیاہ کاریاں پہلی بار ناقابل تردید عکسی و دستاویزی شواہد کے ساتھ۔

4۔قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

5۔''قادیانیت ہماری نظر میں''

صد سالہ فتنہ قادیانیت کے بارے میں مشاہیرِ ملت، علماء کرام، مشائخ عظام، قائدین قوم، ارباب اقتدار، پارلیمنٹیرین حضرات، اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد کے فکر انگیز مبنی برحقائق، ایمان افروز، اور ولولہ انگیز مشاہدات وتأثرات پر مبنی مستند تاریخی وتحقیقی دستاویز جو پوری ملتِ اسلامیہ کی آواز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔''علامہ اقبال اور فتنہ قادیانیت''

یہ کتاب باذوق افراد کے لیے لاجواب ہے۔

7۔تحفظ ختم نبوت، اہمیت وفضیلت

8۔احمدی دوستو! تمہیں اسلام بلاتا ہے۔

10۔معلومات ختم نبوت سوالاً جواباً

11۔ربوہ وقادیان جو ہم نے دیکھا

12۔قادیانیت کی عریاں تقریریں

13۔قادیانی کے عبرتناک انجام

14۔قادیانیوں سے ۱۰۰ سوالات

15۔''معرفت اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' اسم مبارک کے معارف و فضائل

16۔'' قادیانیت سے اسلام تک''

17۔''شہیدان ناموس رسالت ﷺ''

اس کتاب میں رسول ﷺ کی عزت و ناموس پر قربان ہو جانے والے خوش نصیبوں کا ایمان افروز تذکرہ ہے۔

جناب محمد طاہر عبدالرزاق صاحب:

1۔قادیانی شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتے

2۔وفاقی شرعی عدالت کا تاریخ ساز فیصلہ جس کا ایک ایک لفظ فتنہ قادیانیت کے لیے رگِ نشتر ہے۔

3۔قادیانی افسانے

اس کتاب میں قادیانیوں کی سرگرمیوں اور تبلیغ کفر کا ذکر ہے۔اور قادیانیوں کے چند شعائر کفریہ کا ذکر بھی ہے۔مثلاً صفحہ 16 پر لکھتے ہیں کہ الیس اللہ بکاف عبدہ یہ آیت انگوٹھی کے نگینے پر لکھنا ان کا شعار تھا۔

4۔دجال قادیان

5۔دفاع ختم نبوت

6۔فتنہ قادیانیت کو پہچانئے

7۔جہاد ختم نبوت کے جانثار

8۔جنہیں ختم نبوت سے عشق تھا

9۔کاروان تحریک ختم نبوت کے چند نقوش

10۔ختم نبوت کے محافظ

11۔مجاہدین ختم نبوت کی داستانیں

12۔ناموس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسبان

13۔''شمع ختم نبوت کے پروانوں کی باتیں''

14۔''شاہراہ عشق کے مسافر''

15۔تحریک ختم نبوت کی یادیں

یہ کتب ایمان افروز بھی ہیں اور ولولہ انگیز بھی۔

16۔قادیانیت کش

17۔تحفظ ختم نبوت

18۔شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی

19۔قادیانی غداروں کی نشاندہی

20۔قادیانی کرتوت

21۔خطیبان ختم نبوت کی آتشیں خطابت

22۔جو ختم نبوت پہ فدا تھے

23۔فتنہ قادیانیت کو پکڑیے

24۔دفاع ختم نبوت اسلام کا سب سے اہم مورچہ

25۔اسلام کے اجالے۔قادیانیت کے اندھیرے

26۔تفہیم ختم نبوت

27۔اسلام کو قادیانیت سے بچایئے

28۔چراغ مصطفوی اور طوفان قادیان

29۔مجاہدین ختم نبوت کی تلاش میں

30۔ربوہ کی پُراسرار کہانیاں

31۔ہم نے قادیان میں کیا دیکھا

32۔قادیانیت شکن

33۔قادیانیت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

34۔قادیانیت کے تعاقب میں

35۔مرگ مرزائیت 36۔محاصرہ قادیانیت

37۔نغمات ختم نبوت

یہ سب کتابیں اہل ذوق کے لیے ایک قیمتی اور انمول تحفہ ہیں۔ ہر شخص کو ان کتب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر صاحب رحمہ اللہ:

1۔ترکِ مرزائیت

اس کتاب میں مولانا مرحوم نے مرزائیت چھوڑنے کے اسباب بیان کئے ہیں۔ یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ رئیس المحدثین علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''خاتم النبیین'' میں اس کے حوالے نقل کیے ہیں۔

2۔ختم نبوت اور بزرگان امت

قادیانیوں نے امت محمدیہ کے جلیل القدر اکابرین پر اپنے دجل و تلبیس سے الزامات لگائے کہ وہ ''اجرائے نبوت'' کے قائل تھے۔ (نعوذ باللہ) قادیانیوں کے اس دجل اور فریب کا مولانا نے اس رسالہ میں کافی وشافی جواب دیا ہے۔

3۔حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں

مرزا غلام احمد قادیانی کے گستاخ و بے باک قلم سے انبیاء کرام کی ذات تک محفوظ نہیں رہی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین میں تو اس نے یہودیوں کے بھی کان کُتر لیے ہیں۔ مولانا مرحوم نے مرزا قادیانی کے ''کفر'' کو واضح کیا ہے اور قادیانی تاویلوں کا دندان شکن جواب دیا ہے۔

4۔حضرت خواجہ غلام فرید اور مرزا غلام احمد قادیانی

5۔مرکز اسلام مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں (عنوان سے مضمون خوب واضح ہے)۔

6۔سیرتِ مرزا، 7 عجائباتِ مرزا، 8 حمل مرزا۔

ان تین مضامین میں مرزا قادیانی کے کردار اور اس کے اوٹ پٹانگ کو حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ نبوت تو بہت دور کی چیز ہے، مرزا قادیانی میں شرافت نام کی بھی کوئی چیز نہ تھی۔

9۔آخری فیصلہ

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی مولانا ثناء اللہ مرحوم کے ساتھ دعا و مباہلہ کی کہانی لکھی گئی ہے۔

10۔«بکر و ثیب» یہ مرزا کی ایک پیشگوئی تھی۔ اس کا حشر بھی مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت جیسا ہوا۔

11۔وفاقی وزیر قانون کی خدمت میں عرضداشت

12۔سقوط مشرقی پاکستان پر حمود الرحمٰن کمیشن میں تحریری بیان

13۔مسلمانوں کی نسبت قادیانیوں کا عقیدہ

14۔انگلستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی۔

نوٹ: الحمدللہ مولانا اللہ وسایا صاحب نے احتسابِ قادیانیت کی جلد 4 میں ان تمام رسائل کو جمع کر دیا ہے۔

جناب پروفیسر یوسف سلیم چشتی صاحب حفظہ اللہ:

1۔ختم نبوت

2۔شناخت مجدد

یہ کتاب لاہوری مرزائیوں کے رد میں لکھی گئی ہے۔ اس میں دس اصول مقرر کر کے ان پر مرزا قادیانی کو جانچا گیا ہے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی مجدد تو درکنار شرافت کے معیار پر بھی پورا نہیں اترا۔ (احتساب قادیانیت جلد ششم)

سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمہ اللہ:

1۔سیف چشتیائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب رحمہ اللہ نے بڑے عالمانہ ومحققانہ انداز سے مرزائیت کی نقاب کشائی کی ہے اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رہنے کی خصوصی وصیت فرمائی ہے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ:

قادیانی مسئلہ، سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ کی شاندار کتاب ہے۔

شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب رحمہ اللہ:

مرزائیت اور اسلام.....تصنیف شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

اس کتاب میں موصوف نے انتہائی باریک بینی کے ساتھ عالمانہ و فاضلانہ تبصرہ کرتے ہوئے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ مرزائیت کا دین اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

اسی طرح آپ کی ایک کتاب قادیانیت (انگریزی) میں بھی ہے۔

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ:

1۔''تحفہ قادیانیت'' مکمل 6 حصے

فقیہہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

2 خاتم النّبیین تصنیف علامہ سید انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ترجمہ وتخریج مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب رحمہ اللہ

شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ:

1۔توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام

2۔ختم نبوت کامل ضمیمہ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ

سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب رحمہ اللہ:

1۔''ردِ قادیانیت'' قادیانی کتب کے حوالہ جات کا عکس مبلغین اور مناظرین کے لئے لاجواب ہتھیار۔

2۔ردقادیانیت کے زریں اصول

سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ:

''قادیانیت'' مطالعہ وجائزہ

جناب شورش کاشمیری:

تحریک ختم نبوت۔

اپنے عنوان پر منفرد کتاب ہے جو مصنف کی ادبی، علمی شخصیت کا تعارف کرواتے ہوئے مصنف کی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی خبر بھی دیتی ہے۔

اور اہل نظر وفکر کو بہت کچھ سوچنے سمجھنے پر مجبور بھی کرتی ہے۔

مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم:

1۔''احتساب قادیانیت'' 25 مجلدات میں رد قادیانیت پر اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب ہے۔ایسی کتاب بندہ کی نظر سے نہیں گذری۔ الحمدللہ موصوف کا کمال علمی اور دیانت علمی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے مسلکی تعصب سے کوسوں دور رہتے ہوئے ہر ختم نبوت کے پاسبان کے علمی کمالات اور کوششوں کو اس کتاب کی زینت بنایا ہے۔

اہل علم کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔اللہ تعالیٰ موصوف کی عمر اور علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔آمین

2۔آئینہ قادیانیت

3۔''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کی مکمل روداد

4۔قادیانی شبہات کے جوابات

5۔''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت''

6۔تحریک ختم نبوت 1953ء

7۔تحریک ختم نبوت 1974ء

8۔فتنہ قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب:

1۔عقیدۃ الامت فی معنی ختم النبوت.....تصنیف ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب

براہ راست قادیانیت پر غور کرنے کا ''آسان راستہ'' قرآن و حدیث کے علمی مسائل میں الجھے بغیر اردو پڑھے لکھے لوگ اردو کتابوں کو خود دیکھ سکتے ہیں۔اور اصل حقائق تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ کتاب اپنے موضوع اور نوعیت کے اعتبار سے تمام کتب سے منفرد اور جدید انداز کی ہے جس سے ہر فرد امت استفادہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدھے راستے پر چلنے کا شوق و جذبہ عنایت کرے۔آمین

جناب پروفیسر الیاس برنی صاحب رحمہ اللہ:

1۔قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

2۔''مقدمہ قادیانی مذہب'' قادیانی قول و فعل

جناب حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب:

1۔''اہم پیشگوئیاں اور ان کا جائزہ''

اس کتاب میں قادیانی پیشوا مرزا قادیانی کی ان اٹھارہ پیش گوئیوں کا جائزہ لیا گیا ہے جن پر مرزا طاہر اور دیگر مبلغین کو بڑا ناز ہے۔الحمدللہ واقعات و مشاہدات سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا کی تمام پیشگوئیاں جھوٹی اور غلط ثابت ہوئیں۔

2۔تجزیہ ''قادیانیت''

مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب:

1۔علامات قیامت

جناب مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم:

1۔''توہین رسالت اور اس کی سزا''

از افادات: حضرت مولانا پروفیسر یوسف خان صاحب استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ

2۔اسلام میں امام مہدی علیہ السلام کا تصور

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری علیہ الرحمۃ:

1۔''جھوٹے نبی''

طلوع اسلام کے بعد سے عہد حاضر تک گمراہی کے اندھیرے پھیلانے والے جھوٹے نبیوں اور مہدیوں کا عبرتناک انجام۔اس کتاب میں تقریباً (70) کے قریب جھوٹے مدعیان نبوت اور مہدیوں کا عبرتناک تذکرہ ہے۔یہ اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہے۔

2۔''رئیس قادیان'' آنجہانی مرزا کے مستند حالات کا ذکر ہے۔

جناب ابن سرور ابوالشہید حافظ عبدالرحمٰن مظفر گڑھی:

1۔چھوٹا منہ بڑی بات

2۔''مجموعہ رسائل'' رد قادیانیت پر لاجواب رسائل۔''آسمانی دلہن،توہین حسین،انمول موتی،تکفیر مسلم،دس ہزار کا نقد انعام۔

جناب ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب:

حرف محرمانہ (احمدیت پر ایک نظر)

جناب حکیم محمود احمد ظفر صاحب:

''کذبات مرزا'' مرزا قادیانی کے 101 جھوٹ

جناب سید شجاعت علی شاہ صاحب:

حیات عیسیٰ علیہ السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مولانا عبداللطیف مسعود صاحب:

مسئلہ رفع ونزول مسیح علیہ السلام

جناب نثار احمد خاں فتحی:

کذاب یمامہ سے کذاب قادیان تک ''بائیس جھوٹے نبی''۔

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت سے آج تک کے بائیس خود ساختہ جھوٹی نبوت کے دعویداروں کے دلچسپ اور عبرتناک واقعات تاریخی مستند حوالوں کے ساتھ۔ اپنے موضوع پر اہم کتاب ہے۔ اگرچہ اس سے قبل ''ائمہ تلبیس'' کے عنوان سے مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان مدعیان نبوت کے عبرتناک حالات وواقعات کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا۔

جناب مولانا عبداللہ معمار صاحب مرحوم امرتسری رحمہ اللہ:

''محمدیہ پاکٹ بک'' بجواب ''احمدیہ پاکٹ بک''

کتاب کے عنوانات نام سے واضح ہیں۔ بہترین کتاب ہے۔

جناب عرفان محمود برق صاحب

''قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں''

حال ہی میں طبع ہوئی۔ اس کتاب میں اسلام اور سائنس کے حوالے سے لاجواب تحقیقات پیش کی گئی ہیں۔

صاحبزادہ طارق محمود صاحب:

کادیانیت کا سیاسی تجزیہ

ایچ ساجد اعوان صاحب:

''تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا''

جناب شفیق مرزا صاحب:

''شہر سُدوم''

جناب بشیر احمد صاحب:

''تحریکِ احمدیت یہودی وسامراجی گٹھ جوڑ''

''قومی ڈائجسٹ'' مرزا کی کہانی مرزا کی زبانی:

مثلاً بچپن کیسے گزرا، جوانی کہاں لٹا دی، کون کون سے امراض لاحق ہوئے، پیسے اکٹھے کرنے کے لیے کیا کیا جتن کئے، نبوت کا خیال کیسے پیدا ہوا، اسے کیسے حاصل کر لیا، محمدی بیگم سے شادی کا خواب کیسے ادھورا رہ گیا، پیش گوئیاں جنہوں نے پورا ہونے سے انکار کر دیا، مسلمانوں کو کافر کیسے بنایا، انگریزوں کو وفاؤں کا یقین کس کس طرح دلایا، ہیضہ کیسے ہوا، دم کیسے نکلا۔ الحمدللہ یہ ایک ایسی دستاویز ہے جس نے قادیانی قلعہ مسمار کر دیا ہے۔

جناب بابو پیر بخش صاحب لاہوری رحمہ اللہ:

1۔ الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح

2۔ تردید نبوت قادیانی فی جواب (((النبوۃ فی خیر الامت)))

3۔ تردید معیار نبوت قادیانی

4۔ معیار عقائد قادیانی

5۔ بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی

6۔ کرشن قادیانی

7۔ مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی

8۔ تفریق درمیان اولیائے امت اور کاذب مدعیان نبوت ورسالت

9: اظہار صداقت

10: التحقیق الصحیح فی قبر المسیح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11۔قادیانی کذّاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر

12۔مجدد وقت کون ہوسکتا ہے؟

نوٹ:

علمائے امت کی رد قادیانیت کا اندازہ کرنے کے لیے ختم نبوت کے داعی مولانا اللہ وسایا حفظہ اللہ کی کتاب ''فتنہ قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت'' کا مطالعہ کیجیے۔اس کتاب میں موصوف نے 1000 کتب کا ذکر کیا ہے۔جزاہم اللہ عنا (ادارہ)

قادیانیوں کا سرغنہ اور ان کا تعارف:

مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب اس فرقہ کا بانی ہے اور اس وقت اس فرقہ کی تین پارٹیاں مشہور ہیں۔ایک ظہیر الدین ارویی کی متبع اور دوسری مرزا محمود کی متبع جسے قادیانی پارٹی کہا جاتا ہے، اور تیسرے مسٹر محمد علی لاہوری کی متبع جسے لاہوری پارٹی بھی کہتے ہیں۔

پہلی پارٹی مرزا غلام احمد کے مذہب کو بغیر کسی نفاق و تاویل کے ظاہر کرتی ہے اور اس کو اس کی تعلیم کے مطابق نبی اور رسول مستقل ناسخ شریعت مانتی ہے۔کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو معاذ اللہ منسوخ کہتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت میں مرزا کا نام لینا ضروری سمجھتی ہے۔

دوسری پارٹی خواہ اپنی چالاکی کی وجہ سے کہ مسلمان ایسے شدید کفر سے فوراً متنفر ہو جائیں گے یا اپنی کم فہمی کی وجہ سے مرزا کی تصریحات کے خلاف اسے صاحب شریعت اور ناسخ القرآن نہیں مانتی لیکن مرزا کے نبی اور رسول ہونے کا بلکہ دیگر انبیاء سے افضل ہونے کا اعتقاد رکھتی اور ظاہر کرتی ہے۔

تیسری پارٹی اس کو مسیح موعود اور مہدی و امام کہتی ہے۔نبی اور رسول کا لفظ بھی اس کے لیے استعمال کرتی ہے مگر یہ کہہ کر کہ لغوی اور مجازی امتی نبی ہے، ایسے نہیں جیسے پہلے انبیاء گذرے ہیں۔

بقیہ ردقادیانیت میں مولانا بٹالوی کا کردار

مرزا نے اپنے اشدّ اور نامی مخالفین میں مولانا محمد حسین بٹالوی اور مولانا احمد اللہ امرتسری کے پہلو بہ پہلو مولانا ثناء اللہ امرتسری کا نام بھی لکھا ہے۔

(فتنہ قادیانیت : ۷۱)

مرزا قادیانی مولانا بٹالوی سے اس قدر خائف تھا کہ وہ ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو ایک اشتہار اپنے مریدوں کو مخاطب کر کے نکال چکا تھا کہ ہماری جماعت میں سے کوئی شخص مولوی محمد حسین بٹالوی یا ان کے گروہ کے آدمیوں سے کسی قسم کی گفتگو یا بحث مباحثہ نہ کرے نہ کسی قسم کا کوئی سروکار رکھے۔

(مجدد اعظم ۶۰۵ جلد اول)

رد قادیانیت کے سلسلہ میں مولانا محمد حسین بٹالوی کی خدمات بہت زیادہ ہیں۔

راقم نے چند ایک واقعات کا ذکر کر کے عوام الناس اور اہل علم کو توجہ دلائی ہے کہ آج کل بعض الناس صرف مولانا اور اہل حدیث سے بغض و کینہ رکھتے ہوئے ان کی خدمات کا اعتراف نہیں کرتے جبکہ اس دور کے تمام اہل علم نے مولانا حسین بٹالوی کو اس تحریک کی سرکوبی کا امام تسلیم کیا ہے۔ بلکہ رئیس قادیان کا مصنف بھی ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ

الہامی صاحب نے ایک بیان میں نہ صرف مولانا محمد حسین بٹالوی کے قبول مرزائیت کی پیش گوئی کو دہرایا ہے بلکہ منشی الٰہی بخش اکاؤنٹینٹ مرحوم کو بھی اپنے دام تزویر کا شکار بنانے کی اطلاع دی ہے۔لیکن ظاہر ہے الہامی صاحب کا یہ وار بھی خالی گیا۔ان دونوں حضرات نے نہ صرف قبول مرزائیت سے اعراض کیا بلکہ مرزائیت کا پستہ لینے کی بجائے الٹا اخیر دم تک مرزائیت کے جسم پر چرکے لگائے اور الہامی صاحب کے سینہ پر مونگ دلتے رہے۔تردید مرزائیت مولانا محمد حسین بٹالوی کا دن رات کا مشغلہ تھا۔

(رئیس قادیان ص ۱۳۳ ج ۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کی جھوٹی نبوت کے سو برس

بشمول تحریک 1953ء و 1974ء

محسن فارانی حفظہ اللہ

مرزا قادیانی کی جھوٹی مجددیت اور جعلی نبوت:

یہ صرف برطانوی ہند میں انگریزوں کی سرپرستی میں ممکن ہوا کہ ایک شخص نے پہلے مجدد، مہدی اور مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا اور پھر ۱۹۰۱ء میں اس نے اپنی نبوت کا ابلیسی جال پھیلانا شروع کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو مسندِ نبوت پر فائز کر کے جہاد کی منسوخی کا اعلان کر دیا اور یہ عین انگریزوں کے منشا کے مطابق تھا جو مسلمانوں کے جذبۂ جہاد سے بہت پریشان تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی مسلمانانِ برصغیر نے جہادی جذبے کے ساتھ لڑی تھی اور مسلم علماء نے انگریزوں کے خلاف جہاد کے فتوے دیے تھے۔ اگرچہ انگریزوں نے غدار ریاستی حکمرانوں اور سکھوں کی مدد سے بغاوت کے مراکز، میرٹھ دہلی، لکھنؤ، کانپور، جھانسی وغیرہ پر دوبارہ تسلط جما لیا تھا مگر ان کے خلاف تحریکِ جہاد کی لو دھیمی نہیں پڑی تھی، بالخصوص صوبہ سرحد میں مجاہدین مسلسل برسرِ پیکار رہے، چنانچہ تحریک جہاد کے حامیوں کی ملک بھر میں پکڑ دھکڑ ہوتی رہی اور گرفتار شدگان کو حبس دوام بہ عبور دریائے شور (کالا پانی) کی سزائیں دی جاتی رہیں۔

جہاد ۱۸۵۷ء کے دوران میں مرزا غلام احمد کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے اپنے ۵۰ مسلح شہ سواروں کے ساتھ انگریزوں کو دہلی فتح کرنے میں مدد دی تھی اور اس کے صلے میں گورنر کے ہاں کرسی نشین بنے تھے۔ یوں مرزا غلام احمد کا خاندان انگریزوں کا جدّی پشتی وفادار (بلکہ خوشامدی) تھا، چنانچہ جب قادیان میں جھوٹی نبوت کا بیج پھوٹا تو اس پودے کو انگریزوں ہی نے سینچ کر پروان چڑھایا۔ برطانوی سرکار کی سرپرستی میں کاذب غلام احمد قادیانی نے تقریر و تحریر کے ذریعے اپنے جھوٹے افکار اور پراگندہ خیالات کا پرچار شروع کیا تو بہت سے جہلاء اس کے دامِ فریب میں پھنستے چلے گئے جبکہ مسلمانوں کی عظیم اکثریت نے قادیان کی جھوٹی نبوت کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔

۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد کی وفات پر اس کے پیروکاروں نے حکیم نور الدین کو خلیفۃ المسیح الاول ٹھہرا کر اس کی بیعت کی۔ اس کے بعد ۱۹۱۴ء میں مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد نے جھوٹی نبوت کی خلافت سنبھالی تو قادیانی امت میں پھوٹ پڑ گئی اور مولوی محمد علی کی قیادت میں ایک گروہ نے الگ ہو کر دعویٰ کیا کہ ''مرزا غلام احمد نبی تھا نہ کبھی اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ رسول اللہ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو مہدی آخر الزمان تھا اور مسیح محمدی تھا (یعنی وہ عیسیٰ جو امت محمدیہ میں آنے والے ہیں)''۔ یہ محض ایک فریب اور دھوکا تھا جس کا مقصد عامۃ المسلمین کو مرزا غلام احمد اور اپنی جماعت سے مانوس کر کے خود کو اور مرزا کو مسلمان ثابت کرنا تھا جبکہ اس ملحد نے اپنی تقریروں اور کتابوں میں جگہ جگہ نہ صرف ''نبی'' بلکہ ''رسول'' اور ''صاحبِ شریعت رسول'' ہونے کے بلند بانگ دعوے کیے، لہٰذا علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے کہ ''جو شخص مرزا غلام احمد کو بلا تردد و تذبذب کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نبیٔ کاذب کے خلاف پہلا فتویٰ تکفیر:

۱۳۰۱ھ/۱۸۸۴ء میں جب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ابلیسی عقائد کی تبلیغ کے لیے لدھیانہ گیا اور اس نے وہاں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تو مولانا محمد لدھیانوی (رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے دادا) نے مرزا قادیانی کے مستقبل کے ارتدادی عزائم کو بھانپ کر اس کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ تکفیر صادر کیا۔ مولانا محمد لدھیانوی اور ان کے بھائیوں مولانا عبداللہ اور مولانا عبدالعزیز نے مرزا قادیانی کی کتاب ''براہین احمدیہ'' کو دیکھا تو اس میں کفریہ کلمات کے انبار در انبار پائے۔ تب ان تینوں بھائیوں نے فتویٰ دیا:

''یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق اور ملحد ہے۔ (اس) مدعیِ نبوت کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ یہ شخص بحکم مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ یا رشتہ ناتا کرنا جائز نہیں۔ اس کے عقائد کو تسلیم کرنے والا بھی مرتد ہو جاوے گا۔''

(فتاویٰ قادریہ، بحوالہ نقیب ختم نبوت، ملتان، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ / جون ۲۰۰۸ء)

اس دوران میں جن علمائے اہل سنت نے مرزا قادیانی کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا، ان میں مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نام نمایاں ہیں۔ مولانا بٹالوی نے مرزا کذاب کو مناظروں میں شکست دی۔ مرزا کی پیشین گوئی کہ مولانا بٹالوی قادیانی ہو جائیں گے، باطل ثابت ہوئی۔ انہوں نے بیس اقتباسات مولانا سید نذیر حسین دہلوی کو بھیجے جنہوں نے اپنے فتوے میں لکھا کہ ''مسلمانوں کو چاہیے ایسے دجال کذاب سے احتراز کریں''۔ (اس وقت ابھی مرزا کذاب نے دعوائے نبوت نہیں کیا تھا) مرزا نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق پیشین گوئی کی کہ وہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا لیکن وہ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود زندہ رہا۔ اس پر مرزا احمد کی خوب درگت بنی تو اس نے ''انجام آتھم'' اور ''اعجاز احمدی'' لکھ کر دل کی بھڑاس نکالی اور مولانا ثناء اللہؒ اور دیگر علماء کے بارے میں بدزبانی کی۔ مرزا کذاب نے مولانا ثناء اللہ کے متعلق بھی پیشین گوئیاں کر ڈالیں۔ پہلی پیشین گوئی اس وقت جھوٹی نکلی جب مولانا ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ گئے جبکہ مرزا دعویٰ کر چکا تھا کہ وہ قادیان ہرگز نہیں آئیں گے۔

دوسری پیشین گوئی میں مرزا صاحب نے کہا تھا کہ ''اگر وہ (مولانا ثناء اللہ) اس چیلنج پر مستعد ہوئے کہ کاذب، صادق سے پہلے مرجائے تو وہ ضرور پہلے مریں گے۔''

اس کے بعد مرزا جی (کاذب) اس جہاں بے ثبات سے بصد حسرت ویاس گزر گئے جبکہ مولانا امرتسری ان کے بعد چالیس برس زندہ رہے۔ اس طرح اردو مضمون اور عربی قصیدے کے مقابلے میں بھی مرزا صاحب ہی نے پسپائی اختیار کی اور ان کی پیشین گوئی باطل ثابت ہوئی۔

مجلس احرارِ اسلام اور امیر شریعت:

۱۹۲۹ء میں قائم ہونے والی مجلس احرار اسلام کے دوسرے بانی رہنما مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری شروع ہی سے قادیانیت کے خلاف شمشیر بکف تھے۔ انھوں نے ۱۹۱۶ء میں امرتسر میں مرزا بشیر الدین محمود کے ایک جلسے میں کھڑے ہو کر اسے للکارا تھا اور حدیث مبارکہ میں تحریف کرنے پر سرِ عام ٹوکا تھا جس کی تاب نہ لا کر مرزا بشیر الدین کو فرار ہوتے ہی بنی تھی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے قادیانیت شکن جہاد میں ان کے خلوص وشغف کو دیکھ کر ہی علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ نے ۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین کے سالانہ جلسے میں انہیں قادیانیت کے فتنے کی روک تھام کے لیے ''امیرِ شریعت'' مقرر فرمایا اور اس موقع پر پانچ سو سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زیادہ علماء کرام نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

تحریک آزادی کشمیر، قادیانی خلیفہ اور علامہ اقبال رحمہ اللہ:

۱۹۳۱ء میں جموں وکشمیر کے ہندو ڈوگرہ مہاراجہ کے مظالم کے خلاف مسلمانانِ کشمیر میں بغاوت کی چنگاری سلگ اٹھی تو مہاراجہ نے ظلم وستم کی انتہا کردی، چنانچہ کشمیری مسلمانوں کی دادرسی کے لیے ۲۵ جولائی کو ہندوستان کے مسلمان رہنما شملہ میں اکٹھے ہوئے اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی، جس کے ارکان میں علامہ اقبال، خواجہ حسن نظامی اور مولانا محمد اسماعیل غزنوی بھی شامل تھے۔لیکن بدقسمتی سے کشمیر کمیٹی کا صدر مرزا بشیر الدین محمود قادیانی اور جنرل سیکرٹری عبدالرحیم درد قادیانی کو منتخب کرلیا گیا، چنانچہ مرزا بشیر الدین نے یہ تاثر دینا شروع کیا کہ ان کی صدارت میں اس کمیٹی کے قیام سے گویا ہندوستان بھر کے مسلم اکابر بن نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلک پر مہرِ تصدیق ثبت کردی ہے۔اس پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا داؤد غزنوی اور چودھری افضل حق پر مشتمل ایک وفد نے ۸۔اگست ۱۹۳۱ء کو علامہ اقبال سے ملاقات کر کے انہیں کشمیر کمیٹی میں شمولیت کے خطرات سے آگاہ کیا، چنانچہ اگلے روز مسلمانانِ کشمیر سے اظہار یکجہتی کے لیے علامہ اقبال کی صدارت میں ایک نمائندہ اجلاس منعقد ہوا جس میں علامہ نے کشمیر کمیٹی سے اپنی علیحدگی کا اعلان کیا۔دریں اثناء مجلس احرارِ اسلام نے کشمیری مسلمانوں کے لیے ہندوستان گیر تحریک چلائی۔اس عظیم تحریک کے دوران مجلس احرار کے پچاس ہزار کارکن گرفتار اور انیس مجاہدینِ احرار شہید ہوئے۔اس تحریک کے نتیجے میں مرزا بشیر الدین قادیانی ۷۔مئی ۱۹۳۳ء کو کشمیر کمیٹی سے مستعفی ہو گئے اور ان کی جگہ علامہ محمد اقبال کشمیر کمیٹی کے صدر بنائے گئے لیکن قادیانی سازشوں کے باعث علامہ اقبال نے بھی جون ۱۹۳۳ء میں کمیٹی کی صدارت سے استعفادے دیا۔

قادیان میں احرار کا داخلہ:

قادیان (ضلع گورداسپور) میں مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے انگریز آقا کی سرپرستی میں اپنی سٹیٹ قائم کر رکھی تھی۔قادیانیوں کا اپنا عدالتی نظام قائم تھا۔پولیس ان کی کنیز تھی۔تجارت اور خرید وفروخت پر ظالمانہ ٹیکس عائد تھے اور وہاں مسلمانوں کی زندگی اجیرن تھی۔۶۔اکتوبر ۱۹۳۳ء کو شہر میں قادیانیوں نے احرار کے دو کارکنوں پر ظلم وتشدد کیا۔اس پر مجلس احرار نے قادیانیوں کے شر وفساد کے سد باب کے لیے قادیان میں اپنا دفتر کھول دیا اور ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے وہاں پہنچ کر قادیانیت شکن خطاب فرمایا۔وہیں ایک قادیانی نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔انھی دنوں وائسرائے نے مسلمانوں کی سیٹ پر چودھری ظفر اللہ قادیانی کو اپنی ایگزیکٹو کونسل میں لینے کا فیصلہ کیا۔مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی قیادت میں احرار وفد نے وائسرائے سے مل کر اس نامزدگی کے خلاف احتجاج ریکارڈ کرایا لیکن وائسرائے نے اسے درخورِ اعتنا نہ جانتے ہوئے چودھری ظفر اللہ کو ایگزیکٹو کونسل میں شامل کرلیا۔اس پر احرار نے ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں احرار کانفرنس منعقد کی۔اس کانفرنس میں سید حسین احمد مدنی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا ظفر علی خاں اور مولانا ظہور احمد بگوی نے بھی شرکت کی۔اس موقع پر ۲ لاکھ مسلمانوں کے مجمع کے سامنے سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے جوشعلہ بار تقریر کی، اس پر بوکھلا کر قادیانیوں نے ان کے خلاف مقدمہ درج کرادیا۔۲۰۔اپریل ۱۹۳۵ء کو مجسٹریٹ نے انہیں چھ ماہ قید بامشقت کی سزا سنائی، تاہم سیشن جج جی ڈی کھوسلہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی سماعت ہی میں ان کی ضمانت پر رہائی کا حکم دے دیا اور پھر ۶ جون کو اپنے تاریخی فیصلے میں امیر شریعت کے جرم کو محض اصطلاحی قرار دیتے ہوئے انہیں تا برخواستِ عدالت قیدِ محض کی سزا سنائی۔اس فیصلے نے قادیانیت کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیے۔

جھوٹی نبوت کا تعاقب:

ستمبر اور نومبر ۱۹۳۵ء میں دو بار قادیانیوں نے اپنے اخبار ''الفضل'' کے ذریعے قادیان میں احرار رہنماؤں کو دعوت مباہلہ دی مگر دونوں بار قادیانی گماشتے میدان میں آنے کی جرأت نہ کر سکے۔اس پر احرار نے ۱۸ نومبر کو مباہلہ کی تاریخ مقرر کر دی۔تب پنجاب حکومت قادیانیوں کی مدد کو پہنچی اور اس نے احرار رہنماؤں کے قادیان میں داخلے اور نماز جمعہ کی ادائیگی پر پابندی عائد کر دی۔ اس غیر شرعی پابندی کو توڑتے ہوئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری جمعہ ۶ دسمبر کو قادیان پہنچے تو انہیں گرفتار کر لیا گیا اور تین ماہ قید سخت اور پچاس ہزار جرمانے کی سزا سنائی گئی۔۳ جنوری ۱۹۳۶ء کو قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے قادیان پہنچنے پر ڈپٹی مجسٹریٹ نے انہیں ۶ ماہ قید اور ایک ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی، تاہم ۵ جنوری کو حکومت نے قادیان میں نمازِ جمعہ پر عائد کی گئی پابندی ہٹا لی تو سابق قادیانی مبلغ مولانا لال حسین اختر اور دیگر رہنما قادیان تشریف لے گئے اور نمازِ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر شریعت کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء کو مجلس احرار اسلام نے ہندوستان کی مسلم جماعتوں اور انجمنوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانی ارکان کو نکال باہر کریں، چنانچہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس مطالبے پر صاد کیا اور احرار انجمن کے سالانہ اجلاس میں یہ قرارداد پیش کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ ''قادیانیوں'' کو بوجہ کفر انجمن حمایت اسلام سے خارج کر دیا جائے کیونکہ کوئی غیر مسلم انجمن کا رکن نہیں بن سکتا۔''

قادیانیوں کی بار بار کی اپیلوں پر ۳ جنوری ۱۹۳۷ء کو حکومت پنجاب نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے قادیان میں داخلے پر ایک سال کے لیے پابندی لگا دی، نیز فروری ۱۹۳۸ء میں قادیانی غنڈوں نے مسلمانانِ قادیان کے اہم ترین معاون حاجی عبدالغنی (رئیس بٹالہ و صدر مجلس احرار گورداسپور) کو شہید کر دیا۔

جولائی ۱۹۴۴ء میں مرزا بشیر الدین محمود نے مجلس احرار کے رہنماؤں کو قادیان میں آنے کا چیلنج دیا جس پر مجلس احرار نے ۲۷ تا ۲۹۔اکتوبر کو قادیان میں احرار کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا مگر اس سے پہلے ہی قادیانیوں نے ۴۔اکتوبر کو حکومت سے قادیان اور اس کے نواحی دس میل کے علاقے میں دفعہ ۱۴۴ لگوا دی جس پر ملک بھر کے اجتماعات میں احرار نے برطانوی حکومت کی قادیانیت نوازی کے خلاف احتجاج کیا۔دریں اثناء قادیان میں ''مسجد احرار'' اور دینی مدرسہ جامعہ محمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی بدولت وہاں قادیانی ارتدادی تبلیغ کا ریلا رک گیا۔احرار نے قادیان میں کھڈیاں بھی قائم کیں جس سے غریب مسلمان قادیانی معاشی تسلط سے خاصے آزاد ہو گئے۔

قادیانیوں کی پاکستان میں کمین گاہیں:

قیامِ پاکستان کی تحریک کے آخری مرحلے میں قادیانیوں نے اسے بہت نقصان پہنچایا۔۳۔جون ۱۹۴۷ء کو تقسیم برصغیر کے فیصلے کا اعلان ہوا اور اس کے لیے سرحدی کمیشن کا قیام عمل میں آیا۔قادیانی رہنما سر ظفر اللہ خان نے سرحدی کمیشن پنجاب کی کارروائی کے دوران میں گھناؤنا کھیل کھیلا اور قادیانیوں نے کمیشن کے سامنے خود کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں سے الگ ملت کے طور پر پیش کیا جس پر کمیشن کے ہندو نواز سربراہ لارڈ ریڈ کلف کے لیے ضلع گورداسپور کو بھارت میں شامل کرنے کا بہانہ مل گیا حالانکہ اس ضلع میں ہندوؤں اور سکھوں کی مجموعی آبادی ۴۹ فیصد تھی۔

یوں گورداسپور کی بھارت میں شمولیت سے اسے جموں وکشمیر میں داخل ہونے کا راستہ مل گیا جس کی بدولت بھارت اس ریاست کے بڑے حصے پر قابض ہونے میں کامیاب رہا اور آج وہ مقبوضہ کشمیر سے پاکستان کی طرف بہنے والے دریاؤں کا پانی روک کر پاکستان کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔

پاکستان بننے کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد (نام نہاد ''مصلح موعود'') اپنی ذریت کے ساتھ لاہور چلے آئے اور ۱۹۴۸ء میں پنجاب کے انگریز گورنر سر فرانسس موڈی کی مہربانی سے قادیانیوں کو چنیوٹ کے قریب ۱۰۳۴ ایکٹر زمین کوڑیوں کے مول الاٹ ہوگئی جسے ظل قادیان کی حیثیت سے ربوہ (اب چناب نگر) کا نام دیا گیا۔ یوں پاکستان کے وسط میں قادیانیوں کو اپنا ایک مضبوط مرکز قائم کرنے کا موقع مل گیا جبکہ سر ظفر اللہ کے بطور وزیر خارجہ تقرر سے قادیانیوں کو نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی قدم جمانے کے مواقع میسر آئے۔ یہی نہیں، پاکستان میں کمین گاہ میسر آتے ہی مرزا بشیر الدین نے اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھتے ہوئے پاک وہند کی تقسیم کے عارضی ہونے اور دونوں ملکوں کے پھر ایک ہو جانے کے الہامات جاری کیے، نیز آزاد کشمیر اور بلوچستان کو قادیانی صوبے بنانے کی کوششیں ہونے لگیں۔ دریں اثناء مجلس احرار اسلام نے جنوری ۱۹۴۹ء میں انتخابی سیاست سے دستبرداری اختیار کر لی اور ۱۹۵۰ء کے صوبائی انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان اس شرط پر کیا کہ مسلم لیگ کسی قادیانی کو انتخابی ٹکٹ نہیں دے گی۔ اس کے باوجود مسلم لیگ نے متعدد نشستوں پر قادیانیوں کو ٹکٹ دے دیے تو مجلس احرار نے قادیانی امیدواروں کے خلاف بھرپور مہم چلائی، چنانچہ کوئی قادیانی کامیاب نہ ہو سکا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء:

مئی ۱۹۵۲ء میں وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں نے قادیانیوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اسلام کو ایک سوکھے درخت اور قادیانیت کو خدا کے لگائے ہوئے پودے سے تشبیہ دے کر اپنے خبثِ باطن کا مظاہرہ کیا۔ انھی دنوں مرزا بشیر الدین نے امت مرزائیہ سے مخاطب ہو کر کہا: ''اے میرے باوا کی اولاد! ۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے۔ احمدیت (مرزائیت) کے ہر مخالف کو مجبور کر دو کہ وہ احمدیت کے سامنے جھک جائے اور ہتھیار ڈال دے۔'' اس پر مجلس احرار اسلام نے صورتِ حال کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے مختلف مکاتبِ فکر کے علمائے کرام کا اجلاس ۳۔ جون ۱۹۵۲ء کو کراچی میں طلب کیا۔ اس اجلاس میں حسب ذیل تین مطالبات پیش کیے گئے جو آگے چل کر تحریک تحفظِ ختم نبوت کا منشور ٹھہرے:

① قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

② چودھری ظفر اللہ خاں کو وزیر خارجہ کے عہدے سے سبکدوش کیا جائے۔

③ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

۱۳۔ جولائی ۱۹۵۲ء کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے برکت علی محمڈن ہال لاہور میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد کی جس میں پنجاب کے جید علماء ومشائخ کے علاوہ کراچی سے مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا عبدالحامد بدایونی اور سید سلیمان ندوی نے خصوصی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرکت کی۔کنونشن میں درج ذیل حضرات پر مشتمل ایک مجلس عمل تشکیل دی گئی:

① مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری ② مولانا امین احسن اصلاحی ③ ماسٹر تاج الدین انصاری ④ شیخ حسام الدین ⑤ مولانا عبدالحلیم قاسمی ⑥ مولانا محمد طفیل ⑦ مولانا محمد بخش مسلم ⑧ مولانا داؤد غزنوی ⑨ مولانا عطاء اللہ حنیف ⑩ مولانا غلام دین ⑪ مولانا نصر اللہ خاں عزیز ⑫ حافظ کفایت حسین ⑬ مولانا نورالحسن بخاری ⑭ صاحبزادہ فیض الحسن ⑮ مظفر علی شمسی ⑯ مولانا عبدالغفور ہزاروی ⑰ علامہ علاء الدین صدیقی ⑱ مولانا اختر علی خاں ⑲ مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش۔

مجلس عمل کے تحت پورے ملک میں جلسے منعقد ہو رہے تھے مگر قادیانیوں کے زیر اثر حکومت دھڑا دھڑ گرفتاریوں اور مقدمات کے ذریعے اس مسئلے کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء کو ملتان میں پولیس نے تحفظ ختم نبوت کے جلسے پر تشدد کیا اور اگلے روز احتجاجی جلوس پر فائرنگ کر کے چھ افراد کو شہید اور درجنوں کو شدید زخمی کر دیا۔اس پر ملتان میں بارہ دن ہڑتال رہی۔۶ اگست ۱۹۵۲ء کو مجلس عمل کے ایک وفد نے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین سے کراچی میں ملاقات کی مگر وزیر اعظم نے ان کے مطالبات کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔دریں اثناء احرار رہنماؤں کے تبلیغی دوروں کے نتیجے میں جولائی۔اگست میں ۱۱۵ قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا۔۳۔اکتوبر ۱۹۵۲ء کو حکومتی قادیانیت نوازی کے خلاف پنجاب میں ''یوم احتجاج'' منایا گیا۔

خواجہ ناظم الدین کا عذر لنگ:

۱۶ تا ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء کو کراچی میں مجلس عمل کا کنونشن منعقد ہوا جس میں تمام مکاتب فکر کے ۲۸ سرکردہ علماء نے شرکت کی۔کنونشن نے اپنی قراردادوں میں اپنے مطالبات تسلیم کرانے کے لیے راست اقدام اور قادیانیوں کا مکمل مقاطعہ کرنے کا اعلان کیا، نیز وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین سے استعفے کا مطالبہ کیا۔پھر ۲۲ جنوری کو مولانا عبدالحامد بدایونی کی قیادت میں مجلس عمل کے ایک وفد نے خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔اس ملاقات میں ظفر اللہ خان کے سوا تمام ارکان کابینہ بھی شریک ہوئے۔خواجہ صاحب نے مجلس عمل کے مطالبات کی منظوری سے قاصر ہونے کا عذر کیا اور کہا کہ اگر میں قادیانیوں کے خلاف آپ کا مطالبہ مان لوں تو امریکہ ہمیں ایک دانہ گندم نہیں دے گا۔

۱۶ فروری ۱۹۵۳ء کو وزیر اعظم سرگودھا اور اسی شام لاہور آئے تو یہاں مکمل ہڑتال رہی۔مجلس عمل نے اپنے مطالبات کی منظوری کے لیے تیس روزہ الٹی میٹم دے رکھا تھا۔اس کے اختتام پر ۲۱ فروری کو مجلس عمل کے نمائندہ وفد نے اتمام حجت کے لیے خواجہ ناظم الدین سے کراچی میں آخری ملاقات کی جو بے سود رہی۔اس وفد میں مولانا سید سلیمان ندوی، احتشام الحق تھانوی، مفتی محمد شفیع، مولانا اختر علی خاں اور مولانا عبدالحامد بدایونی شامل تھے۔۲۵ فروری کو مجلس عمل نے راست اقدام اور سول نافرمانی کا فیصلہ کر لیا۔مگر ۲۶ فروری کی شب دفتر احرار کراچی سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ابوالحسنات قادری، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا لال حسین اختر، تاج الدین انصاری اور مولانا عبدالحامد بدایونی گرفتار کر لیے گئے۔اس پر کراچی میں ہڑتال ہوئی اور بڑی تعداد میں لوگ گرفتار ہوئے۔اس کے ردعمل میں احتجاجی جلسوں، جلوسوں اور ہڑتالوں کا ملک گیر سلسلہ شروع ہو گیا۔۲۸ فروری کو دفتر احرار (لاہور) سے ۲۸ رضا کاروں کا دستہ مولانا غلام دین کی قیادت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفتاریاں پیش کرنے کے لیے ایک لاکھ افراد کے جلوس کے ہمراہ روانہ ہوا۔چیئرنگ کراس پہنچا تو پولیس نے روکا جہاں رضا کاروں نے گرفتاریاں دیں۔یکم مارچ کو مولانا احمد علی لاہوری ۳۲ رضا کاروں کے ہمراہ گرفتار کر لیے گئے۔اس روز ہائیکورٹ کے قریب، مال روڈ اور چیئرنگ کراس پر بھی بڑی تعداد میں گرفتاریاں پیش کی گئیں جنہیں ٹرکوں میں سوار کر کے لاہور سے میلوں دور لے جا کر چھوڑ دیا گیا۔۲ مارچ کو چیئرنگ کراس پر شدید لاٹھی چارج ہوا۔لوگ بڑی تعداد میں زخمی ہوئے اور ایک سو کے لگ بھگ رضا کار گرفتار کر لیے گئے۔اگلے روز بھی سینکڑوں رضا کاروں کی گرفتاری عمل میں آئی۔اس روز فوج باغ جناح میں پہنچ گئی اور عملاً شہر کرفیو کی زد میں آ گیا۔

شمع نبوت کے پروانوں کا خون:

۴ مارچ کو چوک دالگراں (لاہور) میں پرامن جلوس پر اندھا دھند لاٹھی چارج کیا گیا۔ڈی ایس پی فردوس شاہ نے ایک بوڑھے شخص کو زدوکوب کرنا شروع کیا تو اس کے گلے میں حمائل قرآن شریف نیچے گر پڑا۔بد بخت ڈی ایس پی نے قرآن مجید کو پاؤں سے ٹھوکر ماردی (نعوذ باللہ)! توہین قرآن کے اس واقعے نے پورے شہر میں غم وغصہ کی لہر دوڑا دی۔جب ڈی ایس پی فردوس شاہ طاقت کے نشے میں چوک مسجد وزیر خان پہنچا تو عوام نے مشتعل ہو کر توہین قرآن کے بدلے میں اس کے جسم کے پرخچے اڑا دیے۔لاہور میں کرفیو کے باوجود جلوس نکل رہے تھے۔پولیس ختم نبوت زندہ باد کہنے کے جرم میں محبانِ رسول پر ڈنڈے اور گولیاں برسا رہی تھی۔۵ مارچ کو گوالمنڈی میں دو پولیس افسروں نے مسلسل فائرنگ کر کے ان گنت افراد کو شہید کر دیا۔پورے شہر میں شہدائے ختم نبوت کے لاشوں کے ڈھیر لگ چکے تھے جنہیں ٹرکوں میں لاد کر چھانگا مانگا لے جا کر اجتماعی قبروں میں ڈال دیا جاتا اور اوپر تیل چھڑک کر آگ لگا دی جاتی۔ادھر سیکرٹریٹ اور ٹیلی گراف آفس کے ملازموں نے ہڑتال کر دی اور طلبہ تحریک کا ہراول دستہ بن گئے۔

آخر کار ۶ مارچ کو جنرل اعظم خاں نے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا۔مسجد وزیر خان تحریک کا مرکز تھی۔دو دن بعد فوج نے مسجد کا محاصرہ کر لیا۔مقررین خفیہ راستوں سے مسجد میں آ کر خطاب کرتے اور فوج کی آنکھوں میں دھول جھونک کر واپس چلے جاتے۔جب مسجد کی بجلی کاٹ کر پانی کی فراہمی بند کر دی گئی تو مسجد میں محصور رہنماؤں کے ایما پر رضا کاروں نے گرفتاری دے دی۔بعد میں مجلس عمل کے رہنما مولانا خلیل احمد قادری، مولانا بہاء الحق قاسمی اور مولانا عبدالستار نیازی بھی گرفتار کر لیے گئے۔اس تحریک میں دس ہزار سے زائد فرزندانِ اسلام ختم نبوت کی حفاظت کے جرم میں خاک وخون میں نہلا دیے گئے۔مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ ''قادیانی مسئلہ'' نامی کتابچہ شائع کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیے گئے اور ایک فوجی عدالت نے انہیں سزائے موت بھی سنا دی جو بعد ازاں اندرون ملک اور بیرون ملک شدید احتجاج ہونے پر عمر قید میں بدل گئی۔

تحریک کے خاتمے پر حکومت نے ایک عدالتی انکوائری کمیشن قائم کیا جس کے صدر جسٹس محمد منیر اور رکن جسٹس محمد رستم کیانی تھے۔جسٹس منیر نے اپنی رپورٹ میں اسلام دشمن خرافات کا ملغوبہ جمع کر کے دشمنان اسلام کی خوشی کا سامان مہیا کیا۔اگرچہ تحریک تحفظ ختم نبوت ریاستی جبر وقوت کے بل بوتے پر کچل دی گئی اور قادیانیوں کو مکمل تحفظ کے ساتھ کلیدی عہدوں پر برقرار رکھا گیا، تاہم شہدا کا خون رنگ لایا۔سر ظفر اللہ خاں کو وزارتِ خارجہ سے ہاتھ دھونے پڑے اور بالآخر اکیس برس بعد قادیانی (احمدی اور لاہوری) غیر مسلم قرار دیے گئے!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء:

۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۱ء پاکستان پر ایوب خانی اور یحییٰ خانی مارشل لاؤں کا تسلط رہا اور اس دوران میں قادیانی حکومت میں بہت دخیل رہے۔ ۱۹۷۰ء میں ایم ایم احمد مرزائی صدر یحییٰ خاں کا اقتصادی مشیر تھا جب مجاہد ختم نبوت محمد اسلم قریشی نے اسے اس وقت خنجر مارا جب وہ قائم مقام صدر کی حیثیت سے ایوان صدر میں داخل ہونے والا تھا۔ اس پر اسلم قریشی صاحب کو تقریباً تین چار سال قید کاٹنی پڑی۔ پھر بھٹو دور میں ۲۹ اپریل ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر اسمبلی نے مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا مگر پنجاب میں قادیانی اور دلیر ہو گئے۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سیر و سیاحت پہ نکلے ہوئے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ کی واپسی پر ٹرین ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رکی تو وہاں موجود قادیانی غنڈوں (خدام الاحمدیہ) نے ڈنڈوں اور ہاکیوں سے ان پر حملہ کر کے بہت سے طلبہ کو شدید زخمی کر دیا۔ یہ تشدد اس لیے کیا گیا کہ چند روز پہلے ان طلبہ نے ربوہ سے گزرتے ہوئے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ قادیانیوں کی اس دہشت گردی پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ سید عطاء المحسن بخاری گرفتار کر لیے گئے۔ چنیوٹ میں مجاہد عبدالرشید کو ایک مرزائی نے گولی مار کر شہید کر دیا۔ انہی دنوں قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کے سلسلے میں نجی بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا جس پر ۲۸ ارکان اسمبلی کے دستخط تھے۔ قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود تھے۔ ان کے ایما پر قائد ایوان وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے سانحہ ربوہ پر غور اور قادیانی مسئلے پر سفارشات مرتب کرنے کے لیے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دیا اور سرکاری طور پر بل وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کیا۔ سپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں کی صدارت میں معزز ایوان اسمبلی میں قادیانی مسئلے پر بحث شروع ہو گئی۔ قادیانی (احمدی) اور لاہوری گروپوں نے اپنے اپنے محضر نامے پیش کیے۔ قادیانی گروپ کے محضر نامے کے جواب میں ''ملت اسلامیہ کا مؤقف'' نامی محضر نامہ تیار کیا گیا۔ مولانا محمد یوسف بنوری کی قیادت میں مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا محمد حیات، مولانا تاج محمود اور مولانا عبدالرحیم اشعر نے حوالوں کی تدوین کا کام کیا۔ مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق نے ان حوالوں کو ترتیب دے کر ایک خوبصورت کتاب مرتب کر دی۔ سید انور حسین نفیس کی قیادت میں کاتب حضرات نے اسے لکھنا شروع کیا۔ جتنا حصہ لکھ لیا جاتا، اسے مولانا مفتی محمود، چودھری ظہور الٰہی اور مولانا شاہ احمد نورانی سن لیتے اور مناسب ترمیم و اضافہ کے بعد اسے پریس بھیج دیا جاتا۔ چند روز میں یہ محضر نامہ تیار ہو گیا تو اسے مولانا مفتی محمود نے ایوان میں پڑھا۔ اس میں لاہوری گروپ کے محضر نامہ کے جوابات بھی اجمالی طور پر آ گئے تھے۔ قادیانی گروپ کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو قومی اسمبلی میں اپنا زبانی مؤقف پیش کرنے یا سوالات کے جوابات و جرح کے لیے بلایا گیا۔ ۵ تا ۱۰ اور ۲۰ تا ۲۴ اگست کل گیارہ روز مرزا ناصر احمد قادیانی پر جرح ہوئی۔

۲۷، ۲۸ اگست کو لاہوری گروپ کے صدر الدین، عبدالمنان عمر اور مسعود بیگ پر جرح ہوئی۔ ۵، ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے بحث کو سمیٹا۔ ان کا ارکان اسمبلی کے سامنے دو روز مفصل بیان ہوا۔ اس تمام کارروائی سے یہ ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے نام نہاد خلفاء کے نزدیک ہر وہ مسلمان جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا، دائرہ اسلام سے خارج ہے اور بقول مرزا بشیر احمد پسر غلام احمد قادیانی وہ ''کافر بلکہ پکا کافر'' ہے (کلمۃ الفصل ص: ۱۱۰) حتیٰ کہ مرزا ناصر احمد نے ایوان قومی اسمبلی میں بڑے اکھڑپن سے کہا کہ ''غیر احمدیوں میں کوئی حقیقی مسلمان موجود نہیں اور کوئی غیر احمدی شخص حقیقی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔'' جبکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے علانیہ کہا تھا کہ ''ہمارا اللہ، ہمارا نبی، ہمارا قرآن، ہماری نماز، ہمارا حج، ہمارا روزہ، ہماری زکوٰۃ، غرض ہماری ہر چیز دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شواہد کی بنا پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کا فیصلہ کن اجلاس ہوا جس میں قادیانیوں کے بارے میں آئین پاکستان میں ترمیم کی گئی جس کی رو سے قادیانی (احمدی) اور لاہوری گروپ غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ترمیم کا متن درج ذیل ہے:

آئینِ پاکستان میں ترمیم کے لیے ایک بل:

ہرگاہ یہ قرینِ مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج اغراض کے لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔

لہٰذا بذریعہ ہذا حسبِ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:

① یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔

② یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین، جسے بعد ازیں آئین کہا جائے گا، دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین میں قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کئے جائیں گے۔

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی یعنی (۳) جو شخص حضرت محمد ﷺ، جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النّبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لیے مسلمان نہیں ہے۔

بیان اغراض و وجوہ:

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے۔اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا، جو حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران میں مولانا محمد اسلم قریشی کو رہا کر دیا گیا تھا۔انہیں ۷ فروری ۱۹۸۳ء کو مرزائیوں نے اغواء کر لیا۔ ۱۹۸۴ء میں تحریک ختم نبوت نے مولانا اسلم قریشی کیس میں قادیانیوں کے ''خلیفۃ المسیح الرابع'' مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ کیا تو اس کی نیندیں حرام ہوگئیں۔اور وہ ملک چھوڑ کر لندن بھاگ گیا۔

۱۶۔اگست ۱۹۸۴ء کو وفاقی شرعی عدالت نے فیصلہ دیا کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا، دھوکہ باز، بے ایمان اور کافر تھا۔'' اس سے پہلے ۸ ستمبر ۱۹۷۶ء کو ڈیرہ غازی خاں میں مقدمہ دائر کیا گیا تھا کہ مرزائی آئین پاکستان کی رو سے کافر قرار دیے جا چکے ہیں، لہٰذا یہ اسلامی شعائر نہیں اپنا سکتے، چنانچہ فاضل سول جج سید سلطان احمد شاہ نے حکم امتناعی جاری کر دیا۔ آخر کار ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ضیاء الحق حکومت نے ''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' نافذ کیا جس کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت قادیانی اسلامی اصطلاحات کسی بھی صورت میں استعمال نہیں کر سکتے۔اس آرڈیننس کے نفاذ میں وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات راجہ محمد ظفر الحق نے بھرپور کردار ادا کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہم مرزائیت کو کیا سمجھتے ہیں؟

علماء، مشاہیر اور مفکرین کی آراء

محمد عمر حیات حفظہ اللہ

انسانیت کے لیے قادیانیت کا وجود ایک زہر، ایک غلاظت اور ایک ناسور سے کم نہیں۔مخبرِ صادق جناب محمد عربی ﷺ نے اپنی امت کو اپنی حیات ظاہری میں فتنہ انکار ختم نبوت سے آگاہ کر دیا تھا۔ یقیناً مرزا قادیانی انہی تیس دجالوں اور کذابوں میں سے ایک ہے جن کا ذکر احادیث رسول ﷺ میں آیا ہے۔ اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے اعلان ختم نبوت کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کے جھوٹا ہونے کے لیے کسی بھی گواہی کی ضرورت نہیں۔اس کے جھوٹا ہونے کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شہادتیں ہی کافی ہیں.....لیکن قادیانی بازی گر قرآن وحدیث کی روح میں قطع وبرید کر کے مرزا قادیانی کی نبوت کا جواز مہیا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ زندگی کے مختلف گوشوں کے سرکردہ افراد کی قادیانیت کے بارے میں آراء پیش کرتے ہیں۔ یہ آراء یا تو ان قادیانی چکمہ بازوں کی طبع زاد ہوتی ہیں اور یا ان افراد کے بیانات کو توڑ مروڑ کر اور انہیں جھوٹ کا خوشنما لباس پہنا کر عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تاکہ قادیانیت کے زہر کو عوام کے قلوب میں اتارا جا سکے۔ہم نے اس خطرناک قادیانی حملے کا دندان شکن جواب دینے کے لیے زندگی کے مختلف طبقات کے اہم افراد کی آراء کو اکٹھا کیا ہے تاکہ عوام تک یہ بات پہنچ سکے کہ ان سرکردہ افراد نے قادیانیت کو کیا جانا ہے، کیا پہچانا ہے اور پھر اپنے عمیق تجربے کو کن الفاظ کی زبان دی ہے۔ یہ مضمون ایک ایسا آئینہ ہے، جس میں مسلمان عوام اور قادیانیت کے چنگل میں پھنسے ہوئے قادیانی، قادیانیت کا ''رخِ سیاہ'' دیکھ سکیں گے اور قادیانی بردہ فروشوں سے اپنے ایمان کی حفاظت کا سامان مہیا کر سکیں گے۔ (ان شاء اللہ)

امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ:

''مرزائیت کی تحریک جو مذہبی روپ میں نمودار ہوئی دراصل مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد فنا کرنے اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ایک خوفناک سازش ہے جو انگریزی دور حکومت میں تیار کی گئی۔''

(مرزائیت سیاسی تحریک، مذہبی بہروپ، از ابو مدثرہ)

ایم۔ایم عالم (ریٹائرڈ ائیر کموڈور):

''قادیانیوں نے ہمیشہ غداری کی ہے۔ یہ لوگ ملک اور قوم دونوں کے دشمن ہیں۔ میرے متعلق ان لوگوں نے افواہ اڑائی ہے کہ نعوذ باللہ میں قادیانی ہوں۔ میں ان (قادیانیوں) پر لعنت بھیجتا ہوں''۔

(ہفت روزہ ''لولاک'' فیصل آباد، جلد ۲۳، شمارہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۸ء)

ایم۔حمزہ:

''قادیانی اسلام قبول کر لیں یا اپنے محسن انگریز کے پاس چلے جائیں۔ختم نبوت کا مسئلہ چودہ سو سال قبل حل ہو چکا ہے۔'' (روزنامہ ''جسارت'' کراچی، ۳۰ جون ۱۹۷۴)

اسماعیل قریشی (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ):

''قادیانیوں کو جلسے کی اجازت دینا آئین اور قوانین کے منافی ہے۔قادیانیوں کی صد سالہ تقریبات تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا سبب بنیں گی'' (روزنامہ ''جنگ'' لاہور۔۲۰ مئی ۱۹۹۱)

اشتیاق احمد (نامور ناول نویس):

''مرزا غلام احمد قادیانی عیار ترین شخص تھا، جو تمام عمر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہا'' (مرزا غلام احمد قادیانی، از اشتیاق احمد)

آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ:

''مرزا قادیانی برطانوی اغراض کا روحانی بیٹا تھا۔'' قادیان'' مرزائیت کی جائے پیدائش، ربوہ اعصابی مرکز، تل ابیب کیمپ، لندن پناہ گاہ، ماسکو استاد اور واشنگٹن اس کا بینک ہے۔'' (ہفت روزہ ''چٹان'' اپریل ۱۹۷۴ء)

مولانا عبدالرحمٰن چیمہ حفظہ اللہ (شیخ الحدیث):

مرزائی نہ اللہ کے ساتھ مخلص ہیں، نہ اس کے رسول ﷺ کے ساتھ نہ اس کی کتاب کے ساتھ کہ اس نے ''خاتم النبیین'' کہا۔

اتاترک غازی مصطفےٰ کمال پاشا:

''میرے دوستو! اگر کوئی موقع آیا تو تم دیکھو گے کہ تحفظ ناموس اسلام کی راہ میں، میں سر کٹانے کے لیے مجاہدین کی صف اول میں شامل ہوں گا۔ تمہیں اجازت ہے کہ تم فرقہ ضالہ قادیانیہ کے استیصال کے لیے ہر ممکن اور جائز ذریعے اختیار کرو۔ میں تمہیں کامیابی کی نوید دیتا ہوں۔ وکان حقا علینا نصر المومنین (القرآن)

(''مرزائیت عدالت کے کٹہرے میں'' از جانباز مرزا، ص ۲۴۵)

احمد سعید اعوان (سابق وفاقی وزیر مملکت):

''مرزائی کافر ہیں اور ملک کے غدار ہیں۔ ان کی سرگرمیاں سخت مشکوک ہیں۔'' (ہفت روزہ ''لولاک'' جنوری ۱۹۷۶ء)

پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمہ اللہ:

''علاوہ ازیں مرزائی حضور علیہ السلام کے مدارج کو مرزا قادیانی کے لیے مان کر شرک فی النبوہ کے مرتکب ہوئے۔ جس طرح خداوند کریم کا شریک کوئی نہیں، اسی طرح محمد عربی ﷺ کی مثال بھی کوئی نہیں۔''

(''ایمان پرور یادیں'' از مولانا اللہ وسایا)

حامد میر (سینئر صحافی):

ضروری نہیں کہ ختم نبوت کے جہاد میں ہم منکرین کے جسمانی وجود کو مٹانے کا فوری آغاز کر دیں۔ سب سے پہلے فتنہ قادیانیت کا نظریاتی وجود مٹانا ہے، اس فتنے کا نظریاتی وجود پارہ پارہ کرنے کے بعد قادیانیوں کے خلاف عملی جہاد کا وقت آئے گا..... قادیانیت ایک ایسا فتنہ ہے جسے ختم کرنے کے لیے ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ یہ فتنہ پاکستان کی سلامتی کے علاوہ جہاد کشمیر کے لیے بھی ایک بڑا خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ کشمیر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی قابلِ غور ہے۔ (''جہاد ختم نبوت کے جانثار'' از محمد طاہر عبدالرزاق ص: ۱۴)

ڈاکٹر یونس بٹ (روزنامہ جنگ، لاہور):

مرزا قادیانی کے احسانات میں سے ہمیں صرف ایک ہی پکا پتہ ہے کہ وہ مر چکے ہیں۔ سُنا ہے وہ اپنی زندگی میں ہی مر گئے تھے۔ پیسہ نبوت تھا۔ ایک خاص جگہ پر تشریف رکھتے تو ان پر ''وحی'' اترتی، اسی جگہ پر انتقال فرمایا۔ دنیا میں جو جھوٹے نبی ہیں، وہ ان میں سب سے جھوٹے ہیں۔ (قادیانیت شکن، از محمد طاہر عبدالرزاق، ص ۱۶)

پروفیسر ساجد میر:

''قادیانی قطعی طور پر خارج از اسلام ہیں۔ یہ دنیا بھر کے علماء کا متفقہ فیصلہ اور آئین پاکستان کا حصہ ہے''۔

(روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور، ۲۸، دسمبر ۱۹۸۹ء)

پروفیسر غفور احمد:

''بلاشبہ دستور کی حد تک قادیانی مسئلہ تسلی بخش طور پر حل ہو گیا ہے۔ لیکن انتظامی لحاظ سے یہ مسئلہ پوری سنگینی کے ساتھ بدستور موجود ہے۔ قادیانی ملک کی کلیدی اسامیوں اور پالیسی ساز اداروں پر قابض

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ربوہ ابھی تک ان کی تحویل میں ہے۔ جب تک ان لوگوں کو ان کے مناصب سے الگ نہیں کیا جاتا اور ربوہ میں عام مسلمانوں کو رہنے کی اجازت نہیں دی جاتی، یہ مسئلہ موجود رہے گا اور کسی وقت بھی امن عامہ کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔''

(ہفت روزہ ''ایشیا'' لاہور، ۲۰ / اکتوبر ۱۹۷٤ء)

پروفیسر خورشید احمد:

''قادیانیت کے متعلق میرا ہمیشہ سے خیال ہے کہ اسے شعوری طور پر وہی قبول کرسکتا ہے جو یا تو اچھا خاصا غبی ہو یا پھر اسے کوئی مفاد اس طرف لے جائے'' (ماہنامہ ''اردو ڈائجسٹ'' دسمبر ۱۹۹۲ء)

پروفیسر قاری مغیث الدین شیخ (شعبہ ابلاغیات پنجاب یونیورسٹی لاہور):

''ملت اسلامیہ سے جھٹک دیے جانے کے باوجود قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جو اپنے غلیظ عقائد ونظریات کے ماتھے پر اسلام کا لیبل چپکائے رکھنے پر اصرار کرتا ہے، عالمی صیہونی تحریک کا آلہ کار، یورپ کا تربیت یافتہ اور اسرائیل نواز یہ گروہ دراصل اپنے مغربی آقاؤں کے مخصوص مقاصد و مفادات کی خاطر امت مسلمہ کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لیے مسلمانوں سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتا''۔

(ہفت روزہ ''لولاک''، ۱٤ اگست ۱۹۹۸ء)

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ:

''مرزائی مار آستین ہیں، جو دن رات وطن عزیز کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں۔ نظام اسلامی کے راستے میں انہوں نے جس طرح رکاوٹیں پیدا کیں، ان سے ہم باخبر ہیں۔ اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری ہم پر دوسروں سے زیادہ عائد ہوتی ہے۔ ہم نے اگر اس میں کوتاہی کی تو یاد رکھئے آئندہ نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔''

(ماہنامہ ''ضیائے حرم'' دسمبر ۱۹۷٤ء)

شیخ الحدیث مولانا عبدالستار الحماد:

قادیانی مرتد ہیں۔ اسلامی حکومت ان کے شبہات دور کرے اور انھیں توبہ کا وقت دے اور اگر پھر بھی نہ مانیں تو انھیں ختم کر دیا جائے۔ ابتدائی قادیانی اور موجودہ قادیانی ایک ہی حکم میں ہیں۔

(رپورٹر ضیائے حدیث: ۵/۵/۰۹)

جنرل محمد ضیاء الحق:

''قادیانیت کا وجود عالم اسلام کے لیے سرطان کی حیثیت رکھتا ہے اور حکومت پاکستان مختلف اقدامات کے ذریعے اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ اس سرطان کا خاتمہ کیا جائے۔ جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کے لیے یہ بات قابل فخر ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کیا اور دنیا کو اس کے فریب سے آگاہ کیا۔ ختم نبوت کا عقیدہ نہ صرف ملت اسلامیہ کے ایمان کا بنیادی نکتہ ہے، بلکہ پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کے دین اور رحمت کی تکمیل کا عالمی پیغام ہے۔'' (روزنامہ مشرق کوئٹہ ۱۰ اگست ۱۹۸۵ء)

جسٹس ملک غلام علی:

''قادیانیت ایک بارودی سرنگ ہے، جسے اسلام دشمن طاقتوں نے بڑی ہنرمندی کے ساتھ اس کی دیواروں کے نیچے بچھا رکھا ہے۔''

(ترجمان القرآن لاہور، جولائی ۱۹٤۷ء)

جنرل فضل حق (سابق گورنر سرحد):

''صدر پاکستان (جنرل ضیاء الحق) نے قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس جاری کر کے ایک جرأت مندانہ قدم اٹھایا ہے اور اسی طرح انہوں نے مسلم لیگ کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل کی ہے۔ اگرچہ قادیانیوں کو گزشتہ دور حکومت میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا لیکن دیگر قانونی ضروریات پوری نہ ہونے کی وجہ سے یہ ابھی تک نامکمل تھا۔ قادیانیوں کو اگرچہ دس سال قبل غیر مسلم قرار دیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک اسلامی روایات اور اداروں کو غلط طور پر استعمال کر رہے تھے اور خود کو مسلمانوں کے روپ میں ظاہر کر رہے تھے، لیکن اب یہ چور دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' ۸/نئی ۱۹۸٤ء)

چوہدری افضل حق رحمہ اللہ:

''مرزائیت عیسائیت کی توام بہن ہے۔ یہ تحریک انگریزی حکمت عملی کی آغوش میں پل کر بڑھی، پھلی اور پھولی ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تاریخ محاسبہ قادیانیت از پروفیسر خالد شبیر)

چوہدری محمد اسماعیل ایڈووکیٹ (چیئرمین انٹرنیشنل اسلامک ٹریبونل):

''یہودیوں کی طرح مرزائی بھی ایک منظم پارٹی ہے، جس کے سیاسی اور معاشی مفادات اکٹھے ہیں۔''

(ہفت روزہ ''لولاک'' جلد ۲۲ ، شمارہ ۴۰، ۲۷۔دسمبر ۱۹۸۵)

چوہدری غلام جیلانی:

''وہ اب تک اپنے مردے پاکستان میں امانتاً دفن کرنا پسند کر رہے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ اکھنڈ بھارت پھر بن جائے اور ان کے وارے نیارے ہو جائیں، لیکن ان شاء اللہ وہ روز بد کبھی نہیں آئے گا۔ قادیانی ایمان و اسلام سے تو محروم ہو چکے اور آخرت برباد کر چکے ہیں اور اب دنیا میں بھی ذلیل و خوار رہیں گے۔'' (ہفت روزہ ''ایشیا'' ۳۰۔جون ۱۹۷۴ء)

حضرت پیر مہر علی گولڑوی رحمہ اللہ:

''حجاز کے مبارک سفر مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی جو ایک صحیح صاحب کشف انسان تھے۔ جب ان کو میری آزاد اور بے باک طبیعت کا علم ہوا تو شدید اصرار اور تاکید سے فرمایا کہ چونکہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ ظاہر ہونے والا ہے، لہٰذا تم وطن واپس چلے جاؤ۔ اگر بالفرض تم خاموش بھی رہو گے تو بھی یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا اور اس طرح ملک میں آرام رہے گا۔ چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی امداد اللہ صاحب کے اس کشف کو مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ نے بھی خواب میں مجھے حکم دیا کہ یہ مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تو خاموش (بیٹھا) ہے۔'' (ملفوظات طیبہ ص ۱۲۶، ۱۲۷)

ہارون الرشید سینئر صحافی روزنامہ جنگ:

ختم نبوت کے مسئلے کو نظر انداز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کے پیکر میں بلکہ امت مسلمہ کے پیکر میں ہلاک کر دینے والے کینسر کو قبول کر لیا جائے۔ اگر امت نے ایک جعلی نبی کو اور استعمار کی حاشیہ برداری کرنے والی ذریت کو برداشت کر لیا تو وہ اس طرح کے دوسرے فتنوں کو بھی برداشت کرنے پر آمادہ ہو جائے گی۔ وہ غیرت و حمیت سے محروم ہو جائے گی۔ وہ اپنی ہستی، شناخت، شخصیت اور پہچان کھو دے گی اور کارگہ حیات میں اس کا کوئی جواز ہی باقی نہ رہے گا۔ اسلام کی ساری عمارت ختم نبوت پہ استوار ہے۔

(جہاد ختم نبوت کے جانثار ، از محمد طاہر عبدالرزاق ، ص ۲۴، ۲۵)

حضرت میاں شیر محمد رحمہ اللہ شرق پوری:

''حضرت مولانا میاں شیر محمد صاحب رحمہ اللہ شرق پوری نے ایک دفعہ مراقبہ کیا اور دیکھا کہ مرزا قادیانی کی شکل قبر میں باؤلے کتے کی ہے اور باؤلے پن کا اس پر دورہ پڑا ہوا ہے۔ اس کا منہ دم کی طرف ہے، بھونک رہا ہے اور گول چکر کاٹ رہا ہے، منہ سے پانی نکل رہا ہے اور بار بار اپنی دم اور ٹانگوں کو کاٹتا ہے۔ اس کشف کا فقیر نے ایک بزرگ کے سامنے ذکر کیا، فوراً تڑپ اٹھے۔ فرمایا خدا گواہ ہے۔ واقعتاً یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ مرزا کی حقیقت ایسی ہی ہونی چاہیے۔''

(تذکرۂ مجاہدین ختم نبوت از مولانا اللہ وسایا، ص ۱۵۲)

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ:

''جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے تو وہ کافر ہے، مرتد ہے۔ اور مرتد کی سزا شریعت میں قتل ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں حکومت ہوتی تو میں قادیانیوں کا فیصلہ شریعت کے مطابق کرتا، جس کی نظیر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قائم کی تھی۔ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ بالکل جائز ہے۔ ان کے ساتھ ہر قسم کا میل جول ختم کر دیا جائے۔''

(ماہنامہ ''ضیائے حرم'' دسمبر ۱۹۷۴ء)

حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمہ اللہ:

''مرزائیت کے نزدیک جہاد شرعاً حرام ہے۔ ادبیات مرزائیہ جہاد کے احساس کے لیے تباہ کن ہے۔ مرزائیت الہامات ربانی کی بنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اکھنڈ ہند کی خواہاں ہے۔اس کے نزدیک پاکستان کا قیام عارضی ہے۔'' (ہفت روزہ ''لولاک''فیصل آباد)

حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمہ اللہ:

''بے شک!اس فتنۂ قادیانیت کا استیصال (اجر وثواب میں) جہاد بالسیف سے کم نہیں''(سیرت مولانا محمد علی مونگیری رحمہ اللہ از سید محمد الحسنی،ص:۳۰۳)

طارق اسمٰعیل ساگر (روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور):

فتنہ قادیانیت جس تیزی سے ہماری بھولے بادشاہوں کی قوم میں سرایت کر رہا ہے،اس کی سرکوبی کرنا یوں تو ہر مسلمان کا فرض اولین ہے لیکن وائے افسوس کہ ہمارے بیشتر علماء صرف سیاست کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا چکے ہیں یا پھر مسلک اور نظریات کی جنگ میں اُلجھ کر اپنا اور امت مسلمہ کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

(قادیانیت کش ص ۲۸، از محمد طاہر عبدالرزاق)

پروفیسر محمد حسین آسی رحمہ اللہ:

دورِ حاضر میں اسلام کی سب سے بڑی دشمن اس مرزا قادیانی شیطان کی مرزائی امت ہے،لہٰذا اس پہلو سے اسلام کی سب سے بڑی خدمت اس شیطان کی شیطنت کو اور اس کی امت کے ناپاک منصوبوں کو منظر عام پر لانا ہے۔

(قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں۔از عرفان محمود برق ص ۲۲)

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیّب صاحب:

''قادیانی فرقہ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔دارالعلوم دیوبند تقسیم ملک سے برسہابرس پہلے بالاتفاق علمائے برصغیر ختم نبوت ﷺ کے بنیادی اور قطعی اسلامی عقیدہ سے انکار پر قادیانی فرقے کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دے چکا ہے۔'' (ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک،نومبر ۱۹۷۴ء)

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ:

''قرون اخیرہ کا سب سے بڑا فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور ہے۔'' (''قادیانی اور ان کے عقائد'' از مولانا منظور احمد چنیوٹی)

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ:

''مرزائیوں سے خبردار رہو،یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور حکومت پاکستان کو چاہیے کہ خان لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کرتے وقت انھیں ذہن میں رکھے۔انھیں پاکستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کا کوئی حق نہیں ہے۔'' (منیر انکوائری رپورٹ ص:۳۳۵)

حضرت مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ (بانی تبلیغی جماعت):

''قرآن وسنت، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم ،اقوال بزرگان دین اور تصریحات سلف صالحین رحمہم اللہ سے مسئلہ ختم نبوت ثابت ہے۔یہ ایک ایسا اجماعی عقیدہ ہے کہ اس کا منکر، دین اسلام کے بنیادی عقیدے کا منکر ہونے کے باعث تمام امت کے نزدیک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔مرزا قادیانی محروم القسمت شخص تھا۔اس کے پیروکاروں کو حق تعالیٰ شانہٗ ہدایت سے نوازیں کہ یہ کفر وگمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔انھیں ایمان ویقین کی دولت ونعمت سے آگاہ کرنا تمام مسلمانوں اور بالخصوص علماء ربانیین کا فرض ہے۔''

(دہلی میں علماء کرام کے اجلاس سے خطاب)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ:

''مرزا قادیانی کے دماغ وزبان کی مہار شیطان نے تھام رکھی تھی اور وہ مرزا کو منہ زور گھوڑے کی طرح جھوٹ کی وادیوں میں دوڑاتا تھا۔''

(دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد میں مولانا محمد علی جالندھری سے گفتگو)

حضرت مولانا عبدالوہّاب (تبلیغی مرکز رائے ونڈ):

''مرزا قادیانی کمبخت ایسا بدنصیب، کافر اور مردود تھا کہ وہ رحمت عالم ﷺ کی مسند پر قدم رکھنے کا مدعی تھا۔یہ سوچ آتے ہی مجھ پر سکتہ طاری ہو جاتا ہے کہ ابوجہل سے بڑے کافر بھی دنیا میں ہوئے ہیں۔''

شیخ الحدیث مولانا عبداللہ رحمہ اللہ (ساہیوال سے گفتگو):

''قادیانی ملک وملت کے دشمن، اسلام کے غدار اور انگریز کے لے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پالک بیٹے ہیں''۔(مولانا محمد شریف جالندھری کی تقریر سے اقتباس)

سلطان المناظرین مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ:

''مرزائیت مذہب کے قالب میں استعمار و سامراج کی آلہ کار تحریک ہے اور یہ ابتداء سے آج تک مغربی سامراج کی ایجنٹ رہی ہے اور اب بھی سامراج کی آلہ کار ہے۔''

(''قادیانی تحریک کا پس منظر'' از علامہ فتح پوری)

شاعر اسلام حفیظ جالندھری رحمہ اللہ:

''مرزائے قادیان اور ان کے ایجنٹوں کی تحریریں، تقریریں اور تبلیغیں تذویریت ہیں۔ ان تزویروں کا مقصد دنیائے اسلام پر ''یہود'' کی حکومت قائم کرنا ہے۔''

(قادیانی امت، از محمد شفیع جوش)

جناب حمید نظامی (چیف ایڈیٹر ''نوائے وقت''):

''غیر ممالک میں پاکستان کے ''سفارت خانے'' تبلیغ مرزائیت کے اڈے اور ان کے جماعتی دفاتر معلوم ہوتے ہیں۔''

(ماہنامہ ''صوت الاسلام'' ستمبر، اکتوبر ۱۹۸۵ء)

خواجہ غلام فرید رحمہ اللہ:

''مرزائی قادیانی کافر ہیں۔ ناری اور جہنمی ہیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔''

(''فوائد فریدیہ'' ص ۱۳، مضمون ''خواجہ غلام فرید'' ضیائے حرم، دسمبر ۱۹۷۴ء)

محمد طاہر عبدالرزاق (ادیب و مصنف کتب کثیرہ):

قادیانیوں کی طرف سے امام کعبہ، امام مسجد نبوی، مفسرین، محدثین، اولیائے امت، بزرگان دین، حافظ قرآن، شہدائے کرام، مجاہدین اسلام کو کافر، حرام زادے، کنجریوں کی اولاد اور جنگل کے سؤر لکھا اور کہا جا رہا ہے۔ (نعوذ باللہ) دُنیا کی کسی قوم نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اتنی غلیظ زبان استعمال نہیں کی۔

(ظالم کون، مسلمان یا قادیانی، از محمد طاہر عبدالرزاق، ص ۷)

ڈاکٹر اسرار احمد:

''قادیانی مسئلہ جو ہمارے جسد ملّی میں ناسور کی حیثیت رکھتا ہے، ایک نئے اور پیچیدہ تر مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ فتنہ اپنے سازشی کردار اور خاموشی لیکن انتہائی مہارت اور مشاقی کے ساتھ جسد ملت میں سرطان کے پھوڑے کی طرح جڑیں جمانے کے اعتبار سے پوری ملت اسلامیہ کی تاریخ میں منفرد مقام رکھتا ہے۔''

(قادیانی مسئلہ اور اس کا نیا اور پیچیدہ تر مرحلہ۔ از ڈاکٹر اسرار احمد)

ڈاکٹر عبدالقدیر خان:

''اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ عرصہ دراز سے قادیانی ملک کے اندر اور باہر یہودی لابی سے مل کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف بین الاقوامی سطح پر بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں۔ اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے مغربی ممالک کی طرف سے طرح طرح کی رکاوٹیں اور بے جا پابندیاں پیدا کر کے ہماری فنی ترقی کو مفلوج بنانے میں مشغول ہیں''۔

(ہفت روزہ ''چٹان'' جلد ۳۹، شمارہ ۳۲۳، اگست ۱۹۸۶)

ڈاکٹر عبدالباسط (ممتاز قانون دان):

''میں سمجھتا ہوں کہ قادیانی تحریک کبھی بھی مذہبی مسئلہ نہیں تھی۔ اس فتنے کی ابتداء برطانوی دور میں شعبہ جاسوسی سے ہوئی اور اس کا مقصد مسلمانوں کو فکری انتشار میں مبتلا کر کے برطانوی سامراج کو زوال سے بچانے کی تدابیر کرنا تھا۔''

(ہفت روزہ ''چٹان'' ۱۱۔جون ۱۹۸۴ء)

ڈاکٹر وحید عشرت:

''جہاں جہاں قادیانی ہیں، وہ استعماریت کے اغراض و مقاصد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے غدار اور مرتد ہیں''۔

(ہفت روزہ ''مہارت'' لاہور، ۱۳ تا ۱۹ فروز ۱۹۹۲ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر صہیب عبدالغفار حسن (دارالافتاء مکہ المکرمہ):

''قادیانیوں کا اسلام دشمن اور شرمناک سیاسی کردار سب مسلمانوں پر واضح ہے۔ اصل میں یہ ایک سیاسی تحریک ہے جس نے مذہبی روپ دھار رکھا ہے۔'' (ہفت روزہ ''لولاک'')

ڈاکٹر عبدالکریم غلاب (نامور مسلم سکالر مراکش):

''یہودیوں نے سنت نبوی ﷺ رسالت، اور وحی کے موضوعات پر جس قدر علمی اور تحقیقی بددیانتیاں کیں، قادیانیت ان کا بروز مجسم ہے'' (توفیق، منابت الصیہونیہ، بیروت ۱۹۳۱ء، جلد اول، ص ۲۳۰، بحوالہ ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور، ۹ فروری ۱۹۷۰ء)

ذوالفقار علی بھٹو:

''قادیانی اتنے خطرناک ہیں، اس کا احساس مجھے ان دو دنوں میں ہوا ہے۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ قادیانی مذہب کے لوگ اس قدر خوفناک ارادے رکھتے ہیں۔''

(مقالہ مولانا تاج محمود رحمہ اللہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۹۱ء از محمد ندیم)

ریٹائرڈ ائیر مارشل اصغر خاں:

''ہر صحیح العقیدہ مسلمان کی طرح میرا ایمان بھی ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں''۔ (ہفت روزہ ''لیل ونہار'' ص ۶، ایڈیٹر مجیب الرحمٰن شامی، ۲۲، تا ۲۹، جون ۱۹۷۴ء)

زیڈ اے سلہری:

''دراصل قادیانی ازم انگریزوں کی سنگینوں کی حفاظت میں پروان چڑھا۔ کسی آزاد مسلم معاشرے میں اس کا پنپنا ناممکن تھا۔ اس کا مقصد اسلام کی تعلیم کو مسخ کرنا تھا اور مغرب میں اس مذموم مقصد کے حصول کا ایک ہی ذریعہ قرار دیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات والا صفات کو گھٹایا جائے۔'' (ماھنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک، نومبر ۱۹۷۴ء)

سردار محمد عبدالقیوم خاں (صدر آزاد کشمیر):

''ہم آزاد کشمیر میں کوشش کر رہے ہیں کہ اس سرزمین کو قادیانیت کے فتنہ سے محفوظ رکھیں۔ وہاں انہوں نے بہت سازشیں کی ہیں۔ قادیانی پاکستان کی اہم شخصیتوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔'' (ہفت روزہ ''لولاک'' مارچ ۱۹۷۴ء)

عرفان محمود برق (سابق قادیانی):

دجال اعظم مرزا قادیانی جہنم مکانی کے تمام گناہوں اور کفریات کو احاطۂ تحریر میں لانا انسانی قلم کی دسترس سے باہر ہے کیونکہ مرزا قادیانی کی زندگی کا ہر لمحہ کفر تھا، اس کی ہر سانس سے زندیقیت پرورش پاتی، اس کی ہر ادا سے سنت نبوی ﷺ کی مخالفت جھلکتی، اس کی ہر سوچ ارتداد کو ہوا دیتی، اس کی نوکِ قلم ہر وقت خدا اور حبیب خدا ﷺ کے متعلق زہر اُگلتی، اُس کی زبان ہر لمحہ اسلام پر پھبتیاں کستی، اُس کے ہاتھوں کے ناخن ہر وقت گنبدِ خضریٰ پر جھپٹنے کے لیے تیار رہتے، اس کے بے ادب پاؤں ہمہ وقت شعائرِ اسلام کو روندنے کی دلخراش کوششیں کرتے، اور اس کی آنکھیں سدا خدا کے مقربوں کو گھورتی رہتیں۔

(قادیانی اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں، از عرفان محمود برق، ص ۹۵)

سید ریاض الحسن گیلانی (سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل):

''عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کی سزا موت ہے اور اسلامی مملکت میں یہ سنگین ترین جرم ہے، اس لیے اس جرم کے مرتکب کو سزا دینے کے لیے صرف حکومت کی مشینری کے حرکت میں آنے کا انتظار کرنا ضروری نہیں بلکہ کوئی مسلمان بھی اس سلسلے میں قانون کو ہاتھ میں لے سکتا ہے کیونکہ یہی شریعت کا حکم ہے'' (روزنامہ ''نوائے وقت'' کراچی، ۱۹، نومبر ۱۹۵۸)

سرسید احمد خاں:

''ان کی تصانیف میں نے دیکھیں۔ وہ اس قسم کی ہیں جیسا کہ ان کا الہام۔ یعنی دین کے کام کی، نہ دنیا کے کام کی''۔

(''تاریخ محاسبہ، قادیانیت'' از پروفیسر خالد شبیر، ص ۱۴۷، ۱۴۸)

شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ (اسیر مالٹا):

''جس شخص کے ایسے عقائد واقوال (قادیانی عقائد واقوال) ہوں، اس کے خارج از اسلام ہونے میں کسی مسلمان کو، خواہ جاہل ہو یا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم، تردُّد نہیں ہوسکتا۔لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ متبعین بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں۔''

(دارالعلوم دیوبند ختم نبوت نمبر ا، جون تا اگست ۱۹۸۷ء)

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ:

''مرزا غلام احمد قادیانی اسلام کے ایک قطعی عقیدہ (ختم نبوت) کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرتد اور زندیق ہے۔اور جو جماعت ان تصریحات پر مطلع ہو کر ان کو صادق سمجھتی رہے اور اس کی حمایت میں لڑتی رہے، وہ بھی یقیناً مرتد اور زندیق ہے، خواہ وہ قادیان میں سکونت رکھتی ہو یا لاہور میں۔'' (''الشہاب'' از مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ)

شاہ فہد (خادم الحرمین شریفین):

''سوئٹزرلینڈ کی قادیانی ایسوسی ایشن نے سعودی عرب کے شاہ فہد سے تحریری طور پر یہ مضحکہ خیز درخواست کی ہے کہ وہ ان کے مذہب کے سربراہ کو حج کے لیے سعودی عرب آنے کی دعوت دیں۔ایک خط میں، جو شاہ فہد سمیت سعودی عرب کے چند اعلیٰ حکام کو بھیجا گیا ہے، سوئٹزرلینڈ میں قائم قادیانیوں کی تحریک نے درخواست کی ہے کہ ان کے مذہبی رہنما کو، جو اس وقت ربوہ میں رہتے ہیں، سعودی فرمانروا کے سرکاری مہمان کی حیثیت سے دعوت دی جائے۔سوئٹزرلینڈ کے مسلم سفارت کاروں نے اس ضمن پر غصہ و ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۱۹ اگست ۱۹۸۲)

جب یہ درخواست شاہ فہد کے پاس گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ ''قادیانی جماعت کے سربراہ'' مرزا قادیانی ملعون'' کا طوق غلامی اتار کر، مسلمان بن کر آئیں تو دل و جان سے مہمانداری کریں گے، لیکن اگر مرزا قادیانی کا طوق غلامی پہن کر آنا چاہتے ہوں تو یاد رکھو کہ یہ سرزمین حجاز ہے، جو کچھ ہمارے پیش رو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور اس کی پارٹی کا حشر کیا تھا، وہی حشر ہم تمہارا کریں گے''۔اس جواب پر مرزائیوں کے اوسان خطا ہو گئے۔

(''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت'' از مولانا اللہ وسایا، ص ۲۳۰)

فضیلۃ الشیخ محمد عبداللہ بن سبیّل (خطیب و امام مسجد الحرم مکہ مکرمہ):

''اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی فرقہ، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مکر و فتنہ پردازی میں مصروف ہے اور اللہ کے مومن بندوں کا سخت ترین دشمن ہے''۔

(ہفت روزہ ''ختم نبوت'' انٹرنیشنل کراچی، ۸ جون ۱۹۸۴ء)

شیخ عبداللہ بن حسن (مفتی اعظم، رئیس القضاۃ مکہ مکرمہ):

''جو شخص دعویٰ نبوت کرے، اس کے کفر میں کوئی شک نہیں اور جو شخص اس کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرے یا اس کی تابعداری کرے، وہ مدّعی نبوت کی طرح کافر ہے اور اہل اسلام ان سے رشتہ و نکاح وغیرہ نہیں کر سکتے''۔(ہفت روزہ ''لولاک'' فیصل آباد)

شیخ ابوالیسر عابدین (مفتی اعظم جمہوریہ شام):

''چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتا، جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''خاتم النّبیین'' کی مخالفت لازم آتی ہے، نیز (یہ فرقہ ضالّہ) دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے، لہٰذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا، میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم''۔

(فتویٰ مفتی اعظم جمہوریہ شام، ۱۵۔اکتوبر ۱۹۵۷ء)

صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ رحمہ اللہ (آلو مہار شریف):

''کسی بھی قادیانی کو قتل کرنا رضائے الٰہی کا موجب ہے''۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت، صفحہ ۱۸۰)

علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ:

''تاریخ اسلام کا جس قدر میں نے مطالعہ کیا ہے، اسلام میں چودہ سو سال کے اندر جس قدر فتنے پیدا ہوئے ہیں، قادیانی فتنے سے بڑا خطرناک اور سنگین فتنہ کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔حضور نبی کریم ﷺ کو جتنی خوشی اس شخص سے ہوگی، جو اس کے استیصال کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے، اتنی خوشی کسی دوسرے شخص سے نہیں ہوگی، جو کوئی اس فتنے کی سرکوبی کے لیے اپنے آپ کو لگا دے گا، اس کی جنت کا میں ضامن ہوں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(''چراغ ہدایت'' از مولانا محمد چراغ، ص ۳۵)

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ:

''اسرائیل اور مرزائیت کا آپس میں گہرا ربط اور تعلق ہے اور مرزائیت اور اسرائیل دونوں ہی انگریز کی تخلیق اور سازش کا نتیجہ ہے یا نہیں۔ مرزائیوں کے معتقدات مسلمانوں کے عقائد کے سراسر خلاف ہیں۔'' (''اسلام اور مرزائیت، از علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ)

علامہ اقبال رحمہ اللہ:

''میں اس باب میں کوئی شک وشبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ یہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔''

(علامہ اقبال کا خط پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام ۲۱ جون ۱۹۳۶)

مفتی سعودیہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی):

''جو شخص یہ کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا ہے یا سولی چڑھا دیا گیا ہے یا وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے، جہاں عرصہ دراز کی زندگی کے بعد اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے اور آسمان پر نہیں اٹھائے گئے یا یہ کہ وہ دنیا میں آ چکے ہیں یا وہ خود نہیں آئیں گے، بلکہ ان کا مثیل آئے گا، کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں، میں اس فریضے کو ادا کروں گا، اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ آسمان سے نازل ہونے والا کوئی مسیح ہے۔ یہ سارے خیالات اللہ پر افترا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب (پر دلالت کناں) ہیں، یعنی ایسا کرنے والا شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا قرار دیتا ہے اور وہ شخص کافر ہے۔ ایسی باتیں کرنے والے شخص سے قرآن وسنت کے دلائل واضح کرنے کے بعد توبہ کا مطالبہ کرنا ضروری ہے۔ اگر وہ توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کرے تو بہتر ورنہ اسے کفر کی حالت میں قتل کر دیا جائے۔'' (فتویٰ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، نائب رئیس الجامعہ الاسلامیہ المدینہ المنورہ۔ ''قادیانیت عدالت کے کٹہرے میں'' از جانباز مرزا)

عطاالحق قاسمی:

''میرے نزدیک بدبخت انگریز نے ہندوستان میں اپنے غاصبانہ قبضے کو مضبوط کرنے اور اسلام سے اپنی ازلی دشمنی کے اظہار کے لیے جہاں اور بہت سے اقدامات کیے، وہاں مرزا غلام احمد کے گلے میں ''انگریزی نبوت'' کا طوق بھی ڈالا۔ چنانچہ موصوف نے مسلمانان ہند کو بے روح بنانے کے لیے پہلا کام یہ کیا کہ جہاد منسوخ قرار دے ڈالا تاکہ ہندوستان کے تخت وتاج کے وارث مسلمان انگریز کی غلامی کو مذہبی بنیادوں پر تسلیم کر لیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ موصوف نے انگریزوں کے جو قصیدے لکھے، وہ اتنے افسوسناک ہیں کہ انہیں پڑھتے ہوئے ایک آزادی پسند انسان کا خون کھولنے لگتا ہے۔''

(عطاء الحق قاسمی ''قادیانیت شکن'' ص ۱۰۹)

غلام مصطفےٰ جتوئی (سابق وزیراعظم):

''این پی پی ۱۹۷۳ء کے آئین کو قادیانیوں سے متعلق غیر مسلم اقلیت قرار دینے کو ترمیم سمیت تسلیم کرتی ہے''۔

(روزنامہ ''مشرق'' لاہور ۱۰ ستمبر ۱۹۸۶ء)

غلام حیدر وائیں (سابق وزیراعلیٰ پنجاب):

''مسلم لیگ کے دستور کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہونے کی وجہ سے مسلم لیگ کے باقاعدہ رکن نہیں بن سکتے۔ البتہ پاکستان کی دیگر اقلیتوں کے ورکر اس جماعت کے شریک رکن اسی صورت میں بن سکتے ہیں بشرطیکہ مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد اور نظریات اساس متفق ہوں۔''

(روزنامہ ''جنگ'' لاہور، ۸ نومبر/ ۱۹۸۶)

قائداعظم محمد علی جناح رحمہ اللہ:

جب کشمیر سے واپسی پر قائداعظم سے سوال کیا گیا کہ آپ کی قادیانیوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ''میری رائے وہی ہے جو علمائے کرام اور پوری امت کی ہے'' (یعنی وہ کافر اور مرتد ہیں۔)

(ہفت روزہ ''لولاک'' دسمبر ۱۹۷۱ء)

قدرت اللہ شہاب:

''کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ جنگ (۱۹۶۵ء) قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ ہے، اس لیے فوج ایک قادیانی افسر میجر جنرل اختر حسین ملک نے مقبوضہ کشمیر پر تسلط قائم کرنے کے لیے ایک پلان تیار کیا، جس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کوڈ نام ''جبرالڈ'' تھا۔صاحبان اقتدار کے لیے کئی افراد نے ان کی مدد کی۔ان میں مسٹر ایم۔ایم۔احمد سرفہرست بتائے جاتے ہیں، جو خود بھی قادیانی تھے اور عہدے میں بھی پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین ہونے کی حیثیت سے صدر ایوب کے نہایت قریب تھے۔جنرل اختر ملک نے اپنے پلان کے مطابق کارروائی شروع کی۔ایک بار میں نے نواب آف کالا باغ سے اس جنگ کے متعلق کچھ دریافت کرنے کی کوشش کی۔تو انہوں نے فرمایا: بھائی شہاب، یہ جنگ پاکستان کی ہرگز نہ تھی۔دراصل یہ جنگ اختر ملک، ایم۔ایم۔احمد، عزیز احمد اور نذیر احمد نے شروع کروائی تھی۔'' (جو سب قادیانی تھے۔ناقل)

(''شہاب نامہ'' از قدرت اللہ شہاب)

قاضی حسین احمد (سابق امیر جماعت اسلامی):

''قادیانیت کے مکمل خاتمے کے لیے تمام مکاتب فکر کے علماء کا اتحاد ناگزیر ہے۔انگریزوں نے مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خوف زدہ ہو کر قادیانیت کی بناء رکھی تھی اور اب تک روس، امریکہ اور برطانیہ اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔قادیانی گروہ پاکستان کے خلاف مسلسل تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔اس جماعت کے افراد مسلح افواج، نوکر شاہی اور صنعتی اداروں میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں، جو طاغوتی طاقتوں کے سیاسی اور معاشی مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں۔انگریز کا خود کاشتہ پودا آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔مرزائی چاہتے ہیں کہ کوئی طاقت ان کو مسلمانوں کے نام پر اقتدار پر بٹھا دے۔حکومت پاکستان ایرانی بہائیوں کی طرح پاکستان میں مرزائیوں کو خلاف قانون قرار دے''۔(روزنامہ ''نوائے وقت'' ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ:

''قادیانی مرتد، منافق ہیں۔مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرنا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے۔اس کا ذبیحہ محض نجس، مردار، حرام قطعی ہے۔مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے، وہ بھی کافر''۔

(احکام شریعت ''ص ۲۱، ۲۲، ۱۷۷)

مفتی محمد حسین نعیمی:

''قادیانی اپنے عقائد اور نظریات کے باعث مرتد ہیں۔ایسا شخص، جو اسلام کے بعد کافر ہو، مرتد ہوتا ہے، واجب القتل ہے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' لاہور، ۱۹۸۶ء)

مولانا رشید احمد گنگوہی:

مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے قادیانی دجال نبی کے کفر کا خوب چرچا کیا۔اور استفتاء تیار کر کے بیسوں علماء سے رابطہ قائم کیا۔آپ کے استفتاء کے جواب میں تمام علمائے ہندوستان نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی، جس میں اکابر دیوبند میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے رقم فرمایا:

''مرزا غلام احمد اپنی تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کی وجہ سے دجال، کذاب اور طریقہ اہلسنت و الجماعت سے خارج ہے۔''

(مولانا محمد حسین بٹالوی کے استفتاء کے جواب میں)

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ:

''اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں، ان میں قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے۔وہ تحریکیں یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت اسلامی کے خلاف، لیکن قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف ایک سازش ہے'' (قادیانیت ..... مطالعہ و جائزہ، از ابوالحسن ندوی)

مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ:

''مرزائی زندیق ہیں اور واجب القتل ہیں۔ہر مسلمان کو چاہیے کہ مرزا غلام قادیانی کے نام کے ساتھ لفظ ''کذّاب'' شامل کر دیا کرے، جو شخص کسی جھوٹے نبی کو قتل کر دے، اس کو ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔'' (منیر انکوائری رپورٹ، ص ۳۶۳)

مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ:

''جس طرح مسیلمہ کذّاب کو مسلمان سمجھنا کفر ہے، اسی طرح مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔دونوں میں کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق نہیں۔ بلکہ مسیلمہ قادیان، یمامہ کے مسیلمہ سے دجل اور فریب میں کہیں آگے نکلا ہوا ہے۔''

(''اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف'' از مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ)

مولانا محمد تقی عثمانی:

''ان لوگوں کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بالکل نئے دین کے پیرو ہیں، جو دشمنان اسلام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے'' (ماہنامہ ''البلاغ'' اگست ۱۹۷۴ء)

مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ:

''یہ لوگ پاکستان دشمن طاقتوں کے آلہ کار ہیں اور ان تمام کی خواہش ہے کہ پاکستان کا نام صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔ حکومت کو بروقت آگاہ کرنا ہم اپنا ملی وملکی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اور حکومت پاکستان کو خبردار کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک دشمن اور باغی جماعت کو فی الفور خلاف قانون قرار دیا جائے۔'' (روزنامہ ''نوائے وقت'' ۱۲ جون ۱۹۹۱)

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ:

''مسیلمہ کذّاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے مدعیان نبوت مع اپنی رعیت قطعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جو انھیں کافر نہ کہے، وہ بھی کافر ہے''۔

(عقیدہ ختم نبوت اور اسلام'' از ضیاء الرحمٰن فاروقی)

میجر (ریٹائرڈ) محمد امین منہاس:

''انگریزوں نے اسلام اور فلسفہ جہاد سے خوفزدہ ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کو پلانٹ کیا، جس نے جہاد کو حرام قرار دیا''

(''نوائے وقت'' لاہور، یکم فروری ۱۹۹۳ء)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ:

''متنبّی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کا کفر وزندقہ ایک ثابت اور کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ پاکستان اور عالم اسلام کے لیے قادیانیت کا وجود ایک سرطان ہے۔''

(قادیانی امت'' از مولانا محمد شفیع جوش)

محترمہ بے نظیر بھٹو:

''قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترمیم ملک کی منتخب اسمبلی میں اتفاق رائے سے منظور ہوئی تھی، اس لیے وہ ترمیم درست ہے اور اسے ختم نہیں کیا جائے گا۔'' (روزنامہ ''جنگ'' ۱۹۸۷)

محمد خان جونیجو (سابق وزیراعظم):

''ختم نبوت کے منکرین (قادیانیوں) کے خلاف پوری قوت سے کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ توہین ختم نبوت نہیں کی جائے گی۔ ختم نبوت کے منکرین اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا خاتمہ کرنے کے لیے حکومت پاکستان نے کئی مؤثر کارروائیاں کی ہیں۔ اس سلسلے میں اسلامی دنیا کو پاکستان سے تعاون کرنا چاہیے۔''

(ایڈووکیٹ رپورٹ، ۲۷، نومبر ۱۹۸۵ء، روزنامہ ''جنگ'' لاہور روزنامہ ''امروز'' لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۸۵)

میاں نواز شریف:

''حضور اکرم ﷺ کی شان میں کسی گستاخی پر کوئی بڑی سے بڑی سزا بھی کم ہے۔'' (روزنامہ ''نوائے وقت'' ۲۰ مئی ۱۹۹۱)

مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ:

''یہ فتنہ صرف مذہبی فتنہ نہیں بلکہ ایک سیاسی فتنہ بھی ہے۔''

(ہفت روزہ ''لولاک'' مارچ ۱۹۴۷ء)

مولانا فضل الرحمٰن:

''انگریز مسلمانوں کو اپنا مضبوط ترین دشمن سمجھتا تھا۔ اس نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے فرقہ بندی (کا بیج ڈالا) اور جہاد کے جذبے کو ختم کرنے کے لیے فتنہ قادیانیت کو جنم دیا۔ مرزا قادیانی اپنے عقائد کے لحاظ سے غلاظت اور گندگی کا ڈھیر تھا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ ''لولاک'' ۲۵، اپریل ۱۹۸۶ء)

مولانا شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ:

''مرزائیت ، یہودیت کی گود میں پروان چڑھ رہی ہے اور پاکستان میں تل ابیب کا ایجنٹ ربوہ ہے۔اس کی معرفت وہ جو چاہتے ہیں کرواتے ہیں..... مذہب کا تو ان لوگوں نے لبادہ اوڑھ لیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بڑی خطرناک سیاسی تحریک ہے اور یہ صیہونیت کی ایک ذیلی تنظیم ہے جو مسلمانوں کے اندر رہ کر مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کر رہی ہے۔''

(ارشادات نورانی'' از ضیاء المصطفیٰ قصوری)

ملک محمد قاسم:

''پاکستان مسلم لیگ ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہے۔اس کا ایمان ہے، جو کوئی اس عقیدے پر ایمان نہیں رکھتا، وہ مسلمان نہیں''۔

(ہفت روزہ ''لیل ونہار'' ایڈیٹر مجیب الرحمٰن شامی، جولائی ۱۹۷۴ء)

میاں طفیل محمد (سابق امیر جماعت اسلامی):

''قادیانی پاکستان میں کئی بار حکومتوں کا تختہ الٹنے کی سازش کر چکے ہیں۔پنڈی سازش کیس کا میجر نذیر، ظفر اللہ قادیانی کا رشتے دار تھا۔'' (روزنامہ 'جسارت'' کراچی ۲۹، جون ۱۹۷۴ء)

مولانا سمیع الحق (سینیٹر):

''قادیانیت ایک اسلام دشمن جماعت ہے۔اگر اس واقعہ کا سختی سے نوٹس نہ لیا گیا تو اس سے نہ صرف اہل پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کو شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

(ہفت روزہ ''چٹان'' ۱۶/ اگست ۱۹۸۶ء جلد ۳۹، شمارہ ۳۱)

مولانا طاہر القادری:

''مرزا قادیانی ایک مراقی مریض ہے کہ جو منہ میں آتا ہے، بکتا چلا جاتا ہے۔ان احمقوں اور جاہلوں کو کیا کہئے کہ جو ان ''ہذیانات'' کو الہام و وحی سمجھے ہوئے ہیں اور اس قسم کے خرافات پڑھ کر بھی مرزائے قادیان کی عزت کرتے ہیں اور اس کی ذات سے ان کی عقیدت میں کمی نہیں آتی۔یہ کفر وضلالت کا وہ آخری درجہ ہے جہاں ذہن وقلب سے حق شناسی اور اچھے برے کے جاننے پہچاننے کی تمیز سرے سے جاتی رہتی ہے۔یہاں تک کہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے۔''

(''قادیانیت'' از طاہر القادری)

مجیب الرحمٰن شامی:

''مرزائیت کیا ہے، اور اس کا مقصد کیا ہے؟ بدقسمتی سے ہمارے ہاں اسے محض ایک مذہبی ٹولہ سمجھا گیا ہے لیکن درحقیقت یہ ایک سیاسی تحریک ہے، ایسی تحریک جس کا مقصد اکھنڈ بھارت کا قیام اور برصغیر میں سامراجی مفادات کی نگہداشت ہے۔''

(ہفت روزہ ''لیل و نہار'' ۲ تا ۸ جون ۱۹۷۴ء)

محمد صلاح الدین (مدیر ہفت روزہ ''تکبیر''):

''میں مولوی ہوں نہ مولانا، مفتی نہ کوئی عالم دین، لیکن بحمد اللہ خدا کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے ایک ادنیٰ امتی کی حیثیت سے جھوٹی نبوت کے کسی بھی دعوے کے تار و پود بکھیرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہوں۔مجھے قادیانیت مذہب کے جھوٹے ہونے پر مباہلہ یا مناظرہ کا چیلنج قبول ہے۔علمی چیلنج دینے والے کی حیثیت داعی کی اور جسے چیلنج دیا جائے، اس کی حیثیت مدعا کی ہوتی ہے۔آپ (مرزا طاہر احمد) میدان مباہلہ یا مقام مناظرہ کا تعین فرمالیں، تاریخ اور وقت مقرر کر دیں، میرے اخراجات، آمد و رفت کا بندوبست فرما دیں۔یہ ممکن نہ ہو سکے تو مجھے مطلع کر دیں، میرے دینی بھائی اس کا بندوبست کر دیں گے۔میں حاضر ہو کر انشاء اللہ آپ پر آپ کی اصلیت اور اصل حقیقت واضح کر دوں گا اور سچی اور آخری نبوت پر بتوفیق الٰہی ایسی گواہی دوں گا کہ آپ کی جعلی، ظلی یا بروزی نبوت، منطق و استدلال کی عدالت میں اپنا مقدمہ چند منٹ بھی قائم و برقرار نہ رکھ سکے گی۔پھر جو بھی نزول عذاب کا مستحق ہوگا، خدا کی پکڑ سے بچ کر نہ جا سکے گا، کیونکہ ان بطش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربك لشديد (بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے)۔''

(ہفت روزہ ''تکبیر'' ۲۳، فروری ۱۹۸۹ء)

مولانا اشرف علی تھانوی:

''ایسے عقائد کا معتقد کتاب اللہ کی بنیادوں کو منہدم کرنے والا، سنت رسول اللہ ﷺ کو خاک میں ملانے والا اور اجماع مسلمین کا مقابلہ کرنے والا ہے۔''

(مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے'' مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کا علماء سے استفتاء)

مولانا محمد اجمل خان:

''بہرحال مرزا قادیانی آنجہانی کے عقائد کفریہ کے واضح ہونے کے بعد ہر غیرت مند مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تحریری اور تقریری طور پر مرزائیت کے خلاف جہاد کرے اور مسلمانوں کے ایمان بچانے کی پوری کوشش کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کرے۔''

(''قادیانیت ہماری نظر میں'' ص ۲۶)

مولانا حاجی ابوداؤد محمد صادق:

''اور مرزا قادیانی کے متعلق یاد رکھئے کہ وہ صرف ختم نبوت کے انکار ہی کی وجہ سے مرتد نہیں، بلکہ اس ڈبل کفر کے علاوہ بھی اس کے اور بیسیوں کفریات ہیں۔ لہٰذا قادیانی اور کسی مدعی نبوت کو نبی ماننا، اپنا امام و پیشوا جاننا تو درکنار، ایسوں کو ادنیٰ مومن سمجھنا اور ان کے کفر میں شک کرنا بھی اسلام سے خارج کر دیتا ہے''۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

(ہفت روزہ ''رضوان'' ۷ تا ۲۸ اگست ۱۹۵۲ء جلد ۵، شمارہ ۲۹)

مولانا ظفر علی خاں رحمہ اللہ:

''جہاں تک مرزا قادیانی کا تعلق ہے، ہم اس کو ایک بار نہیں، ہزار بار دجال کہیں گے۔ اس نے حضور ﷺ کی ختم المرسلینی پر اپنی نبوت کا ناپاک پیوند جوڑ کر ناموس رسالت پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے۔ اس عقیدے سے میں ایک منٹ کے کروڑویں حصے کے لیے بھی دستکش ہونے کو تیار نہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال تھا، دجّال تھا، دجال تھا۔ میں اس سلسلے میں قانون انگریزی کا پابند نہیں۔ میں قانون محمدی ﷺ کا پابند ہوں۔''

(''تحریک ختم نبوت'' از آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ'' ص ۶۸، ۶۹)

مولانا عبدالستار خاں نیازی (وفاقی وزیر مملکت برائے مذہبی امور):

مرزائی جہاں کہیں بھی موجود ہے، کفر کا ایجنٹ ہے۔ اسلام کے خلاف جاسوس ہے۔ مرزا قادیانی نے خود کہا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں اور انگریز کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت ہے۔ مرید کہا کہ انگریز کے دور میں ہمیں وہ امن و امان نصیب ہوا ہے جو ہمیں مکے اور مدینے میں بھی نہیں مل سکتا''۔ قادیانیوں نے بغداد کے سقوط پر گھی کے چراغ جلائے تھے۔

(ہفت روزہ ''ختم نبوت'' مارچ ۱۹۷۴ء)

نواب زادہ نصر اللہ خاں:

''میں مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک سب کو کاذب سمجھتا ہوں''۔

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی، ۴۱ جولائی ۱۹۶۹، ص ۸ ماہنامہ ''المنبر'' فیصل آباد، جمادی الاول ۱۳۸۹ھ)

نذیر احمد غازی (اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب):

''یہ انتہائی ظلم کی بات ہے کہ قرآن مجید حضرت نبی آخر الزماں ﷺ پر نازل ہونے والی اکثر آیات مبارکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے چوری کر کے اپنے نام کے ساتھ منسوب کر لی ہیں۔ اگر قادیانیوں کو ان کے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دی جائے تو اس سے نہ صرف معاشرے میں ہیجان پیدا ہوگا بلکہ اخلاقیات بھی تباہ ہو جائیں گی''۔

(روزنامہ ''نوائے وقت'' ۲۳ مئی ۱۹۹۱ء)

نذیر ناجی:

''علمائے کرام تو مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کرنے کے مطالبات، عقائد کے حوالے سے کرتے ہیں، لیکن پاکستان کے دفاع کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان لوگوں سے چوکس رہا جائے۔ یہ کچھ بھی نہ کرتے ہوں تو بھی ان سے محتاط رہنے کی یہی وجہ کافی ہے کہ ان پر اسرائیل اور بھارت کی حکومتیں مہربان ہیں''۔

(کالم ''سویرے سویرے'' روزنامہ ''نوائے وقت'' ۱۵/ جنوری ۱۹۸۸ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت پر علامہ اقبالؒ کی تنقید

ڈاکٹر عبدالغنی فاروق حفظہ اللہ

بین الاقوامی سامراج کے سب سے بڑے نمائندے انگریز استعمار نے امتِ مسلمہ کو مستقل طور پر انتشار و نفاق میں مبتلا کرنے کے لیے مختلف حربے اختیار کیے۔ان میں ایک انتہائی خطرناک سازش ایک نئی نبوت کا اجرا تھا۔اس کے لیے پنجاب کے ایک غیر متوازن ذہن کے ایک شخص غلام احمد قادیانی (۱۸۴۰۔۱۹۰۸ء) کو آلۂ کار بنایا گیا جو بدقسمتی سے اردو،عربی اور فارسی زبانوں کا ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم سے بھی آگاہ تھا،مگر شہرت و ناموری کے مرض میں بری طرح مبتلا اور صحیح معنوں میں نفسیاتی مریض تھا۔مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا اور ۱۹۰۱ میں باقاعدہ نبوت کا اعلان کیا اور انگریزوں نے اس کی ہر طرح سے حمایت کی۔دراصل موصوف کا خاندان پشتوں سے انگریزوں کا نمک خور تھا۔اور اس کا برملا اعتراف اس نے متعدد مقامات پر کیا۔اپنی ''کتاب البریہ'' کے آغاز میں ''اشتہار واجب الاظہار'' میں لکھتا ہے:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیرخواہ ہے۔میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیرخواہ آدمی تھا،جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسانِ پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکارِ انگریزی کو مدد دی تھی۔یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکارِ انگریزی کی امداد میں دیے تھے۔ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حاکم سے ان کو ملی تھیں،مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں،مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں، ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔پھر والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدماتِ سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے گذر پر مفسدوں کا سرکارِ انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکارِ انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔'' (روحانی ۱۳/۱۴۶ قادیانیت ص ۲۲)

دوسرے مقامات پر بھی مرزا قادیانی کھلم کھلا اپنے آپ کو انگریزوں کا وفادار اور اطاعت گذار ثابت کرتا ہے۔متعلقہ اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنتِ انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعتِ جہاد اور سرکارِ انگریزی کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔میں نے اپنی کتابوں کو تمام ممالکِ عرب،مصر،شام اور روم تک پہنچا دیا ہے۔میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیحِ خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں،ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''

(تریاق القلوب ص۱۵،روحانی ۱۵/۱۵۵ قادیانیت ص ۱۱۷)

''شہادت القرآن'' کے آخر میں لکھتا ہے:

''میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا رہا ہوں،یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں:ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے اور دوسرے اس سلطنت کی کہ جس نے امن قائم کیا ہو۔جس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سائے میں پناہ دی ہو۔سو وہ سلطنت حکومتِ برطانیہ ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص ٤، و روحانی ٦/٣٨٠ (قادیانیت ص ١١٨)

لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے نام ایک درخواست (۲۴ فروری ۱۸۹۸ء) میں لکھتا ہے:

''دوسرا امر قابلِ گذارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت، خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کا دور کر دوں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات ۱۱/۳ قادیانیت ص ۱۸۸)

چونکہ انگریزوں کو سب سے زیادہ خطرہ مسلمانوں کے جذبۂ شہادت اور جوشِ جہاد سے تھا، لہٰذا مرزا قادیانی نے یہ جذبہ ختم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔کہتا ہے:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔''[5]

(قادیانیت ص ۱۲۱ مجموعہ اشتہارات ۱۹/۳)

غرض بے شمار تحریروں میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو انگریز کا نہایت فرمانبردار، نیاز مند ثابت کیا ہے۔اپنے آپ کو ''انگریزوں کا خود کاشتہ پودا'' اور اپنی جماعت کو انگریزوں کی ''نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور موروثی مراحمِ گورنمنٹ'' کے الفاظ و تراکیب سے موسوم کیا ہے۔وہ انگریزی استعمار کو ''سایہ الٰہیہ'' اور دولتِ دین پناہ'' قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو نہایت جوش و خلوص کے ساتھ اس کی محکومی و غلامی کا مشورہ دیتا ہے۔یہی نہیں، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے بیٹے (اور جانشین) بشیر الدین محمود نے برملا اور دوٹوک انداز میں ہر اس شخص کو کافر اور جہنمی قرار دیا جو مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لاتا، (بحوالہ قادیانیت ص ۹۰) امتِ محمدی کے خلاف ان کے بغض کا اندازہ بشیر الدین محمود کے اس فتوے سے کیا جا سکتا ہے کہ ''غیر احمدی'' بچے کا بھی جنازہ پڑھنا درست نہیں۔'' (ص ۹۳)

غرض قادیانیت ایک ایک معاملے میں امتِ مسلمہ سے الگ اور متخالف امت کی حیثیت اختیار کر گئی اور مرزا بشیر الدین محمود نے ۱۹۳۱ء میں برملا اعلان کیا کہ ان کا امتِ مسلمہ سے ذاتِ خداوند، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یعنی ایک ایک جزو میں اختلاف ہے۔یہی سبب ہے کہ قادیانیوں کو امتِ مسلمہ کے ہر نقصان پر خوشی ہوتی ہے اور ہر کامیابی پر وہ پریشان و ملول ہوتے ہیں۔پہلی جنگِ عظیم میں ترکی کی شکست پر قادیان میں جشن منایا گیا۔(منیر انکوائری رپورٹ ص ۲۰۹ بحوالہ اقبال اور قادیانی ص ۳۴) اور عالمِ اسلام کے سب سے بڑے دشمن اسرائیل میں قادیانی مشن قائم ہے۔

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتدا میں قادیانیت اور قادیانیوں کے بارے میں علامہ اقبال کا طرزِ عمل خاصا نرم تھا اور مسلمان سمجھ کر ہی ان سے معاملہ کرتے رہے، مگر جب قادیانیت کی حقیقت ان پر آشکار ہو گئی اور انہیں شرحِ صدر ہو گیا کہ یہ ''نبوت'' سرتاپا استعمار نواز ہے اور مسلمانوں میں نہ صرف افتراق و نفاق پیدا کر رہی ہے بلکہ ان کی انقلابی روح کو ختم کرنے کی سازش میں مصروف ہے تو ۱۹۳۳ء میں انہوں نے اس کے خلاف علمِ جہاد بلند کر دیا اور ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء کو قادیانیت کے خلاف ایک بھرپور اور جامع بیان جاری فرمایا جو ہندوستان کے تقریباً سارے انگریزی اور اردو اخبارات نے شائع کیا۔اس میں علامہ مرحوم نے مثالیں دے کر ثابت کیا کہ قادیانیت کے اندر یہودیت کے اتنے عناصر ہیں'' گویا یہ تو تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔'' (حرف اقبال ص ۱۴) اس بیان کے ضمیمے میں علامہ نے دوٹوک الفاظ میں مطالبہ کیا: ''میری رائے میں حکومت کے لیے بہترین طریقِ کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک الگ جماعت تسلیم کرے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا۔ اور مسلمان ان سے ویسی ہی رواداری سے کام لے گا جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملے میں اختیار کرتا ہے۔'' (حرف اقبال ص ۱۰۹)

اس بیان پر مشہور انگریزی اخبار ''سٹیٹمین'' نے اختلافی اداریہ لکھا تو علامہ نے ایک وضاحتی خط اسی اخبار میں شائع کرایا۔ اس خط میں رقم طراز ہیں:

''ہمیں قادیانیوں کی حکمتِ عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویے کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانیٔ تحریک نے ملتِ اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ اور اپنے مقلدین کو ملتِ اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کے قیامِ نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے، ہندو سکھوں سے شادیاں کرتے ہیں، اگرچہ وہ ہندو مندروں میں پوجا نہیں کرتے۔'' (حرف اقبال ص ۱۱۸)

اسی بیان میں وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اور امتِ مسلمہ سے الگ قوم قرار دینے کا مطالبہ دہراتے ہیں:

''ملتِ اسلامیہ کو اس مطالبے کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔'' (حرف اقبال ص ۱۱۸)

علامہ اقبال کے متذکرہ بالا بیان اور جوابی وضاحت کا شائع ہونا تھا کہ گویا خلافِ اسلام حلقوں میں زلزلہ سا آ گیا اور قادیانیوں کے حامی لنگر لنگوٹ کس کر میدان میں آ گئے۔ انہی میں پنڈت جواہر لال نہرو بھی تھے جنہوں نے بڑے ہی ناگوار لب ولہجہ میں ''ماڈرن ریویو'' کلکتہ میں یکے بعد دیگرے تین مضامین لکھے۔ اقبال ان دنوں بیمار تھے اور اطباء نے انہیں سختی سے آرام کا مشورہ دیا ہوا تھا، مگر وہ خاموش نہ رہ سکے اور ان مضامین کے جواب میں ایک بھرپور، مبسوط اور جامع بیان قلم بند فرمایا: جو ۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء کو طبع ہوا۔ یہ بیان ''حرفِ اقبال'' کے تیس صفحات پر مشتمل ہے۔ بقول نذیر نیازی علامہ مرحوم کو اس بیان اور اس کی اشاعت سے اتنی دلچسپی تھی کہ احباب کو خط لکھ لکھ کر دریافت فرماتے کہ یہ بیان ان تک پہنچا یا نہیں۔ یورپ تک اپنی آواز پہنچانے کے لیے اپنے اس مضمون کا ایک الگ ایڈیشن بھی شائع کرایا۔

ان بیانات کے علاوہ بھی مختلف مواقع پر اور مکاتیب میں اقبال نے قادیانیت کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کھل کر کیا۔ لاہور قادیانیوں کے انگریزی ہفت روزہ SUN RISE کے جواب میں جو خط لکھا اس میں رقم طراز ہیں:

''ذاتی طور پر اس تحریک سے میں اس وقت بیزار ہوا تھا جب ایک نئی نبوت..... بانیٔ اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت..... کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا''۔ (حرفِ اقبال ص ۱۱۲)

پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک خط میں دوٹوک انداز میں لکھتے ہیں:

''میرا ذہن اس بارے میں ہر شبہے سے پاک ہے کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔''

(روح مکاتیب اقبال ص ۹۰۶)

''ملفوظاتِ اقبال'' (مرتبہ محمود نظامی) میں محمد حسین عرشی اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادداشتوں کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''آخرِ عمر میں تقریباً ہر صحبت میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر آ جاتا تھا۔ایک دفعہ فرمایا: سلطان ٹیپو کے جہادِ حریت سے انگریزوں نے اندازہ کیا کہ مسئلۂ جہاد ان کی حکومت کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے۔ جب تک شریعتِ اسلام سے اس مسئلے کو خارج نہ کیا جائے ان کا مستقبل محفوظ نہیں۔ چنانچہ مختلف ممالک کے علمائے کرام کو آلۂ کار بنانا شروع کیا۔اسی طرح ہندوستانی علماء سے بھی فتاویٰ حاصل کیے۔لیکن تنسیخِ جہاد کے لیے ان علماء کو ناکافی سمجھ کر ایک جدید نبوت کی ضرورت محسوس ہوئی جس کا بنیادی مؤقف ہی یہ تھا کہ اقوامِ اسلامیہ میں تنسیخِ جہاد کی تبلیغ کی جائے۔احمدیت کا حقیقی سبب اسی ضرورت کا احساس تھا۔'' (ملفوظات اقبال ص ۴۳۳)

اقبال نے قادیانیت کو شعر وسخن کا موضوع بھی بنایا اور متعدد نظمیں اس کی مذمت وتردید میں لکھیں۔مثنوی ''پس چہ باید کرد'' میں رقم طراز ہیں:

شیخِ او لرد فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقامِ بایزید
گفت دیں را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است
دولتِ اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گردِ کلیسا کرد و مرد

(پس چہ باید کرد ص ۷۸۰)

''یعنی اس مذہب کا بانی انگلستان کے لارڈوں کا آلۂ کار تھا، اگرچہ بزعمِ خویش وہ مقامِ بایزید سے بات کرتا تھا۔اس نے فتویٰ دیا کہ انگریز کی غلامی میں رونق ہے اور غیرت کی زندگی بے کار ہے۔ وہ غیروں کی حکومت کو رحمت قرار دیتا رہا۔ وہ گرجے کے گرد ناچتا رہا اور اسی حالت میں مر گیا۔''

ضربِ کلیم میں ''ہندی مسلمان'' کے عنوان سے قادیانیت پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
تعلیم اس کو چاہیے ترکِ جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونین سے ہو خطر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخِ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ ، یورپ سے درگزر

(ضرب کلیم ص ۴۹۰)

علامہ مرحوم مرزا قادیانی کی انگریز پرستی پر ایک اور جگہ تبصرہ کرتے ہیں۔

فتنۂ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

(ضرب کلیم ۵۱۲)

مرزا قادیانی نے اپنی نام نہاد نبوت سے امتِ مسلمہ میں جو افتراق پیدا کیا، اس پر یوں اظہار خیال کرتے ہیں۔

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

(ضرب کلیم ص ۴۹۷)

اسی بات کو ''نبوت'' کے عنوان سے ایک نظم میں یوں بیان فرمایا ہے۔

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

(ضرب کلیم ص ۵۱۸)

المختصر اقبال نے آخری دم تک قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا۔اس کی بہت سی وجوہ ہیں۔ سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ یہ مذہب یورپ کے تہذیبی اور سیاسی استعمار کو دوام بخشنے کی ایک سازش تھی اور اقبال کو یہ بات کسی صورت منظور نہ تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تحریک ختم نبوت''.....

ایک تاریخی دستاویز!

محمد رمضان یوسف سلفی حفظہ اللہ

''ختم نبوت'' کا مسئلہ اسلام میں بڑا اہم ہے۔اسلام کے ابتدائی دور میں ہی جب اسود عنسی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو اسی دور میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوگیا تھا اور تحفظ ختم نبوت کے لئے کوششیں شروع ہوگئی تھیں۔خوش قسمت ہیں وہ مجاہدین ختم نبوت کہ جنہوں نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضرت محمد ﷺ کی بے پناہ محبت اور قرب کے لئے خود کو اس تحریک کے لیے وقف کر دیا۔

محترم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب بھی ان خوش بخت امتیوں سے ہیں کہ جنہوں نے ختم نبوت کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔وہ تقسیم ملک سے کچھ عرصہ پہلے ضلع گورداس پور کے قصبے دھاریوال میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام مولانا عبداللہ گورداس پوری ہے۔جو جماعت اہل حدیث کے عظیم مبلغ اور فصیح اللسان خطیب ہیں اور بورے والا کی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث کے خطیب اور امام ہیں۔ان کی تبلیغی مساعی قابل تحسین ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی دینی اور عصری تعلیم بورے والا میں حاصل کی۔اور بورے والا ڈگری کالج میں اول آنے پر گولڈ میڈل حاصل کیا۔پھر انہوں نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے اسلامیات کی ڈگری لی اور پورے پنجاب میں اول آنے پر یونیورسٹی گولڈ میڈل سے نوازے گئے۔اس کے بعد انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کا امتحان پاس کیا۔تحصیل علم کے بعد ڈاکٹر صاحب جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے علاوہ سیالکوٹ، لاہور اور بہاول پور میں سرکاری کالجز میں بطور لیکچرر خدمات سرانجام دیتے رہے۔1983ء میں انہوں نے اڈنبرا یونیورسٹی برطانیہ سے ڈاکٹریٹ (PHD) کیا۔1987ء سے ڈاکٹر صاحب برطانیہ میں قیام پذیر ہیں اور دیارِ غیر میں رہ کر انہوں نے قلم وقرطاس سے جماعت اہل حدیث کے لئے قابل قدر تصنیفی خدمات سرانجام دی ہیں۔

تحریک ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث ان کے قلم کا عظیم شاہکار کتب ہیں۔اس باعث انہیں مؤرخ عصر اور مؤرخ تحریک ختم نبوت کے القاب سے نوازا گیا ہے۔ڈاکٹر صاحب اپنی تحقیق، وسعت معلومات اور وسیع مطالعہ کے باوصف دور حاضر کے بلند پایہ محقق اور مؤرخ ہیں۔اس تعارف کے بعد اب آیئے تحریک ختم نبوت کی طرف، انیسویں صدی عیسوی کے آخری عشروں میں جب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو یہ علمائے اہل حدیث تھے کہ جنہوں نے اس دجّال کے دعویٰ نبوت کی قلعی کھول کر رکھ دی۔اور اس کی کذب بیانیوں، فریب کاریوں اور جھوٹی پیشین گوئیوں کو طشت از بام کیا۔مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ پہلے عالمِ دین تھے جنہوں نے مرزا قادیانی کے خلاف پہلا فتویٰ تکفیر مرتب کیا اور اس پر سب سے پہلے شیخ الکل سیّد نذیر حسین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدّث دہلوی علیہ الرّحمۃ نے دستخط ثبت کئے۔اس کے بعد مولانا بٹالوی مرحوم نے پورے ہندوستان سے اس فتوے کی تائید میں دو سو سے اوپر علماء سے دستخط لئے۔اور پھر اس ضخیم فتوے کو اپنے ماہنامہ رسالے اشاعۃ السنہ میں شائع فرمایا۔اس طرح مولانا محمد حسین بٹالوی مرزا غلام احمد اور اس کے گمراہ متبعین کے ''اوّل المکفّرین'' ہیں جنہوں نے شروع میں ہی مرزا قادیانی کی سخت گرفت کی اور اس پر فتویٰ تکفیر لگایا۔پھر جس اہل حدیث عالمِ دین نے مرزا قادیانی کا ناطقہ بند کئے رکھا اور آخر دم تک فتنہ قادیانیت کے خلاف سرگرم عمل رہا، انہیں دنیا فاتح قادیاں، سردار اہل حدیث اور شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نام سے جانتی ہے۔قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دئے جانے کی بات سب سے پہلے اہل حدیث عالمِ دین مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ نے کی تھی اور انہوں نے 1950ء کے پس و پیش ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں مرزائیت کے رد میں بڑے زوردار مضامین لکھے جو بعد میں ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے۔مزید یہ کہ قومی اسمبلی میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے کے سلسلے میں آخری اور فیصلہ کن حوالہ اہل حدیث عالم مولانا محمد ابراہیم کمیر پوری مرحوم نے دیا تھا۔بلاشبہ تحریک ختم نبوت میں جماعت اہل حدیث کی خدمات نا قابل فراموش ہیں۔تقسیم ملک سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اس گروہ باصفا کے علمائے کرام نے اپنی تحریروں، تقریروں، مباحثوں، مناظروں اور تصانیف میں مسئلہ ختم نبوت کو بڑی وضاحت اور دھڑلے سے اجاگر کیا۔ان تاریخی حقائق کے باعث فتنہ مرزائیت کے خلاف اہل حدیث کی اوّلیات تاریخ کا ایک روشن باب ہے اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔فتنہ مرزائیت کے استیصال کے سلسلے میں علمائے اہل حدیث کی اس قدر وقیع خدمات کے باوجود ایک عرصے سے ''بعض الناس'' کی طرف سے تاریخی حقائق کو مسخ کر کے نہ صرف یہ کہ علمائے اہل حدیث کی تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں مساعی جمیلہ کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے بلکہ صحیح حالات و واقعات سے دانستہ طور پر چشم پوشی کر کے اپنے بزرگوں کو ''ہیرو'' بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ان حالات کے باوصف ضرورت تھی کہ علمائے اہل حدیث کی فتنہ قادیانیت کے رد میں خدمات کو اجاگر کیا جائے۔اس کار خیر کی انجام دہی کے لئے اللہ رب العزت نے مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے علاقے سے تعلق رکھنے والے محترم ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ کو توفیق دی کہ انہوں نے اس کام کو نہایت تحقیق سے دیار غیر میں رہ کر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔اور تحریک ختم نبوت کے نام سے ایک ضخیم کتاب حوالہ قرطاس کر دی جس کی ۶ جلدیں طبع ہو چکی ہیں جبکہ ساتویں اور آٹھویں جلد طباعت کے مراحل میں ہے اور نویں، دسویں جلد کمپوزنگ کے مراحل طے کر چکی ہے۔اس قابل قدر کتاب کی ابتدائی 6 جلدیں 1891ء سے 1912ء تک کے دور کی تاریخ پر مشتمل ہیں۔یہ قاموس انداز کا تاریخی نوعیت کا کام ہے جس میں تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے واقعات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔اس ضمن میں انہوں نے مرزا قادیانی اور اس کے قریبی لوگوں کی کتابوں سے اس کے افکار و نظریات، عقائد باطلہ، ہفوات و کذبات اور اس کی پیشین گوئیوں کو نقل کر کے اس کی سخت گرفت کی ہے اور زیر نظر دور میں ان موضوعات پر پیدا ہونے والے لٹریچر کے احیاء کی کوشش کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مؤقف کی تائید میں سینکڑوں حوالے دئے ہیں اور اس کے علاوہ بعض جلدوں میں شخصیات کا عنوان دے کر اس دور کے مجاہدین ختم نبوت کی مساعی کا دل آویز تذکرہ کیا ہے۔اس کتاب میں علمائے اہل حدیث کی ردّ قادیانیت پر نادر و نایاب تحریریں بھی شامل کر دی گئی ہیں جو کہ مرور زمانہ کے سبب ناپید ہوتی دکھائی دیتی تھیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف جاری ہونے والے پہلے متفقہ فتویٰ تکفیر کو اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے اور اس فتویٰ کے مرتب کرنے والے مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کے ماہنامہ ''اشاعۃ السنہ'' کا ایک تہائی حصہ جو کہ ردّ قادیانیت پر تھا، تلخیص و اختصار کے ساتھ اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔اسی طرح ''شحنہ ہند میرٹھ'' کے ضمیمہ سے ردّ قادیانیت پر قیمتی مواد، اور قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی تائید الاسلام اور غایۃ المرام، مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی کی اعلام الحق الصریح، اور مولانا محمد بشیر سہسوانی کی الحق الصریح فی حیاۃ المسیح اور مولانا عبدالمجید دہلوی کی بیان للناس، مولانا عبداللہ شاہجہان پوری کی شفاء للناس، مولانا محمد جعفر تھانیسری کی تائید آسمانی، شیخ غلام حیدر کی عشرہ کاملہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری کی شاہ انگلستان اور مرزا، اور ان کی تفسیر ثنائی سے ردّ قادیانیت کے مضامین، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی الخبر صحیح اور شہادت القرآن ملخصاً اس کتاب میں شامل کر دی گئی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری کے اخبار اہل حدیث سے بیسیوں واقعات اور حوالے جو مرزائیوں کے خلاف تھے اس کتاب میں دئے گئے ہیں۔اس کتاب کو پڑھ کر قاری کو صحیح حقائق اور قادیانیت کے خلاف علمائے اہل حدیث کی مساعی سے کامل آگاہی ملتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ لائق مصنف نے تاریخی حقائق بیان کرتے ہوئے مسلکی تعصب سے کام نہیں لیا بلکہ وسعت ظرفی سے کام لیتے ہوئے اس دور کے بعض دوسرے مسالک کے بزرگوں کی خدمات کو بھی بیان کیا ہے۔محترم ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں فتنہ قادیانیت کی تردید، اس کی بیخ کنی کے آغاز کی تاریخ، مرزا قادیانی کی راہ میں حائل شخصیات کا تذکرہ سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف متفقہ فتویٰ تکفیر کی داستان اور تحریک ختم نبوت کے حقیقی اوّلین بانی اور قائدین کے حالات و واقعات بڑی تحقیق کے ساتھ ضبط کتابت میں لانے کی سعی کی ہے۔اس اعتبار سے یہ کتاب تحریک ختم نبوت پر ایک مستند، مدلل اور تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کی کیفیت و کمیت کے لحاظ سے یہ کہنا درست اور قطعاً مبالغہ نہیں ہوگا کہ زیر نظر موضوع پر ایسی کتاب اس سے پہلے مرتب نہیں ہوئی۔ ہندوستان میں یہ کتاب مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند شائع کر رہی ہے اور پاکستان میں کتابت و طباعت کے جملہ محاسن سے آراستہ کر کے مکتبہ قدوسیہ لاہور کے زیر اہتمام ڈاکٹر صاحب خود شائع کروا رہے ہیں۔

مبارکباد کے مستحق ہیں محترم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کہ انہوں نے یہ کتاب لکھ کر جماعت اہلحدیث پر احسان عظیم کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے آمین۔

اور لائق تحسین ہیں مولانا اصغر علی امام مہدی السلفی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور ان کے رفقاء کہ جن کی کرم فرمائی اور نظر التفات سے یہ علمی و تاریخی کام کیا جا رہا ہے۔اَللّٰھُم زِدْ فَزِدْ۔

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① علمائے اھلحدیث کی ردقادیانیت اور تحریک ختم نبوت کے لیے خدمات

عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ

ختم نبوت اور آپ ﷺ کے بعد وحی کے انقطاع پر تمام امت کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی قیامت تک نہیں آئے گا۔اور جو کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا، وہ کذّاب اور دجّال ہوگا۔

قادیان ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) کے ایک شخص مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا لیکن یہ خود پہلے ختم نبوت کا قائل تھا۔اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کافر سمجھتا تھا۔چنانچہ اپنی کتاب ''حمامۃ البشریٰ'' میں لکھتا ہے کہ:

''بھلا نبی کریم ﷺ کے بعد نبی آئے تو کیسے آئے؟ جب کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی بند ہو چکی ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔''

(حمامۃ البشریٰ ص ۲۰ روحانی خزائن ۲۰۰/۷)

پھر اسی کتاب کے (صفحہ ۷۹) پر لکھتا ہے:

''مجھے یہ بات زیبا نہیں، کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں۔اور کافروں سے جاملوں۔''

(روحانی خزائن ۲۹۷/۷)

قادیانی تحریک کا ظہور:

قادیانی تحریک کا بانی مرزا غلام احمد سکھ حکومت کے آخری عہد ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء مشرقی پنجاب کے ضلع گورداس پور کے قصبہ قادیاں میں پیدا ہوا۔''کتاب البریہ'' میں مرزا نے لکھا ہے کہ ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں میری عمر ۱۷۔۱۸ سال کی تھی۔

اس تحریک کا پس منظر کیا ہے۔مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (م ۱۹۹۹ء) لکھتے ہیں کہ:

''اس ۱۹ ویں صدی کا اختتام تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نئی دعوت و تحریک کے ساتھ منظر عام پر آئے ان کو اپنی دعوت اور اپنے حوصلوں اور بلند ارادوں کی تکمیل کے لئے مناسب زمانہ اور مناسب جگہ ملی۔طبیبوں کی عام بے چینی، عوام کی عجائب پرستی، معقول ذرائع وانقلاب سے مایوسی، علماء کے وقار واعتماد کا زوال و تنزل، مذہبی بحثوں کی گرم بازاری، اور اس کے نتیجہ میں عامیانہ ذوق جستجو اور طبیعتوں کی آزادی، ہر چیز ان کے لئے معاون اور سازگار ثابت ہوئی، دوسری طرف حکومت وقت نے (جو مجاہدین کی تحریک سے زک اٹھا چکی تھی اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور جوش مذہبی سے ہراساں رہتی تھی) امن تحریک کا خیر مقدم کیا۔جس نے حکومت برطانیہ کے ساتھ وفاداری اور اخلاص کو اپنے بنیادی عقائد اور مقاصد میں شامل کیا تھا۔اور جس کے بانی کا حکومت کے ساتھ قدیم اور غیر مشتبہ تعلق تھا۔ان تمام عناصر و اسباب نے مل کر وہ مناسب و معاون ماحول فراہم کیا جس میں یہ تحریک وجود میں آ گئی اور اس نے اپنے ہم خیال اور پیرو پیدا کر لیے اور ایک مستقل فرقہ کی بنیاد پڑ گئی۔(قادیانیت۔ص ۱۸)

شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ (۱۹۸۷ء) لکھتے ہیں:

قادیانیت اس لئے معرض وجود میں لائی گئی، اور اسلام دشمن اور مسلم دشمن قوتوں کے زیر سایہ اس کی پرورش و پرداخت کی گئی امت محمدیہ کے تمام دشمنوں نے مالی و دیگر وسائل سے اس کی مدد و معاونت کی۔(اسلام اور مرزائیت: ۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تحریک سلطنت برطانیہ کی پیداوار تھی۔اور انگریزوں نے مسلمانوں کو ہر لحاظ سے کمزور کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو تیار کیا۔چنانچہ آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

برطانوی ہند کے سنٹرل اینٹیلی جنس کی روایت کے مطابق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے چار اشخاص کو انٹرویو کے لئے طلب کیا ان میں مرزا قادیانی نبوت کے لئے نامزد کیا گیا۔

(ختم نبوت۔ص ۲۳)

فتنہ قادیانیت اور علمائے اہلحدیث:

فتنہ قادیانیت کی تردید میں سب سے پہلے مشہور اہلحدیث عالم مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی علیہ الرحمۃ (۱۹۲۰ء) میدان میں آئے۔ مولانا بٹالوی کا شمار علمائے فحول میں ہوتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ذہانت و فطانت، فہم وذکاء، علم اور تفقہ سے حظ وافر عطا فرمایا تھا۔ان کی ساری زندگی ادیان باطلہ کی تردید میں گزری۔اور آپ نے پوری تندہی سے تمام باطل فتنوں کا استیصال کیا۔اور اسلام کی ترجمانی اور دفاع کا فریضہ پوری قوت سے انجام دیا۔

قادیانی فتنہ ان کے سامنے ہی پیدا ہوا تھا۔ان کے دیکھتے دیکھتے ہی اس نے بال و پر نکالے تھے۔اپنے عواقب کے لحاظ سے یہ بڑا خطرناک فتنہ تھا۔اس لئے مولانا بٹالوی نے اس فتنہ کی پوری طرح سرکوبی کی۔چنانچہ آپ نے مرزا قادیانی کے بارے میں ایک مفصل باحوالہ استفتاء مرتب کیا جس میں اس کی کتابوں سے اس کے عقائد نقل کئے۔اور سب سے پہلے یہ استفتاء اپنے استاد محترم شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء) کی خدمت میں پیش کیا جس کا انھوں نے مفصل جواب لکھا۔جس میں انھوں نے واضح کیا کہ:

''استفتاء میں درج عقائد کا حامل اور اس کے پیروکار اہل سنت سے خارج ہیں نہ ان کی نماز جنازہ جائز ہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں انہیں دفن کیا جائے۔''

اس کے بعد مولانا محمد حسین بٹالوی نے برصغیر (پاک وہند) کے دو صد سربرآوردہ علمائے کرام سے ان کے دستخطوں سے فتویٰ لے کر شائع کیا۔علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ تھا کہ:

''مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔''

مولانا محمد حسین بٹالوی کے بعد قادیانیت کی تردید میں شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی خدمات جلیلہ اتنی ہیں کہ ان کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔برصغیر کے نامور اہل قلم نے قادیانی فتنہ کی تردید میں مولانا امرتسری کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) فرماتے ہیں کہ:

''اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی۔اور قلم اٹھایا تو اس کے فتنے کو روکنے کے لیے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔اور اسی مجاہدانہ خدمت میں انہوں نے عمر بسر کردی ہے۔

«فجزاه الله عن الاسلام نر الجزاء»

(یادر فتگان ص ۴۲)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ (م ۱۹۹۹ء) لکھتے ہیں کہ:

''مرزا غلام احمد نے جب ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔پھر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔تو علماء اسلام نے اس کی تردید و مخالفت شروع کی۔تردید و مخالفت کرنے والوں میں مشہور عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری مدیر اہلحدیث پیش پیش اور نمایاں تھے۔'' (قادیانیت: ۲۸)

بابائے صحافت مولانا ظفر علی خاں رحمہ اللہ (م ۱۹۵۶ھ) فرماتے ہیں:

؎ ''خدا رکھے ثناء اس غلام شاطر کو
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

قادیانی فتنہ کی تردید میں علمائے اہلحدیث کی تحریری خدمات

① مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی (م ۱۹۲۰)

خیالی مسیح اور اس کے فرضی حواری تین گواہ شاعۃ السنہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے بارے میں چند سوالات (۵) پاک وہند کے علمائے اسلام کا متفقہ اوّلین فتویٰ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② مولانا ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری (م ۱۹۴۸ء)

(۶) الہامات مرزا (۷) صحیفہ محبوبیہ (۸) شہادات مرزا (۹) فاتح قادیاں (۱۰) عقائد مرزا (۱۱) چیستان مرزا (۱۲) مرقع قادیانی (۱۳) زارقاریاں (۱۴) تاریخ مرزا (۱۵) نکات مرزا (۱۶) محمد قادیانی (۱۷) فیصلہ مرزا (۱۸) ناقابل مصنف مرزا (۱۹) بہاء اللہ اور مرزا (۲۰) علم کلام مرزا (۲۱) عجائبات مرزا (۲۲) اباطیل مرزا (۲۳) تحفہ احمدیہ (۲۴) مکالمہ احمدیہ (۲۵) مراق مرزا (۲۶) لیکھرام اور مرزا (۲۷) نکاح مرزا (۲۸) فتح ربانی درمباحثہ قادیانی (۲۹) تعلیمات مرزا (۳۰) فسخ نکاح مرزائیاں (۳۱) شاہ انگلستان اور مرزا قادیانی (۳۲) ہفوات مرزا (۳۳) ثنائی پاکٹ بک (۳۴) آفۃ اللہ (۳۵) قادیانی مباحثہ دکن (۳۶) عشرہ کاملہ (۳۷) تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار (۳۸) قادیانی نبی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میرا حلف؟

③ مولانا محمد بشیر سہسوانی (م ۱۳۲۳ء)

(۳۹) الحق الصریح فی اثبات حیاۃ المسیح

④ مولانا عبدالرحیم رحیم بخش بہاری (م ۱۳۱۴ء)

(۴۰) دجال قادیانی (۴۱) گولہ آسمانی برکرشن قادیانی (۴۲) تحیر مشن القادیانی فی اثبات الموت الطبیعی بن مریم رسول الربانی

⑤ مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م ۱۹۳۰ء)

(۴۳) غایت المرام (۴۴) تائید الاسلام

⑥ مولانا حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری (م ۱۹۶۹ء)

(۴۵) اباطیل مرزا (۴۶) بطلان مرزا

⑦ مولانا عبداللہ معمار (م ۱۹۵۰ء)

(۴۶) عالم کباب مرزا (۴۷) اکاذیب مرزا (۴۸) برہان حق (۴۹) مغالطات مرزا (۵۰) مرزا قادیانی کی راست بیانیوں پر ایک نظر (۵۱) محمدیہ پاکٹ بک

⑧ مولانا حبیب اللہ کلرک امرتسری (م ۱۹۷۷ء)

(۵۳) عمر مرزا (۵۴) مرزائیت کی تردید بطرز جدید (۵۵) نزول مسیح (حصہ اول) (۵۶) مرزا قادیانی نبی نہ تھے مع رسالہ غذائے مرزا (۵۷) بشارتِ احمدی (۵۸) مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی مع رسالہ واقعات نادرہ (۵۹) حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ (۶۰) معجزہ و مسمریزم میں فرق (۶۱) حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ (۶۲) عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا اور مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا (۶۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی ابن تیمیہ حرانی علیہ الرحمۃ کی زبانی (۶۴) مرزا قادیانی مثیل مسیح (۶۵) حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں نہیں ہے۔ (۶۶) مرزا قادیانی کی کہانی مرزائیوں کی زبانی (۶۷) مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ۱۲ نشان (۶۸) عون المعبود تردید اوہام مرزا محمود۔

⑨ مولانا حافظ عبداللہ محدّث روپڑی (م ۱۹۶۴ء)

(۶۹) مرزائیت اور اسلام

⑩ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۹۵۶ء)

(۷۰) شہادۃ القرآن (۷۱) خاتم النبوۃ بعموم الدعوۃ جامعہ الشرعیۃ (۷۲) صلائے حق (۷۳) الخبر الصحیح عن قبر المسیح (۷۴) ختم نبوت اور مرزا قادیاں (۷۵) مرقع قادیانی (۷۶) رسائل ثلاثہ (امام زماں، مہدی منتظر، مجدد دوراں) (۷۷) نزول الملائکہ والروح علی الارض (۷۸) مرزا غلام احمد قادیانی کی بدکلامیاں (۷۹) سُلم العلوم الالٰہی اسراء رسول (۸۰) تردید مغالطات مرزائیت (۸۱) قادیانی مذہب (۸۲) آئینہ قادیانی (۸۳) رحلت قادیانی (۸۴) فیصلہ ربانی برمرگ قادیانی (۸۵) کشف الحقائق

⑪ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۹۴۹ء)

(۸۶) ردمرزائیت (۸۷) قضاء ربانی بر دعاء قادیانی (۸۸) غلام احمد قادیانی کے بعض جوابات پر ایک نظر (۸۹) جواب دعوت (۹۰) معیار نبوت (۹۱) نور اسلام بجواب ظہور اسلام (۹۲) دفع اوہام جواب ظہور امام

⑫ مولانا حافظ محمد محدّث گوندلوی (م ۱۹۸۵ء)

(۹۳) ختم نبوت (۹۴) معیار نبوت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ مولانا حافظ ابوالحسن محمد سیالکوٹی (م ۱۳۲۵ء)

(۹۵) تجلی آسمانی بر دجال قادیانی

⑭ مولانا محمد اسمٰعیل علی گڑھ (م ۱۳۱۱ء)

(۹۶) اعلان الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح

⑮ مولانا مصلح الدین اعظمی (م ۱۴۰۲ء)

(۹۷) ختم نبوت کی حقیقت عقل ونقل کی کسوٹی پر (۹۸) مرزا قادیانی اپنے عقائد، دعاوی اور تصانیف کے آئینہ میں (۹۹) دجال موعود (۱۰۰) مدلل جواب (۱۰۱) مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتاب ختم نبوت پر تنقید۔

⑯ مولانا حافظ محمد عثمان نصیر آبادی (م ۱۳۳۷ء)

(۱۰۲) قول الحق معروف بہ المسیح الموعود

⑰ مولانا محمد یوسف شمس فیض آبادی (م ۱۳۵۷ء)

(۱۰۳) آفتاب تحقیق (۱۰۴) جوہر بے بہا واہل بہاء

⑱ مولانا عبدالعزیز ملتانی (م ۱۹۱۹ء)

(۱۰۵) اکاذیب مرزا

⑲ مولانا محمد حنیف یزدانی (م ۱۹۸۹ء)

(۱۰۶) مرزائے قادیان اور علمائے اہلحدیث

⑳ مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری (م ۱۹۸۹ء)

(۱۰۷) فسانہ قادیان (۱۰۸) مولانا ثناء اللہ اور مرزا (۱۰۹) مرزا قادیانی کے دس جھوٹ مع جواب الجواب

㉑ علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م ۱۳۲۷ھ)

(۱۱۰) فتح ربانی علی ردالقادیانی

㉒ مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی (م ۱۹۵۹ء)

(۱۱۱) داستانِ مرزا

㉓ مولانا محمد حنیف ندوی (م ۱۹۸۷ء)

(۱۱۲) مرزائیت نئے زاویوں سے

㉔ مولانا نور حسین گھرباکھی (م ۱۹۵۲ء)

(۱۱۳) ختم نبوت (۱۱۴) چودھویں صدی کا دجّال

㉕ مولانا عبداللہ ثانی امرتسری (م ۱۹۷۱ء)

(۱۱۵) فتح حقانی

㉖ مولانا محمد رفیق خاں پسروری (م ۱۹۷۷ء)

(۱۱۶) ختم نبوت (۱۱۷) انتخاب الاربعین

㉗ مولانا عبدالرحیم عظیم آبادی (م ۱۳۴۱ء)

(۱۱۸) ابطال امامت قادیانی

㉘ مولانا محمد عبداللہ افضل بہاری (م ۱۳۴۱ء)

(۱۱۹) تنقیح امامت ربانی بر تردید امامت قادیانی (۲ جلد)

㉙ مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف فیصل آبادی (م ۱۹۹۶ء)

(۱۲۰) المنبر (قادیانی نمبر) (۱۲۱) قادیانی غیر مسلم کیوں؟ (۱۲۲) قادیانی اور مسلمان (۱۲۳) ایک غلطی کے ازالہ کی ضبطی۔

㉚ مولانا محی الدین لکھوی (م ۱۹۹۸ء)

(۱۲۴) مرزا قادیانی

㉛ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری (م ۲۰۰۷ء)

(۱۲۵) قادیانیت اپنے آئینہ میں (۱۲۶) فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

㉜ مولانا محمد مدنی بن حافظ عبدالغفور (م ۲۰۰۲ء)

(۱۲۷) مرزائی کافر کیوں؟

㉝ ڈاکٹر سبطین لکھنوی

(۱۲۸) قادیانی ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۴ء تک

㉞ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید (م ۱۹۸۷ء)

(۱۲۹) القادیانیة (عربی) (۱۳۰) القادیانیة (انگریزی) (۱۳۱) اسلام اور مرزائیت

㉟ مولانا حکیم عبدالرحمان خلیق (م ۱۹۹۷ء)

(۱۳۲) نقصان حج اور مرزا قادیانی

㊱ مولانا عبدالستار صدری دہلوی (م ۱۳۸۶ھ)

(۱۳۳) القول الصحیح فی اثبات المسیح

㊲ مولانا عبدالکریم فیروز پوری (م ۱۹۴۶ء)

(۱۳۴) مباہلہ پاکٹ بک (۱۳۵) حقیقت مرزائیت

㊳ مولانا الٰہی بخش بڑاکڑی (م ۱۳۳۴ھ)

(۱۳۶) عصائے موسیٰ

㊴ مولانا حکیم محمد علی امرتسری (م ۱۳۴۲ھ)

(۱۳۷) سودائے مرزا

㊵ مولانا حکیم محمد یعقوب پٹیالوی (م ۱۹۴۲ھ)

(۱۳۸) تحقیق لاثانی (۱۳۹) عشرۂ کاملہ

㊶ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

(۱۴۰) قادیانی کافر کیوں؟

㊷ مولانا عبدالغفور اثری حفظہ اللہ

(۱۴۱) حنفیت اور مرزائیت

㊸ مولانا ابوالحسن محمد یحییٰ حافظ آبادی

(۱۴۲) ختم نبوت

㊹ ڈاکٹر بہاؤالدین:

(۱۴۳) تحریک ختم نبوت (۸جلد)

مقالہ نگار علماء کرام:

بہت سے علمائے اہلحدیث نے قادیانیت کی تردید میں جماعتی رسائل و جرائد اور اخبارات میں بے شمار مضامین لکھے۔لیکن بوجوہ وہ مضامین کتابی شکل میں شائع نہیں ہو سکے۔اور اس کے علاوہ اپنی تقاریر میں فتنہ قادیانی کا قلع قمع کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔مولانا سید محمد داؤد غزنوی (م ۱۹۶۳ء) شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی (م ۱۹۶۸ء) مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (م ۱۹۸۷ء)، مولانا ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی (م ۱۹۶۷ء)، مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی (م ۱۹۶۲ء)، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی (م ۱۹۹۹ء) مولانا قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری (م ۱۹۹۶ء)، پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی (م ۱۹۹۷ء) شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز (م ۲۰۰۸ء)

مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ، میاں محمد جمیل حفظہ اللہ، مولانا حافظ فاروق الرحمان یزدانی حفظہ اللہ، مولانا حافظ محمد اسلم شاہدروی حفظہ اللہ، مولانا محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آباد حفظہ اللہ، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد وزیر آباد حفظہ اللہ، مولانا حافظ عبدالحمید عامر آف جہلم حفظہ اللہ، مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی سوہدروی حفظہ اللہ (مولانا فاروقی ''ختم نبوت'' پر مستقل ضخیم کتاب لکھنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



② علمائے اہلحدیث کی ردمرزائیت اور تحریک ختم نبوت کے لیے خدمات

کامران اعظم سوہدروی حفظہ اللہ

مذکورہ عنوان کے تحت سب سے پہلے اہلحدیث عالم کا مختصر تعارف یا سن ولادت یا وفات ہوگا پھر اس کے ردّ مرزائیت اور تحریک ختم نبوت پر علمی کام کو قلم بند کیا جائے گا۔

① مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ:

مولانا عبدالمجید خادم بن مولانا عبدالحمید 12 جنوری 1901 بروز ہفتہ سوہدرہ میں پیدا ہوئے، دینی تعلیم حضرت العلام مولانا غلام نبی الربانی، مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی میر سے 1921ء میں مکمل کی۔ پھر سوہدرہ میں درس وتدریس اور خطابت شروع کی۔ ایک عرصہ لاہور اچھرہ میں بھی خطیب رہے۔ مسلمان، اخبار اہلحدیث اور طبی میگزین جیسے اخبار بھی نکالتے رہے، انہوں نے ختم نبوت/ ردّ مرزائیت کے حوالے سے ایک کتاب ''داستان مرزا'' لکھی۔ اس کے 112 صفحات ہیں۔ اس میں قادیانی مذہب اور ان کے عقائد پر انوکھے اور مکالمے کے دلچسپ انداز میں بحث کی گئی ہے۔

(تاریخ سوہدرہ: 237) آپ نے 1959ء میں وفات پائی۔

② حافظ عبدالمنان نورپوری حفظہ اللہ:

حافظ عبدالمنان نورپوری بن عبدالوارث 25 اگست 1944ء کو نورپور چہل گوجرانوالہ میں تولد ہوئے۔ جامعہ محمدیہ (چوک نیائیں) گوجرانوالہ سے درس نظامی مکمل کیا، بعد میں جامعہ محمدیہ مین روڈ گوجرانوالہ میں 1986ھ سے تا حال پڑھا رہے ہیں۔ آپ کی ایک ''تصنیف'' تعریب ختم نبوت'' کے نام سے ہے۔ جو حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ کی کتاب کا عربی ترجمہ ہے اور ایک رسالہ'' کیا مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے؟'' کے نام سے ہے۔

③ استاذ العلماء حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ:

حافظ محمد محدّث گوندلوی 13ء جون 1897ء کو گوندلانوالہ (گوجرانوالہ) میں پیدا ہوئے، مدرسہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں پڑھاتے رہے، 1985ء کو وفات پائی۔

''ختم نبوت'' کے نام سے آپ کی ایک تصنیف ہے۔ جس میں مسئلہ ختم نبوت کی توضیح وتشریح اور قادیانیوں کے دلائل کی تردید کی گئی ہے۔

④ مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ:

(دورحیات 1908ء تا 1987)

آپ کی ایک تصنیف'' مرزائیت نئے زاویوں سے'' ہے۔ بڑی فاضلانہ کتاب ہے۔

⑤ مولانا نورحسین گھرجاکھی رحمہ اللہ:

(دورحیات 1883ء تا 1951ء)

آپ کی ایک اردو تصنیف بنام ''ختم نبوت'' ہے، جبکہ ایک تصنیف ''مرزے دائرل منارہ'' ہے، جس میں غلام احمد قادیانی کی غلط بیانیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ تیسری تصنیف'' معراج جسمانی وتردید قادیانی'' ہے، اس میں واقعہ معراج اور ردقادیانیت کا ذکر ہے۔

⑥ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ:

(31 مئی 1945ء تا 30 مارچ 1987)

موصوف کی ایک تصنیف ''مرزائیت اور اسلام'' ہے۔ جبکہ عربی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں القادیانیۃ بھی ہے۔جس کا انگریز میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

⑦ حضرت العلام حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ:

(دورِ حیات 1874ء تا 1956ء)

ردّ قادیانیت پر ان کی تصانیف یہ ہیں:

① الخبر الصحیح عن قبر المسیح ② رحلت قادیانی

③ ختم نبوت اور مرزائے قادیاں ④ کسر الصلیب

⑤ قادیانی مذہب ⑥ مرزا قادیانی کی بدزبانی

⑦ آئینہ قادیانی ⑧ کھلی چٹھی

⑨ فیصلہ ربانی بر مرگ قادیانی ⑩ مرزا کا آخری فیصلہ

⑪ قادیانی مذہب ⑫ نص ختم نبوت

⑬ قادیانی حلف کی حقیقت ⑭ مرقع قادیانی

⑧ مولانا محمد اکرم نسیم حجہ حفظہ اللہ (سیالکوٹ):

(پیدائش 1945ء) ان کی موضوع مذکورہ پر تصانیف یہ ہیں:

① حیات مسیح اور حیات مرزا

② مرزا قادیانی کے عقائد

حافظ محمد ابوالحسن سیالکوٹی رحمہ اللہ:

(دورِ حیات 1829ء تا 1907ء) ان کی مذکورہ موضوع پر ایک کتاب ہے:

① بجلی آسمانی بر سر دجال قادیانی

⑨ مولانا محمد بشیر سیالکوٹی:

(پیدائش 1946ء) ان کی ایک کتاب ہے:

① ''قادیانیوں کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ (اردو ترجمہ)

⑩ مولانا محمد رفیق پسروری:

(دورِ حیات 1922ء تا 1977ء) انہوں نے ''ختم نبوت'' کے عنوان پر کتاب لکھی۔

⑪ مولانا سید حبیب الرحمٰن شاہ (راولپنڈی)

(پیدائش 1943ء) آپ کی ایک کتاب مذکورہ موضوع پر ہے۔

① اسلام اور مرزائیت

⑫ مولانا حافظ زبیر علی زئی:

حضرو (اٹک) پیدائش 1957ء مذکورہ موضوع پر ان کی ایک تصنیف ہے۔

① القول الصحیح فیما تواتر فی نزول المسیح (اردو)

⑬ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری:

فاتح قادیان کی کتب کا تفصیلی ذکر پروفیسر ضیاء الرحمٰن حفظہ اللہ کے مضمون میں ملاحظہ کیجیے۔

⑭ مولانا حافظ عبداللہ محدّث روپڑی:

(امرتسر (روپڑ) 1887ء تا 1964ء (لاہور)

ان کی مذکورہ موضوع پر ایک کتاب بعنوان ''مرزائیت اور اسلام'' ہے۔

⑮ مولانا خاور رشید:

(پیدائش 1977ء (گوجرانوالہ) آپ نے علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتاب ''القادیانیہ (عربی) کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

⑯ مولانا محمد حنیف یزدانی:

(پیدائش فیروز پور 1938ء (لاہور قیام)

''مرزائے قادیاں اور علماءِ اہل حدیث'' کے نام سے آپ کی کتاب ہمارے موضوع کے مطابق ہے۔

⑰ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ:

(پیدائش 1949ء فیصل آباد) یہ تصنیف ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① قادیانی کافر کیوں؟

⑱ مولانا محمد عبداللہ وریووالوی:

(دورِ حیات 1910ء تا 1991ء یہ کتابیں ہیں)

① آئینہ حق نما (ردقادیانیت) ② القول الصحیح فی اثبات حیوٰۃ المسیح

⑲ مولانا خالد بن بشیر مرجالوی:

(پیدائش 1968ء نارووال) ان کی تصنیف یہ ہے۔

① الذب الصحیح عن الزُّھری وروایاتہ فی نزول المسیح

⑳ مولانا بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ:

(دورِ حیات 1926ء تا 1996ء، (حیدر آباد، سندھ) یہ کتب مذکورہ موضوع کے مطابق ہیں۔

① قادیانی وجھنڈائی خاندان بینھما برزخ ربغیان (سندھی)

㉑ شیخ عبدالغفار رضا مرانی رحمہ اللہ:

(تربت) 1931ء تا 2004ء حب چوکی (بلوچستان) ختم نبوت کے حوالے سے آپ کا کام ردذکریت کی مد میں ہے۔

① ذگریاگوں قرآن دمگوشے (بلوچی)

② کیاذکری مسلمان ہیں؟ (اردو)

③ الفتنۃ الذکریہ وفتنھا فی مکران (عربی)

㉒ قاضی عبدالاحد خانپوری رحمہ اللہ:

(دورِ حیات 1852ء تا 1928ء) ایبٹ آباد (سرحد) ان کی تصانیف یہ ہیں:

① اظہار مخادیۃ مسیلمہ قادیانی

② السیف المسلول فی نحر شاتم الرسول

③ اغاثۃ الملھوف المسجون فی معاند القادیانی فی الجنون

علمائے اہلحدیث (ہندوستان)

㉓ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ:

(دورِ حیات 1943ء تا 2006ء) تصانیف یہ ہیں:

① قادیانیت اپنے آئینے میں

② فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری

㉔ مولانا عبدالستار عمرپوری رحمہ اللہ:

(دورِ حیات 1883ء تا 1961ء) تصنیف یہ ہے:

① مرزائے قادیان کی تردید

㉕ مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی رحمہ اللہ:

(دورِ حیات 1890ء تا 1449ء) مذکورہ موضوع پر کتب یہ ہیں:

① ردمرزائیت

② مرزا غلام احمد قادیانی کے بعض جوابات پر ایک نظر

③ معیار نبوت (1932ء) ④ دفع اوہام بجواب ظہور امام

⑤ اظہار حقیقت (1932ء) ⑥ قضاء ربانی بردعا قادیانی

㉖ مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ:

(دورِ حیات 1888ء تا 1958ء (دہلی) مذکورہ موضوع پر ان کی ایک تصنیف ہے: ① ختم نبوت

㉗ مولانا عبدالحق مالیر کوٹلوی رحمہ اللہ:

(دورِ حیات 1867ء تا 1924ء) مذکورہ موضوع پر ان کی ایک تصنیف ہے:

㉘ مولانا عبدالحق مالیر کوٹلوی:

① القول الفصیح فی احوال نداء المسیح المعروف شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ کے ساتھ مرزا جی کا آخری فیصلہ (مطبوعہ ۱۹۸۷ء صفحات ۱۱۲ معروف قادیانی مؤلف قاضی محمد نذیر کی کتاب، تحقیقی مقالہ، کا جواب ہے۔

② مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر مناظرہ نارنگ منڈی ناشر مکتبہ عزیزیہ سن اشاعت ۱۹۹۶ء صفحات ۵۳

③ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور صداقت مرزا پر ایک مناظرہ جو نہ ہوسکا۔ سن اشاعت اعلب ۲۰۰۰ء صفحات ۱۰۵ ناشر مکتبہ عزیزیہ۔

ایک قادیانی سے خط وکتابت

④ تخریج محمدیہ پاکٹ بک، غیر مطبوع

① الہامات رحمانی وخرافاتِ قادیانی کا مقابلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ اور فتنہ قادیانیت

محمد اشرف جاوید حفظہ اللہ

فتنہ قادیانیت کے رد میں بے شمار کتب تصنیف ہوئی ہیں۔مولانا محمد حسین بٹالوی کے اگر ماہنامہ ''اشاعۃ السنہ'' کو مرتب کیا جائے تو ایک ضخیم دفتر بن جائے گا۔

مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان، مولانا محمد بشیر، مولانا حبیب اللہ اور مولانا عبداللہ معمار کی کتب، قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ایک مولوی صاحب جو افریقہ جا رہے تھے مجھے کہنے لگے وہاں قادیانی بہت ہیں۔ مجھے کوئی ایسی کتاب کی نشان دہی کریں جو ہر قسم کے جوابات کے لیے کافی وشافی ہو۔ میں نے ان کو ''محمدیہ پاکٹ بک'' کی نشان دہی کی۔ وہ خرید کر لے گئے بعد میں ملاقات ہوئی، تو انہوں نے کہا اس کتاب کی بدولت مجھے وہاں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ اور اسی طرح ''رئیس قادیان'' جو مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری کی کتاب ہے اس کی تصنیف میں ''اشاعت السنہ'' جگہ جگہ نظر آتا ہے۔ حقیقت ہے کہ اشاعت السنہ کے بغیر قادیانیت کی تاریخ لکھی ہی نہیں جا سکتی۔

مولانا رفیق صاحب کے کچھ الفاظ مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق ان کے قلم سے نکل گئے مولانا عبداللہ معمار نے ان کو توجہ دلائی تو انہوں نے معذرت کا ایک خط تحریر کیا جو آپ کی نذر کیا جاتا ہے۔

کتاب ''رئیس قادیان'' کے متعلق اطلاع:

مذکورہ عنوان کتاب (رئیس قادیان) جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سوانح حیات پر مشتمل ہے جسے مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری نے تالیف کیا ہے۔

اس کے ص ۳۷، ۳۹ کی چند سطور پڑھنے سے اس بات کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے کہ حضرت مولانا حسین بٹالوی اور دیگر اعیان اہل حدیث رحمہم اللہ علیہم اجمعین مرزا غلام احمد قادیانی کے یار غار اور مشیر کار تھے وغیرہ۔

یہ مضمون کیونکہ خلاف واقعہ اور اہل حدیث جیسی خادم قرآن وسنت، قاتل وہالک قادیان جماعت کے حق میں دلآزار تھا اس لیے میں نے انہی دنوں جب کہ یہ کتاب میرے دیکھنے میں آئی بطور احتجاج مصنف کو ایک چٹھی لکھی۔ اس چٹھی کی جواب میں مؤلف موصوف نے جماعت اہل حدیث کو اس الزام سے بری قرار دیتے ہوئے معذرت کی ہے۔ چنانچہ ان کے مکتوب کے چند فقرات ذیل پر شاید ہیں:

مکرمی ومحترمی جناب منشی عبداللہ صاحب ایدکم اللہ بنصرہ العزیز وعلیکم السلام رحمۃ اللہ وبرکاتہ

عتاب نامہ موصول ہوا میں یہ دیکھ کر سخت نادم ہوں کہ کسی تحریر نے آپ کو دکھ پہنچایا۔ میں آپ کے اس بیان سے پوری طرح متفق ہوں کہ اہل حدیث عاشقان قرآن فدایان سنت رسول خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام اور جان نثاران اسلام ہیں، اس کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ اس جماعت نے ہر دشمن اسلام کو کلمہ توڑ جواب دیا، یہ بھی درست ہے کہ مرزائیت کی تردید وابطال میں اہل حدیث کی خدمات قابل رشک اور عدیم المثال ہیں۔

اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں بھی اس مقدس اور قابل احترام جماعت کے خوشہ چینوں میں سے ہوں۔

حضرت والا ضد اور ہٹ دھرمی میری عادت نہیں ہے اگر مجھ سے کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطی سرزد ہوئی ہو تو میں بڑی خوشی سے رجوع اور تلافی کرنے کو تیار ہوں، میرے دل میں جماعت اہل حدیث کی انتہائی محبت اور قدر و منزلت ہے اس لیے یہ ممکن نہیں کہ یہ میں کبھی شرارت سے اس قابل احترام جماعت کی دل آزاری کا قصد کروں۔ دوسرے اہل حدیث کو درکنار میں خود آپ سے بھی رئیس قادیان کی تیاری میں مدد لیتا رہا ہوں۔

اس لیے التماس ہے کہ آپ میری نسبت کسی بدگمانی کو دل میں جگہ نہ دیجیے آپ نے مجھے دشمن اور بد اندیش سمجھ کر کتاب کی صاف اور صریح عبارت سے جو مطلب نکالا تو میرے فرشتوں کو بھی کبھی نہ سوجھا ہوگا، چہ جائے کہ میں نے خدانخواستہ کسی شر کا قصد کیا ہو۔

خارکسار ابوالقاسم رفیق دلاوری لاہور (۱۹۳۹۔۰۳۔۱۵)

معمار:

اگرچہ مؤلف رئیس قادیان کا مذکورہ بالا بیان اس کی غلطی میں قطعاً ناکافی ہے جو کتاب مذکور میں ان سے ہوگئی ہے۔ تاہم ہم بحث کو طول نہ دیتے ہوئے ''رئیس قادیان'' کے جملہ ناظرین کو مطلع کئے دیتے ہیں کہ وہ غلطی کا شکار نہ ہوں۔

ہمیں مولوی ابوالقاسم صاحب مصنف کتاب مذکور سے بھی امید ہے کہ وہ آئندہ ایڈیشن میں اس مقام کی پوری اصلاح کریں گے۔ ورنہ قیامت کے دن خالق و مخلوق کے روبرو وہ جواب دہ ہوں گے۔

ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مئی ۱۹۳۹ ص ۵

مولانا محمد حسین بٹالوی کی خدمات کا اعتراف فرماتے ہوئے فاتح قادیان شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری تحریر کرتے ہیں کہ سب سے اول مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے مرزا صاحب کی مخالفت پر کمر باندھی (تاریخ مرزا ص ۴۳) بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ابتداء مولانا محمد حسین بٹالوی نے کی۔ خالد شبیر پروفیسر صاحب نے لکھا ہے:

مولانا محمد حسین بٹالوی کا پہلا مناظرہ:

سب سے پہلے مرزا کذاب سے نبرد آزما ہونے والے مولانا محمد حسین بٹالوی تھے جو ایک مدت سے مرزا کے قریب ہونے کی وجہ سے اچھی طرح جانتے تھے انہوں نے ابتدائی ایام میں جب کہ مرزا کا کفر ابھی کھل کر سامنے نہیں آیا تھا، مرزا کی معاونت اور حوصلہ افزائی کا رول بھی ادا کیا، مولانا موصوف کی مرزا غلام احمد سے ملاقات بھی ہوئی۔

۱۸۸۰ء میں ''براھین احمدیہ'' شائع کی تو مولانا نے اپنے رسالہ میں بڑے اچھے انداز میں ایک طویل تبصرہ تحریر کیا۔

لیکن بالآخر جب آپ نے دیکھا کہ مرزا اسلام کی حدود پھلانگ کر کفر کی آغوش میں آ گرا ہے تو سینہ سپر ہو گئے۔ کیونکہ آپ اسے بہت بڑا فتنہ سمجھتے تھے۔

علماء سے مرزا کے کفر کا فتویٰ لیا اور عمر رد مرزائیت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

رد مرزائیت کے ضمن میں پہلا مناظرہ لاہور میں ہوا جس میں مسلمانوں کی طرف سے مولانا محمد حسین بٹالوی مناظر تھے، جبکہ قادیانیوں کی جانب سے مناظر ان کے امام غزالی نوردین تھے، مناظرہ کا موضوع حیات مسیح علیہ السلام تھا۔ مولانا بٹالوی نے حکیم نوردین کو خوب رگیدا۔ اور انہیں دلائل و براھین کی طاقت سے لاجواب کر دیا۔ حکیم نوردین نے مناظرہ بیچ میں چھوڑ کر (راہِ فرار اختیار کی اور) لدھیانہ میں پناہ لی۔ جہاں پر ان دنوں ان کا پیر و مرشد غلام احمد قیام پذیر تھا۔

(تاریخ محاسبۂ قادیانیت ۱۱۸، ۱۱۹)

پروفیسر خالد شبیر احمد تحریر کرتے ہیں کہ:

''جب مولانا ثناء اللہ امرتسری فاتح قادیان کان پور سے فارغ ہوتے ہی اپنے وطن پہنچے مدرسہ تائید الاسلام امرتسر میں درس نظامی کی تعلیم پر مامور ہوا۔ انہیں دنوں قریب میں قادیانی تحریک بھی پیدا ہو چکی تھی جس کا شہرہ ملک میں پھیل چکا تھا۔

مسلمانوں کی طرف سے اس کے دفاع کے علمبردار مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرحوم تھے۔''

(تاریخ محاسبہ قادیانیت ص ۲۶۸)

اس بات کی تائید ''فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ'' سے بھی ہوتی ہے۔ (ص ۱۰۰) مرزا خود اعتراف کرتا ہے کہ:

بقیہ صفحہ نمبر: 312 پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی

رَدِّ قادیانیت میں قلمی کاوشیں

پروفیسر حافظ ضیاء الرحمٰن حفظہ اللہ

شیخ الاسلام فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری علیہ الرحمۃ نے علمی میدان میں ہر مذہب کا محاکمہ کیا اور ہر مذہب کے پرچاروں کے ساتھ مناظرے ومباحثے کیے لیکن اس وقت کے نئے مذہب قادیانیت کے خلاف تو مولانا سیسہ پلائی دیوار کی مانند کھڑے ہوگئے۔ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد سے آپ آخری سانس تک برسرِ پیکار رہے۔آخر مرزا غلام احمد مولانا سے مباہلے کی وجہ سے اس دنیا سے انتہائی ذلت کے ساتھ رخصت ہوگیا۔لیکن اس کے بعد بھی مولانا نے قادیانیت کا زبردست تعاقب کیا اور اس فتنے کو چاروں شانے چت کرنے کے بعد ''فاتح قادیان'' کے لقب سے ملقّب ہوئے۔

مولانا مرحوم نے قادیانیت کے رَد میں بہت کچھ تحریر کیا رسائل وجرائد میں بھی مضامین لکھے اس کے علاوہ صرف قادیانیت کے رَد میں ایک خصوصی جریدہ ''مرقع قادیان'' کا آغاز کیا جو کہ ہر مہینہ خرمنِ باطل پر آگ برساتا رہا۔مولانا کی سب سے زیادہ تصانیف رَدِ قادیانیت پر ہیں اگر ان سب رسائل کو یکجا کر دیا جائے تو بہت سی کتابیں بن سکتی ہیں آپ کے رسائل مختصر مگر جامع ہونے کی وجہ سے انتہائی مؤثر ہیں۔

رَدِ قادیانیت کے متعلق اپنی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خودنوشت حالات میں مولاناؒ رقم طراز ہیں:

''قادیانیت کے متعلق تصانیف کی تفصیل لکھوں تو ناظرین کے ملال خاطر کا خطرہ ہے۔اس لیے مختصر طور پر بتلاتا ہوں کہ قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس شخص کے پاس یہ کتابیں موجود ہوں قادیانی مباحث میں اسے کافی واقفیت حاصل ہوسکتی ہے۔جس کا ثبوت خود مرزا صاحب بانی تحریک قادیانی کی اس تحریر سے ملتا ہے جو انہوں نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کی تھی۔جس کا عنوان تھا ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' اس کے شروع میں میری نسبت جو شکایت کی گئی ہے وہ خصوصاً قابل دید وشنید ہے مرزا صاحب نے لکھا ہے:

''مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت بدنام کیا میرے قلعہ کو گرانا چاہا اس لیے میں دُعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔''

کوئی خاص وقت تھا جب یہ دُعا ان کے منہ سے نکلی اور قبولیت اسے لینے آئی۔آج قادیان کی بستی کی طرف دیکھو رونق تو ضرور پاؤ گے مگر ایسی کہ دیکھنے والا اہل قادیان کو مخاطب کر کے داغ مرحوم کا یہ شعر سنائے گا: ؎

آپ کی بزم میں سب کچھ ہے مگر داغ نہیں
آج وہ خانہ خراب ہم کو بہت یاد آیا (۱)

نوٹ: تمام حوالے اسی مضمون کے آخر میں درج ہیں۔

رَدِ قادیانیت پر آپ کے رسائل کی تعداد کے متعلق اختلاف ہے۔مولانا محمد مستقیم سلفی نے ان کی تعداد ۳۰ ذکر کی ہے (۲) جبکہ مولانا عبدالمجید سوہدروی اپنی کتاب ''سیرۃ ثنائی'' میں ان کی تعداد ۳۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں (۳) اس وقت مولانا کے اکثر رسائل نایاب ہیں اور وہ مارکیٹ میں نہیں ملتے جبکہ ایسے بھی بہت سے رسائل ہیں جو مولانا کے دور میں شائع ہوئے لیکن بعد میں بوجوہ شائع نہ ہو سکے جن تک پہنچنا محال تھا۔لیکن ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان'' نے مولانا کے جملہ رسائل کو ''احتساب قادیانیت'' کے نام سے دو جلدوں میں یکجا کر کے اُمت مسلمہ پر احسان عظیم کیا اور یہ کتاب ابھی حال ہی میں فروری ۲۰۰۳ء میں چھپ کر منظر عام پر آئی ہے۔اس میں مرتب نے مولانا مرحوم کے ردقادیانیت پر ۳۴ رسائل کو یکجا کیا ہے۔لیکن ان میں سے مختلف مناظروں یا مباحثوں کی روداد کو نکال کر یہاں ۳۰ رسائل کا تعارف پیش کیا جارہا ہے:

① الہاماتِ مرزا:

ردقادیانیت پر مولانا کی یہ پہلی تصنیف ہے۔یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۰۶ء میں زیورطبع سے آراستہ ہوا۔مرزا صاحب علماء اسلام کو حیات و وفات مسیح کی طویل بحث میں اُلجھا کر اصل مسئلہ سے لوگوں کی توجہ پھیرے رکھتے تھے۔اس صورت حال کے مدنظر مولانا امرتسریؒ نے اِدھر اُدھر کی تمام طولانی بحثوں سے دامن سمیٹ کر اپنی اس تصنیف ''الہاماتِ مرزا'' میں پوری بحث صرف اس ایک نقطہ پر مرکوز کر دی ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں صادق ہیں یا کاذب؟ پھر ان کے جھوٹ اور سچ کو پرکھنے کے لیے معیار بھی اسی چیز کو قرار دیا ہے جسے خود مرزا نے اپنی سچائی اور جھوٹ کا معیار کہا ہے،اس بارے میں مرزا کا ارشاد یہ ہے:

''ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشین گوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہیں ہوسکتا''۔(۴)

مولانا امرتسریؒ،مرزا کا یہ ارشاد نقل کر کے لکھتے ہیں:

''چونکہ قادیانی مذہب کی جانچ کا یہی ایک اصل الاصول ہے،اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس طریق سے اس ادّعا کی جانچ کریں جس سے مرزا کے الہامی ہونے کی حقیقت کھل جائے۔''(۵)

یہ کتاب قادیانیت کی تردید کے موضوع پر شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے اور اپنی نظیر آپ ہے۔اس کی اشاعت نے بہت سے اہل ایمان کے ڈگمگاتے ہوئے قدم جما دیئے اور قادیانی صف کے اندر ہلچل مچا دی۔

مولانا ثناءاللہؒ اپنی کتاب الہاماتِ مرزا کے دیباچہ میں رقم طراز ہیں:

''میں نے قادیانی مذہب کے بارے میں اتنی محنت کی ہے کہ خود مرزا قادیانی کے کسی مرید نے بھی نہ کی ہوگی بلکہ میں نے بھی کسی اور مذہب (آریہ وغیرہ) کی جانچ پڑتال کے لیے اتنی محنت نہ کی ہوگی اسی محنت کا نتیجہ یہ ''رسالہ الہامات مرزا'' ناظرین کے سامنے موجود ہے۔''(۶)

یہ رسالہ جب منظر عام پر آیا تو وقت کے بڑے بڑے علماء اور شیوخ نے اس کی اہمیت کا اعتراف کیا۔پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے فرمایا:

''میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کے رسالہ (الہامات مرزا) کے ملاحظہ سے جس قدر اہل حق کے لیے تقویت ہوگی اسی قدر بلکہ اس سے بڑھ کر مقابل کے دل میں رُعب پڑ جائے گا۔''(۷)

اس رسالہ میں مرزا صاحب کے دس پیشین گوئیوں کو غلط اور جھوٹ ثابت کیا گیا ہے اور ایسے ناقابل تردید دلائل وشواہد سے ثابت کیا گیا ہے کہ جواب دینے کی صورت میں دو ہزار روپے تک انعام رکھے گئے۔لیکن قادیانی اُمت کی طرف سے اس کے جواب لکھے جانے پر آمادگی کے اظہار اور اعلان کے باوجود پوری اُمت قادیانیہ اپنے نبی سمیت اس سے قاصر رہی بلکہ بہت سے افراد قادیانی صفوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ٹوٹ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

② ہفواتِ مرزا:

یہ رسالہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا۔اس رسالہ کے مقدمہ میں مولانا عنوان کے متعلق لکھتے ہیں:

''صاحبان! شرک ایسی بلا ہے کہ اعمال کو برباد کر دیتی ہے اور مشرک خدا کی بدترین مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے۔ہم اس مختصر رسالہ میں آپ کو بتائیں گے کہ مرزا صاحب نے خدا کی اولاد بھی ثابت کی اور خود خدا بھی بنے اور خدا اور رسول پر افتراء بھی کیا اور انبیاء علیہم السلام کی توہین بھی جی بھر کر کی، ایسے شخص کو کوئی مسلمان بھی سمجھے تو ہم اسے مسلمان نہیں کہہ سکتے۔''(۸)

یہ رسالہ مختصر ہے مگر خاصا دلچسپ اور اثر انگیز ہے کوئی شخص خالی الذہن اور غیر جانب دار ہو کر اس کا مطالعہ کرے تو اسے قطعاً شبہ نہیں رہ سکتا کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں بالکل جھوٹے اور غلط گو تھے اور یہ کہ وہ حالات کا رُخ دیکھ کر کوئی بات کہتے تھے پھر تھوڑے ہی دنوں میں اس کے بالکل متناقض اور خلاف بات کہہ ڈالتے تھے جو ان کے دماغی خلل اور عدم توازن یا کمال درجہ کی فریب کاری کی علامت ہے۔

③ صحیفہ محبوبیہ:

یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۰۹ء میں ۷۶ صفحات پر مشتمل مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوئی۔یہ کتاب قادیانی رسالہ ''صحیفہ آصفیہ'' حکیم نورالدین (خلیفہ اوّل قادیانی) کا مکمل جواب ہے۔''صحیفہ آصفیہ'' کے ذریعے قادیانیوں نے نواب آف حیدر آباد دکن شاہ آصف جاہ محبوب علی خاں کو یہ تبلیغ کی تھی کہ ان چند برسوں سے جو ہندوستان بھر میں عموماً طاعون، قحط، وباء اور دوسرے حوادثِ ارضی وسماوی پیش آئے تھے اور خاص طور پر حیدر آباد دکن کے علاقہ میں ۱۹۰۸ء میں جو تباہ کن طوفان آیا تھا۔ان تمام حوادث کی خبر ہمارے مرزا صاحب نے پہلے ہی سے دے رکھی تھی، اس لیے مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے تھے آپ پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔

مولانا مرحوم رسالہ ''صحیفہ محبوبیہ'' کے شروع میں وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''چونکہ قادیانی مشن سے بحمد اللہ خاکسار کو پوری واقفیت ہے، اس لیے حضور اعلیٰ نے اس بندہ درگاہ کو بالقاء مامور فرمایا کہ حضور پُرنور شاہ دکن کی طرف سے رسالہ ''صحیفہ آصفیہ'' کا جواب لکھوں۔جس سے حضور پُرنور کے خُدام پر اور دیگر اہل اسلام پر اصل حال منکشف ہو سکے۔ وما توفیقی إلّا باللّٰہِ''(۹)

④ آفتہ اللہ:

نہایت مختصر رسالہ ہے جو بڑی اہمیت کا حامل ہے۔یہ رسالہ مولوی محمد علی (ایم اے) امیر لاہوری گروپ کے رسالہ ''آیت اللہ'' کے جواب میں لکھا گیا۔اس کے متعلق مولاناؒ اپنے رسالہ ''آفتہ اللہ'' کے شروع میں لکھتے ہیں:

''مرزا قادیانی کی اُمت میں دو بڑے گروہ ہیں ایک ''قادیانی'' دوسرا ''لاہوری یا پیغام مرزائی'' آخری فیصلہ کا اثر ان دونوں پر پہنچتا ہے، اس لیے خدا کی حکمت نے تقاضا کیا کہ ان دونوں کو میدان میں لائے۔مباحثہ لدھیانہ میں تو قادیانی گروہ نکلا۔پیغامی گروہ میں یہ سکت تو نہ ہوئی کہ میدان مباحثہ میں آئے۔اس نے حق خدمت یوں ادا کیا کہ اس گروہ کے امیر مولوی محمد علی نے اس مضمون پر چھوٹا سا ٹریکٹ (رسالہ) لکھا جس کا نام ہے ''آیت اللہ''۔تو اس رسالہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر جواب ''آفۃ اللہ'' کے نام سے دیا جاتا ہے''(۱۰)

⑤ عقائد مرزا:

یہ مختصر رسالہ ۱۹۱۶ء میں شائع ہوا۔اس رسالہ میں بانی قادیانیت کے چند دعاوی اور عقائد کو اس کی اصل عبارت میں معہ حوالہ جات پیش کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ملک کے اطراف سے چند استفسارات پر لکھا گیا۔استفسارات یہ ہیں:

① مرزا صاحب کے عقائد کیا ہیں؟

② علماء کرام ان کے مخالف کیوں ہیں؟

یہ رسالہ قادیانی عقائد سمجھنے کے لیے بہت مفید ہے۔

ان عقائد یا دعاوی پر ایک سرسری نظر ڈالنے ہی سے مرزا صاحب کی ضلالت اور دائرہ اسلام سے ان کا خروج عیاں ہو جاتا ہے اور کوئی بھی شخص جو اسلامی عقائد سے واقف ہو مرزا صاحب کی اصل پوزیشن سمجھنے میں متردد نہیں رہ سکتا۔

⑥ مرقع قادیانی:

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۱۷ء میں مطبع روز بازار اسٹیم امرتسر سے ۵۸ صفحات پر مشتمل شائع ہوا(۱۱)

یہ ایک ماہنامہ رسالہ تھا اور صرف تردید قادیانی کے لیے جاری کیا گیا تھا۔اسی رسالہ کے خاص خاص اور اہم مضامین کو منتخب کر کے کتابی شکل دے دی گئی ہے۔اس کے مضامین بہت معرکہ آراء اور برمحل ہیں۔تمام مضامین ایسے ہیں کہ حقیقت پسندی، غیر جانب داری اور انصاف و دیانت کے ساتھ ان کا مطالعہ کرنے کے بعد کوئی بھی شخص قادیانی نہیں رہ سکتا۔

⑦ چیستانِ مرزا:

اس مختصر رسالہ کی طبع اوّل ۱۹۲۸ء میں مطبع راست گفتار امرتسر سے ہوئی (۱۲) اس عنوان سے مولانا امرتسریؒ نے کئی بار مرزا صاحب کے الہامات وفرمودات میں اختلاف اور تضادات کا دلچسپ اور پُر لطف مرقع پیش کیا تھا لیکن یہ مضمون انتہائی دلچسپ ہے جس کو مولانا مرحوم نے ۱۵ جون ۱۹۱۷ء کے پرچہ ''اہل حدیث'' میں شائع کیا تھا۔اسکی بابت مولانا ''چیستان مرزا'' کے آغاز میں لکھتے ہیں:

> ''لاہوری پارٹی کے سرکردہ مولوی محمد علی صاحب جواب دیں تو مبلغ ایک صد روپے، قادیانی پارٹی کے رئیس میاں محمود احمد صاحب جواب دیں تو وہ دوصد روپے انعام کے مستحق ہوں گے۔ان دونوں سرگروہوں کے سوا کوئی اور صاحب بھی جواب دیں گے تو انعام کے مستحق ہوں گے بشرطیکہ ان دونوں میں سے مجیب جس کے ماتحت ہو اس جواب پر تصحیح کے دستخط کر دیں''(۱۳)

یہ رسالہ اگرچہ انتہائی مختصر ہے لیکن قادیانیوں کے گلے میں پھانس بن کر اٹک گیا ہے۔مولانا نے اس رسالہ میں قرآن کے اس اصول کی بنیاد پر کہ الہامی کلام پر اختلاف نہیں ہوتا مرزا صاحب کے دو معاملات (سن بعثت اور مرزا صاحب کی موت) پر بحث کی ہے۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک میں کھلا ہوا اختلاف دکھلایا ہے۔

⑧ زارِ قادیان:

یہ مختصر رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۱۸ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔(۱۴)

پہلے یہ ۲۹ جون ۱۹۱۷ء کے ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر میں بصورت مضمون شائع ہوا تھا، اس کا پس منظر یہ ہے کہ ۱۹۱۷ء میں روس کے اندر کمیونسٹ انقلاب آیا تو ''زارِ روس'' کے متعلق مرزا صاحب کی ایک غیر متعلق عبارت کو سہارا بنا کر قادیانیوں نے پروپیگنڈہ شروع کیا کہ یہ انقلاب مرزا صاحب کی پیشین گوئی کے مطابق ہے جس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے مامور من اللہ ہونے کے دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے۔وہ غیر متعلق عبارت کا مصرع یہ ہے:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

مولانا نے اس رسالہ میں دکھلایا ہے کہ خود مرزا صاحب کی تصریح کے مطابق اس عبارت کا تعلق انقلاب روس سے نہیں ہے۔

⑨ فسخ نکاح مرزائیاں:

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۱۸ء میں اور دوسری مرتبہ ۱۹۲۴ء میں ۹۶ صفحات پر شائع ہوا(۱۵)۔اس رسالہ کی وجہ تالیف یہ تھی کہ ایک شخص نے مرزا غلام احمد کی کتابوں میں سے ۲۵ عقائد باطلہ پر مشتمل اقتباسات کو نقل کر کے یہ سوال کیا ہے کہ

''جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ومؤید ہو اس کے ساتھ کسی مسلمان کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟''(۱۶)

تو اس کے بعد مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ نے ۱۸۹ علماء کا متفقہ فتویٰ شائع کیا علمائے کرام نے متفقہ طور پر فتویٰ دیا ہے کہ ایسے مرد یا عورت کے ساتھ کسی مسلمان عورت یا مرد کا نکاح صحیح نہیں اور اگر نکاح ہو جانے کے بعد وہ یہ عقائد اختیار کر لے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔

فتویٰ دینے والے علمائے کرام متحدہ ہندوستان کے ہر خطے اور ہر فرقے (شیعہ،سنی،حنفی،بریلوی،دیوبندی اور اہل حدیث) سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا شمار اپنے وقت کے چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے۔ اس طرح یہ فتویٰ ہندوستانی علماء کا تقریباً اجتماعی فتویٰ بن گیا ہے۔

⑩ نکاح مرزا:

مقالہ نگار کے زیر مطالعہ اس رسالہ کے دو ایڈیشن ہیں۔ایک جولائی ۱۹۱۹ء اور دوسرا ۱۹۸۵ء کا شائع شدہ ہے۔مولانا نے طبع دوم میں کسی قدر اضافہ کیا ہے جو بعض قادیانیوں کی تازہ بتازہ ہفوات کا جواب ہے۔

مولانا مرحوم ''نکاح مرزا'' کے دیباچہ میں مرزا صاحب کی کتاب ''شہادۃ القرآن'' سے اقتباس پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''اس عبارت میں مرزا قادیانی نے بڑی صفائی سے دو باتوں کا اظہار کیا ہے ایک یہ کہ میری یہ تین پیشین گوئیاں قابل غور ہیں۔دوم ان میں سے مرزا احمد بیگ اور اسکے داماد کی موت اور اس کی لڑکی کے نکاح والی پیشین گوئی مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ہم نے مرزا صاحب کی تمام پیشین گوئیوں کی پڑتال رسالہ ''الہامات مرزا'' میں کی ہے مگر بغرض اختصار خاص اس پیشین گوئی کو جو (بقول مرزا) مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے الگ رسالہ کی صورت میں شائع کرنا مفید سمجھا۔''(۱۷)

اس رسالہ میں مرزا صاحب کی آسمانی نکاح والی پیشین گوئی (متعلقہ محمدی بیگم) پر مفصل بحث وتحقیق کی گئی ہے۔یہ پیشین گوئی اپنے دامن میں مرزا صاحب کے جھوٹ اور رسوائی کا دو آتشہ عذاب لیے ہوئے تھی۔مرزا صاحب کی وفات نے اس پیشین گوئی سے متعلق ان کی تمام تاویلات کا خاتمہ کر کے ان کے جھوٹ پر آخری مہر لگا دی۔ مولانا نے اس موضوع پر مزید بحث وگفتگو کی گنجائش نہیں چھوڑی۔

⑪ تاریخ مرزا:

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۱۹ء میں ۶۴ صفحات پر مشتمل لال اسٹیم پریس لاہور سے شائع ہوا(۱۸)۔یہ تصنیف مولانا کی شاہکار تصانیف میں سے ایک ہے۔مولانا کی دیگر تصانیف کی طرح اس کا انداز مناظرانہ اور ظریفانہ نہیں ہے بلکہ اس رسالہ میں بطور تاریخ کے مضامین لکھے گئے ہیں۔اس کتاب کی تالیف کے محرک حضرۃ العلام مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی علیہ الرحمۃ تھے۔مولانا امرتسری کتاب کے دیباچہ میں بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں:

''خاکسار کے بعض دور اندیش احباب (مثلاً جناب مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی) نے ایک روز بر سبیل تذکرہ فرمایا کہ یہ جو کچھ آج تک لکھا گیا ہے مسائل مرزا پر لکھا گیا جو کہ کافی ہے۔اس وقت تو بہت سے لوگ مرزا صاحب کی شخصیت کو جانتے ہیں ممکن ہے کچھ مدت بعد ان کی شخصیت کی تلاش ہو۔نہ ملنے پر ان کی تصانیف اثر کر جائیں۔اس لیے کوئی کتاب بطور سوانح کے لکھی جائے تو موجودہ اور آئندہ نسلوں کو بہت مفید ہو۔''(۱۹)

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی زندگی کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک قبل دعویٰ مسیحیت اور دوسرا بعد دعویٰ مسیحیت۔ان دونوں حصوں میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔

مولانا ثناءاللہؒ رسالہ کی تمہید میں لکھتے ہیں:

''پہلے حصّے میں مرزا صاحب صرف ایک باکمال مصنف کی صورت میں پیش ہوتے ہیں۔دوسرے حصّے میں اس کمال کو کمال تک پہنچا کر مسیح موعود، مہدی معہود، کرشن گوپال، نبی اور رسول ہونے کا بھی ادّعا کرتے ہیں۔پہلے حصّے میں جمہور علماء کرام ان کی تائید پر ہیں۔دوسرے حصّے میں جمہور بلکہ کل علمائے اسلام ان کے مخالف نظر آتے ہیں، چنانچہ یہ سب کچھ واقعات سے ثابت ہوگا۔(۲۰)

مرزا کی سوانح حیات کے سلسلہ میں اس کتاب کا شمار مستند ترین مآخذ میں ہوتا ہے اور اس کی واقعاتی صحت پر مخالفین و موافقین سبھی متفق ہیں۔

(۱۲) شاہِ انگلستان اور مرزائے قادیان:

مرزا قادیانی کی عادت تھی کہ وہ ہوا کا رُخ دیکھ کر پیشین گوئیاں جڑ دیا کرتے تھے۔۱۹۰۶ء میں جب لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے صوبہ بنگال کو مشرقی اور مغربی دو حصّوں میں تقسیم کیا تو بنگالیوں نے بہت شور مچایا اس پر ہوا کا رُخ دیکھ کر مرزا صاحب نے ایک گول مول الہام شائع کیا:

''پہلے بنگال کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دل جوئی ہوگی۔''(۲۱)

اس وقت اس الہام کا یہی مطلب سمجھا گیا کہ تقسیم بنگال منسوخ ہو جائے گی لیکن شدید شورش کے باوجود جب حکومت اپنے فیصلے پر اڑی رہی تو مرزا صاحب کو کچھ پریشانی لاحق ہوئی۔اسی دوران مشرقی بنگال کے گورنر ''سر فلر'' نے استعفیٰ دے دیا۔اس پر مرزا صاحب کے زیر اہتمام قادیانی ماہنامہ ''ریویو آف ریلیجز'' میں ایک مضمون نکلا جس میں لکھا گیا کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی کا مطلب یہ تھا کہ تقسیم منسوخ نہ ہوگی بلکہ کسی دوسرے طریق سے دل جوئی ہوگی چنانچہ ''سر فلر'' کے مستعفی ہونے سے ان کی دل جوئی ہوگی لہٰذا پیشین گوئی صحیح نکلی۔یہی بات مرزا صاحب نے بھی ''حقیقۃ الوحی'' کے صفحات ۲۹۸-۲۹۶ میں لکھی اور بتلایا کہ بنگالیوں کی پورے طور پر دل جوئی ہوگی۔لیکن جب مرزا صاحب اور ان کے حواری یہ تشریح و تصریح کر چکے کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی اور اس پر خوب اترا اور کود پھاند چکے تو ۱۹۱۱ء میں شاہِ انگلستان نے دہلی میں دربار کیا اور کلکتہ کے بجائے دہلی کو دارالسلطنت قرار دیتے ہوئے بنگال کی تقسیم کی منسوخی کا اعلان کر دیا.....اس اعلان سے مرزا صاحب کی جیسی دوٹوک تکذیب ہوتی ہے وہ بالکل عیاں ہے لیکن قادیانیوں کی ڈھٹائی دیکھئے کہ وہ اس اعلان کو اُلٹے مرزا صاحب کی تصدیق کے ثبوت میں پیش کرنے لگے۔

مولانا امرتسریؒ نے اپنے اس مختصر رسالے ''شاہِ انگلستان اور مرزائے قادیان'' میں ان کے اس پردے کو اچھی طرح فاش کیا ہے اور ان کی حیلہ بازیوں کی قلعی دلچسپ طریقہ پر کھول کر رکھ دی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ عجائباتِ مرزا:

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۲۲ء میں ۲۵ صفحات پر شائع ہوا۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی اوران کے صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تحریرات متعلقہ ''عمر دنیا اور پیدائش مرزا'' پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

مرزا صاحب نے دنیا کی عمر اور اپنی بعثت کے زمانے کے لمبے چوڑے حساب کا جو گورکھ دھندہ اپنی مختلف تصانیف میں پیش کیا ہے۔ مولانا نے ان سارے حسابات کو یکجا کر دیا ہے جس سے یہ دلچسپ نتیجہ خود بخود نکلتا ہے کہ مرزا صاحب کی کل عمر..... پیدائش سے موت تک صرف گیارہ برس ہی تھی اور اتنی تھوڑی عمر میں آپ نے علوم وفنون پڑھے، سیالکوٹ میں محرری کی، مختاری عدالت کا امتحان دیا، مجدّد بنے، مسیح بنے، مہدی بنے، نبی بنے، رسول بنے، سب کچھ بنے مگر عمر گیارہ برس سے زیادہ نہ ہوئی۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری اس رسالہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''رسالہ کا موضوع بحث تو مرزا صاحب کا علم کلام ہے جو اپنے دامن میں فن ریاضی کا خشک ترین مسئلہ لیے ہوئے ہے لیکن اندازِ بیان لطافت وظرافت سے اس طرح پُر ہے کہ بڑے بڑے تبسم خیز چٹکلے بھی اس کے سامنے ہیچ ہیں اور پھر کمال یہ کہ استدلال اتنا ٹھوس کہ جواب دینے کی کوئی گنجائش نہیں۔'' (۲۲)

''عجائباتِ مرزا'' پر بہت سے علماء نے تقاریظ لکھی ہیں جن میں مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ، جناب مولانا غلام محمد گھوٹوی شیخ جامعہ عباسیہ بہاول پور، جناب مولانا احمد اللہ صدر مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی، مولانا محمد طیب مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند، مولانا غلام مصطفیٰ مفتی احناف امرتسر، مولانا احمد علی لاہوری دروازہ شیرانوالا، مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم شامل ہیں۔

مولانا طیب مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

''مرزا صاحب نے اپنی نبوت کو قرون وسنین کے بہت سے پیچیدہ حسابات لگا کر جوڑا تھا لیکن ماشاءاللہ مصنف ممدوح کی ایک ہی ضرب نے دلیل کی ساری جمع تفریق باطل کر دی۔'' (۲۳)

⑭ شہاداتِ مرزا:

اس رسالہ میں دس شہادتوں سے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید کی گئی ہے اور یہ دس شہادتیں تین ایسے مآخذ سے فراہم کی گئی ہیں جو قادیانی حضرات کے نزدیک مستند ہیں، یعنی:

① احادیث صحیحہ

② مرزا صاحب کی وحی والہام

③ مرزا صاحب کے اپنے معیار واقوال

اس رسالہ کا شمار مولاناؒ کی بہترین تصانیف میں ہوتا ہے۔ پہلے باب میں احادیث صحیحہ سے مسیح موعود کی تین ایسی علامتیں پیش کی گئی ہیں، جن سے مرزا صاحب قطعی طور پر عاری تھے۔ ان احادیث سے پیچھا چھڑانے کے لیے مرزا صاحب اوران کے حواری جو راہیں اختیار کرتے تھے وہ سب مسدود کر دی گئی ہیں۔

دوسرے باب میں مرزا صاحب کے تین ایسے الہامات نقل کیے گئے ہیں جنہیں خود مرزا صاحب نے اپنے صدق وکذب کا معیار ٹھہرایا تھا اور وہ الہامات صاف طور پر غلط ثابت ہو کر مرزا صاحب کے کذب کی نشانی بن گئے۔

تیسرے باب میں مرزا صاحب کے چار بیانات کو ان کے کذب ودروغ کی شہادت میں پیش کیا گیا ہے۔ عبدالرشید عراقی اس رسالہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ رسالہ ردّ مرزائیت میں ایسا لاجواب اور منفرد ہے کہ مولانا نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب پر ایک ہزار روپے انعام کا اعلان کیا، جو امپیریل بنک امرتسر میں جمع کرادیا۔لیکن کسی قادیانی عالم کو اس کا جواب لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔''(۲۴)

مولانا مرحوم اس رسالہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ناظرین اس رسالہ کو اس بحث میں اچھوتا پائیں گے اور اس کو اگر بغور دیکھیں گے تو اس میں بہت سی نئی معلومات پائیں گے۔''(۲۵)

⑮ نکاتِ مرزا:

یہ رسالہ پہلی مرتبہ فروری ۱۹۲۶ء میں ۴۰ صفحات پر مطبع راست گفتار لاہور سے شائع ہوا۔(۲۶)

یہ رسالہ بہت دلچسپ صورت حال کی یادگار ہے ''نکاتِ مرزا'' ہی میں اس رسالے کی وجہ تالیف بیان کی گئی ہے اور وہ ساری صورت حال بیان کی گئی ہے جو قادیان میں اہل اسلام کے جلسہ کے بعد پیدا ہوگئی تھی۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مارچ ۱۹۲۵ء میں قادیان کے اندر اہل اسلام کا جلسہ ہوا۔بعض علمائے دیوبند نے دوران تقریر میں مرزا صاحب کے ''معارف قرآنیہ'' پر بھی چھینٹا ڈالا۔اس پر خلیفہ قادیان میاں محمود نے علمائے دیوبند کو اپنے بالمقابل تفسیر نویسی اور نکات آفرینی کا چیلنج دیا۔مقابلہ کی یہ صورت تجویز کی کہ قرآن کریم کے تین رکوع کسی جگہ سے قرعہ ڈال کر انتخاب کرلیں اور تین دن تک اس ٹکڑے کی ایسی تفسیر لکھیں جس میں چند نکات ایسے ضرور ہوں جو پہلی کتب میں موجود نہ ہوں۔

اس کے جواب میں علمائے دیوبند کی بجائے مولانا امرتسریؒ نے اس چیلنج کے جواب میں لکھا کہ ''بلا تکلف ہم کو یہ صورت منظور ہے۔پس آپ اسی میدان میں تشریف لے آئیں، جس میں مرزا قادیانی نے امرتسر میں مباہلہ کیا تھا۔میں آپ کی طرف سے تقرر تاریخ اور جواب باصواب کا منتظر ہوں۔پس سنیے:

ہم وہ نہیں کہ دور سے دعویٰ کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
اپنا تو یہ ہے قول آئے ہیں آیئے
دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کردکھایئے

اس چیلنج کے جواب میں روزنامہ الفضل مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء میں لکھا گیا:

''ہمارا چیلنج علماء دیوبند کو ہے۔تم (ثناءاللہ) ان سے وکالت نامہ حاصل کرو پھر مقابلہ پر آؤ۔''

اس کے جواب میں مولانا ثناءاللہ نے لکھا:

''مجھے دیوبندیوں سے وکالت نامہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔آپ (خلیفہ قادیان) امرتسر میں نہیں آئے تو سنیے:

''آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کرکے بٹالہ (مشرقی پنجاب، ہندوستان) کی جامع مسجد میں آجائیں۔جہاں صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک مجلس ہوگی جس میں، میں (ثناءاللہ) اور آپ (خلیفہ قادیان) تفسیر القرآن لکھیں گے، اس طرح سے کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھے گا۔ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن، سادہ کاغذ اور قلم ہوگا۔''(۲۷)

مگر خلیفہ قادیان میں اتنی جرأت کہاں کہ وہ مولانا مرحوم کے سامنے آتے۔چنانچہ مولانا نے قلم اُٹھایا اور آیات قرآنی کے اندر مرزا صاحب کی (نکات آفرینیوں) کے نہایت دلچسپ نمونے اپنے مختصر اور تیکھے تبصروں کے ساتھ جمع کردیے اس کے بعد اس دور کی فتنہ خیز شخصیت عبداللہ چکڑالوی منکر حدیث کے ''نکات قرآنی'' کے نمونے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی پیش فرمائے۔

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ ''نکاتِ مرزا'' کے آخر میں لکھتے ہیں:

''مرزا کے مریدو! نکاتِ مرزائیہ کے ساتھ ساتھ نکاتِ چکڑالویہ بھی پڑھو اور ہمارے درج ذیل شعر کی تصدیق بھی کرو:

؎ آج دعویٰ ان کی یکتائی کا باطل ہوگیا (۲۸)
رُوبرو ان کے جو آئینہ مقابل ہوگیا

⑯ ہندوستان کے دو ریفارمر:

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس رسالہ میں ہندوستان کی دو مدعیانِ اصلاح شخصیات کی بدزبانی اور لغویات کے نمونے پیش کیے ہیں ان میں سے ایک ''شری دیانند سوامی'' جو کہ آریہ سماج کے قائد ورہنما تھے اور دوسرے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' جو کہ مذہب قادیانیت کے بانی، نبی اور رسول تھے۔نمونہ کلام بغیر کسی تبصرہ وتوضیح کے نقل کیا گیا ہے تاکہ کوئی اعتراض نہ کرسکے۔سوامی جی کی عبارتوں کے ''۸۹'' نواسی اقتباسات ہیں جبکہ مرزا قادیان کی عبارات سے ''۲۲'' بائیس اقتباسات لیے گئے ہیں۔

اقتباسات جوں کے توں نقل کرنے کے بعد مولانا مرحوم لکھتے ہیں:

''حضرات! یہ کتاب مناظرانہ رنگ میں نہیں ہے کہ مصنف اپنی قوت استدلالیہ سے نتیجہ پیدا کرکے آپ کے سامنے رکھے۔بلکہ ایک تاریخی کتاب ہے جس میں مصنف کا اتنا ہی فرض ہے کہ واقعات صحیحہ ناظرین کے سامنے رکھ کر نتیجہ ان کی رائے پر چھوڑ دے۔سو میں (خاکسار مصنف) ان دونوں ریفارمروں (سوامی جی اور مرزا جی) کے ملفوظات پیش کرکے یہ سوال کہ ''ایسے تلخ گو ریفارمر ہوسکتے ہیں؟'' آپ کے سامنے رکھ کر جواب کا منتظر ہوں۔'' (۲۹)

⑰ محمد قادیانی:

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۲۸ء میں ۲۴ صفحات پر آفتاب برقی پریس امرتسر سے شائع ہوا۔(۳۰)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بروز محمد (ﷺ) کہتا تھا اس رسالہ میں حضرت محمد ﷺ کے کارہائے نمایاں بیان کیے گئے ہیں۔اس رسالہ کی خصوصیت جاننے کے لیے مولانا کا مندرجہ ذیل بیان ہی کافی ہوگا:

''واضح رہے کہ مرزائی دعاوی کی تحقیق کرنے کے لیے کئی ایک معیار ہیں:

- ان کی پیشین گوئی
- ان کی صداقت کلام
- قرآن اور احادیث کی تصریحات وغیرہ

آج جو معیار ہم پیش کرتے ہیں وہ اچھوتا ہے۔اس میں ہم صرف اس معیار پر گفتگو کریں گے کہ مرزا قادیانی چونکہ اپنے آپ کو بروز محمد (ا) کہا کرتے تھے۔اسی لیے وہ محمد ثانی بنتے اور اپنی اتباع کو اصحاب محمد اوّل (ا) میں داخل کرتے تھے۔(ملاحظہ ہو خطبہ الہامیہ، ص ۲۵۸، ۲۵۹)

لہٰذا دیکھنا ضروری ہے کہ محمد ثانی (قادیانی، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) کو محمد اوّل (ﷺ) کے کاموں سے کہاں تک مشابہت ہے؟ اسی اصطلاح پر ہم نے اس رسالہ کا نام ''محمد قادیانی'' تجویز کیا ہے۔اس میں ہم دکھائیں گے کہ محمد اوّل (ﷺ) نے کیا کام کیے اور ان کے بروزِ محمد ثانی قادیانی (معاذ اللہ) نے کیا کیے۔تاکہ ان کاموں کی مطابقت یا عدم مطابقت سے مرزا قادیانی کے صدق وکذب کا ثبوت ہوسکے۔(۳۱)

⑱ مراق مرزا:

یہ رسالہ انتہائی مختصر ہے لیکن آخر میں اسی موضوع پر مولانا امرتسریؒ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شاگرد مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر کا ایک جامع مضمون شامل کیا ہے۔ مولانا رسالہ کے شروع میں ریویو رسالہ کے معتبر احمدی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن کے حوالہ سے مرض مراق کی تشریح ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''یونانی میں مراق اس پردہ کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطن سے جدا کرتا ہے اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوءِ ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے۔ بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا۔'' (۳۲)

جس طرح مراق مرض کی تعریف ان (قادیانی) کے اپنے الفاظ میں بیان کی گئی ہے اسی طرح سارا رسالہ خود مرزا صاحب، ان کے صاحبزادے اور ان کے حواریوں کی تحریروں سے بتلایا گیا ہے کہ مرزا صاحب، ان کی اہلیہ اور ان کے بیٹے مراق کی بیماری میں مبتلا تھے اور اس کے ساتھ ہی قادیانی اُمت کے اکابر کی یہ رائے بھی درج کی گئی ہے کہ مراقی انسان نبی یا ملہم ہرگز نہیں ہو سکتا۔

⑲ تعلیمات مرزا:

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۳۰ء میں ۷۲ صفحات پر مشتمل ثنائی برقی پریس امرتسر سے شائع ہوا (۳۳)۔

اس رسالہ کا پہلا ایڈیشن چار ابواب پر مشتمل تھا:

① اختلافات مرزا
② کذباتِ مرزا
③ نشاناتِ مرزا
④ اخلاقِ مرزا

طباعت کے بعد اس رسالہ کا اثر عوام پر جتنا ہوا اتنا ہی اتباع مرزا کو صدمہ ہوا، اس لیے مولوی اللہ دتہ جالندھری مبلغ قادیان نے ''تجلیات رحمانیہ'' کے نام سے اس کا جواب لکھا تو مولانا مرحوم نے کتاب ہذا کی طبع ثانی میں اس کا جواب الجواب شامل کر دیا اور ابواب میں ایک نئے باب ''صفاتِ مرزا'' کا اضافہ کر دیا۔

ان تمام ابواب میں مجموعی طور پر مرزا صاحب کے ۴۷ فرمودات نقل کیے گئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ تشریح و توضیح کے طور پر مختصر، جان دار اور جامع نوٹ لگائے گئے ہیں۔ مرزا صاحب دنیا کو جس طرح تعلیم دینے آئے تھے اس رسالہ میں اس کا پورا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے اور مرزا صاحب کی شخصیت اپنی تمام خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ سامنے آ گئی ہے۔ اندازِ بیان اتنا دل کش اور مؤثر ہے کہ مولانا خود اس کے متعلق لکھتے ہیں:

''احباب کرام! یہ رسالہ جملہ تصانیف متعلقہ مشن قادیان سے مفید تر ہے۔'' (۳۴)

⑳ فیصلہ مرزا:

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۳۱ء میں ۴۰ صفحات پر مشتمل آفتاب برقی پریس امرتسر سے شائع ہوا۔ یہ اردو کے علاوہ عربی، انگریزی، کشمیری، پنجابی اور بنگالی زبانوں میں بھی شائع ہوا۔ (۳۵)

مرزا صاحب نے کئی ایک الہام شائع کیے جن میں آئندہ زمانے کی خبریں تھیں جن کی بابت اس نے کہا کہ یہ باتیں خدا نے مجھے بتائی ہیں جن کا ظہور میری سچائی کا ثبوت ہے (جو افسوس پوری نہ ہوئیں)۔ مولانا نے ان کے جواب میں ''اہل حدیث'' کے اندر سلسلہ بحث جاری کیا اس کے علاوہ بہت سے رسائل بھی شائع کروائے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب نے تنگ آ کر یہ اعلان بصورتِ اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا ''مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں یہ دُعا کی تھی کہ جھوٹا، سچے کی زندگی میں مرجائے۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب مولانا امرتسریؒ کی زندگی ہی میں چل بسے۔ جبکہ مولانا امرتسریؒ اس کے بعد ۴۰ سال تک زندہ رہے۔یہ رسالہ اصلاً اسی اشتہار اور اس کا نتیجہ بتانے کے لیے لکھا گیا ہے اور اس سلسلہ میں قادیانیوں کی طرف سے جتنے حیلے بہانے کیے گئے تھے ان سب کی تردید کی گئی ہے۔

اس رسالہ کو ملاحظہ کرنے کے بعد دمشق کے مفتی حنابلہ علامہ محمد جمیل سلفی نے اسے عربوں میں تقسیم کرنے کے لیے مولانا امرتسریؒ سے اس کی بہت سی کاپیاں طلب کیں اور اس مقصد کے لیے انہوں نے مولانا کو اپنے تاثرات ارسال کیے:

''آپ نے یقیناً ملحد و مرتد غلام احمد قادیانی سے اور اس کے بعد اس کی جماعت سے زبردست جہاد کیا اور اسلام کی طرف سے مدافعت کا حق ادا کر دیا ہے۔'' (۳۶)

㉑ تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار:

قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اور مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کو ۱۹۰۰ء میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا جس کے چند جملے یہ تھے:

''دونوں (مرزا صاحب اور پیر صاحب) قرعہ اندازی کے ذریعے ایک سورۃ لے کر عربی فصیح و بلیغ میں اس کی ایسی تفسیر لکھیں جو قرآنی علوم، حقائق اور معارف پر مشتمل ہو۔ فریقین کو اختیار ہوگا کہ اپنی تسلی کے لیے ایک دوسرے کی بخوبی تلاشی لے لیں تاکہ پوشیدہ کتاب ساتھ نہ ہو۔ میں بہرحال اس مقابلے کے لیے جو محض بالمقابل عربی تفسیر لکھنے میں ہوگا لاہور میں اپنے تئیں پہنچاؤں گا۔''

مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں:

''اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پیر صاحب گولڑہ، خاکسار اور دیگر علمائے اسلام لاہور پہنچ گئے اور مرزا صاحب تشریف نہ لائے۔شاہی مسجد میں جلسہ ہوا، شوخ مزاجوں نے نظمیں پڑھیں، جن میں ایک یہ شعر بھی تھا:

؎ بنایا آڑ کیوں.....کا چرخہ
نکل ! دیکھیں تیری تفسیر دانی (۳۷)

مرزا قادیانی کی وفات کے بعد ان کے بیٹے خلیفہ قادیان مرزا محمود نے علماء دیوبند کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا، اس چیلنج کو مولانا امرتسریؒ نے بڑھ کر قبول کیا لیکن ان کا نام سن کر میاں صاحب دبک کر بیٹھ گئے۔پھر تقریباً ۵ سال بعد انہیں یکا یک کیا سوجھی کہ ''الفضل'' میں ایک مضمون کے اندر یوں لکھا گیا:

''اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور (میاں محمود) کو قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔''

مگر علماء اسلام نے ''الفضل'' کے اس اعلان پر توجہ نہ دی، اس لیے کہ یہ ایک ڈھینگ تھی مگر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء کے ''الفضل'' میں مولانا ثناءاللہ اور دیگر اکابر علماء اسلام کا نام لے کر چیلنج دیا کہ آپ لوگ ''صم بکم'' کا مصداق بن رہے ہیں، سامنے آؤ اور تفسیر نویسی کا مقابلہ کرو۔

مولانا ثناءاللہ مرحوم نے قادیانیوں کی ان طفلانہ حرکات کا نوٹس لیا اور بٹالہ میں مقابلہ کی دعوت دی مگر خلیفہ قادیان مقابلے پر نہ آسکے۔ مولانا نے اس رسالے میں یہی تفصیلات جمع کی ہیں اور قادیانیوں کی عیاریوں سے پردہ اُٹھایا ہے۔

㉒ علم کلام مرزا:

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کو علوم عقلیہ پر مکمل دسترس حاصل تھی اور فن علم الکلام کے ماہر تھے۔علم کلام اس علم کا نام ہے جس میں عقائد اسلامیہ کی تصحیح اور عقائد باطلہ کی تردید عقلی دلائل کے ساتھ کی جاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔علم کلام کے ماہر کو ''متکلم'' اور اس گروہ کو ''متکلمین'' کہتے ہیں۔ مرزا صاحب اگرچہ اس فن سے بالکل نابلد تھے لیکن ''سلطان القلم'' کہلواتے تھے۔مولانا امرتسریؒ نے مرزا صاحب کی کتابوں کا فن تصنیف اور علم کلام کی حیثیت سے جائزہ لینا شروع کیا۔سب سے پہلے مرزا صاحب کی تصنیف ''براہینِ احمدیہ'' اٹھائی اور خاصا مواد جمع کر کے رسالہ ''علم کلام مرزا'' کے نام سے شائع کر دیا۔

یہ رسالہ اپنے موضوع کے اعتبار سے اتنا اہم، اپنے مندرجات اور گرفتوں کے اعتبار سے اتنا ٹھوس اور اسلوب بیان کے اعتبار سے اتنا دلچسپ ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے علماء اسلام نے اس پر شاندار تقاریظ لکھیں جن میں مولانا غلام مصطفیٰ مفتی احناف امرتسر، مولانا احمد اللہؒ مدرس اوّل دارالحدیث رحمانیہ دہلی، مولانا محمد طیبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا سید سلیمان ندویؒ کے علاوہ دیگر مشاہیر اسلام بھی شامل تھے۔رسالہ ''علم کلام مرزا'' کے شروع میں مولانا غلام مصطفیٰ مفتی احناف امرتسر لکھتے ہیں:

''میں نے اس رسالہ کا مطالعہ کیا میں نے اس کو مرزا کے قلعہ کو گرانے والا پایا'' (۳۸)۔

مولانا احمد اللہ مدرس اوّل دارالحدیث رحمانیہ دہلی لکھتے ہیں:

''بحمد اللہ خوب رسالہ ہے۔فرقہ مرزائیہ کے اصول کو بیخ و بن سے قلع قمع کر دیا ہے۔آب زر سے یہ رسالہ لکھنے کے لائق ہے۔'' (۳۹)

مولانا احمد علی ناظم انجمن خدام الدین لاہور نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا:

''یہ کتاب ایک ایسا منتر ہے جس کے پڑھنے کے بعد کوئی شخص اس متنبّی کے سحر میں نہیں پھنس سکتا۔'' (۴۰)

مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند تقریظ کے طور پر لکھتے ہیں:

''مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ نے مرزا قادیانی کے انوکھے علم کلام پر کافی کلام کر کے اس کی قلعی کھول دی اور رسالہ ''علم کلام مرزا'' تصنیف فرما کر واضح کر دیا کہ مرزائی اصطلاح میں علم کلام، معقول استدلالات کے بجائے سب وشتم، طعنہ زنی اور شاعرانہ طریق پر اظہار غیظ کا نام ہے۔ رسالہ جہاں جہاں سے بھی احقر نے پڑھا نہایت سلیس عام فہم اور اپنے موضوع پر حاوی ہے۔'' (۴۱)

مولانا حکیم محمد عالم صاحب آسی مدرس مدرسہ اسلامیہ امرتسر ''علم کلام مرزا'' میں مولانا امرتسری کے طریقہ تحقیق پر لکھتے ہیں:

''سب سے اوّل براہین احمدیہ کا حال لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے کس طرح تین سو دلائل دینے کا وعدہ کیا اور کس طرح تیئیس سال تک بھی پورا نہ کیا۔ رسالہ ہذا میں مولانا نے کرشن قادیانی کے تمام حلقہ بگوشوں کو چھٹی کا دودھ یاد دلایا ہے۔مسلمانوں کو مولوی صاحب موصوف کی اس جانفشانی کی قدر کرنی چاہیے۔'' (۴۲)

㉓ ناقابلِ مصنف مرزا:

یہ رسالہ ''علم کلام مرزا'' ہی کا حصّہ ہے۔پہلا حصّہ کلام مرزا، دوسرا حصّہ عجائباتِ مرزا اور تیسرا یہ رسالہ ''ناقابل مصنف مرزا'' ایک ہی موضوع کے تین حصّے ہیں۔ان تینوں کو اکٹھا ذکر کرنا چاہیے تھا لیکن ہم نے ترتیب تالیف کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہاں ذکر کیا ہے کیونکہ یہ حصّہ عجائبات مرزا کے تقریباً دس سال بعد تالیف ہوا۔

اس رسالہ میں مرزا صاحب کے استدلال پر متکلمانہ طرز سے تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے اور مرزا صاحب کی تصانیف کی اندرونی شہادتوں کی بنا پر ثابت کیا گیا ہے کہ آپ قابل مصنف نہ تھے۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری رسالہ ہذا کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

''یہ رسالہ علم کلام کی حیثیت سے لکھا گیا ہے۔یعنی علم منطق اور علم مناظرہ کے قواعد سے تصنیفات مرزا کو جانچا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رسالے کا اصل مقصد بھی یہی ہے، مذہبی رنگ میں نکتہ چینی مقصود نہیں ہے۔ پس عام ناظرین کو عموماً اور اَتباعِ مرزا قادیانی کو خصوصاً چاہیے کہ وہ بھی اس رسالہ کا اسی حیثیت سے مطالعہ کریں۔'' (۴۳)

اس رسالہ کی تصنیف سے بیشتر مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے قادیانیوں کو اسی موضوع پر مباحثہ کا چیلنج کیا تھا لیکن قادیانیوں نے اظہارِ آمادگی کرنے کے بعد پھر انکار کر دیا تھا۔ مولانا نے انکار کی وجہ ایک شعر کے ذریعے ظاہر کی:

؎ نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آئی گئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا (۴۴)

㉔ بہاءاللہ اور مرزا:

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۹۳۳ء میں ۷۶ صفحات پر مشتمل ثنائی برقی پریس امرتسر سے شائع ہوا۔ (۴۵)

مولانا مرحوم نے اس رسالہ کو درج ذیل تین ابواب میں تقسیم کیا ہے:

باب اوّل۔ دعویٰ رسالت:

مرزا قادیانی اور شیخ بہاءاللہ کے دعویٰ رسالت میں جو مماثلت تھی یا جو اختلاف تھا دونوں کو ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں قادیانیوں کے منسوخ جہاد کے مؤقف کو ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا گیا کہ جہاد کے متعلق یہی نظریہ شیخ بہاءاللہ کا تھا۔

باب دوم۔ دعویٰ رسالت بہائیہ پر بحث:

اس باب میں دونوں (مرزا صاحب، بہاءاللہ) کے دلائل ان کے اصل الفاظ میں دکھلائے گئے ہیں۔

باب سوم۔ شیخ بہاءاللہ کی تعلیمات مخصوصہ:

اس باب میں خاص تعلیمات بہائیہ پر بحث کی گئی ہے۔

رسالہ کے مضامین تحقیق اور علمی نکات کا مرقع ہیں مولانا امرتسریؒ خود دیباچہ میں لکھتے ہیں:

''مرزا قادیانی کی تردید کے مضامین آج کل بکثرت شائع ہوتے ہیں لیکن اس کتاب کا مضمون اچھوتا ہے آج تک کسی مصنف نے ان دو مدعیان کا وحدتی نکتہ نہیں بتایا۔ امید ہے ناظرین بھی اس کو اچھوتا پائیں گے'' (۴۶)۔

㉕ ابا طیل مرزا:

یہ رسالہ اصل میں ان پانچ مضامین کا مجموعہ ہے جو کہ ''اہل حدیث'' امرتسر کے اندر ردِّ قادیانی مشن کے تحت شائع ہوتے رہے لیکن ان پانچوں مضامین کو ۱۹۳۴ء میں ثنائی برقی پریس امرتسر سے یکجا کر کے رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا۔ (ماہنامہ ''محدث''، بنارس، اپریل ۱۹۸۴ء ص ۴۱)

ان پانچوں مضامین کے عنوان اور ''اہل حدیث'' کی تاریخ اشاعت درج ذیل ہے:

① آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟ ''اہل حدیث'' ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء
② حلف مؤکدہ بعذاب کا تقاضا ''اہل حدیث'' ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء
③ زلزلہ بہار موعودۃ قادیانی نہیں ''اہل حدیث'' ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء
④ محمدی بیگم کا آسمانی نکاح ''اہل حدیث'' ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء
⑤ مرزا قادیانی فیل ''اہل حدیث'' ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء

یہ مضامین دو طرح کے ہیں:

① ایسے مضامین جن سے مرزا صاحب کا کذب ثابت ہوتا ہے۔
② ایسے مضامین جن میں اس دور کے قادیانیوں کی پرفریب چالبازیوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

㉖ مکالمہ احمدیہ:

یہ رسالہ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے کہ مکالمہ پر مشتمل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی جماعت ۱۹۱۴ء سے دوفرقوں میں بٹی ہے۔ایک فریق مرزا صاحب کے صرف مجدد اور مسیح ہونے کا مدعی تھا، جسے ''لاہوری'' کہتے ہیں۔کیونکہ ان کا مرکزی دفتر لاہور میں تھا جبکہ دوسرا فریق مرزا صاحب کو نبی اور رسول تسلیم کرتا تھا اور ان کا مرکزی دفتر قادیان میں تھا، جس کی وجہ سے یہ قادیانی مشہور ہوئے۔یہ دونوں فرقے (قادیانی اور لاہوری) آپس میں خوب لڑے، خوب رسالہ بازی کی اور ہر فریق نے اپنے مدمقابل پر فرار کا الزام عائد کیا۔مولانا امرتسریؒ نے اس رسالہ میں اسی بحث پر فریقین کی تحریریں بلاتبصرہ جمع کردیں ہیں۔اس کے علاوہ مولانا مرحوم نے رسالہ کے شروع میں مقصد تالیف بھی بیان کیا ہے۔

''مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں مسلمانوں کو اعلیٰ درجے کا مسلمان بنانے آیا ہوں۔اعتراض ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان بدستور بداعمال اور بداخلاق ہیں۔جواب ملتا تھا کہ جنہوں نے مسلمانوں کو مانا ہے وہ پکے متقی ہیں دوسرے لوگ بدنصیب، بہت خوب! پس سنیے!

① ان متقی اور پاکیزہ اخلاق (احمدی) لوگوں کے رویہ سے پبلک کو آگاہ کرنا ہمارا مقصود ہے۔

② چونکہ جماعت احمدیہ (ہردوفریق) مناظر ہے اس لیے سلسلہ ہذا میں ہم ان کی وہی گفتگو پبلک میں پہنچاتے ہیں جو ان کے باہمی ایک مناظرہ (نبوت مرزا) کے متعلق ہے۔'' (۴۷)

تو مولانا نے فریقین کے مکالمہ کو جمع کرکے یہ دکھلایا ہے کہ مرزا صاحب کے بنائے ہوئے ''اعلیٰ درجے کے مسلمانوں'' یعنی قادیانیوں کا اندازِ گفتگو کس قدر ''شریفانہ'' ہے اور ان کا اخلاقی معیار کتنا ''بلند'' ہے۔

㉗ بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر:

میاں محمود خلیفہ قادیان نے تفسیر (جس کا نام امام رازیؒ کی تفسیر کے نام پر تفسیر کبیر رکھا گیا) ایک جلد میں سورۂ یونس سے سورۂ کہف تک لکھی ہے۔میاں محمود کی تفسیر کی یہ جلد مولانا امرتسریؒ کی تفسیر جلد اوّل کے بعد شائع ہوئی تھی۔جن سورتوں کی تفسیر پر یہ جلد (قادیانی تفسیر کبیر) مشتمل ہے ان کے لحاظ سے اور ترتیب کے لحاظ سے بھی تفسیر بالرائے کی دوسری جلد ہوسکتی تھی اور مولانا مرحوم اسے لکھنے کا عزم مصمم بھی رکھتے تھے اس کے باوجود مولانا نے میاں محمود خلیفہ قادیان کی تفسیر کا جائزہ ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں کیوں لیا؟ اس کی وجہ مولانا ''بطش قدیر'' کے آغاز میں لکھتے ہیں:

''اس تفسیر میں ایسی اغلاط ہیں کہ ان کو دیکھ کر میرے دل میں خوف پیدا ہوا کہ تفسیر بالرائے کی جلد ثانی طبع ہونے سے پہلے ہی میں اس دارفانی کو چھوڑ گیا تو خدا کے ہاں مجھے سوال ہوگا کہ یہ ضروری کام تم نے کیوں نہ کیا؟ کیونکہ اس تفسیر میں اغلاط اور تحریفات اس حد تک بھری ہیں جن کو ملحوظ رکھ کر بے ساختہ یہ شعر زبان پر آجاتا ہے:

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

قادیانی تفسیر کو دیکھ کر مؤلف اور اس کے اعوان وانصار کی نسبت صحیح رائے قائم ہوسکتی ہے اس لیے میرے دل میں ڈالا گیا کہ تفسیر بالرائے جلد ثانی کا انتظار نہ کیا جائے۔بلکہ بطور نمونہ چند اغلاط کا ایک رسالہ لکھا جائے۔رسالہ ہذا میں بطور نمونہ دس آیات کی غلطیاں درج ہوئی ہیں باقی حسب ضرورت تفسیر بالرائے جلد ثانی میں ہوں گی۔ انشاءاللہ۔ (۴۸)

لیکن افسوس تقسیم ملک کی وجہ سے پورا ہندوستان، خصوصاً پورا پنجاب فسادات کی زد میں آگیا جس کی وجہ سے مولانا مرحوم کے اس سارے کارخانہ علم وعرفان کی تباہی وویرانی ہوگئی اس لیے یہ گوہر گرانما یہ (تفسیر بالرائے جلد ثانی) منصۂ شہود پر جلوہ گر نہ ہوسکا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸ لیکھ رام اور مرزا:

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۴۲ء میں ثنائی پریس امرتسر سے زیور طبع سے آراستہ ہوا۔(۴۹)

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مہدی و مسیح اپنے دعوے کے ثبوت میں الہامی دعاوی اور غیبی پیشین گوئیاں پیش کیا کرتے تھے جن میں سے تین پیشین گوئیوں کو مرزا صاحب نے تین قوموں کے لیے قابل غور قرار دیا تھا۔

① ڈپٹی عبداللہ آتھم والی عیسائیوں کے لیے۔

② مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی محمدی بیگم کے نکاح والی پیشین گوئی مسلمانوں کے لیے۔

③ پنڈت لیکھ رام آریہ والی پیشین گوئی پر مولانا نے ''الہامات مرزا'' میں کافی بحث کی ہے۔لیکن خصوصاً پنڈت لیکھ رام کی پیشین گوئی کے متعلق مولانا امرتسریؒ رقم طراز ہیں:

''مرزا صاحب اور ان کے اتباع کو پنڈت لیکھ رام والی پیشین گوئی پر بڑا ناز ہے۔وہ اس کو ایسا صحیح جانتے ہیں جیسا ''دو دونی چار'' ہماری تحقیق میں یہ پیشین گوئی سب سے زیادہ غلط ہوئی ہے اس لیے اس کے مستقل رسالہ لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔(۵۰)

۲۹ محمود مصلح موعود:

یہ رسالہ اگست ۱۹۴۴ء میں تالیف کیا گیا۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری مرزا صاحب کی مصلح موعود کے متعلق پیشین گوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے اپنے دور ''مجددیت'' میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے ایک اشتہار میں عنموائیل اور بشیر نام کے ایک مصلح عالم صاحبزادے کی پیدائش کی پیشین گوئی کی تھی۔ اسکے بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں پیدا ہونے والے اپنے ایک لڑکے کو اس کا مصداق قرار دیا لیکن سولہ ماہ بعد اس کا انتقال ہو گیا تو مرزا صاحب کو بڑی ندامت اُٹھانا پڑی۔آخر چوتھا لڑکا مبارک احمد پیدا ہوا تو اسی کو اس کا مصداق ٹھہرایا۔لیکن بدقسمتی سے وہ بھی بچپن ہی میں لقمۂ اجل بن گیا۔اس صدمہ سے ابھی مرزا صاحب سنبھل بھی نہ پائے تھے کہ خود ان کی قضا آ گئی۔''(۵۱)

اس کے کافی عرصہ بعد خلیفہ قادیان میاں محمود کو جوش آیا اور اچانک ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء میں ہوشیار پور کے ایک جلسہ میں یہ اعلان کیا: مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ حضرت صاحب (مرزا صاحب) کی پیشین گوئی کے مطابق مصلح موعود میں ہوں۔''

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اگر معاملہ یہیں تک ہوتا تو ہم خاموش ہو جاتے کیوں کہ ان دونوں فریقین (قادیانی اور لاہوری) کا جھگڑا ہے لیکن میاں محمود نے اس پیشین گوئی کو غیر احمدیوں کے متعلق قرار دیا تو مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ اس کا حوالہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جہاں تک اس کے نام مصلح موعود کا تعلق ہے وہ غیر احمدیوں کے لیے ہے۔''(الفضل، ۵ جولائی ۱۹۴۴، ص ۳)

اس لیے ہم نے توجہ کی ہے کہ اس پر تنقید کریں چنانچہ آج اسی نیت سے ہم نے قلم اُٹھایا ہے ہمارے خیال میں قادیانی قلعہ کو مسمار کرنے کے لیے دو مضمون ہی کافی ہیں۔ایک آخری فیصلہ اور دوسرا مصلح موعود کی پیشین گوئی۔آخری فیصلہ کے متعلق ہماری طرف سے کافی اشاعت ہو چکی ہے اور ہوتی رہے گی انشاء اللہ۔چونکہ مصلح موعود کا تعلق عام مسلمانوں سے بتایا گیا ہے اس تعلق کو نبھانے کے لیے مفصل حالات مع حوالہ جات لکھے جا رہے ہیں:

؎ غالب! ہمیں نہ چھیڑو کہ پھر جوش اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفان کیے ہوئے (۵۲)

۳۰ ثنائی پاکٹ بک:

یہ ردّ قادیانیت پر مشتمل کتاب تو نہیں ہے بلکہ اس میں قادیانیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ساتھ تمام مخالفین اسلام یعنی دہریہ، عیسائی، ہندو، آریہ، رادھا سوامی، سکھ، منکرین نبوت، فرقہ بہائیہ، شیعہ، اہل قرآن اور نیچریہ کی مختصر مگر جامع تردید کی گئی ہے۔ بڑی ہی کارآمد اور بے نظیر کتاب ہے۔

''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' نے احتساب قادیانیت کے عنوان سے مولانا امرتسریؒ کے جو رسائل یکجا کیے ہیں ان میں ''ثنائی پاکٹ بک'' کا صرف قادیانیت کا متعلقہ حصہ ہی شائع کیا ہے۔ جو کہ صرف چند صفحات ہیں لیکن ان میں بہت ساری بحثیں سمیٹ دی گئی ہیں۔ جن میں مرزا قادیانی کی پیدائش، حیات مسیح پر بحث، مرزا صاحب کی چند اہم پیشین گوئیاں اور مولانا امرتسریؒ کے ساتھ آخری فیصلہ پر بحث شامل ہے۔

ردّ قادیانیت پر ہم نے مولانا کے جتنے رسائل کا تعارف کروایا ہے ان میں سے اکثر و بیشتر تو ہفت روزہ ''اہل حدیث''، جریدہ ''مسلمان'' اور ''مرقع قادیان'' میں قسط وار یا مکمل مضمون کی صورت میں چھپ چکے ہیں۔ لیکن بہت سے اہم مضامین ایسے ہیں جو بوجوہ کتابی صورت میں نہ آسکے اب ہم ان اہم مضامین کا تعارف پیش کرتے ہیں۔

❁ سیرتی جلسوں کی حقیقت کھل گئی: (۵۳)

اس مضمون میں مولانا نے قادیانیوں کے سیرۃ جلسوں کا مقصد ان کی تقاریر کے ذریعے ہی بیان کیا کہ لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مولانا نے اس مضمون میں قادیانیوں کی ایک تقریر کا درج ذیل اقتباس پیش کرتے ہوئے زبردست تنقید کی ہے:

''جماعت (قادیانی) کے دوستوں سے خواہش کرتا ہوں کہ خواہ وہ عالم ہوں یا معمولی پڑھے لکھے، پیشہ ور ہوں یا زمیندار، تاجر ہوں یا ملازم ہر طبقے کے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں اور اقرار کریں اپنے طبقے میں کم از کم ایک شخص کو احمدی بنانے کی کوشش کریں۔''

❁ مذہبی مناظروں میں غیر مسلم حکم: (۵۴)

قادیان سے چھپنے والے ''الفضل نے اس نقطہ پر مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ پر زبردست تنقید کی ہے کہ وہ مناظروں کے دوران غیر مسلموں کو بھی حکم بنا لیتے ہیں لکھتے ہیں:

''خالص مذہبی امور میں غیر مسلم حاکم کے تقرر کا مطالبہ اگرچہ شرمناک ہے لیکن صرف عوام ہی نہیں بلکہ مولوی ثناء اللہ جیسے مدعی علم بھی اسے جائز سمجھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے نزدیک مذہب کھیل تماشے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اور مباحثات سے ان کی غرض محض ہار جیت ہوتی ہے نہ کہ احقاق حق۔''

مولانا امرتسریؒ اس کے جواب میں مرزا قادیانی کا اپنا بیان لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے یہ رسم (غیر مسلم کو مذہبی مناظرہ میں منصف ماننا) مرزا صاحب قادیانی نے جاری کی ہے جنہوں نے عیسائیوں، برہمنوں، آریاؤں، بلکہ پنڈت دیانند جیسے پکے غیر مسلم کو اپنے مباحثہ میں منصف منظور کیا تھا حوالے کے لیے دیکھو کتاب (تبلیغ رسالت: ۱/ ۹۸)۔

❁ نبوت کا دروازہ کھل گیا: (۵۵)

اس مضمون میں مرزا قادیانی کے دعوی نبوت پر تنقید کی گئی ہے اور اسے جھوٹا قرار دیا گیا ہے۔ مضمون کے آغاز میں مولانا لکھتے ہیں:

''آج تک مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ چلا آرہا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ مگر مجدد قادیانی نے اس عقیدے میں تجدید کی کہ نبوت تشریعی (کاملہ) ختم ہے جبکہ بروزی اور ظلی جاری ہے'' یہ تجدید جاری کر کے مرزا قادیانی نے باب نبوت کھول دیا۔

❁ مسلمان اور مسیح قادیان: (۵۶)

قادیان کے ایک سرکاری رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' میں مسلمانوں کی موجودہ صورت حال بیان کی گئی ہے اور ان کے عقائد و دیگر رسوم و رواج کو خلاف اسلام قرار دیا گیا ہے جبکہ مرزا قادیانی نے اپنے آنے کا مقصد یوں بیان کیا ہے:

''میں مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بنانے آیا ہوں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی وفات کے بعد اُمت مسلمہ کے اعمال وعقائد کی خرابیاں ''ریویو آف ریلیجنز'' نے بیان کی ہیں۔ جس کی وجہ سے زبردست تضاد پیدا ہوگیا۔اسی تضاد کو اس مضمون میں بیان کیا گیا ہے۔

❁ اصولی بحث سے کون منہ پھیرتا ہے؟ مولوی محمد علی یا ایڈیٹر ''اہل حدیث'':(۵۷)

مولوی محمد علی لاہوری نے مولانا ثناءاللہ علیہ الرحمۃ پر یہ اعتراض کیا تھا کہ وہ اصولی بحث نہیں کرتے بلکہ فروعات میں چلے جاتے ہیں تو اس کے جواب میں یہ مضمون لکھا۔مولانا آغاز میں اصولی بحث کے متعلق لکھتے ہیں:

''اصولی بحث وہ ہوتی ہے، فروعات جس کے تحت آجائیں۔ بلکہ یوں کہیے کہ اصولی بحث وہ ہوتی جس کے بعد فروعات کی ضرورت باقی نہ رہے۔مثلاً اسلام کی اصولی بحث ہے رسالت محمد یہ ﷺ یا صداقت قرآن، ان میں سے جو بات بھی ثابت ہوجائے۔باقی فروعات پر بحث کرنے کی ضرورت نہ رہے گی''۔

❁ ابتدا اور انتہا مرزا:(۵۸)

مولانا امرتسریؒ نے ''اہل حدیث'' کی خصوصی اشاعت ''مرزا نمبر'' سے کی تھی مضمون کے شروع میں خصوصی نمبر کے انعقاد کی وجہ بیان کرتے ہیں:

''مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔قادیانی گروہ نے اس روز کو یادگار مرزا کا تہوار بنا لیا ہے۔ ہم بھی حسب اعلان ''مرزا نمبر'' شائع کرتے ہیں۔ کیونکہ واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب سے ہمارا بھی تاریخی تعلق شدید لاینفک ہے۔حکیم نورالدین کی تصدیق کے مطابق مرزا صاحب ساری حسرتیں ساتھ لے کر بعمر ۶۹ سال فوت ہوگئے''۔

مولانا ثناءاللہؒ لکھتے ہیں کہ ان حسرتوں میں سے دو حسرتیں قابل ذکر ہیں۔ایک آسمانی منکوحہ کے نکاح کی اور دوسری اپنے اعلان ''آخری فیصلہ'' کے مطابق مولوی ثناءاللہ کی موت کی خبر سننے کی۔دوسری حسرت نے تو درحقیقت مرزا صاحب ہی کو حسرت زدہ نہیں بلکہ ساری جماعت ''احمدیہ'' (قادیانیہ) یہ حسرت بھرے لہجے میں کہہ رہی ہے: ؎

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

مولانا امرتسریؒ نے اس مضمون میں مرزا کا آخری فیصلہ والا اشتہار مکمل درج کیا ہے اور اسی اشتہار کو بنیاد بنا کر زبردست تنقید کی ہے اور آخر میں یہ شعر لکھا: ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مرگیا

❁ مسیح موعود جہاد بالسیف کرے گا:(۵۹)

اخبار ''الفضل'' قادیان (۴ جولائی ۱۹۳۵ء) میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں راقم مضمون (ایڈیٹر) نے کمال یہ کیا ہے کہ حدیث کی رو سے لکھا ہے کہ ''مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کرے گی''۔ اس دعویٰ پر ایک روایت بھی پیش کی ہے تو مولانا امرتسریؒ نے ایڈیٹر ''الفضل'' کے مضمون کا تعاقب کرتے ہوئے یہ مضمون تحریر کیا۔

حوالہ جات

① ابویحییٰ امام خان نوشہروی، نقوش ابوالوفاؒ، ص ۲۷۔ ② ماہنامہ محدث بنارس، اپریل ۱۹۸۴ء، ص ۳۷۔ ③ مولانا عبدالمجید سوہدروی، سیرۃ ثنائی، ص ۲۶۰۔ ④ مرزا غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالاتِ اسلام، ۲۸۸۔ ⑤ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (الہاماتِ مرزا) احتساب قادیانیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، فروری ۲۰۰۳ء، ۸/۱۱۔ ⑥ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (الہامات مرزا) احتساب قادیانیت ۸/۱۲۔ ⑦ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، الہامات مرزا، برقی پریس امرتسر، طبع ثالث، ۱۹۱۱ء، ص ۴۶۔ ⑧ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (ہفوات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مرزا)احتساب قادیانیت،۸/۱۴۹۔ ⑨ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ (صحیفہ محبوبیہ)احتساب قادیانیت،۸/۱۵۷۔ ⑩ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ،آفتہ اللہ، احتساب قادیانیت، ۸/۲۶۸۔ ⑪ ماہنامہ محدث بنارس، اپریل۱۹۸۴ص۳۸۔ ⑫ ماہنامہ محدث بنارس،اپریل ۱۹۸۴ص۳۸۔ ⑬ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ،چیستان مرزا، احتساب قادیانیت،۸/۴۳۰۔ ⑭ عبدالرشید عراقی، تذکرہ ابوالوفاءص۱۰۸۔ ⑮ ایضاً،ص۱۰۹۔ ⑯ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (فسخ نکاح مرزائیاں)احتساب قادیانیت،۸/۴۴۷۔ ⑰ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ،نکاح مرزا، ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ، ۱۹۸۵ء،ص۴۔ ⑱ ماہنامہ ''محدث'' ،بنارس،اپریل۱۹۸۴ء ص۳۹۔ ⑲ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ، تاریخ مرزا، ندوۃ المحدثین،گوجرانوالہ،طبع چہارم،۱۹۸۵ص۵۔ ⑳ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ، تاریخ مرزا،ندوۃ المحدثین،گوجرانوالہ،طبع چہارم،۱۹۸۵، ص۶۔ ㉑ تذکرہ،ص۵۹۶،بحوالہ ثناءاللہ امرتسریؒ، شاہ انگلستان اور مرزائے قادیان، احتساب قادیانیت،ص۵۴۵۔ ㉒ مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری، فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ،ص۲۴۷۔ ㉓ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ، عجائبات مرزا، ندوۃ المحدثین،گوجرانوالہ،۱۹۸۵ء،ص۴۔ ㉔ عبدالرشید عراقی،تذکرہ ابوالوفاءص۱۱۴۔ ㉕ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ (شہادات مرزا)،احتساب قادیانیت،۹/۳۰۔ ㉖ ماہنامہ ''محدث''،بنارس، اپریل ۱۹۸۴ء، ص۳۹۔ ㉗ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر،۱۳نومبر ۱۹۲۵ء۔ ㉘ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (نکات مرزا)احتساب قادیانیت،۹/۸۲۔ ㉙ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (ہندوستان کے دو ریفارمر) احتساب قادیانیت،۹/۱۰۶۔ ㉚ ماہنامہ ''محدث''، بنارس، اپریل،۱۹۸۴، ص۴۰۔ ㉛ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ (محمد قادیانی) احتساب قادیانیت، ۹/۱۱۰۔ ㉜ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ،مراق مرزا،مکتبہ اہل حدیث ٹرسٹ،کراچی،س ن،ص۲۔ ㉝ ماہنامہ''محدث''، بنارس، اپریل ۱۹۸۴ص۴۴۔ ㉞ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ (تعلیمات مرزا)احتساب قادیانیت،۹/۱۵۹ ㉟ ماہنامہ''محدث''،بنارس،اپریل۱۹۸۴ء،ص۴۰ ㊱ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر،۱۰جون۱۹۳۲ء۔ ㊲ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار)احتساب قادیانیت،۹/۲۴۹۔ ㊳ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ (تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار)احتساب قادیانیت، ۹/۲۴۹۔ ㊴ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (علم کلام مرزا)احتساب قادیانیت،۹/۲۶۴۔ ㊵ ایضاً،ص۲۶۸۔ ㊶ ایضاً،ص۲۷۰۔ ㊷ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (علم کلام مرزا)احتساب قادیانیت، ۹/۲۷۲۔ ㊸ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ (نا قابل مصنف مرزا)احتساب قادیانیت،۹/۳۹۱۔ ㊹ ایضاً،ص۳۸۹۔ ㊺ ماہنامہ''محدث''، بنارس،اپریل۱۹۸۴ء،ص۴۱۔ ㊻ مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ (بہاءاللہ اور مرزا) احتساب قادیانیت،۹/۴۵۴۔ ㊼ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (مکالمہ احمدیہ)احتساب قادیانیت،۹/۵۲۸۔ ㊽ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (بطش قدیر) احتساب قادیانیت،۹/۵۷۷۔ ㊾ ماہنامہ''محدث''، بنارس، اپریل۱۹۸۴ء،ص۴۲۔ ㊿ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (لیکھ رام اور مرزا) احتساب قادیانیت،۸/۵۵۶۔ (51) مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری،فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ،ص۲۵۴۔ (52) مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (محمود مصلح موعود) احتساب قادیانیت،۹/۶۰۸۔ (53) ہفت روزہ''اہل حدیث''،امرتسر، ۵جولائی۱۹۲۹ء۔ (54) ہفت روزہ''اہل حدیث''،امرتسر، ۲۶جولائی ۱۹۲۹ء ۔ (55) ایضاً،۲۲نومبر۱۹۲۹ء۔ (56) ہفت روزہ''اہل حدیث''، امرتسر،۲۲ فروری۱۹۳۵ء۔ (57) ایضاً،۲۲مارچ۱۹۳۵ء۔ (58) ایضاً، مرزانمبر،۲۴مئی۱۹۳۵ء۔ (59) ہفت روزہ''اہل حدیث''،امرتسر، ۲۶جولائی۱۹۳۵ء۔

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علمائے اہلحدیث سندھ کی

ختم نبوت اور ردِّ قادیانیت پر خدمات

علامہ سید احسان اللہ شاہ راشدی (صاحب العلم الخامس):

۱۹۳۴ء سے قبل سندھ کے ایک قادیانی غلام احمد فرخ نے یہ کوشش کی کہ سندھ کے سادہ لوگ اکثر ناخواندہ ہیں ان کو اپنے عقیدہ اور جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے سرچشمہ نبوت سے مستفیض کروں، چنانچہ اس نے سندھ کے راشدی خاندان کی مشہور و معروف شاخ جھنڈے والوں کا خاندان اپنے علم و فضل، اور فیض عامہ کی وجہ سے مشہور ہے جن میں سید رشید الدین شاہ صاحب اللواء الثالث (متوفی ۱۳۱۴ھ) مشہور تھے۔آپ ایک اہل اللہ، مبلغ اسلام اور متبع سنت تھے ان کی تبلیغ کا اتنا اثر تھا کہ سندھ میں ان کے کافی مخلص معتقدین اور لاکھوں کی تعداد میں مرید تھے۔سندھ میں ان کا کافی اثر ورسوخ تھا، لہٰذا ان کا سہارا لیکر سندھ میں اپنے باطل مذہب کی دکان کھولنے کی ٹھانی۔ چنانچہ انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت سید رشید الدین شاہ صاحب کو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی سچائی کے بارے میں کشف والہام کے ذریعے علم ہوا ہے۔اس کے بارے میں اس نے سندھی زبان میں ایک رسالہ بنام ''پیر سائیں جھنڈے والوں کا پیغام اپنے مریدوں کے نام'' شائع کرایا۔کچھ عرصہ بعد پھر یہی رسالہ دوبارہ چھپ کر ''فیصلہ آسمانی بمعرفت عارف ربانی'' کے نام سے نمودار ہوا۔جس میں صاف الفاظ میں پیر صاحب موصوف کی طرف اس طرح کے کشف والہام کی نسبت کی گئی۔مگر اہل سندھ کا ہر کس وناکس جانتا ہے کہ پیر سید رشید الدین شاہ صاحب پر یہ محض بہتان اور افتراء پردازی ہے۔جس کا جواب اسی خاندان کے تین بزرگوں نے تحریر کیا۔سب سے پہلے علامہ سید احسان اللہ شاہ (راشدی صاحب العلم الخامس المعروف ''پیر سائیں سنت وہنی'' جنوری ۱۹۳۵ء میں، مولانا دین محمد وفائی (متوفی ۱۹۵۰ء) کے ماہنامہ رسالہ ''توحید'' میں اس کا جواب لکھا۔اس لیے وہ سجادہ نشین ہونے کی حیثیت سے ان کشوف والہامات کی نسبت لکھتے ہیں کہ ''ٹریکٹ کے صفحہ ۲ سے دوسری سرخی تک پیر سید رشید الدین شاہ المعروف ''پیر سائیں جھنڈے والے'' کی گواہی کے بارے میں پورا ڈیڑھ صفحہ صریح جھوٹ اور افتراء پردازی سے لبریز دیکھا، ہم اللہ تعالیٰ کو اپنا گواہ بنا کر علی الاعلان لکھتے ہیں اور تمام مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ جو حقیقت صفحہ ۶، ۷، ۸ پر لکھی گئی ہے وہ بالکل جھوٹ اور قادیانی امت کی بکواس ہے۔''

(رسالہ توحید جنوری ۱۹۳۵ء ص ۲۵ بحوالہ 'قادیانی اور جھنڈانی خاندان بینھما برزخ لا یبغیان) مؤلفہ سید بدیع الدین شاہ راشدی ص ۳۸،۳۷)

تردید قادیانیت میں آپ کی مساعی:

علامہ سید احسان اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ نے اپنے دور میں قادیانیت کے خلاف تحریری وتقریری دونوں میدانوں میں کام کیا ہے۔تحریر میں آپ نے ایک قادیانی کی کتاب کا فی الفور جواب لکھا جو آپ نے مولانا دین محمد وفائی کے اخبار توحید، جنوری ۱۹۳۵ء میں شائع کرایا۔اسی طرح ۱۹۳۴ء میں آپ کا قادیانیوں کے خلاف ایک تاریخی مناظرہ ہوا جس کے بارے میں آپ کے فرزند گرامی علامہ سید بدیع الدین شاہ اپنے ایک انٹرویو میں بتاتے ہیں کہ ہمارے والد (سید

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان اللہ شاہ) کے سفر وحضر میں کئی بار مخالفین کے ساتھ ان کے مناظرے ہوتے رہے۔میرے بچپن کا زمانہ تھا،لیکن ایسے بعض مواقع میں مجھے بھی شرکت نصیب ہوئی۔خاص طور پر (سندھ کے مشہور شہر) ٹنڈو الہ یار میں ایک قادیانی مناظر ومبلغ سے مناظرہ کرنے کے لیے آپ اپنے ساتھ کافی تعداد میں کتابیں لیکر گئے۔دو دن تک بحث جاری رہی کافی طویل بحث مباحثہ کے بعد قادیانی مناظر انتہائی ذلت اور شکست کے ساتھ واپس گیا۔

(رموز راشدیہ ترتیب عبدالراحمن میمن ص ۳۱)

علامہ سید محبّ اللہ شاہ راشدی (صاحب العلم السادس):

آپ سید احسان اللہ شاہ راشدی کے فرزندوں میں سب سے بڑے ہیں۔آپ کی ولادت باسعادت گوٹھ پیر جھنڈا نیو سعید آباد ضلع حیدر آباد سندھ میں مورخہ ۱۲۔کتوبر ۱۹۲۱ء میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم اپنے آبائی مدرسہ دارالرشاد سے حاصل کی۔

آپ نے عربی،اردو اور سندھی میں ۶۰ سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔ان کے علاوہ متعدد تحقیقی وعلمی مقالات،مضامین اور فتاویٰ جات تحریر فرمائے۔

قادیانیوں کے خلاف بھی آپ نے ایک کتاب بنام ''القواطع الرحمانیۃ لافتراء الفرقۃ القادیانیۃ'' لکھی۔یہ کتاب بھی غلام احمد فرخ قادیانی کی کتاب ''فیصلہ آسمانی بمعرفت عارف ربانی'' کے جواب میں ہے۔جس میں غلام احمد فرخ نے راشدی خاندان کے چشم وچراغ حضرت سید رشید الدین شاہ پر الزام لگایا کہ حضرت پیر صاحب موصوف کو مدعی نبوت غلام احمد قادیانی کی نبوت کی سچائی کے لیے کشف والہام کے ذریعہ علم ہوا۔

جب غلام احمد فرخ قادیانی کی کتاب ظاہر ہوئی تو سب سے پہلے اس کا جواب سید احسان اللہ شاہ راشدی نے دیا تھا جس کا ذکر تفصیل سے ہو چکا ہے۔مذکورہ کتاب کافی عرصہ بعد دوبارہ شائع کی گئی تو پھر اس کا جواب علامہ سید محبّ اللہ شاہ راشدی نے دیا۔جس کا نام ''القواطع الرحمانیۃ'' رکھا۔حضرت شاہ صاحب اپنی کتاب میں غلام احمد فرخ کی کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

> ''اس رسالہ ''فیصلہ آسمانی'' میں ہمارے جدامجد کریم جناب پیر سائیں سنت وہنی کے بارے میں جو کچھ درج ہے وہ بالکل سفید جھوٹ ہے اور اس میں جو مواد اکٹھا کیا گیا ہے اسے دیکھنے کے بعد جھنڈا خاندان سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی باشعور انسان اس قادیانی افتراء پردازی کو کسی قسم کی اہمیت نہیں دے گا۔اس کے بعد مزید وضاحت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔مگر بعض دوستوں نے اصرار کیا کہ اس واقعے کے بارے میں مزید وضاحت کی جائے۔اور حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں کئی اصولی باتیں پوشیدہ ہیں جن کو ظاہر کرنا ضروری سمجھ کر یہ رسالہ لکھتے ہیں اور ناظرین سے انصاف طلب کرتے ہیں امید ہے کہ اندرونی اور بیرونی شہادتوں سے کلی طرح واضح ہوگا کہ یہ مرزائیوں کی بہتان طرازیوں اور دروغ گوئیوں کا ایک منحوس نتیجہ ہے اور یقیناً اس کے رکھوالوں کو آئندہ پھر اس تہمت اور بہتان بازی کی جرأت نہ ہوگی۔

(القواطع الرحمانیۃ لافتراء الفرقۃ القادیانیۃ)

(مصنف محب اللہ شاہ راشدی ص ۱۸،۱۹ طبع ۱۹۵٤ھ حیدر آباد)

علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ:

علامہ سید بدیع الدّین شاہ راشدی (پیر آف جھنڈا) کی عظیم خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔آپ کی پیدائش ۱۰۔جولائی ۱۹۲۵ء بمقام گوٹھ فضل اللہ شاہ (سابق گوٹھ پیر جھنڈا) نزد نیو سعید آباد ضلع حیدر آباد سندھ میں ہوئی،سید بدیع الدین شاہ نے شروع سے آخر تک تعلیم اپنے خاندانی مدرسہ موسوم بہ (دارالرشاد) سے حاصل کی۔

آپ کی عربی،اردو اور سندھی تصانیف کی تعداد ۱۵۰ کے قریب ہے۔ان کے علاوہ آپ نے متعدد تحقیقی وعلمی مقالات،مضامین اور فتاویٰ جات بھی تحریر کئے ہیں۔قادیانیوں کے خلاف بھی آپ نے ایک کتاب بنام ''قادیانی اور جھنڈائی خاندان بینھما برزخ لا یبغیان''۔لکھی پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب اس کتاب کے اردو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کاذبہ کے دوران برصغیر کے مختلف علماء اور مشائخ سے بھی تعلق پیدا کیا۔ اس سلسلہ میں سندھ کے راشدی خاندان کے عظیم جھنڈائی مشائخ سے بھی تعلق خاطر پیدا کیا۔ سید احسان اللہ شاہ راشدی، سید محب اللہ شاہ راشدی اور سید ابومحمد بدیع الدین شاہ راشدی رحمہم اللہ علیہم نے بروقت اس فتنے کو محسوس کیا۔ جھنڈائی خاندان کے ان علماء و مشائخ نے مرزا کے الہامات اور مکاشفات کا پول کھول دیا۔ محترم علامہ سید بدیع الدین شاہ رحمہ اللہ نے ان تمام تفصیلات کو اپنی اس کتاب میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور دلائل کے ساتھ رد کیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے قادیانیت کے زہریلے جھوٹے اور مکارانہ پروپیگنڈے کا طلسم پاش پاش ہو جاتا ہے، یہ مختصر اور جامع کتاب قادیانیت کے تابوت میں ایک اور کیل ٹھونکنے کی کامیاب کوشش ہے'' (صفحہ ۱۹۔۲۰)

اسی طرح برادرم عبدالرحمٰن میمن صاحب جو اس کتاب کے ناشر ہیں وہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''یہ کتاب ''قادیانی وجھنڈائی خاندان جھنھا برزخ لایبغیان'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو کہ علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کی جنبش قلم سے منظر شہود پر آئی۔ یہ کتاب سندھی زبان میں تھی جس کی افادیت اور دلائل کی جامعیت کے پیش نظر اس کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے تا کہ اردو دان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔ اس کتاب میں مرزا قادیانی کی دورُخ گوئی اور تضاد بیانی اس کی تحریروں سے بیان کی گئی ہے۔ اور راشدی خاندان کے متعلق وضع کردہ اس کہانی کی تاریخی حیثیت کو عقل ونقل کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ اور مرزا کے متعلق امت مسلمہ کے اجتماعی فیصلے کی حمایت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ اور حق و باطل کبھی بھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا راشدی خاندان اور قادیانی عقیدہ کے اختلاف کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔'' (ایضاً)

علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی نے تقریر کے میدان میں بھی قادیانیوں کے خلاف خوب کام کیا ہے۔ قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں ہر سال سندھ کے شہر کنری میں عظمت ختم نبوت کانفرنس ہوا کرتی تھی، اس میں شاہ صاحب کا اہم اور صدارتی خطاب ہوا کرتا تھا۔

علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی سندھی زبان میں ''بدیع التفاسیر'' کے نام سے ایک مفصل تفسیر لکھ رہے تھے اس میں بھی آپ نے ''عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت'' کے رد میں خصوصی بحث کی۔

وفات:

آپ نے ۸۔جنوری ۱۹۹۶ء بروز منگل رات کو تقریباً ۹ بجے کراچی میں اپنی عمر مستعار کے ۷۱ سال مکمل کر کے اس جہاں کو الوداع کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مولانا حافظ عبدالستار محدّث دہلوی (کراچی):

مولانا حافظ عبدالستار محدّث دہلوی مولانا عبدالوہاب دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۳۲ء) کے صاحبزادے ہیں۔ آپ ۱۳۲۳ھ بمطابق ستمبر ۱۹۰۵ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نیک اور عالم باپ کے ہونہار بیٹے تھے۔ سن شعور سے نیکی کی طرف میلان اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کا رجحان تھا ابتداء سے لیکر انتہا تک تمام علوم وفنون تفسیر و احادیث، فقہ و معانی، تاریخ وادب اپنے والد مرحومؒ سے پڑھے، فتنہ قادیانیت کے خلاف بھی آپ نے خاصا کام کیا۔ اس سلسلہ میں آپ تقریری کے علاوہ تحریری فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے۔ چنانچہ آپ نے مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر ایک عمدہ کتاب بنام ''القول الصحیح فی اثبات حیات المسیح علیہ السلام'' تصنیف فرمائی، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کو بڑے مدلل طور پر ثابت فرمایا اور مرزا کے دعوائے ''وفات مسیح'' کی حقیقت کو طشت از بام کر کے رکھ دیا۔ (دیکھئے تحریک اہل حدیث تاریخ کے آئینہ میں از قاضی محمد اسلم سیف ص ۴۷۵، تذکرۃ المناظرین حصہ اول مرتبہ مولانا محمد مقتدیٰ اثری عمری ص ۵۵۲، ہفت روزہ الاعتصام لاہور جلد نمبر ۶۰ شمارہ: ۴۳، ۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات:

اسلام کے یہ عظیم پاسبان تھوڑا عرصہ رہ کر ۲۹ اگست ۱۹۶۶ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

ادیب سندھ مولانا دین محمد وفائی:

مولانا دین محمد وفائی کا شمار سندھ کے ان سپوتوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے علم اور قلم سے برصغیر اور خصوصاً سندھ میں انگریزوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور تحریک خلافت میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا دین محمد وفائی ۲۷ رمضان ۱۳۱۱ھ کو اپنے آبائی گاؤں کھی عرف نبی آباد تعلقہ گڑھی یاسین ضلع لاڑکانہ میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام محترم گل محمد تھا جو بھٹی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔

قادیانیت کی تردید میں آپ کی خدمات:

۱۹۱۶ء میں جب مولانا وفائی کراچی چھوڑ کر جیلانی پیر صاحب کے صاحبزادوں کی تعلیم وتربیت کے لیے رانی پور گئے تھے تو ان دنوں میں حکیم محمد صادق صاحب نے آپ کے مشورہ سے اور آپ ہی کی ادارت میں ایک ماہوار رسالہ ''صحیفہ قادریہ'' جاری کیا تھا۔اس وقت آپ کی عمر بائیس برس تھی اور جوانی کا عالم تھا۔اس رسالہ میں آپ نے قادیانی، عیسائی، ہندو اور دیگر مذاہب باطلہ کا خوب پوسٹ مارٹم کیا(ہفت روز اہل حدیث لاہور۔خدمات اہل حدیث نمبر ص ۱۵۷) اسی طرح آپ نے اپنے ذاتی ''رسالہ'' یا ''اخبار'' ''اخبار توحید'' میں بھی ان باطل مذاہب کے خلاف خوب لکھا، نہ صرف خود لکھتے تھے بلکہ دوسروں کے مضامین بھی آپ اس اخبار میں شائع کرتے تھے۔چنانچہ جب قادیانیوں نے سندھ کے علمی خانوادہ ''راشدی خاندان'' کے متعلق ایک شوشہ چھوڑا کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی تصدیق کی ہے اور مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت بھی کی ہے۔جب اس بات کا علم راشدی خاندان کو ہوا تو سب سے پہلے سید پیر احسان اللہ شاہ راشدی نے آپ کی ادارت میں نکلنے والے رسالے ''توحید'' ۱۹۳۵ء کے جنوری کے شمارہ میں اس حقیقت کو بے نقاب کیا اور ثابت کیا کہ راشدی خاندان کے کسی بھی فرد نے کذّاب و دجّال مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت نہیں کی بلکہ دیگر اہل اسلام کی طرح اس دجال اور کذاب کو مرتد اور جھوٹا جانتے ہیں۔آپ نے فتنہ قادیانیت کی تردید وابطال میں ایک کتاب بھی تحریر فرمائی تھی جس کا نام" الختم علی فم الخصم" ہے۔ جس میں آپ نے قادیانی مذہب کے عقائد کا خوب رد کیا ہے۔نیز لفظ ''خاتم'' پر لغوی واصطلاحی بحث بھی کی ہے۔

(مولانا دین محمد وفائی ص ۱۱۵)

ڈاکٹر سبطین لکھنوی رحمہ اللہ:

ڈاکٹر سبطین لکھنوی جماعت اہل حدیث کے ممتاز اسکالر اور صاحب قلم تھے۔آپ کی پیدائش ۱۹۳۳ء میں متحدہ ہندوستان کے مشہور شہر لکھنو میں ہوئی۔آپ نے تعلیم بھی وہیں مکمل کی۔قیامِ پاکستان سے قبل ڈاکٹر صاحب ہجرۃ کر کے پہلے دہلی آئے اس کے بعد پنجاب (لاہور) آئے۔یہاں سے آپ سندھ تشریف لائے۔جہاں آپ نے کنری کے قریب نبی سر روڈ تھرپارکر میں سکونت اختیار کی۔

ڈاکٹر سبطین لکھنوی نے مذاہب باطلہ یعنی قادیانیت، پرویزیت، بہائیت، شیعیت اور فتنہ انکار صحابہ رضی اللہ عنہم کے سازشی طائفوں پر خوب لکھا جو کہ جماعتی اور غیر جماعتی رسائل ومجلّات میں شائع ہوتا رہا، ان کے خلاف آپ کا قلم معجز رقم انگارے برساتا تھا اور ساتھ ساتھ وقت کے لادین حکمرانوں کو بھی آپ للکارتے تھے۔

تصانیف:

آپ کی زندگی صحافت کے میدان میں گزری ہے۔آپ پندرہ روزہ ''المنبر'' فیصل آباد کی مجلس ادارت میں شامل رہے۔اس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیفہ اہل حدیث کراچی میں آپ ۱۹۶۰ سے ۱۹۷۰ تک مختلف موضوعات پر لکھتے رہے۔اس کے باوجود آپ نے چند کتابیں بھی تحریر کی ہیں:

① حیات مسیح کا عقیدہ کیوں؟ (غیر مطبوعہ) اس کتاب میں قادیانیوں کی تردید کی اور مسئلہ حیات مسیح کو دلائل سے ثابت کیا ہے۔

② مباحثہ سرگودھا ۱۹۱۶ء از فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ،

③ بطش قدیر از فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ۔

ان دونوں کتابوں پر آپ نے ایک علمی اور معلوماتی مقدمہ لکھا اور مکتبہ ناصریہ فیصل آباد سے شائع کرایا۔

④ تحریک نظام مصطفیٰ اور اہل حدیث جیالے (غیر مطبوعہ) یہ تحریک ۱۹۷۷ء میں شروع ہوئی، اس تحریک کا پس منظر اور اس میں اہل حدیث کی خدمات کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

⑤ قادیانیت ۱۹۷۴ سے ۱۹۸۴ء تک ایک جائزہ (۱) (مطبوعہ)

⑥ قادیانیت ۱۹۷۴ سے ۱۹۸۴ء تک ایک جائزہ (۱) (غیر مطبوعہ)

⑦ پرویز نے کیا سوچا؟ پرویزی عقائد وافکار پر تنقیدی جائزہ (مطبوعہ)

⑧ شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر (سوانح) (مطبوعہ)

ڈاکٹر سبطین لکھنوی نے قادیانیوں اور شیعوں کے خلاف تحریر وتقریر کے میدان میں خوب کام کیا ہے جس کے نتیجہ میں آپ پر کئی مرتبہ مقدمات اور قاتلانہ حملے بھی ہوئے۔ایک مرتبہ آپ نے نبی سرروڈ میں اپنی اکیڈمی کی مسجد میں قادیانیوں کے خلاف تقریر کی جس کے نتیجہ میں آپ پر قادیانی کلہاڑی اور ڈنڈے بردار مسلح غنڈوں نے حملہ کیا اور مسجد میں قید کر دیا۔ انتظامیہ نے درمیان میں آ کر ان قادیانی غنڈوں کو منتشر کیا۔

کنری کی طرف ماسٹر عیدل نوحانی جو قادیانی تھا جب اسے موت آئی تو ان کے رشتہ داروں نے اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا یہ سب ڈاکٹر صاحب کی محنت کا ثمر تھا۔

قادیانیت کے بارے میں علماء اہل سندھ کی ان تحریری، تصنیفی اور تقریری خدمات کا تذکرہ نہایت اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے۔ان کے علاوہ علماء اہل حدیث سندھ نے قادیانیوں سے مباحثے اور مناظرے بھی کئے ہیں۔ان مباحثوں اور مناظروں کا ذکر نہیں کیا گیا اور بہت سی باتیں چھوڑ دی گئی ہیں جو کہ ایک مستقل کتاب کا موضوع ہیں۔جس میں علماء اہل حدیث سندھ کی خدمات کو تفصیل سے اجاگر کیا جاسکتا ہے اخباری مضمون اس کے لیے کافی نہیں ہے۔

قادیانیوں کے خلاف جب بھی ملک بھر میں تحریکیں چلیں، ان سب میں علماء اہل حدیث سندھ نے فعّال کردار ادا کیا۔جب ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی اس میں علامہ محمد یوسف کلکتوی (متوفیٰ ۱۹۷۰ء) نے بہترین کردار ادا کیا اور جیل بھی گئے۔اسی طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت جو بلاشبہ ماضی کی تمام تحریکوں کی نسبت سب بڑی اور اہم تحریک تھی جو کہ نتیجہ خیز ثابت ہوئی، جس میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔یہ تحریک ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء سے شروع ہوئی اور ستمبر ۱۹۷۴ء تک تین ماہ دس دن مسلسل جاری رہی، جس میں ملک بھر کی تمام دینی، مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے بھرپور حصہ لیا۔علماء اہل حدیث سندھ نے بھی خصوصی طور پر اس تحریک میں حصہ لیا۔گرفتاریاں پیش کیں اور کئی کئی ماہ ملک کی مختلف جیلوں میں رہے۔۱۹۷۴ء کی تحریک میں قادیانیوں اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں اہل حدیث سندھ کے سپوت اس وقت کے وزیر دفاع جناب علی احمد تالپور (متوفیٰ ۱۹۸۸ء) مرحوم نے اہم کردار ادا کیا۔

اس موضوع کے لکھنے میں ہم کسی پر تنقید نہیں کرنا چاہتے اور نہ یہ ہمارا منصب اور شیوہ ہے ہمارا مقصد مثبت انداز میں صرف اور صرف سندھ کے علماء اہل حدیث کی علمی وتصنیفی خدمات کی نشاندہی کرنا ہے۔ کسی سے تقابل یا جھگڑا کرنا ہرگز ہمارا نقطہ نظر نہیں ہے اور ہماری یہ عادت بھی نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تحریک ختم نبوت 1953ء میں

مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ کا کردار

علی حماد حفظہ اللہ

پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہی حکمرانوں نے مرزائیت نوازی کا مظاہرہ شروع کر دیا۔ کٹر مرزائی سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ کا قلمدان سونپ دیا گیا۔ کلیدی آسامیوں پر مرزائیوں کو تعینات کیا جاتا۔ مسلمان زعماء بھی ان باتوں کا گہرائی سے نوٹس لے رہے تھے۔ انہی دنوں کراچی میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء وزعماء اور صوفیاء کا بڑا اجتماع ہوا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء پر مشتمل مجلس عمل بنا کر حکومت کے سامنے تین مطالبات پیش کیے گئے:

① مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

② سر ظفر اللہ جس نے محمد علی جناح کا جنازہ تک نہیں پڑھا، کو وزارت خارجہ سے سبکدوش کیا جائے۔

③ اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

خواجہ ناظم الدین کو یہ نوٹس پہنچا دیا گیا کہ ایک ماہ تک ان مطالبات کو تسلیم کر کے انہیں آئین کا حصہ بنا دیا جائے بصورت دیگر یہ مطالبات منوانے کے لیے تحریک چلے گی اور اس کی ساری ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

مرزائیت جسے انگریز کی مکمل حمایت حاصل تھی اور سر ظفر اللہ بھی اپنی جگہ کوئی غیر اہم شخص نہ تھا یہ ناممکن تھا کہ حکومت فوراً یہ مطالبات تسلیم کر لیتی، ختم رسالت کے پروانوں کے لیے ضروری تھا کہ حکومت وقت کے ایوانوں سے ٹکرا جائیں تحریک چلے، ختم نبوت کے جاں نثاروں کے لیے تختہ ہو یا تختہ۔

شیخوپورہ میں بھی یہ تحریک پورے زور شور سے چلی۔ مسجد عیدگاہ کی جنوبی دکان کی چھت پر سٹیج لگتا۔ جونہی تقاریر شروع ہوتیں، مسجد اور بازار میں عوام الناس کا سیلاب امڈ آتا تحریک کے ابتدائی قائدین اور محرکین میں قاری محمد امین، مولانا محمد ولی رحمہ اللہ، غازی سلطان محمود رحمہ اللہ، سید امین گیلانی، مولانا محمد احمد آف میاں علی ڈوگراں، جناب نصیر احمد قریشی، جناب بشیر احمد چوہان وغیرہ تھے۔ جب یکے بعد دیگرے ان سب کی گرفتاری عمل میں آ گئی تو تحریک کی مکمل باگ دوڑ میرے ہاتھ میں تھی۔ زبردست انقلابی تقریریں ہوتیں، الحمدللہ۔ ایک تقریر میں میں نے فرعون اور ساحران فرعون بمقابلہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ اس انداز سے کیا کہ مسلمانو! ساحران فرعون کو جبھی سمجھ آئی کہ موسیٰ علیہ السلام حق پر ہیں اپنی زندگی، نوکری وغیرہ کی پرواہ کیے بغیر دربار فرعون میں پکار اٹھے:

﴿ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴾

''کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔''

اے فرعون تجھ سے جو ہو سکتا ہے کر لے، میں ان جادوگروں کی جرأت کو سلام کرتے ہوئے پولیس والوں سے پوچھتا ہوں، کیا آپ میں سے کوئی ختم نبوت کے لیے تاجدار ختم نبوت کی عزت کے لیے پولیس کی یہ ادنیٰ سی نوکری چھوڑنے کے لیے تیار ہے؟ کئی تھانے داروں اور سپاہیوں نے اپنی پیٹیاں کھول کر دور پھینک دیں اور نعرہ بازی ہوئی کہ انتظامیہ میں ہلچل مچ گئی۔ ایسے لطائف میری تقریر میں اکثر آ جاتے تھے، ایک دن میں نے تقریر میں کہا۔ مرزا قادیانی کہتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں جو کہتے ہیں:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ ''اور صور میں پھونکا جائے گا''

''وہ صور میں ہی ہوں۔''

میں نے کہا: اس میں کیا شک ہے ''مرزا واقعی سور ہے'' اس بنا پر ساری مرزائیت حرکت میں آ گئی، انہوں نے ڈی سی سے مل کر مجھ پر بغاوت کا مقدمہ درج کروادیا۔ جن لوگوں نے اپنی کارگزاریوں پر کئی صفحات سیاہ کر دیئے، وہ جیل میں تین ماہ تک قید رہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے تحفظ ناموس رسالت کے لیے ۸ ماہ ۴ دن جیل میں رہنے کی سعادت نصیب فرمائی، الحمدللہ۔

اگر میں فوراً گرفتاری دے دیتا تو شاید تحریک زیادہ دیر تک نہ چل سکتی۔ مرکزی قائدین کی ہدایت یہ تھی کہ تحریک کو زیادہ دیر چلایا جائے۔ اس بنا پر میں تقریر کرتا، لوگوں کو نعروں میں مصروف کر کے فوراً کسی اور کو تقریر کے لیے کھڑا کر دیتا اور بھیس بدل کر روپوش ہو جاتا۔ جس کے نتیجے میں تحریک تو کئی دن لمبی ہوگئی البتہ ذاتی طور پر مجھے مفرور قرار دے دیا گیا۔

(حضرت کی ان کامیاب تقریروں کا تذکرہ ''تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء'' ترتیب وتحقیق مولانا اللہ وسایا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ص: ۵۲۵ پر بھی نہایت اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے وہ لکھتے ہیں:

''بوقت عصر ہر روز مسجد کی چھت سے مقررین تقریریں کرتے، عوام سڑک پر سن کر جوش وخروش کا مظاہرہ کرتے جو مقامی قائد روزانہ تقاریر کرتے تھے ان میں مولانا محمد حسین شیخوپوری سب سے بہتر مقرر تھے۔'')

میرے گھر کی قرقی کے آرڈر میرے گھر کے دروازے پر چسپاں کر دیئے گئے، میرے چھوٹے چھوٹے بچوں کو خوفزدہ اور ہراساں کیا جاتا۔ پولیس کی کئی کئی ٹولیاں ہمارے گاؤں جاتیں، دہشت پیدا کرتیں، اور عزیز واقارب کو مجھے گرفتاری پیش کرنے کے لیے مجبور کرتیں۔ میرے عزیزوں میں سے بھائی محمد عبداللہ، عزیزم چوہدری محمد ابراہیم، عزیزم محمد یوسف رحمہ اللہ اس ساری تحریک میں میرے ساتھ مکمل تعاون کرتے رہے اور میری گرفتاری کے بعد بھی بچوں کی دیکھ بھال اور گھر کی ساری نگرانی کرتے رہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔

ان دنوں چوہدری احمد علی مرحوم جو میرے عزیز تھے۔ جیل میں میرے ساتھ خط وکتابت کرتے رہے۔ ایک دفعہ ایک خط میں انہوں نے مجھے یہ مصرعہ لکھ بھیجا۔

ع ''اے دل تجھے قسم ہے ہمت نہ ہارنا''

میں نے اسی کا دوسرا مصرعہ اس طرح بنایا

ع ''دن زندگی کے جس طرح گزریں گزارنا''

جیل میں لطائف:

بوسٹل جیل لاہور میں ایک دن میں نے دیکھا کہ مولوی عنایت اللہ سانگلوی بہت پریشان بیٹھا زمین کرید رہا ہے، بدگوئی، دریدہ دہنی اور گالی گلوچ میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ میں نے پوچھا:

مولانا آج بہت پریشان نظر آ رہے ہیں؟ جھٹ نظریں اٹھائیں اور کہنے لگا:

''بس تین دن باقی ہیں رہائی ہونے والی ہے۔'' میں نے کہا: کوئی الہام ہوا ہے؟ بڑے وثوق سے کہہ رہے ہو۔ کہنے لگا: ''تم تو ایک اللہ کے سوا کسی کو مانتے ہی نہیں، میں نے غوث اعظم کے دربار میں رہائی کے لیے درخواست دے رکھی ہے بس تین روز تک ہم عنقریب رہا ہو جائیں گے۔'' تین دن گزرے عشاء کی نماز کے بعد چودھویں رات کے چاند کی چاندنی تھی اور میں کمرے سے باہر تھا۔ ایک جیل وارڈن نے آواز دی۔

مولوی صاحبان! میں متوجہ ہوا: کیا بات ہے؟ کہنے لگا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم ساٹھ آدمیوں کی سزا تین ماہ اور بڑھ گئی ہے اور تمہارا چالان بھی یہاں سے میانوالی جیل ہو گیا ہے۔ لاہور کے پچاس اور دس شیخوپورہ کے قیدی ہیں۔ ہمیں علی الصبح گاڑی میں بند کر کے میانوالی روانہ کر دیا گیا۔ راستہ میں خانقاہ ڈوگراں میں گاڑی کھڑی کر کے ہمیں مٹھائی کھلائی گئی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ حلوے کا دشمن مٹھائی کو بھی منہ نہیں لگا رہا۔ پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ کے درمیان پیشاب وغیرہ کے لیے بس رکی ہم سب اترے۔ تھانیدار نے پوچھا کہ مولانا محمد حسین کون ہیں؟ میں ان سے ملا تو انہوں نے مجھے علامہ اقبالؒ کی کتاب ''بانگ درا'' دی اور کہا کہ یہ کتاب بوسٹل جیل کے ملازم سراج الحق نے آپ تک پہنچانے کے لیے مجھے دی تھی۔ میں نے شکریہ کے ساتھ کتاب وصول کر لی۔

سخت سردیوں کے دن تھے اور بارش بھی ہو رہی تھی، رات ہم میانوالی جیل میں منتقل کر دیئے گئے۔ صبح کمروں کے صحن میں وہی مولوی عنایت اللہ ساتھیوں سمیت دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا: مولانا آپ تو کہتے تھے کہ تین دن بعد رہائی ہو رہی اور یہ میانوالی جیل ہے۔۔۔؟ مولوی عنایت اللہ بہت پریشان ہوا اور کہنے لگا: تم بھی استہزاء سے باز نہیں آتے۔ میں نے کہا: مولانا استہزاء نہیں ہے تم یہ بات کیوں تسلیم نہیں کر لیتے کہ نفع و نقصان، زندگی و موت، عزت و ذلت کا مالک صرف اللہ ہے، دوسرا کوئی نہیں۔ اگر اللہ کے سوا کسی اور کے پاس بھی کوئی اختیار ہوتا تو تمہیں ضرور رہائی مل جاتی۔ لیکن غیر اللہ سے تمہاری درخواست نے ہماری جیل بھی لمبی کر دی۔ اب مولوی صاحب پر مکمل سکوت طاری ہو گیا۔ میانوالی جیل سے تین ماہ بعد اکثر لوگ رہا ہو گئے لیکن مجھے، غازی سلطان محمود، مولانا داؤد فاروق آبادی، مولانا محمد صدیق مرید کے، سید افتخار الحسن شاہ فیصل آباد سب کی چھ ماہ قید گزارنے کے بعد تین ماہ کی سزا اور بھی بڑھا دی گئی۔

جیل میں ایک دیوار کے ساتھ کسی ہندو قیدی نے یہ شعر لکھے ہوئے تھے:

؎ جب چاروں طرف اندھیارا ہو
آشا① کا دور کنارا ہو
جب کوئی نہ کھیون ہارا ہو
پھر تُو ہی بیڑا پار کرے
اے رام ہرے، اے رام ہرے

میں نے وہاں رام کی جگہ ''رحمان میرے، رحمان میرے'' لکھ دیا۔

جیل کے ساتھی جو لمبی سزا کاٹ رہے تھے بعض اوقات ہمیں کہتے: مولوی صاحبان! تم کتنے خوش نصیب ہو جو تحفظ ناموس رسالت کے لیے جیل میں آئے ہو۔ ہم بھی تو ہیں جو چوریاں، ڈاکے اور قتل وغیرہ کے جرم میں جیل کاٹ رہے ہیں، تمہارا تو جیل کاٹنا بھی عبادت ہے۔

جب آٹھ مہینے چار دن جیل کاٹ لی تو معلوم ہوا کہ گورنمنٹ کے ساتھ بات چیت کے بعد تمام کیس ختم کر دیئے گئے ہیں ہم نماز عصر پڑھ کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ اچانک جیل کے نمبردار سکاؤ خان نے آواز دی: ''مولائی صاحبان! فکر مت کرو، تمہارا چھ آدمیوں کا رہائی آ گیا ہے۔'' فہرست دیکھی تو ہمارے ہی نام تھے، سجدۂ شکر ادا کیا اور ان دعاؤں کے ساتھ کہ اللہ ختم نبوت کے سلسلہ میں ہماری اس حقیری قربانی کو شرف قبولیت فرمائے، ہم میانوالی جیل سے باہر آئے۔

(والدی، مشفقی سے اقتباس)

① یہ سنسکرات کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں آرزو، تمنا، خواہش، امید۔

بقیہ تحریک ختم نبوت اور مولانا امجد چھتوی حفظہ اللہ کا کردار

آپ نے جامعہ محمدیہ سے پولیس ہیڈ کوارٹر میں فون ملایا اور کہا میں یہاں بیٹھا ہوں آؤ مجھے گرفتار کر لو۔ کچھ دیر ساہیوال جیل میں رہے، پھر ضمانت ہو گئی۔

اسی طرح 74ء کی تحریک میں بھی آپ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اب کی بار بائیکاٹ کی مہم پر زور تھا اور ہر قادیانی کی دکان وغیرہ کے پاس رضا کار مقرر کیے گئے جو مسلمانوں کو بتاتے تھے کہ یہ قادیانی ہے اس سے سودا نہیں لینا۔

اللہ تعالیٰ استاذ محترم حفظہ اللہ اور دیگر اکابرین اور عوام کے تاریخ ساز اور ایمان افروز کردار کو شرف قبولیت سے نوازے۔ اور ہمیں دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق اسی نہج پر تحفظ ختم نبوت کے لیے بھرپور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک ختم نبوت 1953 1974 اور مولانا عبداللہ امجد چھتوی حفظہ اللہ

نعمان فاروقی

شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی حفظہ اللہ کا شمار جماعت کے چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے۔ آپ تقریباً 21 برس سے سے مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ (فیصل آباد) میں صحیح البخاری پڑھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ آپ زیر نظر رسالے کے چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر دونوں کے استاد بھی ہیں۔ آپکے تلامذہ ملک اور بیرون ملک خدمت دین میں مصروف ہیں۔ فللہ الحمد

پیرانہ سالی میں جوش خطابت ہمیں پتا دیتا ہے کہ جوانی میں بھی خطابت کے خوب جوہر دکھائے ہوں گے۔ 1953ء کی تحریک میں آپ عنفوان شباب میں تھے۔ جامعہ محمدیہ اہلحدیث اوکاڑہ میں زیر تعلیم تھے۔ ختم نبوت کے محاذ پر ایک سرگرم کارکن کی حیثیت سے کام سرانجام دے رہے تھے۔ اوکاڑہ اور گردونواح میں آپ نے مسلمانوں کی خوب ذہن سازی کی۔ اور اس مشن کے لیے ابھارا۔ 1953ء اور 1974 کی تحریک میں ہر مسلک کے علماء نے بھرپور حصہ لیا تھا اور اس نیکی میں ایک دوسرے سے مسابقت کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ آپ اوکاڑہ کے گردونواح میں گھوڑوں پر سفر کرتے۔ جندرا کہ، مردانی، جبوکہ، ۲۲ چکا اور سید والا وغیرہ میں آپ نے لوگوں میں قادیانیوں کے خلاف تحریک پیدا کی۔ آپ کے کئی خطاب پولیس کی موجودگی میں بھی ہوئے۔ آپکے وارنٹ گرفتاری بھی جاری ہو چکے تھے۔ لیکن آپ گرفتاری نہیں دے رہے تھے اس لیے نہیں کہ آپ قید ہونے سے خائف تھے کیونکہ قید تو شہباز وشاہین کے حصے میں آتی ہے، چمگادڑوں اور گدھوں کو کوئی قید نہیں کرتا۔

شہپر وزاغ وزغن، دقید بند صید نیست
ایں سعادت قسمت شہباز وشاہیں کردہ اند

بہرحال آپ گرفتاری اس لیے نہیں دے رہے تھے کہ آپ کی خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ کام کیا جائے ضلع اوکاڑہ کی تحریک ختم نبوت کے مرکزی خطباء میں سے تھے۔ آپ نے دن کی پروا کی نہ رات کی۔ جہاں تقریر کرتے وہاں سے فوراً کسی اور علاقے کی طرف نکل جاتے۔ آپ کی عمر بھی چھوٹی تھی پولیس کو یہ پتا ہی نہیں چلتا تھا کہ یہ وہی بلائے طوفان خیز ہے جس سے قادیانیوں کے دل دہل رہے تھے۔ آپ دیکھیں کہ محض اسلامی ملک ہی نہیں بلکہ اسلام کے نام پر وجود میں آنیوالے اسلامی قلعہ میں مرزائی جیسے کھلے مرتدوں کے خلاف تحریک چلانا ایک سنگین جرم بن گیا تھا۔ ظاہر ہے یہ پابندیاں کسی مسلمان کی طرف سے نہیں ہوسکتیں یہ بھی اس وقت انگریز کے ٹاؤٹوں ہی کا کام تھا۔ اسی لیے تو اس وقت یہ نعرہ لگتا تھا: ''مرزائیوں کے تین خدا! اعظم، ناظم، ظفراللہ'' یہ تینوں ہی بے غیرت انگریز کے بوٹ چاٹ رہے تھے۔

حنیف رامے کا اس دور میں بھی کوئی عہدہ تھا۔ اس نے حکم دیا کہ اس تحریک کو کچل دو! اس کے اس بیان کے جواب میں شمع نبوت کے پروانوں میں آگ لگ گئی۔ فیصلہ ہوا کہ تمام مسالک کے لوگ اوکاڑہ عیدگاہ میں ایک ساتھ جمعہ ادا کریں گے۔ دوسرا جمعہ مولانا عبداللہ امجد چھتوی حفظہ اللہ ہی کا تھا۔ آپ کی گرفتاری طے شدہ تھی لیکن پولیس کے کم لوگوں کو آپ کی پہچان تھی۔ آپ نے جمعہ پڑھا کر امامت کے فرائض کسی اور کو سونپے اور خود باہر والے دروازے کے (پاس) بالکل آخری صفوں میں نماز ادا کی اور نماز پڑھتے ہی نو دو گیارہ ہوگئے۔ ایک پولیس مین آپ کو جانتا تھا مگر وہ ہم مسلک تھا لہٰذا گرفتاری سے بچ گئے۔ اور پولیس مختلف مقامات پر چھاپے مارتی رہی۔ آپ کی علاقے میں کافی جان پہچان ہو چکی تھی آپ جس علاقے کا رخ کرتے لوگ آنکھیں بچھاتے اور اس میں مسلک کی حد بندی بھی حائل نہ تھی۔ بالآخر باہمی

مشاورت سے بقیہ صفحہ نمبر 377

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ردّ قادیانیت

خطیب العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کا ایک خطبہ

خداوند عالم نے اس دین کو مکمل کر دیا ہے۔ چنانچہ ۱۴۰۰ سال سے امت کا یہ متفقہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اس کائنات کے اندر کوئی نبی، کوئی پیغمبر، کوئی رسول، کوئی فریستادہ نہیں آ سکتا ہے اور قرآنِ حکیم کی موجودگی کے بعد بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے اور کسی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے بیان، قرآن پاک کی تشریح، اس کی توضیح، اس کی تفسیر کے بعد کسی اور کے بیان کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح ہدایت کے لیے محمد رسول اللہ ﷺ کے راستے کے سوا اور کوئی راستہ ہدایت کا راستہ نہیں کہلا سکتا۔ اگر کوئی راستہ ہوگا تو ہلاکت کا ہوگا، بربادی کا ہوگا۔

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ﴾

[یوسف ۱۲:۱۰۸]

سن لو! اللہ کہہ رہا ہے: اے میرے محمد! لوگوں سے کہہ دیجئے:

«هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ».

اللہ نے جو راستہ مجھ کو بتلایا اور جو میرا راستہ ہے وہ یہ سیدھا راستہ ہے اور وہ راستہ کیا ہے؟

«اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ»

یہ راستہ اللہ کی وحدانیت کا راستہ ہے جس کی طرف میں ساری کائنات کے لوگوں کو بلاتا ہوں۔ میرے پیروکار بھی میرے راستے کی طرف بلاتے ہیں۔ میرے پیروکار اور کوئی راستہ نہیں بتلاتے اور جو اور راستے کی طرف بلائے وہ محمد (ﷺ) کا پیروکار نہیں ہے۔

امت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے اور امت میں اس عقیدے کو نسلاً بعد نسلٍ، وراثتاً دنیا جہاں میں منتقل کیا گیا۔ دور صحابہ سے یہ عقیدہ شروع ہوا۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے اس عقیدے کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذہنوں میں پختہ اور راسخ کیا۔ اور یہ عقیدہ اتنا پختہ ہوا کہ اگر کسی نے ذرا برابر اس راستے سے ہٹنے کی کوشش کی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے خلاف اپنی تلواروں کو بے نیام کر لیا حتی کہ مسیلمہ کذّاب اس راستے سے ہٹا دیا۔

جب ایک شخص (مسیلمہ نے) محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اعلان نبوت کیا تو کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس سے دلائل پوچھے کہ تمہاری نبوت کی دلیل کیا ہے؟ تمہاری پہچان کیا ہے؟ تمہاری علامت کیا ہے؟ تمہارا پیغام کیا ہے؟ تمہاری دعوت کیا ہے؟

کوئی بات نہیں پوچھی۔ صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو بے نیام کیا اور کہا محمد ﷺ کے غلام زندہ رہیں گے یا یہ جھوٹا دعوائے نبوت کرنے والا زندہ رہے گا۔ لشکر کو بھیجا۔ فرمایا جاؤ! اس شخص کا سر قلم کر کے لاؤ جو محمد ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کی جرأت کرتا ہے۔

شبہے کی بات نہیں ہے۔ کیوں؟

اس لئے کہ ان کا عقیدہ پختہ تھا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آ سکتا۔ اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا تو پھر اس کے بارے میں اتنی جلدی فیصلہ کن اقدام کی ضرورت نہیں تھی۔ سوچئے دلیل طلب کرتے، دعویٰ کی تصدیق مانگتے۔ کوئی بات نہیں۔ کہا اپنی تلوار کو بے نیام کرو اور جاؤ اس کی گردن اڑا دو۔ اللہ نے اس عظمت کے لیے منتخب کیا تو اس شخص کے بیٹے کو کیا جو ساری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر محمد ﷺ کی مخالفت کرتا رہا ہے اور اللہ نے بتلایا کہ وہ کون ہے؟ فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ﴾ [الانعام ۶:۹۵]

''اللہ وہ ہے جو گٹھلی کو پھاڑتا ہے اور مردوں سے زندوں کو پیدا کرتا ہے۔''

باپ ابوجہل ساری زندگی نبی کی مخالفت کرتا رہا، سرور کائنات کے خلاف لڑتا رہا، حضور ﷺ کو دکھ پہنچاتا رہا، نبی کے خلاف سازشوں میں مشغول رہا حتیٰ کہ معرکہ بدر کے اندر نبی کو شہید کرنے کے لیے نکلا اور اللہ کی رحمت نے اس کے بیٹے کو اپنے لیے منتخب کر لیا۔ باپ نبی کی مخالفت کرتا رہا اور بیٹا نبی کی چادر پہ ہاتھ ڈالنے والے کے خلاف اپنی تلوار کو بے نیام کر کے نکلا۔ چنانچہ مسیلمہ کذاب کو جس شخص نے جہنم رسید کیا وہ اسی ابو جہل کا بیٹا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ تھا۔ اللہ نے رسول کے اس سب سے بڑے دشمن کے بیٹے کو رسول کی رسالت کے تحفظ کے لیے منتخب کر لیا۔ اسی طرح جب اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، جب طلیحہ اسدی نے نبوت کا دعویٰ کیا، جب ایک عورت سجاح نے نبوت کا دعویٰ کیا، کوئی اس کے بارے میں سوچ وبچار کو بروئے کار نہیں لایا۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ پوچھا جائے کہ اس کی نبوت کا دعویٰ سچا بھی ہے کہ نہیں؟ یہ جو کہتا ہے وہ غلط ہے کہ صحیح ہے؟ جانے اس پر وحی آئی ہے کہ نہیں؟ یہ بندہ کس قسم کا ہے؟ اس کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟

نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کسی بندے کے متعلق سنا کہ وہ حضرت محمد ﷺ بعد دعویٰ نبوت کرتا ہے، انھوں نے اپنی تلواروں کو بے نیام کر لیا۔ کہا اس کو زندہ رہنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ یہ صحابہ کا عقیدہ تھا۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

بات جو میں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ نبی کے بعد، رسول اللہ ﷺ کے بعد، امام الانبیاء کے بعد، سید الرسل کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ یہ ساری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو بغیر سوچے سمجھے اس کی تکذیب کرنا اور اس کو جھٹلانا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کا متفق علیہ عقیدہ ہے کیونکہ اس کے جھوٹا ہونے کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے مکمل اور کامل دین دے کے بھیجا ہے اور جس کا عقیدہ یہ ہو کہ نبی کا دین کامل ہے، اس کا عقیدہ اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ عقیدہ بھی نہ رکھے کہ اب کوئی شخص آ کے اس دین کو مکمل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اگر آدمی کہتا ہے کہ دین تو مکمل ہے، یہ ایک عقیدے کا مسئلہ ہے اور پھر کہتا ہے لیکن فلاں آدمی نے آ کر اس دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اللہ کے دین کے مکمل ہونے پہ یقین نہیں ہے۔ یقین اس کا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ مکمل ہونے کے بعد جو بندہ آتا ہے وہ اس عمارت کو بدصورت بناتا ہے مکمل نہیں کرتا۔ جو عمارت مکمل ہو چکی ہو، اس عمارت میں کوئی اینٹ لگنے کی گنجائش باقی نہیں ہوتی۔ اگر اینٹ لگائی جائے گی تو اس سے عمارت بدصورت ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ دین مکمل ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔

آج یہ مسئلہ بیان کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ آج میں کیا کہوں کہ

تن ہمہ داغ داغ شد
پنبہ کجا کجا نہم

(پورا جسم زخموں سے بھرا پڑا ہے پھاہا کہاں کہاں رکھوں؟)

یہ ملک جو عرش والے کے نام پہ لیا گیا، یہ ہماری بدبختی کی انتہا ہے کہ آج اس ملک کے اندر یہ زمانہ بھی آ گیا ہے کہ ایک جھوٹے، کذاب، دجال کی امت کے لوگوں کو یہ جرأت ہو گئی ہے کہ وہ محمد ﷺ کی نبوت کو عدالتوں کے اندر چیلنج کریں اور اس کذاب اور دجال کی صداقت کے لیے دلائل دیں۔ آج ہماری اس سے بڑی بدقسمتی کیا ہے؟

اسلام کے نام پہ بنی ہوئی مملکت، اسلام کے نام پہ بنے ہوئے ملک کے اندر کفر کے لیے دلائل مہیا کئے جاتے ہیں۔ اس سے بڑی بد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسمتی کیا ہے؟

کبھی یہ تصور ہوسکتا تھا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں؟ کیا یہ گوارا کیا جا سکتا تھا کہ مسیلمہ کذاب کی امت کے لوگ آئیں اور مسیلمہ کی نبوت کے بارے میں دلائل پیش کریں؟

یہ ممکن تھا کہ اسود عنسی کے پیروکار آئیں اور اسود عنسی کی نبوت کی صداقت کے بارے میں گواہیاں پیش کریں؟

یہ ممکن تھا کہ طلیحہ اسدی کے ماننے والے آئیں اور اس کی نبوت کے بارے میں اپنا مؤقف پیش کریں؟

کیا یہ ممکن تھا کہ اس جھوٹی اور کذاب عورت سجاح کے پیروکار آئیں اور اس کی جھوٹی نبوت کو ثابت کرنے کے لیے دلائل کا سہارا لیں؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسے دجالوں کے خلاف زبان کو حرکت نہیں دی بلکہ تلوار کو حرکت دی۔ ہر چیز کے بارے میں دلائل نہیں ہوتے۔ ہر چیز کی کچھ حدیں ہیں۔اب ایک آدمی آتا ہے اور آ کے کہتا ہے اللہ ایک نہیں دس ہیں۔دس معبود ہیں اور مجھ کو اجازت دو کہ میں بقیہ نو خداؤں کے ثبوت پر دلائل پیش کروں۔ اللہ کے نام پہ بنے ہوئے کسی ملک میں اللہ کی وحدانیت کے اقرار کے خلاف اور دوسرے خداؤں کے ثبوت پر کوئی دلیل نہیں سنی جاسکتی۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے اور مزے دار بات یہ ہے کہ ایک ایسے شخص کے پیروکار جس شخص کے اپنے اقوال کے مطابق وہ دجّال اور لعنتی ہے.....لوگوں کے کہنے کے مطابق نہیں۔ کعبے کا رب گواہ ہے کہ غلام احمد قادیانی سے مسیلمہ کذاب زیادہ ذہین تھا،طلیحہ اسدی اس سے زیادہ سمجھ دار تھا،اسود عنسی اس سے زیادہ قابل تھا۔اس لیے کہ انہوں نے اپنے اوپر لعنت نہیں کی۔ یہ ایسا ملعون ہے کہ خود اپنے اوپر لعنت بھی کرتا ہے اور پھر اس کے پیروکار اس کی نبوت کے بارے میں دلیلیں پیش کرتے ہیں۔

۱۸۷۸ء میں جب اس نے الٹی سیدھی باتیں شروع کیں، علماء کو احساس ہوا کہ یہ شخص اسلام کی عمارت میں نقب لگانا چاہتا ہے اور کوئی دعویٰ کرنا چاہتا ہے،علماء نے گرفت کی۔اس نے اپنی کتاب میں لکھا کہ

''لوگوں نے میرے بارے میں شک وشبہ کا اظہار کیا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کرنا چاہتا ہوں۔ نبی پاک کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا لعنتی ہے''۔ یہ غلام احمد نے خود لکھا ہے جو علماء نے سمجھا تھا، وہ درست نکلا۔اور اس نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ جو آدمی اپنی زبان سے کہہ چکا ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا لعنتی ہے،اس کے لعنتی ہونے کے بارے میں کوئی شک ہوسکتا ہے؟

یہ تو خود اپنی زبان سے لعنتی بن چکا ہے۔اسی لئے میں نے آج سے تیرہ برس پہلے جب غلام احمد کے افکار پہ گرفت کی تو لاہوری مرزائیوں نے میرے جواب میں لکھا کہ ہم مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے ہم اس کو مجدد اور مہدی مانتے ہیں۔ میں نے اس کے جواب میں کہا تھا کیا کوئی لعنتی مجدد ہوسکتا ہے؟ کیا کوئی لعنتی مہدی ہوسکتا ہے؟

مہدی ہونے کے لیے پاکباز ہونا،شریف النفس ہونا،مجدد ہونے کے لیے اعلیٰ اخلاق کا مالک ہونا ضروری ہے۔ جو آدمی خود اپنے آپ کو لعنتی کہے، وہ مجدد کیسے ہوسکتا ہے؟ کسی ایسے شخص کا مہدی یا مجدد ہونا حیرانی کی بات ہے۔

مسیلمہ کذاب کے ساتھی اتنے مجرم نہیں تھے جتنے غلام احمد کے ساتھی۔اس لئے کہ مسیلمہ کذاب کو کسی خارجی قوت نے نبی نہیں بنایا تھا۔ اندر سے شیطان نے اس کو ورغلایا تھا۔جس کے نتیجے میں نبی بن گیا۔کسی کا آلہ کار ہو کے اس نے دعویٰ نہیں کیا،کسی کے ورغلانے سے اس نے دعویٰ نہیں کیا۔اوشرم کرو،تم تو اس کو نبی مانتے ہو جو خود کہتا ہے کہ میں ملکہ وکٹوریہ کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ملکہ وکٹوریہ تمہاری خدا اور غلام احمد تمہارا نبی۔

تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

اس خدا کے ماننے والوں پہ بھی لعنت،اس نبی کے ماننے والوں پہ بھی لعنت۔کس کو نبی بنایا ہے؟ جو انگریز کا پیروکار ہے؟ خود اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ جاؤ! دنیا بھر کے سچے نبیوں کی تاریخ بھی اٹھاؤ اور غلام احمد کے سوا جھوٹے نبیوں کی تاریخ بھی اٹھاؤ۔اس بدبخت کے سوا کسی نے کبھی اپنے جھوٹ کو چلانے کے لیے غیر ملکی سامراج کا سہارا نہیں لیا۔ یہ ایسا بدبخت ہے کہ اپنی نبوت کے سکّے کو چلانے کے لیے انگریزی حکومت کا سہارا لیتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس نے اپنی کتاب میں لکھا کہ میں ''انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں''۔ چاہیے تو یہ تھا جب انگریز اس ملک سے گیا اس کے درخت کو بھی کاٹ کے ساتھ بھیج دیا جاتا۔عربی کا محاورہ آج صادق آیا ہے:

كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهٖ

''ہر شے اپنے اصل کی طرف پلٹتی ہے۔''

اس دور کے انگریز نے جاسوس تلاش کئے، جبہ پوشوں کی صورت میں جاسوس ملے۔خائن تلاش کیے، آغا خان اول کی صورت میں خائن ملے۔لیکن جہاد کا سلسلہ ختم نہ ہوا۔انگریز کو ایک ایسے غدار کی ضرورت ہوئی جو محمد ﷺ کی چادر پہ ہاتھ ڈال کے جذبہ جہاد کو ختم کرے۔کوئی بدبخت اس کے لیے تیار نہیں ہوا اور یہ کلنک کا ٹیکہ اور کائنات کی یہ سیاہی اگر کسی کے مقدر میں لکھی ہوئی تھی تو غلام احمد کے مقدر میں لکھی ہوئی تھی۔ یہ پندرہ روپے ماہانہ کا منشی، اس نے اپنے ضمیر کو بیچا، اس نے اپنے دین کو بیچا، اس نے محمد ﷺ سے اپنی وفاداری کو بیچا، اس نے اللہ سے اپنے ایمان کو بیچا اور اس بدبخت نے فتویٰ دیا کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا کفر ہے۔انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے۔انگریز نے کہا ایسا تو ہمیں کوئی غدار ملا ہی نہیں۔تو ہماری خدمت کر ہم تیری خدمت کریں گے۔اس غدار ابن غدار کو اٹھایا۔اسے ۱۸۸۴ء میں پہلے مجدد بنایا، پھر مہدی بنایا، ۱۸۹۱ء کے اندر اس کو مسیح بنایا اور ۱۹۰۱ء کے اندر اس کو رسول اور نبی بنایا، رب کی قسم! اس بدبخت نے بڑے جھوٹ بولے۔لیکن ایک سچ بولا ہے اور وہ سچ یہ تھا کہ ''میں ملکہ وکٹوریہ کی تلوار ہوں اور انگریز حکومت میری ڈھال ہے''۔سارے جھوٹوں کے اندر ایک ہی سچ تھا۔اگر انگریز حکومت نہ ہوتی تو بدبخت مسلمانوں کے ہاتھوں زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔

اس خبیث نے کہا کہ سارے نبیوں کے معجزے تین لاکھ ہیں۔ آدم سے لے کر محمد ﷺ تک کے نبیوں کے معجزے تین لاکھ ہیں میرے اکیلے کے معجزات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔اسی لئے تو کہا ہے

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں
(استغفراللہ)

اس نے کہا سارے نبیوں کے معجزے تین لاکھ، میرے اکیلے کے دس لاکھ۔اور میں نے کہا دیکھیں تو سہی اس کا معجزہ کیا ہے؟

اس نے کہا میرا معجزہ یہ ہے کہ جب میری آخری شادی ہوئی، مجھے تپ دق کا مرض تھا، پیشاب زیادہ آتا تھا، دایاں ہاتھ خراب تھا، دانتوں میں کیڑا پڑا ہوا تھا، رات کو سو دفعہ پیشاب آتا تھا، مرگی کے دورے پڑتے تھے۔ساری بیماریاں تھیں اور قوت مردمی موجود نہیں تھی۔ یہ اس نے خود لکھا۔کہنے لگا میں نے شادی کا ارادہ کیا تو حکیم مولوی نورالدین نے مجھ سے کہا شادی نہ کرو فتنے کا ڈر ہے۔

کہنے لگا میرا معجزہ دیکھو کہ باوجود اس کے کہ مجھ میں قوت نہیں تھی۔نو مہینے کے بعد میرے گھر بچہ پیدا ہو گیا۔میں نے پھر اس پر لکھا، یہ معجزہ تیرا نہیں تیری بیوی کا ہے جس نے بغیر مرد کے بچہ پیدا کر دیا۔بدبخت یہ نبی ہے۔حیا نہیں آتی، شرم نہیں آتی۔وہ جو غیروں کا آلہ کار اور غیروں کا ایجنٹ تھا اس سے انگریز نے دو حملے کروائے۔ ایک مسلمانوں کے اندر رسول اللہ ﷺ کی عظمت پہ حملہ کروایا اور دوسرا انگریز نے یہ تاثر دیا کہ نبوت اس کو کہتے ہیں جو مرزا قادیانی کو ملی ہوئی ہے۔یعنی اس طرح کے بیوقوف آدمی نبی ہو سکتے ہیں۔اصل مقصد نبوت کی تذلیل کرنا تھا۔جو اس نے کھل کر کی۔

اس لیے یہ بات نہ بھولنا چاہیے کہ قادیانیت ایک الگ دین ہے، جس کا رسول غلام احمد اور جس کی خدا ملکہ وکٹوریہ (انگریزی سامراج) ہے۔اس کا اس امت سے کوئی تعلق نہیں جس کا نبی محمد مصطفےٰ ﷺ اور جس کا رب عرش والا اللہ جل جلالہ ہے۔

لوگو! اس لیے یہ بات سمجھنا چاہیے کہ مرزائیت کیا ہے؟

مرزائیت اصل میں مسلمانوں کو انگریزی سامراج کی غلامی کے اندر پختہ کرنے کے لیے ایک افیون اور بھنگ کا نام ہے۔مرزائیت حشیش کا نام ہے اور کوئی غیرت مند امت اپنے جسم کے اندر ایسے ناسور کو برداشت نہیں کر سکتی''۔

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری حفظہ اللہ

اور تحریک ختم نبوت

مولانا عبداللہ گورداسپوری حفظہ اللہ کے قلم سے

1936ء کا واقعہ ہے کہ میں بٹالہ ضلع گورداسپور میں تعلیم حاصل کر رہا تھا کہ ایک دن پتہ چلا کہ مولانا محمد حیاتؒ مرحوم (جو کہ دفتر ختم نبوت قادیان میں متعین تھے) کی آج ایک مقدمہ میں عدالت میں پیشی ہے جو کہ مرزائیوں نے اُن پر قائم کرایا ہوا تھا۔ کیونکہ اُنہوں نے ایک خطبہ جمعہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر کہا تھا۔ اور ان کی صفائی کے گواہان میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ، مولانا محمد چراغ آف گوجرانوالہ، حضرت مولانا ابراہیم میر سیالکوٹیؒ اور شیرِ پنجاب فاتحِ قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بھی تشریف لا رہے ہیں، اس لیے ہم تمام طلباء اور اساتذہ دیگر مسلمانانِ بٹالہ کثیر تعداد میں صبح کو ہی کچہری میں پہنچ چکے تھے تاکہ وہاں جا کر اِن حضرات علماءِ کرام کی زیارت کی جائے اور ان کے بیانات سن سکیں۔ مرزائی بھی کثیر تعداد میں موجود تھے مجسٹریٹ انگریز تھا اور اُس کا جو ریڈر تھا وہ ایک سکھ تھا۔ سب سے پہلے مولانا محمد حیاتؒ، مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوئے اور اپنا بیان دیا، اور اُن کے بعد بطور صفائی اُن کی تائید میں مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا محمد چراغ آف گوجرانوالہؒ، اور پھر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کے بیانات ہوئے تو تین بج چکے تھے اور لوگوں کا ایک بھرپور اجتماع ابھی وہاں ہی موجود تھا اور کمرہِ عدالت میں حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بھی موجود تھے اور ان کا بیان ابھی ہونے والا تھا اور جب وہ بیان دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو انگریز مجسٹریٹ نے کہا کہ وقت کافی ہو چکا ہے اس لیے باقی کاروائی کل تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے، اُسی وقت اُس کا سکھ ریڈر کھڑا ہوا اور اس نے انگریزی میں اپنے انگریز مجسٹریٹ سے کہا کہ This is Head of Ahlehadith. ''یہ اہلحدیث جماعت کے لیڈر ہیں''۔ مجسٹریٹ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا یہ تعارف سن کر فوراً کھڑا ہو گیا اور عدالتی آداب کو نظر انداز کرتا ہوا مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے پاس آیا اور اپنے سر سے ٹوپی اُتار کر مولانا امرتسریؒ کو سلام کیا، مصافحہ کیا اور اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا اور عدالتی کارروائی دوبارہ شروع کر دی، پھر مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا بیان شروع ہوا جو کہ شام پانچ بجے تک جاری رہا۔ مولانا امرتسریؒ نے اپنے بیان میں مرزا قادیانی کے کافر ہونے کے بارے میں اتنا کچھ بیان کیا کہ جس کہ بعد مجسٹریٹ نے فوراً مولانا محمد حیاتؒ کو بری کرنے کا حکم صادر کیا۔ دیگر علماءِ کرام کے علاوہ میں صرف مولانا امرتسریؒ کے بیان کے چند نکات عرض کرتا ہوں جو مولانا محمد حیات کی بریت کا باعث بنے۔

مرزائیوں کا اعتراض تھا کہ قرآن پاک میں منکرِ ختم نبوت کو کافر نہیں کہا گیا اور یہ مولانا محمد حیاتؒ کا ذاتی عقیدہ ہے اس لیے حضرت مرزا قادیانی کی توہین کی گئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شیخ الاسلامؒ نے پہلے ابتدائی طور پر قرآن پاک سے ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد نبی نہیں بلکہ کافر ہے۔

آپ ﷺ کے بعد صرف قیامت کا ذکر کیا گیا ہے، گویا آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، جو حضور ﷺ کے بعد نئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر ہے۔

پھر سورۂ احزاب کی یہ مبارک آیت پڑھی ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﴾ فرمایا رسول ﷺ کی رسالت ایمان کا جزء ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی الوہیت لاشریک ہے اسی طرح محمد ﷺ کی رسالت بھی خاتم النّبیین ہے۔

جو ان صفات کے حامل اللہ تعالیٰ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ اسی طرح جو محمد ﷺ کی رسالت کا بطور خاتم النّبیین کے منکر ہے وہ بھی کافر ہے۔

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کی کتابوں سے بھی کتب احادیث کے بیشتر حوالے پیش کئے جو کہ دو گھنٹے تک جاری رہے اور مولانا محمد حیاتؒ کی براءت کا باعث بنے۔

عدالت کے فیصلے کے بعد اور مسلمانوں کی فتح کی خوشی میں مسلمانانِ بٹالہ نے ان چاروں حضرات کے ساتھ بٹالہ شہر میں ایک بھرپور جلوس نکالا اور رات کو بعد نمازِ عشاء شاہی قلعہ پر جلسہ عام منعقد کیا، جس میں لاکھوں لوگوں نے شہر بٹالہ اور گردونواح کے دیہاتوں سے تشریف لا کر شرکت کی، رات کو ایک بجے جلسہ کا اختتام ہوا۔ صبح نمازِ فجر کے بعد انجمن اہلحدیث بٹالہ نے ان حضرات گرامی قدر کو ناشتہ کروانے کے بعد ٹرین پر سوار کروایا۔ مرزائی حضرات تو شام کو ہی بھاگ کر قادیان میں پناہ گزین ہو چکے تھے۔

درج بالا واقعہ میں نے اس لیے بیان کیا ہے کہ احباب کو پتہ چل سکے کہ قادیان چونکہ ضلع گورداسپور میں تھا اس لیے ابتدا سے ہی ہمارا واسطہ قادیانیوں سے رہا ہے، اور ہمیں قادیان جا کر اُن کے دارالمطالعہ سے کتبِ مرزا کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اور پھر قادیان چونکہ بٹالہ شہر سے صرف دس میل کے فاصلے پر تھا اس لیے اس کا تعاقب سب سے پہلے اہلحدیث کے فرزند بطلِ جلیل، عالم نبیل حضرت مولانا ابو سعید حافظ محمد حسین بٹالویؒ نے کیا، اور اپنے اُستادِ محترم شیخ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ سے کفر کا فتویٰ لگوا کر اور اُس پر اُن کی مہر ثبت کرا کر پورے ہندوستان میں جا کر ملک کے تمام جید علماء کرام سے اُس پر دستخط کروائے (جیسا کہ عزیزم لختِ جگر ڈاکٹر بہاء الدین سلفی نے اپنی کتاب تحریکِ ختمِ نبوت کی پہلی جلد میں لکھا ہے اور ثابت کیا ہے۔)

حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ کو اپنی زندگی کے آخری دور میں اُنکے ہم اُستاد اور تربیت یافتہ شاگرد شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ مل گئے، مولانا امرتسریؒ مرحوم مولانا محمد حسین بٹالویؒ کی رفاقت کی وجہ سے فاتح قادیان بن گئے (ماشاء اللہ) اور اُن کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کو جہنم رسید ہونا پڑا۔

بٹالہ اور امرتسر قریب قریب ہونے کی وجہ سے اکثر فاتح قادیان کی زیارت و ملاقات ہوتی رہی اور ان کے بیانات اور مناظرات دیکھنے اور سننے کا موقع ملا، تقریباً زندگی کا گیارہ سالہ بہترین دور اُن کی رفاقت اور قرب میں بسر کرنے کا موقع ملا۔ (الحمدللہ علیٰ ذالک)

برِصغیر پاک و ہند کی تقسیم سے پہلے دس سالہ دور خطابت توحید و سُنت، اصلاح معاشرہ اور سیرتِ مصطفےٰ ﷺ کی تبلیغ اور ردِ قادیانیت میں بسر کرنے کا موقع ملا، اس دوران کئی مرزائیوں سے مناظرات بھی ہوئے۔

برِصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے بعد 1953ء کی تحریکِ ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نبوت میں بھی حصہ لینے کا موقع ملا، بوریوالا ضلع ملتان (حال ضلع وہاڑی) ختمِ نبوت کے پروانوں کا جو پہلا قافلہ کراچی روانہ ہوا، اُس میں بحیثیت قائدِ قافلہ جانے کا موقع ملا۔کراچی جیل میں ایک ماہ تک قیام پذیر ہو کر اللہ تعالیٰ نے سنتِ انبیاء کی اتباع کا موقع فراہم کیا۔ (کیونکہ دین کی خاطر جیل میں جانا بھی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے)

پھر اُس کے بعد 1955ء میں ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں خانیوال ضلع ملتان (اب خانیوال خود ایک ضلع ہے) ایک تقریر کی وجہ سے ملتان جیل میں جانا پڑا، جب مجھے خانیوال کی پولیس گرفتار کر کے اور ہتھکڑی لگا کر ملتان لے کر گئی تو ایک سب انسپکٹر اور دو کانسٹیبل ساتھ تھے، پھر وہ مجھے جیل کے دفتر میں لے گئے یہاں سے انہوں نے مجھے کسی بارک میں بھیجنا تھا میں وہاں کلرک کے پاس کھڑا ہو گیا اور وہ اپنے رجسٹر کھول کر دیکھنے لگا اور اسی دوران اس کے میز پر پڑے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، اس نے فون اٹھایا اور فون پر کسی سے بات کرنے لگا، بات کرتے کرتے کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ کے لیے فون آیا ہے فون پکڑیں اور بات سنیں، میں نے جب ٹیلیفون کان سے لگایا تو وہ سپرنٹنڈنٹ جیل کا فون تھا۔اس نے کہا مولوی صاحب السلام علیکم۔میں نے جواب میں وعلیکم السلام کہا، کہنے لگا میں سپرنٹنڈنٹ جیل بول رہا ہوں میں نے کہا حکم کریں کہنے لگا حکم نہیں گذارش ہے کہ ہمارے خطیب صاحب جو جیل میں خطبہ جمعہ دینے آیا کرتے اُنکی آج درخواست آگئی ہے کہ وہ بیمار ہیں اس لیے جمعہ کی خطابت کا انتظام کر لیں۔

اُس دن چونکہ جمعہ تھا اور سپرنٹنڈنٹ صاحب نے مجھے اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے شیشے کی کھڑکی میں سے دیکھ لیا تھا اس لیے مجھے ایک عالمِ دین سمجھ کر ٹیلیفون کیا۔دفتر میں کلرک کے پاس میں ابھی پہنچا تھا۔کہنے لگا مولوی صاحب آج آپ خطبہ جمعہ ارشاد فرما دیں میں نے ان سے انکار کیا اور کہا کہ جون کا مہینہ گرم ترین مہینہ ہے میں کئی دن حوالات میں رہا ہوں، میرے کپڑے بھی پسینے سے خراب ہیں اور جسم بھی گندا ہے اسلئے میں جمعہ نہیں پڑھا سکتا۔اُس نے کہا مولوی صاحب! گذارش قبول فرمائیں، میں کپڑے بھی نئے بھیجتا ہوں، اور پانی بھی غسل کرنے کے لئے اور آپ کے لئے ناشتہ وغیرہ بھی بھیجتا ہوں آپ میری گذارش قبول کریں اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں، کلرک مجھے آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا کہ صاحب کی بات مان جائیں، میں نے کہا آپ مجبور کرتے ہیں تو آپ کے کہنے پر خطبہ جمعہ دے دیتا ہوں۔میں ابھی وہاں ہی بیٹھا تھا ایک قیدی اپنے سر پر پانی کا ٹین رکھ کر لا رہا تھا اور صابن، دھنیا کا تیل بھی ساتھ تھا، اس کے بعد ایک قیدی کپڑوں کا نیا جوڑا اور اس کے ساتھ 376 کی ململ کی پگڑی، کُرتا، بنیان، ملتانی لاچہ، جرابیں وغیرہ لے کر آ گیا۔پھر اس کے بعد ایک اور قیدی آ گیا اور اُس کے ہاتھ میں ایک بڑی ٹرے تھی جس میں دو پراٹھے، تین انڈے، دہی، مکھن اور چائے تھی۔کہنے لگا کہ یہ آپ کا ناشتہ ہے۔میں نے کلرک سے کہا کہ دیکھو آپ، جب میں جیل میں داخل ہونے لگا تو آپ کے پولیس والوں نے میری مکمل تلاشی لی اور پان بھی نکال لیا لیکن وہ میرے سینے سے قرآن نہ نکال سکے، اور یہ سب قرآن کی برکت سے ہے۔

پھر میں نے غسل کیا، نئے کپڑے پہنے، پھر ناشتہ کیا تو جمعہ کی اذان ہو گئی، میری عمر اُس وقت تقریباً چالیس سال تھی، جیل کے تمام قیدی اور افسران بڑی تعداد سے جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آئے، میں نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا تھا کہ سورۂ یوسف جیل میں پڑھنے کا مزا آتا ہے۔ میں نے خطبہ جمعہ میں (رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ) کی تشریح کی، اللہ تعالیٰ نے اس قدر توفیق بخشی کے پونے دو گھنٹے خطبہ جمعہ دیا، اتنا مؤثر ثابت ہوا کہ قیدی نعرے مار رہے تھے اور سورۂ یوسف کا ترجمہ اور تفسیر سن کر رو رہے تھے، جیل کی فضا نعرۂ تکبیر سے گونج رہی تھی۔ اب جیل کے افسران پریشان تھے کہ قیدی کہیں بغاوت نہ کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کر دی، (اور یہ سب کچھ قرآن کی برکت ہے) جب نماز جمعۃ المبارک ادا کی تو میرے پیچھے ملتان کے دو نوجوان رئیس زادے بھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے اور وہ کسی کے قتل کے جرم میں قید تھے اور انہوں نے اپنا کھانا گھر سے منظور کروایا ہوا تھا۔ وہ بڑے احترام سے ملے اور پوچھا مولانا کہاں سے آئے ہیں؟ اور کس سلسلہ میں جیل میں آ گئے؟

میں نے کہا کہ میں بوریوالا کی مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کا خطیب ہوں اور خانیوال میں ختمِ نبوت کے موضوع پر ایک تقریر کی اور جس میں کھل کر مرزائیت کی تردید کی ہے۔ وہاں کا تھانیدار مرزائی تھا اور رپورٹر بھی مرزائی تھا انہوں نے رات ہی کو میرے وارنٹ گرفتاری جاری کروا کر مجھے گرفتار کروالیا، اگلے دن انتظامیہ جلسہ نے ضمانت کی درخواست دی، لیکن اس وقت پتہ چلا کے ملتان کا سیشن جج بھی مرزائی ہے اور اس نے میری ضمانت کی درخواست مسترد کر دی، جس کی وجہ سے پولیس مجھے آج ہی جیل لائی ہے، اور یہ میری اور آپ کی ملاقات کا سبب بنا ہے۔ وہ دونوں نوجوان حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کے مقتدی تھے وہ کہنے لگے مولوی صاحب آپ کھانا ہمارے ساتھ کھایا کریں ہمارا کھانا گھر سے آتا ہے میں نے انکار کیا لیکن اُن کا اصرار غالب آ گیا، میں نے ان کی دعوت قبول کر لی، ان میں سے ایک پھر کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ تو پان بھی کھاتے معلوم ہوتے ہیں میں نے جواب دیا کے ہاں پان کھاتا ہوں لیکن جب پولیس والوں نے تلاشی لیتے وقت میرا پان نکال لیا تو میں نے اپنے نفس سے کہا تھا کہ دیکھو یہاں کتنی پابندی ہے اب پان مت مانگنا، کہنے لگے ان سے مانگیں کیوں؟ ہمارے دونوں بھائیوں کے سولہ پان روزانہ گھر سے آتے ہیں، اب آج سے آٹھ پان آپ کے بھی آیا کریں گے، میں ایک ماہ اور تین دن ملتان ڈسٹرکٹ جیل میں رہا اور اُن نوجوانوں کا صبح کا ناشتہ، دوپہر کو کھانا، بعد نماز عصر چائے، رات کا کھانا آتا اور بہت پُرتکلُّف کھانا ہوتا۔ جیل میں میرے ساتھ ملاقات کرنے جو بھی آتا میں کہتا کہ ابھی دو چار ماہ میری ضمانت نہ کروانا کیونکہ یہاں بہت آرام ہے۔ لیکن آخر کار حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے میاں محمود علی صاحب قصوری رحمہ اللہ کو کہہ کر میری لاہور ہائیکورٹ سے ضمانت کروادی۔ اسی طرح پوری زندگی اسی انداز سے گزری ہے۔ یہ ایک مختصر سا تعارف ہے

کبھی فرصت ہو تو سُن لینا بھری پڑی ہے داستان میری

تحریک ختمِ نبوت سے میرا ۸۰ سال پرانا تعلق ہے اور ہمارا یہ خاندانی سرمایہ ہے جس کی وجہ سے میرے عزیزم بیٹے (ڈاکٹر محمد سلیمان اظہر) جن کا قلمی نام ڈاکٹر بہاؤالدین سلفی ہے نے تحریکِ ختمِ نبوت کی آٹھ جلدیں لکھ کر (انڈیا، برطانیہ اور مکتبہ قدوسیہ لاہور سے شائع کروا کر پورے پاکستان میں پھیلا دی ہیں اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر اُن پر بھی نظر ڈال لیں شاید فائدہ ہو جائے (شکریہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزائیت کی تردید میں

اہل حدیث کی تگ وتاز

مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

برصغیر میں اپنے دورِ اقتدار میں انگریز کے ذہن فتنہ پرور نے جن فتنوں کو پیدا کیا اور ان کی پرورش کے سامان بہم پہنچائے، ان میں ایک بہت بڑا فتنہ مرزائیت کا ہے۔اس فتنے کی سرکوبی کے لیے جو لوگ سب سے پہلے میدان میں اترے، وہ اہل حدیث علمائے کرام تھے۔اس متن کی تشریح مختصر الفاظ میں اس طرح ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے مبلغ، مجدد، مثیل مسیح اور مسیح وغیرہ دعاوی کی منزلوں سے گزرتے ہوئے ۱۸۹۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ظاہر ہے یہ سراسر کفر اور نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو شریعت دے کر مبعوث فرمایا تھا، اس سے برملا انکار اور انحراف تھا۔سلسلۂ انبیاء کے تاریخی واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ جو نبی آیا حالات کے مطابق بارگاہِ خداوندی سے نئے احکام لے کر آیا، اور اس کے پیروکاروں کو اس کی امت سے تعبیر کیا گیا۔ اگرچہ بعض معاملات میں نئی امت کا پہلی امتوں سے اشتراکِ عمل رہا، مگر عقیدت و اطاعت کی سمتیں بہر حال بدل گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت یہودی کہلائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین کو عیسائیت سے موسوم کیا گیا۔ پھر حضرت محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تو آپ پر ایمان لانے والوں کو مسلمان کہا جانے لگا۔ان کا اندازِ عبادت اور طریق اطاعت امم سابقہ سے بہت حد تک مختلف تھا بلکہ پہلے احکام کے کتنے ہی حصے منسوخ کر دیے گئے تھے۔

اسی طرح مرزائیوں نے مسلمانوں سے ایک بالکل جداگانہ اسلوب زیست اپنا لیا۔ان کی نمازیں الگ، مسجدیں الگ، معاشرتی معاملات الگ، رشتے ناتے کا سلسلہ منقطع۔غرض نبی ﷺ کے اطاعت گزار مسلمانوں سے انھوں نے بالکل علیحدگی اختیار کر لی اور اپنے آپ کو ایک الگ امت قرار دے لیا، لہٰذا ان کی تکفیر ضروری ہو گئی تھی اور ان کو اسلام کے دائرے سے خارج کر دینا مسلمانوں پر لازم قرار پا گیا تھا۔

اب اس سلسلے میں اہل حدیث کی اوّلیات ملاحظہ ہوں:

① سب سے پہلے حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی میدانِ عمل میں اترے۔وہ اوّلیں عالم دین ہیں جنھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ تحریر کیا اور اسے اپنے استاذِ عالی قدر حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کر کے اس پر ان کے دستخط کرائے۔ بعد ازاں ہندوستان کے دور دراز مقامات میں رہنے والے دو سو معروف و ممتاز علمائے کرام سے خود مل کر یا ان کی خدمت میں اپنے نمائندے بھیج کر اس فتوے کی عبارت انھیں سنائی۔اس پر انھوں نے اپنے تصدیقی دستخط کیے اور مہریں ثبت فرمائیں۔

مرزا صاحب اور ان کے ساتھی اس فتوائے تکفیر پر بے حد پریشان ہوئے۔اس پریشانی کا اظہار مرزا صاحب ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> ''علمائے پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنۂ تکفیر و تکذیب حد سے گزر گیا اور نہ صرف علماء بلکہ فقراء اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کو کافر اور کاذب ٹھہرانے میں مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ان لوگوں کے اغوا سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزاروں لوگ ایسے پائے جاتے ہیں کہ وہ مجھے نصاریٰ اور ہنود سے بھی اکفر سمجھتے ہیں۔ اگر چہ اس تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انھوں نے اس نازک امر تکفیر میں اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہیں لیا بلکہ نذیر حسین کے دجالانہ فتوے کو دیکھ کر جو محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا تھا، بغیر تحقیق کے ایمان لے آئے۔''

(انجام آتھم از مرزا غلام احمد قادیانی، ص: ٤٥، طبع ١٨٩٧ء وروحانی ٤٥/١١)

اس فتوے کے متعلق دوسری جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''مولوی محمد حسین نے یہ فتویٰ لکھا اور میاں نذیر حسین دہلوی سے کہا کہ سب سے پہلے اس پر مہر لگا دے اور میرے کفر کی بابت فتویٰ دے دے اور تمام مسلمانوں میں میرا کافر ہونا شائع کر دے۔ سو اس فتوے اور میاں صاحب مذکور کی مہر سے بارہ برس پہلے یہ کتاب (براہین احمدیہ) تمام پنجاب اور ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس بعد اول المکفرین بنے، بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین دہلوی تھے۔''

(تحفہ گولڑویہ ناز مرزا غلام احمد قادیانی ص٧٨، مطبوعہ قادیان ١٩١٤ء روحانی ٣٥/١٧)

مرزا صاحب کے الفاظ نے بات بالکل واضح کر دی کہ ان کی ''تکفیر کے بانی'' مولانا محمد حسین بٹالوی تھے اور حضرت میاں صاحب ''اس (تکفیر کی) آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے'' تھے۔ یعنی حضرت میاں صاحب چوں کہ پورے ہندوستان کے علماء وزعما میں اپنا ایک علمی مقام اور شہرت رکھتے تھے، اس کی وجہ سے تمام ملک میں یہ فتویٰ پھیلا اور لوگوں نے مرزا صاحب کو اس فتوے کی بنا پر کافر قرار دیا۔

یہ آج سے کم وبیش ایک سو بیس برس پہلے کی بات ہے۔ اس وقت آمد ورفت کے ان ذرائع کا کوئی تصور نہ تھا جو موجودہ دور میں ہم دیکھتے ہیں۔ نہ موٹریں تھیں، نہ کاریں تھیں، نہ پختہ سڑکیں تھیں، نہ ریل گاڑیوں کا تسلسل تھا۔ لوگ کچے راستوں پر پیدل یا بیل گاڑیوں میں یا اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرتے تھے۔ مولانا محمد حسین بٹالوی کی ہمت اور ان کا جذبۂ خدمت دین اور داعیہ محبت رسول اللہ ﷺ ملاحظہ ہو کہ انھوں نے دور دراز مقامات میں خود جا کر یا اپنے نمائندے بھیج کر علمائے کرام سے اس فتوائے تکفیر پر دستخط کروائے اور ان کی مہریں لگوائیں۔ ظاہر ہے اس بھاگ دوڑ میں مولانا بٹالوی نے بہت رقم خرچ کی ہوگی۔

پہلی دفعہ یہ فتویٰ مولانا بٹالوی کی زندگی میں شائع ہوا تھا۔ اس سے تقریباً سو سال بعد یہ فتویٰ ''پاک وہند کے علمائے اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ'' کے نام سے حضرت استاذ محترم مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ نے نومبر ١٩٨٦ء میں دار الدعوۃ السلفیہ لاہور کی طرف سے شائع کیا جو بڑے سائز کے ١٨٨ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس پر برصغیر کے مختلف مقامات کے دو سو علمائے کرام کے دستخط ہیں جو اس وقت اپنے علاقے میں بے حد شہرت رکھتے تھے۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کے متعلق یہ فتویٰ سوا سو سال قبل کے علمائے برصغیر کی ایک معتبر ترین تاریخی دستاویز ہے۔ اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ کون کون علمائے عظام کہاں کہاں اقامت فرما تھے۔ اسے خوب صورت طریقے سے کتابی سائز پر دوبارہ شائع کرنا چاہیے اور اس کا مختصر نام اوّلیں فتوائے تکفیر ہونا چاہیے۔ اس پر مقدمہ لکھا جانا چاہیے، جس میں مرزائیت سے متعلق اہل حدیث کی اوّلیات کا تفصیل سے ذکر کیا جائے۔

فتوائے تکفیر کے علاوہ مولانا بٹالوی نے براہِ راست مرزا صاحب سے مباحثہ کیا، انھیں مباہلے کی دعوت بھی دی اور ان کی تحریروں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب بھی تحریری صورت میں دیے۔ انہوں نے مرزا صاحب کے خلاف مضبوط محاظ قائم کیا اور ہر محاذ میں انہیں شکست دی۔ اس کی تفصیل اس موضوع کی کتابوں میں موجود ہے۔ مولانا بٹالوی ۱۰ فروری ۱۸۴۱ء کو بٹالہ (ضلع گورداسپور) میں پیدا اور ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو فوت ہوئے۔

(۲) مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی، مفسر قرآن حافظ محمد لکھوی کے فرزند گرامی قدر تھے۔ نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے، انھوں نے فرمایا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کذاب ومفتری اور فرعون وہامان کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ قرآن کے الفاظ یہ تھے جو انہیں القا ہوئے:

﴿ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ﴾

مرزا صاحب نے ان کو بھی ہدفِ دشنام ٹھہرایا۔ مولانا ممدوح ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۸ء) میں لکھوکے میں پیدا اور ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ (۲۸/اپریل ۱۸۹۶ء) کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ ان کے فتوے کو ''الہامی فتوائے تکفیر'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۳) مولانا بٹالوی کے بعد اس باب میں مولانا ثناءاللہ امرتسری کا تذکرہ نہایت ضروری ہے۔ مولانا امرتسری نے اس عہد میں جس انداز سے مرزائیت کی تردید کی، اس کی مثال نہیں پیش کی جاسکتی۔ تحریری، تقریری اور مناظرانہ صورت میں ہر محاذ پر انھوں نے مرزائیوں کو للکارا۔ مدعی نبوت مرزا غلام احمد سے لے کر نیچے درجے کے مرزائی مبلغوں تک انھوں نے نہایت جرأت سے ان کا مقابلہ کیا۔ یہ خیال نہیں کیا کہ جب وہ خود مرزا غلام احمد سے پنجہ آزمائی کر چکے ہیں تو ان چھوٹے درجے کے مبلغوں کو منہ لگانے کی کیا ضرورت ہے۔ انھوں نے ہمیشہ دینی اہمیت کو پیش نگاہ رکھا اور بڑے چھوٹے ہر مرزائی کا ہر موقع پر تعاقب کیا۔

وہ پہلے عالم دین ہیں جنھوں نے برسرِ عام مناظروں کی طرح ڈالی۔ ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب نے ''اعجاز احمدی'' کے نام سے کتاب لکھی۔ اس میں مولانا ثناءاللہ امرتسری کو چیلنج کیا کہ وہ قادیان آئیں اور میرے الہامات کو غلط ثابت کریں۔ ہر الہام کی تغلیط کے بدلے میں انھیں ایک سو روپے انعام دیے جائیں گے۔ اگر وہ تمام الہامات کو غلط ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے انعام کے مستحق ہوں گے۔

مرزا صاحب کے اس چیلنج کا جواب دینے کے لیے شیخ الاسلام امرتسری ۱۱۔ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچے اور مرزا کو مقابلے میں آنے کی دعوت دی، لیکن وہ مقابلے میں نہیں آئے اور محمد احسن امروہوی کے ہاتھ رقعہ لکھ کر بھجوایا کہ وہ قسم کھا کر اللہ سے عہد کر چکے ہیں کہ کسی سے مناظرہ نہیں کریں گے۔ یہ رقعہ پڑھ کر مولانا امرتسری نے قادیان میں تقریر کی اور مرزا صاحب کو ان کے دعوائے نبوت میں جھوٹا ثابت کیا۔ مولانا ممدوح پہلے عالم دین تھے جو مرزا صاحب کے دعوائے نبوت کے بعد قادیان گئے اور مرزائیت کے گڑھ میں جا کر انھیں للکارا۔

''اعجاز احمدی'' ۱۹۰۲ء کے آخر میں چھپی تھی۔ اس کتاب میں مرزا صاحب نے مولانا امرتسری کی فضیلت علمی کا بھی اعتراف کیا ہے اور لکھا ہے ''کہ ثناءاللہ کو مسلمانوں میں مقبولیت کا مقام حاصل ہے''۔

مرزائیوں سے مولانا ممدوح نے مختلف مقامات پر مناظرے بھی کیے اور ان کی تردید میں کتابیں بھی لکھیں اور مرزا صاحب سے مناظرہ کرنے کے لیے قادیان بھی گئے، جس کے نتیجے میں مسلمانوں نے ان کو فاتح قادیان کا خطاب دیا۔ یہ خطاب اس طرح خوب صورت انداز میں لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا کہ دائیں اور بائیں جانب سے بہ آسانی پڑھا جاسکتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناءاللہ امرتسری کی ولادت امرتسر میں جون ۱۸۶۸ء کو اور وفات ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں ہوئی۔

④ صوفی عبدالحق غزنوی نے مرزا قادیانی کو مباہلے کا چیلنج دیا۔

وہ عبادت گزار اور صاحبِ تقویٰ بزرگ تھے۔ دنیوی معاملات سے کوئی رغبت نہ رکھتے تھے، سادہ زندگی بسر کرتے تھے، اس لیے لوگ انھیں صوفی عبدالحق غزنوی کہا کرتے تھے۔ دینی معاملات میں نہایت غیور تھے۔ حضرت سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے ساتھ غزنی سے ہجرت کر کے امرتسر آئے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی مخالفت میں وہ بہت تیز تھے۔ دوسری طرف مرزا صاحب اور ان کا حامی بھی ان کے مقابلے میں میدانِ عمل میں نکل آئے تھے۔ بالآخر نوبت مباہلے تک پہنچی۔ صوفی عبدالحق غزنوی نے اشتہار شائع کیا کہ امرتسر کی عیدگاہ میں لوگوں کے سامنے مباہلہ ان الفاظ میں ہوگا:

''میں یعنی عبدالحق تین بار بآواز بلند کہوں گا؟ یا اللہ! میں مرزا کو ضال، مضل، ملحد، دجال، کذاب، مفتری، محرف کلام اللہ و احادیث رسول اللہ (ﷺ) سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر تو نے آج تک نہ کی ہو۔ مرزا تین بار بآواز بلند کہے: یا اللہ اگر میں ضال ومضل وملحد و دجال وکذاب ومفتری ومحرف کتاب اللہ و احادیث رسول اللہ ﷺ ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر آج تک تو نے کی ہو۔''

''بعدہٗ روبقبلہ ہو کر دیر تک ابتہال اور عاجزی کریں گے کہ اے اللہ جھوٹے کو شرمندہ اور رسوا کر اور سب حاضرین مجلس آمین کہیں گے۔''

(تاریخ مرزا، ص: ۴۷، مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ لاہور، بحوالہ اشتہار مولانا عبدالحق غزنوی، ۸ ذی قعدہ ۱۳۰۱)

اس اشتہار کی رُو سے یہ مباہلہ مؤرخہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ (جون ۱۸۹۳) کو امرتسر کی عیدگاہ میں ہوا۔ اس کے نتیجے میں مولانا عبدالحق غزنوی کی زندگی میں مرزا غلام احمد قادیانی کی موت واقع ہوگئی۔ وہ برانڈرتھ روڈ لاہور کی رام گلی کی احمدیہ بلڈنگ میں ہیضے کی بیماری سے بیت الخلاء میں مرا۔ روایت یہ ہے کہ جہاں نبی وفات پائے، اسے وہیں دفن کیا جائے، اس کے مطابق مرزا صاحب کو اسی بیت الخلاء میں دفن کرنا چاہیے تھا۔ لیکن اپنے اس ''نبی'' کو مرزائیوں نے قادیان میں دفن کرنے کا فیصلہ کیا۔ پھر جوں ہی اس کی لاش احمدیہ بلڈنگ سے باہر نکالی گئی، لاہور کے لوگوں نے اس پر اینٹ، روڑے، پتھر، گوبر، مٹی اور گندگی پھینکنے کا سلسلہ شروع کر دیا جو ریلوے اسٹیشن تک جاری رہا۔ ذلت اور رسوائی کا یہ معاملہ شاید کسی کو بھی پیش نہ آیا ہو جو اس قادیانی نبی کو زندگی میں اور موت کے بعد پیش آیا۔

مولانا صوفی عبدالحق غزنوی نے اس سے نو سال بعد ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء (۲۳ رجب ۱۳۳۵ھ) کو وفات پائی اور نہایت احترام وتکریم کے ساتھ دفن کیے گئے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مولانا صوفی عبدالحق غزنوی واحد عالم دین ہیں جن سے مرزا صاحب کا مباہلہ ہوا۔ اس زمانے میں متعدد حضرات سے مباہلے کے متعلق گفتگو تو ہوئی۔ دونوں طرف سے اشتہار وغیرہ بھی چھپتے رہے۔ لیکن عملی اعتبار سے مباہلے تک نوبت نہیں پہنچی۔ مباہلہ صرف اسی اہل حدیث عالم سے ہوا جس کے نتیجے میں مرزا صاحب اپنے منطقی انجام کو پہنچے۔

⑤ اپنے عہد کے ایک معروف اہل حدیث عالم مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی تھے۔ ان کے والد کا اسم گرامی مولانا عبدالجلیل تھا۔ جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں سے جہاد کرتے ہوئے علی گڑھ میں شہید ہو گئے تھے۔ اس لیے انھیں مولانا عبدالجلیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید کہا جاتا ہے۔ان کے فرزند گرامی مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی کا سال ولادت ۱۲۶۴ھ (۱۸۴۸ء) ہے۔انھیں علوم متداولہ میں مہارت حاصل تھی۔۱۸۹۲ء میں انھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے'' اعلاء الحق الصریح فی تکذیب مثل المسیح''۔مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں دعوائے نبوت کیا تھا۔۴۴ صفحات کا یہ پہلا رسالہ ہے جو اس کی تکذیب میں شائع ہوا۔مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی نے ۲۷ شوال ۱۳۱۱ھ (۳ مئی ۱۸۹۴ء) کو رحلت فرمائی۔

⑥ قاضی محمد سلیمان منصور پوری ۱۸۶۷ء میں ریاست پٹیالہ (مشرقی پنجاب) کے ایک قصبے منصور پور میں پیدا ہوئے اور حصول علم کے بعد ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے ریاست کی سیشن ججی کے منصب پر پہنچے۔انھوں نے مرزا قادیانی کے دعوائے مسیحیت اور ان کی کتابوں (فتح اسلام،توضیح المرام اور ازالۂ اوہام) کے جواب میں دو کتابیں لکھیں۔پہلی کتاب کا نام'' غایت المرام'' ہے جو ۱۸۹۳ء میں چھپی۔اس وقت وہ بائیس تیئیس برس کے نوجوان تھے۔لیکن ان کی یہ کتاب متانت وسنجیدگی کا عمدہ ترین نمونہ ہے۔ان کی دوسری کتاب'' تائید الاسلام'' ہے جو اس سے پانچ برس بعد ۱۸۹۸ء میں طبع ہوئی۔مرزا صاحب ان کی کسی کتاب کا تو جواب نہیں دے سکے،البتہ ۵۔اپریل ۱۸۹۳ء کو انھیں فارسی زبان میں ایک الہام ضرور ہوا۔وہ الہام ہے:

''پشت بر قبلہ می کنند نماز'' مرزائیوں کے تذکرے کا مرتب لکھتا ہے:یہ الہام قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے بارے میں ہوا تھا کہ وہ قبلہ کو پیٹھ دے کر نماز ادا کرتے ہیں۔[تذکرہ ص ۲۶۸] سبحان اللہ! کیا الہام ہے اور کیا اس نبی کی زبان ہے۔

قاضی صاحب نے دوسرے حج سے واپس آتے ہوئے بحری جہاز میں ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء کو سفرِ آخرت اختیار کیا اور ان کی نماز جنازہ مولانا اسماعیل غزنوی نے پڑھائی جو ان کے سفر حج میں شریک ہوئے تھے۔

⑦ سہسوان، ہندوستان کے صوبہ یوپی کا ایک مشہور قصبہ ہے۔جس میں بے شمار اصحاب فضیلت پیدا ہوئے اور انھوں نے اہم علمی خدمات سرانجام دیں۔ان جلیل القدر حضرات میں ایک عالم دین مولانا محمد بشیر سہسوانی تھے جو ۱۲۵۲ھ (۳۷۔۱۸۳۶) میں پیدا ہوئے۔علم حدیث کی تکمیل حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی سے کی۔کئی کتابوں کے مصنف اور بہت بڑے مقرر ومناظر تھے۔کسی زمانے میں حضرت نواب صدیق حسن خاں کے پاس بھوپال چلے گئے تھے۔۱۳۱۲ھ (۹۵۔۱۸۹۴ء) میں وہ بھوپال میں تھے کہ مرزا قادیانی نے دہلی آ کر نبوت ومسیحیت کا ڈھنڈورا پیٹا اور مناظرے کے لیے کہا تو اس کی اطلاع بھوپال میں مولانا محمد بشیر کو پہنچی۔وہ دہلی تشریف لائے اور ایک مجمعے میں مرزا صاحب سے گفتگو ہوئی۔موضوع مناظرہ حیات وممات مسیح تھا۔مرزا صاحب تقریری مناظرے پر رضامند نہ ہوئے تو تحریری بحث شروع ہوئی۔مرزا صاحب نے پہلے تو حسب عادت تاویلات سے کام لیا،لیکن جب مولانا کی گرفت مضبوط ہوئی اور انھوں نے حیات مسیح پر دلائل دینا شروع کیے تو مرزا صاحب یہ کہہ کر میدان چھوڑ گئے کہ ان کے خسر تشریف لا رہے ہیں۔ان کے استقبال کے لیے دہلی ریلوے اسٹیشن پر ان کا جانا ضروری ہے۔مولانا نے ''خسر'' کا لفظ سنا تو قرآنِ مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ﴾

اس مناظرے کی تفصیل،اس کا پورا تحریری مواد اور مرزا صاحب کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے فرار سب کتابی شکل میں شائع ہو گیا تھا۔اس کتاب کا نام تھا ''الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح'' کتاب مطبع انصاری دہلی میں چھپی تھی۔

مولانا محمد بشیر سہسوانی نے ۲۹ جون ۱۹۰۸ء کو دہلی میں وفات پائی اور اپنے استاذ ذی مرتبت حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی کے جوار میں قبرستان شیدی پورہ میں دفن کیے گئے۔

⑧ حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی جماعت اہل حدیث کے ممتاز ترین عالم تھے۔تقریباً ۸۴ کتابوں کے مصنف،مفسر قرآن،زوردار مقرر اور بہت بڑے محقق ووسیع المطالعہ اور حاضر جواب مناظر۔مرزائیت کے خلاف انھوں نے ۱۷ کتابیں تصنیف فرمائیں جن کے نام یہ ہیں:

① شہادۃ القرآن حصہ اول ② شہادۃ القرآن حصہ دوم ③ مسلم الوصول الی اسرار اسراء الرسول ④ نزول الملائکہ والروح الی الارض ⑤ آئینۂ قادیانیت ⑥ الخبر الصحیح من قبر المسیح ⑦ مرقع قادیانی ⑧ فیصلہ ربانی بر مرگ قادیانی ⑨ رحلت قادیانی بمرگ ناگہانی ⑩ رسائل ثلاثہ ⑪ صدائے حق ⑫ تردید مغالطات مرزائیہ ⑬ فص ختم نبوت ⑭ کھلی چٹھی نمبر ۱ اور نمبر ۲ ⑮ ختم نبوت ⑯ قادیانی مذہب ⑰ ختم نبوت اور مرزا قادیانی۔

مولانا سیالکوٹی پہلے عالم دین ہیں جنھوں نے دو حصوں پر مشتمل کتاب ''شہادۃ القرآن'' میں قرآنِ مجید کی روشنی میں مرزائیت پر مفصل بحث کی۔یہ کتاب کئی دفعہ چھپ چکی ہے۔کچھ عرصہ پیشتر مجھے جامعہ سلفیہ (فیصل آباد) کے ایک قابل احترام استاد نے بتایا کہ ملتان کے ایک ناشر نے یہ کتاب شائع کی ہے (غالباً حصہ اول) لیکن اس پر بطور مصنف مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کا نام نہیں لکھا۔جب ناشر سے نام نہ لکھنے کی وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا کہ نام لکھنے یا نہ لکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا،اصل بات کتاب چھاپنا ہے اور وہ چھپ گئی ہے۔

جماعت اہل حدیث کے اکابر بالخصوص پروفیسر ساجد میر صاحب سے ہم عرض کریں گے کہ وہ اس کی تحقیق کریں۔اگر واقعی بطور مصنف مولانا کا نام شائع نہیں کیا گیا تو اس ناشر کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہیے۔یہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔خاموشی اختیار کی گئی تو ممکن ہے کوئی شخص اسے اپنے نام سے شائع کر دے۔

مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی ۱۸۷۴ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء کو ان کی وفات ہوئی۔

⑨ حضرت حافظ عبداللہ روپڑی علم وعمل اور فضل وکمال میں یگانہ حیثیت کے مالک تھے اور نامور محقق ومدرس تھے۔بہت سی تحقیقی کتابیں تصنیف فرمائیں۔''اسلام اور مرزائیت'' کے نام سے انھوں نے بہترین کتاب لکھی۔(مگر عرصہ سے نایاب ہے۔حالانکہ پسماندگان علماء نے ''محدث روپڑی اکیڈمی'' بھی بنائی ہوئی ہے۔فاروقی) حضرت مرحوم کا سال ولادت ۱۸۸۷ء ہے اور مقام ولادت ہے کمیر پور (ضلع امرتسر مشرقی پنجاب۔) ان کی وفات ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء کو لاہور میں ہوئی۔

⑩ مولانا عبداللہ معمار امرتسر کے رہنے والے تھے اور سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔پیشے کے اعتبار سے معمار تھے۔مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تربیت سے قادیانی لٹریچر پڑھا اور بہت بڑے مناظر اور مصنف کی حیثیت سے شہرت پائی۔مرزائیت کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب ''محمدیہ پاکٹ بک'' کے نام سے لکھی۔اس کتاب کو مرزائیت کے خلاف انسائیکلو پیڈیا سے تعبیر کرنا چاہیے۔یہ کتاب پہلی دفعہ تقسیم ملک سے قبل انجمن اہل حدیث مسجد مبارک (لاہور) نے شائع کی تھی۔اس کے بعد مکتبہ سلفیہ لاہور نے شائع کی۔یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت پڑھی گئی۔

مولانا عبداللہ معمار نے ۲۹،اپریل ۱۹۵۰ء کو وفات پائی اور گوجراں والا میں دفن کیے گئے۔حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

⑪ حبیب اللہ کلرک بھی امرتسر سے تعلق رکھتے تھے اور محکمہ انہار میں کلرک تھے۔مرزائیت کی تردید میں انھوں نے متعدد کتابیں تصنیف کیں اور اس موضوع کے وہ بہت اچھے مقرر بھی تھے۔مولانا ثناءاللہ صاحب کے تربیت یافتہ تھے۔تقسیم ملک کے بعد لاہور آ گئے تھے۔تھوڑا عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

⑫ الیاس برنی کی کتاب ''قادیانی مذہب'' قادیانیت کے بارے میں دائرۃ المعارف کا مقام رکھتی ہے۔یہ کتاب بڑے سائز کے ۱۷۵ صفحات پر محیط ہے۔مرزائیت کی تردید میں اس کتاب نے بہت بڑا کردار ادا کیا اور قارئین اس سے نہایت متاثر ہوئے۔

⑬ مولانا محمد حنیف ندوی پہلے عالم دین اور صاحب قلم ہیں جنھوں نے ہفت روزہ ''الاعتصام'' میں حکومت سے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا، بلکہ مرزائیوں سے اپیل کی کہ اب انگریزی حکومت کا دور ختم ہو گیا ہے اور وہ اس مسئلے پر غور کریں کہ پاکستان میں جو آئین بنے گا، اس میں ان کی جگہ کہاں ہو گی؟ نئے نبی کی نئی امت کا مستقبل کیا ہو گا؟ یہ بہت اہم سوال ہے۔اس لیے انھیں حکومت سے خود ہی مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ انھیں اقلیت قرار دے کر دوسری اقلیتوں کی طرح ان کے تحفظ کی ذمہ داری لے۔ مولانا ندوی کے اس موضوع سے متعلق مضامین اجراء ''الاعتصام'' کے بالکل ابتدائی دور، یعنی ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۱ء تک بہت سے شماروں میں چھپے۔بعد ازاں ۱۹۵۲ء میں ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' کے نام سے کتابی شکل میں معرض اشاعت میں آئے۔پھر یہ کتاب نئے انداز میں پاکستان کے ممتاز عالم مولانا محمد خالد سیف اور اس فقیر کے مقدمات کے ساتھ اپریل ۲۰۰۱ء میں طارق اکیڈمی فیصل آباد کی طرف سے شائع ہوئی۔

علمائے کرام مرزائیوں کو کافر قرار دیتے تھے لیکن ان کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ پہلی دفعہ مولانا محمد حنیف ندوی نے ''الاعتصام'' کے صفحات میں کیا۔بحمداللہ ایک وقت آیا کہ اس پر عمل ہوا اور مرزائیوں کو سرکاری سطح پر اقلیت قرار دیا گیا۔

⑭ حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری کو بھی مرزائیت سے متعلق بہت معلومات حاصل تھیں اور خطابت وتقریر میں بھی اللہ کی طرف سے انھیں خاص ملکہ ودیعت کیا گیا تھا۔انھوں نے مرزائیت کی تردید میں ''فسانہ قادیان'' کے نام سے کتاب لکھی جس نے اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حلقے میں بڑی مقبولیت پائی۔حافظ صاحب کا سانحہ ارتحال ۱۹ جون ۱۹۸۹ء کو پیش آیا۔

⑮ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے ''القادیانیہ'' کے نام سے عربی میں کتاب تصنیف کی جو عرب ممالک میں بہت پھیلی اور بڑے بڑے عرب شیوخ کے مطالعہ میں آئی۔پھر اس کے فارسی، اردو اور انگلش ترجمے بھی چھپ کر عام ہوئے۔علامہ کی مرزائیت کی تردید میں یہ بہت بڑی خدمت ہے۔وہ اپنے نو ساتھیوں سمیت ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کے بم دھماکے میں شہید ہوئے۔قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

⑯ مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف نے اپنے ہفت روزہ اخبار ''المنبر'' میں مرزائیوں کی تردید میں بہت کچھ لکھا اور خوب صورت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلوب میں لکھا۔ان مضامین کو'' قادیانی کافر کیوں''؟ کے نام سے الگ کتابی صورت میں طبع کرادیا گیا ہے۔حکیم صاحب نے ۲۷ جون ۱۹۹۷ء کوسفر آخرت اختیار کیا۔

⑯اب ''تحریک ختم نبوت'' کے عنوان سے ہمارے دوست ڈاکٹر محمد سلیمان اظہر، ڈاکٹر محمد بہاؤالدین کے قلمی نام سے تصنیفی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔اس سلسلے کی ان کی آٹھویں جلد طباعت کے مراحل طے کررہی ہے۔یہ اپنے انداز کا بے حد مفید اور مفصل سلسلہ ہے۔

مرزائیت کے بارے اہل حدیث کی ان تحریری وتصنیفی خدمات کا تذکرہ قلم روک روک کر نہایت اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے۔ان میں مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا احمد الدین گکھڑوی ، مولانا عبدالمجید سوہدروی، مولانا نور حسین گھرجاکھی، مولانا محمد رفیق پسروری اور دیگر بہت سے حضرات کی مناظرانہ مساعی کا ذکر نہیں کیا گیا۔اور بھی بہت سی باتیں چھوڑ دی گئیں، صرف اشاروں سے کام لیا گیا ہے۔ مولانا ظفر علی خاں کا تذکرہ بھی نہیں کیا گیا جنھوں نے نظم ونثر میں مرزائیت کی جڑیں اکھاڑ دیں۔۱۹۸۴ء کے دسمبر میں دیال سنگھ لائبریری (لاہور میں ان کے زیر صدارت ایک مشاعرہ ہوا۔سامعین میں، میں بھی شامل تھا۔انھوں نے اپنی ایک پرانی نظم پڑھی جس کا ایک شعر یہ ہے۔

مرزائیوں کا نام ذرا دیر سے مٹا
حق کے جلال سے یہی اک ڈھیل ہوگئی

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد داؤد غزنوی تھے۔اس میں اہل حدیث کے بہت سے علمائے کرام گرفتار ہوئے اور کئی کئی مہینے ملک کی مختلف جیلوں میں رہے۔ان میں مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا عبدالمجید سوہدروی، مولانا عبدالغفار حسن ،مولانا معین الدین لکھوی، مولانا عبداللہ گورداس پوری، مولانا عبیداللہ احرار، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف، مولانا محمد حسین شیخوپوری اور دیگر بہت سے حضرات شامل ہیں۔پھر چک نمبر ۳۶ گ ب (ضلع فیصل آباد) کے تقریبا سو آدمی گرفتار ہوئے جن میں مولانا حافظ احمد اللہ بڈھیمالوی بھی شامل تھے۔یہ لوگ کئی مہینے فیصل آباد کی جیل میں قید رہے۔ہمارے گاؤں چک نمبر ۵۳ گ ب ڈھیسیاں منصور پور کے بھی متعدد افراد گرفتار ہوئے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں بھی بے شمار اہل حدیث کو گرفتار کر کے ملک کی مختلف جیلوں میں قید کیا گیا۔اس فہرست میں مولانا معین الدین لکھوی، مولانا عبداللہ امجد چھتوی اور ان کے علاوہ لاتعداد اہل حدیث کے نام شامل ہیں۔

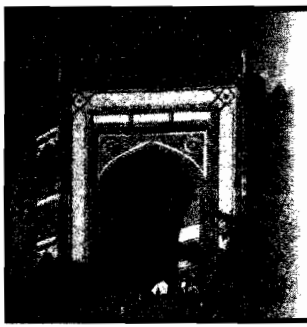
یہ ایک مستقل کتاب کا موضوع ہے جس میں اہل حدیث کی خدمات کو تفصیل سے اجاگر کرنا چاہیے۔اخباری مضمون اس کے لیے کافی نہیں ہے۔اس میں تو چند اشارے ہی کیے جاسکتے ہیں، وہ بھی بے حد اختصار کے ساتھ۔اور وہ کر دیے گئے ہیں۔کسی صاحب کو اس پر تفصیل سے لکھنا چاہیے۔

اس موضوع کے سلسلے میں ہم کسی پر تنقید نہیں کرنا چاہتے اور نہ یہ ہمارا منصب ہے۔ ہمارا مقصد مثبت انداز میں صرف جماعت اہلحدیث کی تگ وتاز کی نشاندہی کرنا ہے۔کسی سے تقابل یا جھگڑا ہرگز ہمارا نقطہ نظر نہیں ہے اور ہماری یہ عادت بھی نہیں ہے۔

مرزائیت کی مخالفت میں اپنے اپنے انداز میں تمام جماعتوں اور ہر مسلک کے علماء وعوام نے خدمات سرانجام دی ہیں اور دینا بھی چاہیے تھیں۔ہم ان سب کی قدر کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ختم نبوت اور ردّ مرزائیت پر علمائے بریلی کا کردار

محمد صادق قصوری/محمد منشا تابش قصوری

ختم نبوت پر علمائے اہلسنت بریلی کا کردار

(۱) حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی:

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے قادیانیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی طرح ڈالتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت اور ردمرزائیت کے موضوع پر کئی بلند پایہ کتب تصنیف فرمائیں۔ یہاں صرف ان تصانیف کا تعارف پیش کیا جائے گا جو مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں اس کی تردید کے لئے زیور اشاعت سے طبع ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی تھیں۔ مگر مرزا صاحب کو زندگی بھر جواب لکھنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

۱۔ جزاء اللہ عدوہ باب آیۂ ختم النبوہ:

اس بے نظیر کتاب میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلی نے ختم نبوت کے ثبوت میں ایک صد مرفوع احادیث پیش کی ہیں باقی ادلّہ ان کے علاوہ ہیں۔ علمائے نے اس سے کافی استفادہ کیا۔

۲۔ السوء العقاب علی المسیح الکذاب:

یہ کتاب اپنے نام سے موضوع کا اظہار کر رہی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۱۵ھ میں بریلی شریف سے شائع ہوا۔

۳۔ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین:

فاضل بریلوی نے حضرت شاہ فضل رسول بدایوانی علیہ الرحمۃ (۱۲۸۹ھ مطابق ۱۸۷۲ء) کی تصنیف ''المعتقد المستند'' (۱۲۷۰ھ بمطابق ۱۸۵۳ء) پر تعلیقات و حواشی کا اضافہ فرمایا اور اس کا نام ''المعتمد المستند'' (۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۲ء) رکھا۔ اس زمانے میں ان تعلیقات کا خلاصہ علماء حجاز کی خدمت میں تصدیقات کے لئے پیش کیا۔ چنانچہ حرمین شریفین کے علماء و فضلاء نے ان کو اپنی تقاریظ اور تصدیقات سے مزین فرمایا۔

خود فاضل بریلوی نے ان تقاریظ و تصدیقات کو مرتب فرما کر ''حسام الحرمین'' نام رکھا۔ مفید اضافے کئے اور شائع کیا۔

۴۔ خلاصہ فوائد فتاویٰ:

مذکورہ بالا تصنیف علماء حرمین شریفین کے فتاویٰ کا خلاصہ ہے جو ۱۳۲۴ء میں مطبع اہل سنت بریلی سے شائع ہوا۔

۵۔ قبر الدیان علی مرتد بقادیان:

خباثاتِ قادیانی کا رد بلیغ ۱۳۲۳ھ میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا۔ یہ تصنیف حنفیہ مطبع اہل سنت بریلی سے شائع ہوئی۔ پھر اسی نام سے اعلیٰ حضرت نے مرزا قادیانی کے مستقل رد کے لئے ماہوار رسالہ جاری فرمایا۔

۶۔ المبین خاتم النّبیین:

۱۳۲۵ھ کی تصنیف ہے، جس میں خاتم النّبیین میں کلمہ ''لام'' کی تحقیق درج ہے۔ مولانا محمد ظفر الدین بہاری کی تحریر کے مطابق اس کتاب نے ۱۳۲۷ھ تک اشاعت کا لباس نہ پہنا بلکہ مسودہ کی شکل میں بریلی شریف اعلیٰ حضرت کے ذاتی کتب خانہ میں محفوظ تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) مولانا حامد رضا خان صاحب قادری رحمہ اللہ:

آپ اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ کا آئینہ تھے۔ مسئلہ ختم نبوت پر آپ کی نہایت عمدہ تصنیف ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' ۱۳۱۵ھ میں مطبع حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوئی، پھر بریلی اور لاہور سے شائع ہوتی رہی۔

(۳) حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ:

حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری قریشی ہاشمی کی تبلیغ اسلام میں خدمات ناقابل فراموش ہیں۔تذکرہ اکابر اہل سنت میں مولانا اشرف قادری نے آپ کی تیرہ عدد تصانیف کے نام درج کیے ہیں۔جن میں:

''فتح الرحمانی بہ دفع کید قادیانی''

بھی ہے جو ردمرزائیت میں بڑی مدلل اور عمدہ تصنیف ہے۔مرزا قادیانی نے جن اکابر علماء کو اپنے مقابل چیلنج دیا، ان میں مولانا غلام دستگیر قصوری کا نام بھی ہے۔

(۴) حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمہ اللہ:

ردمرزائیت میں پنجاب میں سب سے پہلے آپ نے ہی یہ فتویٰ جاری فرمایا کہ قادیانیوں کے ساتھ مسلمان مرد یا عورت کا نکاح حرام و ناجائز ہے۔

بعد میں علماء دین ومفتیان شرح متین نے اسی فتویٰ مبارکہ سے استفادہ کرتے ہوئے مرزائیوں سے مناکحت وتزویج کو ناجائز اور ان سے میل جول اور ذبیحہ تک کو حرام قرار دیا۔مرزا نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور حکیم نورالدین نے اس کی تائید کی تو آپ نے حکیم نورالدین کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ آپ کی موجودگی میں اسے کبھی بھیرہ میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔

(۵) مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ:

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب جہلمی رحمہ اللہ، نے ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۰۳ھ میں جہلم سے ایک ہفتہ وار پرچہ ''سراج الاخبار'' کے نام سے جاری کیا۔ اس اخبار نے اپنے دور کے اعتقادی فتنوں خاص طور پر فتنہ مرزائیت کی تردید میں بڑا کام کیا۔مرزا قادیانی اور اس کے حواری ''سراج الاخبار'' کے کارناموں سے سٹپٹا اٹھے۔چنانچہ انہوں نے ہر امکانی کوشش سے ''سراج الاخبار'' کو بند کرانے کے حربے استعمال کئے۔آپ اور آپ کے رفیق کار حضرت مولانا محمد کرم دین صاحب دبیر پر مقدمات کا دور شروع ہوا۔مگر یہ عالی قدر ہستیاں ان مصائب وآلام سے گھبرانے والی نہ تھیں۔ابتلاء وآزمائش کی آندھیاں ان کے پائے استقلال میں کوئی لغزش پیدا نہ کرسکیں۔گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ چلا جو قادیانی اور اس کے حواریوں کی شکست پر منتج ہوا۔مرزا قادیانی کی خوب گت بنی اور اللہ تعالیٰ نے مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ اور مولانا کرم دین صاحب دبیر رحمہ اللہ کو باعزت بری فرمادیا۔آپ نے بڑی اہم کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔جن میں ''حدائق حنفیہ'' کو خاص شہرت حاصل ہوئی۔

(۶) استاد العلماء مولانا حکیم محمد عالم صاحب آسی امرتسری رحمہ اللہ:

حضرت مولانا محمد عالم آسی حضرت مولانا مفتی غلام قادری بھیروی سے شرف تلمذ رکھتے تھے۔تبلیغ سنت اور ردمرزائیت میں آپ نے دو ضخیم جلدوں میں (۱۳۵۲ھ ربیع الاول بمطابق ۱۹۳۳ء جولائی) عظیم الشان تاریخی تصنیف ''الکاویہ علی الغاویہ'' (چودھویں صدی کے مدعیان نبوت) عربی اور اردو علیحدہ علیحدہ شائع فرمائی۔یہ نادر روزگار کتاب ایک ہزار چھیاسٹھ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔پہلی جلد ۱۸x۲۲/۸ سائز کے چار سو صفحات پر مشتمل ہے دوسری جلد اسی سائز کے تقریباً چھ سو صفحات کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔اس تصنیف میں یہ بڑی خوبی ہے کہ بڑی آزادی کے ساتھ مرزائی مذہب کا جتنا لٹریچر ہے (مع پوسٹر اشتہار وغیرہ) سب کا خلاصہ مع تنقیدات اہل اسلام درج کیا گیا ہے۔علمائے امت اور اہل قلم حضرات نے اسے کامل نظر تحسین سے دیکھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری اس پر تقریظ لکھتے ہوئے اپنے خیالات کا یوں اظہار کرتے ہیں:

''کتاب ''الکاویہ علی الغاویہ'' (چودھویں صدی کے مدعیان نبوت) مصنفہ جامع المعقول والمنقول جناب مولانا محمد عالم آسی میں نے دیکھی، اپنے مضمون میں جامع ہے۔ اسلامی دنیا میں بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی نے جو تہلکہ مچا رکھا ہے، آج اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ان حالات اور مقالات کی جامع کتاب چاہیے تھی، مصنف علامہ نے اس ضرورت کو پورا کر دیا۔ (۷) جزاہ اللہ، ثناء اللہ، ۷ ستمبر ۱۹۳۴ء''۔

(۷) حضرت مولانا مفتی غلام مرتضیٰ صاحب رحمہ اللہ:

حضرت مولانا مفتی غلام مرتضیٰ صاحب علیہ الرحمۃ میانی ضلع شاہ پور کی وہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں، جس نے فتنہ قادیانیت کا قلع قمع کرنے میں بے نظیر کارنامے انجام دیئے۔ آپ کو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ سے بیعت کا شرف حاصل تھا۔ کئی سال مدرسہ نعمانیہ لاہور کے اول مدرس رہے۔ ۱۴ یا ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو حکیم نور الدین صاحب بھیروی سے مولانا ابراہیم قادیانی کے مکان واقع کشمیری بازار میں حیات مسیح ابن مریم پر تاریخی مکالمہ ہوا۔ حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ اول مرزا قادیانی، آپ سے سخت مرعوب ہو گیا اور ایسی کوئی دلیل پیش نہ کر سکا، جس پر اسے خود تسلی ہوتی، آخر اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ یہ تاریخی مکالمہ ''الظفر الرحمانی'' میں آپ نے درج فرمایا۔

(۸) علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب قادری رحمہ اللہ:

آپ علماء میں واحد ہستی تھے، جن کو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے قائد تسلیم کیا۔ آپ نے اس تحریک میں پُر جوش حصہ لیا اور تمام مسلمانوں کو دعوت عمل دی اور حکومت کے سامنے مذہبی مطالبات پیش کئے۔ آپ نے بحیثیت صدر مجلس عمل ان مطالبات کے لئے بڑی جدوجہد کی۔ سید مظفر علی شمسی بیان کرتے ہیں: کہ ''میں اس وقت مجلس عمل کا سیکرٹری تھا۔ ہر جلسہ میں مجھے موصوف کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ میں ان سے بہت متاثر تھا۔ انہیں ہر سٹیج پر باعمل پایا۔ خواجہ ناظم الدین مرحوم وزیر اعظم سے ہر ملاقات میں مولانا کے ہمراہ رہا، جس شان سے موصوف نے قوم کے مطالبات پیش کئے، انہیں کا حصہ تھا۔

ردمرزائیت کے سلسلہ میں آپ نے رسائل وجرائد اور اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ بھی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ قادیانیت کے رد میں ذیل کی دو کتابیں، آپ کی مستقل یادگار ہیں۔

۱۔ مرزائیت پر تبصرہ ۲۔ قادیانی مذہب کا فوٹو

(۹) مولانا عبدالحامد بدایونی رحمہ اللہ:

حضرت مولانا بدایونی علیہ الرحمۃ کی زندگی کا سب سے بڑا مشن عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت تھا۔ چنانچہ اس تحریک میں آپ نے بڑا نمایاں حصہ لیا۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کی حمایت اور مرزائیت کی تردید کی پاداش میں حکومت نے انہیں گرفتار کر لیا۔ ایک سال تک سکھر اور کراچی کی جیلوں میں علامہ ابوالحسنات قادری کے ساتھ نظر بند رہے۔ قید و بند کی سخت صعوبتوں کو بڑی جوانمردی سے برداشت کیا۔ ان کی مدبرانہ فراست نے پورے ملک میں اس تحریک کو مقبول بنایا۔

(۱۰) مولانا محمد عمر اچھروی رحمہ اللہ:

ردمرزائیت میں آپ کی معرکہ آراء تصنیف ''مقیاس النبوۃ'' شامل ہے۔ تین ضخیم حصوں میں بڑے سائز کے تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ پہلی جلد مقیاس النبوۃ فی حقیقۃ من عادالی غیر الابوۃ: ۲۴۴ صفحات پر مشتمل، دوسری جلد مقیاس النبوۃ فی ثبوت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انقطاع النبوۃ ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔تیسری جلد: مقیاس النبوۃ فی ردمدار النبوۃ ۵۳۷ صفحات پر مشتمل ہے۔

حضرت مولانا مفتی مسعود علی صاحب قادری فرماتے ہیں کہ:

''اسی موضوع پر اتنی مفصل کتاب میری نظر سے نہیں گزری، پوری کتاب کی کتابت وطباعت معقول ہے۔میرے خیال میں جس کسی کے پاس یہ کتاب ہو، اسے قادیانیت کے خلاف کوئی دوسری کتاب خریدنے کی زحمت گوارا نہ کرنا پڑے گی۔مولانا مرحوم نے اہل سنت کی طرف سے عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے۔''

(۱۱) مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی رحمہ اللہ:

آپ نے تحریک ختم نبوت کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر رکھا تھا جب ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو آپ کراچی میں تھے۔۱۳ فروری کو تحریک شروع ہوئی۔۲۴۔۲۵ فروری کو گرفتاریوں کا آغاز ہوا چنانچہ آپ پولیٹیکل ورکرز کنونشن کے دورہ سے لاہور واپس آئے اور ۲۷ فروری کو جامع مسجد داتا گنج بخش میں جمعہ کے بعد جلسہ سے خطاب کر رہے تھے کہ اطلاع ملی:

''تحریک کے تمام رہنما گرفتار کر لئے گئے ہیں۔''

رہنماؤں کی گرفتاری کے بعد یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ پر امن تحریک تشدد کی راہ اختیار کر لے گی۔چنانچہ آپ نے ۱۳ مارچ ۱۹۵۳ء کو مسجد وزیر خاں میں تحریک کے مرکزی نظام کا دفتر قائم کیا اور حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی مدظلہ کے تعاون سے چار ہزار کا پیاں تحریک کے اغراض ومقاصد کی شہر اور مضافات میں تقسیم کیں۔

مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی کے ایک مضمون کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔آپ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت ونزاکت پر نہایت مؤثر انداز میں اظہار خیال فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''ہر محب اسلام کا یہ فرض ہے کہ ختم نبوت کے مسئلہ کو تمام دوسرے مسائل پر ترجیح دے۔اگر ہم ناموس ختم نبوت کو محفوظ رکھنے کے ذریعے اپنی بقا کا اہتمام کر لیتے ہیں تو توحید، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، قرآن، شریعت کسی اصول دین کو ضعف نہیں پہنچ سکتا۔لیکن خدانخواستہ مستشرقین یا منافقین اس تعریف کو ہماری لوح قلب سے ذرا بھی اوجھل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں (کہ اسلام محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا، اس کی غیر مشروط اتباع کا نام ہے) تو پھر نہ ناموس صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہمارا ایمان برقرار رکھنے میں مدد دے سکتا ہے، نہ ولائے اہل بیت ہماری نجات کے لئے کافی ہو سکتی ہے، نہ ہی قرآن کے اوراق میں ہمارے لئے ہدایت باقی رہ جاتی ہے اور نہ ہی اولیاء کرام اور مشائخ عظام کی نسبتیں جاری رہ جاتی ہیں، نہ ہی علماء کرام کی تدریس ووعظ میں اثر باقی رہ جاتا ہے۔

نہیں نہیں صرف یہی نہیں خاکم بدہن امت محمدیہ (ﷺ) ملل میں تقسیم ہو جاتی ہے، ملتیں حکومتوں میں بٹ جاتی ہیں اور حکومتیں گروہوں کی سازشوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔فقط اتنا ہی نہیں، خاندان ملت سے خارج ہو جاتے ہیں خود خاندان کے اندر صلہ رحمی، قطعی رحمی سے مبدل ہو جاتی ہیں۔اس لئے اگر خاتم النبیین (ﷺ) ایک نہیں تو پھر شریعت ایک نہیں۔جب شریعت ایک نہیں تو بہن، خاوند، بیوی غرض دنیا کے سب رشتے اپنی تقدیس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ختم نبوت کا انکار آسمان پر فرشتوں کا انکار ہے، زمین پر قبلہ اور حج کا انکار ہے۔سیاست میں مسلمانوں کے غلبے اور جداگانہ وجود کا انکار ہے۔غرض ختم نبوت کے انکار سے مسلمان کے مسلمان ہونے کا انکار ہے۔یہاں پہنچ کر زبان گنگ ہو جاتی ہے، قلم ٹوٹ جاتا ہے اور الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو جاتا ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) حضرت مولانا سید محمود احمد صاحب رضوی رحمہ اللہ:

آپ کی ذات والا برکات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں کراچی سے پشاور تک، لاہور سے کوئٹہ تک جگہ جگہ دورے کئے۔(موصوف کی کوئٹہ میں مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی سے بھی ملاقات ہوئی، مولانا فاروقی ان دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب صدر تھے۔آپ نے بسلسلہ ختم نبوت علامہ رضوی کا بھرپور ساتھ دیا۔ادارہ) مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے دن رات آپ نے ایک کر رکھا تھا۔آخر اللہ تعالیٰ نے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کیا۔آپ نے رد مرزائیت میں قلمی جہاد بھی فرمایا، خصوصاً رد مرزائیت میں ہفت روزہ ''رضوان'' لاہور کا ختم نبوت نمبر تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔۱۹۵۳ء میں تحریک میں حصہ لینے پر آپ تین ماہ شاہی قلعے میں بھی محبوس رہے۔

(۱۳) مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ:

قائد اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ کی ختم نبوت کے حوالہ سے خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں آپ نے قومی اسمبلی میں وہ قرارداد پیش کی جس میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا مطالبہ تھا، جو اللہ کے احسان سے منظور کرلیا گیا۔

(۱۴) ابوالنصر منظور احمد صاحب ہاشمی رحمہ اللہ:

آپ جامعہ فریدیہ ساہیوال کے بانی و مہتمم ہیں۔تردید قادیانیت میں آپ نے مثالی کارنامے انجام دیئے۔۱۹۵۳ء کی تحریک میں ساہیوال (منٹگمری) میں مجلس عمل کے صدر تھے اور تحریک کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے۔ساڑھے سات ماہ تک ساہیوال جیل میں قید بامشقت کی سزا ہوئی۔

۱۹۷۴ء کی تحریک کے دوران ساہیوال میں بھی آپ نے بڑا مجاہدانہ کارنامہ سرانجام دیا۔سوشل بائیکاٹ کے جواز پر آپ نے سب سے پہلے رسالہ تصنیف فرمایا اور تحریک کے دوران پینتالیس ہزار کاپیاں چھپوا کر پورے ملک میں تقسیم کرائیں۔

ردّ مرزائیت پر صوفیائے کرام رحمہم اللہ کا حصہ

(جناب محمد صادق قصوری)

صوفیائے کرام رحمہم اللہ نے ہر دور میں باطل قوتوں اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف علم جہاد بلند رکھا ہے۔

ذیل میں مختصراً ان صوفیائے کرام کی کوششوں کا ذکر کیا جاتا ہے جنہوں نے مرزا قادیانی کے خلاف جہاد کر کے اہم دینی فریضہ انجام دیا۔

(۱) حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ:

مرزا قادیانی نے عیسائیوں اور آریوں سے مناظرے کر کے غیر معمولی شہرت حاصل کر لی تو اس نے ملک کے مشہور مشائخ کو دعوت نامے ارسال کیے۔جن کا مضمون یہ تھا کہ ''میں مسیح موعود ہوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے احیاء دین اور عروج اسلام کے لیے مامور کیا گیا ہوں۔آپ اس مشن میں میری اعانت کریں۔''

جب یہ دعوت نامہ حضرت قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے یہ جواب لکھوایا کہ ''میں آپ کو مسیح موعود اور مامور من اللہ نہیں مانتا۔آپ اپنی توجہ حسب سابق غیر مسلموں کے ساتھ مناظرات اور تبلیغ اسلام پر مرکوز رکھیں اور عند اللہ ماجور ہوں''

جب یہ خط مرزا صاحب کو پہنچا تو وہ بہت بوکھلائے۔علاوہ ازیں ہر طرف سے مرزا صاحب کے اس دعوے کی تردید کی گئی۔چنانچہ ہر طرف سے مایوس ہو کر ''ایام الصلح'' میں مرزا صاحب نے مشائخ پر بہ طریق ذیل اپنا غبار نکالا:

''ایں وقت زیر سقف نیلگوں ہیچ متنفس قدرت ندارد کہ لاف برابری من زند.....''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اس وقت آسمان کے نیچے کسی کی مجال نہیں کہ جو میری برابری کی لاف مار سکے۔ میں اعلانیہ اور بلا کسی خوف کے کہتا ہوں کہ اے مسلمانو! تم میں بعض لوگ محدثیت و مفسریت کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں اور بعض از راہ ناز زمین پر پاؤں بھی نہیں رکھتے اور کئی خدا شناسی کا دم مارتے ہیں وہ چشتی اور قادری اور نقشبندی اور سہروردی اور کیا کیا کہلاتے ہیں۔ ذرا ان سب کو میرے سامنے تو لاؤ۔''

جب مرزا صاحب کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہوگئی اور ظاہر بین اور کم علم لوگ متاثر ہونے لگے تو علماء کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمہ اللہ اس فتنے کی طرف متوجہ ہوئے اور ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹۰۰۔۱۸۹۹ء ماہ شعبان و رمضان المبارک میں اوراد و اشغال روزمرہ سے کچھ وقت بچا کر ایک رسالہ بعنوان ''شمس الھدایۃ فی اثبات المسیح'' تحریر فرمایا، جو رمضان شریف ہی میں زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر برصغیر کے علماء و مشائخ میں تقسیم ہوا اور ایک کاپی بذریعہ رجسٹری مرزا صاحب کو بھی قادیان بھیج دی گئی۔

کتاب کا منصۂ شہود پر آنا تھا کہ قادیان میں تہلکہ مچ گیا۔ خصوصاً کلمہ طیبہ کے معانی کے سوال پر علمائے اسلام بھی انگشت بدنداں رہ گئے۔ اس کتاب کی مقبولیت اور قدر دانی کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ ملک کے طول و عرض سے حضرت قبلہ عالم کو مبارک باد کے خطوط آنے لگے۔ مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبدالجبار غزنوی کا خط قابل ذکر ہے۔ لفظ لفظ سے حضرت قبلہ عالم سے عقیدت و محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

اس کے بعد حکیم نورالدین نے ۲۰ فروری ۱۹۰۰ء کو حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں بارہ سوالات بھیجے۔ حضرت نے ان کے جوابات ارسال کر دیے اور حکیم نوردین پر ایک سوال کیا؟ مگر وہ جواب نہ دے سکا۔ حضرت نے یہ خط و کتابت بصورت اشتہار شائع کرائی۔

(۲) حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ:

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمہ اللہ نے رد مرزائیت میں عظیم الشان کردار ادا کیا۔ جب مرزا قادیانی نے اپنے بال و پر نکالے تو حضرت نے مندرہ ذیل اعلان جاری فرمایا:

① سچا نبی کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوتا، اس کا علم لدنی ہوتا ہے وہ روح قدس سے تعلیم پاتا ہے۔ بلا واسطہ اس کی تعلیم و تعلم خداوند قدوس سے ہوتی ہے۔ جھوٹا نبی اس کے برخلاف ہوتا ہے۔

② ہر سچا نبی اپنی عمر کے چالیس سال گزرنے کے بعد یکدم بحکم رب العالمین مخلوق کے روبرو دعوائے نبوت کر دیتا ہے اور بتدریج آہستہ آہستہ اس کو درجہ نبوت نہیں ملتا۔ وہ نبی ہوتا ہے، وہ پیدائش سے نبی ہوتا ہے۔ جھوٹا نبی برخلاف اس کے آہستہ آہستہ دعاوی کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ پہلے محدث، مجدد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

③ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے نبی ہوئے، تمام کے نام مفرد تھے۔ کسی سچے نبی کا نام مرکب نہ تھا۔ برعکس اس کے جھوٹے نبی کا نام مرکب ہوا۔

④ سچا نبی کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا ہے اور جھوٹا نبی ترکہ چھوڑ کر مرتا ہے اور اولاد کو محروم الارث کرتا ہے۔

⑤ مرزائی جو مرزا غلام احمد کے پیرو ہیں، وہ ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت و نبوت میں کمی کرنے والے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج کو مرزا غلام احمد کے لیے مانتے ہیں۔

(بحوالہ ماھنامہ انوار الصوفیہ، قصور، اپریل، مئی ۱۹۶۱ء ص ۳۳)

اس کے بعد حضرت نے مرزائی فتنہ کی سرکوبی کے لیے ملک گیر دورے کیے اور مرزا قادیانی کی عیاریوں کو بے نقاب کیا۔ آپ کے دو خلفاء حضرت مولانا غلام احمد اخگر امرتسری، مدیر ''الفقیہ'' امرتسر اور سید محبوب احمد شاہ المعروف خیر شاہ امرتسری نے بار ہا قادیان میں جا کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی عقائد کی تردید فرمائی۔

(۳) حضرت خواجہ محمد ضیاء الدّین سیالوی رحمہ اللہ:

حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی رحمہ اللہ، شمس العارفین سراج السالکین حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی قدس سرہ کے پوتے اور حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی مدظلہ کے والد گرامی تھے۔ آپ بیک وقت شیخ طریقت، عالم دین، مصنف اور سیاسی لیڈر تھے۔ آپ نے تحریک خلافت میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا تھا۔ ردمرزائیت میں آپ نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ ایک معرکۃ الآرا کتاب ''معیار المسیح'' مطبوعہ ۱۳۲۹ھ کے نام سے بھی لکھی جو اپنی مثال آپ ہے۔

(۴) پیر محمد شاہ ساہنپالوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۷ھ):

پیر محمد شاہ سجادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج قادری رحمہ اللہ نے بھی رد مرزائیت پر کافی کام کیا تھا۔ ایک مرتبہ عیدالفطر کے دن نماز عید کے بعد مشہور مرزائی مبلغ مولوی احمد بخش مولوی فاضل ساکن رکن مل ضلع گجرات سے حلقہ دربار حضرت نوشہ گنج میں برگد کے درخت کے نیچے مناظرہ ہوا۔ بہت سے موضعات مثلاً ساہن پال شریف، رن مل، کوٹ ککے شاہ، سارنگ، اگرویہ اور بھاگٹ کے لوگ اس مناظرہ کو دیکھنے کے لیے موجود تھے۔ آپ نے مرزائی مبلغ کو بالکل لاجواب کر دیا اور وہ راہ فرار اختیار کر گیا۔ (نقل از کتاب فیض دشاہی خطی از مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی ساہنپالوی مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہ)

(۵) خواجہ غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ:

مشہور صوفی، بے مثال عالم دین، کتب کثیرہ کے مصنف، سُنّیوں کے مناظرِ بے بدل، خواجہ غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ سے کون واقف نہیں۔ آپ کی کتاب ''تقدیس الوکیل'' رہتی دنیا تک یادگار رہے گی۔

آپ نے فتنہ مرزائیت کی تردید میں بھی عربی زبان میں ایک مایہ ناز کتاب لکھی تھی۔ جس کا جواب مرزائی حلقے آج تک نہیں دے سکے۔

(۶) پیر ظہور شاہ سجادہ نشین جلالپور جٹاں رحمہ اللہ:

پیر ظہور شاہ رحمہ اللہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات کے سجادہ نشین تھے۔ آپ شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مصنف بھی تھے۔ فتنہ مرزائیت کی تردید میں آپ نے ایک کتاب ''قہر یزادنی بر سر دجال قادیانی'' لکھی تھی۔

(۷) مولانا خواجہ محمد ابراہیم مجددی رحمہ اللہ:

آپ موضع سیتھل میتھل ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اور خواجہ غلام نبیلہ شریف ضلع جہلم سے اجازت وخلافت حاصل تھی۔ آپ نے قادیانیت کے رد میں ایک کتاب ''ردمرزا قادیانی'' لکھی تھی مگر افسوس کہ وہ زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ افروز نہ ہو سکی۔

(۸) حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ:

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی نے قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے عصر حاضر میں جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں وہ دوسرے صوفیہ کے لیے روشن مثال ہیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے علمائے اہل سنت کے شانہ بشانہ بلکہ بڑھ چڑھ کر کام کیا۔ ملک گیر دورے فرما کر قادیانی مسئلہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں پیرانہ سالی کے باوجود جگہ جگہ دورے کیے۔ مسلمانوں کو قادیانیوں سے سماجی بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی اور حکومت سے پُرزور مطالبے کیے کہ مرزائیوں کو جلد از جلد اقلیت قرار دیا جائے۔ یکم ستمبر کو بادشاہی مسجد لاہور میں کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جلسہ عام میں آپ نے جو شاندار تقریر کی، وہ آپ کی ایمانی قوت اور عشق رسول ﷺ کے جذبہ کی شاہکار ہے۔

(ماہنامہ ''ضیائے حرم'' ختم نبوت نمبر ۱۹۷۴ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجاہدین ختم نبوت کے ایمان افروز واقعات

جنھیں پڑھ کر بیداری ہوگی

حاجی محمد اشرف خان حفظہ اللہ

(۱) ہار نہیں ہتھکڑیاں لاؤ:

صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب تقریر کے لئے سٹیج پر تشریف لائے تو ایک رضا کار نے ان کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دیا۔ صاحبزادہ نے ہار کو توڑا اور اسٹیج پر بیٹھے ہوئے لوگوں کی جانب پھینک کر فرمایا میرے عزیز! یہ وقت ہار پہننے کا نہیں۔ سرور کونین محمد مصطفیٰ ﷺ کی آبرو کو خطرہ درپیش ہو اور میں ہار پہنوں؟ ہتھکڑیاں اور بیڑیاں لاؤ، ہمیں پابہ زنجیر کر کے دیکھو کہ ہمارے ماتھے پر شکن بھی آتا ہے؟ اس کے بعد اپنے مخصوص انداز میں آپ نے موتی بکھیرنے شروع کئے۔ جلسے پر ایک سکوت طاری تھا اور صاحبزادہ صاحب حسب عادت ساون بھادوں کی طرح برس رہے تھے۔ صاحبزادہ کی تقریر نے مسلمانوں کے جذبہ ایمان کو اس طرح ابھارا کہ بسا اوقات لوگوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس طرح رات کے ۱۲ بجے تک جلسہ ہوتا رہا۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ص ۲۷۹ از مولانا اللہ وسایا)

(۲) بہادر ماں:

شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی اپنی جیل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''ایک دن جیل کا سپاہی آیا اور مجھ سے کہا آپ کو دفتر میں سپرنٹنڈنٹ صاحب بلا رہے ہیں۔ میں دفتر پہنچا تو دیکھا والدہ صاحبہ معہ میری اہلیہ اور اپنے بیٹے سلمان گیلانی کے، جس کی عمر اس وقت سوا ڈیڑھ سال کی تھی، بیٹھے ہوئے تھیں۔ والدہ محترمہ مجھے دیکھتے ہی اُٹھیں اور سینے سے لگا لیا، ماتھا چومنے لگیں۔ حال احوال پوچھا، ان کی آواز گلوگیر تھی۔ سپرنٹنڈنٹ نے محسوس کیا کہ وہ رو رہی ہیں۔ میرا بھی جی بھر آیا، آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ یہ دیکھ کر سپرنٹنڈنٹ نے کہا اماں جی! آپ رو رہی ہیں۔ بیٹے سے کہیں (ایک فارم بڑھاتے ہوئے) کہ اس پر دستخط کر دے تو آپ اسے ساتھ لے جائیں، ابھی معافی ہو جائے گی! میں ابھی خود کو سنبھال رہا تھا کہ اُسے جواب دے سکوں۔ والدہ صاحبہ تڑپ کر بولیں'' کیسے دستخط، کہاں کی معافی؟ ایسے دس بیٹے حضور ﷺ کی عزت پر قربان کر دوں۔ میرا رونا تو شفقت مادری ہے۔'' یہ سن کر سپرنٹنڈنٹ شرمندہ ہو گیا اور میرا سینہ ٹھنڈا ہو گیا۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ص ۵۳۲، ۵۳۳ از مولانا اللہ وسایا)

سرور کونین سے سر کا سودا ہو چکا
ہم نہ پوچھیں گے امین کیا بھاؤ ہے بازار کا

(۳) جج حیرت میں ڈوب گیا:

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں میانوالی سے قافلے گرفتاری کے لئے لاہور جاتے تھے۔ ایک قافلہ میں میاں فضل احمد موچی بھی جا کر گرفتار ہو گیا۔ ان کی گرفتاری مارشل لاء کے تحت عمل میں آئی۔ مارشل لاء عدالت نے ان کے بڑھاپے کو دیکھ کر دیگر ساتھیوں کی نسبت کم سزا دی۔ اس پر وہ بگڑ گئے۔ عدالت سے احتجاج کیا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔اس سے عدالت نے سمجھا کہ شاید یہ سزا کم کرانا چاہتا ہے۔عدالت نے جب پوچھا تو کہا ''مجھ سے کم عمر کے لوگوں کو دس دس سال کی سزا دی، میرے ساتھ انصاف کیا جائے اور میری سزا میں اضافہ کیا جائے۔'' یہ سن کر مارشل لاء عدالت کانپ اٹھی۔اس بوڑھے جرنیل کی ایمانی غیرت پر جج انگشت بدنداں اُٹھ کر عدالت سے ملحق کمرہ میں چلا گیا۔میاں فضل احمد نے عدالت میں کپڑا بچھا کر گرفتاری اور سزا اور آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے اپنی قربانی کی بارگاہ خداوندی میں قبولیت کے لئے نوافل پڑھنے شروع کر دیے۔

انوکھی وضع ہے سارے زمانے میں نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یا رب رہنے والے ہیں

(۴) علامہ اقبال رحمہ اللہ کی غیرت کے (دو واقعات):

① پہلا واقعہ:

صاحبزادہ محمد اللہ شاہ استاد مظاہر العلوم سہارن پور بیان کرتے ہیں۔کہ سید آغا صدر چیف جسٹس ہائیکورٹ نے لاہور کے عمائد اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا۔حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ بھی مدعو تھے۔اتفاق سے اس محفل میں جھوٹے نبی کا جھوٹا خلیفہ حکیم نور الدین بھی بلا دعوت آن ٹپکا۔جب علامہ اقبال رحمہ اللہ کی نظر اس کذّاب کے منحوس چہرہ پر پڑی تو غیرت ایمانی سے علامہ اقبال رحمہ اللہ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور ماتھے پر شکن چڑھ گئے فوراً اٹھے اور میزبان کو مخاطب کر کے کہا۔

''آغا صاحب! آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسالت مآب ﷺ کو بھی مدعو کیا ہے اور مجھے بھی۔اور کہا: میں جاتا ہوں، میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔'' حکیم نور الدین چور کی طرح فوراً حالات کو بھانپ گیا اور نو دو گیارہ ہوگیا۔اس کے بعد میزبان نے علامہ اقبال رحمہ اللہ سے معذرت کی اور کہا میں نے اسے کب بلایا تھا؟ یہ تو خود ہی گھس آیا تھا۔

② دوسرا واقعہ:

حکیم الامت حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ کی زبردست کوششوں سے مرزائیوں کے دونوں گروہوں، قادیانیوں، اور لاہوریوں کو انجمن حمایت اسلام سے نکال دیا گیا اور یہ اصول وضع کیا گیا کہ کوئی قادیانی یا لاہوری انجمن کا رکن نہیں بن سکتا۔ایک دن انجمن کا اجلاس عام ہو رہا تھا۔علامہ اقبال رحمہ اللہ اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ساتھ میاں امیر الدین بیٹھے تھے۔اچانک علامہ کی نظر سامنے کرسی پر بیٹھے لاہوری مرزائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ پر پڑی۔علامہ چونک اٹھے۔شدید غصہ کی حالت میں کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور گرجدار آواز میں حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے:

''اگر مجھے صدر رکھنا ہے تو اس شخص کو فوراً یہاں سے نکال دو۔ میری غیرت یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ میرے آقا ختم نبوت کا یہ دشمن بھی اجلاس میں بیٹھا رہے اور میں بھی موجود رہوں؟''

علامہ کا یہ فرمانا تھا کہ اجلاس میں ہلچل مچ گئی۔ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ علامہ کے اس سخت احتساب سے بدحواس ہوگیا اور انتہائی پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔چنانچہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کو بیک بینی دو گوش اجلاس سے نکال دیا گیا۔شاہین ختم نبوت علامہ اقبال رحمہ اللہ کے اس ایمانی احتساب کا مرزائی مردود پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بدحواس ہو کر بہکی بہکی باتیں کرنے لگا اور اسی حالت میں چند روز بعد جہنم واصل ہوگیا۔

(۵) ختم نبوت کا ایک ننھا مجاہد:

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں پولیس افسر کراچی میں ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاریوں پر ڈیوٹی دیتے رہے جو کراچی کے رضا کاروں کو لاری میں بھر بھر کر دور دراز سنسان علاقوں میں چھوڑ آتے تھے۔

تحریک میں شامل ہونے والے دس بارہ سال کی عمر کے ایک بچے کے پاکیزہ جذبات کا ایک افسر پر بڑا گہرا اثر تھا۔اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے پولیس افسر نے بتایا کہ آخر دم تک ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ جب رضا کاروں کو اتار کر لاری واپس ہونے لگی تو افسر مذکورہ (جو خود بھی صاحب اولاد تھے،) نے بچے کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا۔آؤ بیٹا تم لاری میں سوار ہو جاؤ۔تھک جاؤ گے۔آؤ ہم تمھیں شہر میں اتار دیں گے۔ بچے نے بڑی جرأت سے جواب دیا کہ ہمارے ساتھی بھی تو اتنا لمبا سفر کسی طرح کریں گے۔میں تو قید ہونے کے لیے آیا تھا۔میری اماں نے مجھے اجازت دی کہ جاؤ حضور ﷺ کے نام پر مسلمان قربان ہو رہے ہیں ،تم بھی قربان ہو جاؤ۔ میں تو اماں کی اجازت سے آیا ہوں۔مگر تم ہمیں قید نہیں ہونے دیتے اور شہر سے باہر چھوڑ کر جا رہے ہو۔ بچے نے بات ختم کرتے ہی پھر نعرہ لگایا'' تاج وتخت۔ختم نبوت زندہ باد'' پولیس نے لاری ڈرائیور سے کہا۔چلو بھئی یہ بچہ نہیں مانتا۔''

ابھی لاری چند گز چلی ہو گی کہ پولیس افسر کو پھر خیال آیا کہ معصوم بچہ اتنا طویل سفر کیسے کر سکے گا۔انسانی ہمدردی ، اسلامی ہمدردی یا پدرانہ شفقت کے جذبات نے پھر مجبور کیا۔ پولیس افسر نے لاری رکوادی اور پیدل واپس آ کر بچے سے پھر کہا آؤ بیٹا ضد نہیں کیا کرتے۔ساتھی رضا کاروں نے بھی بچے کو سمجھایا کہ بیٹا تم واپس چلے جاؤ ہم تو تمہیں شہر ہی میں منع کرتے تھے مگر تم اچھل کر لاری میں سوار ہو گئے۔اب تم واپس چلے جاؤ۔ بچہ پھر بولا صاحب آپ زیادہ ایمان دار ہیں اور مجھے آپ کمزور سمجھتے ہیں۔ بہر حال ۔۔۔۔۔۔۔۔

؎ رشتہ نہ ہو قائم جو محمد (ﷺ) سے وفا کا
پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اِکارت

(۶) ایک عاشق رسول ﷺ کا جواب:

مولانا ظفر علی خاں علیہ الرحمۃ نے جب عوامی جلسوں میں قادیانیت کے بخیے ادھیڑنے شروع کئے اور مرزا قادیانی کا ریمانڈ لینا شروع کیا تو انگریزی قانون اپنے خود کاشتہ پودے کی حفاظت کے لئے حرکت میں آ گیا۔مولانا اور ان کے ساتھیوں کو ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کی گئیں اور پھر ان سے نیک چلنی کی ضمانت طلب کی گئی۔ جھوٹی نبوت کے خالق فرنگی کو عاشق رسول ﷺ ظفر علی خاں نے جو غیرت میں ڈوبا ہوا جواب دیا اسے پڑھ کر آج بھی گلشن ایمان میں بہار آ جاتی ہے۔آپ نے فرمایا:..... ''جہاں تک مرزا غلام احمد کا تعلق ہے'' ہم اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجال کہیں گے اس نے حضور ﷺ کی ختم المرسلینی میں اپنی نبوت کا ناپاک پیوند جوڑ کر ناموس رسالت ﷺ پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے۔اپنے اس عقیدہ سے میں ایک منٹ کے کروڑویں حصہ کے لئے بھی دست کش ہونے کو تیار نہیں۔اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال تھا، دجال تھا، دجال تھا۔ میں اس سلسلہ میں قانون انگریزی کا پابند نہیں، میں قانون محمدی ﷺ کا پابند ہوں۔

(تحریک ختم نبوت ص ۶۸ از شورش کاشمیری)

(۷) جرأت واستقامت کی شاندار مثال:

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں اسلامیان وطن کا کردار مثالی تھا۔دراصل اس وقت کے علماء وقائدین کا اپنا نمونہ بڑا ایمان افروز تھا ہفت روزہ اہلحدیث واخبار مسلمان کے مدیر اعلیٰ اور مسلمان کمپنی سوہدرہ کے بانی مجاہد اسلام حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی علیہ الرحمۃ (جو مولانا احمد علی لاہوری علیہ الرحمۃ کے داماد اور اپنے عہد کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامور صحافی اسکالر، طبیب اور خطیب تھے) کی گرفتاری کے آرڈر جاری ہو چکے تھے جن کو باوجود بڑی تگ ودو کے پولیس گرفتار کرنے سے عاجز آ گئی۔اسے پولیس کی پہلی شکست سمجھا جاتا ہے۔اخیر کچھ عرصہ کے بعد حضرت موصوف اپنے آپ کو خود ہی گرفتاری کے لیے پیش کرتے ہیں۔گرفتاری سے قبل غلہ منڈی وزیر آباد میں جلسہ رکھا گیا۔جس میں آپ نے مرکزی خطاب فرمایا۔وہ آپ کا خطاب تاریخی تھا۔جس میں آپ نے بڑی جرأت واستقامت سے ایک بار ختم نبوت کا جھنڈا بلند کیا۔اور قادیانی دجّال مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت اور اس کے پٹھوؤں کے بخیے ادھیڑ دیئے۔غلہ منڈی میں خلق خدا کا بے پناہ ہجوم تھا کہیں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔لوگ درختوں اور چھتوں پر چڑھے ہوئے تھے۔اسی اثناء میں ملٹری کی مسلح گاڑی اچانک پہنچ گئی لوگ ادھر دیکھنے لگے۔آپ نے بے خوف ہو کر فرمایا:

''بھائیو! اُدھر کیا دیکھتے ہو، وہ بھی تمہاری طرح انسان ہیں۔''

ملٹری کی آمد کے بعد تقریر کرنا آسان نہیں ہوتا۔مگر آپ نے ان کی آمد کے باوجود اپنی ایمان افروز اور جرأت مندانہ تقریر جاری رکھی۔ملٹری نے ہوائی فائرنگ کی مگر آپ مرعوب نہ ہوئے اور اپنا بیان جاری رکھا۔پھر تقریر ختم ہونے پر خود ہی گرفتاری دے دی۔اور سٹی تھانہ میں جو ایس پی سے گفتگو فرمائی وہ بھی آپ کی جرأت واستقامت کی خوب آئینہ دار ہے۔آپ نے اسے ایسا جواب دیا کہ وہ دم بخود ہو گیا۔جیلوں میں جانے کے بعد بہت سے علماء معافی مانگ کر جلد واپس آ گئے۔مگر آپ اپنے مؤقف پر برابر قائم رہے۔حکومت وقت آپ کو ڈرا سکی، نہ جھکا سکی۔آپ کو گوجرانوالہ جیل، پھر منٹگمری (ساہیوال) جیل، پھر ملتان جیل منتقل کر دیا گیا۔کچھ ماہ کے بعد حکومت نے خود ہی رہا کر دیا۔ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اقبال نے کہا ہے ؎

آئین جوانمرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

(۸) بوڑھا اور بچہ:

تحریک ختم نبوت ۵۳ء میں دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے، لوگ دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار ﷺ کی عزت وناموس پر جان قربان کرتے رہے۔عصر کے بعد جب جلوس نکلنے بند ہو گئے تو ایک بوڑھا اپنے معصوم بچے کو کندھے پر اٹھا کر لایا۔باپ نے ختم نبوت کا نعرہ لگایا معصوم بچے نے جو باپ سے سبق پڑھا تھا اس کے مطابق زور سے ''زندہ باد'' کہا۔دو گولیاں آئیں بوڑھے باپ اور معصوم بچے کے سینہ سے پار ہو گئیں۔دونوں شہید ہو گئے مگر تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر گئے کہ اگر سردارِ دو جہاں ﷺ کی عزت وناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمان قوم کے بوڑھے خمیدہ کمر سے لے کر معصوم بچے تک سب جان دے کر اپنے پیارے آقا کی عزت وناموس کا تحفظ کرتے ہیں۔

بعد میں اسی تحریک میں کرفیو لگ گیا۔اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیو کی خلاف ورزی کر کے مسجد میں داخل ہوا۔اور اذان دی۔ابھی ''اللہ اکبر'' کہہ پایا تھا کہ گولی لگی اور ڈھیر ہو گیا۔دوسرا مسلمان آگے بڑھا۔اس نے ''اشہدان لا الہ الا اللہ'' کہا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔تیسرا مسلمان آگے بڑھا ان کی لاشوں پر کھڑا ہو کر ''اشہد ان محمد رسول اللہ'' کہا کہ گولی لگی اور ڈھیر ہو گیا۔چوتھا آدمی بڑھا تینوں کی لاشوں پر کھڑا ہو کر ''حی علی الصلوٰۃ'' کہا کہ گولی لگی اور ڈھیر ہو گیا۔پانچواں مسلمان بڑھا۔غرضیکہ باری باری نو مسلمان شہید ہو گئے مگر اذان پوری کر کے چھوڑی۔یہ تھے وہ ختم نبوت کے سچے مجاہد، کہ جنہوں نے قرن اول کا عزم جواں اور ولولہ تازہ زندہ کر دیا۔ع

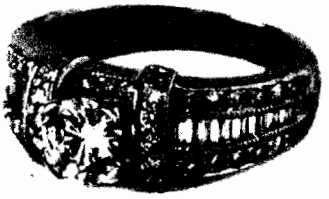
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندیم جیولرز

سلفی بھائیوں کے لیے خصوصی رعایت


سونے کے زیورات

جدید ورائٹی میں

آرڈر پر گارنٹی کے ساتھ




Mob. 0302-6676404

اندرون سپر ایکس مارکیٹ، پیپلز کالونی، گوجرنوالہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب: 6

مرزائیت

آئین، قانون، عدالتیں اور مرزائیوں کی پاکستان دشمنی

- ''قادیانیت'' کا آئینی تحفظ
- قادیانیوں کی پاکستان دشمنی
- مسئلہ کشمیر لاینحل مرحلے میں کس نے پہنچایا؟
- پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ؟ وزارت خارجہ یا وزارت مرزائیہ!!
- کیا پنجاب یونیورسٹی مرزائیوں کی تھی؟

مرزائے قادیان تماشا دکھا گیا
گمراہیوں کے جال یہاں پر بچھا گیا

''احمد کامران''

ماہنامہ
ضیائے حدیث
لاہور
اپریل۔مئی 2009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ''رشد''

جو باطل قوتوں سے قلمی جہاد کر رہا ہے، اس نے ''حرمتِ رسول ﷺ'' نمبر کے بعد ایک اور ضخیم اور شاندار نمبر شائع کیا ہے

قراءات نمبر

قیمت: 150

صفحات: 720

فتنہ انکار حدیث کی طرف سے ثابت شدہ قراءتوں کو ''فتنہ عجم'' قرار دینے کے جواب میں طلبائے جامعہ لاہور الاسلامیہ نے بڑی کاوش سے بہت تھوڑی مدت میں یہ ضخیم نمبر شائع کیا ہے۔

ادارہ

سرپرست اعلیٰ: حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ

مدیر حافظ انس نضر حفظہ اللہ، قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ

اور جملہ اراکین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اور امید کرتا ہے کہ باطل نظریات کا تعاقب اسی انداز سے کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

ماہنامہ ''رشد'' 99/ج ماڈل ٹاؤن، لاہور 042-5866476 , 5866396

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قادیانیوں نے پنڈت جواہر لعل نہرو کا لاہور آمد پر

والہانہ استقبال کیوں کیا

''اگر پنڈت جواہر لعل نہرو اعلان کر دیتے کہ احمدیت کو مٹانے کے لئے وہ اپنی تمام طاقت خرچ کر دیں گے، جیسا کہ احرار نے کیا ہوا ہے، تو اس قسم کا استقبال بے غیرتی ہوتا۔ لیکن اگر اس کے برخلاف یہ مثال موجود ہے کہ قریب کے زمانے میں ہی پنڈت صاحب نے ڈاکٹر اقبال کے ان مضامین کا ردّ لکھا جو انہوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دیئے جانے کے لیے لکھے تھے اور نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے احمدیت پر اعتراض اور احمدیوں کو علیحدہ کرنے کا سوال بالکل نامعقول اور خود ان کے گزشتہ رویہ کے خلاف ہے تو ایسے شخص کا جب وہ صوبہ میں مہمان کی حیثیت سے آ رہا ہو ایک سیاسی انجمن کی طرف سے استقبال بہت اچھی بات ہے۔''

(الفضل (قادیانیوں کا اخبار) 11 جون 1936ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند بڑے قادیانی ادارے

جن سے مکمل بائیکاٹ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔

بصورت دیگر ہم محلِ ختم نبوت میں نقب زنی کی کوششوں میں برابر شریک متصور ہوں گے۔ نعوذ باللہ من ذالک

شیزان یونیورسل سٹیبلائزر شاہ تاج شوگر مل لمیٹڈ

ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل اوسی ایس (OCS) کوریئر سروس

وارثن ہومیو پیتھک لیبارٹریز لاہور (وارثن کی تمام مصنوعات)

خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) پاکستان چیپ بورڈ پرائیویٹ لمیٹڈ (جہلم)

مختلف شہروں میں موجود قادیانی کاروباری مراکز

الناصر موٹرز، الحیات آٹو مارکیٹ ایم اے جناح روڈ کراچی

ٹیوٹا فیصل آباد موٹرز، ویسٹ کینال روڈ منصور آباد فیصل آباد

لائل پور ہوزری سٹور، جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد

قائداعظم لا کالج، لاہور فخر الیکٹرونکس پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

نیشنل الیکٹرونکس 1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

شایان گفٹ اینڈ سی ڈیز، چکلالہ سکیم iii راولپنڈی

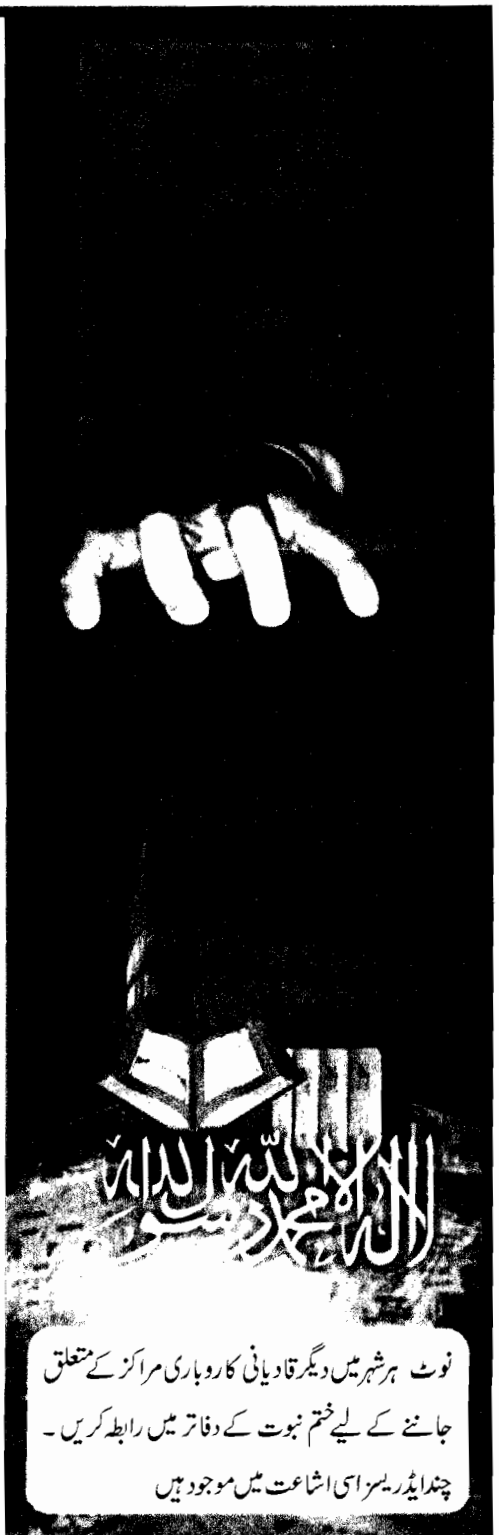
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ بی ٹا پائپ، لاہور

نیو احمد جیولرز، غلہ چوک شادمان سیالکوٹ ٹیکنی ٹیسٹ (ٹریول ایجنسی)

عمران سرجیکل ہسپتال، ہاؤسنگ سکیم نمبر 1 گوجر خان

طارق اینڈ کو جوہر آباد ضلع خوشاب منور سنز کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ ڈاکٹر مبشر (ڈاکٹرز ہسپتال لاہور)



نوٹ ہر شہر میں دیگر قادیانی کاروباری مراکز کے متعلق جاننے کے لیے ختم نبوت کے دفاتر میں رابطہ کریں۔
چند ایڈریسز اسی اشاعت میں موجود ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت

آئین، قانون اور عدالتیں



جناب محمد متین خالد حفظہ اللہ

منکرین ختم نبوت کا اصطبل، شہر ارتداد ''ربوہ'' جسے سدوم، عمورہ اور ادمہ کا جڑواں بھائی بھی کہا جاتا ہے، آج کل اپنے مکینوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے ''دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو'' کی زندہ تفسیر بنا ہوا ہے..... سرفرانسس موڈی نے اپنے اس ''خود کاشتہ پودے'' کو ضلع جھنگ میں دریائے چناب کے کنارے پرانا آنہ فی مرلہ کے حساب سے 1033 ایکڑ، 7 کنال، 8 مرلے زمین 100 سالہ لیز پر عطا کی۔

قادیانی اس شہر کی ''کرامت'' یہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں کبھی سیلاب نہیں آیا۔ اس ''مصرعہ طرح'' پر مجاہد ختم نبوت اور حاضر طبع آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ نے یہ گرہ لگائی تھی کہ لاہور کی ''ہیرا منڈی'' کی بھی یہی کرامت ہے، وہاں بھی کبھی سیلاب نہیں آیا۔ جن لوگوں نے گھر کے بھیدی جناب شفیق مرزا کی کتاب ''شہر سدوم'' پڑھی ہو وہ جانتے ہیں کہ انھوں نے لنکا ڈھا کر کس خوبصورتی سے ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں علاقے اپنے مزاج گفتار اور کردار کے اعتبار سے آپس میں کتنی مماثلت رکھتے ہیں۔ ربوہ جہاں سے ''پاپ شاہی میں عدالتی فرعونیت کے ناسور'' جسٹس منیر ایسے عیاش طبع قادیانی نواز صاحبانِ اقتدار کی راتوں کو رنگین ولطیف بنانے کے لیے ''لجنہ'' کی ایمان شکن حسینائیں (قادیانی حوریں) مہیا کی جاتی رہیں، آج بھی اس ''پروڈکٹ'' کی ساخت پرداخت میں کوئی اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ ''سلسلہ قادیانیہ'' کے سلوک کی یہ ''منزل'' پوری آب وتاب کے ساتھ آج بھی جاری وساری ہے۔

قادیانیت سایہ راکھ کا بگولہ ہے جس میں سینکڑوں خبیث روحیں چکرا رہی ہیں۔ ''کالی تہذیب وتمدن'' کے شہر ربوہ کے مرگھٹ کی ہر سمادھی پر لکھا ہوا ہے کہ یہ مردہ اور اس کی ہڈیاں یہاں امانتاً دفن ہیں حالات سازگار ہونے پر اکھنڈ بھارت کے قیام اور پاکستان کے انہدام کے بعد انہیں قادیان (بھارت) منتقل کیا جائے گا..... ربوہ ..... جہاں قادیانی لیٹرینوں پر ''کلمہ طیبہ'' لکھا جاتا ہے..... (نعوذ باللہ) جہاں علی الاعلان آنجہانی مرزا قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' کہہ کر پیش کیا جاتا ہے..... جہاں تحریف شدہ قرآن مجید شائع کر کے پوری دنیا میں پھیلائے جاتے ہیں..... جہاں ''نائکہ عالم'' اور حکیم نورالدین کی داشتہ، نصرت جہاں بیگم کو ''ام المومنین'' کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے..... (نعوذ باللہ)..... ربوہ..... جہاں کوئی غیر قادیانی (مسلمان) حتیٰ کہ صدر مملکت بھی مطلق العنان ''خلیفہ'' کی اجازت حاصل کیے بغیر داخل نہ ہو سکتا تھا..... جہاں ''ریاست اندر ریاست'' قائم تھی، جس کا اپنا ایک سیاسی نظام ہے جن کے اپنے اسٹام پیپرز، بینک، دارالقضاۃ (تھانہ)، کیلنڈر (مہینوں کے نام وغیرہ) ہیں۔ جہاں خلافت کے نام پر ایک آمرانہ نظام وضع کیا گیا ہے، جس کی چیرہ دستیوں سے حق کا متلاشی کوئی قادیانی محفوظ نہیں ہے..... ''مربیان'' کی اکثریت پیٹ کی مجبوریوں کی وجہ سے ذلت اور خواری پر مجبور ہے، جہاں مذہب کے نام پر تجارت ہوتی ہے..... جہاں جنت اور دوزخ کے نام پر لوگوں کو بے وقوف بنایا جاتا ہے ''جہاں شاہی خاندان'' کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراد، اخلاق باختگی، حرام گردی اور سیاہ کاری کو اپنا آبائی فریضہ اور ''موروثی حق'' گردانتے ہیں۔ ربوہ جسے قادیان کے کالے پوپوں نے ''ویٹیکن سٹی'' بنانے کی ناکام کوشش کی، جہاں سے ان کا اپنے مرکز حیفہ (اسرائیل) سے براہ راست رابطہ برقرار رہتا ہے، جہاں ریٹائرڈ قادیانی فوجی افسروں پر مشتمل ''فرقان فورس'' اور ''خدام الاحمدیہ'' ایسی تربیت یافتہ بدنام زمانہ دہشت گرد تنظیمیں پاکستان دشمن طاقتوں کے ایماء پر ملکی امن وامان غارت کرنے کے لیے ہر وقت تخریبی سازشوں کے جال بُنتی رہتی ہیں..... جہاں خلیفہ سے معمولی اختلاف کرنے والے ''گستاخ'' کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے، جہاں 1967ء میں سقوط بیت المقدس، 1971ء میں سقوط ڈھاکہ، 1974ء میں شاہ فیصل کی شہادت، 1979ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی سزائے موت، 1988ء میں جنرل ضیاء الحق اور پاک افواج کے دیگر اعلیٰ افسران کی اجتماعی شہادت 1998ء میں بھارتی ایٹمی دھماکوں اور دسمبر 2001ء میں افغانستان پر امریکی قبضہ کی خوشی میں خدام الاحمدیہ کے بدمست نوجوان اور لجنہ کی مدہوش حوروں نے مخلوط اور محظوظ جشن منایا۔ جہاں 313 درویشوں کے روپ میں ''ذریۃ البغایا'' قادیان سے کھلے بندوں آتے جاتے ہیں۔ جہاں قادیانی جلسوں میں (نعوذ باللہ) ''احمدیت زندہ باد''..... ''محمدیت ﷺ مردہ باد''..... ''مرزا قادیانی کی جے''..... کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ جہاں پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ائیر مارشل ظفر چودھری نے جہازوں کی ایک ٹولی کی قیادت کرتے ہوئے 1973ء میں اپنے ''خلیفہ'' مرزا ناصر کو سلامی دی تھی، اس موقع پر قادیانی خلیفہ نے اپنے پیروکاروں کو خوشخبری دی کہ ''پھل پک چکا ہے..... جلدی ہی ہماری جھولی میں گرنے والا ہے''..... علیٰ ہذا القیاس ربوہ میں اس اسلام اور پاکستان کے خلاف اتنی سازشیں تیار ہوتی ہیں کہ ''سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے۔''

لیکن ''لِكُلِّ فِرْعَوْنَ مُحَكَّم دلائل و'' ''براہین صداقت مزین بھی کتابوں و منفرد موضوعات پر مشتمل مکمل آرٹ آف لائف کے شاہکار'' ''فرعون'' پیدا ہوتا ہے تو قدرت اس کی سرکوبی کے لیے ''موسیٰ'' کا اہتمام بھی کر دیتی ہے۔ جرأت و بہادری کی ایمان پرور داستانیں رقم کرنے والے، جذبۂ اسلام سے سرشار، محافظانِ ناموس رسالت ﷺ بالخوص سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ، مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ، مولانا محمد حیات رحمہ اللہ، ماسٹر تاج الدین انصاری رحمہ اللہ، مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ، مولانا ظفر علی خان رحمہ اللہ، مظفر علی شمسی رحمہ اللہ، مولانا عبدالستار خان نیازی رحمہ اللہ، سید ابوالحسنات شاہ قادری رحمہ اللہ، مولانا محمد شریف جالندھری رحمہ اللہ، سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ، آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ، مولانا تاج محمود رحمہ اللہ، مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مجاہدین ختم نبوت کے پُرعزم اور پرہمت کاروں نے اپنی پُرخلوص اور مجاہدانہ کوششوں سے قادیانیت کے قلعے کی بنیادیں ہلا دیں۔ انھوں نے اپنے خونِ جگر کے روغن سے تحفظِ ختم نبوت کے چراغ جلائے اور لہو کے قطروں کے بیج بو کر عشق و محبت کے پھول اگائے۔

یہ دشمنانِ ایمان و آگہی اور رہزنانِ تمکین و ہوش اور بے دین و فرعون صفت قادیانی اور قادیانی نواز اہل اقتدار، بکائن کو انگور، زہر کو امرت، ظلمت کو اجالا اور پیتل کو زر خالص تسلیم کروانے پر مصر تھے۔ وہ ''ٹانک وائن'' کی بدمستی میں ختم نبوت کا چراغ پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک سازش کرتے اور مجاہدین ختم نبوت پر اژدہوں کی طرح پھنکارتے ..... مگر نور ایمان کے حامل پاسبانِ ختم نبوت نے ارباب ستم کی سنگینوں کے سائے میں ناقابلِ فراموش سرفروشی و جاں شاری کے مناظر پیش کر کے کلمہ حق بلند کیا اور برٹش امپریلزم کے ایجنٹوں کو ان کے مکروہ عزائم سمیت ملیا میٹ کر دیا۔ سرفروشانِ ختم

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور اس طرح بارگاہ رسالت میں کامیاب ہوئے۔

تحریکِ ختم نبوت 1953ء کی وجوہ کیا تھیں؟ حالات وواقعات کے مطابق قادیانی پورے ملک میں اپنے باطل مذہب کی کھلم کھلا تبلیغ کرتے، اسلام دشمن لٹریچر تقسیم کرتے، سرعام جلسوں میں دل آزار تقاریر کرتے، اسلام کی مقدس شخصیات کا مذاق اڑاتے، ..... ربوہ سٹیٹ کے اندر سٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا، کوئی شخص خواہ کتنی ہی حیثیت کا مالک کیوں نہ ہوتا، قادیانی خلیفہ کی اجازت کے بغیر شہر کے اندر داخل نہ ہوسکتا تھا۔حکومت کے مقابل ان کا اپنا قانون، اپنی عدالتیں اور اپنا نظام تھا۔ یہ سب کچھ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کی سرپرستی میں ہوتا جنہیں وزیر خارجہ سرظفر اللہ خاں کی پشت پناہی حاصل تھی۔تحریک کے دوران جس چیز نے جلتی پر تیل کا کام کیا، وہ نشتر پاک کراچی کے ایک جلسہ عام میں سرظفر اللہ خاں کی ایک انتہائی اشتعال انگیز تقریر تھی، جس میں انھوں نے اسلام کو ''مردہ مذہب'' اور قادیانیت کو ''زندہ مذہب'' قرار دیا۔ اس پر مسلمانوں میں فطری طور پر غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔خواجہ ناظم الدین نے کابینہ کے ایک اجلاس میں سرظفر اللہ کو مذکورہ جلسہ میں شرکت سے منع کیا تو سرظفر اللہ خاں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ ''وہ سب سے پہلے احمدی ہیں، اس کے بعد کچھ اور۔'' نوائے وقت کے بانی جناب حمید نظامی نے کہا تھا کہ ''سرظفر اللہ خاں کی وجہ سے بیرونِ ممالک پاکستان سفارت خانے قادیانیت کی تبلیغ کے اڈے بن چکے ہیں۔'' ان حالات میں مسلمانوں کے مطالبات کہ:

① قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے،

② ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے،

③ وزیر خارجہ سرظفر اللہ خاں کو برطرف کیا جائے،

بالکل درست تھے۔ بجائے ان مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا جاتا، الٹا مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا گیا..... ان کا قصور کیا تھا؟

◌ جناب جسٹس خلیل الرحمٰن خان اپنے ایک فیصلہ میں لکھتے ہیں:

''عام لوگ یعنی امتِ مسلمہ قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ان کے مذہب کی مزاحمت ومخالفت کرتی ہے تاکہ ان کے مذہب کا اصل دھارا پاک صاف اور غلاظت سے محفوظ رہے اور امت کی یکجہتی بھی برقرار رہے۔''

◌ جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے کیا خوبصورت بات کہی ہے:

''اس خطے کے مسلمانوں کے نزدیک سب سے قیمتی چیز ایمان ہے اور وہ کسی ایسی حکومت کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں جو ان کے ایمان کا تحفظ نہ کر سکے اور انہیں دھوکہ دہی سے نہ بچا سکے۔''

آج آئین وقانون نے تحریکِ ختم نبوت کے مطالبات پر مہرِ تصدیق ثبت کردی ہے اور سپریم کورٹ کے فیصلوں نے تو گویا تحریک کی ترجمانی کر کے 1953ء کے جابر اور سفاک حکمرانوں کا منہ کالا کر دیا ہے..... کوئی جائے اور ان کی قبروں پر تھوک کر کہے کہ تم نے جس قادیانیت کو اسلام کے مقابلہ میں لانے کی کوشش کی تھی، آج وہ بذاتِ خود گالی بن چکی ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے تاریخ ساز فیصلے میں ہر قادیانی کو رسوائے زمانہ گستاخِ رسول ''رشدی'' سے تشبیہ دی ہے..... قادیانیوں کے لیے اس سے بڑی اور کیا ذلت ہوسکتی ہے۔

تحریکِ ختم نبوت 1953ء کے دوران انتہائی خوفناک واقعہ رونما ہونے والا تھا کہ قدرت نے اپنی غیبی مدد سے مسلمانوں کو ناقابلِ تلافی نقصان سے بچا لیا۔ میجر جنرل حیاء الدین قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا تھا، اس کے متعلق مشہور تھا کہ اس کی رگوں میں خون نہیں، شراب دوڑتی ہے۔ وہ ہر محفل میں اپنے کفریہ عقائد کا کھلم کھلا اعلان کرتے، قادیانیت کی تبلیغ کرتے، فوجی بیرکوں اور Officer,Mess میں لٹریچر تقسیم کرتے، اسلام کے نام پر قادیانی تبلیغی جلسے منعقد کرواتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں ربوہ سے قادیانی سربراہ کی خصوصی ہدایت پر مربّی خطاب کرنے کے لیے آتے۔ سالانہ قادیانی جلسوں کے لیے سرکاری وسائل بے دریغ استعمال کرتے۔ ان ساری سرگرمیوں کی سرپرستی سرظفر اللہ خان قادیانی کرتے، جو ان دنوں وزیر خارجہ کے عہدے پر فائز تھے۔ ان قادیانی حرکات پر اگر کوئی مسلمان افسر احتجاج کرتا تو اسے کورٹ مارشل کے نام پر خاموش کروا دیا جاتا اور سزا کے طور پر وہ عمر بھر اپنے موجودہ رینک (Rank) سے آگے نہ بڑھتا۔ جبکہ ہاں میں ہاں ملانے والے افسران پر ترقی کے دروازے وا ہو جاتے۔ یوں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی بجائے ''قادیانیت'' کی حمایت ترقی کا سبب بننے لگی۔ انہی دنوں پاک فوج میں قادیانیوں نے اس قدر غلبہ پالیا تھا کہ قادیانی گارڈ فادر مرزا بشیر الدین کو خود یہ اعلان کرنا پڑا کہ ''فوج احمدیوں سے بھر چکی ہے، اب احمدیوں کو فوج کا رخ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ فوج کی طرح گورنمنٹ کے دوسرے اہم محکموں میں بھرتی ہوتا کہ احمدیت کے ''مقاصد'' پورے ہوں۔''

بدقسمتی سے ایک وقت ایسا بھی آیا کہ پاک فوج کے 17 جرنیل قادیانی تھے۔

سفاک مزاج میجر جنرل حیاء الدین کی ڈیوٹی ختم نبوت کے جلوسوں کو ہر ممکن طریقے سے روکنا تھا۔ اس نے پرامن جلوسوں پر بڑی بے دردی کے ساتھ فائرنگ کروائی اور ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر کے جنرل ڈائر کی یاد تازہ کر دی۔ عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ فوجی ٹرک آتے، بے رحم فائرنگ کرتے، لاشیں اٹھاتے اور دریائے راوی کی لہروں کی نذر کر دیتے۔

؎ حکم تازہ ہے ان کو گل کر دو
جن چراغوں سے روشنی ہے بہت

13 مارچ 1953ء بروز جمعۃ المبارک مسلمانوں نے مسجد وزیر خاں لاہور میں ایک پُرامن احتجاجی جلسہ اور جلوس کا اعلان کیا تو میجر جنرل حیاء الدین آپے سے باہر ہو گیا۔ اس نے صبح سویرے ہی مسجد وزیر خان کا گھیراؤ کر لیا اور قادیانی افسروں کے ہمراہ مسجد کو ہزاروں مسلمانوں سمیت توپ سے اڑانے کا حکم دیا جبکہ میجر جنرل سرفراز نے مسجد کو ڈائنامیٹ کے ذریعے اڑانے کا مشورہ دیا۔ اس اعلان سے صورتحال انتہائی سنگین ہو گئی۔ دریں اثناء حیاء الدین نے ایک اور شرمناک اور دل آزار حرکت کی کہ وہ جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہو گیا اور میگافون پر مسلمانوں کو گندی گالیاں اور دھمکیاں دینے لگا۔ اس دوران شاید حکومت کو معلوم ہو گیا تھا کہ اگر مسجد کو اڑا دیا گیا تو صورتحال کبھی بھی قابو میں نہیں آئے گی جس پر اعلیٰ حکام نے حیاء الدین کی یہ مذموم خواہش اور جسارت ناکام بنا دی۔ یہ اور ایسے ہی کئی دیگر دلخراش واقعات حکومت کے ریکارڈ پر ہیں اور منیر انکوائری ٹریبونل میں واقعاتی اور دستاویزی شواہد کے ساتھ ریکارڈ کروائے گئے مگر درباری فیضی جسٹس منیر نے اپنی رپورٹ میں ان تمام اہم ترین واقعات کا ذکر جان بوجھ کر نہیں کیا۔ اور وجہ یہ بیان کی گئی کہ ایسے واقعات ''مفاد عامہ'' کے خلاف ہیں، انہیں شائع کرنے پر ملک و ملت کو ''ناقابلِ تلافی نقصان'' پہنچ سکتا ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں ہم منیر انکوائری رپورٹ کو ایک نامکمل، جانبدارانہ اور حکومتی دباؤ پر مرتب کی جانے والی رپورٹ کہہ سکتے ہیں۔

؎ میں نے لکھا نہیں ''سرکار'' نے لکھوایا ہے

منیر انکوائری رپورٹ کے سلسلہ میں ایک بات سیکولر، بے دین اور قادیانی نواز دانشوروں کی طرف سے ہمیشہ بڑے شدّ و مدّ سے کہی جاتی ہے کہ عدالت میں علماء کرام تو ''مسلمان'' کی تعریف پر متفق نہ تھے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ آپ دنیا کے چند بڑے بڑے اہل علم اور دانشوروں کو سچائی کی تعریف (Definition) کرنے کا کہیں تو ان کی بیان کردہ تعریف مفہوم اور نتیجہ کے اعتبار سے متفقہ مگر لفظی طور پر معمولی سی ایک دوسرے سے مختلف ہو گی۔ کیا اس سے سچائی مشکوک ہو جائے گی؟ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم سچائی کو مطعون کرنا شروع کر دیں اور دانشوروں کا تمسخر اڑائیں؟ بعینہٖ اس رپورٹ میں ''مسلمان کی تعریف'' کے بارے میں ہوا۔

ختم نبوت کی مقدس تحریک میں جن بدنصیبوں نے ہزاروں مسلمانوں کے پاکیزہ خون سے ہاتھ رنگے، ان میں سکندر مرزا، غلام محمد ملک، انور علی آئی جی، جسٹس منیر سمیت کئی بدبخت شامل ہیں۔ مجاہد ختم نبوت جناب آغا شورش کاشمیری بیان کرتے ہیں کہ ''سردار عبدالرب نشتر راقم کے بہترین دوست تھے، ان سے اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی تو فرمایا'' جن لوگوں نے شیدائیانِ ختم نبوت کو شہید کیا ہے اور ان کے خون سے ہولی کھیلی ہے، میں اندر خانہ کے رازدار کی حیثیت سے جانتا ہوں کہ ان پر کیا بیت رہی ہے؟ اور وہ کن حادثات وسانحات کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کا اطمینان سلب کر لیا اور ان کی روحوں کو سرطان میں مبتلا کر دیا ہے۔'' اس کے علاوہ ان لوگوں کے ساتھ ایسی ایسی شرمناک وارداتیں ہوئیں کہ بیٹیوں والے ایک شریف انسان کے لیے اس کا تذکرہ ممکن نہیں۔'' میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیلتا ہے اور انہیں مسلمانوں پر فوقیت دیتا ہے، اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ ان کا ہوا۔ یہ لوگ اقتدار کے ایوانوں میں خود کو قیصر وکسریٰ کے نمائندے سمجھتے تھے، ان کا جلال اور دبدبہ کسی فرعون سے کم نہ تھا مگر جو ذلت و رسوائی انہیں ملی، اس کی مثال پہلے کہیں نہیں ملتی۔ قادیانی نوازوں سے ایسا ہی سلوک ہونا چاہیے تھا اور وہ اسی کے مستحق تھے، قدرت کی لاٹھی بڑی بے آواز ہے اور آئندہ بھی اس واقعہ سے عبرت نہ پکڑنے والے انتظار کریں۔ قدرت ان سے اس سے بھی زیادہ بدترین اور بھیانک سلوک کرے گی۔ فَاعتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصار۔

لاہور کی فضاؤں میں شہدائے تحریک کے لہو کی خوشبو آج بھی محسوس ہوتی ہے۔ وہ خوش نصیب جنہیں اس تحریک میں قبائے شہادت نصیب ہوئی، ان کے لہو کی حرارت آج بھی جذبوں کو جلا دے رہی ہے۔..... ان کی موت، حیات جاوداں ہے..... یہ لوگ فتح وظفر کے روشن باب ہیں..... ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں قادیانی دجل وفریب اور مکر وتلبیس کی ایسی کمر ٹوٹی کہ وہ متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974ء کو غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ صدر محمد ضیاء الحق کے دور میں انہیں تمام شعائرِ اسلامی استعمال کرنے سے روک دیا گیا..... ملک کی اعلیٰ عدالتوں نے ضیاء الحق کے اس اقدام کی توثیق کرتے ہوئے اسے اسلام کی روح کے عین مطابق قرار دیا۔ پاکستان پر اقتدار کا خواب دیکھنے والا قادیانی پَردھان منتری مرزا طاہر گرفتاری کے ڈر سے برقع پہن کر رات کی تاریکی میں اپنے ''ننھیال'' برطانیہ فرار ہو گیا۔ آج ربوہ میں خاک اڑ رہی ہے..... ان کے کفریہ عقائد وافکار'' کھائے ہوئے بھوسے'' کی مانند ربوہ کی متعفن گلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس پر جذام کی سی کیفیت طاری ہے۔ آج کوئی قادیانی کھلے عام اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتا بلکہ کوئی ایسی مرئی وغیر مرئی حرکت نہیں کر سکتا، جس سے وہ مسلمان ظاہر ہو۔

ابلیسانہ تلبیس والتباس کے حامی قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور ان کی اسلام کُش سرگرمیوں کے بارے میں ایک صدی سے علمی اور عملی طور پر بہت کچھ کیا جا چکا ہے۔ بے شمار کتابیں اور رسائل..... کسی بھی جرح سے نہ ٹوٹنے والے دلائل و براہین..... لاکھوں مناظرے اور مباحثے..... ہر جگہ قادیانیوں کو شکستِ فاش ہوئی..... مگر کمال ڈھٹائی ہے کہ نہیں مانتے..... بے شرمی کی ایک حد ہوتی ہے مگر قادیانی اسے بھی پھلانگ گئے ہیں..... صرف ایک ہی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ ''صرف قادیانی'' سچے ہیں اور دیگر تمام ''غیر قادیانی'' جھوٹے..... ان حالات میں ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی غیر جانبدار اِدارہ ہو جہاں مسلمان اور قادیانی دونوں اپنا اپنا موقف بلا روک ٹوک، بلا کم و کاست، اور بلا خوف وخطر پیش کریں ان پر ہر طرح کی بے رحم جرح ہوتا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستمبر 1974ء میں ملک کی منتخب اسمبلی نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر انسانی عقل سے ماوراء قادیانی عقائد کے حوالہ سے جرح کرتے ہوئے 13 روز کی طویل بحث کے بعد متفقہ طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ پارلیمنٹ کی یہ مستند دستاویز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے قومی اسمبلی کے ریکارڈ سے حاصل کر کے ''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' کے نام سے حرف بہ شکست بھی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے۔ حرف مرتب کر دی ہے، یہ تاریخی بحث پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے اور ہر ذی شعور مسلمان کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

آئین کے آرٹیکل 260 کے مطابق قادیانی اور لاہوری گروپ غیر مسلم اقلیت ہیں۔ ریاست مخالف، قانون دشمن اور آئین شکن اس سرکش جماعت نے پارلیمنٹ کے اس متفقہ آئینی فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ کمال ڈھٹائی سے آج تک خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔

صدر محمد ضیاء الحق نے اپنے دور حکومت میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے سے باز رکھنے کے لیے 26 اپریل 1984ء کو ایک صدارتی آرڈیننس نمبر 20 جاری کیا جس کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کو بطور اسلام پیش کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ قادیانیوں نے اس آرڈیننس کو ''حقوق انسانی'' کے منافی سمجھا اور اس کے خلاف پوری دنیا میں شور مچایا۔ تمام اسلام دشمن طاقتیں بالخصوص بھارت اور مغربی میڈیا ان کی حمایت میں کھل کر سامنے آ گیا۔ لیکن مسلمانان پاکستان کی بلند ہمتی اور اسلامی جذبوں سے سرشار ملی یکجہتی کی بدولت قادیانی پوری دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے۔ بالآخر قادیانیوں نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جہاں ان کی رٹ درخواست خارج کرتے ہوئے جج صاحبان نے متفقہ طور پر اس آرڈیننس کو درست قرار دیا اور قادیانیوں کے بارے میں اپنے تاریخی فیصلہ میں لکھا:

''قادیانی امتِ مسلمہ کا حصہ نہیں ہیں۔ اس بات کو خود ان کا اپنا طرز عمل خوب واضح کرتا ہے۔ ان کے نزدیک تمام مسلمان کافر ہیں۔ وہ ایک الگ امت ہیں۔ یہ متناقض ہے کہ انھوں نے امت مسلمہ کی جگہ لے لی ہے اور مسلمانوں کو اس امت سے خارج قرار دیا ہے۔ مسلمان انہیں امتِ مسلمہ سے خارج قرار دیتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس امت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہی امت میں سے نہیں ہو سکتے۔ یہ سوال کہ امتِ مسلمہ کے افراد کون ہیں؟ برطانوی ہندوستان میں کسی ادارے کے موجود نہ ہونے کی بنا پر حل نہ ہو سکا، لیکن اسلامی ریاست میں اس موضوع کو طے کرنے کے لیے ادارے موجود ہیں اور اس لیے اب کوئی مشکل درپیش نہیں ہے۔(PLD 1985 FSC8)''

لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ (سابق صدر پاکستان) نے قادیانیوں کے خلاف اپنے ایک فیصلے میں لکھا:

''مرزا قادیانی نے بذات خود ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا اعلان کیا اور ان تمام لوگوں کے خلاف بے حد غلیظ زبان استعمال کی، جنہوں نے اس کی جھوٹی نبوت کے دعویٰ کو مسترد کیا اور اس (مرزا قادیانی) نے خود اعلان کیا کہ وہ برطانوی سامراج کی پیداوار یعنی اس کا ''خود کاشتہ پودا'' ہے۔ لہٰذا جب وہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود ''محمد رسول اللہ'' ہے اور اس کے پیروکار اس کو ایسا ہی مانتے ہیں، تو اس صورت میں وہ رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کی شدید توہین اور تحقیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔''

(پی ایل ڈی، 1987ء لاہور 458)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ نے قادیانیوں کے خلاف اپنے تاریخی ساز فیصلے میں لکھا:

''پس یہ بات واضح ہے کہ دستور نے اسلامی احکام کو، جیسا کہ وہ قرآن وسنت میں ہیں، منضبط حقیقی اور مؤثر قانون کے طور پر اپنا لیا ہے۔ معاملہ کی اس صورت میں اسلامی احکام ہی، جیسا کہ وہ قرآن وسنت میں درج ہیں، اب حقیقی قانون کا درجہ رکھتے ہیں۔ آرٹیکل 2۔اے نے اللہ تعالیٰ کے اقتدارِ اعلیٰ کو مؤثر اور واجب التعمیل بنا دیا ہے۔ اسی آرٹیکل کی بدولت قرارداد مقاصد میں درج قانونی احکام اور قانون کے اصول موثر اور آئین کا مستقبل حصہ بن گئے ہیں۔ اس لیے انسان کا بنایا ہوا ہر قانون احکام اسلام کے مطابق، جیسا کہ وہ قرآن وسنت میں مذکور ہیں، ہونا چاہیے اور آئین میں دیے گئے، بنیادی حقوق بھی اسلامی نظریات وتعلیمات کے منافی نہیں ہونے چاہیں۔'' ''امر واقعہ یہ ہے کہ احمدیوں نے باطنی طور پر اپنے بارے میں حقیقی مسلمان برادری ہونے کا اعلان کر رکھا ہے، انہوں نے خود کو اصل امتِ مسلمہ سے، اس بنا پر الگ کر لیا ہے اور مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں کہ مسلمان، مرزا قادیانی، بانی جماعتِ احمدیہ، کو پیغمبر اور مسیح موعود کیوں نہیں مانتے، یہ عقیدہ خود مرزا قادیانی کی ہدایات کے تحت اپنایا گیا ہے'' جو برملا کہتا تھا کہ:

''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے کہ ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے، مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد جن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے، وہ مجھے نہیں مانتے''۔

(''آئینہ کمالات اسلام'' صفحہ ۵۴۸،۵۴۷ مندرجہ ''روحانی خزائن'' صفحہ ۵۴۸،۵۴۷، جلد ۵)

ایک ''نبی'' نے جو زبان استعمال کی ہے اور مخاطبوں پر اس کا جو اثر ہو سکتا ہے، وہ قابل غور ہے۔ ایسی لغو اور بے ہودہ زبان کے استعمال کی اور بھی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں، لیکن ہم صرف ایک اور مثال دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''

(نجم الھدلی، صفحہ ۱۰ مندرجہ ''روحانی خزائن'' صفحہ ۵۳ جلد ۱۴ از مرزا قادیانی)

اسی طرح کی دیگر تحریریں ڈھیروں کی صورت میں موجود ہیں جو نہ صرف مرزا قادیانی کے اپنے قلم سے ہیں بلکہ اس کے نام نہاد خلفاء اور پیروکاروں نے بھی لکھی ہیں، جو کسی شک و شبہ کے بغیر ثابت کرتی ہیں کہ وہ مذہبی لحاظ سے اور معاشرتی طور پر مسلمانوں سے ایک الگ اور مختلف برادری ہیں۔

سر محمد ظفر اللہ خاں قادیانی نے پاکستان کا وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بابائے قوم قائداعظم کی نماز جنازہ میں شامل ہونے اور انہیں آخری خراجِ عقیدت پیش کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اسے غیر مسلم ریاست کا مسلمان وزیر خارجہ یا مسلم ریاست کا غیر مسلم وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے۔

(روزنامہ ''زمیندار'' لاہور، مؤرخہ ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

مرزا قادیانی نے اپنے ماننے والوں کو غیر احمدیوں کے ساتھ اپنی بچیوں سے نکاح کرنے اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کر دیا تھا۔ اس کے بقول مسلمانوں کی بڑی جماعت کو زیادہ سے زیادہ نصاریٰ کی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

کلمہ ایک اقرار نامہ ہے جسے پڑھ کر غیر مسلم اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے۔ یہ عربی زبان میں ہے اور مسلمان کے لیے خاص ہے جو اسے نہ صرف اپنے عقیدہ کے اظہار کے لیے پڑھتے ہیں بلکہ روحانی ترقی کے لیے بھی اکثر اس کا ورد کرتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کے معنی ہیں ''خدا کے سوا کوئی عبادت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں'' اس کے برعکس قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ کا بروز ہے۔ مرزا قادیانی نے کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' (اشاعتِ سوم، ربوہ صفحہ ۴) میں لکھا ہے: سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۲۹ کے نزول میں محمد ﷺ کو اللہ کا رسول کہا گیا ہے..... اللہ نے اس کا نام محمد رکھا''

(مندرجہ ''روحانی خزائن'' صفحہ ۲۰۷، جلد ۱۸)

روزنامہ ''بدر'' (قادیان) کی اشاعت 25 اکتوبر 1906ء میں قاضی ظہور الدین اکمل سابق ایڈیٹر ''Review of Religions'' کی ایک نظم شائع ہوئی تھی، جس کے ایک بند کا مفہوم اس طرح ہے ''محمد ﷺ پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ ہم میں دوبارہ آ گئے ہیں، جو کوئی محمد ﷺ کو ان کی مکمل شان کے ساتھ دیکھنے کا متمنی ہو، اسے چاہیے کہ وہ قادیان جائے۔'' (بندیہ ہے)

محمد ﷺ پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شاں میں
محمد ﷺ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

یہ نظم مرزا قادیانی کو سنائی گئی تو اس نے اس پر مسرت کا اظہار کیا۔ (روزنامہ ''الفضل'' قادیان، ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء)

''اوپر جو کچھ کہا گیا اس کی روشنی میں مسلمانوں میں اس بات پر عمومی اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ جب کوئی احمدی کلمہ طیبہ پڑھتا ہے یا اس کا اظہار کرتا ہے تو اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایسا نبی ہے، جس کی اطاعت واجب ہے اور جو ایسا نہیں کرتا، وہ بے دین ہے، بصورت دیگر وہ خود کو مسلمان کے طور پر پیش کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ آخری بات یہ ہے کہ یا تو وہ مسلمانوں کی تضحیک کرتے ہیں یا اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات، صورت حال کی راہنمائی نہیں کرتیں۔ اس لیے جیسی بھی صورت حال ہو، ارتکاب جرم کو ایک نہ ایک طریقہ سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

- مرزا قادیانی نے نہ صرف یہ کہ اپنی تحریروں میں رسول اکرم ﷺ کی عظمت و شان کو گھٹانے کی کوشش کی بلکہ بعض مواقع پر ان کا مذاق بھی اڑایا۔

(حاشیہ، تحفہ گولڑویہ، صفحہ ۱۶۵ مندرجہ روحانی خزائن صفحہ ۲۶۳، جلد ۱۷) میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ!

- ''پیغمبر اسلام اشاعت دین کو مکمل نہیں کر سکے، میں نے اس کی تکمیل کی۔'' ایک اور کتاب میں کہتا ہے:
- ''رسول اکرم بعض نازل شدہ پیغامات کو نہیں سمجھ سکے اور ان سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

(''دیکھئے، ازالہ اوہام'' لاہور طبع، صفحہ ۳۴۶، مندرجہ ''روحانی خزائن'' صفحہ ۴۷۲، ۴۷۳، جلد ۳)

اس نے مزید دعویٰ کیا:

- رسول اکرم ﷺ تین ہزار معجزے رکھتے تھے۔''

(تحفہ گولڑویہ'' صفحہ ۶۷ مندرجہ روحانی خزائن'' صفحہ ۱۵۳، جلد ۱۷)

- ''جب کہ میرے پاس دس لاکھ نشانیاں ہیں''

(''براہین احمدیہ'' جلد ۵ صفحہ ۵۶ ''روحانی خزائن'' صفحہ ۷۲، جلد ۱۲)

- ''نشان معجزہ، کرامت ایک چیز ہے۔''

(''براہین احمدیہ'' جلد ۵ صفحہ ۵۰، مندرجہ ''روحانی خزائن'' صفحہ ۶۳ جلد ۲۱)

مزید یہ کہ:

- ''رسول اکرم ﷺ نصاریٰ کا تیار کردہ پنیر کھاتے تھے جس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وہ سؤر کی چربی ملاتے تھے۔''(لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ)

(''الفضل'' قادیان، ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

۞ مرزا بشیر احمد نے اپنی تصنیف ''کلمۃ الفصل'' صفحہ ۱۱۳ میں لکھا:

''مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے، پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

اس طرح اور بہت سی تحریریں موجود ہیں لیکن ہم اس ریکارڈ کو مزید گراں بار نہیں کرنا چاہتے۔

۞ ''ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے کہ وہ ہر نبی کو مانتا اور اس کا احترام کرتا ہے۔ اس لیے کہ اگر نبی کی شان کے خلاف کچھ کہا جائے تو اس سے مسلمان کے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی، جس سے وہ قانون شکنی پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ اس کا انحصار جذبات پر ہونے والے حملے کی سنگینی پر ہے۔ ہائی کورٹ کے فاضل جج نے مرزائیوں کی کتابوں سے بہت سے حوالے نقل کر کے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی بڑی توہین کی اور ان کی شان گھٹائی۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ وہ خود لینا چاہتا تھا۔ ہم اس سارے مواد کو نقل کرنا ضروری نہیں سمجھتے، صرف دو مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی ایک جگہ رقم طراز ہے:

۞ ''جو معجزات دوسرے نبیوں کو انفرادی طور پر دیے گئے تھے، وہ سب رسول اکرم ﷺ کو عطا کیے گئے، پھر وہ سارے معجزے مجھے بخشے گئے کیونکہ میں ان کا بروز ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میرے نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، یونس، سلیمان اور عیسیٰ مسیح ہیں۔''

(''ملفوظات'' جلد سوم ''صفحہ ۲۷۰، شائع شدہ ربوہ)

۞ ''حضرت مسیح کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین نانیاں اور دادیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

(''ضمیمہ انجام آتھم'' حاشیہ ۷ ..... مندرجہ ''روحانی خزائن'' صحفہ ۲۹۱، جلد ۱۱)

۞ ''اس کے برعکس اس کی پاک کتاب قرآن حکیم حضرت عیسیٰ، ان کی والدہ اور خاندان کی بڑائی بیان کرتی ہے۔ دیکھئے سورہ آل عمران (۳) کی آیات ۳۳ تا ۳۷، ۴۵ تا ۴۷ سورہ مریم (۱۹) کی آیت ۱۶ تا ۳۲۔ کیا کوئی مسلمان قرآن کے خلاف کچھ کہنے کی جسارت کر سکتا ہے اور جو ایسی حماقت کرے، کیا وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ ایسی صورت میں مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار کیسے مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مرزا قادیانی پر اسی کی مذکورہ بالا تحریروں کی بنا پر توہین مذہب ایکٹ مجریہ 1679ء کے تحت عیسائیت کی توہین کے جرم میں کسی انگریزی عدالت میں ملزم قرار دے کر سزا دی جا سکتی تھی، مگر ایسا نہیں کیا گیا۔''

۞ ''ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔''

(''صحیح بخاری'' ''کتاب الایمان'' ''باب حب الرسول من الایمان'')

۞ کیا ایسی صورت میں کوئی، کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرزا قادیانی نے تخلیق کیا ہے سنے، پڑھے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟

۞ ''ہمیں اس پس منظر میں احمدیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر احمدیوں کے اعلانیہ رویہ کا تصور کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہوسکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی احمدی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ''رشدی'' تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے؟ اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ مزید برآں اگر گلیوں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں، حقیقتاً ماضی میں بارہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا (تفصیلات کے لیے منیر رپورٹ دیکھی جاسکتی ہے) ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی احمدی یا قادیانی سرعام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دوسرے شعائر اسلام کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرم ﷺ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں احتیاطی تدابیر بروئے کار لانا لازمی ہے تاکہ امن وامان برقرار رکھا جاسکے۔ اس صورت حال میں مقامی انتظامیہ نے جو فیصلے کیے، یہ عدالت انہیں کالعدم نہیں کرسکتی۔ وہ اس معاملے میں بہترین جج ہیں تاوقتیکہ قانون یا حقیقت کے ذریعے اس کے برعکس ثابت نہ کیا جائے۔''

◎ جناب جسٹس عبدالقدیر چودھری ◎ جناب جسٹس ولی محمد خاں
◎ جناب جسٹس محمد افضل لون ◎ جناب جسٹس سلیم اختر

(1993 S.C.M.R 1918)

قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلوں کے مندرجہ بالا اقتباسات سے ایک ایک بات صاف عیاں ہے کہ ان کے نزدیک امتناع قادیانیت آرڈیننس نہ صرف آئین کے مطابق ہے بلکہ یہ ملک میں امن و امان کے تحفظ کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہے۔ اعلیٰ عدالتوں کے اتنے سارے فیصلوں کی موجودگی میں کسی ذی شعور کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ حکومت سے اس آرڈیننس کے خاتمہ کا مطالبہ کرے۔ ایسا مطالبہ کرنے کا مطلب قادیانیوں کو شعائرِ اسلامی کی بے حرمتی کی کھلی چھٹی دینا اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنا ہے جو ملک عزیز میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ جو شخص اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کو ماننے سے انکاری ہو اور بلاوجہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر اکڑا رہے تو پھر اس کا وہی علاج ہے جس کا وہ مستحق ہے۔ ایسے شخص کو کم از کم الفاظ میں احمق کہا جاسکتا ہے۔ قادیانی اور ان کے حواریوں کو کان کھول کر سن لینا چاہیے کہ بلکہ دل و دماغ میں بٹھا لینا چاہیے کہ یہ خاتم النّبیین حضرت محمد عربی ﷺ کے ماننے والوں کا ملک ہے، یہ بے دین، سیکولر اور قانون شکنوں کی جاگیر نہیں۔ ہم آپ سے صاف صاف کہہ دیتے ہیں کہ آپ غلط جگہ پر آ گئے ہیں۔ مناسب رہے گا کہ آپ واپس اپنے آقاؤں کی گود میں چلے جائیں۔ یہاں آپ کے مقاصد پورے ہوں گے اور نہ عزائم۔ یہاں تو آپ کے لیے بے سکونی ہی بے سکونی ہے۔ یہاں سکندر مرزا، غلام محمد ملک، انور علی اور جنرل اعظم ایسے کئی ہلاکو خاں اپنی پوری فرعونیت اور نمرودیت کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے جنھوں نے قادیانیوں کو امت مسلمہ کا حصہ بنانے کے لیے پوری سعی کی مگر انہیں منہ کی کھانی پڑی، ذلت و رسوائی کے عمیق اندھیرے گڑھے میں جا گرے اور لعنت ان کا مقدر بن گئی۔

یہ بات معمولی پڑھا لکھا شخص بھی جانتا ہے کہ کسی بھی ملک کی پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی شخص یا جماعت کے بارے میں ملک کے مفاد کے پیش نظر کوئی بھی فیصلہ کرسکتی ہے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ بھی 1974ء کی منتخب پارلیمنٹ نے کیا تھا اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا پورا پورا موقع دیا گیا اور اس خصوصی اجلاس میں مرزا ناصر احمد نے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی جرح کے دوران تسلیم کیا کہ ملک کی پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی شخص یا جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے سکتی ہے۔ یحییٰ بختیار کی جرح کے دوران مرزا ناصر احمد نے اپنے ان تمام مذہبی عقائد کو تسلیم کیا جس پر پوری امت مسلمہ کو قادیانیوں نہ صرف شدید اختلاف ہے بلکہ وہ اسے، اپنے مذہب میں مداخلت بھی سمجھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کی ان عقائد پر ہٹ دھرمی کی وجہ سے ملک عزیز میں کئی بار لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی پیدا ہوئی۔ قادیانیوں کے ان کفریہ عقائد کی بنا پر ملک کی پارلیمنٹ نے 7 ستمبر 1974ء کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور یوں ایک 90 سالہ مسئلہ کا آئینی حل وقوع پذیر ہوا۔ اور اب یہ کہنا کہ کسی بھی شخص یا جماعت کو غیر مسلم قرار نہیں دیا جاسکتا، جاہلیت اور حقائق سے چشم پوشی کے مترادف ہے۔ آخر تمام دنیا ایمان کی دولت سے آراستہ تو نہیں ہے۔ کسی نہ کسی کو تو غیر مسلم کہنا پڑے گا۔ عیسائی، یہودی، پارسی، سکھ، ہندو آخر غیر مسلم ہی تو ہیں۔ یہ سب لوگ اپنے عقائد کی بنا پر مسلمانوں سے الگ امت ہیں اگر مذکورہ بالا بات تسلیم کرلی جائے تو دنیا میں کوئی بھی غیر مسلم نہ ہو۔

ہمارا ایک طبقہ ایسا ہے جو اسلام سے بغاوت کی علامت، خوف خدا سے عاری، روزِ محشر، اللہ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے سامنے جوابدہی سے یکسر بے نیاز ہے۔ قادیانی نواز بیورو کریسی اور پولیس انتظامیہ پر مشتمل یہ طبقہ قادیانیوں کی شرارتوں اور اشتعال انگیزیوں پر پردہ ڈالتا رہا ہے۔ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس طبقہ نے ہمیشہ قادیانیوں کی حوصلہ افزائی اور مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کی۔ بہت کم افسران ایسے ہیں جو تعزیرات پاکستان میں موجود قادیانیوں کے خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی کی دفعہ 298C اور اس کی عدالتی تاریخ سے واقف ہوں۔ یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ پورے پاکستان میں شاید ہی کوئی افسر ہو، جس نے قادیانیوں کی طرف سے توہین رسالت ﷺ کے اجتماعی اور مسلسل ارتکاب پر سپریم کورٹ کے اس تاریخی فیصلہ (ظہیر الدین نام سرکار 1718 SCRM 1993) کے مطالعہ کی زحمت گوارا کی ہو جو پاکستان میں امن وامان قائم کرنے میں ایک سنگ میل ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ فیصلہ اس وقت قانون کی بھاری کتابوں میں تو موجود ہے مگر انتظامیہ کی سرکشی اور مغرب زدگی کی وجہ سے آج تک اس کے ایک جزو پر عمل درآمد نہیں ہوا..... اس سے بڑھ کر قانون کے ساتھ اور کیا شرمناک مذاق ہوسکتا ہے؟..... کہ ملک کی منتخب پارلیمنٹ کی طرف سے بھاری اکثریت کے ساتھ منظور کردہ قانون بھی ہوسکتا ہے؟ اور اس کے صحیح ہونے پر اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے بھی موجود ہوں..... اور پھر عمل درآمد نہ ہو؟

اعلیٰ عدالتوں کے یہ تاریخی فیصلے قادیانیوں کی اسلام اور پاکستان کے خلاف گھناؤنی تخریبی، تخریب کاروائیوں اور دہشت گردانہ عزائم کا مکمل احاطہ کرتے ہیں۔ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلوں کو پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جماعت جو بظاہر بڑی پُرامن اور معصوم نظر آتی ہے، ملک وملت کے لیے کتنی خطرناک اور ضرر رساں ہے اور اس کے عزائم کتنے بھیانک ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت کے بھیس میں چھپی



قادیانیت (مکروفریب) کا آئینی تحفظ

ایک تنقیدی جائزہ.....!

ڈاکٹر عبدالحفیظ فاروقی حفظہ اللہ

قادیانی (کادیانی) فتنہ اسلام و عالم اسلام کے خلاف ایک مکروہ و گھناؤنی سازش اور سامراجی ابلیسی تحریک کا شاخسانہ ہے۔ جو کہ تقریباً سوا صدی سے امتِ مسلمہ کی دینی حمیت و غیرت کو مسلسل چیلنج کئے ہوئے ہے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور مبارکہ سے لے کر آج تک کسی بھی اسلامی حکومت میں ایسے فتنہ کو پنپنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ اور رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نام لیواؤں کی موجودگی میں کسی کو سر اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکی!

ہندوستان میں قادیانیوں کو چونکہ انگریز کی مکمل سرپرستی حاصل رہی، اور یہ ان کے زیر سایہ پروان چڑھتے رہے، آج اسرائیل و بھارت اور امریکہ و برطانیہ کے ان سے سیاسی مفادات وابستہ ہیں۔ اور وہ انہیں اسلام و عالم اسلام کے خلاف استعمال کر رہے ہیں اور مسلم کُشی میں چونکہ یہ سب متفق و متحد ہیں۔ اس لئے قادیانی ٹولہ اپنے آقاؤں کے زیر سایہ قتل و غارت تخریب کاری و حرام کاری، سماج دشمنی اور دہشت گردی کے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ اور دین سے بیزاری شرافت سے عاری، جاسوسی، ملیع سازی وطن دشمنی اور غداری قادیانیوں کا ''ٹریڈ مارک'' ہے۔

حکومتی سطح پر سب سے پہلے حکومتِ سعودیہ نے قادیانیوں (احمدیوں) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے حرمین شریفین میں ان کے داخلے پر پابندی عائد کی۔ 1973ء میں رابطۂ عالم اسلامی کے زیر اہتمام ایک عالمی کانفرنس ہوئی۔

جس میں دنیا بھر کے 140 نمائندوں نے قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے اسے عالمِ اسلام اور اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک قرار دیا۔ اور اسلامی دنیا سے اپیل کی کہ وہ انہیں غیر مسلم قرار دیں۔ اور ان کی سرگرمیوں پہ پابندی عائد کر دیں۔ چنانچہ اپریل 1973ء میں آزاد کشمیر اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ بعدہٗ 30 جون 1974ء کو 46 اراکین اسمبلی نے باقاعدہ اپنے دستخطوں سے نیشنل اسمبلی آف پاکستان میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے، اور آئین میں ضروری ترمیمات کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے قرارداد پیش کی گئی۔

جس کے نتیجے میں مرزا غلام قادیانی (کادیانی) کی غلامی اختیار کرنے والے دونوں گروپوں پہ سیر حاصل جرح ہوئی۔

آغاز بحث و جرح:

15۔اگست 1947ء، تا 6 ستمبر 1947ء دونوں کادیانی گروپوں پہ نہایت مفصل و مدلل جرح ہوتی رہی۔ اگر کوئی قادیانی و احمدی غیر جانب دار ہو کہ یہ کارروائی پڑھ لے، تو وہ یقیناً قادیانی نہیں رہے گا۔ اور مرزا محمد سلیم اختر، سیف الحسن، احمد نواز (بریگیڈیئر) رب نواز (ائیر کموڈور) فضل احمد (منیجر جنرل) حسن محمود (فلسطین) احمد ہاریادی (انڈونیشیا) اور محمد شفیق مرزا کی طرح اسلام کی آغوش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آ جائے گا۔ ایسے سینکڑوں خاندانوں کو ..... اللہ تعالیٰ نے قادیانیت سے واپس اسلام کی دولت عطا کی، وہ مجموعی طور پر احمدیت کو مفروضوں، وسوسوں، دجل وفریب، جعل سازی، تضاد بیانی، فتنہ سامانی اور خام خیالی کا مجموعہ قرار دیتے ہیں۔

خلاصہ کارروائی اسمبلی:

16۔ستمبر 1947ء کو سپیکر نیشنل اسمبلی پاکستان صاحبزادہ فاروق علی خاں کی صدارت میں قادیانیت پہ ہونے والی جرح یہ فائنل اجلاس ہوا۔اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار صاحب نے قادیانیوں پہ ہونے والی جرح پر بے مثال اور بادلائل گفتگو کی۔ اور قابل غور ریمارکس پیش کئے! جناب یحییٰ بختیار صاحب نے کہا'' کہ جو قرارداد اراکین اسمبلی نے پیش کی ہے، اس میں کچھ تضاد ہے۔''

ہرگاہ!'' مرزا غلام احمد سامراج کا پیدا کردہ تھا، جس کا واحد مقصد اسلامی اتحاد کو پارہ پارہ کرنا اور اسلام کو بدنام کرنا تھا، ہرگاہ ملتِ اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد کے ماننے والے خواہ وہ ایسے ہی مانتے ہوں یا مذہبی رہنما یا مصلح تصور کرتے ہوں اسلام کے دائرے سے خارج ہیں ..... اور یہ خود کو اسلام کا ایک فرقہ ظاہر کرتے ہوئے ملک کے اندر و باہر تخریب کاری میں ملوث ہیں۔''

یحییٰ بختیار صاحب نے کہا! کیا آپ ان کی تخریب کاری کو دوام دینا چاہتے ہیں؟ کیا آپ انھیں قارئین کا تحفظ فراہم کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ ان چیزوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں جن کا دیباچہ میں ذکر کیا گیا ہے؟'' یہ ایک ایسا تضاد ہے، جس کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، ایک طرف کہتے ہیں کہ انہیں اقلیت قرار دو، ایک الگ اکائی بناؤ، جب ایسا کرتے ہیں تو آپ کو ان کے حقوق کا تحفظ کرنا ہوگا۔'' ایک طرف کہتے ہیں کہ'' جماعتِ احمدیہ'' ایک تخریبی تحریک ہے، وہ ملک کے اندر و باہر کی تخریب کاری میں ملوث ہے اور دوسری طرف ان کے حقوق کا تحفظ بھی چاہتے ہیں، یہ دونوں باتیں یکجا نہیں ہوسکتیں!

یحییٰ بختیار صاحب نے مزید کہا کہ میں کوئی تنقید نہیں کر رہا، اور مجھے تنقید کا کوئی حق بھی نہیں۔لیکن میرا فرض ہے کہ معزز اراکین کی توجہ اس طرف دلاؤں۔''

یہ تھے اٹارنی جنرل صاحب کے آئینی خدشات۔ جو ایوانوں کے سامنے پیش کئے گئے، لیکن اس وقت شائد کسی رکنِ اسمبلی نے گہرائی سے Deeply ان اقتباسات پر غور نہیں کیا۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کے پیش کردہ یہ آئینی خدشات سو فی درست ثابت ہو رہے ہیں کہ قادیانیوں کو بین الاقوامی سطح پر آئینی تحفظ فراہم کر دیا گیا ہے۔اور یہ خود کو ایک مظلوم کمیونٹی ثابت کر کے بیرون ملک آسانی سے سیاسی پناہ حاصل کر لیتے ہیں۔جس میں حکومتِ پاکستان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کمزور پالیسی اور چشم پوشی کی بدولت ان کی آئینی پوزیشن مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہے۔

آئینی ترمیم:

بلاشبہ قومی اسمبلی میں آئینی ترمیم ایک مشکل پیچیدہ مسئلہ تھا۔اور اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو اور اسمبلی کے لیے ایک عظیم امتحان اور آزمائشی مرحلہ تھا۔اس تحریک میں اس وقت کے جید علماء کرام اور دردمندانِ اسلام اور سیدنا محمد عربی ﷺ کے سچے نام لیواؤں کی قربانیوں کو یکسر فراموش نہیں کیا جا سکتا۔جس میں ہر طبقہ زندگی کی باقاعدہ نمائندگی تھی اور قادیانیوں کو باضابطہ بحث وجرح کے بعد اسمبلی و سینٹ نے متفقہ طور غیر مسلم قرار دیا۔

جس میں جملہ علماء کرام کے علاوہ وکلاء، ادبا، صحافی، صنعت کار،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمیندار، حزبِ اختلاف وحزبِ اقتدار اور پاکستانی عوام سمیت اسمبلی کے اندر اور باہر جملہ اہلِ علم وفضل کی تائید وحمایت حاصل تھی۔

بلا ریب یہ ایک تاریخی فیصلہ تھا، جس کے لیے ہزاروں جاں نثاروں نے اپنی جان کی بازی لگا دی صرف 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار پروانوں نے اپنے خونِ شہادت سے اس تحریک کی آبیاری کی۔ اس لئے ستمبر 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں ان شہداء کا خون بھی شامل ہے۔

نظر ثانی کی ضرورت ہے لیکن معذرت سے عرض کرتے ہوئے ادباً گذارش کرونگا، کہ یہ فیصلہ کماحقہٗ درست نہیں تھا، اس پر ہم نے رابطہ عالم اسلامی کی مسجد (اسلام آباد) میں ہی ایک عظیم اجتماع میں دوران خطاب یہ بات واشگاف الفاظ میں کہی، جس سے وہاں موجود عام وخاص چونک پڑے، لیکن جب ہم نے دلائل سے ثابت کیا تو الحمد للہ سب نے ہمارے مؤقف کی تائید کی۔

قادیانی حضرات نے ہی آج تک اس قومی فیصلے کو تسلیم نہیں کیا، اس کے برعکس آئینِ پاکستان میں انہیں جملہ حقوق سمیت مکمل اور باقاعدہ تحفظ فراہم کر دیا گیا ہے۔

صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم:

1984ء میں جنرل صاحب نے ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ ان پر پابندی عائد کرتے ہوئے ''اقناعِ قادیانیت آرڈیننس'' جاری کیا، جس کی رو سے کوئی قادیانی شعائرِ اسلامی اور القاباتِ اسلامی کا استعمال نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ قادیانی امیر المؤمنین/خلیفہ صحابی، اور ام المؤمنین اور صحابیات اور جنت البقیع وغیرہ کے اسلامی القابات استعمال کرتے ہیں ان پر پابندی عائد کر دی۔ اس آرڈیننس نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے والی آئینی ترمیم کے قانونی تقاضوں کو بھی تقریباً مکمل کر دیا۔

مگر قادیانیوں نے اسے بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور مرزا طاہر نے مخالفت کی، جس کی وجہ سے مرزا طاہر پر مقدمات قائم کر دیئے گئے۔ اور مرزا راتوں رات مجرمانہ طور پر لندن بھاگ گیا اور تا مرگ تقریباً 21 سال تک وہیں رہا۔

قادیانیوں کی عیاری:

قادیانی دراصل شعائرِ اسلامیہ پہ قبضہ جما کر ملتِ اسلامیہ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ قادیانی حضرات بیرون ملک عدالتوں میں یہ مؤقف پیش کرتے ہیں کہ پاکستان میں ہم نے اپنا حقِ رائے دہی استعمال کرنا اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ ہمیں وہاں مسلمان تصور نہیں کیا جاتا! اور شعائرِ اسلامی کے استعمال پہ ہمارے لئے پابندی ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ یورپین ممالک میں ان کی سیاسی پناہ کی درخواست مسترد ہونے کے باوجود انہیں ملک بدر نہیں کیا جاتا۔ دنیا میں کسی بھی اسلامی ملک کے باشندے یورپ میں یا کسی بھی سیاسی ملک میں پناہ حاصل کرنے کے لئے یہ مؤقف قطعاً اختیار نہیں کرتے کہ ہمیں اسلام اور مسلمانوں سے خطرہ ہے۔''

گویا قادیانی سیاسی پناہ کے بہانے پاکستان اور اسلام کو بدنام کر رہے۔ جب قادیانی خود کو ایک الگ فرقہ سمجھتے ہیں تو مسلمانوں کے القابات، اسلامی اقدار، اور اسلامی تہذیب وثقافت کو اپنانے اور اسلام کی نمائندگی کرنے کا بھی انہیں کوئی حق نہیں۔

قادیانی یورپ میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے جائز و ناجائز حربہ استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ اپنی حقیقی بہنوں سے دستاویزی شادی رچانے سے بھی کوئی شرم وعار محسوس نہیں کرتے۔ اور ان کے بڑوں کے تو ویسے ہی ان مقدس رشتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

غرضیکہ'' قادیانی پروپیگنڈا سیل'' کے ذریعہ ہر ممکن پاکستان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدنام کیا جارہا ہے۔اور پاکستان کے شہری ہونے کے باوجود یہ لوگ ملکی قوانین کا مذاق اڑاتے ہیں۔اور یہ خود ساختہ مظالم کی داستانیں گھڑ گھڑ کر اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے!

حکومتِ پاکستان اور مذہبی جماعتوں کی ذمہ داری:

حکومت کو بین الاقوامی سطح پر قادیانیوں کی آئینی و اسلامی حیثیت کو واضح کرنا چاہیے،اور غیر ملکی ذرائع ابلاغ اور حقوق انسانی کی داعی تنظیموں ایمنسی انٹرنیشنل،ایشیا واچ،اور دیگر عالمی اداروں کو ان کی مکاریوں اور چالاکیوں سے آگاہ کرنا چاہیے۔اس سلسلہ میں مذہبی تنظیموں اور ختم نبوت کے مقدس مشن پر کام کرنے والے اداروں کا بھی فرض منصبی ہے کہ وہ بین الاقوامی عدالتوں اور حقوق انسانی کے لیے دعویداروں کو قادیانیت کا اصل چہرہ دکھائیں۔ حکومتِ پاکستان کو ان کی شہریت ختم کر کے ان کا پاکستان میں داخلہ بند کر دینا چاہیے۔

اگر حکومت انہیں مرتد اور زندیق قرار نہیں دے سکتی،تو کم از کم اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مؤثر اقدامات کا نفاذ تو کر سکتی ہے۔بیرون ملک پاکستانی سفارت کاروں کا یہ فرض ہے کہ وہ کم از کم پاکستانی عوام اور پاکستانی آئین کا تحفظ کریں۔اور بیرون ملک عدالتوں کو اس بات کا شدت سے انتظار ہے کہ کوئی انہیں قادیانیوں کی حقیقت سے روشناس کرائے۔تاکہ وہ بھی ان کی فریب کاریوں اور مکاریوں سے باخبر ہو سکیں۔

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے سلسلہ میں تغیرات پاکستانی 295-C کے تحت توہینِ رسالت ﷺ کے مرتکب کی سزا،سزائے موت ہے۔امریکہ و برطانیہ میں ہی توہینِ مسیح علیہ السلام کا قانون موجود ہے۔اس قانون کے تحت کسی کو مسیح علیہ السلام کی توہین کی اجازت نہیں ہے امریکن اور یورپین نظریہ کے مطابق مسیح علیہ السلام کی توہین کے سوا کسی بھی پیغمبر کی گستاخی مذکورہ قانون کے تحت نہیں آئیگی۔اس لئے وہ قادیانیوں کی پشت پناہی کرتے ہوئے پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں توہینِ رسالت ﷺ کے قانون کو یکسر ختم کرانے کے متمنی ہیں۔ اور اسے کالا اور امتیازی قانون قرار دیتے ہیں۔

یہ ان نام نہاد احمدیت کے دعویدار قادیانی اور عیسائی سیکولر حکومتوں کی دوغلی اور منافقانہ پالیسی ہے،جو کہ حکومتِ پاکستان اور عالم اسلام کی کمزور خارجہ پالیسی اور عدم توجہی کی بنا روز بروز تقویت پکڑ رہی ہے۔

ہمارا مؤقف:

قادیانی (مرد و زن) C - 295 کے تحت توہینِ رسالت ﷺ کے مرتکبین ہیں۔تعزیرات پاکستان کے تحت ان پر مقدمات قائم کر کے انہیں تختہ دار پہ کھینچ دیا جائے۔یہ رشدی سے بڑھ کر گستاخ رسول ﷺ ہیں۔واضح ہو کہ قادیانیت (احمدیت) مورمنز (Mor Mons) طرز کی ایک عیسائی تحریک ہے۔اور یہودیوں کی فری میسنری (Free Masonry) روٹری کلب (Rotary Club) لوئنز کلب اور بنائی برتھ (Bnai Birth Club) جیسی تحریکوں کے مشابہ ہے جن کی کسی مناسب موقعہ پر تفاصیل پیش کی جائیں گی۔اہلِ علم تو ان تحریکوں کی سرگرمیوں اور ان کے خطرناک عزائم سے بخوبی آگاہ ہیں۔مگر عام لوگ یا غم خویش سیکولر سوچ کے حامل ان تحریکوں کو غیر مضر اور فلاحی تنظیمیں تصور کرتے ہیں،لیکن حقیقت میں انسانی تاریخ میں یہ انتہائی خطرناک اور بھیانک خفیہ پروگرام رکھتی ہیں،اور حکومتِ پاکستان ماہرینِ قانون اور ختمِ نبوت و تحفظ ناموس رسالت علیہ السلام کے ذمہ داران اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے اندرون و بیرون ملک احمدیت یعنی مرزائیت اور کادیانیت کا آئینی نوٹس لیتے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام دوستی اور محبِ وطنی کا ثبوت دیں۔

قادیانی مردہ:

یہ مشنِ شہداء کے علمبردار قادیانی اپنے مُردے امانتہ پاکستان میں دفناتے ہیں۔اور موقع ملنے پر اپنے مردوں کو بہشتی مقبرہ قادیان (بھارت) لے جانے کے شدید خواہش مند ہیں۔یہ لوگ پاکستان میں رہتے ہیں، ان کی جائدادیں پاکستان میں اور ان کی رشتہ داریاں پاکستان میں ہیں۔لیکن ہروقت پاکستان کے خلاف سوچتے رہنا ان کی ازلی فطرت ہے۔جب یہ لوگ پاکستان میں مرنا پسند نہیں کرتے، تو پھر انہیں یہاں رہنے کا حق بھی نہیں ہونا چاہیے۔یہ اندرون اور بیرون، ملکِ عزیز کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے ہیں۔لہٰذا حکومتِ پاکستان کو بھرپور غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ان کی شہریت کو ختم کر کے انھیں ملک بدر کر دینا چاہیے۔کیونکہ یہ ملک اسلام کا قلعہ ہے۔

وارثانِ منبر ومحراب کی ذمہ داری:

احبابِ علم وفضل اور توحید وسنت کے علمبردار، وارثانِ منبر و محراب کو ان کا نہایت سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔اور اس فتنہ کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے ممکنہ اقدامات کرنے چاہیں۔ہم یہ سوچ کر خاموش تماشائی بن جاتے ہیں کہ انھیں تو باقاعدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔اب آپ اور کیا چاہتے ہیں؟ لیکن بہت سے احباب ان کی سرگرمیوں سے لاعلم ہیں اور اگر کسی کو علم ہے بھی تو چشم پوشی کر جاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ پاکستانی مسلمان کا فرض ہے کہ ان کے مذموم عزائم غلیظ عقائد اور بدبودار کردار کو بے نقاب کرتے ہوئے عام وخاص تک اپنے جذبات پہنچائے۔اراکین اسمبلی، وزرائے اعلیٰ، قانون ساز اداروں اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں تک اپنی گزارشات پہنچا کر غیرتِ ایمانی اور محبتِ رسول ﷺ کا ثبوت دے۔

حکومت کو اس بات کا احساس دلایا جائے کہ بیرون ملک قادیانی ملک اور اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔اور ان کے اندر ہر وہ عیب موجود ہے، جو پاکستان اور اسلام کو رسوا کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ مثلاً فحاشی وعیاشی اور غیر اخلاقی حرکات وسکنات، شراب نوشی وزنا کاری اور گرل فرینڈ کا رواج، رقص وسرود کی محافل کا انعقاد اور تہواروں میں شراب اور سؤر کے گوشت وچربی سے بنی ہوئی مصنوعات کی خرید وفروخت.....۔

یہاں تک کہ اپنی حقیقی بہن وبیٹی سے جنسی تعلقات تک ان کے ہاں کوئی گناہ نہیں۔مرزا محمود کا اپنی بیٹی اقراء الرشید کے بارے میں سرِمحفل یہ کہنا کہ آدم کی اولاد کی افزائش اس طرح ہوئی ہے کہ کوئی مقدس سے مقدس رشتہ مجامعت میں حائل نہیں ہو سکتا، ''حضرت مسیح موعود بھی یہی کام کیا کرتے تھے'' غور کیجئے جن کا اپنی بیٹیوں کے بارے میں یہ تصور ہے ''غیروں کے ساتھ کیا کرتے ہونگے؟ غرض ان کی برہنہ سیاہ کاریوں کو لکھتے ہوئے قلم لرزتا ہے اور شرم وحیا مانع ہے، پھر بھی اگر کوئی ان کے بارے میں نرم گوشہ رکھتا ہو، تو وہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔

لندن اور جرمنی کی نائٹ کلبوں میں قادیانی لڑکیوں کے ''عریاں شو'' کے بارے میں حیران کن انکشافات ہوئے ہیں تفصیلات کے لیے دیکھیے: روزنامہ جنگ لندن اور لاہور۔14، 28 اور 30 نومبر 1991ء یا متین خالد صاحب کی کتاب ''قادیانیت سے اسلام تک'' اور ''قادیانی راسپوٹینوں کے عبرتناک انجام'' ایک نظر ملاحظہ کیجئے۔ان کے بارے میں غلط فہمیاں یقینی ہو جائیں گی۔

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر ظفر اللہ

قائداعظم کے جنازے میں کیوں شریک نہ تھا



نیّر زیدی

مسٹر چودھری ظفر اللہ خان نے قائداعظم کی نمازِ جنازہ میں شرکت نہیں کی تھی۔ یہ ایک ایسی خبر تھی جسے میں نے بارہا سنا، ناقابلِ یقین پایا اور اس پروپیگنڈے کا حصہ سمجھا جو بعض اقلیتی فرقوں کے خلاف کیا جاتا ہے۔ مجھے اس کی تصدیق کی بھی جستجو تھی۔ چودھری ظفر اللہ سے کبھی بالمشافہ گفتگو کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ جون ۱۹۸۳ء کے اواخر میں واشنگٹن میں ''احمدیہ تحریک'' کی ایک کانفرنس میں تحریک کے سربراہ اعلیٰ مرزا طاہر احمد سے گفتگو کے دوران اچانک خیال آیا کہ اس سے اس کی وضاحت حاصل کروں۔ موقع بھی مناسب تھا۔ ایک اور سوال کے جواب میں قائداعظم کا ذکر آ ہی گیا تھا۔ مرزا طاہر احمد کا دعویٰ تھا کہ جب قائداعظم محمد علی جناح سیاست سے دل برداشتہ ہو کر لندن واپس چلے گئے تھے تو ان کو تحریکِ پاکستان کی قیادت سنبھالنے اور انڈیا واپس لانے کی ترغیب احمدیہ تحریک کے بزرگوں ہی نے دی تھی۔ مرزا طاہر احمد کے بیان کے مطابق سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے بزرگانِ دین نے قائداعظم کو یہ ترغیب دینے کی کوشش کی کہ وہ احمدیہ تحریک کو اسلامی فرقوں کا حصہ نہ سمجھیں، لیکن بقولِ مرزا، قائداعظم نے ان ترغیبات پر توجہ نہیں دی۔ غالباً قائداعظم نے اپنی رواداری، اعلیٰ ظرفی اور روشن خیالی کی وجہ سے ان تمام باتوں سے واقف ہوتے ہوئے بھی سر ظفر اللہ خان کو وزارتِ خارجہ کا اہم قلمدان دیا۔ کیونکہ ان کے خیال میں وہی اس کے اہل تھے۔ بہر حال اس پسِ منظر میں تجسس اور بھی بڑھا کر سر ظفر اللہ نے قائدِ تحریکِ پاکستان اور سربراہِ مملکت کی نمازِ جنازہ میں شرکت کیوں نہ کی؟

مرزا طاہر احمد نے قائداعظم کے متعلق جو کچھ بھی کہا، وہ اگر مان بھی لیا جائے اور اس کی گفتگو کو سچ سمجھ لیا جائے تو بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزائیوں نے قائداعظم کو مسلمان کیوں نہ سمجھا اور ان کی نمازِ جنازہ کیوں نہ پڑھی؟

میں نے حسبِ عادت دوٹوک سوال کیا۔ مرزا طاہر احمد نے اس امر کی تصدیق کی۔ اور وجہ یہ بتائی کہ احمدیہ تحریک کے آغاز کے ۱۴ برس بعد یہ اصولی فیصلہ ہوا تھا کہ احمدی عقیدے کے افراد مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوں گے۔ بقول اس کے اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ ایسے لوگوں کے ساتھ جو احمدیت کے خلاف ہوں، نماز پڑھنے سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اور قائداعظم کی نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کرنا سر ظفر اللہ کا ذاتی فیصلہ نہیں تھا بلکہ وہ اپنے فرقے کی قیادت کے اصولی فیصلے پر عمل کر رہا تھا۔ قائداعظم زندگی میں ایک بااصول انسان تھے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس اصولی اجتناب کو ان کی روح نے سراہا ہوگا۔

لیکن اصول کی بنیاد تو منطق پر ہوتی ہے، چنانچہ میں نے اس بحث کو آگے بڑھانے کی اجازت چاہی اور کہا کہ مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ احمدیہ قیادت کا فیصلہ تھا لیکن چونکہ قائداعظم نے اس فرقے کے لوگوں کے ساتھ بقول مرزا اتنی رواداری دکھائی تھی، انہیں تحریکِ پاکستان میں حصہ لینے کا شرف بخشا اور قیامِ پاکستان کے بعد بغیر کسی تعصب کے احمدیہ تحریک کے افراد کو ان کی قابلیت کی بنیاد پر اعلیٰ عہدوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائز کیا۔ اگر ایسے عظیم شخص کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی راہ میں کوئی اصول حائل ہو گیا تھا تو کیا آپ لوگوں نے کسی دوسرے مقام پر قائداعظم کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی تھی؟ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ نہیں ایسا نہیں ہوا۔ پھر اس نے وضاحت کی کہ اگر کسی شخص کی نمازِ جنازہ ایک مرتبہ ہو جائے اور اس میں ایک دو افراد بھی شریک ہو جائیں تو پھر دوبارہ نماز جنازہ کی ''ضرورت ''نہیں رہتی۔ میں نے کہا کہ جناب یہ تو تکنیکی پہلو ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اتنے بڑے لیڈر کے لیے جس نے آپ کے خلاف کسی قسم کا قانون اور آرڈی ننس نہیں پاس کیا، کوئی تعصب نہیں برتا، اس کی نمازِ جنازہ یا ایصالِ ثواب کے لیے کوئی دوسرا طریق کار محض تکنیکی پہلو کی آڑ لے کر ترک کرنا عجیب سا لگتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام کے ہر فرقے نے دوسرے فرقے کے خلاف کفر کے فتوے جاری کیے ہیں اور اگر ایک فرقے کے افراد دوسروں کی نمازوں میں شریک ہوں تو تشدد کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ میں نے گذارش کی کہ بعض کتابوں میں ایسے حوالے ضرور ملتے ہیں اور بعض مذہبی لیڈر ایسی غیر ذمہ دارانہ باتیں بھی کرتے ہیں لیکن مجموعی طور پر مسلمان روادار ہیں۔ قائداعظم کی نمازِ جنازہ میں مسلمانوں کے تمام فرقوں نے شرکت کی اور کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

مرزائیوں کو قادیانی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس تحریک کے بانی مرزا غلام احمد پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل قادیان میں ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا تھا۔ ۵۴ برس کی عمر میں یعنی ۱۸۸۹ء میں اس نے اس تحریک کی بنیاد ڈالی۔ یہاں تھوڑی سی تفصیل نہ صرف نوجوان نسل کے لیے ضروری ہے بلکہ ان لوگوں کی یادداشت تازہ کرنے کے لیے بھی ہے جو ۱۹۷۴ء میں شعور رکھتے تھے۔ یہی وہ سال ہے جب قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔

قادیانیوں کے خلاف کئی تحریکیں چلیں اور ۱۹۵۴ء میں ان کو تحفظ دینے کے لیے جزوی طور پر مارشل لاء بھی لگا، جس کے سربراہ جنرل اعظم خاں تھے۔ ۱۹۷۴ء میں روایت کے مطابق نشتر میڈیکل کالج کے طلباء بذریعہ ٹرین کہیں جاتے ہوئے ربوہ سے گزر رہے تھے جو کہ پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز ہے۔ ان طلباء نے ربوہ سٹیشن پر قادیانی کے خلاف بعض نعرے لگائے جنہیں مقامی افراد نے اشتعال انگیز سمجھا۔ ربوہ میں سٹیشن سمیت تمام انتظامی امور قادیانی افراد کے ہاتھوں میں ہوتے تھے۔ چنانچہ واپسی پر جب ٹرین رُکی تو اس میں سے طلباء کو جو ملتان واپس جا رہے تھے، مبینہ طور پر اتار لیا گیا اور بعض بیانات کے مطابق سخت جسمانی اذیت پہنچائی گئی۔ اس واقعہ کی خبر پورے پاکستان میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور منتخب اسمبلی اور اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو سے مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے اور اس گروپ کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

اسمبلی میں اس بات پر بحث شروع ہوئی کہ مسلمان کون ہے؟ لیکن یہ بحث پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکی۔ قادیانی تحریک کے اس وقت کے پیشوا مرزا ناصر احمد اسمبلی کی سماعت میں قادیانی تحریک کی نمائندگی کر رہا تھا جب اس امر پر اتفاق رائے نہ ہو سکا کہ قادیانی مسلمان ہیں یا نہیں تو اس وقت کے ممبر قومی اسمبلی مولانا ظفر احمد انصاری نے مرزا ناصر احمد سے ایک سادہ سا سوال پوچھا اور وہ یہ تھا کہ کیا وہ باقی قوم کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ مرزا ناصر سے گذارش کی گئی کہ وہ اس کا جواب ہاں یا ناں میں دے۔ مصدقہ اطلاع کے مطابق مرزا ناصر احمد نے نفی میں جواب دیا۔ اس کے بعد اراکین اسمبلی اور وزیراعظم بھٹو کے پاس کوئی چارۂ کار نہ رہا کہ وہ قادیانی تحریک کو غیر مسلم قرار دیں۔ دوسری صورت میں پوری قوم کو غیر مسلم تصور کرنا پڑتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تفصیلی پسِ منظر کی ضرورت یوں پیش آئی کہ ۱۹۷۴ء کے بعد اب یہ تحریک دوبارہ شروع ہو رہی ہے کہ اس گروپ کو غیر مسلم قرار دینا غلط تھا۔ یہ ناانصافی تھی اور ۱۹۷۴ء کی ترمیم اور مارشل لاء ضابطہ ۲۰ کے ذریعے اس فرقے پر جو پابندیاں لگا دی گئی ہیں، وہ انسانی حقوق کے منافی ہیں۔ پاکستان میں نوجوان نسل اور بیرونِ ملک پاکستانی تفصیلات سے واقف نہ ہونے کے باعث یہ سوچ رکھتے ہیں کہ حکومت یا کمیونٹی کو کسی کے مذہب کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ بیرونِ ملک اور خاص طور سے امریکہ میں قادیانی تحریک اس بات پر زور دے رہی ہے کہ قادیانی ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں، رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں اور اس کے باوجود انہیں مسلمان نہیں مانا جاتا۔

تحریک کی سوسالہ تقریب پر جو کتابچہ شائع ہوا ہے اس میں قادیانی اور غیر قادیانی مسلمان میں جو فرق بتائے گئے ہیں، وہ باعثِ دلچسپی ہو سکتے ہیں۔ ایک فرق تو بقول ان کے یہ ہے کہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صلیب سے جسمانی طور پر اٹھا لیا تھا اور وہ جنت میں ہیں۔ اس کے برعکس قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے اسی دنیا میں بچا لیا گیا تھا اور علاج کے بعد وہ صحت یاب ہو گئے تھے اس کے بعد چکر لگاتے ہوئے افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے۔ جہاں مبینہ طور پر ان کا انتقال ہوا اور بقول شخصے سری نگر میں ان کا مزار بھی موجود ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ جسمانی طور پر دوبارہ ظہور کریں گے۔ مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ چونکہ سری نگر میں ان کی قبر میں موجود ہے، لہٰذا اب ان کی آمدِ ثانی جسمانی لحاظ سے نہیں، بلکہ صرف روحانی لحاظ سے ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے انہیں جو معجزہ عطا کیا تھا، وہ مردوں کو زندہ کرنے کا تھا۔ یہ بڑی ستم ظریفی ہے کہ جو پیغمبر مردوں کو جسمانی حالت میں زندہ کرتا تھا، اس کے متعلق یہ خیال ہے کہ اس کا خدا اس کو جسمانی حالت میں واپس نہیں لا سکتا (نعوذ باللہ) کیونکہ سری نگر میں اس کی مبینہ قبر موجود ہے۔ اس کتابچے میں مسلمانوں سے دوسرا فرق یہ بتایا گیا ہے کہ قادیانی جہاد کی اس توضیح کو قبول نہیں کرتے کہ مذہبی معاملات میں طاقت استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ بعد میں یہ جملے ہیں کہ ''قرآنی تعلیم یہ ہے کہ مذہبی امور میں مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ تمام لوگوں کو ضمیر کی آزادی ہونی چاہیے۔ مذہبی آزادی ہونی چاہیے اور تمام عقائد کے مصلحین کی عزت کی جانی چاہیے اور حقیقی جہاد نفس کی پاکیزگی اور اسلام کی عمدگی کی تشہیر کرنا ہے۔ جہاد میں طاقت کے استعمال کی اجازت صرف ذاتی دفاع میں ہونی چاہیئے۔''

یہ ایک دلچسپ وضاحت ہے۔ اس میں خود تضاد ہے اور بالواسطہ یہ تجویز بھی کہ نعوذ باللہ قرآن میں تضاد ہے جہاد ارکانِ اسلام میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کے بعد آتا ہے۔ جس شخص نے ان پہلے چار ارکان پر صدقِ دل سے عمل کیا اس کا نفس تو پاک ہو ہی گیا۔ اب اسے نفس کی پاکیزگی کے لیے پانچویں رکن کی تلقین کی ضرورت کیوں ہوگی؟

جہاد کا مقصد، مذہبی معاملات میں طاقت کا استعمال، ایک اور وجہ سے بھی نہیں ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان حکمران کے زیرِ نگیں غیر مسلم رعایا کے لیے جزیہ لگا کر یہ بات قبول کی گئی ہے کہ غیر مسلموں کو مسلمانوں کے قوانین قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور ان کی ایک علیحدہ حیثیت تسلیم کی گئی ہے۔ تاریخ میں بعض بادشاہوں نے تلوار کا سہارا لے کر فتوحات کیں اور اس کے بعد مفتوحین کی بڑی تعداد مسلمان ہوئی، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جہاد کا مقصد بزورِ شمشیر لوگوں کو مسلمان کرنا تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جہاد کی مثال قائم کی اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ارکان دین خدا کی طرف سے ہیں اور یہ ناقابلِ یقین ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسولِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر ﷺ کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ یہ دین کے معاملات میں طاقت استعمال کی جائے۔

قادیانی تحریک کا یہ واضح عقیدہ ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ کے بعد (معاذ اللہ) نبی آ سکتے ہیں، لیکن وہ صاحب شریعت نہیں ہو سکتے اور وہ صرف رسولِ اکرم ﷺ کو واضح طور پر خاتم النبیین کہا گیا ہے، خاتم المرسلین نہیں۔ مسلمانوں کے دو سب سے بڑے گروپوں سے قادیانی تحریک کے بنیادی اختلافات ہیں۔

اس کے علاوہ پوری امتِ مسلمہ کا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور دوبارہ ظہور کریں گے۔ اس عقیدے سے قادیانی تحریک کے اختلاف کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ بھی قادیانی تحریک نے کسی آئینی ترمیم یا مارشل لاء آرڈیننس کے نفاذ سے کوئی ستر برس پہلے کیا تھا اور یہ ایسا اٹل فیصلہ ہے کہ اس میں قائداعظم کے لیے بھی لچک نہیں پیدا ہوئی۔

قادیانی تحریک اور دوسرے مسلمان فرقوں میں فرق یہ ہے کہ بقیہ تمام فرقے رسولِ اکرم ﷺ کے بعد خلافت، امامت اور فقہ کی مختلف توضیحات کی وجہ سے وجود میں آئے۔ کسی فرقے نے رسولِ اکرم ﷺ سے پہلے کڑیوں پر اختلاف رائے نہیں کیا ہے۔ اور کسی فرقے نے رسولِ اکرم ﷺ کے بعد جن شخصیتوں کو خلیفہ یا امام مانا ان کے لیے لفظ نبی استعمال نہیں کیا، لیکن قادیانی تحریک اپنے پیشوا کو نہ صرف نبی بلکہ ''مسیح'' کہتی ہے جو ہمارے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے مخصوص ہے۔ اس کے علاوہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کے بارے میں بھی بنیادی اختلافات رکھتے ہیں۔

ہر شخص اپنے ایمان اور بصیرت کے مطابق کسی مذہب کو قبول کرتا ہے۔ جب عیسائیوں نے دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ''مسیح'' ہیں، تو انہوں نے اپنے مذہب کو نیا نام دیا۔ یہ نہیں کہا کہ اصل یہودی وہ ہیں اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلیم نہیں کرتا وہ یہودی نہیں ہے۔ انہوں نے یہودیوں سے اپنا تشخص الگ کر لیا اور عیسائیت کے نام سے تبلیغ کی، یہودیت کے نام سے نہیں۔ اسی طرح اگرچہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صاحبِ کتاب نبی مانتے ہیں، لیکن جب وہ محمد مصطفےٰ ﷺ پر ایمان لا چکے تو وہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے لگے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اصل عیسائیت یہ ہے اور جو مصطفےٰ ﷺ پر ایمان نہیں لاتا وہ عیسائی نہیں ہے۔

اس پس منظر میں مسئلہ یہ ہے کہ قادیانی تحریک اور اس کے پیشواؤں کا اصرار یہ ہے کہ اصل اسلام ان کا ہے اور جو ان کے ''مہدی'' اور ''مسیح'' پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ اسی (۸۰) کروڑ مسلمان جو ڈیڑھ ہزار برس سے بعض مشترکہ بنیادی عقائد پر عمل کرتے آ رہے ہیں، یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ ان کا مذہب ''ہائی جیک'' ہو جائے۔ اور یہ ردِ عمل مسلمانوں کا ہی نہیں ہے، مغربی دنیا میں بھی جن لوگوں نے ایسے دعوے کیے ان کو عیسائیت کے دائرے سے خارج کر دیا گیا ہے۔ پھر ان کے خلاف شدید معاندانہ رویہ اختیار کیا گیا۔ جوزف اسمتھ نے انیسویں صدی میں ''نبی'' ہونے کا دعویٰ کیا اور ''مورمن'' مذہب کی بنیاد ڈالی، لیکن عیسائیوں نے اس فرقے کو قبول نہیں کیا اور یہاں بعض قوانین ایسے وضع ہوئے جن کا مقصد صرف اس فرقے کو روکنا تھا۔

اب تک جتنی بھی قادیانی تحریریں نظر سے گزری ہیں اور جتنا بھی تاولہ خیال ہوا ہے اس میں لفظوں کے ہیر پھیر کو اگر نظر انداز کر دیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ قادیانی اسلام کے چمن میں اپنا آشیاں نہیں بنانا چاہتے بلکہ چمنِ اسلام سے بقیہ امت کو خارج کرنا چاہتے ہیں، ذوالفقار علی بھٹو کی آئینی ترمیم اور صدر ضیاء الحق کے مارشل لاء آرڈیننس سے پہلے ہی قادیانیوں نے مسلمان نمازیوں اور مسلمانوں کی مساجد سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔

اسلام کا نام کس کی ملکیت ہے۔ اس بحث کے نتیجے میں خونی محاذ آرائی سے کس طرح بچا جا سکتا ہے؟ غالباً اس کا حل یہی ہے کہ ؎

تم کوئی اچھا سا رکھ لو اپنے ویرانے کا نام

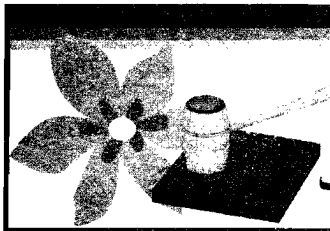
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ مرزائیہ بہاولپور ۱۹۳۵ء اور اس کی مدعیہ

محترمہ غلام عائشہ رحمۃ اللہ علیہا کی زندگی کی ایک جھلک

مرحومہ کے فرزند پروفیسر محمد یحییٰ حفظہ اللہ کے قلم سے



راقم تقریباً اڑھائی سال کا تھا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا۔ میں نے زندگی بھر انہیں ماں ہی کہا۔

نے اپنی خالہ سے مل کر اماں جی کی باتیں کریدیں تو انہوں نے بتایا کہ اڈی کو اپنے والد کا بہت خیال رہتا تھا ان پر جان دیتی تھیں۔ اکثر کہا کرتیں میرے لئے ابا نے بہت مصیبتیں جھیلی ہیں اتنا ہر باپ نہیں کر سکتا۔ خالہ کے بقول وہ مصیبتیں تھیں بھی بہت۔ ملتان میں جب مقدمے کا یکطرفہ فیصلہ ہمارے خلاف ہو گیا تو فرنگی سرکاری کارندوں نے برآمدگی کے لئے چھاپے مارے۔ ہم سب لوگ کبھی ایک گھر میں چھپتے تھے کبھی دوسرے میں، پھر بہاولپور میں پہلے دو فیصلے ہمارے خلاف گئے تھے۔ اس دوران میں بھی یہی حال تھا، ہماری بستی مہند میں کسی گھر میں کوئی ایسا کمرہ نہیں تھا جس میں مختلف اوقات میں ہم لوگ نہ چھپے ہوں۔ اڈی تو خوف سے کانپ رہی ہوتیں اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے۔ اس حالت میں اللہ میاں سے دعائیں کرتی جاتیں۔ ہمارے ابا تاریخیں بھگتنے کے لئے اکثر پیدل میلوں سفر کرتے۔ ہر طرح کی لالچ دی گئی لاکھوں روپے انہیں مرزائی جماعت نے پیش کئے۔ اڈی کو ڈرانے دھمکانے کی بھی بہت کوشش کی لیکن باپ، بیٹی پر کبھی کسی بات کا کوئی اثر نہ ہوا۔ جب مقدمے کا فیصلہ ہوا اور اطمینان کا دور آیا تو اڈی بے حد خوش تھیں اور اپنے ابا پر فدا تھیں۔ شادی ہو گئی۔ جلالپور سے جب بھی آتیں خاص طور پر ابا کے لئے سفید کرتے اور نیلی تہبند پر مشتمل جوڑے ساتھ لے کر آتیں۔ ابا کو یہی لباس پسند تھا۔ وہ بڑے اہتمام سے سفید کرتوں پر کڑھائی بھی کرا کے لایا کرتیں۔

ان کی زندگی ان کے رب کی تھی۔ اس پر سب سے زیادہ حق بھی اسی کا اور اس کے رسول کا تھا۔ تنہائی میں جو دعائیں اور مناجاتیں کرتیں وہ ان کا اور ان کے اللہ کا معاملہ ہے۔ انہوں نے زندگی کے وہ سارے اوقات کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کی تعلیم کے لئے وقف کر دیے تھے جو انتہائی بنیادی ضرورتوں سے بچتے تھے۔ خالہ کہتی ہیں میں سلائی اور کڑھائی میں ماہر تھی، اڈی کو یہ کام کبھی کرنا نہ آیا۔ میں ان پر ہنستی تھی، ان کا مذاق بناتی تھی وہ صرف مسکرا دیتی تھیں ان کا دل کتابوں میں لگتا تھا یا تلاوت میں۔ انہیں پوری طرح پتا تھا کہ یہ زندگی ان کی اپنی نہیں اللہ کی امانت ہے وہ اس امانت میں خیانت برداشت نہیں کر سکتی تھیں، جس زندگی کو اللہ کے آخری رسول ﷺ کی اتباع میں بسر ہونا تھا وہ جھوٹے نبی کی جھوٹی امت کی نذر نہیں کی جا سکتی تھی۔ اس دور میں زندگی کی لذتوں کے عوض بہت سوں نے اپنے ایمان کا سودا کیا، مرزائیوں کے پیسے اور انگریزوں کی مراعات نے بہت لوگوں کو خرید لیا۔ لیکن سخت سے سخت آزمائش کے دوران اس غریب لیکن عظیم خاتون انہوں نے ایک لمحہ کے لئے بھی کمزوری نہ دکھائی سالہا سال فقر و تنگدستی میں زندگی گذار لی لیکن لاکھوں روپے، زیورات اور زمینوں کی پیش کش کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ مسلسل خوف و ہراس کے عالم میں ہر طرح کی تکلیف سہ لی لیکن زندگی بھر کلمۂ شکایت زبان پر نہ آیا۔ عین اس زمانے میں جب وہ وقت کے قانون کے شکنجے میں کسی ہوئی تھیں اور فیصلے کے بعد فیصلے ان کے خلاف ہو رہے تھے۔ فرنگی سرکار کے کارندے مرزائیوں کی حرام کی دولت کے لالچ میں کتوں کی طرح ان کی تلاش میں سرگرداں تھے، وہ پوری ثابت قدمی سے رسول اللہ ﷺ کی محبت اور جھوٹے نبی سے نفرت کے عظیم سرمایہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حفاظت کرتی رہیں۔آزمائش کا یہ عرصہ تھوڑا بھی نہ تھا بلکہ سفر طویل نوطویل سالوں پر محیط تھا۔اگر ان کے پائے استقلال میں لغزش آ جاتی یا مال ومتاع کی کشش ان کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی تو مرزائی دنیا بھر میں اپنی ظفر مندی کا ڈنکا بجاتے پھرتے اور امت مسلمہ کا سرنگوں ہو جاتا۔ علماء نے اپنا زور لگایا۔ناموس رسالت کے پروانے مرزائیوں کے خلاف ڈٹے رہے لیکن یہ فیصلہ کن عدالتی اور قانون کی جنگ تھی۔جو ایک غریب باپ اور ایک صابر وشاکر بیٹی نے پوری قوت سے لڑی اور پوری امت محمد یہ ﷺ کا سر فخر سے بلند کر دیا۔وہ دونوں اس شاندار فتح کو امت کے سپرد کر کے خاموشی سے اپنے روزمرہ کے فرائض کی ادائیگی میں مشغول ہو گئے۔اور بعد میں زندگی کے آخری لمحے تک اس سلسلے میں ایک حرفِ افتخار بھی زبان پر نہ لائے۔نہ کسی صلے کی تمنا کی نہ ہی کسی سے اعتراف واحسان مندی کا تقاضا کیا۔

میں نے ابا جی سے پوچھا کیا کبھی اس مقدمے اور اس میں شاندار کامیابی کا تذکرہ گھر میں ہوا انہوں نے فرمایا زندگی کے آخری لمحے تک تمہاری اماں نے کبھی کوئی اشارہ بھی اس طرف نہیں کیا۔انہیں اطمینان قلب کی دولت نصیب تھی وہ اپنی زندگی سے پوری طرح مطمئن تھیں ایسا لگتا تھا کہ انہوں نے جو چاہا تھا انہیں مل گیا۔یہ اطمینان ان کے ہر عمل سے ظاہر تھا۔ان کی زندگی کے اسلوب سے جھلکتا تھا لیکن ان کی زبان پر کوئی کلمۂ فخر ومباہات کبھی نہ آیا تھا۔

عدلیہ کا فیصلہ:

فیصلہ منشی محمد اکبر خاں صاحب۔ڈسٹرکٹ جج بہاولپور

(قادیانی مرتد ہیں، یعنی دائرہ اسلام سے خارج ہیں)

۲۴/ جولائی ۱۹۲۶ء کو موضع مہاند تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور کے ایک باشندہ مولوی الٰہی بخش نے اپنی لڑکی غلام عائشہ کی طرف سے احمد پور شرقیہ کی ماتحت عدالت میں عبدالرزاق قادیانی کے خلاف ایک دعویٰ دائر کیا۔مدعیہ کا مؤقف یہ تھا کہ عبدالرزاق جس کے ساتھ اس کا نکاح بلوغت سے پہلے کر دیا گیا تھا قانوناً اب اس کا خاوند نہیں رہا کیونکہ قادیانی مذہب اختیار کرنے کے نتیجہ میں وہ مرتد ہو گیا ہے اور قانون شریعت کے مطابق ارتداد کی بنیاد پر نکاح منسوخ قرار پاتا ہے۔

مدعا علیہ کا جواب یہ تھا کہ قادیانی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہیں اور انہیں ان کے عقائد کی بنیاد پر کافر یا مرتد قرار نہیں دیا جا سکتا۔اس لئے تنسیخ نکاح کا دعویٰ بے بنیاد ہے۔

یہ مقدمہ مختلف مراحل سے گزرتا ہوا منشی محمد اکبر صاحب بی، اے ایل ایل بی ڈسٹرکٹ جج بہاولپور کے سامنے سماعت کے لئے پیش ہوا۔فاضل جج نے کئی سال کی بحث کے بعد جس میں فریقین کے مشہور علماء اور مذہبی رہنماؤں نے حصہ لیا، اپنا فیصلہ فروری ۱۹۳۵ء کو دیا جو درج ذیل ہے:

فیصلہ:

''مدعیہ کی طرف سے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ مرزا (مرزا غلام احمد قادیانی) نبوت کے جھوٹے دعوے دار تھے۔اس لئے مدعا علیہ جو مرزا کو نبی مانتا ہے، لازماً مرتد قرار دیا جائے گا۔وہ ابتدائی امور جو احمد پور شرقیہ کے فاضل منصف نے تنقیح طلب قرار دیے تھے، مدعیہ کے حق میں ثابت ہو چکے ہیں۔اس لئے مدعا علیہ کو قادیانی مذہب اختیار کر لینے کی وجہ سے مرتد قرار دیا جاتا ہے۔اور اسی بنا پر اس کا نکاح مدعا علیہ کی تاریخ ارتداد سے منسوخ ہو گیا ہے۔

اگر مدعا علیہ کے مذہبی عقائد کا جائزہ اس بحث کی روشنی میں بھی لیا جائے جس کی تفصیل پہلے آ چکی ہے، تب بھی مدعیہ، مدعا علیہ کے دلائل کے مقابلہ میں یہ بات ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی امتی نبی نہیں آئے گا۔مزید برآں یہ عین ممکن ہے کہ دوسرے مذہبی عقائد جو مدعا علیہ نے اپنی طرف منسوب کئے ہیں اپنی ظاہری شکل میں دین اسلام کے اصولوں سے مطابقت رکھتے ہوں لیکن اس کے بارے میں سمجھا یہی جائے گا کہ مدعا علیہ ان عقائد کے اسی مفہوم ومنشاء پر عمل پیرا ہے جو مرزا نے ان کو پہنایا ہے۔پوری امت مسلمہ نے ان عقائد کا جو مفہوم ومنشاء قرار دیا ہے وہ چونکہ اس سے متصادم ہے اس لئے مدعا علیہ کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔غرضیکہ دونوں صورتوں میں مدعا علیہ یقیناً مرتد ہو چکا ہے اور ایک مرتد کا نکاح، اس کے ارتداد کی وجہ سے منسوخ قرار پاتا ہے۔اس لئے مدعیہ کے حق میں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مدعیہ مدعا علیہ کے ارتداد کی تاریخ سے اس کی بیوی نہیں ہے اور مقدمہ کے اخراجات کی وصولی کی حق دار ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی پاکستان دشمنی



پاکستان کا تصور حکیم الامّت، ترجمانِ حقیقت اور شاعرِ مشرق حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے پیش کیا تھا۔ جہاں مُفکرِ پاکستان نے پاکستان کا عظیم تصور پیش کیا وہاں پیکر حکمت و دانائی اقبال مرحوم نے خطرے کی گھنٹی بجاتے ہوئے واشگاف الفاظ میں امتِ مسلمہ کو دین اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے خلاف یہود و نصاریٰ کی ایک بہت بڑی گھناؤنی سازش، ''فتنہ قادیانیت'' سے بھی خبردار کیا تھا۔ محسن قوم علامہ اقبال رحمہ اللہ فرنگی کی تیار کردہ جھوٹی نبوت اور جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی سازشوں سے بخوبی آشنا تھے اس مردِ قلندر نے قادیانیت کے غلیظ چہرے سے نقاب سرکا کر اس کی بے وفا آنکھوں میں جھانک کر، اس کی لوحِ دماغ پڑھ کر اور اس کے دل کی تہوں میں اسلام اور ملّتِ اسلامیہ سے بغاوت کے سرکش ارادوں کو اپنی چشم بینا سے دیکھ کر دو تاریخی جملے کہے تھے ''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔'' اور ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔''

پاکستانی میں قادیانی ریاست:

قیام پاکستان کے بعد قادیانی مرکز کفر و الحاد ''قادیان'' سے ایک سازش کے تحت ربوہ منتقل ہو گئے۔ انگریز سر فرانسس موڈی نے اپنے ان چہیتوں کو ربوہ میں ۱۰۳۳ ایکڑ سات کنال آٹھ مرلے اراضی، پرانا آنہ فی مرلہ کے حساب سے ملتِ اسلامیہ سے غداری کے عوض تحفۂ عنایت کی۔ ''ربوہ''، ضلع جھنگ دریائے چناب کے کنارے چاروں طرف پہاڑوں سے گھرا ہوا ''پاکستان'' کے مرکز میں واقع ہے اور دفاعی لحاظ سے ضلع سرگودھا کے قریب ایک اہم علاقہ ہے۔ قادیانی وزیرِ خارجہ سر ظفر اللہ کی وزارت نے حکومت کی نوازشات کا رخ ربوہ کی طرف موڑ دیا۔ ربوہ میں ریلوے اسٹیشن قائم ہوا۔ سکولوں کی تعمیر شروع ہو گئی۔ تار گھر بنایا گیا۔ ہسپتال تعمیر ہوا۔ کالج معرض وجود میں آیا۔ بجلی پہنچائی گئی۔ سڑکیں بنائی گئیں اور دیگر تعمیر و ترقی کے بے شمار کام ہوئے۔ ربوہ میں کسی مسلمان کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ نام نہاد قادیانی خلیفہ کی اپنی مطلق العنان خلافت تھی، خلیفہ کی اپنی عدالتیں اور نظارتیں تھیں۔ ربوہ شہر کے اپنے الگ اشٹام پیپر تھے، سکولوں کالجوں کے اساتذہ کا تمام سٹاف قادیانی تھا۔ المختصر پاکستان میں ایک مضبوط اور ایک منظم قادیانی ریاست قائم ہو چکی تھی۔

اب ہم حقائق کی روشنی میں نہایت مختصر انداز میں ثابت کرتے ہیں کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدّار ہیں۔

اکھنڈ بھارت:

ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔ (الفضل ۱۷ مئی ۴۷ء)

قادیانی مُردے امانتاً دفن ہیں:

قادیانیوں نے آج تک وجودِ پاکستان کو تسلیم نہیں کیا کیونکہ ان کا الہامی عقیدہ ہے کہ ایک نہ ایک دن پاکستان ٹوٹ کر رہے گا اور ہم اپنے قبلہ و کعبہ قادیان ضرور جائیں گے، اسی لئے قادیانی اپنے مُردوں کو ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ میں امانتاً دفن کرتے ہیں۔ کیونکہ جب پاکستان ٹوٹ جائے گا تو ہم اپنے مُردے یہاں سے نکال کر قادیان لے جائیں گے۔ مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی و دیگر قادیانی گرو گھنٹالوں کی قبروں پر ایسی ہی باغیانہ اور غدّارانہ تحریریں رقم تھیں۔ جو اب کسی مصلحت کے تحت ہٹا دی گئی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائداعظم رحمہ اللہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی:

محسن قوم، بانی پاکستان محمد علی جناح کی کا نماز جنازہ اس وقت کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ مرتد نے نہیں پڑھی تھی بلکہ غیر ملکی سفیروں کے ساتھ باہر بیٹھا رہا (وہ قائداعظم کو کافر سمجھتا تھا کیونکہ قائد اعظم رحمہ اللہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے تھے)

تقسیم ملک کے وقت قادیانیوں نے پاکستان میں شمولیت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔اور حد بندی کمیشن کے سامنے ایک الگ قادیانی ریاست کا مطالبہ کیا تھا اور اس میں اپنی تعداد، علیحدہ مذہب، اپنے سکول، فوجی ملازمین کی کیفیت اور آبادی وغیرہ کی تفصیلات درج کیں حتیٰ کہ قادیانی جماعت نے باؤنڈری کمیشن کو قادیانی ریاست کا الگ نقشہ بھی پیش کیا یہ تمام تفصیلات کتاب Partition of the Punjab میں درج ہیں۔

بلوچستان پر قبضہ کرنے کا منصوبہ:

قادیانی جب اپنی علیحدہ ریاست قائم کرنے میں ناکام رہے تو پھر انہوں نے یہ منصوبہ بنایا کہ پاکستان میں ایک قادیانی صوبہ ہونا چاہیے اس کے لئے انہوں نے بلوچستان کا انتخاب کیا۔انہوں نے سوچا کہ بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے اور آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا۔اور آبادی کی اکثریت ان پڑھ ہے، لہٰذا یہاں ہمارا کھوٹہ سکہ خوب چلے گا۔لیکن علماء نے ان کی اس سازش کے پرخچے اڑا دیئے۔ملاحظہ ہو قادیانی منصوبہ

''بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو تو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبہ کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالو تا کہ تاریخ میں آپ کا نام رہے۔

(مرزا محمود احمد کا بیان مندرجہ الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء)

لیاقت علی خاں کا قتل:

قومی اخبارات میں اور کراچی سے شائع ہونے والے ایک جریدہ ہفت روزہ تکبیر (مارچ ۱۹۸۶ء) میں پاکستان کے سراغرساں جیمز سالومن ونسٹنٹ کی یادوں کے حوالہ سے بتایا گیا کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کو سیّد اکبر نے نہیں بلکہ ایک جرمن قادیانی کنزے نے قتل کیا ہے۔اس قادیانی کی پرورش سر ظفر اللہ خاں نے کی تھی اب اس قتل کی وجہ بھی سنئے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ کو حکم فرمایا کہ وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان سے ملاقات کر کے انہیں قادیانیوں کی خرمستیوں اور سیاسی قلابازیوں سے آگاہ کرو، لہٰذا ملاقات کے لئے صرف ۵ منٹ کا وقت دیا گیا لیکن جب قاضی صاحب نے قادیانیت کے سربستہ رازوں کی گرہیں کھولیں تو لیاقت علی خاں ششدر رہ گئے اور یہ پانچ منٹ کی ملاقات ڈھائی گھنٹے میں بدل گئی۔لیاقت علی خاں نے بھرّائی ہوئی آواز میں کہا کہ ''اب یہ بوجھ آپ کے کندھوں سے میرے کندھوں پر آن پڑا ہے۔''

سیالکوٹ میں قاضی صاحب کی لیاقت علی خاں سے آخری ملاقات ہوئی۔اور اس کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ لیاقت علی خاں نے سر ظفر اللہ کو وزیر خارجہ کے عہدہ سے علیحدہ کرنے کا پکا فیصلہ کر لیا تھا اور راولپنڈی کے جلسہ عام میں اس کا اعلان کرنے والے تھے ادھر قادیانی سازشی قوتیں بھی تیار بیٹھی تھیں۔جیمز کے بقول کنزے جلسہ عام میں سٹیج کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا اس نے پٹھانوں والا لباس پہن رکھا تھا جونہی شہید ملت سٹیج پر آئے کنزے نے فائرنگ کر کے انہیں شہید کر دیا۔شور وغل میں سید اکبر کو قاتل مشہور کر دیا گیا اور سوچی سمجھی سازش کے تحت اسے ہلاک کر دیا گیا۔

کنزے راولپنڈی سے فرار ہو کر ربوہ پہنچا اس کے بعد وہ مغربی جرمنی فرار ہو گیا اور بقول جیمز کنزے آج بھی مغربی جرمنی کے شہر برلن میں زندہ ہے۔

اسرائیل میں چھ سو قادیانی فوجی:

اسرائیل نے مسلمانان عرب پر جو ظلم وستم توڑے ہیں انہیں پڑھ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاکو، چنگیز خاں کے مظالم بھی ماند پڑ جاتے ہیں۔خصوصاً اسرائیل نے فلسطین میں خون ناحق کے جو دریا بہائے ہیں صرف وہی داستان ظلم پڑھ کر جسم پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے اور شریانوں میں خون منجمد ہوتا محسوس ہوتا ہے لیکن آپ یہ پڑھ کر حیران رہ جائیں گے کہ ۱۹۷۲ء کی قومی اسمبلی میں مولانا ظفر انصاری نے پارلیمنٹ کو یہ بتا کر ورطۂ حیرت میں ڈال دیا کہ جہاں ننگ انسانیت یہودی درندے فلسطین و دیگر عرب ممالک کے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں وہاں ۶۰۰ قادیانی فوجی بھی اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ بھرتی ہیں اور اس چنگیزی فعل میں یہودی درندوں سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں۔

اسرائیل میں قادیانی مشن:

اسرائیل میں کوئی بھی مذہبی مشن کام نہیں کر سکتا لیکن قادیانی مشن کو اسرائیل میں کام کرنے کی کھلی اجازت ہے۔حال ہی میں روزنامہ ''نوائے وقت'' کے اول صفحہ پر ایک چونکا دینے والی تصویر شائع ہوئی ہے جس میں اپنے فرائض قبیح سے سبکدوش ہونے والا قادیانی نیا مشن کا سربراہ دوسرے نئے آنے والے قادیانی مشن کے سربراہ کا تعارف اسرائیلی صدر سے کروا رہا ہے۔اخبار میں راز فاش ہونے پر دارالکفر ربوہ کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے مسلمانوں کی آنکھیں بھی کھل گئیں۔

امریکی ایجنٹ:

قادیانی دنیا کی ہر استعماری طاقت کے ایجنٹ ہیں۔بڑی طاقتوں کے بغل بچے بن کر رہتے ہیں اور اپنے مفادات سمیٹتے رہتے ہیں۔ موجودہ حالات میں قادیانیوں کو روئے زمین پر ذلت کی خاک چاٹتے ہوئے دیکھ کر امریکہ اپنے ان پروردوں کی حمایت میں کھل کر سامنے آ گیا اور امریکہ نے واشگاف الفاظ میں حکومت پاکستان کو یہ کہہ دیا ہے کہ امریکہ پاکستان کو امداد صرف اس شرط پر دے گا کہ حکومتِ پاکستان قادیانیوں کے خلاف اٹھائے گئے سارے قانونی اقدامات واپس لے لے اور انہیں حقائق سے نقاب اٹھاتے ہوئے پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے اقتدار کے آخری ایام میں قادیانیت کے نباض آغا شورش کشمیری رحمہ اللہ کو بتایا کہ برسر اقتدار آنے کے بعد جب میں پہلی مرتبہ سربراہ مملکت کی حیثیت سے امریکہ کے دورہ پر گیا تو امریکی صدر نے مجھے ہدایت کی کہ پاکستان میں قادیانی جماعت ہمارا گروہ ہے آپ ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھیں۔

دوسری مرتبہ جب میں پھر امریکہ کے سرکاری دورہ پر گیا تو دوبارہ پھر یہی ہدایت ملی، بھٹو نے کہا کہ یہ بات میرے پاس قومی امانت تھی۔ ریکارڈ کے لیے پہلی مرتبہ انکشاف کر رہا ہوں۔

روسی ایجنٹ:

قادیانی بین الاقوامی سازشوں اور جاسوسی کے اتنے بڑے ماہر ہیں کہ دونوں سپر طاقتوں امریکہ اور روس کو اپنے انسانیت سوز اور اخلاق شکن منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس بدنام زمانہ گروہ کی خدمات مستعار لینا پڑتی ہیں۔قادیانی فتنے کا ایک ہاتھ امریکہ اور دوسرا ہاتھ روس نے تھاما ہوا ہے۔گزشتہ دونوں رسوائے زمانہ مرزائی صنعت اور دارالکفر ربوہ کی ایک اہم شخصیت نصیر اے شیخ نے لاہور میں اپنی رہائش گاہ پر پاکستان میں مقیم روسی سفیر کے اعزاز میں ایک پُر تکلف عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں ملک کی اہم شخصیات کو مدعو کیا دعوت کے بعد نصیر اے شیخ اور روسی سفیر کی ایک اہم اور خفیہ میٹنگ ہوئی۔

علاوہ ازیں اسلام آباد میں ایک قادیانی پروفیسر جمیل احمد روسی لٹریچر تقسیم کرتا ہوا پکڑا گیا اور اس وقت پاکستان میں قادیانی لابی پاکستان و افغانستان کے مابین تعلقات کی پوری رپورٹ روس کو پہنچا رہی ہے اور دوسری طرف قادیانیوں پر روسی نوازشات کی بارش بھی دیکھئے کہ ننگ وطن ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز سے نوازا گیا۔ درحقیقت یہ نوبل پرائز روسی اور یہودی لابی کی طرف سے قادیانیوں کو ان کی خدمات کے عوض دیا گیا۔

شاہ فیصل رحمہ اللہ کی شہادت:

جب ایک خطرناک یہودی سازش کے تحت محسن اسلام، خادم امت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد یہ ﷺ اور پاسبان حرم شاہ فیصل رحمہ اللہ کو شہید کر دیا گیا تو روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی آنکھیں خون کے آنسو رو رہی تھیں ہر مسلمان کا دل زخموں سے چور چور تھا۔لیکن اس وقت قادیان و ربوہ کی منحوس سرزمینوں پر قادیانی چراغاں کر رہے تھے کیونکہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں فرزندِ اسلام کا بڑا ہاتھ تھا۔اس مجاہد ختم نبوت نے سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کو خصوصی طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے لئے کہا۔چونکہ شاہ فیصل یہود کے ازلی دشمن تھے۔اور وہ اسرائیل کے وجود کو برداشت نہ کرتے تھے،جبکہ قادیانی یہودیوں کے دیرینہ ایجنٹ ہیں اور ان کا آب ودانہ اسرائیل سے آتا ہے۔

سقوط ڈھاکہ:

جب سقوط ڈھاکہ ہوا تو ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔جذبہ حُبُّ الوطنی سے لبریز ہر پاکستانی مجسمہ غم بنا بیٹھا تھا کیونکہ آج ان کے بھائی ان سے بچھڑ گئے تھے اور وطن عزیز کا ایک بازو کٹ گیا تھا۔لیکن رنج والم کی ان گھڑیوں میں ربوہ،قادیان میں شہنائیاں بج رہی تھیں۔جھوٹی نبوت کے ان قادیانی نوجوانوں نے ربوہ کے بازاروں میں بھنگڑا ڈالا اور مٹھائیاں تقسیم کیں۔پاکستان کے ان ازلی دشمنوں نے وجود پاکستان کو اپنی منافقت کی تیغ سے جس طرح دولخت کیا وہ ایک دلدوز داستان ہے۔

غدار ملت مرزا قادیانی کا غدار پوتا اور قادیانی امت کی کفریہ مشینری کا اہم پرزہ ایم ایم احمد سقوطِ ڈھاکہ کے وقت ملک کی منصوبہ بندی کمیشن کا ڈپٹی چیئرمین تھا۔یہ ملکی معیشت پر کالا ناگ بن کر بیٹھا ہوا تھا اس نے مشرقی پاکستان کو توڑنے کے لئے معاشی طور پر ایسی خطرناک سازش تیار کی کہ بنگالی اپنی معاشی زندگی اور احساس محرومی سے تنگ آ کر پاکستان کے دشمن بن گئے۔ایم۔ایم احمد نے یہ تاثر پھیلا دیا کہ محنت مشرقی پاکستان کرتا ہے اور مغربی پاکستان اس کے خون پسینے سے کمائی ہوئی دولت سے گل چھرّے اڑاتا ہے۔ملک کی ساری دولت پر مغربی پاکستان کا قبضہ ہے اور مشرقی پاکستان کے باشندے غربت وافلاس کی چکی میں پس رہے ہیں۔دو بھائیوں کے درمیان نفرت وتفرقے کی یہ پہلی سنگین دیوار تھی جو مشرقی پاکستان کے قاتل ایم۔ایم احمد نے اسرائیل کے اشارے پر تعمیر کی۔وطن عزیز کا خون کرنے والے اس مجرم نے بحریہ کے لئے جدید ترین اسلحہ،آبدوزیں اور دیگر جنگی ساز وسامان نہ خریدا، حالانکہ اس کی خریداری کے لئے رقم بھی مختص ہو چکی تھی۔

گذشتہ سے پیوستہ سال راؤ فرمان علی جو مشرقی پاکستان میں گورنر کے مشیر بھی تھے،انہوں نے ایک بیان میں کہا تھا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی ایک بڑی وجہ عظیم قادیانی ریاست کے قیام کا نظریہ تھا۔ بنگالیوں کی علیحدگی کے کئی عوامل تھے جن میں غربت ، ناخواندگی ، پسماندگی،مواصلات کا فقدان بھی شامل تھا۔یہ سبھی کچھ قادیانی اُمّت کے فرزند ایم۔ایم احمد کے کمالات کا نتیجہ تھا۔پروفیسر فرید احمد کے صاحب زادہ نے بھی یہ انکشاف کیا کہ مرزائی بھارت کے ایجنٹ اور آلہ کار ہیں اور انہی سازشوں سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی معرض وجود میں آئی۔

حکومت پر قبضہ کرنے کے منصوبے:

انگریز نے جب اپنے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کے سر پر جھوٹی نبوت کا ٹوکرا رکھا تو اس کے بعد قادیانیوں نے اپنی ایک خود مختار ریاست کے منصوبے بنانے شروع کر دیے جہاں وہ اپنی انگریزی نبوت کے عقائد کو پھیلا سکیں،چنانچہ ان کے خبث باطن کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں:

① ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

(الفضل،۱۴، فروری ۱۹۲۲، خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر)

② اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے۔

(الفضل قادیان ۸ جولائی ۱۹۲۳ء)

ابوجہل کی پارٹی:

ہم فتح یاب ہوں گے۔ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش ہوں گے اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اوراس کی پارٹی کا ہوا۔(اخبار الفضل ۳/جنوری ۱۹۵۲ء)

قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک قادیانی، اسلامی جمہوریہ پاکستان کو قادیانی ریاست (نعوذ باللہ) بنانے پر تلے ہوئے ہیں ان وطن دشمن عناصر نے کئی بار اقتدار پر قبضہ کرنے کی سازشیں تیار کیں لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

مرزائیوں کا سالانہ جلسہ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ربوہ میں ہو رہا تھا۔ نام نہاد قادیانی خلیفہ مرزا ناصر تقریر کر رہا تھا۔ پاکستان ائیر فورس کا ایک جہاز اڑتا ہوا آیا، اس نے فضا میں غوطہ لگا کر مرزا ناصر کو سلامی دی۔ دوسرا آیا اس نے بھی یہی عمل دہرایا۔ تیسرے نے بھی یہی فعل قبیح کیا۔ یہ سارے مرزائی پائلٹ تھے۔ جنہوں نے ائیر فورس کے ائیر مارشل ظفر چودھری کے حکم سے ایسا کیا۔ اس پر قادیانی خلیفہ مرزا ناصر خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ اس نے اپنا دامن پھیلا لیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے حاضرین سے مخاطب ہوا۔'' میں دیکھ رہا ہوں کہ احمدیت کا پھل جلد ہی پک کر میری جھولی میں گرنے والا ہے۔''

یہ قادیانی ریاست کی خوشخبری تھی لیکن جس کے دادا مرتد عصر مرزا قادیانی اور باپ قائد المنافقین مرزا بشیر الدین محمود نے کبھی سچ نہ بولا ہو اس کی زبان پر سچ کیسے آ سکتا تھا۔ اس بات کو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت پورے زوروں سے اٹھی اور حکومت وقت نے انہیں کافر قرار دے دیا۔

سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کے عہد میں قادیانی جرنیل میجر آدم خان نے حکومت کا تختہ الٹنے کی خطرناک سازش تیار کی سادہ لوح مسلمان نوجوانوں کو بھی اس میں ملوث کر لیا گیا۔ سازش پکڑی گئی قادیانی جرنیل جنرل آدم اور اس کے بیٹے میجر فاروق اور میجر افتخار جو ریٹائرڈ ائیر مارشل اصغر خاں کے بھائی کے سالے ہیں قید کر لئے گئے اور قادیانی امت سردی میں سکڑے ہوئے سانپ کی طرح بیٹھ گئی۔

اے محبانِ پاکستان:

ہمارا وطن پاکستان ۔ جان سے پیارا پاکستان ۔ جو کروڑوں قربانیوں کا ثمر ہے جسے حاصل کرنے کے لئے ہمارے اسلاف کو خون کی ندیاں عبور کرنا پڑیں۔ جسے حاصل کرنے کے لئے ماؤں نے اپنے چہیتوں کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنا کر انہیں سوئے مقتل روانہ کیا، جس کے حصول کے لئے طلباء کو اپنی تعلیم کو خیر باد کہنا پڑا۔ جس کے حصول کے لئے علماء کرام کو پھانسی کے پھندوں کو چومنا پڑا۔ جس کی آزادی کی قیمت بچوں نے نیزوں کی انیوں پر موت کا رقص کر کے ادا کی۔ جس کی آزادی کی تاریخ کے صفحات پر عفت مآب ماؤں بہنوں کی عزت وعصمت کے لٹے ہوئے قافلوں کی خونچکاں داستانیں پڑھ کر جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے لیکن.....

اے میرے وطن کے لوگو! قادیانی ہمارے اس گلستان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جس کی مٹی ہمارے شہداء کے خون سے گندھی ہوئی ہے۔ قادیانی اس اسلامی ریاست کو قادیانی ریاست بنانا چاہتے ہیں وہ یہاں پرچم اسلام کو سرنگوں کر کے قادیانیت کا جھنڈا لہرانا چاہتے ہیں (نعوذ باللہ) وہ یہاں اسلام زندہ باد، تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے بجائے احمدیت (قادیانیت) زندہ باد اور مرزا قادیانی زندہ باد کے نعرے لگانا چاہتے ہیں (معاذ اللہ) ختم نبوت کے ڈاکوؤں کا یہ گروہ یہاں نبی آخر الزماں ﷺ کی عالم گیر نبوت کی جگہ انگریزی نبی مرزا قادیانی کی نبوت چلانا چاہتے ہیں (العیاذ باللہ) یہ حریصان اقتدار، کرسیِ اقتدار سے مسلمان حکمرانوں کو اتار کر وہاں اپنے نام نہاد خلیفہ کو بٹھانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے یہودیوں کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔

اے پاکستان کے سپاہیو! فدائیو! آستین کے ان سانپوں پر کڑی نگاہ رکھو! اور ان کے زہر قاتل سے ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو بچاؤ۔ انہیں کلیدی اسامیوں سے ہٹاؤ کیونکہ یہ یہود و نصاریٰ کے گماشتے ہیں افواج پاکستان سے انہیں نکال باہر کرو کیونکہ یہ جہاد کے منکر ہیں غرضیکہ زندگی کے ہر میدان میں ان کا سختی سے محاسبہ کرو۔ ربُ العزت ہمیں غداران دین وملت سے جہاد کرنے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین) ☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسئلہ کشمیر اور قادیانیوں کی ''تدبیر''

طاہر عبدالرزاق حفظہ اللہ

کشمیری مسلمان ہمت اور صبر کے ہتھیاروں سے بھارتی ظلم وستم کا مقابلہ کر رہے ہیں لیکن سوال یہ ابھرتا ہے کہ انہیں بھارتی بھیڑیوں کے نوکیلے دانتوں اور خونی پنجوں کے سپرد کس نے کیا؟ وہ کون سے ہاتھ ہیں جنھوں نے دھکا دے کر انہیں غلامی کی گہری کھڈ میں گرا دیا؟ وہ کون سے ہاتھ تھے جنہوں نے ان کے لیے غلامی کی زنجیروں کی کڑیاں تیار کیں اور انہیں پابہ زنجیر کر کے ہندوؤں کے قدموں میں پھینک دیا۔ جب کوئی مہم جو تاریخ کے چہرے سے نقاب اٹھاتا ہے تو اسے دو خطرناک ہاتھ نظر آتے ہیں جو اسلام اور پیغمبر اسلام سے بغض ودشمنی میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ ان ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ قادیانی ہاتھ ہے جس نے جھوٹی نبوت کا ڈرامہ رچا کر ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ جبکہ دوسرا ہاتھ ظالم فرنگی کا ہاتھ ہے جس کے دربار سے قادیانیوں کو جھوٹی نبوت عطا ہوئی۔

قادیانیوں نے ہر دور میں کشمیر کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا ہے اور انہوں نے کشمیر پر قبضہ جمانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ کیونکہ ان کی نبوت کا اندھا بیل کشمیر کے گرد گھومتا ہے۔ اس لئے کشمیر ان کے لیے اتنا ہی اہم ہے جتنا جھوٹی نبوت میں مرزا قادیانی کی شخصیت! انہیں کشمیر میں کبھی عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ملتی ہے اور کبھی مریم علیہا السلام کی قبر اور کبھی انہیں وہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفن کے ٹکڑے ملتے ہیں۔ وہ لٹریچر اور دیگر ذرائع ابلاغ پر کروڑوں روپیہ خرچ کر کے پوری دنیا میں یہ مشہور کر چکے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ نہیں بلکہ وہ وفات پا چکے ہیں اور کشمیر میں ان کی قبر ہے۔ اور اس قبر کی کروڑوں تصویریں اطراف عالم میں تقسیم کر چکے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ احادیث میں جس مسیح موعود کے آنے کی بشارت ہے وہ مرزا قادیانی ہے، جو آ چکا ہے۔ یہ سارا ناٹک رچا کر وہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود کے منصب پر بٹھاتے ہیں اور اس کی نبوت کا جواز پیدا کرتے ہیں ؎

اللہ رے دیکھیے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا

تاریخ احمدیت جلد ششم مؤلفہ دوست محمد شاہد صفحہ ۴۴۵ اور ۴۷۹ پر بروایت مرزا بشیر الدین محمود مرقوم ہے کہ ''جماعت احمدیہ کو کشمیر سے دلچسپی کیوں ہے؟

اولاً..... کشمیر اس لیے پیارا ہے کہ وہاں اسّی ہزار احمدی ہیں۔

ثانیاً..... وہاں مسیح اول دفن ہیں اور مسیح ثانی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بڑی بھاری جماعت اس میں موجود ہے۔

ثالثاً..... جس ملک میں دو مسیحوں کا دخل ہے وہ ملک بہر حال مسلمانوں کا ہے اور مرزا صاحب کے نزدیک مسلمان ان کے پیروکار ہیں''۔ (ص ۶۷۶)

رابعاً..... نواب امام الدین جنہیں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے گورنر بنا کر کشمیر بھجوایا تھا، وہ اپنے ساتھ بطور مددگاران

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دادا (مرزا بشیر الدین کے الفاظ میں) یعنی مرزا غلام مرتضیٰ کو بہ اجازت مہاراجہ رنجیت سنگھ ساتھ لے گئے تھے۔

خامساً..... ان کے استاد جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ اور ان کے خسر مولوی حکیم نور الدین کشمیر میں بطور شاہی حکیم کے ملازم رہے تھے (ص ۴۳۷) ان حقائق سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ قادیانیوں کو کشمیر سے کتنی دلچسپی ہے اور ان کے دل میں کشمیر کے حصول کی خواہش کس کس طرح انگڑائیاں لے رہی ہے؟ وہ کس ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹی نبوت کی زبان استعمال کرتے ہوئے کشمیر کی آبادی میں ۸۰ ہزار لوگوں کو قادیانی ظاہر کر رہے ہیں اور پھر مسیح اول اور مسیح ثانی کی من گھڑت اصطلاحات استعمال کر کے کشمیر کو اپنے باپ مرزا قادیانی کی جاگیر سمجھ رہے ہیں۔ قادیانیوں نے کشمیر پر قبضہ کرنے اور اسے قادیانی اسٹیٹ بنانے کے لیے جو گھناؤنے کردار ادا کئے اور کشمیر اور کشمیریوں کے ساتھ جو سفاکانہ سلوک کیا۔ ذیل میں مرحلہ وار اسے بیان کیا جاتا ہے۔

کشمیر کو قادیانی ریاست بنانے کا پہلا منصوبہ:

حکیم نور الدین ریاست کشمیر میں مہاراجہ رنبیر سنگھ کا شاہی طبیب تھا۔ جہاں یہ مہاراجہ کشمیر کا شاہی طبیب تھا وہاں یہ مرزا قادیانی کا شیطانی طبیب بھی تھا۔ حکیم نور الدین کو انگریزوں نے جاسوسی کرنے کے لیے حکیم کے روپ میں مہاراجہ کشمیر کے دربار میں داخل کیا ہوا تھا، جو انہیں مہاراجہ کشمیر کے بارے میں ہر خبر پہنچاتا تھا۔

مہاراجہ رنبیر سنگھ کے بعد ان کے بڑے بیٹے مہاراجہ پرتاب سنگھ ۱۸۵۹ء میں گدی نشین ہوئے۔ لیکن ابھی ان کی حکومت کو چار سال ہی گزرے تھے کہ کرنل لسنٹ ریذیڈنٹ کی شکایات کی بنا پر حکومت ہندوستان نے مہاراجہ کے اختیارات ختم کر کے ایک کونسل مقرر کر دی۔ معزول مہاراجہ کے بھائی راجہ امر سنگھ اور راجہ رام سنگھ کونسل کے ممبر اور دیوان لچھمن داس کونسل کے صدر قرار پائے۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ بعد دیوان لچھمن داس کو صدارت سے برطرف کر دیا گیا اور ان کی جگہ راجہ امر سنگھ ممبر کونسل پریذیڈنٹ ہو گئے۔ راجہ امر سنگھ کی حکیم نور الدین سے گہری دوستی ہو گئی اور جلد ہی جھوٹی نبوت کے فرزند نے راجہ امر سنگھ کو شیشے میں اتار لیا۔ راجہ امر سنگھ نے حکیم نور الدین پر شاہی نوازشات کی بارش کر دی۔ حکیم نور الدین پوری سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک ہو گیا۔ راجہ نے حکیم نور الدین کا مشاہرہ چھ سو روپیہ ماہانہ مقرر کر دیا اور رہائش کے لیے ایک عالیشان محل تحفے میں عنایت کیا۔ راجہ سے کوئی بھی کام لینے کے لیے حکیم نور الدین کی سفارش کرانا ایک روایت بن گیا۔ بڑے بڑے لوگ حکیم سے ملاقات کو اپنے لیے باعث فخر سمجھنے لگے۔ غرضیکہ حکیم پوری ریاست کی باگیں سنبھالے بیٹھا تھا۔ راجہ امر سنگھ کی ایک علیحدہ جاگیر کشتواڑ کے علاقہ میں تھی۔ یہ ایک بڑا خوبصورت، سرسبز کوہستانی علاقہ ہے۔ اس زمانہ میں اس جاگیر کی آمدنی ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ تھی۔ راجہ پہلے ہی حکیم پر اندھا اعتماد کیے بیٹھے تھے۔ اعتماد بڑھا تو راجہ نے اس جاگیر کا مکمل انتظام حکیم کے سپرد کر دیا۔ جب ریاست کی باگ ڈور مکمل طور پر حکیم کے ہاتھ میں آ گئی تو اس حسین و جمیل، سرسبز اور منافع بخش علاقہ کو دیکھ کر حکیم کے حریص دل نے وہاں اپنی سلطنت قائم کرنے کا خفیہ پروگرام بنا لیا۔ اس کا ذکر اس نے صرف اپنے گرو مرزا قادیانی سے کیا جو اس سے ملنے کے لیے اکثر ریاست میں آیا کرتا تھا۔ گرو اور چیلے نے اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے منصوبے پر عمل شروع کر دیا۔ سب سے پہلے حکیم نے مرزائیوں کی وہاں آبادکاری شروع کی۔ پھر وہاں سے پرانے ملازموں کو نکال کر مرزائیوں کو دھڑا دھڑ بھرتی کرنا شروع کیا۔ بڑے بڑے عہدوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کو تعینات کیا۔ پولیس، فوج اور تعلیم کے محکمے خصوصی طور پر مرزائیوں سے اٹے پڑے تھے۔ نئی بھرتی صرف مرزائیوں کی ہو رہی تھی۔ مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں وغیرہ کے لیے ملازمتوں کے دروازے قطعاً بند تھے۔ جلد ہی کشتواڑ کے اعلیٰ عہدوں پر قادیانی مخلوق نظر آنے لگی۔ تیاری مکمل ہوگئی صرف بگل بجنے کا انتظار تھا۔ بگل بجنے سے پہلے مرزا قادیانی نے اپنے الہاموں میں اپنی ریاست کی خوشخبری سنانا شروع کردی۔

مہاراجہ پرتاب سنگھ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور جل کر کباب ہو رہا تھا اگست ۱۸۹۲ء میں لارڈ لینسڈون وائسرائے ہند جموں آئے۔ راجہ پرتاب سنگھ نے موقع تاڑ کر وائسرائے ہند سے ایک خفیہ ملاقات کی اور اسے بتایا کہ اس کا بھائی راجہ امر سنگھ اور حکیم نور الدین ریاست میں کیا گل کھلا رہے ہیں اور حکیم نور الدین کس طرح کشمیر میں قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں پر بٹھا رہا ہے اور مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق کس طرح پامال ہو رہے ہیں۔ راجہ پرتاب سنگھ نے انتہائی تشویش ناک لہجے میں وائسرائے کو یہ بتایا کہ حکیم نور الدین کشمیر میں اپنی ریاست قائم کرنے کے منصوبے کو کتنا عملی جامہ پہنا چکا ہے اور کیفیت طاری ہوئی کہ کس طرح ہمارا ایک تنخواہ دار جاسوس ہم سے بغاوت کرتا ہوا اپنی ریاست کی بنیاد رکھ رہا ہے۔ وائسرائے ہند نے فوری ایکشن لیا اور مہاراجہ پرتاب سنگھ کو کونسل کا پریذیڈنٹ اور راجہ امر سنگھ کو وائس پریذیڈنٹ بنا دیا۔ اب تمام اختیارات مہاراجہ پرتاب سنگھ کے پاس تھے اور وہ کرسی اقتدار پر جلوہ گر تھا۔ مہاراجہ پرتاب سنگھ دانت پیستا ہوا حکیم نور الدین کی طرف لپکا اور اسے حکم دیا کہ صرف بارہ گھنٹے میں ریاست سے دفع ہو جاؤ۔ حکیم نے فوراً اپنے گرو مرزا قادیانی سے رابطہ کیا اور اسے ساری صورت حالات سے آگاہ کیا۔ گرو جو جھوٹ بولنے میں لاثانی تھا، اس نے کہا گھبراؤ نہیں۔ میں نے ساری رات رو رو کر تمہارے لیے دعائیں کی ہیں اور رات مجھے تمہارے بارے میں اچھا خواب بھی آیا ہے۔ فکر نہ کرو، آرڈر منسوخ ہو جائیں گے۔ لیکن جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کی طرح خواب بھی جھوٹا ثابت ہوا۔ دعائیں بھی ردی کی ٹوکری کی نذر ہوگئیں اور حکیم نور الدین ہکلاتا، بڑبڑاتا، کپکپاتا اور لڑکھڑاتا ہوا ریاست سے اس طرح ذلیل وخوار ہو کر نکلا کہ پولیس والے ڈنڈے لہراتے ہوئے اسے کہہ رہے تھے کہ جلدی نکلو، وقت ختم ہو رہا ہے۔ اس طرح کشمیر میں قادیانی ریاست قائم کرنے کا منصوبہ کشمیر کی سرزمین میں ہی دفن ہوگیا اور قادیانی اس بچے کی طرح روتے پیٹتے رہ گئے، جس کا غبارہ اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر اس کی آنکھوں کے سامنے فضا میں اٹکھیلیاں کرتا اڑ جا رہا ہو۔

حکیم نور الدین کشمیر سے کپڑے جھاڑتا ہوا اپنے گھر بھیرہ پہنچا اور پھر اس کے بعد اپنے گرو کے پاس قادیاں چلا گیا۔ اس کربناک صورت حال میں گرو نے چیلے کو اور چیلے نے گرو کو ملتے ہوئے کہا ہوگا۔

؎ اپنی ان حسرتوں کا ہونا تھا یہی انجام
محرومیاں ملنی تھیں مفت میں ہونا تھا بدنام

کشمیر کمیٹی:

ڈوگرہ شاہی کے مظالم نے مسلمانان کشمیر کی زندگی اجیرن کر رکھی تھی۔ وہ انتہائی کسمپرسی کے عالم میں انتہائی صبر کے ساتھ حیات مستعار کے دن گزار رہے تھے۔ لیکن جب قرآن پاک کی بے حرمتی اور عید کا خطبہ رد کرنے کے واقعات رونما ہوئے تو ریاست کشمیر میں مسلمانوں کے دلوں میں غم وغصہ اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی اور مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔

قادیانی بھی اس تحریک سے کشمیر میں اپنے مذہب کا اثر ورسوخ اور تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو قادیانی بنانا چاہتے تھے۔ اس سارے منصوبے کو حقیقی صورت میں اتارنے کے لیے ''کشمیر کمیٹی'' کا قیام عمل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لایا گیا۔مشہور قادیانی نواز سر فضل حسین کی زیر صدارت ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ میں پہلا اجلاس منعقد ہوا۔جس میں کشمیر کمیٹی بنانے کا اعلان کیا گیا۔کمیٹی کا بنیادی کام عوام کے غصب شدہ حقوق کی بحالی اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے مسلمانوں کو قانونی امداد فراہم کرنا تھا۔مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانی تحریک کے سربراہ مرزا بشیر الدین کو کشمیر کمیٹی کا صدر اور سیکرٹری ایک قادیانی مبلّغ عبدالرحیم کو بنایا گیا جبکہ علامہ اقبال رحمہ اللہ کو جو کشمیری مسلمانوں سے ایک خاص تعلق رکھتے تھے،اس میں بطور رکن نامزد کیا گیا۔

ذہنوں میں سوال اٹھتا ہے کہ وہ گروہ جنھوں نے جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچا کر ملت اسلامیہ کے سامنے اپنا ایک خود ساختہ نبی کھڑا کیا اور فرنگی کے اقتدار کو طول دینے کے لیے ملت اسلامیہ کی وحدت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی ناپاک جسارت کی،وہ طائفہ جس نے خلافت عثمانیہ کی تباہی پر قادیاں میں چراغاں کیا تھا،وہ جماعت جس کے سربراہ اور کشمیر کمیٹی کے صدر مرزا بشیر الدین نے شاتم رسول راجپال کے قتل پر مسلمانوں کے زخمی سینے پر مرچیں چھڑکتے ہوئے کہا تھا:

''وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔''

(قادیانی روزنامہ''الفضل'' قادیان، ۱۹/ اپریل ۱۹۲۹ء)

وہ جتھہ جس کے بنیادی عقیدے کے مطابق تمام مسلمانان عالم کافر، کتے، خنزیر، حرام زادے اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔وہ جماعت کشمیر کے مسلمانوں کی محبت میں کیوں تڑپنے لگی؟ وہ جماعت کیوں کشمیری مسلمانوں کے مقدمات کے پیروی کے لیے اپنے وکلاء کشمیر بھیجنے لگی اور اپنے پلّے سے پیسہ بھی خرچ کرنے لگی؟ یہ سب کچھ کشمیر کو قادیانی ریاست بنانے کی خواہش کروا رہی تھی۔قادیانی اخبار روزنامہ''الفضل'' کی خبر کا تراشہ پڑھنے سے تمام صورت حال سامنے آجاتی ہے۔

''حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ جو پہلے ہی مناسب موقعہ کے انتظار میں تھے یکا یک میدان عمل میں آ گئے۔''

(''الفضل'' ۱۲ جون ۱۹۳۱ء)

مرزا بشیر الدین نے ریاست کشمیر میں قادیانی مبلّغین کی ''ڈاریں'' بکھیر دیں۔یہ تربیت یافتہ مبلّغین کشمیری مسلمانوں میں پورے زور و شور سے قادیانیت کی تبلیغ کرنے لگے اور انہوں نے بہت سے مسلمانوں کو قادیانی بنالیا۔

''جب کشمیر کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو قادیانی زعماء بڑی تعداد میں وہاں بھیجے گئے۔اس دوران سینکڑوں مبلغین ریاست میں پہنچے اور ریاست کے چپے چپے کا دورہ کر کے قادیانی عقائد کی تبلیغ کرنے لگے۔جماعت احمدیہ کی طرف سے تحریک آزادی کے مبلغین کی امداد کے لیے اکثر قوم شیخ محمد عبداللہ کی معرفت دی گئیں۔''

(کچھ پریشاں داستانیں کچھ پریشاں ''تذکرے'' ''اشرف اعطا'' ص ۱۳۰۔۱۳۱)

یہی وجہ تھی جس کی بنا پر پنجاب میں شیخ عبداللہ کے قادیانی ہونے کے چرچے ہونے لگے۔

کشمیر کمیٹی کی آڑ میں قادیانیوں کے کشمیری مسلمانوں کے ایمانوں کی جو غارت گری کی اس کی روح فرسا اور ہوش ربا داستان وطن عزیز کے نامور بیوروکریٹ اور ادیب و دانشور جناب قدرت اللہ شہاب سے سنئے:

''بدقسمتی سے صدارت مرزا بشیر الدین محمود نے کر ڈالی اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بھی وہی بن بیٹھے۔یہ قادیانیوں کی ایک سوچی سمجھی چال ثابت ہوئی۔اس کمیٹی کے قائم ہوتے ہی بشیر الدین محمود نے ہر خاص و عام کو یہ تاثر دینا شروع کر دیا کہ ان کی صدارت میں اس کمیٹی کو قائم کر کے ہندوستان بھر کے سرکردہ مسلمان اکابرین نے ان کے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلک پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شر انگریز پراپیگنڈہ کے جلو میں قادیانیوں نے انتہائی عجلت کے ساتھ اپنے مبلغین کو جموں وکشمیر کے طول وعرض میں پھیلانا شروع کر دیا تا کہ وہ ریاست کے سادہ لوح عوام کو ورغلا کر انہیں اپنے خود ساختہ نبی کا حلقہ بگوش بنانا شروع کر دیں۔ یہ مہم کافی کامیاب رہی۔کئی دوسرے مقامات کے علاوہ خاص طور پر ''شوپیاں'' میں مسلمانوں کی ایک خاص تعداد ''قادیانی'' بن گئی۔ پونچھ کے شہر میں مسلمانوں کی اکثریت نے ''قادیانی'' مذہب اختیار کر لیا۔ یہ خبر سنتے ہی رئیس الاحرار مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری پونچھ شہر پہنچے اور اپنی خطیبانہ آتش بیانی سے قادیانیت کے ڈھول کا ایسا پول کھولا کہ شہر کی جو آبادی مرزائی ہو چکی تھی وہ تقریباً ساری کی ساری تائب ہو کر از سر نو مشرف بہ اسلام ہوگئی۔''

(''شہاب نامہ'' ص ۳۶۱۔۳۶۰، از قدرت اللہ شہاب)

جب یہ تمام ہولناک صورت حالات مسلمانوں کے سامنے آئی تو انھوں نے مرزا بشیر الدین کو کمیٹی کی صدارت سے چلتا کرنے کا پروگرام بنایا۔

اس پر انتہائی خوش کن اضافہ یہ ہوا کہ علامہ اقبال رحمہ اللہ نے مئی ۱۹۳۳ء میں خود اور خاں بہادر حاجی رحیم بخش اور سید محسن شاہ وغیرہ، بارہ اشخاص نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو لکھ بھیجا، کہ آئندہ کشمیر کمیٹی کا صدر غیر قادیانی ہوا کرے گا۔ یہ قصر قادیانیت میں زلزلہ برپا کر دینے والی خبر تھی۔ علامہ اقبال رحمہ اللہ کو یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ قادیانی کشمیر اور کشمیر کمیٹی کے متعلقہ سارے راز انگریزوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس کی تصدیق کے لیے علامہ اختر فتح پوری فرماتے ہیں:

میاں صاحب (مرزا بشیر الدین محمود) کے خاندان کے ایک انتہائی قریبی عزیز نے بلا واسطہ میرے پاس بیان کیا کہ،

''حضور (مرزا بشیر الدین محمود) تمام کارگزاری کی رپورٹ باقاعدہ طور پر انگریزی حکومت کو بھجوایا کرتے تھے۔ ایک رات پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے دو آدمی علامہ اقبال رحمہ اللہ کے مکان پر آئے۔انہوں نے علی بخش سے پوچھا۔ علامہ صاحب کہاں ہیں، ہم ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔علی بخش نے کہا وہ سو رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ انہیں فوراً جگا دیں۔ہمیں ان سے ایک ضروری کام ہے اور اسی وقت ہم نے واپس بھی جانا ہے۔علامہ قریب ہی سوئے ہوئے تھے۔ ان کی آواز سن کر بیدار ہو گئے تو انہوں نے علامہ اقبال رحمہ اللہ کے سامنے وہ تمام ریکارڈ رکھ دیا جو میاں محمود احمد نے گورنمنٹ کو بھیجا تھا۔ نیز انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے متعلق یہ پتہ چل جائے کہ ہم یہ فائلیں اٹھا کر یہاں آئے ہیں تو ہماری سزا موت کے سوا کچھ نہیں۔ مگر ہمیں اس بات پر حیرت ہے کہ آپ نے ایک ایسے آدمی کو کشمیر کمیٹی کا صدر بنایا ہوا ہے جو گورنمنٹ کا جاسوس ہے۔''

(''قادیانی تحریک کا سیاسی پس منظر'' ص ۳۰۔۳۱، از علامہ اختر فتح پوری)

جب مرزا بشیر الدین نے کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا تو اس کے ساتھ ہی دوسرے قادیانی حضرات بھی ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ گئے۔ تجوریوں کے منہ بھی بند ہو گئے۔ جو قادیانی وکلاء ریاست میں مسلمانوں کے مقدمات لڑ رہے تھے انہوں نے مقدمات کی پیروی بند کر دی۔ گویا بشیر الدین کے صدارت سے ہٹنے سے سارے قادیانی کشمیر کمیٹی سے بہت پرے ہٹ گئے۔ جب کمیٹی کے کاموں میں بہت زیادہ رکاوٹیں پڑنے لگیں تو کمیٹی ایک تعطل کا شکار ہو گئی کیونکہ کمیٹی کے کرتا دھرتا تو قادیانی ہی تھے۔

کشمیر کمیٹی کے خاتمہ کے بعد بھی عیار قادیانی اپنی عیاری اور مکاری کو ریاست میں جاری رکھنا چاہتے تھے۔انہوں نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ ایک اور ادارہ ''تحریک کشمیر'' کے نام سے قائم کرنا چاہا اور پھر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی زیادہ ڈھٹائی سے علامہ اقبال رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ کرسی صدارت سنبھالیں۔

''ڈاکٹر صاحب اب قادیانی تحریک کے سخت مخالف بن چکے تھے اوران کا خیال تھا کہ تحریک کشمیر کے نام پر قادیانی حضرات اپنے عقائد کی نشرواشاعت کرنا چاہتے ہیں۔اس لیے اس آفر کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ (''اقبال کا سیاسی کارنامہ'' ص ۱۵۸،از محمد احمد خاں)

حد بندی کمیشن اور قادیانیوں کا گھناؤنا کردار:

مسلمانان ہند کی طویل جدوجہد کے بعد جب غلامی کی شب دیجور سحر آشنا ہورہی تھی اور دنیا کے نقشے پر سب سے بڑی اسلامی ریاست ''پاکستان'' معرض وجود میں آرہی تھی۔تقسیم ہندوستان کے لیے حد علاقوں کو ہندوستان میں شامل ہونا تھا۔کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے اپنے اپنے دلائل دے رہے تھے۔جب حد بندی کمیشن ضلع گورداسپور پہنچا تو قادیانیوں نے اپنی تعداد، اپنے علیحدہ مذہب، فوجی و سول ملازمین کی کیفیات اور دیگر تفصیلات درج کیں اور مطالبہ کیا کہ قادیان کو وٹیکن سٹی قرار دیا جائے۔قادیانیوں کا وٹیکن سٹی کا مطالبہ تو منظور نہ ہوا۔لیکن ان کے الگ محضر نامہ پیش کرنے کی وجہ سے مسلمان اقلیت میں رہ گئے اور گورداسپور کا ضلع ہندوستان کی جھولی میں ڈال دیا گیا۔مسلم لیگ شروع میں اس زعم میں مبتلا رہی کہ قادیانی پاکستان کا ساتھ دیں گے لیکن مرزا قادیانی کی امت نے وہ ہاتھ دکھایا کہ مسلم لیگ ٹک ٹک دیکھتی رہ گئی۔مسلم لیگ کے ساتھ یہ سلوک کیوں نہ ہوتا کیونکہ مسلم لیگ کے مؤقف کا وکیل ظفر اللہ قادیانی تھا۔جس کا روحانی پیشوا متعدد مرتبہ متعدد جگہوں پر پاکستان کے بارے میں اپنے خبث باطن کا اظہار اس طرح کرتا رہا۔

''ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک پاکستان کا بننا اصولاً غلط ہے۔''

(''الفضل'' ۱۲۔۱۳/اپریل ۱۹۴۷ء خطبہ مرزا محمود احمد)

''ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق (علیحدگی) ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں (ہندو۔مسلم) جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے۔''

(قادیانی روزنامہ الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور ہم کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں۔''

(''الفضل'' ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء، خطبہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان)

ستم بالائے ستم پھر ظفر اللہ قادیانی مقدمہ کشمیر کا وکیل بن کر یو۔این۔او میں جا پہنچا اور لمبی لمبی، فضول اور بے ہودہ تقریریں کر کے وقت ضائع کرتا رہا اور مسئلہ کشمیر کو بے جان و کمزور کرتا رہا۔ہم اس انہونی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے یہی کہہ سکتے ہیں ؎

وہ اک شخص جو آیا ہے آندھیاں لے کر
اسی سے اپنے دیے کی ضمانتیں مانگوں

بھارت کے پاس کشمیر پہنچنے کے لیے گورداسپور واحد زمینی راستہ ہے۔گورداسپور بھارت کے پاس جانے سے بھارت کو کشمیر میں مداخلت کا بھرپور موقع مل گیا اور اگر گورداسپور بھارت کے پاس نہ جاتا تو مہاراجہ کشمیر کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ پاکستان سے الحاق کرتا۔پاکستان کے سارے دریا کشمیر سے آتے ہیں اور یوں پاکستان کی دولت کی ساری کنجیاں بھارت کے ہاتھ میں چلی گئیں۔

اور ایک قادیانی آزاد کشمیر کا صدر بن گیا:

آزاد کشمیر میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہونے سے قبل ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں نے انتہائی مکاری وعیاری سے اپنی حکومت قائم کر لی۔ ریاست جموں وکشمیر کے قادیانی جماعت کے صدر غلام نبی گلکار کو آزاد کشمیر کا صدر بنا دیا گیا۔ یہ پروگرام انتہائی خفیہ طریقے سے عمل میں آیا اور انتہائی رازداری سے اسے عملی جامہ پہنا دیا گیا۔ پردے کے پیچھے بیٹھا قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین ساری ہدایات جاری کر رہا تھا۔ گلکار نے حکومت پر بیٹھتے ہی تمام کلیدی عہدوں پر قادیانی مہرے بٹھانے شروع کر دیئے۔ مشہور صحافی کلیم اختر کے مطابق گورنر کشمیر، ڈیفنس سیکرٹری، انسپکٹر جنرل پولیس، ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس، وزیر تعلیم، وزیر زراعت، وزیر صحت، وزیر انصاف، ڈائریکٹر میڈیکل سروسز، چیف انجینئر اور دیگر بہت سے عہدوں پر قادیانی قابض تھے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ان قادیان افسروں کے نام بھی تبدیل کر دیئے گئے تھے تاکہ مسلمان عوام قادیانیت کی اس سازش کو سمجھ نہ سکیں اور اس بھیانک سازش کی گواہی قادیانیوں کی تاریخ سے مل جاتی ہیں۔

''اصلی نام مصلحتاً پوشیدہ رکھے گئے اور ان کی بجائے ان کے متبادل نام رکھے گئے تاکہ ان کو کام کرنے میں آسانی ہو''۔

(''تاریخ احمدیت''.....از دوست محمد شاہد جلد ۲ حاشیہ ۶۷)

قادیانیوں کی یہ حکومت چند دن چل کر چل بسی اور حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گئی اور قادیانی عزائم ومنصوبے پھر کشمیر کی مٹی میں دفن ہو گئے۔ یہ سارا واقعہ جناب قدرت اللہ شہاب سے سنئے۔

''اصلی آزاد کشمیر گورنمنٹ تو ۲۴/اکتوبر ۱۹۴۷ء کے روز قائم ہوئی تھی۔ لیکن پونچھ میں جہاد کا رنگ اور رخ بھانپ کر غلام نبی گلکار نامی کشمیری قادیانی نے ۲۰ روز قبل ہی ۴/اکتوبر کو اپنی صدارت میں آزاد کشمیر جمہوریہ کے قیام کا اعلان کر دیا۔ غالباً یہ اعلان راولپنڈی کے ایک ہوٹل ''ڈان'' میں بیٹھ کر کیا گیا۔ اسی ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے بیٹھے مسٹر گلکار نے اپنی تیرہ رکنی کمیٹی بھی منتخب کر لی تھی۔ جو زیادہ تر ایسے افراد پر مشتمل تھی جن کا تعلق قادیانی مذہب سے تھا۔ اس اعلان کے دو روز بعد ۶/اکتوبر کو مسٹر گلکار مظفر آباد کے راستے سری نگر پہنچ گیا۔ جہاں پر اس کی ملاقاتیں شیخ عبداللہ سے بھی ہوئیں۔ اس کے بعد اس کی حرکات وسکنات عام طور پر وہ راز میں رہیں۔ باور کیا جاتا ہے کہ بارہ مولا سے سری نگر کی جانب مجاہدین کی پیش قدمی کی وجہ سے قادیانیوں کے اپنے منصوبے خاک میں مل گئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ یہ جنت ارضی بلا شرکت غیرے قادیانیوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ پاکستان جانے والی ہے تو انہوں نے بھی ففتھ کالم کا روپ دھار کر اس امکان کو ملیا میٹ کر دیا۔''

(''شہاب نامہ'' ص ۳۸۱۔۳۸۰)

فرقان بٹالین:

اسلام دشمن، پاکستان دشمن جنرل گریسی جو بدقسمتی سے پاکستانی فوج کا پہلا کمانڈر انچیف تھا، نے قادیانی نوجوانوں پر مشتمل ایک بٹالین تشکیل دی۔ یہ پاکستانی فوج کی ایک باقاعدہ بٹالین تھی۔ فرقان بٹالین اکتوبر ۱۹۴۸ء میں جہاد کشمیر کے سلسلہ میں سیالکوٹ کے نزدیک جموں کے محاذ پر واقع گاؤں ''معراج کے'' میں متعین کی گئی۔ مرزا بشیر الدین محمود کے بیٹے مرزا ناصر احمد اور مرزا مبارک احمد اس بٹالین کے کرتا دھرتا تھے۔ دراصل یہ بٹالین انگریزوں کی جاسوس بٹالین تھی جو کشمیر سے ساری خبریں جنرل گریسی اور پھر جنرل گریسی کے ذریعے یہ خبریں بھارت کے کمانڈر انچیف جنرل سر آکن لیک تک پہنچ جاتیں۔ اس بٹالین کو کشمیر میں بھیجنے کا مقصد ریاست پر قادیانی قبضہ جمانے کا پروگرام تھا۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ جماعت جس کی بنیاد فرنگی نے اس لئے اٹھائی کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے قلوب سے جذبہ جہاد کی شمع فروزاں کو گل کر سکے۔ جس جماعت کا ''نبی'' ساری زندگی کفریہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان سے تنسیخ جہاد کی کفریہ تبلیغ میں جُتا رہا۔

اس جماعت کے افراد ایک بٹالین بنا کر، وردی پہن کر اور ہتھیار اٹھا کر کشمیر میں کون سے جہاد کے لیے پہنچے تھے۔ یہ ''جہاد'' صرف کشمیر میں قادیانی ریاست قائم کرنے کا پروگرام تھا۔ اس مقصد قبیح کے لیے فرقان بٹالین کو جو فوجی ساز و سامان دیا گیا، اس کی فہرست اس طرح ہے۔

مکمل فوجی وردیاں۔ادنیٰ سے اعلیٰ افسر تک:

تھری ناٹ کی رائفلیں	۵۹۹
موٹر نمبر	۲۲۶
گرنیڈ بم	۷۲
مشین گن	۲۰

اس کے علاوہ وائرلیس سیٹ، ٹرانسپورٹ، جاسوسی کے آلات اور کروڑوں روپے کا دیگر سامان، جہاد کے منکروں کو ''جہاد'' کے لیے دیا گیا۔

فرقان بٹالین نے محاذ کشمیر پر جرأت و شجاعت و مردانگی کے کون سے درخشاں باب رقم کیے؟

کتنے قادیانی سورماؤں نے وطن عزیز کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کیا؟

کتنے مسلمانوں کے جان و مال اور عصمتوں کی حفاظت کی؟

یہ کام نہ تو انہوں نے کرنا تھے اور نہ ہی انہیں ان کاموں کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جو ''جہاد'' انہوں نے کیا، وہ پکنک منانے، جاسوسی کرنے اور مفت کی تنخواہیں کھانے کے کام تھے۔ اور یہ سارے کام انہوں نے کمال مہارت سے سرانجام دیئے۔ پھر مسلمانوں کے پرزور احتجاج پر وزیراعظم لیاقت علی خان نے اس شیطان بٹالین کو توڑ دیا، تو نبوت چور کروڑوں روپے کا ملنے والا اسلحہ چوری کر کے ہضم کر گئے اور حکومت کو کچھ بھی واپس نہ کیا۔

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

لیکن قادیانی جماعت نے ۱۹۶۵ء میں فرقان بٹالین میں شامل ہر ادنیٰ اور اعلیٰ قادیانی کو ''تمغہ دفاع کشمیر'' عطا کیا۔ گویا چوروں کے سروں پر پگڑیاں باندھی گئیں اور ڈاکوؤں کی دستار بندی کی گئی۔ لیکن یہ بات کتنی ہوش ربا، خطرناک اور تشویش ناک ہے کہ ایک فوجی بٹالین کو اس کی ''کارکردگی'' پر ایک سول جماعت اسے تمغوں سے نواز رہی ہے۔

اس کے علاوہ اس کے سرپرست جنرل گریسی نے فرقان بٹالین کو خراج تحسین پیش کیا اور اسے سپاس کا خط لکھا۔ یہ خط تاریخ احمدیت کے ص ۴۷۴ پر موجود ہے۔ جنرل گریسی تحسین و آفرین کا خط کیوں نہ لکھتا، ہر آرٹسٹ اپنے شاہکار کی تعریف و توصیف کیا ہی کرتا ہے۔

قادیانی سازشیں اور جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء:

وطن عزیز پاکستان کو معرض وجود میں آئے اٹھارہ برس گزر چکے تھے۔ پاکستان پر جنرل محمد ایوب خان کی حکومت تھی۔ اتنا طویل عرصہ بیتنے کے بعد اور پاکستان میں انتہائی بااختیار ہونے کے باوجود قادیانیوں کو کشمیر اور قادیان نہیں بھولا تھا۔ ان کے جسم تو یہاں تھے لیکن دل کشمیر اور قادیان میں پڑے تھے۔ وہ بار بار کشمیر اور قادیان پر قبضہ کرنے کے لیے انگڑائیاں لیتے لیکن پھر کسی مصلحت کے تحت مجبوراً بیٹھ جاتے۔ ایوب خان کے ساتھ میجر جنرل اختر حسین ملک، سیکرٹری خارجہ عزیز احمد اور پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین ایم ایم احمد (پوتا مرزا قادیانی) کے انتہائی قریبی مراسم تھے۔ اس کے علاوہ کلیدی عہدوں پر فائز درجنوں قادیانیوں نے ایوب خان کے گرد گھیرا بنا رکھا تھا۔ قادیانیوں نے ان خصوصی تعلقات کو سنہری موقعہ سمجھتے ہوئے ایوب خان کو کشمیر پر حملہ کرنے کے لیے تیار کرنا شروع کیا اور اس پر عملدرآمد کے لئے انہوں نے سائنسی انداز سے منصوبہ بندی کرنی شروع کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اکثر و بیشتر اپنے ہم مذہبوں کو خوش رکھنے کے لیے اور ان کے حوصلے بڑھانے کے لیے انہیں مرزا بشیر الدین محمود کی یہ باتیں سنایا کرتے تھے کہ:

''اگر حالات نے اجازت دی اور مشرقی پنجاب (انڈیا) میں جانوں کی حفاظت اور سلامتی کا یقین دلایا گیا تو ہم قادیان میں جو جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے، واپس جائیں گے''۔

(''روزنامہ الفضل'' ۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء بیان مرزا بشیر الدین)

''پس مایوس نہ ہو اور اللہ پر توکل رکھو اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ میں ایسے سامان پیدا کر دے گا۔ آخر دیکھو یہودیوں نے تیرہ سو سال انتظار کیا اور پھر فلسطین میں آ گئے۔ مگر آپ لوگوں کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا ممکن ہے، تیرہ سال بھی نہ کرنا پڑے ممکن ہے، دس سال بھی نہ کرنا پڑے اور اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے نمونے تمہیں دکھا دے۔''

(''تقریر مرزا محمود بر سالانہ'' جلسہ ''ربوہ'' ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء)

قادیانیوں نے کس حد تک منصوبہ بندی کر لی تھی۔ یہ ساری داستان، مجاہد ختم نبوت و ممتاز صحافی اور خطیب آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ سے سنئے:

''نواب کالا باغ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے واقعات پر گفتگو کرتے ہوئے راقم سے بیان کیا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی ورنہ صورت حال کے پامال ہونے کا احتمال تھا''

نواب صاحب نے فرمایا، مرزائی پاکستان میں حصول اقتدار سے مایوس ہو کر قادیان پہنچنے کے لیے مضطرب ہیں۔ وہ بھارت سے مل کر یا بھارت سے لڑ کر ہر صورت میں قادیان جانا چاہتے ہیں اور اس غرض سے پاکستان کو بازی پر لگانے سے بھی نہیں چوکتے۔ ایک دن میرے ہاں جنرل اختر حسین ملک آئے اور میرے ملٹری سیکرٹری کرنل محمد شریف سے کہا کہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے پس و پیش کی۔ اور اپنے سیکرٹری سے کہا کہ میں نے جنرل ملک سے اگر ملاقات کی تو صدر ایوب جو مجھ سے پہلے ہی بدظن ہو چکے ہیں اور بدظن ہوں گے اور یہ حسن اتفاق ہے کہ میں بھی اعوان ہوں، جنرل ملک بھی اعوان ہے اور تم ملٹری سیکرٹری بھی اعوان ہو۔ صدر ایوب کے کان میں الطاف حسین (ڈان) نے بات ڈال رکھی ہے کہ اس سے کسی امریکن نے کہا کہ نواب کالا باغ، ایوب خاں کے خلاف اندر خانہ خود صدر بننے کی سازش کر رہا ہے۔ اس وقت تو جنرل ملک لوٹ گئے لیکن چند دن بعد نتھیا گلی میں ملاقات کا موقع پیدا کر لیا۔ کہنے لگے ''میں صدر ایوب کو آمادہ کروں کہ یہ وقت کشمیر پر چڑھائی کرنے کے لیے بہترین ہے۔ یقین ہے کہ ہم کشمیر حاصل کر پائیں گے۔ مجھے حیرت ہوئی کہ بیٹھے بٹھائے جنرل کو یہ کیا سوجھی؟ حال میں نے عذر کر دیا کہ میں نہ تو فوجی ایکسپرٹ (EXPERT) ہوں۔ نہ مجھے جنگ کے مبادیات کا علم ہے۔ آپ خود ان سے تذکرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ صدر نہیں مانتا۔ وہ کہتا ہے کہ لڑائی کے جلد بعد بھارت براہ راست پاکستان کی بین الاقوامی سرحدوں پر حملہ کر دے گا۔

میں نے کہا، صدر مجھ سے پہلے ہی بدگمان ہے۔ وہ لازماً خیال کرے گا کہ اعوان اس کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔

جنرل اختر ملک مجھ سے جواب پا کر چلے گئے۔ اس اثناء میں سی آئی ڈی کی معرفت مجھے ایک دستی اشتہار ملا جو آزاد کشمیر میں کثرت سے تقسیم کیا گیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ ''ریاست جموں و کشمیر ان شاء اللہ آزاد ہو گی اور اس کی فتح و نصرت احمدیت کے ہاتھوں ہو گی۔''

(پیش گوئی مصلح موعود)

اور میرے لئے یہ ناقابل فہم نہ تھا کہ جنرل اختر اس پیش گوئی کو سچا بنانے کے لیے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔

راقم نے نواب کالا باغ کی یہ گفتگو محترم مجید نظامی ایڈیٹر نوائے وقت سے بیان کی تو انہوں نے تائید کہ ان سے بھی نواب صاحب یہی روایت کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر جاوید اقبال سے ذکر ہوا۔ تو حیران ہوئے فرمایا کہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جولائی میں سرظفر اللہ خان نے مجھے امریکہ میں کہا تھا کہ میں صدر ایوب کو پیغام دوں کہ یہ وقت کشمیر پر چڑھائی کے لیے موزوں ہے، پاکستانی فوج ضرور کامیاب ہوگی جہاں تک ہندوستان کے ہاتھوں بین الاقوامی سرحد کے آلودہ ہونے کا تعلق ہے ایسی کوئی چیز نہ ہوگی۔ میں نے صدرایوب سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا، مجھ سے کہہ دیا کہ اور کسی سے نہ کہنا۔

صدرایوب کو سرظفر اللہ خان نے پیغام دے کر اور جنرل اختر ملک نے خود حاضر ہو کر علاوہ دوسرے زعماء کے یقین دلایا کہ کشمیر پر حملہ کرنے سے بھارت اور پاکستان میں براہ راست جنگ ہوگی۔

(''عجمی اسرائیل''ص ۳۳،۳۴،۳۵ازشورش کاشمیری)

آخر کارایوب خان قادیانیوں کی سازش کا شکار ہو گئے۔ جنرل اختر ملک نے مقبوضہ کشمیر پر تسلط قائم کرنے کے لیے ایک مربوط پلان تیار کیا جس کا کوڈ نام ''جبرالٹر'' تھا۔آپریشن جبرالٹر کے تحت پاکستان نے کشمیری حریت پسندوں کو منظم کیا۔انہیں تربیت فراہم کی اوران کی راہنمائی کے لیے ۶۔جولائی کو تربیت یافتہ رضا کار مقبوضہ کشمیر میں بھیج دیئے۔کشمیری حریت پسندوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ جواباً بھارت نے بھی انگڑائی لی اور حریت پسندوں کے خلاف سخت کارروائی شروع کی۔ بھارت نے ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے اگست کے وسط میں ایک زبردست اور اچانک حملہ کر کے کارگل کی فوجی اہمیت کی چوٹی پر قبضہ کرلیا۔جس سے پورے پاکستان میں سخت مایوسی پھیل گئی۔ جنرل اختر ملک کو انتقام کے نام پر موقع مل گیا اور اس نے اپنی قیادت میں جموں کے علاقے چھمب اور جوڑیاں میں بڑی سرعت کے ساتھ پیش قدمی کردی۔چھمب اور جوڑیاں کا محاذ پٹھان کوٹ اور قادیان کی طرف تھا۔ان محاذوں کی کمان جنرل اختر ملک اور بریگیڈیئر عبدالعلی کے ہاتھوں میں تھی۔ یہ دونوں سگے بھائی تھے اور کٹر قادیانی تھے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر حملہ کرنا ہی تھا تو کمان کسی مسلمان کے ہاتھ میں بھی دی جاسکتی تھی۔قادیانی جرنیل آگے بڑھ کر یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ میں نے کارگل کی چوکی کا بدلہ لے لیا ہے۔لیکن ۴۔ستمبر کو بھارتی وزیراعظم نے اعلان کیا کہ بھارت اب اپنی پسند کا محاذ کھولے گا اور ۶۔ستمبر کو بھارت نے اعلان کئے بغیر واہگہ سیکٹر پر نہتے مسلمانوں پر دھاوا بول دیا اور پاکستان جنگ کے شعلوں میں جلنے لگا۔ جب بھارت نے جبرالٹر آپریشن کے جواب میں لاہور اور سیالکوٹ کے محاذ پر کھولے تو پاکستانی افواج کو آپریشن جبرالٹر کو ادھورا چھوڑ کر فوری طور پر ان محاذوں پر آنا پڑا اور یوں یہ آپریشن بری طرح ناکام ہو گیا اور پاکستان ایک انتہائی خطرناک اور نقصان دہ جنگ میں الجھ گیا۔ یوں ایک قادیانی جنرل نے اپنی جھوٹی نبوت کی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لیے پورے پاکستان کو داؤ پر لگا دیا۔

- اس جنگ میں چودہ ہزار پاکستانی شہید و زخمی ہوئے۔ ہندوستانی فوج نے گاؤں کے گاؤں لوٹ لئے۔کروڑوں روپے کی کھڑی فصلوں کو برباد کر دیا۔ مال مویشی ہانک کر لے گئے۔ درخت کاٹ لئے، ٹیوب ویل اکھیڑ لئے، لٹے پٹے بے گھر لوگوں کو خوراک ورہائش فراہم کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر ابھرا۔
- اس جنگ کے بہانے بھارت نے کشمیری مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے۔ ہزاروں کشمیری حریت پسند شہید کر دیئے گئے۔مسلمانوں کے گھر بار لوٹ لئے گئے۔ بھارتی درندوں کے ہاتھوں اسلام کی بیٹیوں کی عزتیں بھی محفوظ نہ رہیں۔ جس کے نتیجہ میں ایک لاکھ سے زائد کشمیری مسلمانوں کو آگ وخون کا دریا عبور کر کے آزاد کشمیر اور پاکستان میں پناہ لینا پڑی۔
- قادیانیوں کی لگائی ہوئی ۱۹۶۵ء کی جنگ ۱۹۷۱ء کی جنگ کا سبب بنی جس میں وطن عزیز دولخت ہوگیا۔۱۹۶۵ء کی جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تبصرہ کرتے ہوئے وطن عزیز کے نامور صحافی جناب ضیا الاسلام انصاری لکھتے ہیں:

''بعد کے واقعات اور شواہد نے ثابت کر دیا کہ یہ پاکستان کو ایک فضول اور نقصان دِہ جنگ میں ملوث کرنے کی سازش تھی۔''

(''ہفت روزہ زندگی'' ۱۶ فروری ۱۹۹۰ء)

سابق وزیر خزانہ، ممتاز سفارت کار اور اقوام متحدہ کے مندوب سید امجد علی کہتے ہیں:

''میں آج تک ۱۹۶۵ء کی جنگ کی وجہ نہیں سمجھ پایا، جو بہت تباہ کن تھی۔''

(روزنامہ نوائے وقت جمعہ میگزین ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء)

لیکن قادیانیوں کو اس سازش کے ناکام ہونے اور خونی ڈرامہ رچانے کے باوجود ذرہ بھر شرم نہ آئی۔ شرم آتی بھی کیسے؟ جس جماعت کے بانی نے جناب سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہو، اس جماعت سے شرم و حیا کی توقع کیسی؟ قادیانیوں نے کمال ڈھٹائی سے ۱۹۶۵ء کی جنگ کو بہت بڑی فتح قرار دیا اور جنرل اختر ملک و بریگیڈیئر عبدالعلی کو ہیرو قرار دیا۔ حکومت میں لمبے ہاتھ ہونے کی وجہ سے پانچویں اور چھٹی جماعت کی کتاب ''تاریخ جغرافیہ'' میں جنرل اختر ملک کی سہ رنگی تصویر بھی شائع کی گئی تاکہ اس پہلو سے قوم کے نونہالوں میں ایک قادیانی جرنیل کا چرچا کیا جائے اور اسی حوالے سے نوخیز نسل میں قادیانیت کی تبلیغ کی جائے۔

لیکن تلخ حقائق اپنے چہرے سے نقاب الٹ الٹ کر کہہ رہے ہیں۔

؎ بد نما دھبے ہیں جتنے چہرہ تاریخ پر
غور سے پڑھئے انہیں اور فیصلہ خود کیجیے

اس طویل بحث کو اختصار میں سموتے ہوئے ہم مندرجہ ذیل حقائق حاصل کر سکتے ہیں:

- ضلع گورداسپور کو بھارت کے حوالے کر کے کشمیر پر بھارت کا تسلط قائم کرانے والے مجرم.....قادیانی۔
- دریاؤں کی کمان بھارت کے حوالے کر کے پاکستان کی معیشت کو ہندو بنیے کے سفاک ہاتھوں میں دینے والے غدار.....قادیانی۔
- نہری پانی کے جھگڑے کے بانی عیار.....قادیانی
- کشمیر میں ۱۹۶۵ء کی فضول اور تباہ کن جنگ شروع کر کے ہزاروں کشمیری مسلمانوں کو شہید و زخمی کرنے والے، انہیں بے گھر کرانے والے، اور عفت مآب عورتوں کی عصمتیں لٹوانے والے دشمن اسلام.....قادیانی
- کشمیر کمیٹی کے نام پر کشمیری مسلمانوں میں ارتداد پھیلانے اور ان سے متاع ایمان چھین کر انہیں مرتد بنانے والے ایمان کے ڈاکو.....قادیانی
- اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو کر اور جدید کمانڈو ٹریننگ لے کر ہندوستانی فوج کے ساتھ مل کر کشمیری مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے والے درندے.....قادیانی
- پاکستان اور آزاد کشمیر کے کلیدی عہدوں پر بیٹھ کر وطن عزیز اور کشمیری مجاہدین کے انتہائی اہم راز بھارت کو پہنچانے والے ہندو ایجنٹ.....قادیانی

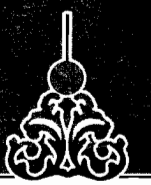
ہوتا ہے ایک پل میں کھنڈر دل بسا ہوا
پانی بھی مانگتا نہیں تیرا ڈسا ہوا

اے مسلمان مرد و زن و پیر و جوان! آج ہمارے کشمیری مسلمان بھائی سربلندیٔ اسلام کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ وہ کائنات کے بدترین مشرک و ہندو سے برسر پیکار ہیں۔ وہ گھر جلوا کر، بچے کٹوا کر اور عصمتیں لٹوا کر گلی گلی علم جہاد بلند کر چکے ہیں۔ وہ انتہائی نا مساعد اور کٹھن حالات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ع

شب و روز تک رہی ہیں میرے غازیوں کی راہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب: 7

مرزائیوں کی سرگرمیاں اور ان کا سدِّ باب

- قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں
- عالم کفر کی قادیانیت نوازی ایک سوالیہ نشان بن گئی!
- قادیانیوں کے عزائم کیا ہیں؟
- مرزائیوں کی انگریز نوازیاں اور مسلمان دشمنیاں
- قادیانیوں کا پروپیگنڈہ
- قادیانیت کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟
- قادیانیوں سے اقتصادی اور معاشرتی بائیکاٹ کے متعلق اہم فتوے
- بائیکاٹ نہ کرنے کا نتیجہ

فتنۂ ملت بیضاء ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطین کا پرستار کرے

''اقبال''

ماہنامہ
لاہور
ضیائے حدیث
اپریل۔مئی 2009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوهُمْ

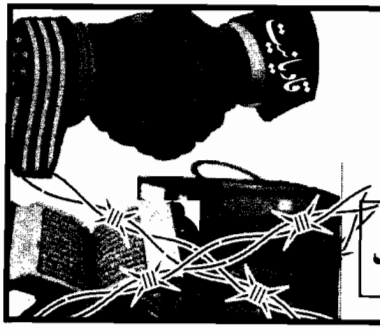
"یقیناً قیامت سے قبل جھوٹے آئیں
گے، ان سے بچ کر رہنا۔"

(السلسلة الصحيحة :٤/٢٥٢)

سلیم کلاتھ ہاؤس
کچہری روڈ، منڈی بہاؤالدین
0546 - 501566

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزائیوں کی انگریز نوازیاں

اور مسلمان دشمنیاں

طارق مسعود بٹ

ہندوستان پر ۱۸۵۷ء سے پہلے عملاً انگریزی تسلط قائم ہو چکا تھا اور انگریزوں کے حق میں ملک کا سیاسی مطلع بالکل صاف ہو گیا تھا۔ سلطنت کے استحکام پر اعتماد کر کے پادریوں نے مسیحیت کی صاف صاف تبلیغ شروع کر دی اور اس تبلیغ کا نشانہ قدرتی طور پر زیادہ تر مسلمان تھے جن سے براہ راست ملک حاصل کیا گیا تھا۔ انگریز کو اپنی سلطنت مضبوط و مستحکم بنانے کی زبردست فکر دامن گیر ہوئی۔ ان کو سب سے بڑا خطرہ مسلمانوں میں سے اس جماعت سے تھا جو اس کے مشن میں رکاوٹ بن رہی تھی اور ان کی دی ہوئی مراعات کو کسی بھی صورت میں قبول کرنے کو تیار نہیں تھی، جسے وہ ''وہابی'' کہتے تھے۔

انگریز مصنف ولیم ہنٹر لکھتا ہے:

''ہمیں اپنے اقتدار کے سلسلے میں مسلمان قوم کے کسی گروہ سے خطرہ نہیں۔ اگر خطرہ ہے تو صرف مسلمانوں کے ایک اقلیتی گروہ وہابیوں سے ہے کیونکہ صرف وہی ہمارے خلاف جدوجہد میں مصروف ہیں۔ کفر کی اس یلغار کے سامنے ان وہابیوں (یعنی اہل حدیثوں) نے ہر طرح کی نہ صرف تکلیفیں برداشت کیں بلکہ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا، اور کفر یعنی انگریز کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے۔'' (انڈین مسلم ص ۳۲)

ڈاکٹر قیام الدین لکھتے ہیں:

''اس زمانہ میں انگریز حکام نے ایک چٹھی تمام وہابیوں کو خطاب کر کے لکھی، جس میں پیش کش کی گئی کہ ان سب کو معافی مل سکتی ہے اور ان سب لوگوں کو جو اطاعت قبول کریں گے، وطن واپسی کے اخراجات ملیں گے۔ لیکن وہابیوں نے یہ پیش کش پائے حقارت سے ٹھکرا دی۔'' (ہندوستان میں وہابی تحریک ص ۲۲۳)

انگریزی حکومت کی نظروں میں جو چیز خار کی طرح کھٹکتی تھی وہ مسلمانوں کی وحدت تھی۔ وہ جانتے تھے کہ جب تک مسلمانوں کا ایمان و اسلام باقی اور ان کی اجتماعی قوت برقرار ہے اس وقت تک ہندوستان میں انگریز کا قدم نہیں جم سکتا، لہٰذا مسلمانوں کو ان کے ایمان و عقیدے سے برگشتہ کرنے اور ان کی اجتماعی طاقت کو پاش پاش کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ مسلمان قوم کو اسلامی جذبہ کے لحاظ سے اس قدر مفلوج کر دیا جائے کہ ان میں اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کی ہمت تک نہ رہے۔ اس وحدت کے بارے میں ڈاکٹر سر محمد اقبال علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ ''مسلمان ان تحریکوں کے مقابلے میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ایسی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بناء کسی نبوت پر رکھے اور بزعم خود الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والوں کو کافر سمجھے، مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔'' (حرف اقبال ص ۱۳۶۔۱۳۷)

انگریزی حکومت جو پہلے مجاہدین کی تحریک سے زک اٹھا چکی تھی اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور جوش مذہبی سے پریشان و ہراساں تھی، ان کے نزدیک مسلمانوں کا شعور کسی بھی وقت خطرہ بن سکتا تھا اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرے کے سدِ باب کے لئے ضروری تھا کہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کر دیا جائے اور انتشار ڈلوانے کے لئے مرزا قادیانی سے بڑھ کر ان کے نزدیک کوئی اور شخص مفید مطلب نہیں تھا۔ یہ وہ حالات تھے جب مرزا قادیانی نے اپنے مذموم خیالات کے بل بوتے پر اپنے اردگرد گمراہ لوگوں کا ہجوم اکٹھا کر لیا تھا۔ مرزا کو اپنی دعوت، حوصلوں اور بلند ارادوں کی تکمیل کے لئے مناسب زمانہ اور مناسب جگہ اور مناسب حکومت ملی۔ مذہبی بحثوں کی گرم بازاری، عامیانہ ذوقِ جستجو، الغرض ہر چیز ان کے لئے معاون اور سازگار ثابت ہوئی۔ ایسے نازک وقت میں انگریزی حکومت کی مکارانہ نظروں نے مرزا قادیانی کی حکومت کی طرف اٹھی ہوئی حریصانہ نگاہوں کو تاڑ لیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے سن شعور کے بعد اپنے خاندان کی روایات کے مطابق انگریزی حکومت سے رابطہ قائم کیا۔ انگریزوں نے اس مڈل فیل نبی کا سرسری امتحان لے کر مسلمانوں میں خوفناک فتنہ کھڑا کرنے کے لئے مرزا قادیانی کو نبی کے عہدے کے لئے منتخب کر لیا۔ اور مرزا کو یہ ٹارگٹ دے دیا کہ مسلمانوں کے اذہان سے روح جہاد کو نکال اور کچل کر ہماری وفاداری پر ابھارو۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے انگریزوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے ایک طرف جہاد کے خلاف آواز بلند کرنا شروع کر دی تو دوسری طرف انگریز سرکار کی تعریف و تائید اور مدح وثنا سے بھرپور ایسے بیانات دیے جو ایک صاحبِ ضمیر انسان نہیں دے سکتا۔ لکھتا ہے:

☆ ''بعض احمق نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں، سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے، کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا؟ سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک بدکار اور حرامی آدمی کا کام ہے'' (شہادت القرآن مصنف مرزا قادیانی، ضمیمہ بعنوان گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص ۸۴ وروحانی ۶/۳۸۰)

☆ ''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے۔ اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکارِ انگریزی کو مدد دی تھی.....'' (کتاب البریہ "اشتہار واجب الاظہار ص ۳، ۶ وروحانی ۱۳/۴)

☆ ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے۔ میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں..... میری یہ ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں.....'' الخ (تریاق القلوب ص ۱۵ وروحانی ۱۵/۱۵۵)

☆ ''میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں، یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے، دوسرے اس سلطنت کی کہ جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو، سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔'' (اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص ۳ شہادت القرآن ص ۸۴ وروحانی ۶/۳۸۰)

☆ ''میں ۱۶ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔'' (تبلیغ رسالت جلد سوم ص ۱۹۶)

☆ ''میں نے ۲۲ برس اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو، اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔ اس وجہ سے میری عربی کتابیں عرب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممالک میں شہرت پا گئی ہیں" (تبلیغ رسالت ص صفحہ ۲۶)

☆ ''جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔''

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص۱۷ مجموعہ اشتہارات ۹/۳)

☆ ''گورنمنٹ انگلشیہ خدائی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کے لئے برکت کا حکم رکھتی ہے۔ خدا وند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے باران رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔''

(شہادت القرآن ضمیمہ ص۱۱،۱۲ مصنف مرزا قادیانی روحانی ۳۸۹/۶) ورنہ مرزا قادیانی کی اپنی زندگی کی حالت یہ تھی جس کو مرزا قادیانی خود بیان کرتا ہے کہ:

''مجھے صرف اپنے دسترخوان اور روٹی کی فکر تھی۔'' (نزول المسیح ص ۱۱۸ روحانی ۴۹۶/۱۸) مزید ۲۵ برس کی تصویر کشی یوں کرتا ہے کہ ''اس زمانہ میں میں حقیقت میں اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو یہ کس کی قبر ہے''۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۸ روحانی ۴۶۱/۲۲) مزید لکھتا ہے:

''ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں ایک شخص بھی نہیں جانتا تھا اور میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیش گوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے ہماری مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہیں تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے..... اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہو''۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ روحانی ۲۲۱/۲۲)

مرزا قادیانی اپنے دعویٰ الہام سے مرنے تک انگریزی حکومت کے لئے جاسوسی کرنے کو دینی کام تصور کرتا رہا اور ایسے مسلمانوں اور غیر مسلمین کے کوائف وائسرائے ہند کو بھجواتا رہا۔ دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی اور اس کی جماعت نے خفیہ ہاتھ کا کام کیا۔

مرزا کہتا ہے:

☆ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلا، ص ۱۱ روحانی ۲۳۱/۱۸)

خدا نے کوئی نبی قادیان میں نہیں بھیجا۔ البتہ سچ یہی ہے کہ مرزا کا خدا انگریز تھا، جس نے مرزا کو قادیان میں نبی بنا کر بھیجا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ انگریز سرکار نے مرزا قادیانی کو خدا بھی بنایا اور نبی بھی۔ اور بعد میں یہ خدائی امریکہ کے صدر بش میں بھی حلول کر گئی چنانچہ 2004ء کی انتخابی مہم کے دوران بش فلوریڈا گیا۔ وہاں جلسہ عام میں ایک متشدد عیسائی نے کھڑے ہو کر اعلان کیا..... پہلی بار یہ محسوس ہوا کہ بش کی شکل میں وائٹ ہاؤس میں خدا (نعوذ باللہ) موجود ہے..... صدر بش نے اس پر سینہ پھلایا اور "تھینک یو" کہہ کر اس شخص کا شکریہ ادا کیا۔ اسی الیکشن مہم کے دوران بش پنسلوانیا گیا۔ وہاں اس نے ایمش لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: "I trust God speaks through me"، مجھے یقین ہے خدا میرے ذریعے کلام کرتا ہے" (سیارہ ڈائجسٹ ص ۲۶ شمارہ اگست ۲۰۰۵ء) انگریزوں کا یہ نبوت کا مدعی اپنے منہ میں کئی زبانیں رکھتا ہے۔ دلچسپی کی بات تو یہ ہے کہ وفاداری کے جراثیم نے مرزا قادیانی کی ذہنیت کو اتنا متاثر کر دیا تھا کہ وحی لانے والا فرشتہ بھی اسے انگریز دکھائی دیتا تھا۔ (تذکرہ ص ۳۱)

لمحہ فکریہ:

قادیانیت منکرین ختم نبوت کا ایسا گروہ ہے جسے انگریز نے عالم اسلام کی بیخ کنی کے لئے خود کاشت کیا ہے اور پھر اس کے تمام مفادات کا تحفظ کیا۔ یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باعث دن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات پوری طرح امت مسلمہ، اسلام اور وطن عزیز کے خلاف تباہ کن ریشہ دوانیوں میں شروع ہی سے مصروف ہیں۔کون سا ایسا شعبہ ہے جس میں یہ ناپاک لوگ نہ گھسے ہوں اور اپنی تعداد میں اضافہ کے لئے کوشاں نہ ہوں! یہ مار آستین ہیں۔یہ اس لئے معرضِ وجود میں لائے گئے ہیں کہ پاکستان کے راز پاکستان کے ازلی دشمنوں تک پہنچا کر اس کی سالمیت کو خطرے میں ڈال سکیں۔یہود و ہنود کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہیں اور ان کی لسٹ میں وہ تمام ممالک خصوصی توجہ کے مستحق ہیں جو ایٹمی ہیں جن میں ایک پاکستان بھی ہے۔ایٹمی ملک ہونے کی وجہ سے بھارت، اسرائیل اور ان کے ناجائز باپ امریکہ نے قادیانیوں کا رخ پاکستان کی طرف موڑ دیا ہے کہ وہ پاکستان میں تخریبی کاروائیاں کریں اور اس کی سالمیت کو نقصان پہنچائیں۔دنیا کفر بھر میں جہاں کہیں بھی خود کُش حملے تو دور کی بات ہے کوئی پٹاخہ بھی چھوڑ دے تو اس کا الزام بھی مسلمانوں کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔دیدہ دلیری کی بات تو یہ ہے کہ اب شرم وحیا اور اصول وانصاف کو بالائے طاق رکھ کر ڈنکے کی چوٹ پاکستان کا نام لے دیا جاتا ہے، اگر بات نہ بنے تو ماسٹر مائنڈ کا تعلق پاکستان کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے اور ارباب اختیار لوگ بھی تھوڑے سے سیاسی بیانوں کے بعد بالآخر اس کو تسلیم کر لیتے ہیں۔انہیں منہ توڑ جواب دینے کی ہمت تو نہیں ہوتی البتہ اپنے ملک کی بدنامی منظور کرتے ہوئے اس کا رخ فوراً دہشت گردوں کی طرف پھیر دیتے ہیں۔یہودیوں کے تیار کردہ منصوبے کے تحت امریکہ نے دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کے نام پر جو جنگ شروع کر رکھی ہے اس کے نتیجے میں ہزاروں بے گناہ لوگ موت کی بھینٹ چڑھا دیے جاتے ہیں۔کیونکہ دنیائے کفر نے اپنے تئیں پاکستان کو دہشت گردوں کی جنت قرار دے رکھا ہے۔دنیائے کفر کی تو بات جانے دیں ہمارے پاکستان کے کرتا دھرتا بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے ان کا بھرپور ساتھ دیتے ہیں۔پاکستان میں ہر دو تین دن بعد دانے جانے والے میزائل اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔کاش! کہ ہمارے حکمران بھی اس بات کو سمجھ سکیں۔یہ سازشیں اور جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ اس کا ہدف پاکستان ہے۔پاکستان اللہ کے فضل سے جب سے ایٹمی ملک بنا ہے کافروں کا دن کا چین اور رات کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔اس بات میں مطلق شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ قادیانی بیرون ممالک میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوسی، اسلام کی تخریب کاری اور پاکستان کی جڑیں کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔عالم اسلام کے اول دشمن اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔اسرائیل، بھارت کے علاوہ وطن عزیز کی فوج میں باقاعدہ قادیانی موجود ہیں۔بہت سے قادیانی بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں ملت اسلامیہ کا بدترین اور مکار دشمن ہونے کے ناطے سے ان کا تعلق بھارت، اسرائیل اور امریکہ سے براہ راست ہے۔ان ممالک کی سرپرستی میں اپنے مشن کی تکمیل کے لئے وہ ان سے ٹریننگ لے کر پاکستان میں نہ صرف دہشت گردی پھیلاتے ہیں بلکہ اپنے کفریہ خیالات کا اظہار برملا کرتے ہیں۔کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ قادیانی مسلمانوں کو کافر سمجھیں لیکن ہمارے ارباب اختیار ان کو اپنی صفوں میں جگہ دیں اور ان کے عزائم وجرائم پر پردہ ہی نہ ڈالیں بلکہ وہ قادیانیوں کے خلاف کوئی ایکشن لینا بھی گوارا نہ کریں۔ایسے سازشیوں سے صرفِ نظر کرنا ختم نبوت اور ملک سے غداری کے مترادف ہے۔

بھارت جب بھی کوئی ایٹمی دھماکہ کرتا ہے تو اتنی خوشی شاید بھارت کو بھی نہیں ہوتی ہوگی جتنی خوشی ان قادیانیوں کو ہوتی ہے۔بھارت جب بھی ایٹمی دھماکہ کرتا ہے تو قادیانی امت اس کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء (جس دن پارلیمنٹ نے قادیانی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا) کا جواب سمجھتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماضی پر ایک نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کو ہر محاذ پر تباہ کرنے کے لئے بھارت کا بھرپور ساتھ دیا۔وہ ہندوستان کو اس لئے اکھنڈ رکھنا چاہتے ہیں تاکہ انہیں بھی اپنے وسیع تر مقاصد کے حصول کے لئے کھل کر موقع مل سکے۔وہ برصغیر کی تقسیم کو عارضی اور غلطی سمجھتے ہیں جس کی ان کی نظر میں اصلاح ہوسکتی ہے۔اور موجودہ دور میں بھارت کا پاکستان کو آنکھیں دکھانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس اشارے کے پیچھے اسرائیل اور قادیانیوں کی مشترکہ کوششیں کام کر رہی ہیں۔وہ کسی بھی طور پر پاکستان کو اس دنیا کے نقشے پر دیکھنا نہیں چاہتے۔علامہ اقبالؒ نے ایک موقع پر پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے تاریخی مکتوب میں اس حقیقت کو واشگاف الفاظ میں بیان کر دیا تھا کہ ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔'' اس کی تائید خود سر ظفر اللہ خان قادیانی نے کی۔جب ان سے قائداعظم کی نماز جنازہ نہ پڑھنے پر پوچھا گیا کہ آپ پاکستان کے وزیر خارجہ ہیں لیکن آپ نے بانی پاکستان کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی۔اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ۔یہ کتنی جرأت و جسارت تھی ظفر اللہ خان کی اور آفرین ہے پاکستانی حکومت پر، اس دکھ بھرے جواب پر نہ اس نے وزیر خارجہ کی گوشمالی کی نہ کوئی ایکشن لیا۔اس سے یہ اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ مرزائیوں کے بارے میں حکومت پاکستان شروع ہی سے کتنا نرم گوشہ رکھتی ہے۔بہر حال ظفر اللہ خان کے اس بیان سے دو باتیں کھل کر سامنے آجاتی ہیں: (اول) اس کی قادیانی مذہب سے وابستگی اور پختگی (دوم) جسارت اور جرأت۔یہ ان لوگوں کی کمر پر قادیانی مذہب کی طرف سے ایک تازیانہ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے میں ہم نے بڑی جلدی سے کام لیا۔یہ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اتنے اہم اور حساس عہدوں پر ہم نے ایسے کافروں کو تعینات کر رکھا ہے جو وقت آنے پر اپنے ہم کفر کے ساتھ مل کر سب کے سامنے ہم پر جوتے برساتے ہیں۔لیکن ہمیں ندامت ہوتی ہے نہ احساس ندامت۔اور نہ ہم کوئی سبق سیکھتے ہیں۔

ہمارے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ ان لوگوں کے عقائد سے باخبر ہوتے ہوئے بھی اس سے دوستیاں لگاتے ہوئے کچھ دیر کے لئے بھی یہ نہیں سوچتے کہ یہ ہمارے نبی مکرم ﷺ کی ختم نبوت کے سارق ہیں۔

قادیانی خلفاء و اکابر کے چند بیانات ملاحظہ کریں:

''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی کی بات نہیں بلکہ مجبوری سے۔اور ہم کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔''

(الفضل، ١٦ مئی ١٩٤٧ء خطبہ مرزا محمود)

''ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک پاکستان کا بننا اصولاً غلط ہے۔''

(الفضل، ١٢، ١٣ اپریل ١٩٤٧ء)

''ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق (علیحدگی) ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں (ہندو، مسلم) جدا جدا رہیں۔مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔بہر حال ہم چاہتے ہیں اکھنڈ ہندوستان بنے۔''

(الفضل، ١٧ مئی ١٩٤٧ء)

''الفضل'' قادیانیوں کا مشہور آرگن ہے جو کبھی ہفت روزہ تھا آج کل روزنامہ ہے اور یہ ربوہ میں چھپتا اور وہیں سے شائع ہوتا ہے۔اس کا کام قادیانیوں کو متحد کرنا، مسلمانوں کو کافر بنانا اور دنیائے اسلام خصوصاً پاکستان کے خلاف زہر اگلنا ہے۔مگر ہماری حکومت ہے کہ چپ سادھے ہوئے ہے۔اور علماء ہیں کہ ان کی مساعی اور ملکی اور عالمی سطح کی سرگرمیوں سے 99 % بے خبر ہیں۔اور یہی ریشو عوام کا ہے۔وہ بھی اتنے ہی فیصد اس نازک مسئلے کی نزاکت سے غافل ہیں۔لیکن ایسا ہونا نہیں چاہیے۔

یہ سو فیصد سچ ہے کہ قادیانیت ایک مذہب ہونے کے ساتھ ایک ایسی اچھی خاصی سرگرم تحریک بھی ہے جس کی اسلام اور پاکستان کے ساتھ دشمنی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ بقیہ صفحہ نمبر: 465

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قادیانیوں کے عزائم کیا ہیں؟

خالد اشرف حفظہ اللہ

قادیانیوں کے عزائم کیا ہیں؟ ان کی اپنی ایک رپورٹ سے عیاں ہیں۔مزید اس کی تصدیق چوالیس سال بعد آج کی یہ خبر کرتی ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

''پاکستان کے 600 قادیانی اسرائیل فوج میں بھرتی ہو گئے''

''کارگل جنگ کے دوران قادیانیوں نے بھاری مقدار میں چندہ جمع کر کے بھارت کو دیا۔'' (یہودی محقق)

''موجودہ دور میں قادیانیوں کے بارے میں ترمیم کو ختم کرنے کا امکان ہوسکتا ہے۔'' (برطانوی اخبار)

کراچی (خصوصی رپورٹ) پاکستان سے تعلق رکھنے والے 600 سے زائد قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں اور وہاں مختلف عہدوں پر رضا کارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے ترجمان نے بتایا کہ مختلف مذاہب، ممالک اور معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد افواج میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ان میں کئی لوگ مختلف حملوں میں ہلاک بھی ہو گئے۔مقامی اخبار کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج میں پاکستان سے تعلق رکھنے والے افراد کی بھرتی پر کوئی پابندی نہیں۔برطانیہ سے تعلق رکھنے والے یہودی محقق ڈاکٹر آئی ٹی ٹونی نے اپنی کتاب ''اسرائیل اے پروفائل'' میں انکشاف کیا ہے کہ قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے 600 افراد اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔لندن پوسٹ میں یکم اکتوبر کو ایک رپورٹ میں یہودی محقق کی مذکورہ کتاب کے حوالے شائع کئے گئے ہیں۔مذکورہ یہودی محقق نے انکشاف کیا کہ پاکستان بھارت کارگل جنگ کے دوران قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھاری مقدار میں چندہ جمع کر کے بھارت کو عطیہ دیا تھا، ایوارڈ یافتہ صحافی اور تجزیہ نگار ڈاکٹر شاہد قریشی نے بھی یہ انکشاف کیا ہے کہ 1995ء میں جب کراچی آگ اور خون میں ڈوبا ہوا تھا، اس وقت مانچسٹر کے ایک قادیانی ریسٹورنٹ میں اہم عہدے پر فائز قادیانی لیڈر نے انہیں ملاقات کے لیے بلایا تھا اور آگے پہنچانے کے لیے یہ پیغام دیا تھا کہ اگر کراچی میں امن چاہیے تو پاکستان میں قادیانیوں کو امان ملنی چاہیے۔ڈاکٹر شاہد قریشی نے ''لندن پوسٹ'' میں اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ گزشتہ ایک عشرے سے پاکستان میں چاہے جس کی بھی حکومت ہو، قادیانیوں کا کوئی نہ کوئی غیر منتخب نمائندہ، طاقت اور نمایاں اختیارات کے ساتھ حکومت میں شامل رہا ہے۔اور اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئین پاکستان کی اس ترمیم کو ختم کر دے جو پاکستان پیپلز پارٹی ہی کے بانی قائد ذوالفقار علی بھٹو نے 7 ستمبر 1974ء کو پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر کی تھی۔ایک مضمون میں یہودی محقق ڈاکٹر آئی ٹی ٹونی کی کتاب ''اسرائیل، اے پروفائل'' کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں ڈاکٹر ٹونی نے قادیانی جماعت کے بارے میں لکھا ہے کہ ''یہ پاکستانی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے مگر اسے سیاسی تعصب کا سامنا ہے۔'' اسرائیل فورسز میں پاکستان سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں کے 600 افراد مختلف خدمات انجام دے رہے ہیں۔ادھر جب اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے ترجمان سے رابطہ کیا گیا تو ان کا کہنا تھا کہ اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں کام کرنے والا ہر رکن رضا کارانہ خدمات پیش کرتا ہے، ترجمان انبال نوئے کے مطابق، عرب، عیسائی، فلسطینی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرائیلی مسلمان اور دنیا کے دیگر خطوں کے مختلف معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اسرائیلی ڈیفنس فورسز کا حصہ ہیں۔اسرائیلی ڈیفنس فورسز کی ویب سائٹ پر دنیا کے کسی بھی باشندے کو بلا تخصیص نسل، مذہب، زبان، اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں شمولیت کی دعوت موجود ہے۔انبال نوئے کا دعویٰ ہے کہ فورسز میں شامل کئی مسلمان، مختلف جنگوں میں ہلاک بھی ہوئے ہیں۔ان مسلم خاندانوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے اسرائیل کے فوجی سربراہ نے بذات خود، ان خاندانوں سے ملاقات کی، حالانکہ معمول کے مطابق ایسا نہیں کیا جاتا۔واضح رہے کہ اسرائیل میں ہر بالغ مرد وعورت پر فوجی خدمات مقررہ مدت تک انجام دینا لازمی ہے، مگر مسلم شہریوں کو اس سے استثنیٰ دیا گیا ہے۔مزید تحقیق کی گئی تو حیرت انگیز انکشاف یہ ہوا کہ چند عشرے قبل تک کی قادیانی کتابوں میں کھلے عام اسرائیل میں موجود قادیانی مشن، ان کی تفصیلات اور یہودیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا ذکر موجود ہے مگر اب ایسا نہیں۔قادیانی کسی بھی ایسی بات کو چھپاتے ہیں جو اسرائیل کے ساتھ ان کے تعلقات کو آشکار کرے۔مرزا غلام احمد قادیانی کے پڑپوتے مرزا مبارک احمد نے اپنی کتاب ''ہمارے غیر ملکی سفارتخانے'' میں لکھا ہے: اسرائیل میں قادیانی سفارتی مرکز، حیفا کے پاس ماؤنٹ کرمل پر واقع ہے، یہاں ہماری ایک لائبریری، ایک عبادت گاہ، سفارتخانہ، ایک ڈپو اور ایک سکول بھی ہے۔

(نوائے وقت، 6 اکتوبر 2008ء)

اسرائیلی مشن:

''اسرائیل میں احمدیہ مشن حیفا میں مونٹ کرمل (کرمل پہاڑی) پر واقع ہے۔یہاں ہماری ایک مسجد، ایک تبلیغی مرکز کی رہائش گاہ، ایک لائبریری، ایک کتب خانہ اور ایک سکول موجود ہے۔یہاں سے مشن ایک ماہنامہ ''البشریٰ'' کے نام سے شائع کر رہا ہے جو تیس ایسے ممالک کو بھیجا جاتا ہے جہاں عربی زبان پڑھی اور بولی جاتی ہے۔اس مشن نے حضرت مسیح موعود کے مضامین اور کتب وغیرہ کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔فلسطین کی تقسیم کی وجہ سے یہ خاصا متاثر ہوا ہے۔اور اس کی کئی خاص صورتیں ہیں۔اسرائیل کے علاقہ میں جو تھوڑی تعداد میں مسلمان موجود ہیں ان کی پشت پناہی ہمارے مشن کی وجہ سے ہے کیونکہ ہمارا مشن ان مسلمانوں کی ہر خدمت کے لیے سینہ سپر رہتا ہے۔کچھ مدت پہلے کی بات ہے ہمارے تبلیغی مرکز کے انچارج نے حیفا کے میئر (MAYOR) سے ملاقات کی اور مختلف موضوعات پر بات چیت ہوئی اور میئر نے ہمارے لئے قبابیر کے مقام پر ایک سکول تعمیر کرنے کی پیشکش کی۔قبابیر، حیفا کے نواح میں واقع ہے جہاں فلسطینی احمدیوں (قادیانیوں) کا مرکز ہے۔میئر نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ قبابیر کے مرکز کو خود آ کر دیکھے گا اور یہ وعدہ اس نے پورا بھی کیا اور اس وقت اس کے ساتھ حیفا کے چار اور نامور آدمی بھی تھے۔میئر کے استقبال کے لیے احمدی لوگ اور سکول کے بچے موجود تھے اور معزز مہمان کی آمد پر ایک خاص جلسے کا انعقاد بھی کیا گیا۔میئر نے سکول کی وزٹ بک (Visit Book) پر اپنے دورے کے تأثرات بھی لکھے۔اسرائیل میں ہمارے مشن کو کس قدر اہمیت حاصل ہے، اس حقیقت کا اندازہ اس بات سے ہو جائے گا کہ ۱۹۵۲ء میں جب ہمارے تبلیغی مرکز کے سربراہ چوہدری محمد شریف پاکستان میں احمدی مرکز میں حاضری کے لیے لوٹے تو اسرائیل کے صدر نے چوہدری محمد شریف کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ اپنے ملک کو روانہ ہونے سے پہلے مجھ سے ضرور مل لیں۔چوہدری محمد شریف نے اسرائیل کے صدر کی اس خواہش سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے کلام پاک کا ایک نسخہ (جرمنی میں ترجمہ) صدر کو پیش کیا جو اس نے بصد خوشی قبول کیا۔چوہدری محمد شریف اور اسرائیل کے صدر کی ملاقات کو بڑی اہمیت دی گئی اور اسرائیل کے اخبارات اور ریڈیو میں اس کا خاص ذکر ہوا۔''

(حوالہ فارن مشنز از مبارک مرزا، چوتھا ایڈیشن ۱۹۶۵ء، تعداد ۵۰۰۰ ناشر احمدیہ فارن/مشنز، ربوہ مغربی پاکستان ص ۷۹، ۱۸۰ ابتدائی عنوان مشرق وسطیٰ میں تبلیغی مراکز)

ہم ہر اک شوخ کا انداز نظر جانتے ہیں
ہم نے اک عمر گزاری ہے صنم خانے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر ایک نظر



ابو ضیغم حفظہ اللہ

کسی دوست نے مجھ سے سوال کیا کہ جناب! میں نے سنا ہے قادیانیوں کا جھوٹا نبی مرزا قادیانی شراب پیتا تھا، گالیاں بکتا تھا، زنا کا مرتکب تھا، جھوٹ بولتا تھا، غیر عورتوں سے رات کی تنہائیوں میں اپنی ٹانگیں دبواتا تھا، عقل کا اندھا تھا، جوتی الٹی پہنتا تھا، قمیض کے بٹن الٹے بند کرتا تھا، آنکھ سے کانا، ہاتھ سے ٹنڈا، عقل سے پیدل، سوچ سے جاہل، حرکات سے پاگل تھا، تو پھر کیا وجہ ہے کہ عقل کے اندھے، سوچ کے گندے قادیانی نہ صرف خود اسے نبی و رسول تسلیم کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں میں بھی اس کی بناسپتی نبوت کا ڈھول پیٹتے ہیں، جس کے باعث اکثر سننے میں آتا ہے کہ فلاں مسلمان قادیانیت کے گٹر میں گر گیا، فلاں گھرانے نے مرزائیت کے تیزاب کو اپنے لبوں کی زینت بنالیا، فلاں نوجوان نے اپنے ایمان کی نگاہیں ان اندھوں کے سپرد کر دیں؟ یہ بڑی حیران کن اور فکر انگیز بات ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ مسلمان کیسے ان کے جال میں پھنستے ہیں اور ایک بداخلاق شخص کو کیسے نبی مان لیتے ہیں؟

میں نے اسے جواب دیا کہ جب قادیانی شکاری لوگوں کے ایمان کا شکار کرنے کے لیے نکلتا ہے تو وہ اپنے ساتھ ایک شکار والا بیگ رکھتا ہے جس کی مختلف جیبوں میں شکار کرنے کے مختلف آلات ڈالتا ہے۔ وہ ایک جیب میں اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی تصاویر کا البم ڈالتا ہے، دوسری جیب میں بلینک چیک کا خمار ڈالتا ہے، تیسری جیب میں زمین کی رجسٹری کا خنجر رکھتا ہے، چوتھی جیب کو جرمنی، لندن اور انگلینڈ کے ویزوں کے سنہری خوابوں کی نذر کرتا ہے، پانچویں جیب میں ''ملازمت کے حسین مواقع'' کے تیروں کو ٹھونستا ہے، چھٹی جیب کو غرباء کی امداد کے جھانسے سے آراستہ کرتا ہے، ساتویں جیب میں سماجی و بہبود کے ڈھکوسلے سجاتا ہے، آٹھویں جیب کو اپنے کفریہ غلیظ لٹریچر کی نجاست کے لیے مختص کرتا ہے، اور پھر بغل میں چھریاں اور ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹیں بکھیرے مسلمانوں کے ایمانوں کی فصل کاٹنے کے لیے نکل پڑتا ہے۔

اللہ رے دیکھیے اسیرئ بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا

وہ اپنا شکار کرنے کے لیے ہر وقت چوکس رہتا ہے، پھر جہاں کوئی کمزور ایمان مسلمان نظر آتا ہے، فوراً اس کی جانب لپکتا ہے۔ اس کی آنکھوں پر ہوس رانی کی تسکین افزائی کی پٹی باندھتا ہے اور اس کے ضمیر کو زوردار دھکا دے کر اپنی گرفت میں لے لیتا ہے، تب برق رفتاری سے اپنے بیگ کی جیبوں میں سے مختلف اوزار نکال کر اس کی شہ رگ کاٹ دیتا ہے، کچھ دیر کے لیے ضمیر تڑپتا ہے، پھڑکتا ہے، حُب رسول کا خون بڑی تیزی سے بہتا ہے حتیٰ کہ آخری قطرہ بھی ٹپک پڑتا ہے اور یوں اس بدنصیب کا ایمان موت کی آخری ہچکی لے کر ارتداد کے گہرے پانیوں میں غرق ہو جاتا ہے جہاں سے واپسی مشکل ہوتی ہے۔

لٹ رہا ہے دین، ایمانوں کے سودے ہو رہے ہیں
مگر افسوس ابھی دین محمد کے رکھوالے سو رہے ہیں (ﷺ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی حوریں:

تاریخ کا مطالعہ اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ کفر نے جب بھی مسلمانوں کو زیر کرنے کی کوشش کی، وہ اپنی مختلف چالوں اور مختلف حربوں کے تیروں سے سینہ مسلم پر مشق کرتا رہا۔اس کے یہ حربے ان نفوس پر تو اثر انداز نہ ہو سکے، جو مشیت ایزدی کے سانچوں میں ڈھلنے والے، جادہ تسلیم و رضا کے پیکر تھے اور جن کے سینوں میں محبت خدا و رسول ﷺ، فیاضی، پاکیزگی اور گداز کی شمعیں جل رہی ہوتی تھیں، لیکن اس کے برعکس وہ محض نام کے مسلمان جو ان اوصاف جمیلہ کے حامل مسلمانوں کی بستی سے کہیں دور بسیرا کرتے تھے، کفر کے یہ تیر ان کے ایمانوں کو اکثر کفن پہننے پر مجبور کر دیتے۔ان تیروں میں سے ایک تیر جو کامیابی سے اپنے نشانے پر لگتا رہا اور بہت ہی کم خطا گیا وہ تیر جواں عورتوں کی جوانیوں کا تیر ہے، ماہرین جنسیات کے مطابق تمام انسانی جبلتوں میں سب سے قوی، اعصاب پر گہرے اور دیرپا اثرات ڈالنے والی جبلت جنس ہے، یہی وجہ ہے کہ انسان عورت کے فتنے میں بہت جلد آ کر بہک جاتا ہے۔

مرادِ رسول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کا ایک لشکر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت بیت المقدس کے محاذ پر روانہ کیا۔کفار نے جب یہ محسوس کیا کہ وہ مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو انہوں نے ایک چال چلی کہ جس راستے سے مجاہدین نے گزرنا تھا، اس راستے میں ایک جگہ لمبی قطار میں اپنی عورتوں کو بنا سجا کر نیم عریاں کھڑا کر دیا اور سوچا کہ جب مجاہدین کا لشکر اس جگہ سے گزرے گا تو دوشیزگان روم کی شعلہ سامانیاں تیل کا کام کر جائیں گی اور لشکر مچلتے بدن دیکھ کر وہیں ڈھیر ہو جائے گا اور جنس کے ہاتھوں مجبور ہو کر آگے نہیں بڑھ سکے گا۔(نعوذ باللہ)

لیکن شاید کفار بھول گئے تھے کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر ہے جو رسالت مآب ﷺ کی آغوش تربیت سے فیض یاب ہے، جس طرح قطرہ آب آغوش صدف میں رہ کر نایاب بن جاتا ہے، اسی طرح آفتابِ رسالت کی آغوش میں رہ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک سینے اس قدر بقعۂ نور بن گئے تھے کہ ان کی روشنی سے عالم انسانیت شب دیجور کی تاریکیوں سے نکل کر نورانی صبح میں داخل ہوا۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ نگاہیں جو مشاہدہ جمال سے روشن ہوں وہ بے حیائی کی غلاظت سے لتھڑے ان گندے چیتھڑوں کی جانب اٹھیں اور راغب ہو جائیں۔لہٰذا چشم فلک نے دیکھا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر ان عورتوں کے پاس سے گزرا تو ان کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں اور ان کی زبانوں پر قرآن کی یہ آیت جاری تھی:

> ''مسلمان مردوں سے فرما دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے، بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔''

لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محبت رسول سے سرشار مسلمانوں پر تو کبھی بھی عورت کا حربہ استعمال نہ ہو سکا۔لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ کمزور ایمان مسلمان اس طرح کے جال میں بہت جلد پھنس جاتا ہے اور اپنی عاقبت خراب کر لیتا ہے، لہٰذا قادیانی جو کہ بدترین کافر ہیں، ان کا مشن ہے کہ اس طرح کے نام نہاد اور کمزور ایمان مسلمانوں کے دلوں میں جو تھوڑی بہت ایمان کی شمع جل رہی ہوتی ہے وہ عورتوں کے ذریعے گُل کر دی جائے اور انہیں قادیانی بنا لیا جائے۔اس مقصد کے لیے قادیانیوں نے اپنی عورتوں کی ایک تنظیم بنا رکھی ہے جسے ''لجنة اماء الله'' کہا جاتا ہے۔اس تنظیم میں قادیانی عورتوں کو ٹریننگ کے اسپیشل عمل سے گزارا جاتا ہے اور مسلمانوں کا ایمان لُوٹنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

یہاں ''لجنة اماءُ الله'' کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَجْنَةُ اِماءُ اللّٰہِ :

قادیانیت کی تعلیم و تربیت اور لوگوں کے ایمانوں پر ڈاکہ زنی کرنے کے لیے قادیانی عورتوں کی یہ تنظیم مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے نام نہاد خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے 25 دسمبر 1922ء میں قائم کی۔

قادیانیوں کی کتاب ''پہچان'' کے مطابق ''احمدی مستورات میں مالی وجانی قربانیوں کی روح پیدا کرنا، دین (قادیانیت) کا علم سیکھنے سکھانے، دعوۃ الی اللہ، خدمت خلق اور آئندہ نسل کی بہترین تعلیم و تربیت کے ذرائع سوچنا لجنہ کے اہم مقاصد ہیں۔'' (بحوالہ پہچان، ص ۲۰)

ہر قادیانی لڑکی جب وہ پندرہ سال کی عمر میں جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ دے، اس تنظیم کی رکن بن جاتی ہے۔ ہر وہ مقام جہاں پر قادیانیت کا شجرِ خبیثہ قائم ہے، وہاں پر لجنہ کے کام کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور انہیں اپنے مشن کے بارے میں مفید مشورے دینے کے لیے ایک نگران اعلیٰ ہوتی ہے جسے ''صدر لجنہ'' کہا جاتا ہے اور صدر لجنہ کی عاملہ کی رکن ''سیکرٹری'' کہلاتی ہے۔ قادیانیوں نے اپنی عورتوں کی اس تنظیم کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ ہر شعبے کی ایک عہدیدار ہوتی ہے جنہیں مندرجہ ذیل القابات سے نوازا جاتا ہے:

① نائب صدر اول	② نائب صدر دوم
③ جنرل سیکرٹری	④ نائب جنرل سیکرٹری
⑤ سیکرٹری تعلیم	⑥ سیکرٹری تربیت
⑦ سیکرٹری خدمت خلق	⑧ سیکرٹری مال
⑨ سیکرٹری صدارت	⑩ سیکرٹری دستکاری
⑪ سیکرٹری اشاعت	⑫ سیکرٹری اصلاح وارشاد
⑬ سیکرٹری تجنیہ	⑭ سیکرٹری ضیافت
⑮ سیکرٹری تحریک جدید	⑯ سیکرٹری صحت جسمانی
⑰ ناظمہ جلسہ سالانہ	⑱ اعزازی ممبرات

صدر لجنہ مقامی وضلعی کے اوپر بھی ایک نگران ہوتی ہے جسے صدر ''لجنہ مرکزیہ'' کہا جاتا ہے۔

ناصرات الاحمدیہ:

قادیانیوں کی بچیوں کی تنظیم جو کہ دراصل لجنہ کی ہی ایک ذیلی تنظیم ہے، 1928ء میں قائم کی گئی۔ اس تنظیم کا مقصد بچپن میں ہی قادیانیوں کی بچیوں کو راسخ العقیدہ بنانا اور مستقبل میں انہیں اپنے غلیظ مقصد کے لیے تیار کرنا ہے۔

قادیانیوں کی کتاب ''جماعت احمدیہ کا تعارف'' صفحہ 233 پر لکھا ہے، ''شروع سے بچیوں کی تربیت اس انداز سے کی جاتی ہے کہ بڑی ہو کر جب وہ ''لجنہ اماء اللہ'' کی ممبر بنیں تو اپنے تجربہ اور تربیت کی بناء پر مجلس کی بہترین کارکن ثابت ہوں۔''

8 سے 15 سال کی عمر کی بچیاں اس تنظیم کی رکن ہوتی ہیں۔ ناصرات کی نگرانِ اعلیٰ ''سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ'' کہلاتی ہے جو کہ پہلے سے مرتّب شدہ ایک تربیتی لائحہ عمل کے مطابق ان بچیوں کو آئندہ مستقبل میں بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمانوں کی شمع گل کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔ آٹھ سے پندرہ سال کی عمر کا حساس عرصہ ہر قادیانی بچی کو مکمل ٹرینڈ کر دیتا ہے اور جب وہ بچپن کے بھولپن کے حصار سے نکل کر جوانی دیوانی کی دہلیز پر قدم رکھتی ہے تو اس وقت ایک مکمل قادیانی حور (ڈائن) بن چکی ہوتی ہے۔ پھر اپنے نفس کی الجھن، رخسار کے شعلوں اور مچلتے بدن کے ساتھ قادیانیت کی تبلیغ کی وادی میں اتر جاتی ہے اور بہت سوں کی توبہ شکنی، ضمیر شکنی اور ایمان شکنی کا باعث بن جاتی ہے۔

عصمتیں ہیں جس طرح سڑکوں پر ٹوٹے آئینے
جانے اس بستی کی بربادی کہاں تک جائے گی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کے لیے جہاں تبلیغ کے تمام ہتھیار ناکام ہو جائیں، مخالفتوں کے تھپیڑوں سے مشن ناکام ہوتا دکھائی دے، ہر طرف مایوسیوں کے پہاڑ نظر آنے لگیں تو ایسے حالات میں اپنی خدمات کالوہا منوانے کے لیے لجنہ کی حوریں (چڑیلیں) میدانِ عمل میں آتی ہیں اور اپنی دل موہ لینے والی شوخ وشنگ اداؤں سے کمزور ایمان آدمی کو گھائل کرلیتی ہیں۔

قادیانیوں کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد آنجہانی نے جلسہ سالانہ ''اماءاللہ'' جرمنی بتاریخ 12 ستمبر 1922ء خطاب کرتے ہوئے کہا تھا'

'' ایک اکیلی احمدی خاتون نے خدا کے فضل سے 32 بیعتیں کروالی ہیں اور وہ خاتون ہے بھی معمولی پڑھی لکھی۔'' ان سے جب پوچھا گیا کہ کیا راز ہے، کس طرح بیعتیں کروا رہی ہیں۔ ماحول بڑا مخالف ہے۔ لوگوں کے مزاج ہی دین (مرزائیت) کی طرف نہیں۔ مردوں سے جو کام نہیں ہو رہے، وہ آپ کیسے کر رہی ہیں تو انہوں نے کہا میں بہت کم پڑھی لکھی ہوں لیکن مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی محبت میں سرشار ہوں، اس نشے کے ساتھ اور اس موج میں تبلیغ کرتی ہوں کہ سننے والے مجبور ہو جاتے ہیں (درحقیقت وہ تمہارے شباب کو دیکھ کر اپنی جوانی سے مجبور ہو جاتے ہیں۔ ناقل) جاہل سے جاہل آدمی بھی میرا یہ جذبہ دیکھ کر بات سننے پر آمادہ ہو جاتا ہے (ظاہر ہے، ناقل) اور اللہ کے فضل کے ساتھ جب بھی مجھے موقع ملے، اس جذبے کے ساتھ تبلیغ کرتی ہوں اور یہ اسی کا پھل ہے۔''

(خطاب: ص 28)

قادیانی ''حوریں'' (چڑیلیں) قادیانیوں کے لئے سونے کی چڑیا سے کم نہیں۔ انہیں ان کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے یہاں تک حکم ہے کہ تم اپنی تبلیغ کے لیے مردوں کے ساتھ چلو۔ خوب تبلیغ کرو۔ یہاں تک کہ اگر کسی ایک علاقے میں جہاں تم رہتی ہو، تمہارے عشق اور تبلیغ کی دال نہ گلے تو اس علاقے کو چھوڑ کر دوسری جگہ مکان خرید و اور وہاں جا کر اپنے فرائض کو سرانجام دو۔

مرزا بشیر الدین محمود نے یکم اکتوبر 1946ء جلسہ'' لجنہ اماء اللہ '' دہلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا:

'' اگر تم تبلیغ نہیں کرو گی تو اور کون کرے گا ..... اگر تم دینی کاموں میں مردوں کے ساتھ ساتھ نہیں چلو گی تو تم جماعت کا مفید جزو نہیں بنو گی بلکہ پھوڑے کی طرح ہو گی جو انسان کو اس کے فرائض سرانجام دینے سے روک دیتا ہے..... تمہیں تبلیغ کا اس قدر شوق ہونا چاہیے اگر تمہیں ایک مکان میں رہتے ہوئے دو سال گزر جائیں اور تمہاری تبلیغ وہاں مؤثر ثابت نہ ہو تو تمہیں چاہیے کہ اپنے بھائی یا خاوند سے کہو کہ اب کسی اور محلّہ میں مکان لو تا کہ ہم کسی اور جگہ چل کر احمدیت کو پھیلائیں۔''

(بحوالہ: الازھار لذوات الخمار یعنی اوڑھنی اوڑھنے والیوں کے لیے پھول، مرزا بشیر الدین کے عورتوں سے خطابات کا مجموعہ۔ ص: ۴۳۲، ۴۳۳)

قادیانی ''حوریں'' کمزور ایمان لوگوں پر اپنی تبلیغ کا بڑی کامیابی کے ساتھ ایسا طلسم کرتی ہیں کہ اس سلسلے میں اپنے بڑے بڑے مربّیوں (قادیانی پنڈتوں) کو بھی مات کر دیتی ہیں کیونکہ تبلیغ کے جو گُر ان کے پاس ہیں، مربّی ان سے کوسوں دور ہیں۔

قادیانیوں کی تنظیم، دعوت الی اللہ:

ہر قادیانی کو ان کے موجودہ خلیفہ مرزا مسرور احمد قادیانی کی طرف سے یہ آرڈر ہے کہ اس نے ایک سال میں کم از کم پانچ مسلمانوں کو قادیانی بنانا ہے۔ اس بھیانک مشن کو'' دعوت الی اللہ'' کی تحریک کا نام دیا گیا ہے اور یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ جو اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا، اسے مخلص احمدی (قادیانی) نہیں کہا جائے گا،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ ہر قادیانی بچے سے لے کر بوڑھے تک اور بچی سے لے کر بڑھیا تک تمام کے تمام مرزا مسرور قادیانی کے اس حکم کی پیروی میں جتے ہوئے ہیں۔قادیانی افسر اپنے ماتحت مسلم حکام کو، قادیانی استاد اپنے شاگردوں کو،قادیانی دوست اپنے ساتھیوں کو،قادیانی ڈاکٹر اپنے مریضوں، قادیانی دکاندار اپنے گاہکوں کو، قادیانی مالک مکان اپنے کرایہ داروں کو اور قادیانی گھرانہ اپنے محلے داروں کو قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے اور ہر سال ہزاروں مسلمانوں کو مرتد بنا دیا جاتا ہے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق صرف ہمارے ملک پاکستان میں ہی ایک سال میں دس ہزار مسلمانوں کا تعلق نبی کریم ﷺ سے توڑ کر مرزا قادیانی مردود سے جوڑ دیا جاتا ہے۔

اسلام کی اس متاع کو لوٹنے کے لیے صرف پاکستان میں ہر سال اربوں روپے کی رقم خرچ کی جاتی ہے جبکہ ہندوستان،سری لنکا،روس، امریکہ،فرانس،انگلینڈ،انڈونیشیا،تھائی لینڈ،ملائیشیا،لائبیریا،ایتھوپیا، کینیا اور اریٹریا وغیرہ میں تو کوئی شمار ہی نہیں۔

قادیانیوں کی کتابوں میں مرزا قادیانی کو (معاذ اللہ) محمد رسول اللہ، اس کی فاحشہ بیویوں کو امہات المومنین،اس کے بدکار خلفاء کو خلفائے راشدین،اس کے غلیظ ساتھیوں کو صحابہ کرام،اس کی بیہودہ گوئیوں کو وحی من اللہ،اس کی فضول باتوں کو حدیث نبوی،اس کی غلیظ حرکتوں کو سنت رسول،اس کے گمراہ خاندان کو اہل بیت،اس کے گندے شہر قادیان کو مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے بھی افضل لکھا جاتا ہے۔(نعوذ باللہ)

قادیانی مختلف دیہاتوں میں جا کر غرباء کی امداد کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ انہیں قادیانیت کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔مختلف شہروں اور دیہاتوں میں یہ اپنے سکول کھولتے ہیں اور ان سکولوں میں فری تعلیم اور فری کتب مہیا کی جاتی ہیں اور بچوں کے ذہنوں میں ارتدادی زہر ڈالا جاتا ہے۔پورے پاکستان میں ان کے ایک ہزار سے زائد سکول اور کالجز ہیں جن سے ہر سال ہزاروں طلباء و طالبات قادیانی ہو کر نکلتے ہیں۔غریب علاقوں میں جا کر قادیانی،غربت کے مارے لوگوں کو قادیانیت کی تبلیغ اسلام کے نام سے کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ انہیں پیسے دیتے ہیں۔اس طرح ہزاروں لوگ پیسوں کے ذریعے قادیانی کر لیے جاتے ہیں۔قادیانیوں کے بڑے بڑے ہسپتال بھی پورے پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔جہاں لوگوں کو علاج اور فری ادویات کے بہانے شیطانیت زدہ انجکشن لگا کر روحانی طور پر بیمار کر دیا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ان کے ایمانوں کو کفر کی موت مار دیا جاتا ہے اور زندیقیت کی گہری وادی میں دفن کر دیا جاتا ہے۔قادیانیوں کے صرف ایک ہسپتال فضلِ عمر ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے بارے میں ایک رپورٹ ہے کہ صرف ''فضل عمر'' ہسپتال نے 2008ء میں علاج اور فری ادویات کے نام پر 1000 مسلمان قادیانی کیے ہیں۔سندھ کے مختلف علاقوں میں قادیانی بڑی تیزی سے اپنا کام کر رہے ہیں جہاں پر ایک ایک بھینس کے عوض،ایک ایک بکری کے عوض،ایک مرلہ زمین کے عوض،ایک ایک ہزار روپے کے عوض،فری علاج ادویات کے عوض،پورے کا پورا خاندان قادیانی کر لیا جاتا ہے۔اور حد یہ ہے کہ اپنے اس غلیظ کفر کو اسلام کے نام سے پیش کیا جاتا ہے جس سے عام آدمی دھوکہ کھا جاتا ہے۔

علامہ اقبال رحمہ اللہ اپنی دور اندیشی سے یہی دیکھ کر رویا کرتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورخوب رویا کرتے تھے۔آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ''آج تو ہم لوگ زندہ ہیں جولوگوں کے ایمانوں کی دولت قادیانی چور، ڈاکوؤں سے بچاتے ہیں اورانہیں ان کے کفریات سے آگاہ کرتے ہیں لیکن کل جب ہم لوگ زندہ نہ ہوں گےاور مسلمانوں کواس فتنے سے آگاہ کرنے والے باغیرت مسلمان بھی نہ ہونے کے برابر ہوں گےتو اس وقت قادیانی غیر ترقی یافتہ علاقوں میں جاکراور دوسرے ممالک میں جاکراپنے کفریات کواسلام کے نام سے پیش کریں گے۔جب کوئی ایک عیسائی ،کوئی ایک ہندو، کوئی ایک سکھ اپنے مذہب کو چھوڑ کے قادیانیت کواسلام سمجھ کرقبول کرے گا تو اسلام کے ساتھ صحیح ہاتھ اس وقت ہوگا۔درحقیقت وہ کافراپنے کفر کے چھوٹے گڑھے سے نکل کر کفر کے ایک بہت بڑے گڑھے میں جاگرے گا۔''

قادیانی اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام قرآنِ مجید پر بھی اپنے ہاتھ صاف کررہے ہیں۔اب تک بقول ان کے انہوں نے قرآن پاک کا 68 زبانوں میں محرف ترجمہ کروایا ہے۔

قرآنِ پاک میں تحریف وتبدل کے طوفان اس طریقے سے اٹھائے جارہے ہیں کہ ان کے تراجم میں مرزا قادیانی کو ختم نبوت کے تاج کا حقدار ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ لکھا گیا ہے، جہاد کے ختم ہونے کا اعلان کیا گیا ہے اور حضرت محمد ﷺ کی شان مبارکہ میں اترنے والی آیات کا مصداق مرزا قادیانی کو کہا گیا ہے، لہٰذا اس ترجمے سے نہ تو خدا تعالیٰ کی صداقت بچتی ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت۔

لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ ہم بے غیرتی کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔ہم نے کبھی نہیں سوچا کہ ختم نبوت کی ناؤ اور اسلام کی لٹی ہوئی متاع کو بچانے کے لیے ہم نے کیا کیا؟ وہ دین جسے تاجدار ختم نبوت ﷺ نے اپنا خون دے کر پروان چڑھایا تھا، جس کی خاطر پتھر کھائے، بھوک برداشت کی، مصائب وتکالیف کاٹیں، جس کے دفاع کے لیے ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شہادت کا جام پینا پڑا اور جس کے تحفظ کی خاطر لاکھوں افرادِ امت کو موت کے گھاٹ اترنا پڑا، آج اس دین کو قادیانی درندے بری طرح زخمی کررہے ہیں، اسے مسلم سینوں سے نوچ نوچ کر نکال رہے ہیں اوراس کے سنہری لباس کو تار تار کررہے ہیں لیکن ہم محض خاموش تماشائی بلکہ بت بنے بیٹھے ہیں۔ہم نے اپنی مساجد کے منبروں سے لے کر نجی محفلوں تک تمام جگہوں پر اسلام کے سب سے اہم اور مرکزی مسئلے ''ختم نبوت'' کا ڈنکا بجانا چھوڑ دیا ہے، ہم فتنہ قادیانیت سے عوام کو آگاہ کرنا بھول چکے ہیں، ہم نے وہ قلم توڑ دیا جس کی طاقت سے مرزائیت کچل کر قیمہ بن جاتی ہے۔اوراس پر ظلم یہ کہ ہمارے اخبارات و جرائد تک اس معاملہ میں ''شہر خاموشاں'' کا روپ دھار چکے ہیں۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اے مسلمانو! یاد رکھنا اگر ہم آج بھی بیدار نہ ہوئے، اگر ایسی سنگین صورتحال کے باوجود ہم نے دین محمد ﷺ کے اردگرد فصیلیں قائم نہ کیں، اگر اب بھی ہم لوگ قادیانی مرتدوں کے خلاف محاذ آراء نہ ہوئے، اور یونہی خواب خرگوش کے مزے لوٹتے رہے تو قریب ہے کہ قہر خداوندی ہم پر ٹوٹ پڑے، ہماری نسلیں برباد کر دی جائیں، آسمانی بجلیاں ہمیں جلا کر خاکستر کر دیں اور ایسی ہوائیں چلیں جو ہم سب کو اس زور سے پٹخ پٹخ کر ماریں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے چیتھڑے اڑ جائیں ۔

؎ دیکھنا یہ حبس کا عالَم رہا تو ایک دن
اک بگولا آئے گا سب کچھ اُڑا لے جائے گا

میری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو ایسے برے وقت سے بچائے۔ رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس اور تخت وتاج ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق بخشے، شمع اسلام کا پروانہ بنائے اور غیرت صدیقی رضی اللہ عنہ سے نوازتے ہوئے ہمیں ایسا آتش فشاں بنادے جو تمام قادیانیت پر پھٹ کر اسے بھسم کر کے رکھ دے۔

؎ خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا ! مجھے صاحب جنوں کر دے

تاکہ مرتے وقت اہل دنیا کے سامنے سربلندی اور فخر سے کہہ سکیں

؎ لحد میں عشقِ رخِ شاہ ﷺ کا داغ لے کر چلے
اندھیری رات سنی تھی، چراغ لے کر چلے

خلافت احمدیہ صدسالہ جُوبلی نمبرز

''خلافت احمدیہ'' صدسالہ جوبلی کے موقع پر کئی خصوصی نمبر شائع ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

① ماہنامہ تحریک جدید ''سیدنا طاہر نمبر''
سنگل کلر، صفحات ۱۵۷، رنگین صفحات ۳۵۔۱۱۷ صفحات انگریزی میں ہیں۔ ایڈیٹر مقصود احمد، مقامِ اشاعت: چناب نگر (ربوہ)

② ماہنامہ مصباح ''سیدنا مصلح موعود نمبر''
مدیر مرزا خلیل احمد، صفحات ۴۸۸، مکمل سنگل کلر، اور گاہے گاہے آرٹ پیپر پر تصاویر چناب نگر (ربوہ)۔

③ ماہنامہ ''خالد'' ''سیدنا مصلح موعود نمبر''
یہ ماہنامہ قادیانی نوجوانوں کے لیے ہے۔ مدیر طارق محمود طاہر، صفحات ۳۸۰، مقامِ اشاعت: دارالصدر جنوبی۔ چناب نگر

④ تشحیذ الأذہان ''سیدنا مسرور نمبر''
مدیر ساجد محمود بٹر، دارالصدر جنوبی، صفحات: ۴۳۰ چناب نگر

⑤ ماہنامہ انصاراللہ ''بیاد حضرت مولانا حکیم نورالدین''
مدیر نصیر احمد انجم، صفحات ۴۴۴، دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)

⑥ صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی سووینئر
(صرف احمدی احباب کے لیے) اردو ۱۴۴۔انگریزی ۲۳۔

⑦ روزنامہ الفضل ''صدسالہ جُوبلی نمبر''
ایڈیٹر عبدالسمیع خان، صفحات ۲۰۸، سائز ایکسٹرا لارج

⑧ المصلح کراچی، پندرہ روزہ
ایڈیٹر جمیل احمد بٹ، صفحات ۲۶۴، دفتر المصلح، متصل اجمل دواخانہ بالمقابل سعید منزل ایم اے جناح روڈ، کراچی

⑨ خلافت، احمدیہ صدسالہ جُوبلی
آرٹ پیپر، صفحات: ۳۱۳، تحریک جدید انجمن احمدیہ، پاکستان

⑩ امام الزماں علیہ السلام
امام اور خلفائے احمدیہ لاہور میں، صدسالہ خلافت جوبلی مبارک

⑪ مجلّہ (خواتین) لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور، صفحات ۳۵۰ آرٹ پیپر
اندازہ کر لیجیے کہ مرزائی کیسے اپنا لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزائیوں کی سرگرمیاں

مولانا ادریس فاروقی حفظہ اللہ

مرزائی غیر مسلم اقلیت ہیں جو غلام احمد قادیانی (1840ء-1908ء) کو نبی مانتے ہیں' جبکہ قرآن' حدیث اور اجماع امت ان کے خلاف ہے۔اس عقیدے پر دنیائے اسلام کا اتحاد ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النّبیین ہیں' آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی قیامت تک نہیں آسکتا۔مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں بے شمار رنگ بدلے۔ اور اس کے اقوال اختلاف سے بھرے پڑے ہیں۔ مرزائیوں کا ہیڈ کوارٹر قادیان ضلع گورداسپور ہے۔قادیان کو یہ اہمیت اس لیے حاصل ہے کہ وہ مرزا قادیانی کا مولد و مدفن اور جملہ سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ پاکستان میں چنیوٹ کے ساتھ ربوہ ہیڈ کوارٹر ہے جو بظاہر صاف ستھرا ہے اور قدرے اونچی جگہ پر واقع ہے۔ یہاں ان کی 70 کے قریب عبادت گاہیں' کالج' مدرسہ' ہسپتال اور بڑے بڑے دفاتر ہیں۔ پرنٹنگ پریس ہے۔ان دونوں مقامات پر اسلام کے نام پر بہت سے مسلمانوں کو ورغلایا اور بہکایا جاتا ہے۔

پاک و ہند کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی ان کی مذموم مساعی جاری ہیں اور عظیم مراکز قائم ہیں' مثلاً لندن میں بیت الفضل' امریکہ میں بیت الرحمٰن' لندن میں دوسرا مرکز بیت الفتوح' گھانا میں بیت الذکر' آسٹریلیا میں بیت الھدیٰ' کینیڈا میں بیت الحمد' فرانس میں بیت المبارک' سپین میں بیت بشارت' بیلجیئم میں بیت السلام' ہارٹلے پول میں بیت السلام' برلن میں بیت خدیجہ' ساؤتھ پال میں بیت السلام' گلاسکو سکاٹ لینڈ میں بیت الرحمٰن' گوٹن برگ سویڈن میں بیت ناصر' برمنگھم میں دارالبرکات۔ یہ سب ان کے وسیع و عریض اور بڑے مراکز ہیں۔

قادیان میں بیت اقصیٰ' بیت مبارک' بیت نور ہیں۔ان جملہ مراکز پر اربوں کھربوں روپے صرف ہوئے ہیں۔ یہ سب خوبصورتی میں اپنی مثال آپ اور فن تعمیر کی شاہکار ہیں۔ یہ سنٹر رزان کی عبادت گاہیں ہیں۔ یہاں ہائی لیول کے تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ان کے ''مربیوں'' کو باقاعدہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ان کے علاوہ قادیان' ربوہ اور دنیا بھر میں اور بھی چھوٹے بڑے متعدد مراکز ہیں جن کی اپنی جگہ تفصیلات ہیں۔

قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے اور اپنے کفریہ عقائد کو پھیلانے اور اس بہانے لوگوں کو پھسلانے کے لیے شروع ہی سے طرح طرح کے رفاہ عامہ کے کام مثلاً: انصار اللہ' رسائل' ماہنامہ التقویٰ' خدام الاحمدیہ' نصرت جہاں سکیم' جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ' روزنامہ الفضل' احمدیہ ریڈیو' ایم ٹی اے' ٹی۔وی' دعاؤں کی تحریک وغیرہ شروع کر رکھے ہیں۔ان اہداف و مقاصد کی تکمیل کے لیے ان کے پاس اندر اور باہر سے کروڑوں اربوں روپیہ آتا ہے۔ان کاموں کی وجہ سے لوگوں کی ہمدردیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اور اندر خانہ کفریہ عقائد چھپے رہتے ہیں۔ امت مرزائیہ اپنے اندر کشش پیدا کرنے کے لیے اپنی تگ و تاز میں مصروف رہتی ہے۔ کچھ لوگ جنہیں ان کی صحیح طور پر پہچان نہیں ان کے ایسے ''نیک اور متحرک کاموں'' کو دیکھ کر ان کے ہمنوا بن جاتے ہیں۔ جب ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بنیادی عقائد ہی درست نہیں تو ان کاموں کا صلہ کیا ملے گا؟ اور ان کی کاوشیں اللہ کی بارگاہ میں کیونکر بار پا سکتی ہیں؟

ان کے اندر باقاعدہ نظام خلافت جاری ہے۔مرزا غلام احمد کے بعد اب پانچواں خلیفہ مرزا مسرور احمد ان کی قیادت کر رہا ہے۔اور پوری دنیا میں گھوم پھر کر قادیانیت کو پھیلا رہا ہے۔یہ لوگ اپنے خلیفہ کو اپنے نبی کے قائم مقام اور متبرک جانتے ہیں۔ خلیفہ کچھ بھی فیصلہ کرے اس کی جماعت کو اعتراض وتنقید کی کوئی اجازت نہیں اور کوئی اعتراض کرتا بھی نہیں۔خلیفہ نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ان خلفاء کی شاہانہ زندگی ہوتی ہے۔ ہر خلیفہ مالی طور پر بہت خوشحال ہوتا ہے، اتنا خوشحال کہ عام لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔مرزا کے بعد جو خلیفہ آنا چاہتا ہے بڑا تعلیم یافتہ اور حد درجہ مستعد آتا ہے۔

حکیم نوردین سے لے کر موجودہ خلیفہ مسرور احمد تک جو بھی آیا فنافی الجماعۃ' حد درجہ سکیمر اور پالیسی میکر ہی آیا۔ بلکہ ہر آنے والا پہلے سے دو ہاتھ آگے ہی نکلا۔

مرزا مسرور احمد آندھی کی طرح پوری دنیا کا دورہ کر رہا ہے۔ اگر آج امریکہ میں ہے تو کل افریقہ میں ہے۔یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ جہاں بے انداز دولت اور بے حد عزت اور وسیع اختیارات ہوں وہاں سمجھ اور دانائی آ ہی جاتی ہے۔یہ دونوں چیزیں سب کام کرا لیتی ہیں۔اسے اتفاق ہی کہیے کہ ان کے قائدین کو دنیا کی سب نعمتیں اور آسائشیں حاصل رہی ہیں.....ان نعمتوں کو اس وقت فضل الٰہی کہنا چاہیے جبکہ ایمان واسلام کی دولت جو کہ حقیقی دولت ہے موجود ہو۔مگر ان کی حرماں نصیبی وہ ان کے ہاں مفقود ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی 26 مئی 1908ء کو مرا۔اس کے بعد حکیم نور دین بھیروی خلیفہ ہوا اور وہ 13 مارچ 1914ء کو چل بسا۔اس کے بعد خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود الدین 14 مارچ 1914ء کو خلافت پر متمکن ہوا۔پھر خلیفہ سوم مرزا ناصر احمد 8 نومبر 1965ء بعد ازاں خلیفہ چہارم مرزا طاہر احمد 10 نومبر 1982 اور خلیفہ پنجم مرزا مسرور احمد مطابق 22 نومبر 2003ء کو خود ساختہ خلافت پر بیٹھا۔

ان خلفاء کا کردار چال چلن اور قائدانہ صلاحیتیں کیسی رہیں، یہ ایک الگ موضوع ہے۔بہر حال اتنا ضرور ہے کہ ان خلفاء نے اپنے اپنے وقت میں اپنی جماعت کو خوب منظم ومنضبط کرنے کی کوشش کی اور اپنے مقاصد جیسے بھی تھے ان میں کامیاب رہے۔عام لوگوں کو ان کی تگ وتاز کے بارے میں جو معلومات ہیں وہ بالکل ناقص ہیں بلکہ خواص کو بھی پوری معلومات نہیں ہیں۔

قادیانیوں کی یہ کوشش رہی ہے کہ کسی طرح مسلمان ہماری خلافت کو تسلیم کر کے اس سے وابستہ ہو جائیں۔چنانچہ وہ اپنے لٹریچر کے ذریعے خلافت کے مفہوم، اہمیت اور افادیت پر بہت زور دیتے ہیں۔جس طرح اہل تشیع کے ہاں مسئلہ امامت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، ان کا کوئی رسالہ ایسا نہیں جس میں ''خلافت'' کی ترغیب نہ دی گئی ہو۔لیکن یاد رہے ایک ہے اسلامی خلافت، ایک ہے قادیانی خلافت۔اسلامی خلافت مفید ہی مفید ہے، بشرطیکہ قائم ہو جائے۔مگر اس کے برعکس قادیانی خلافت ہے، جو مضر ہی مضر ہے۔اسلامی خلافت کی بنیاد قرآن وحدیث اور خلفاء وصحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، جبکہ قادیانی خلافت کی بنیاد تحریف قرآن وحدیث، انکار ختم نبوت، توہین خالق ومرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور تحقیر صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم اور قادیانیت کا تحفظ اور آبیاری ہے۔امت مرزائیہ کا لیبل اور ہے مگر اندر خانے مال اور ہے۔یہ اچھا لیبل دکھا کر در پردہ اپنا مال پیش کرتے ہیں جو سراسر کھوٹ اور نفاق ہے۔مرزا قادیانی بھی یوں کرتا تھا۔اس کے خلفاء بھی ٹھیک اسی طرح کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اور ان کا اصل مقصد اپنی جماعت کو بڑھانا اور تقویت دینا اور شہرت وروپیہ کمانا ہے۔ان کی دوڑ دھوپ، یگانگت، جماعتی ایثار وقربانی،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترام خلیفہ، نظم وضبط اور استقلال واستقامت ضرور قابل تعریف ہے اور یہی ان کے پھلنے پھولنے کا راز ہے۔مگر ہے سب کچھ اپنے مذہب، فرقے، جماعت کے لئے۔مرزا قادیانی کے گمراہ کن عقائد اور تحریف کے تحفظ کے لئے، ختم نبوت کے پرچم کو سرنگوں کرنے اور قصر نبوت کے محل میں شگاف ڈالنے کے لئے۔

دسمبر ۲۰۰۸ء قادیانیوں کے روزنامہ الفضل کے صد سالہ جوبلی نمبر میں بہت کچھ لکھا ہے۔اس میں صد سالہ خلافت احمدیہ کا طائرانہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔اس میں بعض چیزیں مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں تاکہ انہیں بھی کچھ بیداری نصیب ہو۔اور اندازہ ہو کہ جماعتی تگ وتاز کسی چیز کا نام ہے۔اب ان کی سرگرمیاں ایک نظر میں ملاحظہ ہوں:

مختصر جائزہ:

نوٹ: یہ جائزہ انھی کی رپورٹ کے مطابق ہے۔جس میں وہ بڑے دجل سے کام لیتے ہیں۔ان کی فریب کاری کا پردہ چاک کرنے کے لیے شمارے میں موجود دو مضامین پڑھیے۔ ① کیا پنجاب یونیورسٹی مرزائیوں کی تھی؟ ② صدی کا سب سے بڑا جھوٹ۔

① جماعت احمدیہ (قادیانیت) دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں باقاعدہ طور پر قائم ہو چکی ہے۔

② ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے بعد اب تک ۱۰۲ نئے ممالک میں احمدیت (قادیانیت) نفوذ کر چکی ہے۔

③ بیعت کرنے والوں کی تعداد ۱۶ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ یہاں ہجرت سے مراد ۸۴ء کا دور ہے۔اس دور میں انہوں نے بہت ترقی کی۔

④ نئے بچوں کی تعداد جولائی ۲۰۰۸ء تک ۱۳۶،۳۷ ہو چکی ہے۔

⑤ ۱۹۹۴ء میں ایم ٹی اے جاری ہوا۔اور ۲۰۰۴ء میں ایم ٹی اے ٹو چینل جاری ہوا۔اب ایم ٹی اے ۳، العربیہ بھی جاری ہو چکا ہے۔

⑥ بورکینا فاسو میں ایک احمدیہ ریڈیو اسٹیشن کام کر رہا ہے۔

⑦ قرآن کریم کی منتخب آیات واحادیث اور بانی فرقہ کی منتخب تحریرات کا ۱۰۰ سے زائد زبانوں میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔اور وہ دنیا بھر میں پھیلا دیا گیا ہے جسے لوگ پڑھ رہے ہیں۔

⑧ ''نصرت جہاں سکیم'' کے تحت افریقہ کے ۱۲ ممالک میں ۴۱ ہسپتال وکلینکس انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

⑨ اسی طرح ''نصرت جہاں سکیم'' کے تحت افریقہ کے ۱۱ ممالک میں ۵۱۰ ہائر سیکنڈری، جونیئر سیکنڈری، اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔

⑩ جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف ممالک کی ۱۷ زبانوں میں ۱۷۹ اخبارات ورسائل شائع ہو رہے ہیں۔

⑪ نظام وصیت میں شاملین کی تعداد ۸۸۵۰۰ ہو گئی ہے۔وغیرہ وغیرہ

اندازہ کیجیے: مرزائی کیسے اپنے کفر کو اسلام بنا کر پیش کر رہے ہیں۔اور اپنے ہاں سرد مہری کا علم دیکھیے!

بقیہ مرزائیوں کی مسلمان دشمنیاں

کیونکہ یہ قادیانی ہی ہیں جو یہود و ہنود کے ہر اس منصوبے کی حمایت کرتے ہیں جو اسلام اور پاکستان کے خلاف ہو۔اور خاص کر جس کا تعلق ختم نبوت سے ہو اسے نقصان پہنچانے سے ذرا دریغ نہیں کرتے۔ان حالات میں اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری امت محمدیہ کے ہر ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔

کیا ہم اس کا احساس کریں گے؟ اللہ ماہنامہ ضیائے حدیث کو دن دگنی ترقی عطا فرمائے کہ اس نے ''ختم نبوت نمبر'' کا عظیم نمبر شائع کر کے تاج وتخت ختم نبوت کے محافظین میں اپنا نام شامل کرنے کا گرانقدر اعزاز حاصل کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدی کا سب سے بڑا جھوٹ

محمد متین خالد حفظہ اللہ

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر مذہب میں جھوٹ کو سب سے زیادہ قابلِ نفرت سمجھا جاتا ہے لیکن قادیانیت ایک ایسا مذہب ہے جس کا خمیر ہی جھوٹ سے اٹھا ہے۔ قادیانیت اور جھوٹ لازم وملزوم بلکہ شیر وشکر ہیں۔ گوئبلز نے کہا تھا: ''اتنا جھوٹ بولو، اتنا جھوٹ بولو کہ اس پر سچ کا گمان ہونے لگے۔'' بالکل یہی فلسفہ قادیانیت نے اپنایا۔ جس طرح مکھیاں پھوڑے پر بیٹھ بیٹھ کر اسے ناسور بنا دیتی ہیں، اسی طرح قادیانیوں نے اپنے مذہب کے بارے میں جھوٹ بول بول کر اسے ناسور بنا دیا ہے۔ بے شمار جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ، قادیانی جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ ہر سال لاکھوں بلکہ کروڑوں نئے لوگ قادیانی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔

قادیانی جماعت اپنی تعداد کے بارے میں ہمیشہ عمداً مبالغہ آرائی سے کام لیتی رہی ہے۔ میرے نزدیک یہ احساس کمتری کی علامت ہے۔ پاکستان یا کسی اور ملک میں جب بھی قومی مردم شماری ہوتی ہے تو قادیانی جماعت کے ارکان فارم پر خود کو قادیانی یا احمدی لکھوانے سے کتراتے ہیں جس سے ان کی اصل تعداد کا تعین مشکل ہوتا ہے۔ مردم شماری کے وقت قادیانی اگر اپنا تعلق جماعت سے ظاہر کریں تو ان کی اصل تعداد باقاعدہ ریکارڈ پر آ جائے جس سے انھیں اپنے قانونی، آئینی اور معاشی حقوق حاصل کرنے میں سہولت ہو۔ اس طرح ان لوگوں کا اعتراض (جو حقیقت پر مبنی ہے) بھی خود بخود ختم ہو جائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ قادیانی اپنی عددی حیثیت سے کہیں بڑھ کر پاکستان کے تمام شعبہ جات میں بہت زیادہ سرکاری وغیر سرکاری وسائل اور مناصب پر قابض ہیں جس سے مسلمانوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

1908ء میں مرزا قادیانی کی وفات کے وقت برطانیہ کے فارن آفس کے مطابق قادیانیوں کی تعداد 19 ہزار تھی۔ پھر 1921ء کی مردم شماری میں یہ تعداد 30 ہزار ہو گئی اور 1930-31ء کی مردم شماری میں قادیانیوں کی کل تعداد 56 ہزار تھی۔ یہ تعداد قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے روزنامہ الفضل قادیان کی اشاعت 5 اگست 1934ء میں تسلیم کی ہے۔ 1954ء میں جسٹس منیر اپنی انکوائری رپورٹ میں قادیانیوں کی تعداد 2 لاکھ بتاتے ہیں، جبکہ 1981ء کی آخری مردم شماری کے مطابق پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد ایک لاکھ تین ہزار ہے۔ قادیانی جماعت کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد کے دور میں قادیانیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد کا اعلان اس قدر مبالغہ آمیز ہے کہ خدا کی پناہ! قادیانی جماعت کا دعویٰ ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بنیادی عقائد ہی درست نہیں تو ان کاموں کا صلہ کیا ملے گا؟ اور ان کی کاوشیں اللہ کی بارگاہ میں کیونکر بار پا سکتی ہیں؟

ان کے اندر باقاعدہ نظام خلافت جاری ہے۔مرزا غلام احمد کے بعد اب پانچواں خلیفہ مرزا مسرور احمد ان کی قیادت کر رہا ہے۔اور پوری دنیا میں گھوم پھر کر قادیانیت کو پھیلا رہا ہے۔یہ لوگ اپنے خلیفہ کو اپنے نبی کے قائم مقام اور متبرک جانتے ہیں۔ خلیفہ کچھ بھی فیصلہ کرے اس کی جماعت کو اعتراض وتنقید کی کوئی اجازت نہیں اور کوئی اعتراض کرتا بھی نہیں۔خلیفہ نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ان خلفاء کی شاہانہ زندگی ہوتی ہے۔ ہر خلیفہ مالی طور پر بہت خوشحال ہوتا ہے، اتنا خوشحال کہ عام لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔مرزا کے بعد جو خلیفہ آنا چاہتا ہے بڑا تعلیم یافتہ اور حد درجہ مستعد آتا ہے۔

حکیم نور دین سے لے کر موجودہ خلیفہ مسرور احمد تک جو بھی آیا فنافی الجماعۃ' حد درجہ سکیمر اور پالیسی میکر ہی آیا۔بلکہ ہر آنے والا پہلے سے دو ہاتھ آگے ہی نکلا۔

مرزا مسرور احمد آندھی کی طرح پوری دنیا کا دورہ کر رہا ہے۔ اگر آج امریکہ میں ہے تو کل افریقہ میں ہے۔یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ جہاں بے انداز دولت اور بے حد عزت اور وسیع اختیارات ہوں وہاں سمجھ اور دانائی آ ہی جاتی ہے۔یہ دونوں چیزیں سب کام کرا لیتی ہیں۔اسے اتفاق ہی کہیے کہ ان کے قائدین کو دنیا کی سب نعمتیں اور آسائشیں حاصل رہی ہیں.....ان نعمتوں کو اس وقت فضل الٰہی کہنا چاہیے جبکہ ایمان واسلام کی دولت جو کہ حقیقی دولت ہے موجود ہو۔مگر ان کی حرماں نصیبی وہ ان کے ہاں مفقود ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی 26 مئی 1908ء کو مرا۔اس کے بعد حکیم نور دین بھیروی خلیفہ ہوا اور وہ 13 مارچ 1914ء کو چل بسا۔اس کے بعد خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود الدین 14 مارچ 1914ء کو خلافت پر متمکن ہوا۔پھر خلیفہ سوم مرزا ناصر احمد 8 نومبر 1965ء بعد ازاں خلیفہ چہارم مرزا طاہر احمد 10 نومبر 1982 اور خلیفہ پنجم مرزا مسرور احمد مطابق 22 نومبر 2003ء کو خود ساختہ خلافت پر بیٹھا۔

ان خلفاء کا کردار چال چلن اور قائدانہ صلاحیتیں کیسی رہیں، یہ ایک الگ موضوع ہے۔بہر حال اتنا ضرور ہے کہ ان خلفاء نے اپنے اپنے وقت میں اپنی جماعت کو خوب منظم ومنضبط کرنے کی کوشش کی اور اپنے مقاصد جیسے بھی تھے ان میں کامیاب رہے۔عام لوگوں کو ان کی تگ وتاز کے بارے میں جو معلومات ہیں وہ بالکل ناقص ہیں بلکہ خواص کو بھی پوری معلومات نہیں ہیں۔

قادیانیوں کی یہ کوشش رہی ہے کہ کسی طرح مسلمان ہماری خلافت کو تسلیم کر کے اس سے وابستہ ہو جائیں۔چنانچہ وہ اپنے لٹریچر کے ذریعے خلافت کے مفہوم، اہمیت اور افادیت پر بہت زور دیتے ہیں۔جس طرح اہل تشیع کے ہاں مسئلہ امامت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، ان کا کوئی رسالہ ایسا نہیں جس میں ''خلافت'' کی ترغیب نہ دی گئی ہو۔لیکن یاد رہے ایک ہے اسلامی خلافت، ایک ہے قادیانی خلافت۔اسلامی خلافت مفید ہی مفید ہے، بشرطیکہ قائم ہو جائے۔مگر اس کے برعکس قادیانی خلافت ہے، جو مضر ہی مضر ہے۔اسلامی خلافت کی بنیاد قرآن وحدیث اور خلفاء وصحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، جبکہ قادیانی خلافت کی بنیاد تحریف قرآن وحدیث، انکار ختم نبوت، توہین خالق ومرسلین وخاتم النبیین ﷺ اور تحقیر صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم اور قادیانیت کا تحفظ اور آبیاری ہے۔امت مرزائیہ کا لیبل اور ہے مگر اندر خانے مال اور ہے۔یہ اچھا لیبل دکھا کر در پردہ اپنا مال پیش کرتے ہیں جو سراسر کھوٹ اور نفاق ہے۔مرزا قادیانی بھی یوں کرتا تھا۔اس کے خلفاء بھی ٹھیک اسی طرح کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اور ان کا اصل مقصد اپنی جماعت کو بڑھانا اور تقویت دینا اور شہرت وروپیہ کمانا ہے۔ان کی دوڑ دھوپ، یگانگت، جماعتی ایثار وقربانی،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترام خلیفہ،نظم وضبط اور استقلال واستقامت ضرور قابل تعریف ہے اور یہی ان کے پھلنے پھولنے کا راز ہے۔مگر ہے سب کچھ اپنے مذہب،فرقے، جماعت کے لئے۔مرزا قادیانی کے گمراہ کن عقائد اور تحریف کے تحفظ کے لئے،ختم نبوت کے پرچم کو سرنگوں کرنے اور قصر نبوت کے محل میں شگاف ڈالنے کے لئے۔

دسمبر ۲۰۰۸ء قادیانیوں کے روزنامہ الفضل کے صد سالہ جوبلی نمبر میں بہت کچھ لکھا ہے۔اس میں صد سالہ خلافت احمدیہ کا طائرانہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔اس میں بعض چیزیں مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں تاکہ انہیں بھی کچھ بیداری نصیب ہو۔اور اندازہ ہو کہ جماعتی تگ وتاز کسی چیز کا نام ہے۔اب ان کی سرگرمیاں ایک نظر میں ملاحظہ ہوں:

مختصر جائزہ:

نوٹ: یہ جائزہ انھی کی رپورٹ کے مطابق ہے۔جس میں وہ بڑے دجل سے کام لیتے ہیں۔ان کی فریب کاری کا پردہ چاک کرنے کے لیے شمارے میں موجود دو مضامین پڑھیے۔ ① کیا پنجاب یونیورسٹی مرزائیوں کی تھی؟ ② صدی کا سب سے بڑا جھوٹ۔

① جماعت احمدیہ (قادیانیت) دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں باقاعدہ طور پر قائم ہو چکی ہے۔

② ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے بعد اب تک ۱۰۲ نئے ممالک میں احمدیت (قادیانیت) نفوذ کر چکی ہے۔

③ بیعت کرنے والوں کی تعداد ۱۶ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ یہاں ہجرت سے مراد ۸۴ء کا دور ہے۔اس دور میں انہوں نے بہت ترقی کی۔

④ نئے بچوں کی تعداد جولائی ۲۰۰۸ء تک ۱۳۶،۳۷ ہو چکی ہے۔

⑤ ۱۹۹۴ء میں ایم ٹی اے جاری ہوا۔اور ۲۰۰۴ء میں ایم ٹی اے ٹو چینل جاری ہوا۔اب ایم ٹی اے ۳،العربیہ بھی جاری ہو چکا ہے۔

⑥ بورکینا فاسو میں ایک احمدیہ ریڈیو اسٹیشن کام کر رہا ہے۔

⑦ قرآنِ کریم کی منتخب آیات واحادیث اور بانی فرقہ کی منتخب تحریرات کا ۱۰۰ سے زائد زبانوں میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔اور وہ دنیا بھر میں پھیلا دیا گیا ہے جسے لوگ پڑھ رہے ہیں۔

⑧ ''نصرت جہاں سکیم'' کے تحت افریقہ کے ۱۲ ممالک میں ۴۱ ہسپتال وکلینکس انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

⑨ اسی طرح ''نصرت جہاں سکیم'' کے تحت افریقہ کے ۱۱ ممالک میں ۵۱۰ ہائر سیکنڈری، جونیئر سیکنڈری، اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔

⑩ جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف ممالک کی ۱۷ زبانوں میں ۱۷۹ اخبارات ورسائل شائع ہو رہے ہیں۔

⑪ نظام وصیت میں شاملین کی تعداد ۸۸۵۰۰ ہو گئی ہے۔وغیرہ وغیرہ

اندازہ کیجیے: مرزائی کیسے اپنے کفر کو اسلام بنا کر پیش کر رہے ہیں۔اور اپنے ہاں سرد مہری کا علم دیکھے!

بقیہ مرزائیوں کی مسلمان دشمنیاں

کیونکہ یہ قادیانی ہی ہیں جو یہود و ہنود کے ہر اس منصوبے کی حمایت کرتے ہیں جو اسلام اور پاکستان کے خلاف ہو۔اور خاص کر جس کا تعلق ختم نبوت سے ہو اسے نقصان پہنچانے سے ذرا دریغ نہیں کرتے۔ان حالات میں اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری امت محمدیہ کے ہر ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔

کیا ہم اس کا احساس کریں گے؟ اللہ ماہنامہ ضیائے حدیث کو دن دگنی ترقی عطا فرمائے کہ اس نے ''ختم نبوت نمبر'' کا عظیم نمبر شائع کر کے تاج وتخت ختم نبوت کے محافظین میں اپنا نام شامل کرنے کا گرانقدر اعزاز حاصل کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدی کا سب سے بڑا جھوٹ

محمد متین خالد حفظہ اللہ

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر مذہب میں جھوٹ کو سب سے زیادہ قابلِ نفرت سمجھا جاتا ہے لیکن قادیانیت ایک ایسا مذہب ہے جس کا خمیر ہی جھوٹ سے اٹھا ہے۔ قادیانیت اور جھوٹ لازم وملزوم بلکہ شیر وشکر ہیں۔ گوئبلز نے کہا تھا: ''اتنا جھوٹ بولو، اتنا جھوٹ بولو کہ اس پر سچ کا گمان ہونے لگے۔'' بالکل یہی فلسفہ قادیانیت نے اپنایا۔ جس طرح مکھیاں پھوڑے پر بیٹھ بیٹھ کر اسے ناسور بنا دیتی ہیں، اسی طرح قادیانیوں نے اپنے مذہب کے بارے میں جھوٹ بول بول کر اسے ناسور بنا دیا ہے۔ بے شمار جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ، قادیانی جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ ہر سال لاکھوں بلکہ کروڑوں نئے لوگ قادیانی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔

قادیانی جماعت اپنی تعداد کے بارے میں ہمیشہ عمداً مبالغہ آرائی سے کام لیتی رہی ہے۔ میرے نزدیک یہ احساس کمتری کی علامت ہے۔ پاکستان یا کسی اور ملک میں جب بھی قومی مردم شماری ہوتی ہے تو قادیانی جماعت کے ارکان فارم پر خود کو قادیانی یا احمدی لکھوانے سے کتراتے ہیں جس سے ان کی اصل تعداد کا تعین مشکل ہوتا ہے۔ مردم شماری کے وقت قادیانی اگر اپنا تعلق جماعت سے ظاہر کریں تو ان کی اصل تعداد باقاعدہ ریکارڈ پر آ جائے جس سے انھیں اپنے قانونی، آئینی اور معاشی حقوق حاصل کرنے میں سہولت ہو۔ اس طرح ان لوگوں کا اعتراض (جو حقیقت پر مبنی ہے) بھی خود بخود ختم ہو جائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ قادیانی اپنی عددی حیثیت سے کہیں بڑھ کر پاکستان کے تمام شعبہ جات میں بہت زیادہ سرکاری وغیر سرکاری وسائل اور مناصب پر قابض ہیں جس سے مسلمانوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

1908ء میں مرزا قادیانی کی وفات کے وقت برطانیہ کے فارن آفس کے مطابق قادیانیوں کی تعداد 19 ہزار تھی۔ پھر 1921ء کی مردم شماری میں یہ تعداد 30 ہزار ہو گئی اور 1930-31ء کی مردم شماری میں قادیانیوں کی کل تعداد 56 ہزار تھی۔ یہ تعداد قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے روزنامہ الفضل قادیان کی اشاعت 5 اگست 1934ء میں تسلیم کی ہے۔ 1954ء میں جسٹس منیر اپنی انکوائری رپورٹ میں قادیانیوں کی تعداد 2 لاکھ بتاتے ہیں، جبکہ 1981ء کی آخری مردم شماری کے مطابق پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد ایک لاکھ تین ہزار ہے۔ قادیانی جماعت کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد کے دور میں قادیانیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد کا اعلان اس قدر مبالغہ آمیز ہے کہ خدا کی پناہ! قادیانی جماعت کا دعویٰ ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1993ء میں 2لاکھ 4ہزار 3سو آٹھ نئے افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

1994ء میں 4لاکھ 21ہزار 7سو 53افراد

1995ء میں 8لاکھ 47ہزار 7سو پچیس افراد

1996ء میں 16لاکھ 2ہزار 7سو 21افراد

1997ء میں 30لاکھ 4ہزار 5سو 85افراد

1998ء میں 50لاکھ 4ہزار 5سو 91افراد

1999ء میں ایک کروڑ 8لاکھ 20ہزار 2سو 26افراد

2000ء میں 4 کروڑ 13لاکھ 8ہزار 9سو 75افراد

2001ء میں 8 کروڑ 10لاکھ 6ہزار سات سو اکیس افراد

2002ء میں 2 کروڑ 6لاکھ 54ہزار

2003ء میں (زبردست کم ہوکر) 8لاکھ 92ہزار 4سو تین افراد

2004ء میں 3لاکھ 4ہزار نو سو دس افراد

2005ء میں 2لاکھ 9ہزار 7سو ننانوے افراد

2006ء میں 2لاکھ 93ہزار 8سو اکیاسی افراد

2007ء میں 2لاکھ 61ہزار 9سو انہتر افراد

جبکہ 2008ء میں 3لاکھ 54ہزار 6سو اڑتیس افراد

جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔اس طرح گذشتہ سولہ سالوں میں 16 کروڑ 71لاکھ 93ہزار 2سو پانچ (16,71,93,205) نئے افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 3اگست 2005ء، 2اگست 2006، یکم اگست 2007ء، 29جولائی 2008ء)

قادیانی جماعت کے ذمہ داران اگر جماعت کی تعداد کے حوالے سے اسی طرح غلو سے کام لیتے رہے تو یہ تعداد آئندہ چند سالوں میں شاید دنیا کی اصل تعداد سے بڑھ جائے۔ قادیانی جماعت کا اپنی تعداد کے حوالے سے مبالغہ آرائی سے کام لینے کا مقصد صرف اور صرف اپنے پیروکاروں کو جھوٹی تسلیاں دینا اور سبز باغ دکھانا ہے تاکہ وہ اس خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ قادیانی جماعت روز بروز پھیل رہی ہے جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ میں پورے دعویٰ اور وثوق سے کہتا ہوں کہ قادیانی جماعت ہر سال اپنی تعداد کے حوالہ سے جھوٹ بولتی ہے اور اس سلسلہ میں ان کے پاس کوئی ریکارڈ یا ثبوت نہیں ہے جبکہ جماعت احمدیہ کے پاس ایک ایک قادیانی کا مکمل ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔

قادیانی جماعت کا اپنی آبادی میں اضافہ کا اعلان اس عہد کا بدترین جھوٹ ہے۔سالانہ جلسہ (انگلینڈ) کے موقع پر ہر سال بغیر تحقیق اور غور وفکر کے ستائشی نعروں کی گونج میں کروڑوں کی تعداد کا اعلان پر اعلان کر کے آخر کس کو بیوقوف بنایا جا رہا ہے؟ مبالغے اور جھوٹ کی کوئی حد ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی نے بھی لکھا تھا: ''میں نے انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت میں اتنا لکھا کہ ان کتابوں سے پچاس الماریاں بھر جائیں۔'' (تریاق القلوب، 28,27 مورخہ روحانی خزائن، ج 15 ص 156,155 از مرزا قادیانی) یا پھر لکھا: ''میرے نشانوں کی تعداد دس لاکھ ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 72، مندرجہ روحانی خزائن ج 21 ص 72 از مرزا قادیانی) یہ مبالغہ گوئی کی انتہا ہے۔قادیانی جماعت کے ذمہ داران نے بھی شاید یہی راستہ اختیار کر لیا ہے۔خود مرزا غلام احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نے کہا تھا:

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص56 از مرزا غلام احمد قادیانی)

''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔''

(آریہ دھرم ص13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 ص13 از مرزا غلام احمد قادیانی)

''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''

(چشمہ معرفت ص222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 ص231 از مرزا غلام احمد قادیانی)

ہر سال سالانہ جلسہ لندن کے موقع پر اپنے اخبارات و جرائد، اپنے ٹی وی چینل یا انٹرنیٹ ویب سائٹ پر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قادیانی جماعت میں نئے داخل ہونے والے افراد کی مبالغہ آمیز فرضی تعداد درج کر دینا دراصل حقائق سے آنکھیں چرانے کے مترادف ہے۔اس کے لیے ثبوت درکار ہیں کہ کس ملک کے، کس شہر کے، کس علاقہ کے، کون سے لوگ، کس بنا پر احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔کروڑوں کی تعداد میں شامل ہونے والوں میں سے کسی ایک نے بھی اپنا انٹرویو، حالات، تاثرات یا کوئی پیغام کیوں نہیں دیا؟ آخر کیوں؟ بقول قادیانی جماعت 2001ء میں 8 کروڑ 10 لاکھ 6 ہزار 7 سو اکیس نئے افراد ''احمدیت'' میں داخل ہوئے ہیں۔اس سال تو قادیانی جماعت کو پوری دنیا میں عظیم الشان جشن منانا چاہیے تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ''پیش گوئیوں'' میں سے کوئی پیش گوئی تلاش کر کے اس اہم واقعہ پر چسپاں کرنی چاہیے تھی۔مشاہدہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت میں اگر ایک بھی نیا شخص داخل ہو جائے تو ان کے اخبارات و رسائل، ٹی وی چینل اور ویب سائٹ وغیرہ آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں لیکن یہاں کروڑوں کی تعداد میں نئے داخل ہونے والوں کی کسی کو خبر ہی نہیں۔مکمل سکوت اور خاموشی ہے۔آخر کیوں؟ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان سمیت پوری دنیا میں قادیانی جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کو تقریباً روکا جا چکا ہے۔قادیانی عقائد کی اصل حقیقت واضح ہو جانے کے بعد پوری دنیا میں قادیانی جماعت کے سرکردہ عہدیداران اور عام قادیانی اپنے اپنے اہل خانہ اور دوستوں سمیت دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔اس سلسلہ میں صرف جرمنی کی مثال کافی ہے جہاں حق کے متلاشی کئی نامی گرامی صاحبان فہم و فراست، قادیانیت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر اسلام کی آغوش میں آ گئے ہیں اور اب بھرپور جذبے اور ولولے کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے شب و روز محنت کر رہے ہیں۔ان خوش نصیبوں میں جناب شیخ راحیل احمد، جناب افتخار احمد، جناب محمد مالک، جناب مظفر احمد مظفر، جناب قریشی انور کریم، جناب منیر احمد شاہ، جناب سید ظہیر شاہ، جناب سید شہزاد عابد، جناب شاہد احمد کمال، جناب وحید احمد وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔اللہ تعالیٰ انھیں استقامت نصیب فرمائے۔

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عالم کفر
قادیانیوں کی سرپرستی کیوں کرتا ہے؟

محمد گوہر الطاف حفظہ اللہ

مرزا قادیانی نے اپنی ساری زندگی فرنگی کے دربار کا طواف کرتے کرتے گزار دی۔ اس کا قلم و زبان گورنمنٹ برطانیہ کے استحکام کے لیے ہمیشہ متحرک رہے۔ جس بات کی طرف اس کا (انگریز) آقا اشارہ کرتا، وہ وہی بک بک شروع کر دیتا۔ جس چیز کے بارے میں اس کا مالک حکم دیتا، وہی لکھ مارتا۔ اس کو انگریزی نبوت عطا کرنے والا اسے جہاں بلاتا، وہ اپنی پٹاری سمیت حاضر ہو جاتا۔ وہ ہمیشہ انگریز کے اشارۂ ابرو پر ناچتا رہا۔ غرضیکہ وہ انگریزی روبوٹ تھا اور انگریز اسے اپنی حسب منشا استعمال کرتا رہا۔ یہ تو تھی مرزا قادیانی کی تابعداری وفداکاری۔ اس کے جواب میں انگریز نے بھی اس پر اپنے انعام واکرام کا موسلا دھار مینہ برسایا۔ اس کی جیب کو سیم وزر سے گرم رکھا، زمینوں سے نوازا۔ اس کی اولاد کو صحیح مرتد بنانے کے لیے اور اپنا کام چلانے کے لیے انہیں بہترین ارتدادی تعلیم وتربیت بہم پہنچائی۔ اس کے ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے شراب وکباب کا بندوبست کیا۔ اس کی آتش ہوس کو بجھانے کے لیے خوبرو دوشیزائیں اس کے گھر پر پہنچائیں۔ اپنے چہیتے کی خدمت کے لیے زنانہ ومردانہ نوکروں کا بندوبست کیا، سرکاری دفاتر اور حکومت کے اعلیٰ حلقوں میں اسے فرد خانہ کی حیثیت سے متعارف کرایا۔ اس کے چیلے چانٹوں کو اعلیٰ سرکاری عہدوں سے نوازا۔ اس کے مخالفوں کو اذیت ناک سزائیں دیں۔ اس کی شیطانی تصانیف کو شائع کرنے کے لیے زرکثیر خرچ کیا۔ اور اس کی ذات کی حفاظت کے لیے دستے مقرر رکھے اور اس کے برپا کردہ ''فتنۂ ارتداد'' کو اپنے سائے تلے پروان چڑھایا۔ فرنگی یہ سب کچھ کرتا بھی کیوں نہ؟ آخر یہ اس کا ''خود کاشتہ'' پودا تھا۔ یہ اسی نے بویا تھا، لہٰذا حفاظت بھی اسی کے ذمہ تھی۔ فرنگی نے جس طرح قادیانیوں کو تحفظ دیا اور اس پر اپنی نوازشات کی بارش رکھی، ان کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

◎ ''میاں معراج الدین صاحب عمر نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود ایک مقدمہ فوجداری کی جوابدہی کے لیے جہلم جا رہے تھے۔ یہ مقدمہ کرم دین نے حضور اور حکیم فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کے ''خلاف توہین'' کے خلاف کیا ہوا تھا۔ اس سفر کی مکمل کیفیت تو بہت طویل وقت چاہتی ہے۔ میں صرف چھوٹی سی ایک لطیف بات عرض کرتا ہوں جس کو بہت کم دوستوں نے دیکھا ہوگا۔ جب حضور لاہور ریلوے اسٹیشن پر گاڑی میں پہنچے تو آپ کی زیارت کے لیے اس کثرت سے لوگ جمع تھے جس کا اندازہ محال ہے کیونکہ نہ صرف پلیٹ فارم بلکہ باہر کا میدان بھی بھرا پڑا تھا۔ اور گویا نہایت منتوں سے دوسروں کی خدمت میں عرض کرتے تھے کہ ہمیں ذرا چہرہ کی زیارت اور درشن تو کر لینے دو۔ اس اثناء میں ایک شخص جن کا نام منشی احمد الدین صاحب ہے (جو گورنمنٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پینشنر ہیں اور اب تک بفضلہٖ زندہ موجود ہیں اور ان کی عمر اس وقت دو تین سال کم ایک سو برس کی ہے لیکن قویٰ اب تک اچھے ہیں اور احمدی یعنی مرزائی ہیں) آگے آئے۔جس کھڑکی میں حضور بیٹھے ہوئے تھے، وہاں گورا پولیس کا پہرہ تھا اور ایک سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت کا ایک افسر اس کے عین سامنے کھڑا نگرانی کر رہا تھا کہ اتنے میں جرأت سے بڑھ کر منشی احمد الدین صاحب نے حضور سے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔یہ دیکھ کہ فوراً اس پولیس افسر نے اپنی تلوار کو الٹے رخ پر اس کی کلائی پر رکھ کر کہا کہ پیچھے ہٹ جاؤ۔اس نے کہا کہ میں ان کا مرید ہوں۔اس افسر نے جواب دیا کہ اس وقت ہم ان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں، ہم اس لیے ساتھ ہیں کہ بٹالہ سے جہلم اور جہلم سے بٹالہ تک بحفاظت تمام ان کو واپس پہنچا دیں۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ تم دوست ہو یا دشمن۔ممکن ہے کہ تم اس بھیس میں کوئی حملہ کر دو اور نقصان پہنچاؤ۔بس یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔‘‘

(سیرت المہدی ، جلد ۳ص۲۸۹ مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

جی ہاں! حفاظت کیوں نہ کریں۔اتنی محنت سے تو نبی بنایا تھا۔کوئی آئے حملہ کرے اور انگریزی نبی کو ٹھنڈا کر دے اور اس کے ساتھ ہی انگریز بہادر کی آرزوؤں کا خون ہو جائے۔ایک اور پہلو انتہائی قابل توجہ ہے کہ انگریز اپنے بنائے ہوئے نبی کی حفاظت ہندوستانی پولیس سے نہیں کراتا بلکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری گورا پولیس کے سپرد ہے۔چاہے نبی زندہ ہو یا اس کی ارتھی جا رہی ہو۔تھا جو VIP!

◎ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر بیت الخلا میں نقد جان ہار گیا۔بعد از موت، منہ اور مقعد دونوں راستوں سے غلاظت بہہ رہی تھی۔سارق نبوت کا جنازہ لاہور میں اس کے ایک معتقد کے گھر میں تعفن کا باعث بنا ہوا تھا۔جب مرزے کی عبرت ناک موت کی خبر باہر نکلی تو لاہور کے منچلوں نے خوشی سے سڑکوں پر بھنگڑا ڈالا اور مرزے کی ارتھی نکلنے سے پہلے مظاہرے کا پروگرام رکھا۔مرزے کی ارتھی لاہور سے قادیان جانی تھی، اس لیے لاہور کے باسیوں نے ان سڑکوں پر واقع مکانوں کی چھتوں پر کوڑا کرکٹ جمع کر لیا جن سڑکوں سے اس گستاخِ رسول کی لاش گزرنا تھی تاکہ نبوت کے اس ڈاکو کی میت پر ’’کوڑا‘‘ پاشی کی جا سکے۔جب یہ اطلاع جھوٹی نبوت کے خالق، فرنگی تک پہنچی تو اپنے لاڈلے اور چہیتے کی محبت میں فرنگی دیوانہ ہو گیا اور اس نے فوراً سخت حفاظتی اقدامات کا بندوبست کیا، لہٰذا انگریز سپاہیوں کے پہرے میں انگریزی نبی کی ارتھی لاہور سے قادیان پہنچائی گئی اور قادیان کی یہ غلاظت قادیاں ہی میں دفن ہو گئی۔لیکن تاریخ گواہ ہے کہ انگریز سپاہیوں کے سخت پہرے کے باوجود لاہور کے عاشقانِ محمدی ﷺ نے اس موذی کی ارتھی پر کوڑے اور غلاظت کے ٹوکرے پھینک کر شفاعت محمدی کا حق محفوظ کر لیا۔یہ کوڑا کرکٹ جھوٹے نبی پر بھی پڑا اور حفاظت پر مامور انگریز سپاہیوں پر بھی۔بعد میں انگریز سپاہیوں کو وردیاں دھونے کے لیے صابن کی ٹکیاں سرکاری طور پر ادا کی گئیں۔

◎ قادیانی تو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو قتل کرتے رہتے۔قرآن وحدیث کا تمسخر اڑاتے۔عقیدہ ختم نبوت پر پھبتیاں کستے۔معاشی اور معاشرتی طور پر مسلمانوں کے حق پر ڈاکہ زنی کرتے۔لیکن اگر کبھی مسلمان ان ظالموں کی طرف ہاتھ بڑھاتے اور ان کی ناک رگڑتے تو انگریز اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نادر تخلیق کی حفاظت کے لیے فوراً سخت اقدام کرتا۔ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیے:

''چند ہی دنوں کا ذکر ہے کہ ہمارے مالابار کے احمدیوں کی حالت بہت تشویش ناک ہوگئی تھی۔ان کے لڑکوں کو سکولوں میں آنے سے بند کر دیا گیا۔مردے دفن کرنے سے روک دیے گئے۔چنانچہ ایک مردہ کئی روز تک پڑا رہا۔مسجدوں میں آنے سے منع کر دیا گیا..... گورنمنٹ نے احمدیوں کی تکلیف دیکھ کر اپنے پاس سے زمین دی کہ اس میں مسجد اور قبرستان بنا لو۔ڈپٹی کمشنر نے یہ حکم دیا کہ اب اگر احمدیوں کو کوئی تکلیف ہوئی تو مسلمانوں کے جتنے لیڈر ہیں،ان سب کو نئے قانون کے تحت ملک بدر کر دیا جائے گا۔''

(انوار خلافت، ص ۹۶۔۹۵ ، مصنف میاں محمود احمد قادیانی)

◎ اقتدار فرنگی میں قادیانیوں کی سرکاری اداروں میں کیا وقعت واہمیت تھی اور ملازمتوں کے دروازے ان کے لیے کس طرح کھل کھل جاتے تھے،صرف ایک واقعہ ہی حقیقت کے چہرے سے نقاب الٹ دیتا ہے۔

''ایک شخص جو کچھ مدت سے ایک احمدی کے پاس رہتا تھا، ملازمت سے پہلے ایک برطانوی افسر کے پاس گیا۔جب مذکورہ افسر نے درخواست کنندہ کے حالات دریافت کئے اور پوچھا کہ کہاں رہتے ہو تو اس شخص نے جواب دیا کہ ''فلاں احمدی کے پاس''۔افسر نے کہا ''کیا تم بھی احمدی ہو'' امیدوار نے جواب دیا ''نہیں جناب'' اس پر افسر نے کہا ''افسوس! تو اتنی دیر احمدی کے پاس رہا مگر سچائی کو اختیار نہیں کیا۔جاؤ پہلے احمدی بنو پھر فلاں تاریخ کو آنا۔''

(الفضل ۷/جون ۱۹۱۹ء)

زمانہ کئی مسافتیں طے کر گیا۔زمین نے کتنی گردشیں مکمل کیں۔ آسمان نے کتنی کروٹیں لیں۔سورج ہزاروں مرتبہ مشرق کی کوکھ سے طلوع ہو کر مغرب کی لحد میں ڈوب گیا۔مہتاب کتنی مرتبہ اپنے درخشندہ مکھڑے سے اندھیری راتوں کو منور کر کے سو گیا۔ستاروں نے کتنی مرتبہ چرخ نیلوفری پر اپنی حسین بزم میں سجائیں اور برخاست کیں۔لیکن ایک صدی پرانے کفر کے یارانے ابھی تازہ ہیں۔نبی بنانے والے اور نبی بننے والے آج بھی بغل گیر ہیں اور ایک دوسرے کا منہ چوم رہے ہیں۔ان کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ چوٹ ایک کو لگتی ہے چیخ دوسرے کے منہ سے نکلتی ہے۔نقصان ایک کا ہوتا ہے آنسو دوسرا بہاتا ہے۔مثالیں تو بے شمار ہیں لیکن بطور نمونہ چند حقائق پیش خدمت ہیں:

◎ ''سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے اقتدار کے آخری ایام میں قادیانیت کے نباض آغا شورش کاشمیری کو بتایا کہ برسر اقتدار آنے کے بعد جب میں پہلی مرتبہ سربراہ مملکت کی حیثیت سے امریکہ کے دورہ پر گیا تو امریکی صدر نے مجھے ہدایت کی کہ پاکستان میں قادیانی جماعت ہمارا گروہ ہے۔آپ ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھیں۔دوسری مرتبہ جب میں امریکہ کے سرکاری دورہ پر گیا تو دوبارہ پھر یہی ہدایت ملی، بھٹو نے کہا: یہ بات میرے پاس قومی امانت تھی۔ریکارڈ کے لیے پہلی مرتبہ انکشاف کر رہا ہوں۔''

(قادیانیت کا سیاسی تجزیہ ، از صاحبزادہ طارق محمود)

ہیروشیما، ناگاساکی پر ایٹم بم اور افغانستان، طالبان اور عراق پر بم گرا کر انسانیت کے پرخچے اڑا دینے والے سفاک، قادیانیوں کے بارے میں کتنا نرم گوشہ رکھتے ہیں۔حیرت ہے !تعجب ہے!

◎ ۱۹۴۷ء میں جب برطانوی سامراج نے ہندوستان سے کوچ کرنے کے لیے بوریا بستر باندھا تو اسے ایک ہی فکر دامن گیر تھی کہ امت مرزائیہ جو مسلمانوں میں گھس کر کام کر رہی ہے،ان کے چلے جانے کے بعد بھی یہ فرائض سر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام دیتی رہے گی، ان کا پاکستان میں مستقبل کیا ہوگا؟

آخر پاکستان کے اندر قادیانیوں کی ایک ریاست قائم کرنے کا خطرناک منصوبہ تیار کیا۔ انگریز گورنر سر فرانسس موڈی نے قادیانیوں کو تعمیر ریاست کے لیے ۱۰۳۳۔ ایکڑ سات کنال آٹھ مرلے اراضی، پرانا آنہ فی مرلہ کے حساب سے عطا کر کے جہنم میں جلتے ہوئے مرزا قادیانی کی روح کو تحفہ بھیجا۔ ربوہ میں قادیانیوں کو ٹھاٹھ باٹھ کی زندگی گزارنے کے لیے لوازمات مہیا کئے گئے۔ دور دور سے قادیانیوں کو لا کر یہاں آباد کیا گیا۔ بہت سے مسلمانوں کو زمین دے کر مرزائی بنا لیا گیا۔ پاکستان میں رہنے والے مسلمان بھی ربوہ میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ شہر ربوہ میں قادیانیوں کی اپنی حکومت تھی۔ اور قادیانیوں کے خلیفہ کا ہر حکم قانون کا درجہ رکھتا تھا۔ ۱۹۷۴ء میں امت کی تاریخی جدوجہد کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دے دیا۔ لیکن آج بھی ربوہ شہر عملی طور پر قادیانیوں کے زیر تسلط ہے۔ پوری دنیا میں ارتدادی لٹریچر ربوہ سے روانہ کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں تخریب کاری کے منصوبے ربوہ ہی میں تیار کئے جاتے ہیں۔ بھارت اور اسرائیل کے جاسوسوں کی پناہ گاہ بھی ربوہ ہی ہے۔ ربوہ ہی فرنگی کا وہ تعمیر کردہ قلعہ ہے جس کے اندر بیٹھے قادیانی عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور کفر و ارتداد کے تیروں سے ملت اسلامیہ کے جگر کو گھائل کر رہے ہیں اور اپنے آقا کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔

◎ مکار انگریز کی دوسری خواہش اقتدار پاکستان میں قادیانیوں کی شمولیت اختیار کرنا تھی تا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اندرونی راز صبح و شام اس تک پہنچتے رہیں اور قادیانی امت معاشی و معاشرتی لحاظ سے مضبوط اور مستحکم ہو سکے، لہٰذا ایک سازش کے تحت بدنام زمانہ قادیانی سر ظفر اللہ خان کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کرایا۔ وزارت خارجہ ایسے اہم قلمدان پر قابض ہونے کے بعد غدارِ پاکستان ظفر اللہ خان نے بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں میں قادیانی افسران کا جال بچھا دیا۔ بیرونی یونیورسٹیوں میں سرکاری وظائف پر قادیانی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بھیجا۔ اندرون ملک اپنا اور اپنے آقا کا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر بٹھایا۔ تھوڑی ہی مدت میں پاکستان کی اکثر کلیدی آسامیوں پر قادیانی سانپ پھن اٹھائے لہراتے نظر آنے لگے اور فتنہ قادیانیت نے پاکستان میں مضبوط قدم جما لیے۔ انگریز اپنے خود کاشتہ پودے کو پاکستان میں ایک تناور درخت کے روپ میں دیکھ کر خوشی سے لوٹ لوٹ گیا۔

◎ اسرائیل میں کوئی مذہبی مشن کام نہیں کر سکتا۔ لیکن اسرائیل میں قادیانی مشن کھلے عام مصروف عمل ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ اسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہے۔ اسرائیل قادیانیوں کے لیے نہ صرف نہال ہے۔ قادیانیوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو اسرائیل تڑپ اٹھتا ہے۔ اس کے جواب میں کہوٹہ ایٹمی پلانٹ، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور افواج پاکستان میں اعلیٰ عہدوں پر تعینات قادیانی ان اداروں کے خفیہ راز اسرائیل پہنچانے کا فریضہ بدرجہ انجام دیتے ہیں۔ یہ ہے دو دوستوں کا آپس میں تحائف کا تبادلہ!

◎ پاکستان میں جب قادیانیوں پر شعائر اسلامی کے استعمال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر پابندی لگائی گئی تو امریکہ بہادر اپنے بچوں پر یہ قدغن برداشت نہ کرسکا تو امریکہ نے پاکستان پر معاشی دباؤ ڈالتے ہوئے ۱۹۸۷ء میں امریکی امداد کی یہ شرط عائد کر دی کہ ''امریکہ کے صدر ہر سال اس مفہوم کا سرٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں مثلاً احمدیوں کو مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آ رہی ہے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کر رہی ہے جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔''

(بحوالہ روزنامہ جنگ۔۵ مئی ۱۹۸۷ء)

◎ نوبل پرائز یہودی لابی کی جیب کی ریوڑیاں ہیں، جنہیں وہ اندھے کی طرح اپنوں ہی میں تقسیم کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام بھی ان کے جگر کا ٹکڑا ہے لہٰذا شعبہ فزکس میں نوبل پرائز کی ایک ریوڑی اسے بھی تھما دی گئی تاکہ دنیا میں اسے سرفراز اور مشہور کیا جا سکے اور وہ کسی کلیدی آسامی پر بیٹھ کر بین الاقوامی سطح پر قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر کر سکے، نیز قادیانیت کے چھکڑے کو چلانے کے لیے بھاری فنڈز حاصل کر سکے۔ یہ ایک کافر کا دوسرے کافر پر احسان تھا۔ سپوت قادیانیت کو نوبل انعام ملنے پر تبصرہ کرتے ہوئے فخر ملت اسلامیہ ڈاکٹر عبدالقدیر فرماتے ہیں:

''وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے۔ آخر کار آئن سٹائن کی صد سالہ یوم وفات پر ان کا مطلوبہ انعام انہیں دے دیا گیا۔ دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصے سے کام کر رہا ہے۔ یہودی چاہتے تھے کہ آئن سٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کر دیا جائے۔ سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا۔''

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۰ فروری ۱۹۸۶ء)

؎ کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ریاکاری
محفوظ ہیں تحریریں مرقوم ہیں تقریریں

؎ ایک پردہ وفاداری صد سازش غداری
تعمیر کی آوازیں تخریب کی تدبیریں

◎ ۱۹۸۹ء میں انسانی حقوق کی دعوے دار تنظیم ''ایمنسٹی انٹرنیشنل'' کا ایک وفد پاکستان آیا، جس نے صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان اور دیگر اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کے حقوق پامال ہو رہے ہیں، انہیں معاشرہ میں ان کے حقوق دیے جائیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا ظلم ہے۔ اس لیے انہیں دوبارہ مسلمان تسلیم کیا جائے۔ حالانکہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ لیکن ایمنسٹی انٹرنیشنل قادیانیوں کی ہمدردی اور وکالت میں اس قدر سرگرم ہے کہ نہ اسے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا پاس ہے اور نہ آئین پاکستان کے تقدس کا خیال! وہ تو قادیانیت کے عشق میں دیوانگی دکھاتے ہوئے کھلم کھلا مداخلت پر تلی ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قادیانی پاکستان میں پہلے ہی مسلمانوں کے حقوق غصب کئے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ اور ٹھاٹھ سے زندگی گزار رہے ہیں۔ کیا ایمنسٹی انٹرنیشنل صرف یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں کے حقوق کی محافظ تنظیم ہے یا ساری انسانیت کی؟ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو مزے میں بیٹھے ہوئے قادیانیوں کے فرضی حقوق کی تو بہت فکر ہے لیکن کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانستان میں ذبح ہوتی انسانیت، مقبوضہ کشمیر میں غلام انسانیت، فلسطین میں مجروح انسانیت، بخارا و سمرقند میں زنجیروں میں جکڑی انسانیت، آذربائی جان میں سسکتی ہوئی انسانیت اور بلغاریہ میں روتی ہوئی انسانیت اسے نظر نہیں آتی؟؟

''مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کے مقدمہ اغوا کے سلسلے میں جب حکومت کے تفتیشی ہاتھ قادیانی گروگھنٹال مرزا طاہر کی طرف بڑھے اور حکومت نے اس خاندانی مجرم کو گرفتار کرنا چاہا تو وہ راتوں رات فرار ہو کر اپنی نانی کی گود میں لندن جا پہنچا۔ ننھیال نے اپنے لاڈلے فرزند کے دست و پا چومے۔ اور ہر طرح کی مدد اور تحفظ فراہم کیا۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ مرزا طاہر فرار ہو کر کسی اسلامی ملک میں کیوں نہ گیا؟ جواباً عرض ہے کہ اگر مرزا طاہر فرار ہو کر کسی اسلامی ملک میں جاتا تو انٹرپول کے ذریعے اسے فوراً گرفتار کر کے پاکستان لایا جاتا اور قادیانی گرو جیل کی ہوا کھاتا۔ لیکن وہ تو سیدھا بھاگا ہی وہاں، جہاں سے اس کے مرتد دادا کو جھوٹی نبوت ملی تھی۔ مرزا طاہر نے لندن میں ''اسلام آباد'' کے نام سے اپنا مرکز قائم کیا تھا اور دندناتا ہوا اپنا ارتدادی مشن چلاتا رہا اور اب مرزا مسرور وہی مشن جاری رکھے ہوئے۔ اسی طرح فرنگی کا دوسرا پالتو شیطان رشدی بھی عظمت اسلام پر بھونکتا بھونکتا اور بھاگتا بھاگتا اپنے آقا کے گھر لندن پہنچ گیا۔ اور دونوں شیطان بھائی اپنے فرنگی محافظوں کی حفاظت میں بیٹھے مسلمانوں کا منہ چڑا رہے ہیں۔ فرنگی حفاظت کیوں نہ کرے؟ دونوں اسی کے شاہکار ہیں۔ دونوں کو زبان غلیظ اسی نے عطا کی ہے۔ دونوں اسی کے مشن کو چلا رہے ہیں..... لہٰذا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے کارندوں کی حفاظت کرے!

قادیانیوں کی مثال کینگرو کے بچوں کی طرح ہے جو کھیل کود اور شرارتوں میں مصروف رہتے ہیں اور جونہی کوئی خطرہ محسوس کرتے ہیں تو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتے ہیں اور ماں کے پیٹ کے ساتھ بنی ہوئی تھیلی میں دبک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی قادیانی اپنی انسانیت کش سرگرمیوں میں جُتے رہتے ہیں۔ اور جونہی کوئی خطرہ محسوس کرتے ہیں تو فوراً نانی کے گھر (لندن) تہہ خانے میں جا گھستے ہیں اور خطرہ ٹل جانے پر پھر باہر نکل کر اپنے تخریبی کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

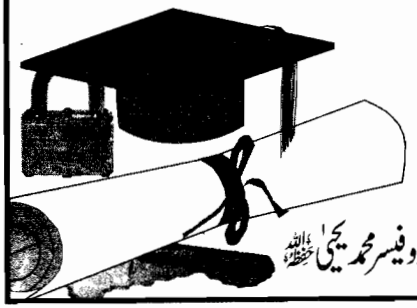
مسلمانو! عالمی کفر، قادیانیت کی اس حد تک سرپرستی کیوں کر رہا ہے؟ اس لیے کہ دنیا میں اسلام کی جگہ قادیانیت کو پھیلا دیا جائے۔ نبوت محمدی ﷺ کی جگہ مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت چلا دی جائے۔ اور مسلمانوں کو اسلام کے نام پر قادیانیت کے دریائے ارتداد میں ڈبو دیا جائے تاکہ دنیا میں نہ مسلمان رہے اور نہ اسلام!

مسلمانو! کفر اسلام کو مٹانے کے لیے ایک ہو چکا ہے..... کاش ہم اسلام کو بچانے کے لیے ایک ہو جائیں..... کفر ایک جھنڈے تلے جمع ہو چکا ہے..... کاش ہم ایک اللہ، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک قبلے کو ماننے والے بھی ایک جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اپنے ایمان اور اتحاد کی طاقت سے کفر کی ہر سازش کو ملیامیٹ کر دیں، قادیانیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیں، گستاخان رسول ﷺ کو عبرت کے گھاٹ اتار دیں..... پھر دنیا و آخرت میں سرخرو ہو جائیں..... عالم کے چہار سو ہماری عظمت کا پرچم لہرائے.....!!!

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیا پنجاب یونیورسٹی مرزائیوں کی تھی؟

قادیانی پروپیگنڈا کی قلعی کھولنے والا ایک مشاہداتی مضمون

پروفیسر محمد یحییٰ حفظہ اللہ

کوئی شخص اگر ''نبوت'' کے بارے میں دجل سے کام لینا شروع کر دے تو اس کے باقی تمام معاملات کی بنیاد بھی کذب، افتراء پردازی اور مکر وفریب پر ہوگی۔ جھوٹے نبی کی امت بھی ہر چیز میں جھوٹ، دھوکے اور مکر کا راستہ اختیار کرتی ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے ان کا ایک حربہ یہ ہے کہ وہ اپنے جھوٹے دین کی قبولیت کے بارے میں دجل وفریب پر مبنی دعوے کرتی ہے۔ اس کا ایک مقصد تو لوگوں کو مرعوب کرنا ہے۔ اور دوسرا یہ ثابت کرنا ہے کہ اس عہد میں ایک نئے نبی کی ضرورت غیر مسلموں خصوصاً افریقیوں میں اسلام کی اشاعت کے لیے تھی۔ اور یہ ضرورت مرزا اور اس کے ٹولے کے ذریعے سے پوری ہو رہی ہے، ورنہ کوئی اور تو اسلام کی تبلیغ کرنے سے رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ براعظم افریقہ کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ بلیک افریقہ کا بڑا حصہ صدیوں سے مسلمان ہے۔ مرزائی نائیجیریا وغیرہ کسی تبلیغی مشن پر گئے بھی نہیں۔ انہیں استعمار کے گماشتوں کے طور پر ان ممالک میں وہاں کے مسلمانوں کو فریب دینے اور گمراہ کر کے انگریزوں کا پٹھو بنانے کے مقصد کے لیے انگریز لے کر گئے۔ انہوں نے یہی مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی اور اس میں بھی اللہ نے ان کو ناکام کیا۔ لیکن دنیا بھر میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص انہوں نے شدومد سے یہ پروپیگنڈا کیا کہ افریقہ کے مختلف ملکوں بالخصوص نائیجیریا میں کروڑوں انسان حلقہ بگوش قادیانیت ہو چکے ہیں۔

یہ سب جھوٹ کس ڈھٹائی سے بولے گئے، اس کا اندازہ قارئین کرام کو نائیجیریا کے حوالے سے بیان کردہ چند حقائق سے اچھی طرح ہو جائے گا۔

جون 1977ء میں جب میں نائیجیریا کی وفاقی وزارتِ تعلیم سے ملازمت کا معاہدہ کر کے اس وقت کے دارالحکومت ''لاگوس'' روانہ ہوا تو میرے ذہن میں وہ دعوے موجود تھے جو نائیجیریا کے حوالے سے مرزائیوں نے کر رکھے تھے۔ میں سمجھتا تھا کہ مبالغہ آرائی کو نکال بھی دیا جائے تو وہاں مرزائیوں کا کوئی ایسا ادارہ موجود ہوگا جو کچھ سکول چلا رہا ہوگا۔ کوئی لائبریری، اشاعت گھر، اخبار وغیرہ ہوگا جن کے ذریعے وہ اپنے نظریات کا پرچار کرتے ہونگے۔ وہاں لوگوں کی ایک تعداد ان کی پیروکار ہوگی۔ لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس وقت لاگوس کے تجارتی علاقے میں ایک بہت چھوٹی سی عبادت گاہ جسے وہ مسجد کا نام دیتے ہیں اور اس کے ساتھ دفتر نام کی عمارت کے علاوہ ان کا کوئی وجود نہیں۔ اس عبادت گاہ میں عبادت کے وقت دس بارہ سے زیادہ لوگ اکٹھے نہیں ہوتے، صرف وہی جو پاکستان سے آ کر اس دفتر سے وابستہ تھے۔

یہ دیکھ کر بہت زیادہ حیرت ہوئی کہ دعوے کیا ہیں اور برسرزمین حقائق کیا؟ اصل بات کا کھوج لگایا تو پتا چلا کہ انگریزوں نے جب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نائیجیریا پر قبضہ کیا تو سب سے زیادہ مزاحمت مسلمانوں کی طرف سے ہوئی۔ یہ مسلمان تاریخی طور پر فولانی (شمالی افریقہ کے بہت بڑے قبیلے کا نام) جہاد سے وابستہ تھے۔ انگریز کو اس سے پہلے ہندوستان میں جہاد سے واسطہ پڑ چکا تھا۔ نائیجیریا میں مقاومت اور زیادہ سخت تھی۔ انہوں نے ہندوستان کے برعکس نائیجیریا میں یہ پالیسی اپنائی کہ سکول کالج وغیرہ گورنمنٹ کی طرف سے کھولنے کی بجائے یہ پورا شعبہ عیسائی مشنریوں کے حوالے کر دیا۔ کفار نے تو اپنے بچے ان چرچ سکولوں میں داخل کروائے لیکن مسلمانوں نے ان کا مکمل بائیکاٹ کیا۔ اس سے مقاومت کے مزید سخت ہونے کے امکانات میں اضافہ ہوتا گیا۔

انگریزوں نے مسلمانوں کو فریب دینے کے لیے ہندوستان سے بعض مرزائیوں کو نائیجیریا منتقل کیا، ان کے نام مسلمانوں کے سے تھے، جیسی تیسی داڑھیاں بھی تھیں۔ وہاں ان کو بے انداز فنڈز دیئے گئے اور انہوں نے مختلف علاقوں میں نوار الاسلام، انوار المسلمین وغیرہ جیسے دلکش ناموں سے انجمنیں بنائیں، اور ان کے زیر اہتمام سکول کھولے۔ مقامی مسلمانوں کو باور کرایا کہ چرچ سکولوں سے محفوظ رہتے ہوئے ان کے بچوں کی تعلیم کے لیے سکول کھولے جا رہے ہیں۔ وہ ان انجمنوں میں شامل ہوں۔ مرزا قادیانی کو وہ محض اپنے ایک رہنما کے طور پر پیش کرتے تھے۔ مسلمان آہستہ آہستہ ان نام نہاد مسلمان سکولوں کی طرف متوجہ ہوئے، اور اپنے بچے بھیجنے لگے۔ نمایاں مسلمانوں کو آہستہ آہستہ انجمنوں کے ارکان کے طور پر شامل کیا جانے لگا۔ انگریزوں کو یہ اطمینان تھا کہ ان سکولوں میں پڑھنے والوں کو مرزائی جہاد سے ضرور دور کر دیں گے۔ اور مرزائیوں نے پوری دنیا میں یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ نائیجیریا میں آریوں کی آبادیاں قادیانیت میں شامل ہو رہی ہیں۔ انگریزوں کے نائیجیریا کے جنوب مغربی حصے میں نصف آبادی مسلمان تھی لیکن اسلام کے بارے میں ان کی معلومات بہت کم تھیں۔ ان علاقوں میں مرزائی سکولوں کی تعداد زیادہ تھی۔ شمال میں نہ ہونے کے برابر۔ کانو اور کدونا کے جن محلوں میں شمال اور جنوب کے مخلوط قبائل کی آبادیاں تھیں وہاں ان کے اکا دکا سکول موجود تھے۔

شمال کے مسلمان عمومی طور پر زیادہ دیندار تھے۔ اسلامی ریاستوں سے بھی ان کے روابط تھے۔ انہیں کسی حد تک مرزائیوں کے کاروبار نبوت کا پتا تھا۔ کچھ ان کی کوششوں سے اور بعض عرب اداروں خصوصاً رابطہ وغیرہ کی مساعی سے جنوب کے مسلمانوں کو بھی حقائق کا پتا چلنے لگا۔

آہستہ آہستہ مرزائیوں کی گیم کو سنجیدہ چیلنجز کا سامنا ہوا اور اسی اثناء میں پاکستان میں ختم نبوت کی تحریک عروج پر پہنچی۔ پوری دنیا کے مسلمان علماء کے فتوے شائع ہونے لگے تو نائیجیریا میں بھی بحران شدید ہو گیا۔ لوگوں کی آنکھیں کھل رہی تھیں۔ انہیں احساس ہو رہا تھا کہ ان کو فریب میں مبتلا کیا گیا۔ پھر جب پاکستان کی اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تو اس کے ساتھ ہی سکول چلانے والی انجمنوں نے خود کو مرزائیت سے الگ کرنا شروع کر دیا اور جلد ہی ایسی تمام انجمنیں مرزائی نظم سے الگ ہو گئیں۔ مرزا کی نبوت کے تو پہلے ہی وہ قائل نہ تھے اب انہوں نے علی الاعلان مرزائی ٹولے سے براءت کا اظہار کر دیا اور مسلمانوں کے بڑے دھارے کا حصہ بن گئے۔ انجمنوں کے تحت بنی ہوئی مساجد بھی ان کے نظم سے آزاد ہو گئیں اور وہاں صحیح العقیدہ نائیجرین مسلمانوں کا کنٹرول قائم ہو گیا۔ اب لاگوس میں دفتر کے ساتھ واقع ان کی چھوٹی سی اکلوتی عبادت گاہ میں دفتر کے چند ملازمین کے سوا اور کوئی نہیں آتا۔ اور نائیجیریا کے مسلمان ان کو علانیہ کافر قرار دیتے ہیں۔

نائیجیریا میں انہوں نے ایک اور پہلو سے اپنے دجل و فریب پر مبنی پروپیگنڈے کا جال پھیلا رکھا تھا۔ مجھے اس کا علم بہت عجیب طریقے سے ہوا۔ اس کی روداد بہت دلچسپ ہے، میں نے لاگوس جا کر کچھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ مختلف ورکشاپوں اور سیمیناروں میں شمولیت کے بعد جب اپنے فرائض کی ادائیگی شروع کی تو پہلا انسپیکشن وہاں کے مشہور ترین تجارتی، سیاسی اور علمی مرکز، کانوشہر کے سٹیٹ گورنمنٹ کالج کا تھا۔ چونکہ اس میں پوری وفاقی ٹیم کی بجائے صرف میں اپنے مضامین کی تدریس وغیرہ کا جائزہ لینے جا رہا تھا اس لئے میری مدد کے لیے کانو سٹیٹ کی وزارت تعلیم سے بھی ایک ماہر تعلیم کو ساتھ کر دیا گیا۔ تین دن کے تفصیلی جائزے لینے کے بعد میں نے رپورٹ لکھی اور اپنی سفارشات کی ایک کاپی ان ماہر تعلیم کو دی کہ وہ اسے دیکھیں اور اپنی رائے سے نوازیں تاکہ اس کی روشنی میں سفارشات کو آخری شکل دی جا سکے۔ انہوں نے رات کو ان کا مطالعہ کیا اور دوسرے دن آ کر مجھ سے ملے تو ایسی کیفیت میں تھے جس کو میں سمجھنے سے قاصر تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ پہلے دن تعارف کے دوران آپ نے بتایا تھا کہ آپ پنجاب یونیورسٹی میں پڑھاتے تھے اور طویل رخصت لے کر یہاں ہماری وفاقی وزارت تعلیم کو جوائن کیا ہے۔ میں نے کہا آپ ٹھیک فرما رہے ہیں۔ وہ کچھ دیر بے اعتباری سے مجھے دیکھتے رہے۔ پھر کہنے لگے میں حیران ہوں پھر آپ نے یہ سفارشات کیوں لکھی ہیں؟ میں ایک لمحے کے لیے پریشان ہو گیا کہ مجھ سے ایسی کیا نالائقی سرزد ہوئی ہے جس کے بارے اس دوست کو توقع تک نہ ہو سکتی تھی! اپنی پریشانی پر قابو پاتے ہوئے میں نے پوچھا بھائی ان سفارشات میں ایسی کیا بات ہے جس کی آپ کو توقع نہ تھی یا جو آپ کے خیال میں تعلیم کے معیار کو بلند کرنے اور تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کے مقصد کے خلاف ہے؟ وہ کہنے لگے اسی پر تو میں حیران ہوں۔ آپ نے ایسی دور رس اور عمدہ سفارشات دی ہیں کہ ان سے بڑھ کر سفارشات ہمارا بڑے سے بڑا خیر خواہ بھی نہیں دے سکتا۔ میں نے پوچھا تو میں آپ کا خیر خواہ کیوں نہیں ہو سکتا؟ کہا، جب تم پنجاب یونیورسٹی سے آئے ہو تو ہمارے خیر خواہ کس طرح ہو سکتے ہو؟ بلکہ عربی اور اسلامیات کی ترویج اور اس کی تدریس کا معیار بلند کرنے کے لیے ایسی عمدہ تجاویز کیونکر پیش کر سکتے ہو؟! میں چکرا کر رہ گیا۔ میں نے عرض کی پنجاب یونیورسٹی میں ایسی کیا بات ہے کہ آپ وہاں سے آئے ہوئے ایک استاد سے عربی اور اسلامیات کے بارے میں اچھائی کی کوئی امید نہیں رکھ سکتے؟ کہنے لگے: جب وہ مرزائیوں کی قائم کی ہوئی ایک مرزائی یونیورسٹی ہے تو وہ شمالی نائیجیریا کے مسلمانوں کی دشمن کیوں نہ ہوگی اور اس کا مرزائی استاد ہمارا خیر خواہ کیسے ہوگا؟

میں ..... حیرت میں ڈوب گیا۔ دجّال کی امت نے جس طرح پاکستان میں یہ جھوٹ پھیلایا ہوا تھا کہ نائیجیریا کے مسلمان لاکھوں کی تعداد میں مرزائی ہو چکے ہیں اسی طرح نائیجیریا میں انہوں نے یہ جھوٹ پھیلا رکھا تھا کہ پنجاب مرزائیوں کا صوبہ ہے اور پنجاب یونیورسٹی ان کی قائم کردہ یونیورسٹی ہے جسے مرزائی اساتذہ ہی چلا رہے ہیں۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ پنجاب یونیورسٹی ہی کے طلبا نے اس تحریک کی تجدید کی جس کا مقصد مرزائیوں کو کافر قرار دلوانا تھا۔ وہی تحریک بڑھ کر ملک گیر تحریک بنی اور اسی کے نتیجے میں انہیں تاریخ میں پہلی مرتبہ دستوری طور پر غیر مسلم کا درجہ دیا گیا تو بحر حیرت میں غوطہ خوری کی ان کی باری شروع ہو گئی۔

میں نے انہیں یہ بھی بتایا کہ پنجاب یونیورسٹی کے چار سو کے لگ بھگ اساتذہ (اس وقت کی تعداد، اب بہت زیادہ ہے) میں سے صرف ایک شخص ہے جس کے بارے میں شبہ کیا جاتا ہے کہ وہ مرزائی ہے اور وہ بے چارا قسمیں کھا کھا کر اس بات کی تردید کرتا ہے۔ ان کا تاثر یہ تھا کہ یہ ٹولہ اپنے نبی کی طرح دجل و فریب کی ان منزلوں تک پہنچا ہوا ہے جن کا ایک عام انسان اپنے تخیل کی پوری پرواز کے باوجود احاطہ نہیں کر سکتا۔

أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنَ الدَّجَّالِيْنَ وَدَجْلَهُمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟

فیاض احمد خاں حفظہ اللہ

حقوق کبھی سونے کی طشتری میں سجا کر پیش نہیں کئے جاتے بلکہ اپنے حقوق کے لئے سخت محنت اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ جلوس نکالنا پڑتے ہیں۔احتجاجی جلسے اور مظاہرے کرنا پڑتے ہیں، پس دیوار زنداں جانا پڑتا ہے اور بعض اوقات جان کی قربانیاں دینا پڑتی ہیں۔ مجاہدین ختم نبوت کا فرض ہے کہ اپنے مطالبات کے حق میں آواز بلند کریں۔عوام کی عدالت سے لے کر حکمرانوں کے ایوانوں اور شبستانوں تک اپنی صدائیں پہنچائیں۔ذیل میں چند انتہائی ضروری مطالبات درج کیے جاتے ہیں۔ پاسبانان ختم نبوت خطوط، ٹیلی گرام، ٹیلی فون، موبائل، اخبارات ورسائل، جلسوں وکانفرنسوں، اشتہارات یا بالمشافہ ملاقاتوں کے ذریعے یہ مطالبات ارباب اقتدار تک پہنچائیں اور منظور کرائیں۔

مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے:

قادیانی مرتد وزندیق ہیں اور اسلامی شریعت میں مرتد وزندیق واجب القتل ہیں۔ کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور عوام سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ارض وطن میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو گا، لہٰذا حکومت وقت کو مقصد حصول پاکستان یاد کرایا جائے اور شرعی قوانین کے ایفائے عہد کا مطالبہ کیا جائے اور شرعی قوانین کے تحت مرتد وزندیق کی سزا نافذ کرنے پر زور دیا جائے۔

ملازمتوں کا کوٹہ:

حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ فوری طور پر قادیانیوں کی مردم شماری کرائی جائے اور ان کی آبادی کے تناسب سے انہیں سرکاری ملازمتیں دی جائیں۔ قادیانی کلیدی آسامیوں پر قابض ہونے کی وجہ سے اپنے ہم مذہبوں کو خوب نواز رہے ہیں اور انہیں دھڑا دھڑ ملازمتیں مل رہی ہیں جب کہ مسلمان نوجوان ڈگریاں ہاتھوں میں پکڑے سڑکوں پر دھکے کھا رہے ہیں۔حکومت سے سختی سے مطالبہ کیا جائے کہ قادیانیوں کو تعداد کے تناسب سے سرکاری ملازمتیں دی جائیں۔ اور فالتو قادیانیوں کو ملازمتوں سے فارغ کیا جائے اور ان کی جگہ بے روزگار تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں کو ملازمتیں دی جائیں، نیز دفاع وطن کے پیش نظر تمام قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

افواج پاکستان سے قادیانیوں کا انخلا:

جہاد، افواج پاکستان کی روح ہے۔ جہاد ہی وہ جذبہ ہے جس کے بل بوتے پر وطن عزیز کا سپاہی دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکرا جانے کا عزم رکھتا ہے۔لیکن قادیانیوں کے نزدیک جہاد منسوخ ہو چکا ہے اور اب جہاد کرنا حرام ہے۔ یہ باطل عقیدہ رکھنے کے باوجود ہزاروں قادیانی پاکستان آرمی میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں، لہٰذا حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ فوری طور پر قادیانیوں کو ''باغی جہاد'' ہونے کے جرم میں افواج پاکستان سے خارج کر دے کیونکہ جو عقیدہ جہاد سے محروم ہے اس کا افواج پاکستان میں کیا کام؟

حساس محکموں سے قادیانیوں کا اخراج:

قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔قادیانیوں نے آج تک پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ایک دن یہ ملک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹ جائے گا،اکھنڈ بھارت بنے گا اور وہ اپنے نام نہاد خلیفہ کی اس پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لئے بڑی شدت سے مصروف کار ہیں،لہٰذا جس گروہ کا قیام واستحکام پاکستان پر یقین نہیں،اسے حساس محکموں میں تعینات کرنا ڈاکو کے ہاتھ میں کلاشنکوف دینے کے مترادف ہے،لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن،کہوٹہ ایٹمی پلانٹ،جی ایچ کیو،وزارت دفاع،اور وزارت خارجہ جیسے عظیم ادارے ان غداران وطن سے پاک کیے جائیں اور ملک وملت پر احسان عظیم کیا جائے۔

ربوہ فوجی آپریشن:

ربوہ،اسلام بالخصوص پاکستان کے خلاف یہودیوں،نصرانیوں اور قادیانیوں کا ایک اہم مرکز ہے۔بین الاقوامی دہشت گردوں،تخریب کاروں اور سمگلروں کی آماجگاہ ہے۔بموں کے دھماکے،لسانی جھگڑے، اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے بھیانک منصوبے اور ملک میں جھوٹی افواہیں پھیلانے کے پلان وغیرہ سارے ابلیسی امور کی منصوبہ بندی ربوہ میں کی جاتی ہے۔قصر خلافت میں اسلحہ کے انبار لگے ہیں۔ مجاہدین ختم نبوت حکومت سے پرزور مطالبہ کریں کہ ربوہ میں فوری طور پر آپریشن کیا جائے۔تمام مجرموں کو گرفتار کیا جائے۔اسلحہ برآمد کیا جائے۔قادیانی دفاتر کو سربمہر کیا جائے۔''قصر خلافت'' سے تمام خطرناک منصوبہ جات کی دستاویزات قبضہ میں لی جائیں،نیز اسلام اور وطن کے خلاف لٹریچر ضبط کیا جائے۔

قادیانی رسائل وجرائد پر پابندی:

ملک میں درجنوں قادیانی اخبار ورسائل شائع ہو رہے ہیں جو کفر وارتداد کی تبلیغ واشاعت کے لیے وقف ہیں۔ان میں ختم نبوت کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔اسلام پر طعن وتشنیع کے تیر چلائے جاتے ہیں۔پاکستان کے خلاف زہر اگلا جاتا ہے جس سے مسلمانوں کے جذبات شدید طور پر مجروح ہو رہے ہیں۔حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ اسلام اور پاکستان کے دشمن ہونے کے ناطے قادیانیوں کے اخبار ورسائل بند کیے جائیں،ان کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں اور ان کے مالکان کے خلاف غداری اسلام ووطن کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لاکر سخت سزا دی جائے۔

امریکہ،اسرائیل،روس اور بھارت جانے والے قادیانیوں پر پابندی لگائی جائے:

امریکہ،اسرائیل،روس اور بھارت پاکستان کے بدترین دشمن ہیں اور چاروں پاکستان کی سالمیت کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔اسرائیل سے تو پاکستان کے سفارتی تعلقات بھی نہیں۔لیکن مادر وطن کے ان چاروں دشمنوں سے قادیانیوں کے انتہائی محبت بھرے تعلقات ہیں۔چاروں ممالک میں قادیانی مشن قائم ہیں اور وطن عزیز میں کلیدی اور حساس عہدوں پر بیٹھے قادیانی ان دشمنان پاکستان کے اجرتی جاسوس ہیں جو وطن عزیز کے اہم رازوں کو ان دشمن ممالک میں پہنچاتے ہیں،لہٰذا حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ قادیانیوں کو امریکہ،اسرائیل،روس اور بھارت جانے کی اجازت نہ دی جائے اور ان کی کڑی نگرانی کی جائے۔

شناختی کارڈ پر مذہب کا خانہ:

حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ شناختی کارڈ جیسی اہم دستاویز پر مذہب کا خانہ قائم کیا جائے تاکہ قادیانیوں کی بنیادی شناخت ہو سکے اور قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کے حقوق نہ لوٹ سکیں۔

جماعت غلامیہ:

قادیانی اپنی جماعت کو'' جماعت احمدیہ'' کہتے ہیں جو کہ ایک بہت بڑا دھوکا ہے کیونکہ یہ جماعت،نام سے ایک مسلمان جماعت معلوم ہوتی ہے۔احمد ﷺ اور محمد ﷺ جناب خاتم النبیین ﷺ کے اسمائے گرامی ہیں،لہٰذا احمدی بھی ہم ہیں اور محمدی بھی ہم ہیں۔اس لیے قادیانی خود کو احمدی اور اپنی جماعت کو'' جماعت احمدیہ'' نہیں لکھ سکتے۔مجاہدین ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت حکومت سے مطالبہ کریں کہ قادیانیوں کو احمدی اور اپنی جماعت کو ''جماعت احمدیہ'' کہلوانے یا لکھنے پر پابندی لگائی جائے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت سے انہیں غلام یا قادیانی اور ان کی جماعت کو جماعت غلامیہ یا ''جماعت قادیانیہ'' لکھا اور پکارا جائے۔

شعائر اسلام کے استعمال کی ممانعت:

محافظان ختم نبوت حکومت سے مطالبہ کریں کہ قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکا جائے۔ان کی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے پر پابندی لگائی جائے۔ قادیانی، مرزا قادیانی کے لیے نبی اور رسول، اس کی بیویوں کے لیے امہات المومنین، اس کی بیٹی کے لیے سیدۃ النساء، اس کے ساتھیوں کے لیے صحابہ رسول، اس کی باتوں کو احادیث رسول اور اس کے مشنِ ارتداد کو چلانے والوں کے لیے خلفائے رسول کی مقدس اصطلاحات استعمال کرتے ہیں جو کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا خون ہے اور ان پر ظلم عظیم ہے، لہٰذا حکومت اس پر فوری طور پر قدغن لگائے۔نیز قادیانیوں کو مسلمانوں جیسے نام رکھنے سے منع کیا جائے تاکہ مسلمانوں اور قادیانیوں میں ایک تفریق قائم رہے۔

سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصابوں میں عقیدۂ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت پر مضمون لکھے جائیں:

پاسبان ختم نبوت، وزارت تعلیم سے مطالبہ کریں کہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے رائج الوقت نصابوں میں قرآن وحدیث کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت پر جیّد علمائے کرام سے مضامین لکھوا کر شامل کئے جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ فتنۂ قادیانیت، بانی فتنۂ قادیانیت اور جماعت قادیانیت کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی جائیں۔ اس سے جہاں مسلمان طلباء قادیانیت کی شرانگیزیوں سے باخبر ہوں گے اور اپنے جواں جذبوں اور ولولوں سے اس مہلک تحریک کا سر کچلیں گے، وہاں ان شاء اللہ قادیانی طلباء کی اصلاح بھی ہوگی جن کا ذہن صرف قادیانیت کے پنجرے میں مقید ہے، جن کی آنکھوں نے صرف پُرفریب قادیانی لٹریچر ہی پڑھا ہے اور جن کے کانوں نے صرف مرزا طاہر کی کذب بیانی کیسٹوں کے ذریعے سنی ہے۔ جب وہ طلباء قرآن وحدیث اور فقہائے امت کے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں اجلے اجلے اور روشن روشن دلائل سنیں گے اور شکوک وشبہات دور کرنے کے لیے اساتذۂ کرام سے سوال کریں گے پھر ان شاء اللہ اساتذہ کے تسلی بخش جوابات سے ان کے ذہنوں سے قادیانیت کا زہریلا گرد وغبار اڑ جائے گا۔اور دماغ روشنیٔ اسلام سے چمک اٹھیں گے۔

حکومتی سطح پر ''ادارہ تحفظ ختم نبوت'' قائم کیا جائے:

شمع ختم نبوت کے پروانے مطالبات کے ذریعے حکومت کی توجہ اس اہم امر کی طرف مبذول کرائیں کہ حکومتی سطح پر ''ادارہ تحفظ ختم نبوت'' قائم کیا جائے جس کی ذمہ داری عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغی تشہیر اور محاسبہ قادیانیت ہو۔ یہ ادارہ عقیدہ ختم نبوت، تاریخ تحفظ ختم نبوت، حالات ہائے زندگی مجاہدین ختم نبوت وشہدائے ختم نبوت، اور قادیانیوں کے مکروفریب، کفر وارتداد اور مرزا قادیانی کی شخصیت بے حیثیت پر کتابیں شائع کرے اور انہیں پوری دنیا میں پھیلائے۔یہی ادارہ ''پاسبان ختم نبوت'' کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کرے جس میں بنیادی عقائد کے ساتھ ساتھ عوام کو قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے آگاہ کرے اور انسداد قادیانیت پر مبنی اپنی رپورٹ ملت اسلامیہ کے سامنے پیش کرے۔یہی ادارہ قادیانیت کے تعاقب میں بیرون ملک علمائے کرام کے وفود روانہ کرے تاکہ انسانیت جھوٹی نبوت کے زہر سے محفوظ رہے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے مطالبہ:

ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی ویژن قومی ادارے ہیں۔اپنے وسائل کے ذریعے نظریہ پاکستان اور اسلام کا تحفظ کرنا ان دونوں اداروں کا انتہائی اہم فریضہ ہے، لہٰذا مجاہدین ختم نبوت، وزارت اطلاعات و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشریات سے مطالبہ کریں کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر مسئلہ ختم نبوت بیان کیا جائے۔مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے انٹرویو نشر کیے جائیں، اکابرین تحفظ ختم نبوت کی شخصیات پر مبنی معلوماتی پروگرام پیش کئے جائیں اور عوام کو قادیانیوں کی تخریبی سرگرمیوں سے آگاہ کیا جائے۔

بڑی بڑی شاہراہوں، اداروں اور دیگر اہم مقامات کو مجاہدین ختم نبوت کے ناموں سے منسوب کیا جائے:

مجاہدین ختم نبوت حکومت سے پُر زور مطالبہ کریں کہ بڑی بڑی شاہراہوں، اداروں، سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، ہسپتالوں، ڈسپنسریوں، لائبریریوں، محلوں، دیہاتوں، قصبوں، شہروں اور مساجد وغیرہ کو مجاہدین ختم نبوت وشہیدان ختم نبوت کے ناموں سے منسوب کیا جائے۔مثلاً: شاہراہ سید انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ، پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ یونیورسٹی، سید عطا اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کالج، پیر جماعت علی شاہ رحمہ اللہ لائبریری، مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ میموریل ہسپتال، مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ سٹریٹ، مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ میموریل ڈسپنسری، آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ ہائی سکول، مولانا تاج محمود رحمہ اللہ ہال، سید یوسف بنوری رحمہ اللہ ٹاؤن، ''روزنامہ الاحسان'' بیادگار قاضی احسان احمد رحمہ اللہ شجاع آبادی، مسجد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، ختم نبوت چوک، ہفت روزہ الحمود بیادگار مفتی محمود رحمہ اللہ وغیرہ۔اس سے نئی نسل اسلام کے ان سپوتوں اور ملت اسلامیہ کے محسنوں سے آشنا ہوگی۔نوجوان نسل اپنے بزرگوں کی حیات ہائے مجاہدانہ سے جرأت وشجاعت کی روشنی حاصل کرلے گی اور ان کے نقوش پا پر چلتے ہوئے قادیانیت کے پرخچے اڑا دے گی۔

دیہات میں قادیانیوں کی نمبرداریاں ختم کی جائیں:

پاکستان میں قادیانی انتہائی اقلیت میں ہیں لیکن لمبے ہاتھوں اور کثرت دولت کی وجہ بہت سے دیہاتوں میں قادیانی نمبردار ہیں جو قادیانیت کی انتہائی موثر مشنری ہے۔کسی بھی گاؤں میں نمبردار، گاؤں کا بادشاہ ہوتا ہے۔تھانے اور پنچائتی فیصلوں میں اسے ایک ممتاز حیثیت حاصل ہوتی ہے۔نجی اور سرکاری کاموں کے سلسلے میں لوگوں کو اس کی ضرورت پڑتی ہے۔قادیانی نمبردار اپنی معاشرتی حیثیت اور اثر ورسوخ سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔گاؤں کے غریب لوگوں کے چھوٹے موٹے کام کاج کروا کر اور ان کی تھوڑی بہت مالی مدد کر کے انہیں قادیانی بنا لیتے ہیں۔یہی نمبردار اپنے اثر ورسوخ سے گاؤں میں قادیانی اجتماع منعقد کرتے ہیں جس میں مسلمانوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔بھولے بھالے مسلمان بھی اس ارتدادی اجتماع میں شریک ہوتے ہیں۔مرزا طاہر کی تقریریں سنائی اور دکھائی جاتی ہیں، لٹریچر تقسیم ہوتا ہے۔نتیجتاً علاقے میں قادیانیت پنپنے لگتی ہے۔اگر کوئی مسلمان اس پر احتجاج کرے تو نمبردار، طاقتور ہونے کے ناطے اس کی آواز دبا دیتا ہے۔مختلف مشکلات میں پھنسا دیتا ہے۔اس لیے ختم نبوت کی ضلعی تنظیم فوری طور پر اس اہم امر کی طرف توجہ دے اور اپنی تمام توانائیاں اور صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے قادیانی نمبردار کو اس اہم منصب سے چلتا کرے اور اس کی جگہ کسی باغیرت مسلمان کو نمبردار بنایا جائے۔ان شاء اللہ جب عقیدۂ ختم نبوت سے سرشار مسلمان گاؤں کا نمبردار بنے گا تو پھر نہ گاؤں میں کوئی قادیانی بنے گا نہ گاؤں میں قادیانی اذان دے سکیں گے، نہ اپنی عبادت گاہ تعمیر کرسکیں گے، نہ اپنا اجتماع منعقد کرسکیں گے اور نہ ہی کوئی قادیانی مردار مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوسکے گا۔قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔ملک میں مسلم اوقاف اور غیر مسلم اوقاف دونوں سرکاری تحویل میں ہیں اور حکومت کو ان سے خاصی آمدنی ہوتی ہے لیکن انتہائی تعجب کی بات ہے کہ قادیانی اوقاف سرکاری تحویل میں نہیں ہیں۔قادیانی یہاں سے لاکھوں روپیہ کما کر اپنے عقیدہ باطلہ کی اشاعت کے لئے خرچ کرتے ہیں۔مجاہدین ختم نبوت حکومت سے زبردست مطالبہ کریں کہ قادیانی اوقاف کو فوری طور پر سرکاری تحویل میں لیا جائے۔اس آواز حق کو اٹھانے کے لیے ابلاغیات کے تمام ذرائع استعمال کیے جائیں۔ان شاء اللہ تھوڑی سی محنت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قادیانیوں کے منہ سے یہ سونے کا چمچ نکل جائے گا۔

کفر و ارتداد کی ظلمت مٹانے کی ضرورت ہے
ہر سو دین کی شمعیں جلانے کی ضرورت ہے

قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے:

قادیانی، انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونے کے ناطے اسلام کے ازلی دشمن ہیں، اس لئے پاکستان کو ایک اسلامی ریاست ہونے کی وجہ سے قادیانیوں نے آج تک وجود پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔ وہ آج بھی ملکی قوانین پر اپنے نام نہاد خلیفہ کے حکم کو ترجیح دیتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا لیکن قادیانیوں نے آج تک خود کو کافر تسلیم نہیں کیا بلکہ وہ کھلے بندوں باغی ہیں، لہٰذا مجاہدین ختم نبوت حکومت سے فوری مطالبہ کریں کہ آئین پاکستان سے بغاوت کے جرم میں قادیانی جماعت کو فوراً خلاف قانون قرار دیا جائے، کیونکہ یہ آئین پاکستان کو تسلیم نہیں کرتے، اس لیے انہیں اس ملک میں رہنے کا کوئی حق نہیں، لہٰذا قادیانیوں سے بنیادی سہولتیں فوراً چھینی جائیں اور انہیں ملک بدر کیا جائے۔ بنکوں میں ان کے اکاؤنٹس منجمد کیے جائیں۔ قادیانی پراپرٹی بحق سرکار ضبط کی جائے۔ قادیانی عبادت گاہوں کو مساجد میں تبدیل کر دیا جائے۔ قادیانی دفاتر اور قصر ''خلافت'' کو سر بمہر کیا جائے۔ قادیانی لٹریچر نذر آتش کیا جائے اور خطرناک قادیانیوں کو فوری طور پر حراست میں لیا جائے۔ ان شاء اللہ دوران تفتیش ان سے انتہائی سنسنی خیز معلومات حاصل ہوں گی۔

جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے امتیو! ہمارے نبی ﷺ نے ساری زندگی ہمارے لیے رو رو کر دعائیں کیں، ہماری مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ سے سجدہ ریز ہو کر التجائیں کیں اور میدان محشر میں شفاعت کا وعدہ فرما کر ساری امت سے وفائیں کیں۔ ہمیں دوزخ کی پھنکارتی ہوئی آگ سے ڈرایا، دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا، معبودان باطلہ کے آہنی پنجوں سے چھڑا کر ایک خدا سے ملایا، انسانیت کے دستور قرآن مجید کو امت تک پہنچایا۔ کفر وضلالت کے گھپ اندھیروں سے نکال کر شاہراہ انسانیت پر چلنے کا طریقہ سکھایا اور ان کی امت بن کر ہم نے خدا تعالیٰ سے خیر الامم کا لقب پایا۔

نبی پاک ﷺ کو شافع محشر ماننے والو! ہمارے آقا تو ہمارے ساتھ اتنی محبت رکھیں کہ اپنے امتیوں کو یہ فرمائیں: اے میرے امتیو! رات کو سونے سے پہلے گھر کا چراغ بجھا دیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے گھر کو آگ لگ جائے، جب تمہارے گھر کو آگ لگے گی تو تمہیں تکلیف ہوگی اور جب تمہیں تکلیف ہوگی تو پھر مجھے بھی تکلیف ہوگی۔ اے میرے امتیو! جب جوتا پہننے لگو تو پہلے اچھی طرح جھاڑ لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ جوتے کے اندر کوئی کیڑا چھپا ہو اور جب تم جوتا پہنو تو کیڑا تمہیں کاٹ لے۔ جب کیڑا تمہیں کاٹے گا تو تمہیں تکلیف ہوگی اور جب تمہیں تکلیف ہوگی تو پھر مجھے بھی تکلیف ہوگی۔ امت کے دلدار نبی ﷺ کی محبت کا یہ معیار کہ سلطانِ دو جہاں ﷺ ہر عید الاضحیٰ پر دو قربانیاں دیا کرتے تھے۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری قیامت تک کے لئے آنے والے ان غریب امتیوں کی طرف سے جنہیں قربانی کی استطاعت نہ ہوگی، پھر امت سے عشق دلگاؤ کا یہ منظر بھی دیدنی ہوگا، حشر کا میدان ہوگا، ہر کوئی ''رب نفسی رب نفسی'' پکار رہا ہوگا، انبیاء بھی نفسی نفسی پکاریں گے۔ لیکن امت کے غم میں گریہ وزاری کرنے والے شافع محشر ﷺ کے لبوں پر ''رب امتی رب امتی'' کی صدائیں ہوں گی۔ کہیں رحمۃ للعالمین ﷺ اپنے سامنے کھڑے ہو کر میزان پر اپنی امت کے اعمال تولا رہے ہوں گے، کہیں امام النبیین ﷺ اپنی امت کے افراد کو پل صراط پار کرا رہے ہوں گے۔ کہیں خاتم النبیین ﷺ حوض کوثر پر بیٹھے آنے والے اپنے پیاسے امتیوں کو جام کوثر بھر بھر کر پلا رہے ہوں گے۔ اگرچہ ہولناکیوں اور خوفناکیوں سے بھرپور حشر کا میدان ہوگا اور ہر کوئی پریشان ہوگا لیکن وہاں بھی آمنہ کا لال ﷺ اپنی امت کا میزبان اور امتی اپنے کریم نبی ﷺ کا مہمان ہوگا۔ اس دن محب اپنے محبوب سے کہے گا: اے محمد ﷺ! آپ شفاعت کرتے جائیں، میں قبول کرتا جاؤں گا۔ محبوب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ شفاعت کرتا جائے گا محبّ قبول کرتا جائے گا۔ مصطفیٰ ﷺ جس کی شفاعت کرے گا، رب مصطفیٰ اسے معاف کرے گا۔ یہاں تک کہ جس امتی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، کملی والے آقا کے ذمے اس کی شفاعت کا سامان ہوگا۔ پیارے آقا اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اسے جنت میں لے جائیں گے۔

اے مسلمان! ایک طرف تیرے نبی ﷺ کی تیرے غم میں بے قراریاں اور دوسری طرف تیری لاپرواہیاں، ایک طرف تیرے رسول ﷺ کا شوق و محبت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور دوسری طرف تیری بے حسی کا لق و دق صحرا، ایک طرف تیرے رسول ﷺ کا برستا ہوا ابر رحمت اور دوسری طرف تیری جفاؤں کی چلچلاتی دھوپ!

اے محمد ﷺ کے امتی کہلانے والے! تیرے نبی ﷺ کو تیری دنیا کی فکر، تیری آخرت کی فکر، تیری قبر کی فکر، تیرے ہر کام کی فکر، لیکن اے مسلمان! تو بھی اپنا معیار محبت دیکھ!

تیرے سامنے قادیانی دستار ختم نبوت کو روندیں اور تُو خاموش! تیرے سامنے قادیانی ڈاکو تیرے نبی ﷺ کے تخت ختم نبوت پر مرزا قادیانی کو بٹھانے کی ناپاک جسارت کریں اور تیری شخصیت پر جمود! قادیان تیرے نبی ﷺ کے بارے میں نازیبا زبان استعمال کریں لیکن تیرے ان کے ساتھ محبت کے بندھن!

قادیانی تو اپنے جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کے پرچار کے لیے اپنی آمدنی کا ایک حصہ خرچ کریں لیکن تو دنیاوی رسم و رواج کے لیے پیسہ پانی کی طرح بہائے لیکن تحفظ نبوت پر خرچ کرنے کے لیے بخیل ہو جائے۔

؎ وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

لیکن زمانہ تجھے جھنجوڑ جھنجوڑ کر کہہ رہا ہے۔ وقت تجھے پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

؎ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عشق رسول ﷺ کے وارث مسلمان!
اے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی غیرت رسول ﷺ کے وارث مسلمان!

رسول ﷺ کے قدموں پر اپنی ساری دولت نچھاور کر دینے والے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت کے وارث مسلمان!

رسول ﷺ کے دین کے لیے بدر و احد و خندق میں لڑنے والے شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے وارث مسلمان!

عظمت اسلام کے لیے جام شہادت نوش فرمانے والے نواسۂ رسول ﷺ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وارث مسلمان! دہکتے انگاروں پر لیٹنے والے بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی قربانیوں کے وارث مسلمان!

خالد رضی اللہ عنہ و طارق رحمہ اللہ کے جذبۂ جہاد کے وارث مسلمان!

غازی علم الدین شہید رحمہ اللہ اور غازی مرید حسین شہید رحمہ اللہ کی جرأتوں کے وارث مسلمان! آج تیری غفلت کی نیند کے خراٹے قادیانیت کی گاڑی کے فراٹے ہیں، تیری خاموشیاں انہیں زبان عطا کر رہیں ہیں، تیرا سکوت انہیں تحریک بخش رہا ہے، تیری بے حمیتی انہیں حوصلے عنایت کرتی ہے اور تیری دنیاداری نے انہیں دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ آج تیرے اسلاف کی درخشندہ روایات تیری بے حسی پر آنسو بہا رہی ہیں۔ تاریخ اسلام تجھے کوس رہی ہے، بحر و بر اور دشت و جبل دامن پھیلائے تجھ سے تیرے بزرگوں جیسے حوصلے مانگ رہے ہیں اور زمانہ تمہیں ہلا ہلا کر صدا دے رہا ہے۔

خدا ناراض ہے اے دور حاضر کے مسلمانو!

اے آغوش دنیا میں مست مسلمان! قبائے بے حسی کو تار تار کر دے۔ ملت کے ٹھٹھرے ہوئے جذبات میں اک آگ لگا دے۔ خفتہ ضمیروں کو اللہ اکبر کی روح پرور صدا سے جگا دے۔ سہل پسند جسموں کی رگوں میں انقلابی خون دوڑا دے۔ قلب سے ہوا و ہوس کے اندھیرے نوچ کر عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمشیر قادیانیت شکن تھما دے۔ فلمی نغمے الاپنے والوں کو شعلہ نوا خطیب بنا دے، ان کی حدت خطابت سے خرمن قادیانیت جلا دے اور ملت کی منتشر قوتوں میں جذبہ اتحاد و جہاد پیدا کر کے قصر قادیانیت گرا دے.....

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد متین خالد حفظہ اللہ

قادیانیوں کی شرعی حیثیت اور ان کا مکمل بائیکاٹ

ہمارے ہاں بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ درست ہے کہ قادیانی غیر مسلم اور کافر ہیں۔لیکن دنیا میں غیر مسلم اور کافر تو اور بھی ہیں۔مثلاً یہودی، عیسائی، سکھ، ہندو، پارسی، بہائی وغیرہ۔لیکن صرف قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کی مہم چلائی جاتی ہے۔آخر کیوں؟

اس سوال کا جواب عرض کرنے سے پہلے یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ کفار کی چار مشہور اقسام ہیں۔(نوٹ: یہ چاروں اقسام مولانا یوسف لدھیانوی کے مضمون ''قادیانی اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق'' میں سے ملاحظہ فرمالیں۔شکریہ)

قادیانیوں کے زندیقانہ عقائد کی بناء پر ملک کی منتخب جمہوری حکومت نے متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974 کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق 260(3) میں اس کا اندراج کر دیا۔جمہوری نظامِ حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔لیکن یہ دنیا کی تاریخ کا واحد واقعہ ہے کہ حکومت نے فیصلہ کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ کے سامنے اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کے لیے بلایا۔اسمبلی میں اس کے بیان کے بعد حکومت کی طرف سے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے قادیانی عقائد کے حوالے سے اُس پر جرح کی۔جس کے جواب میں مرزا ناصر نے نہ صرف مذکورہ بالا تمام عقائد ونظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ باطل تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ قادیانی، پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرنے سے یکسر انکاری ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی حکومت، پارلیمنٹ یا کوئی اور ادارہ انہیں ان کے عقائد کی بناء پر غیر مسلم قرار نہیں دے سکتا بلکہ اُلٹا وہ مسلمانوں کو کافر اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم نہیں کرتے، اسے کہتے ہیں زندقہ۔

قادیانی پوری دنیا میں شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ہمارے حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ہمیں آزادیِ اظہار نہیں ہے۔وہ کبھی اقوام متحدہ سے اپیلیں کرتے ہیں، کبھی یہودیوں اور عیسائیوں سے دباؤ ڈلواتے ہیں، حالانکہ ہم بڑی سادہ سی جائز بات کہتے ہیں کہ تم مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ نہ کہو۔کلمہ طیبہ مسلمانوں کا ہے تم اس پر قبضہ نہ کرو، یعنی شراب پر زم زم کا لیبل نہ لگاؤ۔کتے اور خنزیر کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام پر فروخت نہ کرو۔اپنے کفر اور زندقہ کو اسلام نہ کہو۔لیکن قادیانی اس سے باز نہیں آتے بلکہ اپنے کفریہ عقائد و نظریات کی بھرپور تبلیغ وتشہیر کرتے ہیں۔

قادیانیوں کا نبی الگ، قرآن الگ، شریعت الگ، کلمہ الگ اور امت الگ ہے۔اس سلسلہ میں قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کا اعترافی بیان ملاحظہ فرمائیں:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے، آپ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات، رسول کریمؐ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔''

(خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان، ج ۱۹، نمبر ۱۳، مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

اس کے باوجود قادیانی اپنے مذہب کو اسلام کہتے ہیں اور ہمارے دین کا نام کفر رکھتے ہیں، یعنی مرزا قادیانی کا دین اسلام، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دین کفر۔کیسی عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کا دین اسلام اوراس کے ماننے والے مسلمان، مرزا قادیانی کی آمد کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کا دین کفراوراس کے ماننے والے کافر (نعوذ باللہ)۔ اس لحاظ سے مرزا قادیانی کے دو جرم ہوئے۔ایک یہ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اپنا الگ مذہب بنایا اوراس کا نام اسلام رکھا۔دوسرا یہ کہ حضرت محمد ﷺ کے دین اسلام کو کفر کہا۔

اسلامی شریعت اور قانون نہ ہونے کی وجہ سے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ قادیانی زندیقوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔کافروں سے بائیکاٹ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ﴾ (آل عمران: ۲۸)

''مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں (یہودیوں، عیسائیوں، قادیانیوں وغیرھم) کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔''

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ﴾ (المجادلة: ۲۲)

''اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اوراس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے، گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں۔''

﴿يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا عدوي و عدوكم اولياء تلقون اليهم بالمودة وقد كفروا بما جاء كم من الحق﴾ (الممتحنه:۱)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔تم تو دوستی کے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمھارے پاس آ چکا ہے، کفر کرتے ہیں۔''

﴿يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا آبآء كم و اخوانكم اوليآء ان استحبوا الكفر على الايمان و من يتولهم منكم فاولئك هم الظلمون﴾ (التوبه: ۲۳)

''اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا، وہ پورا ظالم ہے۔''

حضور خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں بڑے کذاب ہوں گے جو تمھارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمھارے باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور رہیں، وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔(صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۱۰)

امام ابن قدامہ علیہ الرحمۃ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب دی جائے گی لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا۔آپ نے اسے توبہ کرنے کے لیے کہا، اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑا دی گئی۔ایک گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔انھوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اڑا دی۔ پھر آپ نے فرمایا ''تمھیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو گئے تھے، اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ اپنے کفر کو کفر کہنے سے انکاری تھے، حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔'' (مغنی ابن قدامہ 141/8)

قادیانی/مرزائی اسلام کے باغی ہیں اور دنیا کا اصول ہے کہ باغیوں سے کسی قسم کے کوئی تعلقات نہیں رکھے جاتے بلکہ باغیوں سے تعلق رکھنے والا بھی باغی تصور کیا جاتا ہے۔ قادیانیوں سے کوئی تعلق رکھنا بالواسطہ ان کے زندیقانہ عقائد کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر حدیث رسول ﷺ «مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ» کے مطابق شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔ مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: ''قادیانیت، یہودیت کا چربہ ہے۔ قادیانی، اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔'' لہٰذا مسلمانوں کو ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے کیونکہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ حقیقت میں ان کا مقصد حیات و وفاتِ مسیح یا آمد مہدی کا موضوع چھیڑ کر آنجہانی مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت کو تسلیم کروانا ہے۔ قادیانیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات، سلام و کلام، میل جول، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، شادی غمی میں شرکت کرنا یا کرانا، ہر طرح کے معاشی، معاشرتی، سیاسی تعلقات رکھنا قطعی حرام ہے۔ ان سے تجارت، لین دین، خرید و فروخت، ان کے سکولوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں اور ہسپتالوں میں جانا حرام ہے۔ ان کا جنازہ جائز نہیں، ان کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت نہیں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ دنیا کی عارضی زندگی میں کافر و مسلمان کو اکٹھی سکونت کو گوارا نہیں فرمایا گیا تو قبر کی طویل ترین زندگی میں اس اجتماع کو کیسے گوارا کیا جا سکتا ہے؟ کسی قادیانی کو لڑکی دینا یا لینا حرام ہے۔ اس سے ایک مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ کسی قادیانی کا ذبیحہ حلال اور جائز نہیں بلکہ حرام اور مردار ہے۔

اے شمع ختم نبوت ﷺ کے پروانو! آؤ ہم بھی اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں، کیا ہمارے قادیانیوں کے ساتھ معاشی اور معاشرتی تعلقات تو نہیں؟ کیا ہمارا کوئی دوست مرزائی تو نہیں؟ کیا ہم قادیانیوں کے ساتھ کھاتے پیتے تو نہیں؟ کیا ہمارا کسی قادیانی کے ساتھ کوئی کاروبار تو نہیں؟ کیا ہم قادیانیوں کی مصنوعات مثلاً شیزان وغیرہ کا استعمال تو نہیں کرتے؟ کیا ہم قادیانیوں کے بیاہ شادیوں و دیگر تقریبات میں شریک تو نہیں ہوتے یا انھیں اپنے ہاں مدعو تو نہیں کرتے؟ کیا وہ ہمارے کسی عزیز کی نماز جنازہ تو نہیں پڑھتے اور اپنے کسی مردے کو ہمارے قبرستان میں دفن تو نہیں کرتے؟ اگر ایسا ہے تو پھر سوچیے! کیا ہم مسلمان ہیں؟ کیا ہم نبی آخر الزمان ﷺ کے امتی ہیں؟ کیا ہمیں بروز محشر شفاعت محمدی ﷺ نصیب ہو گی؟ خدارا غور کیجیے اور فکر کیجیے! سیّدنا حضرت علیؓ کا ارشاد ہے: ''ایک گھڑی کی فکر زندگی بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔''

قادیانی اسلامی شعائر کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہیں۔ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالتے اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ ہر سطح پر مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کا نقصان پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ ان وجوہات کی بناء پر اسلام ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی اجازت ان کافروں سے ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ قادیانی اپنی شرانگیزیوں کے باعث اس زمرے میں نہیں آتے۔ اسلامی حکومت کو چاہیے کہ وہ اس فتنہ کا مکمل قلع قمع کرے اور اگر حکومت یہ فریضہ سرانجام نہ دے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان کا مکمل سماجی و معاشی مقاطعہ اور بائیکاٹ کریں۔ اگر وہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے ان کے بائیکاٹ ایسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے مجرم ہوں گے۔ بائیکاٹ کے سلسلہ میں سیرت کی کتابوں سے ہمیں ایک ایسا اہم واقعہ ملتا ہے کہ خود حضور نبی کریم ﷺ نے تین کبار صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہم کی لغزش کی پاداش میں ان کے بائیکاٹ کا حکم دیا۔ فرمایا: لا تجالسوھم ولا تکلموھم نہ ان کے ساتھ بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی (سورۃ توبہ:۱۰۲،۱۰۳) کے ذریعے ان کی براءت کا اعلان کیا گیا۔ سوچنا چاہیے کہ اگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا بائیکاٹ ہوسکتا ہے تو زندیق قادیانیوں کا بائیکاٹ کیوں نہیں ہوسکتا؟

ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مخالفوں، دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے، حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیاوی طور پر ان مخالفین کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو اس پر ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے۔ (شرح مشکوٰۃ، جلد 10 ص 290) یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید عالم ﷺ نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوۂ خیبر میں آپ ﷺ نے یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم! اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے، وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں، اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلد کامیابی ہوگی۔ اس پر سید دو عالم ﷺ نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ (زادالمعاد علی الزرقانی، ج ٤ ص ٢٠٥)

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمارؓ بن یاسر نے ''خلوق'' (زعفران) لگایا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمائیے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت، سلام و کلام اور لین دین کی اجازت کب ہوسکتی ہے؟

کافروں سے بائیکاٹ کے سلسلہ میں سیرت کی کتابوں میں ہمیں کئی ایک واقعات ملتے ہیں لیکن ذیل کے ایک اہم واقعہ سے ہمیں نہ صرف اسلامی غیرت وحمیت کا سبق ملتا ہے بلکہ ان کافروں سے جو ہمارے نہایت قریبی رشتہ دار ہیں مکمل بائیکاٹ کا طریقہ بھی معلوم ہوتا ہے۔

قرآنِ پاک کی رُو سے حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن درجہ میں امت کی جملہ خواتین سے بلند تر ہیں۔ آیت تطہیر انہی کی شان میں ہے، اسی نسبت سے انھیں حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک ہی کی رُو سے وہ امت کی مائیں ہیں۔ ماؤں کی طرح نہیں فرمایا، بلکہ مائیں فرمایا:

حضرت اُم حبیبہؓ امہات المومنین میں سے تھیں۔ آپؓ کا نام رملہؓ تھا۔ ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا۔ دونوں نے بعثت کے ابتدائی دور میں اکٹھے اسلام قبول کیا۔ پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں جا کر خاوند مرتد ہو گیا اور اسی حالت ارتداد میں انتقال کیا۔ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ بیوگی کا زمانہ حبشہ ہی میں گزارا۔ حضور ﷺ نے وہیں نکاح کا پیام بھیجا اور حبشہ کے بادشاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی معرفت نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ صلح کے زمانہ میں ان کے باپ ابوسفیان مدینہ طیبہ آئے کہ حضور ﷺ سے صلح کی مضبوطی کے لیے گفتگو کرنا تھی۔ بیٹی سے ملنے گئے، وہاں بستر بچھا ہوا تھا، اس پر بیٹھنے لگے تو حضرت اُمّ حبیبہؓ نے نہ صرف ناگواری کا اظہار کیا بلکہ وہ بستر الٹ دیا۔ باپ کو تعجب ہوا کہ بجائے بستر بچھانے کے اس بچھے ہوئے کو بھی الٹ دیا۔ پوچھا کہ یہ بستر میرے قابل نہیں تھا، اس لیے لپیٹ دیا یا میں بستر کے قابل نہیں تھا؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ اللہ کے پاک اور پیارے رسول کا بستر ہے اور آپ بوجہ مشرک ہونے کے ناپاک ہیں۔ میں نبی ﷺ کے بستر پر کیسے بٹھا سکتی ہوں؟ باپ کو اس بات سے بہت رنج ہوا اور کہا کہ تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد بری عادتوں میں مبتلا ہو گئیں۔ مگر اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دل میں حضور ﷺ کی جو عظمت تھی، اس کے لحاظ سے وہ کب اس کو گوارا کر سکتی تھیں کہ کوئی ناپاک مشرک باپ ہو یا غیر ہو، حضور ﷺ کے بستر پر بیٹھ سکے۔

ہمیں تنہائی میں بیٹھ کر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا ہم بھی گستاخانِ رسول قادیانیوں کے ساتھ یہی رویہ اختیار کرتے ہیں یا اس کے برعکس؟ جو لوگ قادیانیوں سے بائیکاٹ کو ظلم کہتے ہیں، ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے اور ہمیں رواداری اور برداشت کا درس دیتے ہیں، انہیں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ خوش اخلاق، رحم دل اور اسلام دوست ہیں؟ اگر ہم قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں تو یہ عین اسلام کے مطابق ہے اور اگر خدانخواستہ ہم قادیانیوں کو اپنے بستروں، صوفوں یا کرسیوں پر بٹھاتے ہیں تو یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ ہمارے دل و دماغ اسلامی غیرت وحمیت سے خالی ہو چکے ہیں، ذلت اور بے غیرتی پوری طرح ہماری روح میں اتر چکی ہے۔ صاحبزادہ فیض الحسن شاہ رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا تھا: ''جو شخص حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و ناموس کی حفاظت نہیں کرتا، وہ اپنی ماں اور بہن کی عزت و آبرو کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔'' غور کیجئے کہ کہیں ہمارا شمار ایسے لوگوں میں سے تو نہیں؟

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی باہمی محبت اور کافروں سے نفرت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے۔ ﴿اشداء علی الکفار رحماء بینھم﴾ (الفتح) یعنی وہ کافروں اور دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں لیکن آپس میں رحم دل ہیں، بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت ہی سے اللہ اور رسول ﷺ سے محبت وعقیدت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض وعداوت نہ رکھے، وہ محبت میں سچا نہیں ہے، وہ محبت، محبت ہی نہیں ہے بلکہ وہ دھوکہ ہے، فریب ہے۔ الحاصل اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔

حدیث پاک ہے: افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ. (مشکوٰۃ شریف)

''اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے دشمنی کرنا، بہترین عمل ہے۔''

رسولِ اکرم ﷺ دربارِ الٰہی میں یوں دعا کرتے ہیں:

''یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ، ہدایت یافتہ کر۔ یا اللہ ہم کو گمراہ اور گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی وعداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ! ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔یا اللہ یہ ہماری دعا ہے، اسے قبول فرما۔''

تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے میری عزت کی قسم! جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا، وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔''

مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے:

- ''دو محبتیں جو ایک دوسرے کی ضد ہوں، ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی دل میں محبت ہوگی تو اللہ اور رسول کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آ سکتی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا اور رسول کی محبت اتنی ہی کم ہو جائے گی۔'' (مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر 165 جلد اوّل)
- ''تاجدار مدینہ ﷺ کے ساتھ کمال محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض و عداوت ہو۔'' (مکتوب 165/1)
- ''کافروں کے ساتھ جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے دشمن ہیں، دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے اور ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں نہیں آنے دینا چاہیے۔'' (مکتوب نمبر 165)
- ''خدا اور رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دُور رکھنا چاہیے۔'' (مکتوب نمبر 165)
- ''اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو ذلیل و خوار کیا جائے۔ جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے، وہ حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔'' (مکتوب نمبر 163/1)
- ''رسول اکرم شفیع معظم ﷺ کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔'' (مکتوب نمبر 165/1)

ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے: ونخلع ونترك من يفجرك (یا اللہ ہم ہر اس شخص سے قطع تعلق کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔) عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربار الٰہی میں مؤدبانہ کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر عہد کرتے ہیں کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں، مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن ان میں سے بعض مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گستاخانِ رسول قادیانیوں سے نفرت کرنا اس طرح فرض ہے، جس طرح حضور نبی کریم ﷺ سے محبت و عقیدت رکھنا۔ جب تک گستاخانِ رسول قادیانیوں سے دشمنی اور نفرت نہ ہو، اس وقت تک حضور شافع محشر ﷺ سے صحیح طور پر دوستی اور گہری محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ ہر مسلمان کو قادیانیوں سے کراہت اور نفرت کرنی چاہیے۔ گستاخِ رسول سے دوستی کا مطلب اپنے دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو رخصت کرنا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے تو حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ میں اپنی معمولی متاعِ حیات سے لے کر اپنی زندگی کا عزیز ترین ساز و سامان بھی لٹا دیا تھا۔ ایک ہم ہیں کہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے گستاخوں کے ساتھ دوستی ختم نہیں کر سکتے۔ یاد رکھیے! جب تک مسلمان گستاخانِ رسول قادیانیوں سے دوستی اور محبت کی پینگیں بڑھاتے رہیں گے، ان کے لیے اپنے دل میں ہمدردی کے جذبات پالتے رہیں گے، اس وقت تک وہ ہر قسم کی مشکلات اور پریشانیوں کا شکار رہیں گے۔ ناکامیاں ان کا مقدر رہیں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذلت ورسوائی اور بے بسی کا عذاب ان پر مسلط رہے گا۔

عجیب بات ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے ماں باپ کو گالی دے تو ہم مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں..... کوئی ہماری بیوی کی بے حرمتی کرے تو ہم غیرت کے نام پر ہر قدم اٹھا لیتے ہیں..... کوئی ہماری بیٹی کو میلی آنکھ سے دیکھے تو ہم اس کی آنکھ پھوڑ دیتے ہیں..... کوئی ہمارے کاروبار کو نقصان پہنچائے تو ہم اس سے مستقل دشمنی مول لے لیتے ہیں..... بعض اوقات معاملات تھانوں اور عدالتوں تک پہنچ جاتے ہیں..... لیکن اگر کوئی بدبخت ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شانِ اقدس میں توہین کرے تو ہم مجرمانہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں..... ہمیں غصہ آتا ہے نہ ہم پریشان ہوتے ہیں..... یہاں ہماری رگِ حمیت نہیں پھڑکتی..... نہ ہمارے خون میں جوش پیدا ہوتا ہے..... ہم خاموش تماشائی بن جاتے ہیں، جیسے ہمارا نبی کریم ﷺ کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں..... حضور ﷺ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی واسطہ نہیں..... صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں..... اس کے برعکس ہم کتنے خودغرض اور سیانے ہیں اگر ہمیں بلڈ پریشر ہو جائے تو نمک کا استعمال چھوڑ دیتے ہیں، اگر شوگر کا مرض لاحق ہو جائے تو چینی کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ ہیپاٹائٹس ہو جائے تو ڈاکٹر کی ایک ایک بات پر عمل کرتے ہوئے ہر اس چیز سے نفرت کرتے ہیں جو اس بیماری کو پروان چڑھاتی ہے۔

یاد رکھیے! جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہو رہی ہو، وہاں آپ ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کرنا فرض عین ہے۔ اس سے ذرا سا بھی اعراض کرنا خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کرنے کے مترادف ہے کیونکہ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی دیکھتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کو گنبد خضرا میں تکلیف ہوتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ ختم نبوت کا عقیدہ رکھ کر منکرین ختم نبوت کی تکذیب کرنا ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے۔ جو شخص مسلمان ہو کر کسی قادیانی سے معاشی یا معاشرتی تعلقات رکھتا ہے، تو علماء وفقہاء کے فتویٰ کے مطابق اس کا ایمان فاسد ہے اور اس کے کافر ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

''اہل ایمان کی ارواح اکٹھے لشکروں کی مانند ہیں، جو ان سے جان پہچان کر لیتا ہے، وہ ان سے مل جاتا ہے اور جو ان سے جان پہچان نہ کرے، وہ ان سے جدا ہو جاتا ہے۔''

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر، باز با باز

اگر ہم گستاخان رسول ﷺ قادیانیوں کے ساتھ اپنا تعلق رکھیں گے، ان کی خوشی غمی میں شریک ہوں گے، ان کے ساتھ خرید وفروخت کریں گے تو پھر ہمارا انجام نہایت عبرتناک ہوگا۔ لوگ ہمیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے لیکن ہماری مرزائیت نوازی کی وجہ سے راتوں رات ہماری لاش ربوہ یا قادیان کے قبرستان میں پہنچا دی جائے گی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار.

حضور شافع محشر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی بدعتی کی عزت کرے گا تو (اس کا مطلب ہے گویا) اس نے اسلام کو ڈھانے میں اس کو مدد دی۔ (مشکوٰۃ) اسی طرح مشکوٰۃ ہی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ''نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

قارئین کرام! آپ اس سے خود اندازہ لگا لیں کہ بدعتی اور فاسق شخص گنہگار ہونے کے باوجود اسلام کے دائرے میں رہتے ہیں اور مسلمان کہلوانے کا حق بھی رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے بارے میں حکم ہے کہ نہ ان کی عزت کی جائے اور نہ ان کی کوئی دعوت ہی قبول کی جائے۔ گویا ان کے مکمل بائیکاٹ کا حکم ہے..... اس کے برعکس قادیانی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو نہ صرف گستاخِ رسول، مرتد اور زندیق بلکہ اور ان کی تمام تر سرگرمیوں اور عزائم کا مقصد صرف اور صرف اسلام کو نقصان پہنچانا ہے، ہم ان کے ساتھ ہر قسم کے سوشل تعلقات رکھتے ہیں، محبت واحترام کی پینگیں بڑھاتے ہیں، بلکہ بعض مواقع پر ان کی حمایت بھی کرتے ہیں..... ہماری ان حرکات پر کیا نبی کریم ﷺ کا دل نہیں دکھتا..... کیا آپ ﷺ اس پر رنجیدہ نہیں ہوتے..... کیا ہمیں روزِ محشر آپ ﷺ سے شفاعت کی امید رکھنی چاہیے؟ سوچیے..... ضرور سوچیے.....!

یاد رکھیے! محض ختم نبوت پر ایمان لانے سے اپنا ایمان معتبر نہیں ہوگا بلکہ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ اوران کی سرکوبی بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص قادیانیوں کے ساتھ معاشی و معاشرتی تعلقات رکھے گا، ان کی ہر خوشی وغمی میں شریک ہوگا، ہر موقع پر ان کا ساتھ دے گا تو بلاشبہ ایسے شخص کا انجام بھی قادیانیوں کے ساتھ ہی ہوگا۔

قادیانیت نوازی ایسی منحوس وملعون چیز ہے کہ یہ مسلمان کے اندر محبتِ رسول ﷺ کو بالکل ختم کر دیتی ہے۔ اس سے دل سیاہ، دماغ مفلوج اور چہرہ پر نحوست کے آثار جلد ہی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص شفاعت رسول ﷺ ایسی لازوال نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ گناہ کبیرہ کے مرتکب افراد کی (سچی توبہ کرنے پر) سفارش تو فرمائیں گے مگر اپنے دشمنوں کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کی سفارش ہرگز نہ فرمائیں گے، لہٰذا ہر مسلمان کو قادیانی نواز، جو مارِ آستین ہیں، سے بہت احتیاط لازم ہے۔

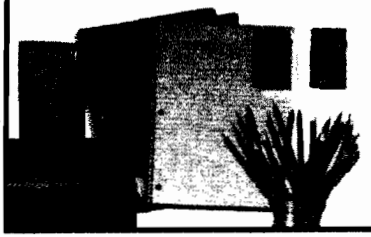
شیزان گستاخان رسول مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر ربوہ جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 25 پیسے فی روپیہ ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں، حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہنواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے، لہٰذا شیزان کی تمام مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں شیزان ریسٹورنٹ، شیزان بیکرز، ذائقہ گھی اور OCS کوریئر سروس وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان محبِ رسول کا دینی وملی فرض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجئے۔ یہ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا اوّلین تقاضا ہے۔

دیکھا جائے تو قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ سے ان کو یہ احساس ہوگا اور سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ امت مسلمہ سے جدا ہو کر ہم خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق بن گئے ہیں۔ لہٰذا ان سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول کریم ﷺ ہے۔ ایک مسلمان کی حضور سرور کائنات ﷺ سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ آپ ﷺ کے دشمنوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھے اور نہ ہی ان کے متعلق کسی قسم کی نام نہاد رواداری کا شکار ہو۔ اسلامی عدل وانصاف کے مطابق قادیانیوں سے معاشرتی، معاشی، سیاسی اور اقتصادی، یعنی مکمل بائیکاٹ فرض ہے اور کسی بھی قسم کا معاملہ کرنا حرام ہے۔ جس کی ایمانی ودینی غیرت وحمیت باقی ہو وہ قادیانیوں سے کسی قسم کا سلام، کلام، لین دین، خرید وفروخت کا سوچ بھی نہیں سکتا، ہاں اگر غیرت ایمانی مرجائے تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں عزیز احمد حفظہ اللہ



قادیانیوں سے اقتصادی اور معاشرتی بائیکاٹ کے متعلق

علمائے اہلحدیث کے فتوے

①

مولانا ابوالحسن مُبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

عقیدۂ ختم نبوت تمام عالم اسلام میں مسلّمہ اور مصدّقہ ہے۔اس عقیدہ پر کسی بھی جہت سے نقب لگانا اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ بدترین عناد اور دشمنی ہے۔جو شخص امام الانبیاء والمرسلین، سید الاوّلین والآخرین محمد کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر قطعی اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔اور جو ایسے مدعی نبوت کی تصدیق کر کے اس کے متبعین میں شامل ہو جائے وہ بھی مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ عصر حاضر میں قادیانی و لاہوری مرزائی جو مسلمان کہلاتے ہیں۔اکابر علمائے اہلحدیث نے اس فرقے کی ابتداء میں ہی تکفیر کر دی تھی جس پر خود مرزا قادیانی ملعون کی کتب شاہد ہیں۔یہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا لبادہ اوڑھانے کے لیے بڑے عجیب وغریب قسم کے دلائل وضع کرتے ہیں۔ایسے لوگوں سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« سیکون فی آخر أمتی أناس یحد ثونکم لَا تَسْمَعُوا أنتم ولا آباء کم فإیاکم و إیاهم »

(صحیح مسلم: ٦ مسند احمد: ٣٢١/٢)

''میری اخیر امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تم سے ایسی باتیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے سنا ہوگا۔ تو ان سے بچ کے رہنا۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« یکون فی آخر الزمان دجّالون کذّابون یأتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آبائکم فإیاکم و إیاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم »

''آخر زمانے میں دجّال اور کذّاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے۔ان سے بچ کر رہنا، کہیں ایسا نہ ہو وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنے میں ڈال دیں۔''

(مقدمہ صحیح مسلم ٧/١، شرح مشکل الآثار (٢٩٥٤) ٣٩٧/٧، ٣٩٨)

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لن تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون دجالا کذابا، کلهم یکذب علی اللّٰه عزوجل و رسولهٗ آخرهم الاعور الدجال، ممسوح العین الیمنیٰ کأنها عین أبی تحیٰی »

(شرح مشکل الآثار: (٢٩٠٠) ٣٩٧/٧، و صحیح ابن خزیمه: (١٣٩٧) ٣٢٦/٢، ٣٢٨)

''ہرگز قیامت نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال اور کذاب نکلیں گے۔ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولے گا ان میں سے آخری کانا دجّال ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی دائیں آنکھ چھوٹی ہو گی گویا کہ وہ ابو تحییٰ (Abu Tihya) کی آنکھ ہے (یہ ایک انصاری شیخ تھا۔) مذکورہ بالا احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے واضح ہوا کہ روایات وضع کرنے والے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے والے افراد سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے، یہ گمراہی اور ہلاکت کا باعث ہیں۔فرقۂ کافرہ قادیانیہ میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ان کے بانی نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے ہیں۔

جس کے ثبوت ان کی کتب میں موجود ہیں اور بڑے بڑے علماء جیسا کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے ان کے جھوٹ اور تلبیسات کو اپنی اپنی کتب میں طشت از بام کیا ہے جن کے دہرانے کی یہاں چنداں ضرورت نہیں ہے۔ایسے افراد کے ساتھ مجالست، مناکحت، تجارت و معاملات اور سلام کلام سے بالکلیہ اجتناب کرنا چاہیے۔مرزا قادیانی نے وحی نبوت کا ثبوت کا زینہ فراہم کرنے کے لیے قرآن وسنت میں تحریفات وتلبیسات کا راستہ اپنایا ہے اور تاویلات باردہ، افتراءات فاسدہ، اُھوائے کاسدہ اور مفاہیم باطلہ کا لبادہ اوڑھ کر عوام الناس کو اسلام سے برگشتہ کیا ہے۔ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿هو الذى انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات .....﴾ تک تلاوت کی۔پھر فرمایا:

« فاذا رأيتم الذين يبتغون ماتشابه منه فاولئك الذين سمى الله فاحذورهم »

''جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے۔''

(سنن أبي داؤد، كتاب السنة:(٤٥٩٨) ، دلائل النبوة للبيهقي : / ٥٤٠، كتاب الاعتقاده ص :١١٨ ، ١١٩، صحيح البخاري ،كتاب التفسير (٤٠٤٧)

امام ابو داود صاحب السنن نے اہل الأھوا (مبتدعین وغیرہم) سے سلام کلام کے ترک کا یوں باب باندھا ہے۔« باب ترك السلام على أهل الأهواء » اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کی من مانی تفسیر کر کے اپنا مطلب کشید کرنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے۔اور مرزا قادیانی نے قرآن حکیم کی ختم نبوت والی آیات کو اپنی اھواء وآراء کا فاسد لبادہ پہنا کر اپنی جعلی نبوت کشید کرنے کی سعیٔ لاحاصل کی ہے۔

اور ایسے لوگ جو مرتد، کفار، خالص منافقین ہیں۔ان سے اللہ تعالیٰ نے تعلقات قائم کرنے اور انہیں دلی دوست بنانے سے منع کیا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [المائده ٥:٥٧]

''اے ایمان والو، جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور کفار کو دوست نہ بناؤ، جنہوں نے تمہارے دین کو کھیل کود بنا رکھا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اگر تم ایمان والے ہو۔''

ولاء وبراء ایک اسلامی عقیدہ ہے جس کی بنا پر ایک مسلم کا رشتہ اور تعلق ایک مسلم سے ہی ہونا چاہیے اور تمام کافرین، ملحدین مرتدین اور زندیقین کے ساتھ اس کا مکمل طور پر رشتہ ناطہ منقطع ہو جانا چاہیے۔کیونکہ یہ مرتد کفار، اسلام اور اہل اسلام کا استہزا کرتے ہیں اور ان کی ہلاکت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ [النساء٤:١٤٠]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور یقیناً اللہ نے کتاب میں تمہارے اوپر نازل کر دیا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کے ساتھ سنو کہ کفر کیا جا رہا ہے اور استہزاء و مذاق کیا جا رہا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں۔ بے شک تم اس وقت ان جیسے ہو گے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾

[الانعام۶:۶۸]

''نصیحت کے بعد ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو۔'' اور ان ظالم لوگوں کے ساتھ مجالست، نشست و برخاست نہیں کرنی چاہیے، یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرما دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے تو ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بائیکاٹ کر دیا تھا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے جن کے بارے میں اللہ نے قرآن میں فرمایا:

﴿وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ﴾

[توبہ۹:۱۱۸]

''یہ تین صحابہ: کعب بن مالک، مُرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے۔ یہ مسلمانوں کے ساتھ نماز میں حاضر بھی ہوتے تھے اور بازاروں میں بھی چکر لگاتے تھے لیکن ان سے کوئی شخص بات بھی نہ کرتا تھا۔ مسلمانوں نے ان سے سلام کلام اور نشست و برخاست کو ختم کر دیا تھا۔''

اور بحکم قرآنی ان پر زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ کر دی گئی تھی۔ مکمل تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ۲/۴۳۶، ۴۳۷، مطبوعہ دارالسلام ملاحظہ کریں۔

یہ مقاطعہ ان پر 50 دن رات جاری رہا۔ وہ تو مسلمان تھے صرف تخلّفِ جہاد کی وجہ سے 50 دن ان سے قطع تعلق اور سلام کلام بند ہوا۔ اور جو اپنی نبوت کا دعویدار بھی ہو اور انگریز کی حمایت و نصرت چاہنے کے لیے ترک جہاد کا فتویٰ دے چکا ہو تو اس کے ساتھ قطع تعلق اور بائیکاٹ بالاولیٰ لازمی، حتمی اور ضروری ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کے متبعین خواہ وہ لاہوری مرزائی ہوں یا قادیانی ہر دو گروہ کفار و مرتدین ہیں۔ اور ان سے تعلقات رکھنے والے انہی کے مثل ہیں۔ ان سے سلام کلام کرنا، نکاح، شادی بیاہ اور خوشی کی تقریبات میں شرکت کرنا، ان سے دوستی و تعلقات قائم کرنا اور اپنے کاروبار میں شراکت اختیار کرنا بلکہ بلاشک و شبہ حرام محض ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ کسی وقت بھی تعلقات کی بنا پر مجالست و مناکحت ناجائز اور قطعی حرام ہے۔

ان کی مادی معاونت، وسائل و ذرائع میں تقویت اور اقتصادو کاروبار میں شراکت، عسکری و تنظیمی معاملات میں حصہ داری، اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ بغاوت ہے۔ ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور دکانوں سے خرید و فروخت بند کر دی جائے۔

ان کے سکولوں، کالجوں، تعلیمی اداروں اور مشنریز میں تعلیم و تعلم سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ ان کے ریستورانوں، ہوٹلوں اور تعلیم گاہوں کو کفار و مرتدین کے ادارے سمجھ کے انتہائی محتاط رویہ اپنایا جائے اور رواداری اور حسن سلوک ختم کیا جائے۔ اِلا یہ کہ داعیان اسلام ان کو صحیح اسلام کی دعوت دیں اور انہیں اس گندے مذہب اور فاسد عقیدہ سے نکالنے کی جدوجہد کریں۔

هذا ماعندی واللّٰه اعلم بالصواب وعلمه أتم وأكمل

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ ۲۰۰۹/۴/۲۹

(۲)

مولانا مفتی عبدالولی خان حفظہ اللہ

(دارالسلام)

مجھے شیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کے جواب باصواب سے اتفاق ہے۔

عبدالولی، ۲۰۰۹/۵/۸ (دارالسلام، لاہور)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③

مولانا مبشر احمد مدنی حفظہ اللہ

.....اور جب کہ صورت حال بھی ایسی ہو۔کہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا رہے ہوں اور وہ ان کی سیاسی اور اقتصادی تنظیموں میں شامل ہوں اور بین الاقوامی سطح پر ان کے لیے بہت بڑا خطرہ ہوں،اور یہود و ہنود اور نصاریٰ کے آلہ کار ہوں۔

اور حکومتی سطح پر کسی قسم کی توقع نہ ہو کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

تو ان حالات میں ملت اسلامیہ پر واجب اور ضروری ہے،کہ وہ ان (قادیانیوں) کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات اور موالات منقطع کر دیں۔ اور ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین اور کاروبار و تجارت نہ کیا جائے۔

مبشر احمد مدنی

خطیب جامع مسجد قباء

74۔چناب بلاک،علامہ اقبال ٹاؤن،لاہور۔

④

مناظرِ اسلام مولانا عمر صدّیق حفظہ اللہ

مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ من اللہ ما استحق) اپنے دعویٰ نبوت و رسالت،کفریہ و شرکیہ عقائد،گستاخانہ ہفوات،باطنی تلبیسات کی وجہ سے خود اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تقریباً تمام نواقض ایمان و اسلام اس گروہ میں موجود ہیں۔

کفار کی چند اقسام:

① مشرک (بت پرست،آتش پرست وغیرہ) ② منافق ③ کتابی ④ مرتد ⑤ عالم کفار (مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ دین اسلام یا اس کے کسی رکن یا جزو کا منکر ہو جیسے دہریے،نیچری،منکرین حدیث وغیرہ) ⑥ زندیق،وہ شخص یا گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر (خروج عن الملّۃ) کافرانہ عقائد و اعمال بدکار مرتکب ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتا ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات،عقائد،دعوؤں کی وجہ سے مرتد،کافر،مشرک،زندیق ٹھہرتا ہے اور اس کے جملہ پیروکار بھی کافر،زندیق ہیں۔کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے قرآن مجید،احادیث رسول،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئمہ دین رحمہم اللہ،نماز روزہ سے وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔کبرت کلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا (الکہف ۱۸:۵) جب کہ حقیقت میں ان کا مقصد مختلف حیلوں بہانوں سے (کہیں حیات،وفات عیسیٰ علیہ السلام،مجدد،مثیل مسیح وغیرہ کا موضوع چھیڑ کر) مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کو تسلیم کروانا ہے۔حق یہ ہے کہ قادیانیت دین اسلام کے مقابلہ میں الگ ایک مذہب ہے۔یہ فتنہ ابتداء مذہبی تحریک کی صورت میں سامنے آیا تو علماء اہلحدیث شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی،مولانا عبدالحق غزنوی،صحافی اسلام مولانا محمد حسین بٹالوی،شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری،مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری،مولانا شمس الحق محدث عظیم آبادی،مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی،مولانا بشیر احمد سہسوانی،مولانا حافظ عبداللہ روپڑی محدث،مولانا عبدالمجید سوہدروی،مولانا عبداللہ معمار، مولانا ابراہیم کمیر پوری،مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری،شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر وغیرھم (کثر اللّٰہ امثالھم ورحمھم اللّٰہ رحمة واسعة) بالاتفاق جماعت اہلحدیث اور دیگر اسلامی گروہوں نے قادیانی امت کو اس کے پیشوا سمیت کافر و زندیق قرار دیا۔ملاحظہ ہو پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین فتویٰ مطبوعہ دار الدعوۃ السلفیہ لاہور مرزائیت اور اسلام،فتاویٰ ثنائیہ،فتاویٰ نذیریہ وغیرھا۔

موجودہ حالات میں یہ انگریزی ناسور اور شیطانی تحریک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مذہبی یلغار کی صورت میں بلکہ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف مختلف حربوں اور چربوں سے ریشہ دوانیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مصروف ہے اور ان لوگوں نے اپنی سیاسی اور عسکری تنظیمیں بنا رکھی ہیں۔ جو ملت اسلامیہ کو معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف کار ہیں۔ جیسا کہ مستفتی کی تحریر سے بھی عیاں ہے، زندیق کے ساتھ ساتھ ان قباحتوں کا ہونا ظلمات بعضا فوق بعض کا مصداق کامل ہے۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں اس جماعت یا اس کے کسی فرد سے برادرانہ تعلقات، جس میں سلام وکلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی وغمی میں شرکت، تجارت، لین دین، خرید و فروخت، ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا اور ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(۱)﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ﴾ [العمران۳:۲۸]

''مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کا اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔''

(۲)﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [المائدہ۵:۵۷]

''مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔''

(۳)﴿وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ [ھود۱۱:۱۱۳]

''اور ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا، ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ لگ جائے گی۔''

(۴)﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ﴾ [مجادلة ۵۸:۲۲]

''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں۔''

(۵)﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ﴾ [الممتحنہ۶۰:۱]

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں۔''

(۶)﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ﴾ [الممتحنہ۶۰:۱۳]

''اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے مردہ اہل قبر سے کافر ناامید ہیں۔''

(۷)﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [التوبة۹:۲۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا ظالم ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں دجل اور کذب ہونگے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمہارے باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور رہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔(صحیح مسلم جلد اول ۱۰)

مزید تفصیل کے لیے سنن ابی داؤد کی کتاب السنۃ اور المحلّٰی احکام المرتدین ملاحظہ فرمائیں۔

مزید برآں زندیق کے ساتھ سیّدنا علی کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور بیت المال سے نقد جنس بھی پاتے تھے لیکن خفیہ طور پر بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔یہ لوگ پکڑے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیے گئے۔آپ نے انہیں مسجد میں بٹھایا یا شاید جیل خانہ میں رکھا پھر لوگوں سے فرمایا: ''لوگو! اس قوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جو بیت المال سے نقد و جنس وصول کرتے ہیں اور پھر بتوں کی پرستش کرتے ہیں؟'' لوگوں نے آپ کو انہیں قتل کر دینے کا مشورہ دیا۔آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: ''میں ان کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا، پھر آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔(فقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ص ۳۴۹ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

امام ابن قدامہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب دی جائے گی لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کے لیے کہا اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑا دی گئی۔ایک گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔انہوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔آپ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ کیا اور ان کی گردن اڑا دی۔ پھر آپ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو گیا تھا اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ انکاری تھے حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی''۔(المغنی ابن قدامہ ۱۴۱/۴)

ڈاکٹر محمد رواس حفظہ اللہ اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ رائے بہت صائب تھی کیونکہ زندیق تو پہلے ہی اظہار اسلام کر رہا ہے اس کہ توبہ اظہار اسلام سے ہو سکتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہے لیکن دوسری طرف اس کے کفر پر دلیل قائم ہو چکی ہے اب وہ جو اظہار اسلام کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی چال پوشیدہ ہو۔(فقہ حضرت علی ص ۳۴۶)

صحیح بخاری میں موجود ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ (زندیقوں) کو جلا دیا۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا:..... میں ان کو جلاتا تو نہ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے عذاب (آگ) سے عذاب نہ دو۔البتہ میں ان کو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنے دین کو تبدیل کر لے اسے قتل کر دو۔

(صحیح بخاری رقم ۶۹۲۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۸۲)

جہاد سے تخلف (پیچھے رہ جانے) کی بنا پر سیّدنا کعب بن مبارک، سیّدنا مرارہ بن ربعی اور سیّدنا بلال بن بن امیہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معاشرتی بائیکاٹ تب تک رہا جب تک آسمان سے سے ان کی توبہ کی منظوری نہ اتری۔ملاحظہ صحیح بخاری رقم الحدیث ۴۴۱۸

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بدعت اختیار کرنے والے شخص کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام کا جواب نہ دینا ثابت ہے۔ان کا ایک دوست شام میں رہتا تھا جب اس نے بدعت اختیار کی تو جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی طرف خط لکھنے سے منع کر دیا۔(سنن ابی داؤد ، رقم الحدیث ٤٦١٣)

لہٰذا قرآن مجید اور فرمانِ رسول کا سلف صالحین کے طرزِ عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے دین اسلام اور مسلمان دشمن قادیانیوں کے ساتھ مقاطعہ بائیکاٹ ضروری ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث اور توحید وسنت کے دشمن، اللہ جل شانہ انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ رضوان اللہ علیہم، آئمہ ومحدثین، شعائر اللہ مکہ ومدینہ کے گستاخ، عقل پرست، منکرین وحی، دین اسلام اور اہل اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کی دشمنی میں کفار یہود ونصاریٰ کے گہرے دوست ہیں جو مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، سیاسی دینی نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ جب بائیکاٹ کے علاوہ اصلاح کی کوئی اور صورت نہ ہو تو ان سے ذاتی معاشرتی، معاشی، سیاسی، دینی رواداری برتنا حرام ہے اور قادیانیوں سے اجتناب ضروری ہے۔

والسلام

الراقم محمد عمر صدیق بقلمہ گوجرانوالہ

۲۰۰۸/۱۰/۲۳

⑤

مولانا حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ

قرآن و حدیث کی روشنی میں اور دستور پاکستان کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں۔ان کے ساتھ عزیز داری یا مودت وموالات کا معاملہ کرنا بالکل حرام و ناجائز ہے، ان سے قطع تعلق اور بائیکاٹ کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔اس کے دلائل عزیزم مناظر اسلام حافظ عمر صدیق سلمہ نے اوپر لکھ دیے ہیں، میں چند سطور رقم کر کے اس قافلہ میں شریک ہونا سعادت سمجھتا ہوں۔

احب الصالحین ولست منهم

لعل اللّٰه یرزقنی صلاحاً

الراقم العبد محمد الیاس

مدیر مرکز العلوم الاثریہ، گلبرگ کالونی نوشہرہ روڈ، گوجرانوالہ

۲۰۰۸/۱۰/۲۶

⑥

مولانا مفتی محمد امین حفظہ اللہ

بندہ جوابات سے متفق ہے۔واللہ اعلم

محمد امین بن عبدالرحمٰن

جامعہ نصر العلوم، عالم چوک، گوجرانوالہ

۲۵ شوال ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸/۱۰/۲۶

⑦

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مدیر: شعبہ تحقیق وتالیف دارالسلام، لاہور

عام کفار کے ساتھ تاجرانہ تعلق اور دیگر بعض معاملات میں میل جول کا جواز ہے لیکن قادیانیوں کی حیثیت دوسرے کافروں سے یکسر مختلف ہے۔

یہ لوگ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن یہ چونکہ استعمار کا پودا ہے اور استعماری قوتیں اور ان کے ایجنٹ اب بھی ان کے پشت پناہ ہیں، اس لیے یہ اپنے آپ کو نہ صرف یہ کہ کافر اور امت مسلمہ کے مقابلے میں مرزائی یا قادیانی امت تسلیم نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو، بالخصوص مغربی ممالک اور یورپ وغیرہ میں اپنے کو اصل مسلمان باور کراتے ہیں۔

بنابریں میں ان سے معاشرتی وتجارتی تعلقات رکھنے میں ان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور مرتد بنانے کا موقع مل جاتا ہے اور اس طرح مغالطوں اور فریب دہی سے مسلمانوں کو دینِ اسلام سے منحرف کرنا ان کے لیے آسان ہے۔

اس لئے عام مسلمانوں کو ان کے دام ہم رنگ زمین سے بچانے کے لیے سَدًّ الِلّٰہ ذریعہ کے طور پر ان سے تعلقات رکھنا، ان کی معاشرتی تقریبات میں شرکت کرنا اسی طرح ان کی مصنوعات وغیرہ کی خریداری، یہ سب ناجائز ہیں۔ان سے نفرت و کراہت کا اظہار ضروری ہے، یہ ہماری دینی غیرت کا تقاضا بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ان کی وسیلہ کاریوں سے بچانے کے لیے بھی ناگریز۔

ھذا ماعندی واللّٰہ اعلم بالصواب

صلاح الدین یوسف

مشیر وفاقی شرعی عدالت۔پاکستان

۲ جون ۲۰۰۹ء

⑧

ابوعبداللہ مولانا عبدالجبار حفظہ اللہ

قرآنِ کریم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری آسمانی کتاب ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ قرآنِ مجید کے نزول اور حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے بعد ان دونوں کی مِن وعَن اطاعت واتباع، تا قیامت ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ جو کوئی ان دونوں سے، یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے سرمُو انحراف اور روگردانی کرے گا اس کے ایمان میں خلل ہے۔کجا یہ بات اور کجا یہ کہ کوئی شخص جنابِ رسول اکرم ﷺ کے خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ ہونے کا انکار کردے اور ایک ایسے شخص کو نبی تسلیم کرے جسے ایک شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔فَیَا لَلْعَجَبَ!

ہمارے عقیدے کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرنے والا شخص دجّال، کذّاب اور دائرۂ اسلام سے خارج، نیز پکّا مرتد ہے۔اب جو شخص ایک دجال و کذاب کو ہی نبی تسلیم کرے وہ بھی مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے تا آنکہ وہ دوبارہ کلمۂ شہادت کا خلوص دل سے اقرار کرے۔

مرزا قادیانی نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی ''من مانی'' اور ''دل پسند'' توجیہیں کی ہیں اور اپنی ''کانی نبوت'' کشید کرنے کی قبیح حرکت کی ہے۔بنابریں اس کی ''امت کافرہ ومرتدہ'' کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات ومعاملات شرعی واخلاقی طور پر ناجائز اور حرام ہیں۔

میں نے محترم الأخ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ، محترم ومکرم جناب حافظ صلاح الدین یوسف، اور محترم جناب عمر صدیق صاحب حفظھم اللّٰہ کے فتوے بالتفصیل پڑھے ہیں جبکہ دیگر علمائے کرام کے فتاویٰ جات کا بھی کسی حد تک مطالعہ کیا ہے۔میں علیٰ وجہ البصیرت ان تمام علمائے کرام کے فتووں سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور حق سے ہٹے ہوئے تمام گم گشتہ منزل لوگوں کو دین حق کی طرف پلٹنے کی خلوصِ دل سے دعوت دیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عقیدہ توحید وعقیدہ ختم نبوت پر کما حقہ ایمان لانے اور عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اسی عقیدے پر ہمیں زندہ رکھے اور اسی سچے، سُچے اور کھرے عقیدے پر ہی ہماری موت آئے۔آمین یارب العالمین۔

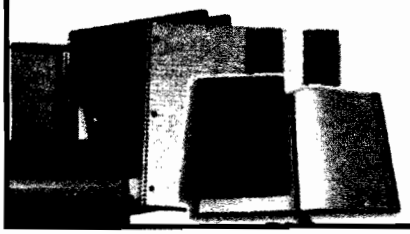
« وصلی اللّٰہ علی النبي محمد وعلٰی آله وصحبه أجمعین وعلی أزواجه أمهاتهم إلی یوم الدین »

نوٹ: اس موضوع پر تفصیلی فتوے مع دلائل مرکز سراجیہ، لاہور سے طلب کیے جاسکتے ہیں۔(ایڈریس آخر میں موجود ہے)

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وقار احمد حفظہ اللہ

قادیانیوں سے اقتصادی اور معاشرتی بائیکاٹ کے متعلق

علمائے احناف کے فتوے

①

مفتی ولی حسن خان ٹونکی رحمہ اللہ

(مدرسہ عربیہ اسلامی، نیوٹاؤن کراچی)

بلاشبہ قرآنِ کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواتر قطعیہ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص آپ ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکور فی السؤال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو۔ یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار محاربین اور اعداء اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں، اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ترک تعلق اور سلام و کلام، نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے، چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ''مَن بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ'' کی شرعی تعزیز نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے، بلکہ واجب ہے۔ اگر مسلمانوں کی جماعت بہیئت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عنداللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر قائم اور مطمئن رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً ہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے۔ تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل النفس اور جہاد بالسّیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تاکہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لیے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرم ﷺ کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے، بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جا سکتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ سڑ گل جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں، بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملّی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے:

(۱)﴿واذا سمعتم آیات اللّٰہ یکفر بھا ویستھزاء بھا فلا تقعدوا معھم﴾

[سورۃ نسا:۱۳۹]

''اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دو۔''

(۲)﴿واذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنھم﴾ [سورۃ انعام: ۱۸]

''اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کر لو۔''

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرّازی لکھتے ہیں کہ:

(۳)«وھذا یدل علی ان علینا ترک مجالسۃ الملحدین وسائر الکفار لا ظھارھم الکفر والشرک ومالا یجوز علی اللّٰہ تعالیٰ اذا لم یکن انکارہ ..... الخ»

''یہ آیات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔''

(٤)﴿یٰا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود و النّصاریٰ اولیاء﴾ [سورۃ المائدہ:۵۱]

''اے ایمان والوں تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔''

''اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہو سکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عدوات رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہمیں یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عدوات رکھنے کا حکم ہے (تو) دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں (کیونکہ) سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔''

(احکام القرآن للجصاص ۲/۴۴۴)

سورۂ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورہ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔ فرمایا:

﴿لا تجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللّٰہ و رسولہ ولو کانوا آباھم او ابناء ھم واخوانھم او عشیرتھم﴾

[سورۃ مجادلہ:۲۲]

''تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں، اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے، جو مخالف ہیں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔''

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں، سچا مومن کہا گیا ہے۔انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنادی گئی اور ان کو ''حزب اللہ'' کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہوسکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں۔اب چند احادیث نبویہ ملاحظہ ہوں:

(۱) جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ:

''مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔

(باب فی کراھیه المقام بین اظھر المشرکین ج ۱ ص ۱۹٤)

(۲) نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

« انا وبری من کل مسلم یقیم بین اظھر المشرکین »

''یعنی آپ ﷺ نے اظہار برات فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔'' (حوالہ مذکورہ بالا)

(۳) صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عُرینہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے کہ جو مرتد ہو گئے تھے۔ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔یہ لوگ پانی مانگتے تھے۔لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: « یَسْتَسْقُوْنَ فَلَا یُسْتَسقَوْنَ » اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: « حتی ان احدھم یکدم بفیه الارض »

''وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔''

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں:

''اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مر جائے۔بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔''

(فتح الباری ۱:۳۹۳)

(۴) غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ واقفی بدری رضی اللہ عنہ، اور مُرارہ بن ربیع، بدری عمری رضی اللہ عنہ، کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔کوئی شخص ان سے سلام و کلام نہ کرے۔حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

﴿وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت وضاقت علیھم انفسھم وظنوا ان لا ملجاء من اللہ الا الیه﴾

[سورۃ توبہ:۱۱۸]

''اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کی طرف۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہوگئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ:

''اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تاب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کردے۔اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرادے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

«وفيه ترك على من اذنب وجواز هجره اكثر من ثلاث »

''اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔''

بہر حال کعب بن مالک اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآنِ کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، مسلم اور تمام صحاح میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں:

(الف).....باب مجانبة اهل الاهواء وبغضم ! اهل اهواء

''باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان''

(ب).....باب ترك السلام على اهل الاهواء !

''اہل اھواء سے ترک سلام وکلام کا بیان''

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار بن یاسر نے ''خلوق'' (زعفران) لگایا تھا۔آپ ﷺ نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔غور فرمایئے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہوسکتی ہے؟

امام خطابی ''معالم السنن ج ۴ ص ۲۹۶'' میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جا سکتا ہے۔جب تک توبہ نہ کریں۔''

(۵) مسند احمد وسنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوهم »

''تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔''

(۶).....ایک اور حدیث میں ہے کہ:

« لا تجالسوا اهل القدر و لا تفاباتحوهم »

''منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔''

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں۔عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان جہاد کرنا، صحیح بخاری ومسلم میں موجود ہے۔مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی، اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے حدیث وسیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔عہد فاروقی میں ایک شخص صبیغ عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہوائے نفس کو دخل تھا۔اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کو اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس کا مؤقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث ومباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ''علاج بالجرید'' ضروری سمجھا۔

فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشا مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اُٹھا کہ: ''اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ میں رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

« ان لا يجالسه احد من المسلمين »

''کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔''

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

(۷).....سنن کبریٰ البیہقی ج ۹ ص ۸۵ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

« امرني رسول الله ﷺ ان اغور ماء آبار بدر »

''جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ:

« ان يغور المياه كلها غير ماء واحد تلقى القوم عليه »

''سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔''

(۸).....صحیح بخاری ج ۲ ص: ۱۰۲۳ میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بدوین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: ''اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو، بلکہ میں انہیں قتل کر دیتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

« من بدل دينه فاقتلوه »

''جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔''

(۹).....صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲۳ میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: ''رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آ جاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔''

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی، اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہ

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی

(۲)

قاضی حسین احمد (سابق) امیر جماعت اسلامی

.....اس لئے بائیکاٹ کی مہم بڑے پیمانے پر شروع کرنا مناسب ہے کہ تا کہ قادیانی تائب ہونے یا مسلمان ملک سے نکل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے پر مجبور ہو جائیں۔اللہ تعالیٰ پاکستان بھر کے مسلمانوں،تمام مکاتب فکر کے لیڈروں اور تمام مذہبی،سماجی اور سیاسی تنظیموں کو متحد ہو کر اس مہم کو کامیاب کرنے اور پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دے۔آمین۔

(۳)

شاہ عالم گورکھپوری

.....ان حقائق کی روشنی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی کے استفسار پر حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ جو اسلامی دلائل کا پہلو لئے ہوئے قرآن و احادیث اور شرعی دلائل و براہین پر مشتمل ہے،حرف بحرف درست اور دور حاضر میں رہنمائی کے قابل ہے اور مسلمانوں کے لئے واجب التعمیل بھی۔امید کی جاتی ہے کہ حسب سابق انشاءاللہ دور حاضر کے لئے بھی اس کی اشاعت عوام و خواص کے لئے مفید ہوگی۔

شاہ عالم گورکھپوری
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت
دارالعلوم دیوبند
۷رشوال ۱۴۲۹ھ مطابق ۸/اکتوبر ۲۰۰۸ء

(۴)

محمد حنیف جالندھری

حامداً ومصلیاً ومسلماً اما بعد:.....مرزائیوں کا کفر ہندوؤں، سکھوں،عیسائیوں،یہودیوں وغیرہ کے کفر سے اس وجہ سے بڑا ہے کہ مذکورہ بالا کفار نے ہمارے نبی اقدس ﷺ کو نبی نہیں مانا، مگر مرزائیوں نے صرف یہ نہیں کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کا انکار کیا بلکہ ہمارے پیغمبر ﷺ کے مقابلہ میں ایک اور جعلی نبی کھڑا کر دیا۔مرزا غلام احمد قادیانی نے اجراء وحی،دعویٰ نبوت،توہین انبیاء،انکارِ معجزات مسیح علیہ السلام جیسے بہت سے عقائد کفریہ اپنی کتب میں تحریر کئے۔الحمد للہ! تمام اسلامی فرقوں نے اجتماعی طور پر حکومتی سطح پر انہیں کافر قرار دیا۔اب ان سے ہمہ قسم کے معاملات میں بائیکاٹ قرآن و سنت،اجماع آئمہ کے ساتھ ساتھ ملکی قانون کا بھی تقاضا ہے۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ مرزا اپنے نہ ماننے والوں کو جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیاں کہے۔(نجم الہدیٰ،ص۱۰)

بشیر احمد لکھتا ہے کہ ''ہر ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیان) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمة الفصل مندرجه روحانی خزائن ص ، ۱۱۰)

نیز لکھتا ہے ہیں کہ:''حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں،ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا،ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔''

(کلمة الفصل ، ص ۱۶۹)

مزید لکھتا ہے:''کسی ایسے شخص کا جنازہ جائز نہیں جو احمدیت کا مصدق نہیں خواہ وہ احمدیت کے نام سے بے خبر ہی ہو اور خواہ وہ ایک دن کا معصوم بچہ ہی ہو۔(مسئلہ جنازہ کی حقیقت،ص۲۰۲) اور مسلمان ان سے روابط استوار کریں۔

غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ان سے لین دین اور ہر قسم کے تعلقات منقطع کئے جائیں۔مرنے کے بعد بھی ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے کیونکہ مسلمان مُردوں کو بھی ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذیت ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتویٰ کی اشاعت وقت کا اہم تقاضا اور عوام کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مرحوم کو برزخ اور آخرت میں اور اس فتویٰ کے شائع کرنے والوں کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائیں۔ تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے اور عمل کرانے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔آمین ثم آمین!

⑤

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت مولونا احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ نے مرزائی اور مرزائی نوازوں کے بارے میں فتویٰ دیا کہ'' قادیانی مرتد اور منافق ہیں۔مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضرورت دین میں سے کسی شے کا منکر ہے، اس کا ذبیح محض نجس، مردار حرام قطعی ہے، مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔''

(احکام شریعت ص ۱۱۲،۱۲۲، ۱۷۷، امام احمد رضا خان بریلوی)

مزید فرمایا کہ''اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت وحیات کے سب علاقے (تعلقات) اس سے قطع کر دیں، بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔''

(فتاویٰ رضویہ ص ۱۵ جلد ۲، امام احمد رضا خان بریلوی)

⑥

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازھری رحمہ اللہ

(سابق) ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور

قادیانی قلبی طور پر امت مسلمہ کے دشمن ہیں، اس لیے وہ مسلمانوں کو معاشی اور مالی نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں ان کے نزدیک مسلمانوں کو نقصان پہچانا ان کے مذہب کا حصہ ہے۔

عالم کفر یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اسلام اور مسلمانوں کو شکست سے دو چار کیا جائے چونکہ ان کی تمام تر نگاہیں قادیانیوں پر جمی ہوئی ہیں اس لیے وہ ان کی اقتصادی، معاشی، معاشرتی، دینی، سیاسی اور ہر اعتبار سے کہیں پس دیوار رہ کر اور کہیں اعلانیہ اقلیت کے نام پر مدد کر رہے ہیں۔ چاہے وہ طاقتیں اہل یہود سے ہوں یا اہل نصاریٰ سے یا اہل ہنود اور مشرکین میں سے ہوں۔اس لیے ہمیں ان کے منصوبوں اور پروگراموں سے ہمہ وقت آگاہی حاصل کرتے رہنا چاہیے تاکہ انہیں ناکام کر سکیں۔اس ناکامی کی ایک شکل ان سے مکمل بائیکاٹ بھی ہے جس کی تفصیل سے آپ آئندہ صفحات میں آگاہی حاصل کر سکیں گے۔جس پر سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے محقق اور عالم باعمل حضرت علامہ ابوسعید مفتی محمد امین صاحب دامن برکاتھم العالیہ نے تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔

⑦

مولانا شیر محمد خان

خادم دارالافتاء المحمدیہ الغوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

مرزائی قادیانیوں سے نکاح ناجائز، ان کی نماز جنازہ پڑھنا ممنوع، ان کا ذبیحہ حرام ہے۔ایمان بچانے کے لیے سادہ لوح اور نابلد لوگوں کا اجتناب از حد ضروری ہے۔کہیں ان کی مجالست و موانست سے ایمان ہی ضائع نہ ہو جائے۔ان کی مالی معاونت کرنے سے پرہیز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازمی ہے تا کہ ان ذرائع کو اپنے عقائد باطلہ کی ترویج کے لئے استعمال نہ کرسکیں، اس ناچیز کی طرف سے بھی مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہی اپیل ہے کہ جو حضرت علامہ مفتی ابوسعید محمد امین صاحب مدظلہ العالیہ نے کی ہے میرے مسلمان بھائیو! تاجدار مدینہ کے بھولے بھالے امتیو! ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار۔ اپنے ایمان بچاؤ، اپنے بیگانے کو پہچانو، اور اگر شیطاں دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو مندرجہ بالا ارشادات کو بار بار پڑھو۔ خدا تعالیٰ دوست دشمن کی پہنچان نصیب کرے۔

« ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللّٰہ تعالیٰ »

ھذا ما عندی واللّٰہ اعلم بالصواب

(۸)

پیر سید محمد نبیل الرحمان شاہ صاحب بخاری

کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ

بلاشبہ قادیانی کافر، مرتد منافق، ملحد اور زندیق ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لعین اور اس کی ذریت سے لیکر عام قادیانی اور ان کی آنے والی تمام نسلوں میں اللہ عزوجل، انبیاء علیھم السلام بالخصوص سرکار دو عالم آقائے دو جہاں رحمۃ للعالمین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کرنے کا جرم پایا جاتا ہے۔ قادیانی /مرزائی تمام صحابہ کرام اور اہل بیت علیھم الرضوان کی توہین کے بھی مرتکب ہیں۔ ان گستاخوں کے بارے میں کسی قسم کا نرم رویہ رکھنے والا خود بھی غیرت ایمانی سے محروم ہے اور اس کا نبی کریم ﷺ سے تعلق مشکوک ہے۔ آپ کے سوالات کے جوابات یہ ہیں۔

الف. امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ ہر قسم کے برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب۔ ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت قطعی حرام ہے۔

ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور فروخت بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

د۔ ان کے کارخانوں، فیکٹریوں، دکانوں اور بیکریوں سے مال بالکل نہ خریدا جائے اور ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کرنا فرض عین ہے۔

ہ۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں، ہسپتالوں میں جانا اور ان کے ڈاکٹروں سے علاج کروانا حرام ہے۔

و۔ ان سے کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے یہی شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول اللہ ﷺ ہے۔

ز۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات ہرگز ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ خود بھی کرتے ہیں اور تمام امت مسلمہ سے اس مقاطعہ یا بائیکاٹ کی اپیل کرتے ہیں۔ کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ہمارے پاس بہترین نسخہ یہی ہے۔ یہ ہمارے ایمان کی بنیاد اور آقا ﷺ سے عشق کی علامت ہے۔ عاشقان مصطفیٰ ﷺ کا گنبد خضریٰ میں دل دکھاتے ہیں اور شافی محشر وساقی کوثر سیدنا رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے محروم ہونے کا سامان کرتے ہیں جس سے اللہ عزوجل بچائے۔

امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں بہت سخت تھے۔ آپ نہ صرف قادیانیوں/ مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کا حکم جاری فرماتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور ان سے میل جول چھوڑنے کو ظلم اور ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ اس سے قادیانی نواز اپنی حیثیت کا اندازہ لگالیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قادیانیوں سے بائیکاٹ نہ کرنے کا نتیجہ

(واقعات ومشاہدات کے آئینے میں)

وقار احمد حفظہ اللہ

اسلام کے خلاف بہت سے فتنے پیدا ہوئے جن میں سب سے خطرناک فتنہ قادیانیت ہے۔ قادیانی/مرزائی دن رات مسلمانوں کا ایمان لوٹنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی اور نظم کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ پوری دنیا میں دھوکہ دہی، دجل وفریب سے کام لے کر مسلمانوں کو مرتد بنارہے ہیں۔ ان کی ارتدادی سرگرمیاں اس خطے کے علاوہ یورپ، امریکہ، کینیڈا، افریقہ تک پھیلی ہوئی ہیں۔

مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانیوں/مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ مگر افسوس! مسلمان اس فیصلے کی خلاف ورزی کر کے قادیانیوں/مرزائیوں سے رابطے اور تعلقات استوار کر لیتے ہیں اور بہت سے سادہ لوح مسلمان ان کے پھیلائے ہوئے ارتدادی جال میں پھنس کر اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں۔

یہ ہماری سستی ہے کہ اکثر مساجد، مدارس، دینی رسائل اور دینی اجتماعات میں مسلمانوں کو قرآن وحدیث کے واضح دلائل سے عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر آگاہ نہیں کیا جاتا، جس وجہ سے دینی حلقوں کے لوگ بھی قادیانیوں کے ہاتھوں ان کا شکار ہو جاتے ہیں۔

- قادیانیوں/مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے مرکزی دفتر احمد بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور کے تبلیغی شعبہ میں ملازمت کرنے والا جوان ارشد فیصل آباد کے مصروف دینی مدرسہ کا طالب رہا ہے مگر قادیانی ہو گیا۔
- محمد جمیل اس وقت قادیانیوں کے لندن کے مرکزی دفتر میں مربی کی تربیت لے رہا ہے۔ یہ پہلے مسلمان تھا اور دو بڑی دینی جماعتوں میں شامل رہا اور بھرپور حصہ لیتا رہا ہے۔
- ملک کی معروف تنظیم کے سربراہ کا دیوانہ ایک نوجوان جو لاہور میں ان کے باڈی گارڈ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتا رہا ہے صرف قادیانیوں سے تعلقات کی وجہ سے قادیانی ہو گیا۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ قانونی طور پر کوئی قادیانی کسی مسلمان کو تبلیغ نہیں کر سکتا۔ ایسے قادیانی کے خلاف آپ قانون کو حرکت میں لا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی سرد مہری اور غفلت کی وجہ سے قادیانی ہر سطح اور ہر علاقے میں جہنم کا ایندھن تلاش کر رہے ہیں۔ جبکہ کوئی مسلمان اپنے سے سینئر یا جونیئر کسی قادیانی کو دعوت اسلام دیتا ہے تو اس کا جینا مشکل ہو جاتا ہے، چنانچہ

- بیگم کوٹ کے شبیر حسین جو لاہور شیخوپورہ روڈ پر فرانس کی ایک میڈیسن کمپنی میں ملازم ہیں ان کا افسر قادیانی ہے۔ شبیر نے اسے دعوت اسلام دی تو فوراً اسے فیکٹری کی طرف سے نوٹس ملا کہ تم ملازمت کرنا چاہتے ہو یا تبلیغ۔ اس واقعے کو بھی مدنظر رکھیں اور ذیل میں دیے گئے واقعے بھی پڑھیں۔

قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے چند محاذ یہ ہیں:

اسلام کا لبادہ اوڑھ کر تبلیغ:

قادیانی بیرون ممالک میں مسلمانوں کے روپ میں جا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

- افریقی ممالک میں قادیانیوں نے مسلمانوں کو اس دلیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دھوکہ دیا کہ ربوہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جائے پیدائش کے لئے استعمال ہوا ہے اور ہم ربوہ سے آئے ہیں، مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت لے کر۔ دیکھو پاکستان کے نقشے پر ربوہ شہر موجود ہے اور اسی سے کئی لاعلم مسلمانوں کو فریب سے قادیانی بنالیا۔

- مغربی افریقہ میں ''مالی'' کے نامور مذہبی راہنما شیخ عمر کانتے کا بیان وہاں کے احوال سمجھنے کے لئے کافی ہے۔شیخ عمر کانتے فرماتے ہیں: ''ہمیں یہی باور کروایا گیا کہ دین محمدی اور دین احمدی (قادیانیت) ایک ہی ہے۔ قادیانی تنظیم کے لوگوں نے یہاں آ کر ہم کو دھوکہ دیا کہ ہم مسلمان ہیں اور احمدی نام تعارف کے لئے ہے۔ ہم سڑکیں بنائیں گے، گھر بنائیں گے، تمام سہولتیں دیں گے۔ اس وجہ سے لوگوں نے قبول کیا کہ ایمان بھی محفوظ اور سہولتیں بھی مل رہی ہیں۔ اب ہم پر واضح ہوا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے۔اور مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا، اپنے آپ کو رسالت کے منصب پر فائز کیا، اس کے پیروکار اس کو نبی اور پیغمبر کی حیثیت سے جانتے اور تسلیم کرتے ہیں۔

قادیانیت کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور دین احمدی کا نام ایک کھلا دھوکہ ہے..... میں نے قادیانیت سے توبہ کی اور میری غلط فہمی دور ہوئی۔ میں اپنے چالیس ہزار پیروکاروں کے ہمراہ قادیانیت سے تائب ہوتا ہوں اب اس علاقے میں قادیانیت کی تبلیغ کی اجازت نہ ہوگی۔کسی قادیانی کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر سکے۔اب حکومت ''مالی'' نے قادیانیوں کی طرف سے دی گئی رجسٹریشن کی درخواست کو نہ صرف مسترد کر دیا بلکہ آئندہ ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی۔اور وہ چار افراد جو اپنے آپ کو مرزا طاہر کا نمائندہ کہتے تھے ان کی گرفتاری کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔اس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے وہ چالیس ہزار افراد جو لاعلمی کی بناء پر قادیانیت کی گمراہی میں چلے گئے الحمدللہ دوبارہ زندہ اسلام میں داخل ہو گئے ہیں اور انہوں نے دین اسلام کے واضح ہونے کے بعد تمام مفادات کو قربان کر کے دین اسلام کو ترجیح دی۔

اداروں اور فیکٹریوں میں طریقہ واردات:

قادیانی اپنے اداروں، فیکٹریوں میں غریب مسلمانوں کو ملازمت دے کر تبلیغ کرتے ہیں اور ان میں سے کچھ لوگوں کا ایمان لوٹ لیا جاتا ہے۔شیزان فیکٹری، شاہنواز لیمیٹڈ، تاج شوگر ملز، پاکستان چیپ بورڈ لیمیٹڈ جہلم، OCS، ذائقہ گھی اور اکثر قادیانی اداروں کے ملازمین ان کے دجل وفریب میں آ کر مراعات اور رہائش کی لالچ میں گمراہ ہو جاتے ہیں۔

- لاہور میں الفضل روم کولر ٹاؤن شپ والے مسلمان مزدوروں اور کاریگروں کو اپنے ادارے میں ڈبل تنخواہ دے کر ملازم رکھتے ہیں۔ کچھ ماہ کے بعد جب ان ملازمین کے گھریلو اخراجات ڈبل تنخواہ کے حساب سے ایڈجسٹ ہو جاتے ہیں تو ان کو فتنہ قادیانیت کی دعوت شروع کر دی جاتی ہے۔ جو لوگ دعوت قبول نہیں کرتے انہیں نوکری سے نکال دیا جاتا ہے اور اسے نئی نوکری اس تنخواہ کے مطابق کہیں اور مل نہیں سکتی۔اس ادارے میں ہر سال 5 سے 8 خاندان قادیانی ہو جاتے ہیں۔
- یونیورسل سٹیبلائزر، عابد مارکیٹ (لاہور) والوں نے اپنے پڑوسی نوجوان کو قادیانی کر لیا مگر شاداب کالونی کے نوجوان نے مرکز سراجیہ سے رابطہ کیا اور کوششوں سے الحمدللہ نوجوان دوبارہ مسلمان ہو گیا۔
- آصف بلاک اقبال ٹاؤن میں کچھ عرصہ پہلے 5،7 گھر قادیانیوں کے تھے۔اب وہاں 40 کے قریب قادیانیوں کے گھر آباد ہو چکے ہیں، اور ارد گرد کے مسلمانوں کے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔اس بلاک میں ایک مشہور حکیم صاحب نے بتایا کہ ہمارے یہاں کا ایک مسلمان نوجوان ویزے کے لالچ میں قادیانی ہو کر باہر جانا چاہ رہا تھا، مگر میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ بیعت فارم بھر کر باہر چلا جائے مگر دل سے مسلمان ہی رہے اور وہ نوجوان ایسا کر کے باہر چلا گیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گویا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب نے اپنے ہاتھوں سے اس کا ایمان ضائع کر دیا۔

رشتوں کے جھانسے میں قادیانیت کی تبلیغ:

- فرید احمد پراچہ سابق ایم این اے کے بھائی طارق پراچہ صاحب کی تین جوان بیٹیاں اور ایک جوان بیٹا ہے۔ان کی بیوی ظاہراً ساری زندگی مسلمان بن کر ان کے ساتھ رہی۔ جب تمام بچے کالج جانے لگے تو ایک دن اس نے بتایا کہ وہ حقیقت میں قادیانی تھی اور اس نے سب بچوں کو قادیانی بنا دیا ہے اور طارق پراچہ صاحب کو بھی دعوت دی کہ آپ قادیانی ہو جائیں۔طارق پراچہ صاحب نے قادیانیت پر لعنت بھیجی اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر ان سے علیحدہ رہ رہے ہیں۔(ماشاء اللہ، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔آمین!)
- اسٹیٹ بینک لاہور کے سینئیر آفیسر نے اپنی بیٹی کی شادی کی، بچے ہونے کے بعد لڑکے نے انکشاف کیا کہ وہ قادیانی ہے۔
- چناب بلاک اقبال ٹاؤن لاہور کے مشہور عالم دین کے پاس ایک بچی کی شادی کے سلسلے میں ان کے احباب تشریف لائے اور بتایا کہ یہ لڑکی قادیانیت سے تائب ہونے والے ایک نوجوان سے شادی کرنا چاہتی ہے۔مگر ہم اس وقت اس کی شادی نہیں کریں گے جب تک آپ اس لڑکے کی تحقیق کر کے ہمیں کلیئرنس نہ دیں کہ یہ لڑکا مسلمان ہے۔حضرت مولانا صاحب نے لڑکے سے بھرپور تحقیق کی، لڑکا ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کا اقرار کرتا اور مرزا قادیانی کو جھوٹا، مکار، دغا باز قرار دیتا رہا۔مگر شادی ہونے اور بچے ہونے کے بعد اس لڑکے نے بتایا کہ وہ قادیانی ہے، وہ مسلمان ہوا ہی نہیں تھا۔
- منور سنز کالج روڈ ٹاؤن شپ، لاہور میں الیکٹرونکس کی دکان ہے۔اس کے مالک کا باپ مرزا قادیانی کے ہاتھ پر قادیانی ہوا تھا۔اس شخص نے مسلمان عورت سے مسلمان بن کر شادی کی جو اب تک اس کے ساتھ رہ رہی ہے اور مرزا قادیانی کو جھوٹا مانتی ہے۔اس شخص کے دو لڑکوں شاہد اور ساجد نے دھوکہ دہی سے مسلمان بن کر مسلمان گھرانوں میں شادیاں کر لیں، پھر جب بچے ہو گئے تو ایک نیا انداز اختیار کیا۔اپنی بیویوں کو بتایا کہ ہم قادیانیت سے متاثر ہیں اس کو قبول کرنا چاہتے ہیں۔آپ بھی تحقیق کر لیں۔اور پھر مربیوں کو بلا کر ان خواتین کی نشستیں شروع کروا دیں اور ان کو قادیانی کرنے کی کوششیں تیز کر دیں۔مرکز سراجیہ کی مخلصانہ مساعی سے ان خواتین نے ان قادیانی نوجوانوں سے علیحدگی اختیار کر لی۔(اللہ انہیں بہتر صلہ دے۔اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین)
- یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے ایک نوجوان عثمان کا تعلق ڈسکہ کے قریب ایک گاؤں سے ہے۔ وہاں قادیانیوں کا ایک سنٹر ہے۔وہاں کے مربی اور عملہ کے عثمان کے باپ اور دادا سے تعلقات تھے اور اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں قادیانی ہو گئے۔دادا تو مرتد ہو کر اسی حالت میں مر چکا ہے مگر باپ نے عثمان کو بھی قادیانی کرنے کی کوشش کی۔عثمان ،الحمدللہ مضبوط ایمان والا مسلمان ہے اور باپ کو دوبارہ مسلمان کرنے کے لیے کوشاں ہے مگر اس کا باپ قادیانیوں سے تعلقات چھوڑنے پر آمادہ نہیں اور جو بھی دلائل اسے دیے جاتے ہیں وہ سننے کے لئے تیار نہیں۔اور کہتا ہے کہ ان مربیوں سے بات کرو یہ مطمئن ہو جائیں گے تو میں بھی مطمئن ہو جاؤں گا۔

ہسپتالوں وغیرہ میں قادیانیوں کا مکروہ دھندہ:

- قادیانی اپنی فری ڈسپنسریوں، کلینک اور ہسپتال میں علاج معالجہ کے چکر میں بہت سے مسلمانوں کو مرتد کر لیتے ہیں۔ بلال فری ہومیو پیتھک کلینک گڑھی شاہو، لاہور کے ملازم ڈاکٹر نذر حسین کے بھائی کو اسی ادارے کے مالکان نے قادیانی کیا۔اور ڈاکٹر نذر حسین کے مزاحمت کرنے پر اُسے ملازمت سے نکال دیا۔
- خون دینے کے بہانے قادیانی نوجوان مریض کے گھر والوں سے رابطہ بڑھاتے ہیں اور محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔پھر مریض کے گھر آنا جانا شروع ہو جاتا ہے۔اور اس خاندان کے قریب ہو کر مسیحا کا روپ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھار کر قادیانیت کی تبلیغ شروع کرتے ہیں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ خون دینے یا کسی اور بہانے سے مریض کے خاندان سے تعلق استوار کرنے والا ناواقف ''مخلص نوجوان'' جہاں بھی نظر آئے تو تحقیق کروالیں وہ قادیانی اُچکا نکلے گا۔

تعلیمی اداروں میں ایمان کے لٹیرے:

- یونیورسٹیوں، کالجوں، سکولوں اور ٹیوشن سنٹروں میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی تبلیغی سرگرمیاں مسلمان لڑکے لڑکیوں کے لئے انتہائی مضر ہیں۔ بہت سے واقعات ایسے سامنے آئے ہیں کہ ان اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آنے والے طالب علم قادیانی کلاس فیلوز سے دوستی کے نتیجے میں ربوہ کی سیر کو چل پڑے اور پھر انہی کے ہاتھوں شکار ہو گئے اور اپنا ایمان لٹا بیٹھے۔
- مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن میں ایک ادارے میں پڑھنے والا شہزاد نامی نوجوان اپنے 2 قادیانی کلاس فیلوز کی دعوت و تبلیغ سے متاثر ہو کر قادیانی ہو گیا۔ مگر بفضل تعالیٰ ختم نبوت کا لٹریچر اور ویب سائٹ وزٹ کرنے کے بعد قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گیا۔
- پنجاب میڈیکل کالج Pmc فیصل آباد میں قادیانی لڑکے لڑکیوں کی گذشتہ سال تبلیغی سرگرمیاں انتہائی عروج پر پہنچ گئی تھیں۔ قادیانی لڑکیاں اپنے ہاسٹلوں میں باقاعدہ نوٹس بورڈ لگا کر احمدی درس قرآن کے نام سے پروگرام کرتی تھیں۔ قادیانیوں نے Pmc کے سامنے رہائشی سکیم میں ایک دس مرلے کا مکان لے رکھا ہے جہاں مسلمان لڑکے لڑکیوں کو کھلانے پلانے کے بہانے لے جایا جاتا ہے پھر ان کو وہاں عیاشی کروائی جاتی ہے اور ساتھ 20 ہزار روپے ماہوار وظیفہ کی پیشکش کی جاتی ہے اور اس کے عوض مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ بے شک آپ اندر سے مسلمان رہیں مگر ہمارا بیعت فارم پُر کر کے وظیفہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہاں کے بہت سے مسلمان لڑکے لڑکیوں کی ایمان لٹنے کی داستانیں انتہائی افسوسناک اور ہولناک ہیں۔ اور اس سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ انہیں روکنے والا کوئی نہیں۔
- لاہور کا عثمان قادیانیوں سے تعلقات کی بناء پر ان کے اس دجل و فریب میں آ گیا کہ مرزا قادیانی کے بارے میں استخارہ کر لیا جائے پھر وہ استخارہ کر کے ہمیشہ کے لئے مرتد ہو گیا اور اپنے دوستوں عزیزوں کو مرزائی بنانے کے لئے دن رات کوشاں رہتا ہے۔
- اچھرہ کے معروف ٹھیکیدار کا بیٹا اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن گیا۔ وہاں سے ایک قادیانی خاندان نے اس سے رشتے کے لئے رابطہ کیا۔ جب ٹھیکیدار صاحب نے قادیانیت کی بنیاد پر انکار کیا تو انہوں نے بتایا کہ تمہارا بیٹا یہاں آ کر ہمارے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا اور اب وہ ہمارے عقیدے پر ہے اور ہماری مرضی سے چلے گا۔ اب ہم اس کی شادی کر رہے ہیں ہم تو صرف تمہیں دعوت دے رہے ہیں کہ تم شادی میں شریک ہونا چاہتے ہو تو ہو جاؤ۔

جوانی کے ہتھیار سے مسلمان لڑکیوں اور لڑکوں کے ایمان کی لوٹ مار:

- ایک شخص فون پر رو رہا تھا۔ اور روتے ہوئے بتا رہا تھا کہ میری بیٹی پنجاب یونیورسٹی میں پڑھتی ہے وہ قادیانی ہو گئی ہے اور لاکھ سمجھانے کے باوجود اس نے مرزائی لڑکے سے شادی کر لی ہے۔ (معلوم ہوا ہمیں اولاد کے اعمال کے ساتھ عقائد کی نگرانی بھی کرنی چاہیے۔ ادارہ)

بوڑھی اماں ابھی ہم سو رہے ہیں:

- چوہدری کالونی سمن آباد کا جلیل پیسے اور نوکری کی لالچ میں سمن آباد کی قادیانی جماعت کے ہاتھوں مرتد ہوا اور اپنی بیوی کو بھی قادیانی بنا لیا۔ اس کی ماں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ کوئی ہے جو میرے اس بیٹے کا ایمان بچانے میں انتظار میں ہوں۔ (لیکن بھوڑی اماں! ابھی ہم سو رہے ہیں جلیل کے ساتھ نظر آنے والے 5، 7 نوجوان وہ ہیں جو قادیانی ہو چکے ہیں اور انہوں نے ابھی تک اپنے گھروں میں بتایا بھی نہیں ہے۔
- ربوہ سے خوبصورت لباس اور میک اپ کر کے نکلنے والی خوبصورت لڑکیاں ٹرینوں اور بسوں میں سوار سرگودھا سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصل آباد کے روٹ اور ارد گرد کے دیہاتوں میں پھیل جاتی ہیں اور جوانی کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر دعوت ارتداد دیتی ہیں اور سینکڑوں لوگوں کو شکار کر چکی ہیں۔افسوس ان سینکڑوں لوگوں کا شکار روکنے والا کوئی نہیں۔ملک کے مختلف حصوں میں قادیانی لڑکیوں کی تبلیغی جماعتیں اسی طرح نکلتی ہیں۔

ٹریول ایجنٹ یا کفار کے ایجنٹ؟

- کچھ بدقسمت ٹریول ایجنٹ مسلمانوں کو قادیانیت کی بنیاد پر باہر بھیجنے کی ترغیب دے کر بیعت فارم پُر کرواتے ہیں، پھر قادیانی ظاہر کر کے بیرون ممالک کا ویزہ لگواتے ہیں اور چند روپوں کی خاطر ان کا ایمان ضائع کر دیتے ہیں۔ان میں سرفہرست ڈریم لینڈ ٹریول ایجنسی شملہ پہاڑی (لاہور) کا مالک، ملک شبیر اس کا بیٹا کاشف اور پارٹنر جاوید یوسف ہمدانی (عرف جاوید مائیکل) ہے۔ یہ بہت سے لوگوں کو مرتد کر کے باہر بھجوا چکے ہیں۔
- قادیانیوں کے دنیا بھر میں اجتماعات منعقد ہوتے ہیں اور جمعہ کے دن بھی ان کا ہر علاقے میں اجتماع ہوتا ہے۔ان اجتماعات میں وہ مسلمانوں کو لازمی لے کر آتے ہیں۔ان اجتماعات میں شرکت کرنے والے مسلمان کچھ عرصہ بعد قادیانیت کا خصہ نظر آتے ہیں۔

رفاہی کاموں کی آڑ میں مرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں:

- قادیانی سماجی بہبود اور این جی اوز کے ذریعے اپنے خاص مقاصد کے حصول کے لیے ہر اس جگہ پہنچ جاتے ہیں جہاں کوئی قدرتی آفت، مصیبت یا حادثہ پیش آتا ہے۔حادثات میں لوگوں کا مال، گھر بار، جانوں کا نقصان تو پہلے ہی ہو چکا ہوتا ہے۔اوپر سے ان مظلوموں کی اس مصیبت اور پریشانی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایمان کے ڈاکو اپنے ارتدادی ہتھیاروں کے ساتھ وہاں حاضر ہو جاتے ہیں۔اور جو جو لوگ ایمان بیچنا چاہیں ان کو اچھی خاصی مراعات دی جاتی ہیں۔بے سہارا لوگوں کی کفالت کر کے ان کو اپنے دائرے میں شامل کرتے ہیں۔

اوجڑی کیمپ (1988ء) میں قادیانیوں نے بھرپور کام کیا۔ 2005ء بالاکوٹ میں آنے والے زلزلے میں جہاں تمام مسلمان ان کی امداد کے لئے سرگرم تھے وہاں قادیانی بھی ارتدادی سرگرمیوں کو پھیلانے کے لئے بھرپور کام کر رہے تھے اور ایمان لٹانے والوں کو مراعات کی پیشکش کر کے ورغلایا جاتا رہا اور متعدد مسلمانوں کو قادیانی بنایا گیا۔

آج ربوہ میں پٹھان مربی بننے کی تربیت لیتے نظر آتے ہیں اور پٹھانوں کے علاقوں میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد تشویش ناک ہے۔

اس وقت سوات اور گردونواح کے مصیبت زدگان مسلمان بھائیوں میں تبلیغ اور بیعت فارم بھروانے کے لئے قادیانی بھرپور سرگرم عمل ہیں اور ان کی بہت سی ''این جی اوز'' وہاں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کام کر رہی ہیں۔

- اسی طرح عیسائیوں کی طرح مرزائی بھی ایسے علاقوں کا انتخاب کرتے ہیں جہاں کے مسلمان غریب، جاہل اور بے دین ہوتے ہیں جیسا کہ سندھ کے پسماندہ علاقے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کے سوا ہر مذہب بڑی تیزی سے اپنی طبع آزمائی کر رہا ہے۔
- بیواؤں اور یتیموں کی امداد کے ذریعے بھی قادیانی مسلمانوں کا ایمان لوٹتے ہیں۔ایک گھرانے کا کفیل مسلمان فوت ہو گیا۔اس کی بیوہ اپنے تین بچوں کے تعلیمی اخراجات برداشت نہ کر سکی اور سکول سے انہیں اٹھا لیا۔ان بچوں میں سے ایک بچے کا کلاس فیلو بچہ قادیانی تھا۔اس قادیانی بچے کے باپ نے موقع کو غنیمت جانا اور بیوہ کی مالی امداد شروع کر دی۔بچوں کی تعلیم جاری کروانے کے علاوہ خرچہ کی ذمہ داری بھی اٹھائی اور بیوہ کو مزید مستقل مالی امداد بہم پہنچانی شروع کر دی۔آج وہ بیوہ مع خاندان اس شخص کی تبلیغ سے قادیانی ہو چکی ہے۔اور ظاہر ہے اس کے بچے بھی قادیانی ہی بنیں گے۔(اللہ محفوظ رکھے۔آمین)

نوٹ: اس طرح کے واقعات بہت زیادہ ہیں۔جہاں بھی کوئی گروپ، جماعت فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کر رہی ہے ان سے رابطہ کرنے پر بہت سے واقعات مل سکتے ہیں۔ہر یونیورسٹی، کالج اور ہسپتال میں ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔

اس موضوع پر محترم محمد متین خالد ﷾ کی کتاب ''قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم'' کا مطالعہ بھی فائدہ مند رہے گا۔مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دینی اور رفاہی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔اور اس کام کو اتنا پھیلائیں کہ مسلمانوں کو ان مرتدوں کے جال میں پھنسنے کا موقع ہی نہ ملے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن چیمہ حفظہ اللہ

غیرت اللہ کی بڑی نعمت ہے!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی اور غیرت مند نہیں ہے۔اسی لئے اس نے فواحش کو حرام قرار دیا ہے۔

(باب الغیرۃ کتاب النکاح ، بخاری حدیث : ۵۲۲۰)

مجھے ایک دفعہ ملتان ختم نبوت کے دفتر جانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ وہاں میری ملاقات مولانا اللہ وسایا صاحب سے ہوئی۔ جو علاقہ جالپور ہیروالا سے بستی ''لنگر'' سے تعلق رکھتے ہیں۔بات مرزائیوں کے متعلق تھی۔ اس میں تذکرۂ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اور شیخ التفسیر مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہما اللہ کا چل نکلا۔بات آگے بڑھی تو مولانا وسایا صاحب نے اپنا ایک تجربہ ذکر کیا۔کہ جو شخص مرزائی ہو جاتا ہے یعنی حد اسلام عبور کر کے مرزائیت قبول کر لیتا ہے وہ پھر کم ہی اسلام میں واپس آتا ہے۔

ہاں البتہ جو ابھی تحقیق کے مراحل میں ہو یا نیم دروں نیم بروں کشمکش اور ذہنی پراگندگی کی منازل عبور کر رہا ہو۔اور اس مرحلہ پر اس کو مرزائیوں کے بالمقابل اسلام کے صحیح اور سچا ہونے اور مرزائیت کے باطل اور کفر ہونے کے دلائل سمجھ آ جائیں اور وہ واپس آ جائے اور حد عبور نہ کر سکے تو ایسا ممکن ہے۔

اس وقت تو بات ہو گئی مگر بعد میں میرے ذہن میں یہ نکتہ اٹک گیا اور میں سوچتا رہا۔آج جب ضرورت پڑی تو اس نظریہ کی تائید میں اور چیزیں بھی ذہن میں آتی ہیں۔کہ ''انبیاء و مرسلین علیہم السلام'' دنیا میں عنداللہ سب سے معزز اور اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب خلائق ہیں۔پھر ان انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت محمد کریم ﷺ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز اور محبوب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمے کار نبوت کی جو ذمہ داری ڈالی ہے وہ ہے اللہ کا پیغام پہنچانا۔جتنا جتنا جس جس شخص کو رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی پر اعتماد ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا ہی معزز اور محترم ہو گا۔اسی لئے فرمایا:(ترجمہ)

''عزت صرف اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ (اس کے بعد) صرف مومنوں کی ہے۔لیکن منافق نہیں جانتے (کہ عزت کیا ہوتی ہے؟)

مومنوں کے علاوہ اللہ کے ہاں کسی کی بھی عزت نہیں۔پرستارانِ دنیا غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

جو شخص رسول اللہ ﷺ پر بے اعتمادی کر کے آپ ﷺ کی عزت اور اعزاز کے سبب کو (مقام نبوت) داغدار کر کے کسی دوسرے کو مقام نبوت محمدیہ پر سرفراز کرنے کا عقیدہ و نظریہ قبول کر لیتا ہے،اس نے اتنا بڑا جرم کیا کہ اب وہ دوبارہ معزز نہیں بن سکتا کہ وہ پھر سے مسلمان ہو کر اللہ تعالیٰ کے ہاں اعزاز کا حقدار بن جائے۔مطالعہ و مشاہدہ اس کا انکار کرتا ہے۔(فرمایا)

''ہم ان کے دلوں اور آنکھوں پھیر دیتے ہیں جیسا وہ پہلی مرتبہ اس پر ایمان نہیں لائے۔اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں حیران و سرگردان پھرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔''

(الانعام ۶:۱۱۰)

اسی طرح سورۃ ''الحجر'' آیت ۱۰ سے ۱۵ تک انبیاء کا تمسخر اڑانے والوں کا ذکر فرمایا ہے۔اور یوں بات کی:

''ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھجوائے۔جب ان کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول آیا تو لوگوں نے تمسخر اڑایا ہم نے اس تمسخر کو مجرمین کے دلوں میں جاگزیں کر دیا (اور فیصلہ دے دیا) کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اور ہمارا یہی طریقہ پہلے لوگوں کے لیے بھی تھا۔''

اس سے ملتا جلتا مضمون سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۳ تا ۷۷ میں بھی ہے۔

''اسی طرح رسول کی مخالفت کر کے اس کو ہجرت پر مجبور کرنے والوں سے نپٹ لینے کی نہ صرف دھمکی بلکہ عملی قدم اٹھانے کے بعد یہ جملہ'' کہ اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ گذشتہ اقوام میں بھی تھا۔اور آئندہ بھی اس طریقہ الٰہی میں آپ کوئی تبدیلی محسوس نہیں کریں گے۔''

(سورۃ احزاب ۶۲:۳۳)

آپ اگر سورۂ فاطر آیت ۴۲، ۴۳، وغیرہ کو دیکھیں گے تو آپ کو ایک ہی چیز نظر آئے گی، اور وہ یہ کہ:

''انبیاء علیہم السلام سے دشمنی مخالفت اپنی عزت بنانے کا چکر اور ان پر فخر و مباہات جتانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تہس نہس کرنا ان کو بے عزت کرنا، اور ان کی توہین کرنا (ہے)، اور اسی کو سنۃ اللہ کہا گیا ہے۔''

تو جو شخص نبی ﷺ کے سب سے بڑے اعزاز کو چیلنج کرے اور نبوت کے مقابلہ میں نبی بننے کی کوشش کرے، اس کو دنیا و آخرت میں اسی قدر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا جیسا کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف دعوائے نبوت کرنے والوں کے ساتھ عمل اور انجام سے ثابت ہوتا ہے۔اور مرزا قادیانی نے غیرت ایمانی کی جملہ حدود و قیود کو توڑ پھلانگ کر آنحضرت ﷺ اور اسلام اور دیگر مشاہیر کا جو مذاق اڑایا ہے اس کی کہیں مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔

اسی طرح جو شخص کسی زبردستی بننے والے ''نبی'' کا ساتھ دے، اس کو سچا سمجھے۔نبی کے سب سے بڑے اعزاز کو چھیننے، جھپٹنے، گرانے اور غلط کہنے والے کا ساتھ دے اس کو دوبارہ پھر عنداللہ اعزاز سے نوازا جائے تو یہ ناممکن ہے۔

کسی کے دوست یا ماں، بہن، بیٹی، خالہ اور پھوپھی کو گالی دی جائے یا ان مستورات کے ساتھ کسی کی غلط تعلق داری بن جائے اور پھر وہ شخص اس غلط کار کے ساتھ بول چال میل ملاقات رکھے تو، وہ بے غیرت، کمینہ، دیوث کہلاتا ہے۔حدیث میں ہے:

''اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ باغیرت اور معزز ہے۔''

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ صحابہ میں تشریف فرما تھے۔کہ ایک شخص سامنے سے گذرا آپ ﷺ نے اس کے متعلق لوگوں سے دریافت فرمایا، تو لوگوں نے بتایا کہ ہمارے معاشرہ میں بہت معزز ہے کسی کے دروازے پر جائے تو دروازے کھل جاتے ہیں۔سفارش کرے تو قبول ہو جاتی ہے۔رشتہ مانگنے پر لوگ انکار نہیں کرتے۔مگر اس سب کچھ کے ساتھ ساتھ ایمان سے خالی اور بیگانہ ہے۔

کچھ دیر بعد ایک اور آدمی کا گذر ہوا۔جس کے کپڑے پرانے تھے جوتا ٹوٹا ہوا تھا، آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا یہ آپ کے ہاں میں کیسا آدمی ہے؟

عرض کیا: اس کے لیے دروازے نہیں کھلتے، اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی۔اس کو کوئی شخص رشتہ دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔

اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آپ کی معیار عزت و توقیر ہے اس طرح ان دونوں کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مقام و مرتبہ ہے۔

پہلا شخص جو ایمان سے خالی اللہ کے ہاں ایسا مقام رکھتا ہے جیسے کوئی شخص زمین پر رہائش پذیر ہو۔اور دوسرا جو ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہے اللہ کے ہاں ایسے ہی ہے جیسے وہ آسمان پر بیٹھا ہو۔یعنی صاحب ایمان اس سے بہت فائق اور بلند مرتبہ ہے۔

جب اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنے ہاں سے خیر و برکت سے محروم کر دے، تو مسلمانوں کو بھی غیرت کا ثبوت دینا چاہیے۔اور ان قادیانیوں سے ایمانی غیرت کی بنا پر ذاتی، مذہبی، مسلکی، جماعتی کسی طرح کے تعلقات نہیں رکھنا چاہییں۔ہاں اگر سچے تائب ہو جائیں تو اور بات ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ضیائے حدیث کا ''قندیل'' فارم

مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ اس فارم کی فوٹو کاپی کروا کر اپنے معاشرے میں پھیلے ہوئے قادیانی عناصر سے یہ فارم پُر کروائیں اور دفتر ماہنامہ ''**ضیائے حدیث**'' E-399 اندرون موچی دروازہ، لاہور کو ارسال کریں۔ اگر کوئی قادیانی خود ہی یہ فارم پُر کر کے ہمیں ارسال کر دے تو ہمیں خوشی ہوگی۔

* آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا سمجھتے ہیں؟

(۱).....رسول ☐ (۲).....نبی ☐

(۳).....ظلی یا بروزی نبی ☐ (۴).....امام مہدی ☐

(۵).....مسیح موعود یعنی سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام ☐ (۶).....مثیلِ مسیح ☐

(۷).....مجدد دین ☐

* مرزا قادیانی کو آپ جو بھی سمجھتے ہیں کیا یہ آپ کے ایمان کا حصہ ہے؟ ☐

* کہیں ایسا تو نہیں آپ مرزا قادیانی کو جو سمجھتے ہوں مرزا قادیانی نے خود ہی اس کی تردید کی ہو؟ ☐

حلفیہ اقرار:

میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو جو سمجھتا ہوں حقیقت میں بھی مرزا قادیانی وہی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم ٹھہروں۔

ظاہر ہے قرآن وحدیث میں وارد اس قسم کی بشارات اور پیش گوئیاں بقول آپ کے اگر مرزا غلام احمد قادیانی ہی کے بارے میں ہیں تو یہ فارم پُر کرنے میں ذرا سا توقف بھی آپ کو زیب نہیں دیتا۔

آپ کا نام اور مکمل ایڈریس مع رابطہ نمبر: .....

.....

نوٹ: اگر آپ ہم سے مرزا قادیانی کی تردید میں یا مرزا قادیانی کی مذکورہ حیثیتوں کی نفی کے بارے میں کسی قسم کا فارم بھی پر کروانے کا کہیں گے تو ہم وہ فارم خود بھی پُر کریں گے اور دوسروں سے بھی پُر کروا کر دیں گے۔ ان شاء اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کے نزدیک "پھل" کا مفہوم ملاحظہ کیجیے

بسم اللہ الرحمن

وعدہ فارم داعی خصوصی

نام خادم.....ولدیت.....عمر.....پتہ.....فون نمبر

عمر بھر کتنے پھل حاصل کیے.....سال 2004/2003ء میں کتنے پھل حاصل کیے.....وعدہ پھل سال 2004/2005ء

فہرست زیر رابطہ افراد (کم از کم دس زیر رابطہ افراد کے کوائف ضرور درج فرمائیں) (ہر داعی خصوصی کم از کم پانچ پھلوں کا وعدہ ضرور کرے)

رابطہ افراد	ولدیت	عمر	مذہب	قوم	پتہ	کتنے عرصے سے رابطہ ہے	تعارف جماعت	MTA دکھایا ہے	مذاکرہ

اے مسلمانو! کیا قادیانی آپ کو پھل سمجھ کر کھا تو نہیں رہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہمدرد | اجمل | قرشی | مرحبا

عبدالمنان شاہد

0321-6465366



دیسی غذاؤں اور جڑی بوٹیوں کا مرکز

حُدیبیہ خالص پنسار سٹور (رجسٹرڈ)

آپکی صحت کیلئے وہ سب کچھ جو آپ چاہتے ہیں۔

مین مارکیٹ پیپلز کالونی گوجرانوالہ فون: 055-4553254

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب: 8

سابق قادیانی، نومسلموں کے انٹرویوز

- لوگ مرزائی کیوں ہوتے ہیں؟
- انٹرویوز
- مختصر واقعات

کوئی کارواں سے ٹوٹا، کوئی بدگماں حرم سے
کہ میر کارواں میں نہیں خوئے دل نوازی

"اقبال"

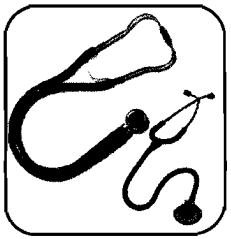
ماہنامہ ضیائے حدیث
لاہور
اپریل۔مئی 2009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفین کلینک پوائنٹ



حکیم شفیق الرحمٰن کاہلوں

ڈاکٹر عبدالحفیظ فاروقی

حکیم محمد حنیف

0345-5728008,0321-7458469

میرپور

گوجرانوالہ

اسلام آباد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ادریس فاروقی حفظہ اللہ، چیف ایڈیٹر



لوگ مرزائی کیوں ہوتے ہیں؟

(شیوعِ مرزائیت کے اسباب)



ہر وہ شخص جو علمی زندگی اور تحقیق سے ادنیٰ سا بھی تعلق رکھتا ہے خوب جانتا ہے کہ قادیانیت ایک ایسا مذہب ہے کہ جس کی بنا ہی غلط ہے۔ ہر بات جھوٹ، ہر ادا حق کے خلاف، ہر سوچ مخدوش، ہر قدم اسلام کے برعکس، ہر جہت قرآن وسنت کے منافی ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ان کا نبی کذّاب، اس نبی کے خلفاء دجّال، اس کے حواری مکّار، معاون فریب کار، مبلغ اور مناظر چالباز، اور حقیقت حال سے باخبر ہو کر بھی ایک حد تک بے خبر ہیں۔ یا پھر جان بوجھ کر اندھے بنے ہوئے ہیں۔ مگر اس کے باوجود عوام وخواص میں بہت سے مرد وخواتین ان کے دامِ تزویر میں پھنس گئے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں پھنس گئے؟ انہیں اس صریح جھوٹے مذہب کی کیوں خبر نہ ہو سکی؟ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزائیوں میں بہت پڑھے لکھے مہذب، شریف، عالی دماغ، اور خوشحال لوگ بھی ہیں مگر وہ ان کے بھرّے میں کیسے آ گئے؟ انہوں نے یہ مذہب اپنا کر اپنی آخرت کیوں برباد کر لی؟

ان حیرت زا سوالات پر بہت غور کیا۔ اور سنجیدگی سے جائزہ لیا، غور وخوض کرنے کے بعد مرزائیت کے اس گہرے، مہیب اور متعفن گڑھے میں بدنصیب لوگوں کے گرنے کے جو اسباب و وجوہات سامنے آئے ہیں، وہ قارئین کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

1۔ علماء کی مخالفت:

مرزا قادیانی تو علماء کا مخالف تھا ہی، کیونکہ وہ اس کی دال گلنے نہیں دیتے تھے۔ اور اس کے مکر وفریب کی چالوں کو سمجھ کر عوام کو آگاہ کر دیتے تھے۔ لیکن بہت سے لوگ بھی بوجوہ علماء سے نالاں اور ان کے رویّوں سے تنگ تھے۔ اور بہت سے اب بھی تنگ ہیں جس کی کئی وجوہات ہیں، جن میں اکثر محلِّ نظر ہیں۔ مختصر یہ کہ اس قسم کے لوگوں کو مرزا کے چھپّر یعنی پناہ گاہ تلے کچھ سہارا محسوس ہوا۔ اور وہ ان کے ہمنوا بن گئے۔

2۔ ضعیف الاعتقادی:

اکثر لوگ ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں۔ انسانی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہی پتا چلتا ہے مرزا بھی آہستہ آہستہ ترقی کر کے نبوت تک پہنچا۔ پہلے اس نے تصوف میں بھی قدم رکھا۔ اور بڑے خواب سناتا اور اشارات بتلاتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ قوم ایسی ویسی باتوں کو بڑی اہمیت دیتی ہے، چنانچہ اس کی یہ چال بھی کامیاب رہی۔ اور اپنی پارٹی بنانے میں کوئی خاص مشکل پیش نہ آئی۔ اور باوجود اعلان نبوت کرنے کے بہت سے لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور جنھوں نے بیعت کی ان میں اچھی شہرت کے حامل لوگ بھی تھے۔ لیکن اچھی شہرت رکھنے کے باوجود انہوں نے اپنی شہرت خراب کر لی اور پھٹکاریں مول لے لیں۔ یہ سب ضعیف الاعتقادی کے کرشمے ہیں۔

3۔ مرزا کی مبالغہ آمیز شخصیت:

بہت سے لوگ شخصیت پرست ہوتے ہیں، مرزا شروع میں بظاہر دینی اور دنیوی طور پر بہتر شخصیت کا حامل تھا۔ اس کی تعلیم بھی اچھی تھی۔ عزت وشرافت بھی حاصل تھی۔ ملک اور معاشرے میں ایک مقام تھا۔ بڑا مؤلف اور اسکالر تھا۔ بہت سے لوگ اس کی شخصیت سے متاثر ہو کر اس کے پیروکار بن گئے۔ اور وہ جو کچھ تھا وہ اسے اس سے بھی بہت بڑا جانتے تھے۔ انہوں نے اس کی ذاتی زندگی پر غور کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔

4۔جہالت ونادانی:

بدقسمتی ہی کہیے کہ ملت اسلامیہ میں اکثر علم وتحقیق کا فقدان رہا۔ دعویٰ ان کا بہت اونچا ہے مگر ذوق مطالعہ سے تقریباً محروم رہے۔اس پر طرہ یہ کہ ذوق علم سے عاری شخص بھی اپنے آپ کو رازی وغزالی سے کم نہیں سمجھتا۔خصوصاً قادیانی جماعت۔انہیں اپنے نبی کی زندگی، سیرت وسوانح کی صحیح خبر ہے، نہ اس کے دعاوی کی درست اطلاع۔ اس کی مکاریوں سے آشنائی ہے، نہ اس کے استدلالات کا پتا، اس کے اشتہارات کا کچھ علم ہے نہ اس کی قلابازیوں پر کوئی نظر۔بس انہی اندھیاروں میں انہوں نے اسے نبی باور کرلیا، خود کہیے جہاں اندھیرا ہی اندھیرا ہو وہاں چیز اصلی صورت میں کیسے نظر آسکتی ہے؟

5۔تاویل وتحریف:

مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں بال کے برابر بھی شبہ نہیں کہ یہ کذاب نبی تھا۔اور اس نے اپنی تکذیب کو چھپانے کے لیے نہایت چابکدستی سے بڑی تاویلات وتحریفات سے کام لیا۔اگر اسے امام المؤولین والمحرفین کہہ دیا جائے تو بھی بے جا نہیں۔مثلاً اس نے ''خاتم'' ''مہدی''، ''مسیح موعود''، ''اسمہ احمد''، ''اذا العشار عطلت'' وغیرہ بہت زیادہ مقامات میں مفہوم ومعنی بدل دیا۔اس طرح بہت سے لوگ اس طرح کی تاویل وتحریف کو علمی کاوش سمجھ کر ضلالت وگمراہی کے خارستان میں پہنچ گئے۔اور واپس نہ آسکے۔

6۔جعلی وحی کا ڈھونگ:

مرزا قادیانی نے ''اپنی بھیڑوں'' کو مطمئن کرنے کے لیے نزول وحی کا دعویٰ کیا۔اور فرضی فرشتے کا پاس سے نام رکھ لیا۔اور ''وحی'' بھی خود ہی گھڑ لی۔اور کوئی ''وحی'' بھی کام کی نہیں آئی۔حالانکہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی پر نزول وحی امرِ واقعہ کے صریح خلاف ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی پر وحی آئی ہے نہ آسکتی ہے۔مگر مرزا ڈھٹائی سے کہتا رہا اور قسمیں کھا کھا کر کہتا رہا کہ مجھ پر وحی آتی ہے، لہٰذا میں نبی ہوں۔ یہ دعویٰ اس نے اس جزم ویقین سے کیا کہ بہت سے لوگ اس پر یقین کر بیٹھے۔اور ایسے خطرناک پھسلے کہ گمراہی کے گڑھے میں جا گرے۔

7۔تعصب اور ہٹ دھرمی:

نبی کے علاوہ کسی کو امام، لیڈر، یا قائد بنانے سے الگ فرقہ وجود میں آجاتا ہے۔جب الگ فرقہ وجود میں آجاتا ہے تو وہ لازماً حق وصداقت اور دلائل صحیحہ وصریحہ کو ٹھکرا کر ضد اور تعصب کا شکار ہو جاتا ہے۔آدمی جب ضد اور تعصب کا شکار ہوتا ہے تو وہ اپنے فرقے پر اس قدر مطمئن اور خوش ہو جاتا ہے کہ اسے اس میں کوئی نقص اور سقم نظر ہی نہیں آتا۔بلکہ وہ اس سقم کو بھی خوبی وکمال جانتا ہے۔یہی حال قادیانی فرقے کا ہے۔ بیشک یہ فرقہ نہایت ضدی اور متعصب واقع ہوا ہے۔یہ بڑی آسانی سے حق کو ٹھکرا دیتا ہے۔اس کے پیروکار اس کفریہ عقیدے پر ایسے اڑ گئے کہ ان کا اس سے ہٹنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے یہ لوگ حد سے زیادہ ضد اور تعصب کا شکار ہو گئے۔خود تو بہکے ہوئے تھے ہی مسلمانوں کو بھی بہکانا شروع کر دیا۔اس طرح بھی ان کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

8۔تقلید وجمود کی زنجیر:

تقلید اور جمود دو لفظ ہیں۔تقلید سے مراد تقلید آباء وکبراء ہے یعنی آنکھیں بند کر کے باپ دادا اور بڑوں کے طریقے پر چلنا، اور جمود کسی باطل نظریے پر جم جانے کو کہتے ہیں۔تقلید آباء کے معنی آنکھیں بند کر کے رسماً ورواجاً، اپنے باپ دادا یا اپنے بڑوں کے طریقے پر چلنا ہے۔ اسی اصول کے مطابق قادیانی خاندانوں میں پیدا ہونے والے بچے آہستہ آہستہ جس قدر بھی لکھ اور پڑھ جاتے اور اپنے اپنے فیلڈ میں کتنے ہی زیرک اور صاحب منصب ہو جاتے ہیں اپنی جگہ پر، مگر بوجہ تقلید وجمود آغاز اور انجام کے اعتبار سے وہ قادیانی ہی رہتے ہیں، اپنے عقائد ونظریات پر اتنے جم جاتے ہیں کہ کوئی انہیں بدل نہیں سکتا، اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبِّی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔ایمانی کمزوری:

شیطانی حملے وہاں ہوتے ہیں جہاں ایمان کمزور ہو۔منکرین ختم نبوت میں دراصل ایمان ہوتا ہی نہیں۔یا اتنا زیادہ کمزور ہوتا ہے جس کا ہونا نہ ہونا برابر ہوتا ہے۔ان لوگوں کو یہ اندازہ ہی نہیں ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔یعنی انہیں زیاں کا پتا چلتا ہے نہ احساس زیاں ہوتا ہے۔اگر ان کے اندر ایمان کی ادنیٰ سی رمق بھی ہوتی تو وہ مرزے کو نبی یا مجدد کبھی نہ کہتے۔بھلا ایک کافر کو نبی یا مجدد ماننا کون سا ایمان اور کون سا اسلام ہے؟ مگر افسوس، وہ کفر کے بحر ظلمات میں غوطے کھا رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم شفاف پانی کی ندی میں نہا رہے ہیں۔

10۔مذہبی آزادی:

اگر بنظرِ غائر دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ مرزائی فرقہ کسی قسم کی مذہبی پابندی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔حالانکہ کسی بھی انسان کے لیے مذہب اختیار کرنا اور پھر اس کی پابندی بجالانا ضروری ہوتا ہے، از بس ضروری۔مذہب سے مراد اپنے مالک حقیقی تک پہنچنے کا راستہ ہے۔قرآن وحدیث کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مبارک ومسعود اور سچا راستہ حضرت انبیاء علیہم السلام کا راستہ ہے۔انبیاء علیہم السلام کے سرخیل اور خاتم، حضرت محمد ﷺ ہیں، آپ ﷺ سے ہٹ اور کٹ کر کوئی شخص کبھی جادۂ منزل نہیں پا سکتا۔مرزائی فرقہ بس اسی سیدھی راہ (STATE LINE) سے انحراف کر کے اپنی من مانی کرتا اور اپنی اختراعات کی پیروی کرتا ہے اور جو لوگ اس طرح کی آزادی چاہتے ہیں وہ ان کے ہمنوا بن جاتے ہیں۔

11۔خلفاء ومصاحبین کا پروپیگنڈہ:

مرزا قادیانی کے خلفاء ومصاحبین نے اپنے نبی کی تعریف و توصیف اور تصنع و بناوٹ کا کچھ اس طرح پروپیگنڈہ کیا کہ وہ بعض لوگوں کو ورغلانے میں کامیاب ہو گئے۔کہتے ہیں ''پیر نہیں اڑتے مرید انہیں اڑاتے ہیں'' ظاہر ہے خلفاء کی حیثیت اور مرتبہ اسی صورت میں بحال ہو سکتا تھا کہ مرزا کا رتبہ بحال کریں۔اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لئے انھوں نے ہر صورت میں جھوٹے نبی کو سچا نبی مشہور کیا (استغفر اللہ) تاکہ خود صحیح خلیفہ اور مصاحب بن کر جس طرح بھی ہو سکے، عزت اور دولت سمیٹیں۔چنانچہ انہوں نے سب کچھ سمیٹا بلکہ لُوٹا، اور خوب لوٹا۔ظلم کی انتہا یہ کہ مرزا کے اہل وعیال صحابہ وصحابیات اور اہل بیت قرار پائے۔مرزا کو ''علیہ السلام'' اور اس کے گھر والوں اور ساتھیوں کو ''رضی اللہ'' کے القاب سے نوازا۔اور یہ پروپیگنڈہ کچھ اس قدر اور اس طرح کیا کہ ان کا کام بن گیا۔اور بہت سے سِدھڑ یا ایمان فروش یا عقل سے عاری اس پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر قادیانیت کی دلدل میں پھنس گئے۔

12۔امتِ مرزائیہ کا احساس کمتری:

چونکہ عام امتِ مرزائیہ علوم عالیہ و آلیہ اور دلائل قویہ اور استدلالات صحیحہ سے محروم ہے، اس لیے اپنے تئیں وہ کذاب نبی، ان کے خلفاء ومصاحبین اور مبلغین ومناظرین اور مربّیوں کے دعاوی کو صحیح اور برحق سمجھتی ہے، حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ یہ سب کذاب، مفتری اور حد درجہ دھوکے باز ہیں۔لیکن یہ باتیں اہلِ علم وتمیز کے لیے ہیں، چونکہ یہ لوگ، ایسے معلومات اور علم وادراک میں حد درجہ پیچھے ہونے کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہیں اس لیے مرزا اور اس کے خلفاء کو برحق اور بہت اعلیٰ انسان جانتے ہیں۔حالانکہ اندرون خانہ وہ علم وفضل اور عقل وشرافت کے اعتبار سے غرض کسی بھی پہلو سے کچھ بھی نہیں ہیں۔چنانچہ قادیانیت کے بھٹے کی سب اینٹیں اندر سے کچی اور جلی ہوئی ہیں جو کسی کام کی نہیں۔تابعین اپنے متبوعین کو بہت کچھ سمجھتے ہیں۔اور یہ سب احساس کمتری ہے۔

13۔فکرِ آخرت سے بے خوفی:

جو لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص کو کسی قسم کا نبی مانتے ہیں، لگتا ہے وہ عقیدہ آخرت، فکرِ آخرت اور خوفِ آخرت سے یکسر محروم اور تصور آخرت سے مستغنی ہیں۔بھلا ہو سکتا ہے کہ فکر آخرت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حامل کوئی بھی شخص عقیدہ ختم نبوت میں ادنیٰ سی بھی لچک دکھائے؟لیکن افسوس، یہ پوری امت ہی فکر آخرت سے مستغنی و بے نیاز ہے۔اناللہ۔کبھی انہوں نے اس پہلو پر غور ہی نہیں کیا۔

14۔یہود و نصاریٰ کی خوشنودی:

شروع ہی سے قادیانیوں کو بجائے اللہ اور رسول ﷺ کی رضا کے یہودیوں اور عیسائیوں کی خوشنودی مطلوب رہی ہے۔ان کے یہودیوں اور عیسائیوں سے روابط و مراسم کوئی ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔تاریخ کے صفحات اس پر شاہد عدل ہیں کہ قادیانیوں کا ان سے گٹھ جوڑ رہا ہے۔اور یہ گٹھ جوڑ یونہی نہیں تھا بڑا بامعنی اور با مقصد تھا۔یہود و نصاریٰ کے نزدیک اسلام اور مسلمانوں کا مقابلہ انہی قادیانیوں کے ذریعے جس طرح کیا جا سکتا ہے اور کسی جماعت کے ذریعے نہیں کیا جا سکتا۔انگریز اور یہودی لابی کی ہر دور میں قادیانیوں پر عنایات کی برکھا برستی رہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جو مرزا اور اس کے متبعین نے ہمیشہ اپنے محسنین کا خاص الخاص خیال رکھا۔انھوں نے ان کی خوشنودی کے لئے جہاد کو حرام قرار دیا۔سب جانتے ہیں کہ مرزا اور امت مرزائیہ کے نزدیک جہاد حرام اور ممنوع ہے جبکہ اسلام میں جہاد ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔انہوں نے جہاد جیسا عظیم عمل کفار کو خوش کرنے اور ان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے منسوخ و متروک قرار دے رکھا ہے۔غرض قادیانی کفار خصوصاً یہود و نصاریٰ کے بڑے احسان مند اور نمک خور ہیں۔اور انہیں ان کی خوشامد اور کاسہ لیسی سے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور ہوتے رہے ہیں۔

15۔لالچ و ترغیب:

لالچ و فریب کے متعدد ذرائع ہیں،مثلاً: زر،زن،زمین،عہدہ،ویزہ، نوکری، جاگیر، رہائش وغیرہ، عام طور پر ہر گروہ کے لوگ دوسروں کو اپنے اپنے فرقے میں لانے کے لیے اس قسم کے ذرائع استعمال میں لاتے رہے ہیں۔اب بھی کثیر فرقوں کا ان ذرائع پر خطیر سرمایہ صرف ہو رہا ہے۔ قادیانیوں کی آمدن کے بھی مخفی و غیر مخفی اندرونی و بیرونی متعدد ذرائع ہیں۔ انہیں کفار سے کروڑوں اربوں ڈالر خصوصاً ایسے ہی مکروہ مقاصد کی تکمیل کے لیے ملتے ہیں جنہیں وہ مسلمانوں تو قادیانی بنانے پر صرف کرتے ہیں۔گویا لالچ اور ترغیب و تحریص کی بدولت بھی کثیر سیدھے سادھے اور بھولے بھالے مسلمان ان کے جال میں پھنس کر کافر بن رہے ہیں۔ انا للہ۔ایسی دو چار،دس بیس نہیں سینکڑوں ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔

16۔اللہ کی پھٹکار:

جس طرح اللہ تعالیٰ جس آدمی کو بھلائی سے ہم آغوش کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ جس آدمی کو بھلائی سے محروم رکھنا چاہتا ہے اسے دین اور اس کی سُوجھ بُوجھ سے محروم کر دیتا ہے۔ٹھیک یہی حال امت مرزائیہ کا ہے۔یہ اپنے کفریہ عقائد و نظریات کی وجہ سے زیر عتاب و ملعون ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور خیر کثیر سے محروم بلکہ،مردود اور مخذول ہو گئے ہیں۔ اور جن کے مقدر میں یہ ''پھٹکار'' تھی وہ بھی آنکھیں بند کر کے ان کے ساتھی بن گئے ہیں اور بن رہے ہیں۔

(ان سب باتوں کے حوالہ جات صفحات تاریخ میں محفوظ اور ماہنامہ ضیائے حدیث کے اس ''ختم نبوت نمبر'' میں مندرج ہیں۔ تفصیل وہاں ملاحظہ کر لیجئے۔)

17۔اہل اسلام کی سرد مہری:

یہ درست ہے کہ اہل اسلام کی مختلف تنظیمیں مرزائیوں کا ایکشن لیتی اور ان کا خاطر خواہ پیچھا کرتی ہیں۔فجزاهم الله احسن الجزاء۔ لیکن ہمارے اندازے کے مطابق یہ کام 10 فیصد تک ہو رہا ہے۔ عام مسلمان ٹھنڈے ہیں۔اہل علم اپنے کاموں میں مصروف اور اہل دَوَل اپنے کاروبار حیات میں بادہ مست ہیں۔وہ بیچارے قادیانیوں کی ضرر رسانیوں اور فتنہ سامانیوں سے آگاہ ہی نہیں ہیں۔صحیح طور پر آگاہی تو دور کی بات ہے ان کی بے حسی، بے ذوقی اور سرد مہری کا یہ عالم ہے کہ وہ مسئلے کی نزاکت سے قریباً بے خبر ہیں۔دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ ہمارا لٹریچر نہ ہونے کے برابر ہے۔اور تکلیف دہ بات یہ ہے کہ ہمارے پبلشر دل سے ادھر متوجہ نہیں ہوتے کیونکہ انہیں خاطر خواہ مالی فائدہ نہیں ہوتا۔دوسری طرف ہمارے علماء اس موضوع پر

محکم دلائل و براہین سے مزیّن، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریریں نہیں کرتے۔ ہمارے مدرسین اور مناظرین اور مدارس خاموش ہیں۔ ہمارے متوسط علماء ان سے بات کرتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ اگر وہ رفع عیسیٰ یا مسیح موعود کا مسئلہ چھیڑ دیں تو وہ پیچھا چھڑاتے ہیں۔ اور یہ سب ان کی چالیں ہیں، ہمیں ان سے پوری طرح آگاہ رہنا چاہیے۔ اب یہ مجلّہ ضیائے حدیث اسی عظیم موضوع پر طبع ہوا ہے، عوام وخواص اور تجار ومخیّر حضرات کو چاہیے اسے عام کرنے میں سچے جذبے کا مظاہرہ کریں۔ حاصل کلام یہ کہ اہل اسلام کی سردمہری ہی ہے جو بڑی حد تک قادیانیت کے فروغ وشیوع یعنی پھیلاؤ میں اپنا رول ادا کر کے لاشعوری میں ان کے لیے راستہ صاف کر رہی ہے۔

18۔مرزا کی بظاہر سادگی:

سادگی اور سادہ لوحی بری بات نہیں، یہ عموماً آدمی کی نیک نیتی اور درست مزاجی پر دلالت کرتی ہے، بشرطیکہ اپنے صحیح مفہوم میں ہو۔ اس آدمی کے لیے مقام مدح میں ہے جو عامل بالکتاب والسنۃ یعنی سچا مسلمان ہو۔ اور جو اس کے برخلاف حد درجہ ہوشیار اور مکار ہو۔ ہر بات کی تاویل کرتا ہو۔ ہر آیت میں تحریف سے کام لیتا ہے۔ صریح کذب ثابت ہونے پر بھی کذب کو نہ مانتا ہو۔ کبھی صوفی بنتا ہو، کبھی مجدّد، کبھی محدّث بنتا ہو کبھی نبی۔ اور اپنا پایہ (نعوذ باللہ) حضرت ختمی مرتبت ﷺ کے برابر بلکہ بلند سمجھتا ہو۔ پوری امت محمدیہ کو کافر کہتا ہو سوائے ان لوگوں کے جو اسے نبی مانتے ہوں۔ اس کے لیے سادگی یا سادہ لوحی بجائے مدح کے ذم کے مقام میں ہے، خصوصاً ایسی سادگی اور سادہ لوحی جو مرزا قادیانی میں پائی جاتی تھی۔ مثلاً گڑ کی بجائے مٹی کے ڈھیلے پر منہ مارتا تھا، جوتوں پر نمبر لگواتا تھا۔ قمیض کے بٹن الٹے بند کرتا تھا۔ نالے کے ساتھ چابیاں باندھتا تھا وغیرہ وغیرہ، مگر جو بھانو بی بی سے ٹانگیں دبواتا تھا، اور لڑکیوں کے چکّر، ضعف باہ کی ادویہ سازی، مال ودولت کی فکر میں رہتا اور شراب وکباب پسند کرتا تھا اسے کیا نام دیں گے؟ دوستو! فرق سمجھو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور سرتاج انبیاء ﷺ کی سادگی میں، اور مرزا کی سادگی میں۔ ان کی سادگی اور تھی جو محمود، بہترین اور انسانیت کے لیے باعث عز وافتخار تھی۔ اور مرزا جس کی سادگی سراسر فریب اور دھوکہ تھی۔ امید ہے مرزا قادیانی کے سادگی نواز احباب سادگی کا صحیح مفہوم سامنے رکھیں گے۔ بس وہ مرزا کی بناوٹی ''سادگی'' پر لٹو ہو ہو جاتے ہیں اور پھر دوسروں کو بھی اس کی بزرگی کا قائل کر کے انہیں اپنا ہم خیال بناتے ہیں۔ حالانکہ یہ مرزا کا بھی مکر تھا اور اس کی ذریت کا بھی مکر ہے۔

19۔قادیانیوں کا خُلق ومُروءت:

یہ بھی مشہور ہے کہ قادیانی بڑے خلیق اور اصحابِ مروءت ہوتے ہیں، دراصل وہ مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لیے با اخلاق اور شیریں گفتار بن جاتے ہیں۔ وہ بظاہر بڑے انکسار واُخوت کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر انہیں منت ونرمی اور عاجزی وانکساری سے بھی کام لینا پڑے تو لے لیتے ہیں۔ لیکن ان بیچاروں کو ان کے دوسرے رخ کا پتا ہی نہیں کہ کتنے بد اخلاق، کس قدر بے مُروءت، ستم گار اور درندہ صفت ہوتے ہیں۔ خود مرزا کی ملفوظات کو شمار کریں تو شاید شمار کرنا آسان نہ ہو۔ ۵۳ء اور ۷۴ء کی تحاریک دیکھ لیجئے۔ اعظم، ناظم، ظفر اللہ اور دیگر بد طینت حکام اور ان کے ہم دام بھیڑیوں نے سر بکف مسلمانوں پر کون سے مظالم نہ توڑے تھے؟ آپ ان کے خواص وعوام کا ''اخلاق'' دیکھ کر کانوں پر ہاتھ رکھیں گے۔ وہ لوگ جنہیں ان کے دکھانے کے دانتوں کا پتا ہے مگر کھانے کے دانتوں کی مطلق خبر نہیں وہ انہیں خلیق وکریم کہہ دیتے ہیں۔ بہر حال اس ظاہری اور مطلب کے خُلق ومروءت کی وجہ سے کئی محروم القسمت لوگ انہیں بڑا ہمدرد اور با اخلاق سمجھتے ہوئے ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔

20۔مرزا کے باوفا اور مؤدب ساتھی:

باوفا اور مؤدّب ہونا بہت بڑی خوبی ہے۔ جس قائد، لیڈر یا امام کو ایسے ساتھی میسر ہوں وہ اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہوتا۔ اگر جھوٹا مقصد ہو تو اس میں فائدہ دیتے ہیں اور اگر سچا مقصد ہو تو سچے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ مرزا اگرچہ جھوٹا تھا، مکار تھا، عیار تھا، محرف تھا، مؤوّل تھا، سب کچھ تھا، مگر اس کی خوش نصیبی کہ اسے ساتھی باوفا اور مؤدّب ملے، جن کی بنا پر اسے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قادیانیت کو فروغ نصیب ہوا۔ پہلا خلیفہ حکیم نوردین ملا۔ بیشک وہ صریح کفر پر تھا مگر اس کے اخلاص و وفا میں کوئی شبہ نہیں۔ اسی طرح اور بہت سے ساتھی مل گئے۔ جنہوں نے بڑے اخلاص و استقلال کے ساتھ کفر کی یہ گاڑی آگے بڑھائی جس کی تفصیلات ہیں۔

21۔مرزا کی اپنے پیروکاروں سے محبت:

قائد کوئی ہو، کیسا بھی ہو، اگر اسے اپنے پیروکاروں سے پرخلوص محبت نہ ہو تو وہ کبھی بھی اطمینان و سکون سے منزل کی جانب نہیں بڑھ سکتا۔ قائد جب اپنے عقیدت مندوں اور پیروکاروں سے سچی محبت کا اظہار کرتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ جوش و ولولہ سے تابعداری و فرمانبرداری کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ جس سے نہ صرف منزل مراد آسانی حاصل ہوتی ہے بلکہ خود قائد کا بھی سیروں خون بڑھ جاتا ہے۔ بد بخت مرزا کی چالوں میں ایک یہ چال بھی تھی جس نے اس کے عقل سے اندھے مریدوں کے نہ صرف حوصلے بلند کئے بلکہ ان کی رگوں میں تازہ خون دوڑا دیا۔ ان کی مرزا سے عقیدت و محبت خود امت مرزائیہ کے لیے تقویت اور اضافے کا باعث بنی۔ جو پالیسی مرزا قادیانی کی تھی وہی پالیسی اس کے خلفاء کی رہی۔ جو جماعتی قوت اور ترقی کے حق میں بہتر رہی۔ اور انجام کار امت مرزائیہ کی ترقی کا باعث بنی۔

22۔رفاہِ عامہ کے کاموں میں دلچسپی:

رفاہ عامہ کے کاموں پر دلچسپی لینا ہمیشہ اچھا سمجھا جاتا رہا ہے۔ خود قرآن و سنت میں اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور ان کا بڑا اجر و ثواب بتایا گیا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر بڑے لوگ رفاہِ عامہ کے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ بلکہ کئی علاقوں میں مستقل تنظیمیں قائم ہیں جو فلاح و بہبود کے اچھے اچھے کام بجالاتی ہیں۔ امتِ مرزائیہ نے جھوٹی عزت اور جھوٹی شہرت بنانے، اپنے ماتھے سے کلنک کا ٹیکہ دور کرنے اور لوگوں کو بہکانے کے لیے رفاہِ عامہ کے پروگرام شروع کئے۔ مرزا قادیانی کے وقت سے لے کر آج تک یہ لوگ بہت سے نمائشی کام کر رہے ہیں۔ ان کاموں کا تذکرہ اسی ''ختمِ نبوت نمبر'' میں ''مرزائیوں کی سرگرمیاں'' کے عنوان سے ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں ایک بات یہ بھی سمجھ لیجئے کہ کافر کا کوئی بھی عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوتا، چونکہ مرزائی از روئے شریعت قطعی کافر، مرتد اور بلا زندیق ہیں لہٰذا ان کا کوئی عمل بھی اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہے۔ یقیناً ان کے سب اعمال بیکار ہیں۔ مگر پھر بھی کئی لوگ ناسمجھی میں ان کی تعریف کئے جاتے اور ساتھ دیتے چلے جاتے ہیں۔

23۔زوردار پروپیگنڈہ:

اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پروپیگنڈہ کی بڑی طاقت ہے۔ اور اگر زوردار ہو تو اور زیادہ طاقت ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ قادیانی امت اپنی حقانیت و صداقت کا حد سے زیادہ پروپیگنڈہ کرتی ہے۔ ان کا پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا دونوں ایک سے ایک بڑھ کر اپنا رول ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مرزا قادیانی سے لے کر موجودہ خلیفہ مرزا مسرور احمد تک زمین آسمان کے قلابے ملائے۔ مرزا غلام احمد کو بھی برحق اور اس کے بیسیوں ساتھیوں کو صحابی، اور مرزا قادیانی کی بیویوں کو ''امہات المومنین'' مشہور کیا۔ اس وقت مرزائیوں کے متعدد پرنٹنگ پریس، کوئی 160 کے لگ بھگ جرائد و اخبارات و ٹریکٹ اور ہزاروں کتب علاوہ ازیں مبلغین اور تعلیمی ادارے برابر پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کے ہسپتال، ان کے معابد، دفاتر اور ممبران کے سب کے سب ادارے پروپیگنڈہ مہم میں دن رات لگے ہوئے، نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہر پروپیگنڈے کا اثر ہوتا ہے، قادیانی پروپیگنڈے کا بھی ہوا۔ بہت سے لوگ اس پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر انجام کار ان کے ہمنوا بن گئے۔

24۔مکر و فریب اور جھوٹ:

بیشک قادیانی مذہب مکر و فریب اور جھوٹ کی بنیادوں پر قائم ہے۔ اگر اس مذہب سے مکر و فریب کو نکال دیا جائے تو پوری عمارت دھڑام سے زمین پر آ گرے۔ مکر و فریب اور جھوٹ کو پھیلانے اور عام کرنے کے لئے سچ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ سچ کا سہارا لئے بغیر جھوٹ اور مکر و فریب کی پتنگ چڑھ ہی نہیں سکتی۔ مختصر یہ کہ ان کی ہر بات انہی عیاریوں اور مکاریوں کے سہارے چل رہی ہے۔ ہماری اس بات میں مطلق مبالغہ نہیں ہے۔ یہ سو فیصد مبنی پر حقیقت ہے۔ مرزائیت کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو نظر آئے گا کہ اس مذہب کے بانی مرزا قادیانی نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایسی ہی طرح ڈالی۔اس نے قرآن اور اسلام کے نام پر سارے کام کئے۔یہ جماعت بھی اسی مکر وفریب اور جھوٹ کی سیاست پر جادہ پیما ہے۔جن لوگوں نے اس سیاست کو اپنایا وہ کافی پھیل گئے۔مشہور مقولہ ہے کہ اتنا جھوٹ بولو کہ وہ سچ نظر آنے لگے۔یہ قادیانی فرقہ ٹھیک مکر و فریب اور جھوٹ کی اس سیاست کو اپنا کر پھیل اور بڑھ رہا ہے۔

25۔جماعتی نظم وضبط:

کسی مذہب یا ادارے کے بڑھنے اور پھیلنے میں نظم وضبط کو بڑی اہمیت حاصل ہے،گردوپیش میں اس کی مثالیں دیکھ لیں۔اگر گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے اور قادیانیوں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کی جائیں تو آپ کو ان کے اندر ایک نیٹ ورک نظر آئے گا،جو مضبوط اور پائیدار بنیادوں پر استوار ہے۔جس کی بڑی تفصیلات ہیں۔اور ان کا یہ نیٹ ورک پاکستان میں ہی نہیں پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔اگر یقین نہ آئے تو چناب نگر (ربوہ) اور قادیان کا سروے کر کے جائزہ لے لیں،آپ کو کمال درجے کا نظم وضبط دکھائی دے گا۔اور دنیا کے نقشے پر سوائے سعودیہ کے کوئی ملک ایسا نہیں جہاں کم از کم ان کے اثرات نہ ہوں۔ان میں امارت وخلافت سسٹم قائم ہے۔داخلی اور خارجی چندے کا مستحکم نظام موجود ہے۔یہ لوگ اتحاد،تنظیم، اطاعت،ممبر شپ،چندہ،میڈیا،نیٹ ورک،مشنری جذبہ،نظم وضبط، استقلال،استقامت کے زبردست اصولوں پر رواں دواں ہیں۔یہ سمجھنا کہ قادیانی مٹ گئے ہیں یا بالکل مٹ جائیں گے محلِ نظر ہے۔ہاں ہماری دعا اور کوشش ہونی چاہیے۔سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔اور انجام کار ان کا مٹ جانا ناممکن بھی نہیں ہے۔بس عزم واستقلال کی ضرورت ہے۔

26۔قادیانی مسئلہ خلافت:

قادیانی مذہب کے پھیلاؤ میں قادیانیوں کے سلسلۂ خلافت کا کافی عمل دخل ہے۔ان کا سلسلہ خلافت مسلسل اور مربوط ہے۔جس میں مرزا قادیانی سے لے کر اب تک کوئی تعطل ہوا ہے نہ خلا۔پھر یہ کہ جو بھی خلیفہ ہوا ہے سوائے حکیم نورالدین بھیروی کے مرزا کے خاندان سے ہوا ہے،اور امت مرزائیہ کو اپنے خلیفہ پر پورا اعتماد اور بھرپور عقیدت رہی ہے۔وہ خلیفہ ان کا مذہبی لیڈر بھی ہوتا ہے جس کی تعظیم و توقیر اور اطاعت وفرمانبرداری ان کے نزدیک گویا نبی کی اطاعت وفرمانبرداری کے ہم معنی ہوتی ہے۔جس طرح اہل تشیع میں امام کا رتبہ ہے،اسی طرح ان میں خلیفۂ مرزا کو یہ مرتبہ حاصل ہے،البتہ اس کے ساتھ دوسری شرکیہ شرائط نہیں ہیں،خلاصہ کلام یہ کہ قادیانیوں میں یہ سلسلہ خلافت ان کی تنظیم،ان کی قوت،ان کی عملی مساعی اور مذہبی سیاسی تقویت اور پھیلاؤ کا باعث ہے۔قادیانی فرقہ مذہب کے نام پر خطرناک سیاسی فرقہ ہے جسے عام اور سادہ قادیانی بھی نہیں سمجھتے۔

27۔اندھی عقیدت(BLIND FAITH):

یہ مرض تقریباً ہر مذہبی وسیاسی فرقے میں پایا جاتا ہے،مگر قرآن و حدیث نے اسے ناپسند کیا ہے،اس کا نفع کم اور نقصان زیادہ ہے۔بڑا نقصان یہ ہے کہ آدمی بجائے اللہ جل مجدہ اور اس کے رسول برحق ﷺ کے دوسری شخصیتوں سے منسلک اور وابستہ ہو جاتا ہے،اس کا دوسرا نام شخصیت پرستی ہے۔شخصیت پرستی میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس کا اللہ اور رسول سے برائے نام سا تعلق باقی رہ جاتا ہے،اس کی عقیدت ومحبت کا اصل مرکز اس کی متعین ومشخص شخصیت بن جاتی ہے۔جو ایک مؤمن کے لئے اتنا بڑا باعث نقصان ہے جس کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔یہ ایک بنیادی اور اصولی بات ہے کہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر قلبی محبت اللہ اور اس کے رسول برحق خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سے ہونی چاہیے،یہ ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ مگر شخصیت پرستی جس کا لازمی نتیجہ ''اندھی عقیدت'' ہوتا ہے،اس اندھی عقیدت کا یہ مختصر نقصان سمجھ لینے کے بعد اب ذرا قادیانیوں کی طرف آیئے،امرِ واقع یہ ہے کہ شاید اتنی اندھی عقیدت کسی فرقے کو اپنے قائد وامام سے نہ ہوگی جس قدر قادیانی امت کو مرزائے قادیان سے ہے۔یہ اس کی ہر بات،ہر الہام،ہر خواب،ہر خود ساختہ وحی کو قرآن وحدیث کے برابر بلکہ اس سے بڑھ کر درجہ دیتے ہیں۔اور مرزا قادیانی کو ''مسیح موعود'' اور حضرت محمد ﷺ کا ''مثیل'' جانتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث کے اسی مفہوم کو معتبر اور مستند مانتے ہیں جو ان کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے بتایا۔قادیانی فرقہ اس اندھی عقیدت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجے میں مرزا قادیانی کو صحیح اور سچا نبی جانتے ہوئے نہ صرف خود بھی گمراہ ہے بلکہ دوسروں کو بھی اپنا ہم خیال بنانے کے لیے دن رات کوشاں ہے۔ گویا یہ اندھی عقیدت بھی ایک سبب ہے مرزائیت کے شیوع اور ترقی کا۔

28۔مسائل میں مراعات:

قرآن وسنت میں بہت سے اوامر ونواہی ہیں۔ یہ ''اوامر ونواہی'' کا ایک وسیع سلسلہ ہے۔انہیں اختیار کرنا ایک تو اپنے خود ساختہ طریقے اور مذہب سے دستبرداری اختیار کرنے کے ہم معنی ہے، دوسرے دین اسلام کے احکام ومسائل پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونا اپنے آپ کو کٹھنائیوں میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ جبکہ کئی لوگ یہ دونوں باتیں پسند نہیں کرتے لیکن اس کے برعکس قادیانی مذہب میں بکثرت آسانیاں پائی جاتی ہیں۔اس مذہب میں بس انہیں باتوں کی پابندی ضروری ہے جو انہیں اپنے نبی یا اس کے خلفاء کے ذریعے سے موصول ہوتی ہوں' باقی مسائل میں گنجائش ہی گنجائش بلکہ عیش ہی عیش ہے۔ جولوگ اس طرح کی مراعات چاہتے ہیں اور قادیانی مذہب کے ساتھ اختلاف کو فروعی اختلاف سمجھتے ہیں وہ حصول مقصد کے لیے قادیانیت کے پٹے (قلادہ، STRAP) کو اپنی گردن میں ڈال لیتے ہیں۔ گویا ان سہولیات اور مراعات کی بدولت بھی بہت سے لوگ قادیانی ہو گئے۔

29۔کفار کا مالی تعاوُن:

یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ مرزا قادیانی انگریز کا پروردہ ہے۔اسے برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی مذہبی شخص کھڑا کرنا تھا۔ جب اس نے غائر نگاہ ڈالی تو اسے مرزا اور اس کا خاندان نظر آیا۔اور واقعی اس سے بہتر اس کا کوئی اور حق نمک ادا کر بھی نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ انگریز نے ''ایک ہی نگاہ سے فیصلہ دل کا'' کر لیا۔اور اپنی خدمت وجاسوسی کے لیے اس کا انتخاب کیا۔ قارئین! فرق سمجھ لیجئے۔ برحق انبیاء علیہم السلام کا انتخاب اللہ تعالیٰ کرتا ہے مگر جھوٹے نبی کا انتخاب کوئی اور کرتا ہے۔اس نبی کا انتخاب انگریز نے کیا۔ بہرحال انگریز کا رویہ مسلمانانِ برصغیر کے ساتھ کیسا بھی تھا مرزا اور اس کے متبعین کے ساتھ ہمدردانہ وفیاضانہ تھا۔انگریز نے مرزا کے لیے انعامات وعطایا کے دہانے کھول دیے۔ زمینیں، جاگیریں، روپے پیسے سب کچھ دیا۔ اور ہمیشہ دیتا رہا۔ اب جب کہ قادیانیوں کو دنیا میں کہیں ٹھکانہ نہ ملا تو بھی انہی کے پاس ملا۔ انگریز انہیں ہر طرح کی مالی اعانت سے نوازتا رہا ہے، اور ان کی حفاظت بھی کرتا رہا ہے۔مرزا قادیانی کو انگریز کے بعد یہود وہنود وغیرہ سے بھی مدد ملتی رہی ہے۔اور اپنے چیلوں کی طرف سے بھی خطیر رقوم ملتی رہیں۔ قادیانی عام لوگوں کو ورغلانے کے لئے بڑی بڑی رقوم خرچ کرتے ہیں جس کے نتیجے میں لالچی یا مجبور لوگ مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء اور کابینہ کو آسودہ وخوشحال دیکھ کر ان کا مذہب اختیار کر لیتے ہیں۔

30۔مسلمانوں میں نفاق وانتشار:

یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ مسلمان باوجود ایک اللہ، ایک رسول، ایک قرآن اور ایک قبلہ ماننے کے باہم متفرق ومنتشر ہیں۔ بلکہ عموماً ایک دوسرے کے بالمقابل محاذ آراء ہیں، بیشک یہ اپنی جگہ بڑی تشویشناک اور پریشان کن بات ہے۔مگر قادیانی، اہل اسلام کی اس سر پھٹول اور نفاق سے بھی ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔اور ان میں پریشان خیال لوگوں کے سامنے اپنی تنظیم واتحاد اور مساعی وجہود کا نمونہ بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔کئی مسلمان آپس کے اختلافات سے کبیدہ خاطر ہو کر قادیانیت کے شیلٹر (SHELTER) تلے جا کھڑے ہوتے ہیں۔اس طرح بھی ان منکرین ختم نبوت کی جماعت کو توسیع ملی ہے اور مل رہی ہے۔

مرزائیوں کے متعلق علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

«نقطع بأنهم طائفة مِنَ البَاطنةِ الملحدة»

''ہمارا قطعی فیصلہ ہے کہ قادیانی باطنی اور ملحد لوگوں کا ہی ایک گروہ ہے''۔

(شرح العقيدة الطحاوية، ص:٣٩)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تاریکی سے روشنی تک

چند نومسلم سابق قادیانیوں کے تازہ

انٹرویوز

(ادارہ)

① ڈاکٹر محمد اسلم ولد عبدالخالق کمبوہ

نام: ڈاکٹر محمد اسلم ولد عبدالخالق کمبوہ

رہائش: شیخوپورہ

موبائل: 0343-8467852

عمر: 63 سال

ضیائے حدیث: کیا آپ آبائی طور پر مرزائی تھے؟

ڈاکٹر صاحب: جی ہاں۔ ہم نے مرزائیت کے ماحول میں آنکھ کھولی۔

میرے والد مرزائی تھے اور والدہ بریلوی مسلک سے تعلق رکھتی تھیں۔ میں نے اپنے ماموں صاحبان سے سوال کیا تھا کہ آپ نے میری والدہ کا نکاح مرزائی سے کیوں کیا تھا؟ وہ کہنے لگے کہ یہ رشتہ بچپن ہی سے ہوا تھا اور مخالفت کے باوجود طے پا گیا۔

ضیائے حدیث: آپ نے مرزائیت کب چھوڑی؟

ڈاکٹر صاحب: 17 سال قبل۔

ضیائے حدیث: آپ اسلام کی طرف کیسے راغب ہوئے؟

ڈاکٹر صاحب: حقیقت تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا اور پسند کرتا ہے اسے ہدایت سے نواز دیتا ہے۔ بہرحال سبب یہ بنا کہ میں 1976ء میں منسٹری آف ہیلتھ میں مسقط گیا۔ 8 سال مسقط میں مقیم رہا۔ اور اس دوران میں مختلف علماء سے ملتا رہا اور مرزائیت اور اسلام کے متعلق پوچھتا رہا۔ اور رفتہ رفتہ یہ یقین پختہ ہوتا گیا کہ پاکستان میں جو علمائے کرام مرزائیت کے خلاف مہم چلائے ہوئے ہیں اس کی کوئی وجہ ضرور ہے۔

اپنے وطن میں اقامت پذیر ہونے کے بعد اپنے بہن بھائیوں اور والد سے بات چیت ہوتی رہتی۔ اور قادیانی مربیوں سے بحث مباحثہ ہوتا رہا اور کافی دیر یہ سلسلہ چلتا رہا۔

میرے والد شیخوپورہ کی سطح پر بااثر شخصیت تھے اور انھیں قادیانیوں کے ہاں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ میرے دو بھائیوں کو مرزائیوں ہی نے کینیڈا اور برطانیہ بھجوایا اور وہ وہاں سیٹل (SETTLE) ہو گئے۔ اب یہ سلسلہ شروع ہو گیا کہ والد صاحب مجھے شیطان اور ابلیس کہنے لگ گئے۔ میں نے عرض کی کہ آپ بچپن میں بھی میرا گلہ دبا سکتے تھے اب بھی آپ کے پاس اختیار ہے۔ اس دوران مجھے ''ابتر'' کے طعنے دیے جاتے رہے اور مربیوں سے باتیں ہوتی رہیں۔ بہرحال اللہ کی توفیق سے میں مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام لے آیا۔ میں اسلام لانے کے بعد والد صاحب سے کہتا کہ اب میں اپنے نام ''اسلم'' کا مطلب سمجھا ہوں۔ ایک دفعہ ایک بڑے مربی (نام میرے ذہن میں نہیں) سے میں نے کہا کہ آپ جو تاویلات کرتے رہتے ہیں کسی آیت کا ترجمہ کریں اور اس ترجمے کو دوبارہ عربی میں لکھیں تو اس کی عبارت وہ نہیں بنے گی جو پہلے تھی۔ اس نے مجھے نئی بات سنا دی کہ قرآنِ مجید کے 14000 مفہوم سکھائے گئے ہیں۔ میں جو سمجھا ہوں یہ ہے کہ مرزائیت من مانی تشریحات اور خودساختہ تاویلات کے گرد گھومتی ہے۔ یہ لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات کی بھی تاویل کرتے ہیں۔ اور مرزائیت دراصل یہودیوں کا چربہ ہے۔ قرآنِ مجید لاریب کتاب تھی جس میں مرزائیوں نے ریب ہی ریب داخل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر میں جب مسلمان ہوا تو مجھے اپنے بیوی بچوں سمیت ہر ایک چیز سے بے دخل کر دیا گیا۔اب میں کلی طور پر اپنے خونی رشتوں سے قطع تعلق کر چکا ہوں۔ بھائیوں سے بارہ سال بعد ایک فوتگی پر ملاقات ہوئی۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم کیسے اسلام میں ہو والد کے لیے دعائے مغفرت ہی نہیں کرتے۔ میں نے کہا: اسلام میں اس کی ممانعت ہے۔جو لوگ مسلمان نہیں ہیں ان کے لیے دعائے مغفرت جائز نہیں ہے۔

ضیائے حدیث: مسلمانوں کے کئی فرقے ہیں مگر آپ جماعت اہلحدیث میں کیسے آئے؟

ڈاکٹر صاحب: یہ بڑا دلچسپ سوال ہے۔ میں جب مسلمان ہوا تو میرے پاس دوسو روپے کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ جہاں میں نے رہائش رکھی وہاں سُنیوں کی ایک مسجد تھی۔ میں نے وہاں کے عالم سے سوال کیا کہ میں مسلمان تو ہوا ہوں لیکن اب میں کس مسلک میں جاؤں، کون سا گروہ درست ہے؟

اور یقیناً یہ ایک ایسا سوال ہے جو اسلام کی طرف راغب ہونے والے تمام غیر مسلموں کے ذہنوں میں جنم لیتا ہے۔اور میں بھی جب مرزائی احباب کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ تمہارے مولوی تو خود ہی ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے رہتے ہیں اور ہر کوئی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے، بتاؤ ہم کس گروہ میں شامل ہوں۔ بہر حال میرے سوال کے جواب میں مولانا صاحب کہنے لگے کہ آپ ایسا سمجھیں کہ آپ اسلام کے محل میں داخل ہو گئے ہیں جس کا وسیع وعریض صحن ہے اور 72 کمرے ہیں، آپ جس میں چاہیں داخل ہو جائیں۔

اس بات نے میرے اضطراب میں اضافہ کر دیا۔ میں نے کہا کہ کسی نے اپنی طرف کھینچ کر میرے کپڑے پھاڑ دیے ہیں اور کسی نے کھینچ کر میرا بازو توڑ دیا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ جس کمرے میں چاہو داخل ہو جاؤ۔

اسی اضطرابی کیفیت میں میری ملاقات محلے کے ایک دکاندار سے ہوئی جن کا نام نواز تھا۔ وہ بھی نو اہلحدیث تھے۔ وہ بخاری شریف کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مجھے انھوں نے بہتر فرقوں کے جہنم اور ایک کے جنت میں جانے والی حدیث سنائی۔ اور مجھے بخاری شریف کے مطالعے پر لگا دیا۔ اور بالآخر میں احادیث مبارکہ کا مطالعہ کر کر کے اہلحدیث ہو گیا۔

بعد ازاں میری ملاقات مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ سے بھی ہوئی۔ بہر حال میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے بہت قریب پایا اور اس وقت سے بہت سکون محسوس کرتا ہوں۔ اور میں یہی کہتا ہوں کہ میں کتاب و سنت پر عمل پیرا ہوں۔

ضیائے حدیث: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ لوگ مرزائی کیوں ہوتے ہیں؟

ڈاکٹر صاحب: قادیانی اپنے آقاؤں کی ہدایت کے مطابق سیدھے سادے اور مفلوک الحال مسلمانوں کو بڑے سبز باغ دکھاتے ہیں۔اور جو کوئی ان کی طرف ذرا سا بھی مائل ہوتا ہے اس سے سوگنا زیادہ وہ مائل ہوتے ہیں۔ اس کا مکمل پیچھا کرتے ہیں۔اس کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور ہر طرح سے تعاون کرتے ہیں۔

اسی طرح بہت سے لوگ قادیانیت کے بحر کفر وعصیان سے نکل کر مسلمان ہونا چاہتے ہیں لیکن مسلمانوں کے ہاں ایسا کوئی انتظام نہیں اس لئے وہ اسی کفر میں مبتلا رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کسی کے لئے اپنا خاندان اور گھر بار چھوڑنا آسان کام نہیں ہوتا۔

یہاں ایک تلخ حقیقت کا اظہار ضروری ہے کہ میں جب مسلمان ہوا کسی نے میری بات نہ سنی۔ پھر جب میں نے پلاٹ لے لیا تو تعمیر کے لیے رقم نہیں تھی۔ اس دوران بھی مسلمانوں کی طرف سے تلخ تجربات سامنے آئے اور ڈسنے والے ہی ملے۔ یعنی بجائے آسانی کے مجھے اور زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ میں نے یہ اظہار اس لیے کیا ہے اللہ کرے کہ مسلمان من حیث القوم ادھر توجہ کریں اور ان کے ہاں بھی کوئی بہترین نیٹ ورک ہو کہ لوگ قادیانیوں کے جال میں نہ پھنسیں۔ اور اگر خدانخواستہ پھنس جائیں تو باہر نکل آئیں۔ آپ کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ مرزائیوں کا بڑا اچھا نیٹ ورک ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے والدین کی طرف سے مرکز کو چندہ پہنچنا شروع ہو جاتا ہے۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے نہ اس اہم ترین مسئلہ پر کوئی توجہ دی جاتی ہے۔ ایک جذبہ ہے مگر وہ سب کا سب ایک دوسرے کے خلاف صرف ہو جاتا ہے۔ بس افسوس ہی کیا جا سکتا ہے ؎

دل کے ٹکڑے ہزار ہوئے
کوئی یہاں گرا کوئی وہاں گرا

ضیائے حدیث: مرزائیوں کے لیے کوئی پیغام؟

ڈاکٹر صاحب: ان کے لئے اس سے بہتر اور بڑا پیغام اور کیا ہو سکتا ہے کہ مخلصانہ طور پر قرآن وسنت کی حقیقت کو سمجھیں۔ گھڑے کی مچھلی والا کام نہ کریں اور آباء واجداد کی پیروی کے چنگل سے نکلیں۔ اللہ کی طرف آئیں اور حضرت رسول کریم ﷺ کی سچی فرمانبرداری کریں۔ اور اللہ کو خوش کریں اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب پائیں گے۔

ضیائے حدیث: اس سلسلے میں مسلمانوں کے لیے کوئی پیغام؟

ڈاکٹر صاحب: مسلمانوں کو اپنا ایک ٹی۔ وی چینل ضرور بنانا چاہیے کہ جس کے ذریعے سے دعوت عام کریں اور جملہ کفار خصوصاً قادیانیوں کو بے نقاب کریں۔ جاء الحق وزھق الباطل کی روشنی میں زھوقِ باطل بھی ضروری ہے۔ اکثر مسلمانوں کو ان کے عقائد کفریہ اور خطرناک چالوں کا پتا ہی نہیں اور وہ انہیں معمولی اور بے ضرر سمجھتے ہیں۔

میں جملہ مسلمانوں سے گذارش کروں گا کہ سب سے پہلے ہمارا اخلاق بہت عمدہ ہونا چاہیے۔ قادیانی لوگوں سے مدنی طریقے سے پیش آتے ہیں اور ہم مکی طریقے سے پیش آتے ہیں۔

اسی طرح مسلمانوں کو اتحاد کی دولت سے مالا مال ہونا چاہیے اور اس کا بہترین حل ''فان تنازعتم فی شیء'' والی آیت میں بتایا گیا ہے۔ تاکہ کسی نومسلم کے ذہن میں یہ سوال ہی پیدا نہ ہو کہ میں نے کس مسلک کو اختیار کرنا ہے۔ وہ ادھر سے نکل کر صرف قرآن وسنت کی پیروی کرے۔

ڈاکٹر صاحب نے آخر میں علماء کو انجن سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے علماء ٹھیک سمت لے کر چلیں۔ کیونکہ عوام تو ان کے پیچھے ہی چلتے ہیں۔ یہ کسی صورت اپنے اپنے طور طریقے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

نوٹ: ڈاکٹر صاحب چاہتے تھے کہ اسوۂ رسول ﷺ کو اخلاص کے ساتھ اپنایا جائے۔ قرآن وسنت کی صاف اور واضح تعلیمات ہیں۔ انہیں اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی طرح نہایت مضبوطی سے تھامنا ضروری ہے۔ ورنہ دین سے دوری اور ریاکاری ہوگی۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب اور جملہ اہل اسلام کو ریاکاری اور دیگر تمام آلائشوں سے بچا کر دین حنیف کی خدمت کی توفیق دے اور استقامت سے نوازے۔ آمین۔ (ادارہ)

②
شیخ زبیر انور ولد بشیر الدین

نام: شیخ زبیر انور ولد بشیر الدین

بمقام: کوٹ سرور تحصیل وضلع چنیوٹ/ جامعہ عربیہ، کرم آباد، چنیوٹ، قومی شناختی کارڈ نمبر: 35201-416389-9

تعلیم: گریجوایٹ **شعبہ:** تدریس

عمر: 45 سال جبکہ 38 سال قادیانیت میں گزرے۔

ضیائے حدیث: کیا آپ خاندانی مرزائی تھے؟

شیخ زبیر: جی ہاں، ہم خاندانی طور پر مرزائی تھے۔ میرے پر نانا بابو عبدالرحمٰن نے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ والد صاحب بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ صحیح علم تو نہیں البتہ بعض باتوں سے پتا چلتا ہے کہ وہ بھی قادیانی ہی تھے۔ جس کا قلق ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔

ضیائے حدیث: آپ کی عام سرگرمیاں کیا رہیں؟

شیخ زبیر: لاہور میں قادیانیوں کے ساتھ ناظم اشاعت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے طور پر کام کرتا رہا۔ گڑھی شاہو مرکز قادیانیت سے بھی منسلک رہا۔ صدر عاملہ کا ناظم رہا اور تعلیم قرآن کا ناظم بھی رہا۔ اور یہ سب کچھ رضا کارانہ طور پر تھا۔

ضیائے حدیث: آپ اسلام کی طرف کیسے راغب ہوئے؟

شیخ زبیر: تنقیدی مطالعہ کی کمی کی وجہ سے مجھ پر مرزا کے جھوٹ آشکار نہ ہوئے، البتہ بعد میں مجھے اس کا ادراک بھی ہو گیا۔ البتہ مرزا طاہر اور مرزا مسرور کی بد دیانتیاں مرزائیوں سے متنفر ہونے کا باعث بنیں۔ موجودہ قادیانی خلیفہ مرزا مسرور نے 1994ء یا 1995ء میں براہ راست فون پر مجھ سے بات کی کہ آپ رقم بھیجیں ہم برطانیہ میں آپ کے لیے مکان خریدیں گے اور آپ کو ہر ماہ آمدنی ملتی رہے گی۔ مجھے جو کچھ وراثت میں ملا تھا میں نے جمع کر کے ایک لاکھ پونڈ بھیجا لیکن ایک سال گزر گیا وعدہ وفا نہ ہوا۔ بالآخر بہت ذلیل کر کے وہ رقم واپس کر دی۔ چوہدری حمید نصر اللہ اور ادریس نصر اللہ جو ظفر اللہ خان کے بھتیجے ہیں اور آرے بازار کے ساتھ ظفر اللہ ہاؤس میں رہائش پذیر ہیں، انھوں نے بد دیانتی اور ناانصافی کا مظاہرہ کیا تا آنکہ میرا پیسہ ہضم کر گئے۔

اس ظلم کی شکایت مرزا مسرور سے کی تو انصاف کے بجائے مجھ کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، مجھے پیٹا گیا، تا آنکہ میرے بازو توڑ دیئے اور کئی دفعہ سر پھاڑا۔ مجھے حبس بے جا میں رکھا گیا کہ ان کی شکایت کیوں کی ہے۔ اور مجھے قادیانی چینل M-T-A دیکھنے پر مجبور کیا جاتا رہا۔ بالآخر میں نے انھیں چھوڑ دیا۔ اور 2002ء میں مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

اسلام قبول کرنے کے بعد مجھ پر لڑائی کا مقدمہ کر دیا گیا اور پرچہ درج کروانے والا مرزا مسرور ہی تھا۔ میں نے غور کیا کہ جس نبی کے خلفاء ایسے ہوں اس نبی کا اپنا حال کیسا ہوگا؟ تا آنکہ میں نے اس دین مرزائیت کو برا کہنا شروع کر دیا۔ تا کہ لوگ اس بیہودہ دین سے بچ کر رہیں۔

مجھے اسلام لانے کے بعد بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ میری جائیداد، گھریلو سامان، حتیٰ کہ بیوی بچے بھی چھین لیے۔ میری بیٹی مجھ سے ملنا چاہتی ہے لیکن ملنے نہیں دیا جاتا۔ میرے وکیل نے مجھے بتایا کہ آپ کی بیٹی نے جماعت کو خط لکھا اس کے باوجود اسے نہیں ملنے دیا گیا۔ چھ ماہ قبل اپنی بیٹی کو ملنے چناب نگر گیا تو دفتر صدر عمومی سے دو ٹیوٹا کیبن مسلح افراد سے لیس میرے پاس آ گئے اور مجھے زدوکوب کیا اور جیسا کہ بتایا ہے لڑائی کا مقدمہ بھی درج کرا دیا۔ یعنی خود ہی زیادتی کی اور خود ہی کیس دائر کر دیا۔ ابھی بھی مجھے دھمکیاں ملتی رہتی ہیں کہ واپس آ جاؤ ورنہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے۔

ضیائے حدیث: کیا آپ اب اطمینان محسوس کرتے ہیں؟

شیخ زبیر: میں رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری میں آ کر نہایت مطمئن ہوں۔ نہ صرف دنیا میں مطمئن ہوں بلکہ آخرت کے بارے بھی پُر امید ہوں۔

ضیائے حدیث: لوگ مرزائیوں کے ساتھ کیوں منسلک ہیں؟

شیخ زبیر: زیادہ تر لوگ اپنے دنیاوی مقاصد کی خاطر ان سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے کثیر لوگ کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ وہ اپنے لوگوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کو رشتوں اور نوکریوں کی لالچ دیتے ہیں۔ کچھ لوگ مسلمان ہونا چاہتے ہیں مگر ان مشکلات کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوتے۔ ان کے اندر رہتے ہوئے بھی بہت سے لوگ ان کے خلاف ہیں۔

ضیائے حدیث: وہ مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟

شیخ زبیر: وہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کے متعلق بالکل فراخ دل نہیں ہیں۔

ضیائے حدیث: آپ کی کوئی خواہش؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ زبیر: میری بڑی خواہش یہ ہے کہ کسی طرح مرزا قادیانی کی اصل تصویر اور کذب بیانیاں سامنے لائی جائیں تاکہ لوگوں کے سامنے حقیقت آشکارا ہو۔

ضیائے حدیث: قادیانیوں کے لیے کوئی پیغام؟

شیخ زبیر: مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء کے کذب کو پہچانتے ہوئے قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ کی سچی فرمانبرداری میں آجائیں۔

ضیائے حدیث: مسلمانوں کے لیے کوئی پیغام؟

شیخ زبیر: مسلمان مرزائیوں کے جال میں نہ پھنسیں۔ نوکریوں اور رشتوں کے لالچ میں آکر اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔اور نبی کریم ﷺ کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے والوں سے سختی سے نمٹیں اور پوری غیرت کا مظاہرہ کریں۔اور مرزائیت کی تباہ کاریوں سے خود بھی آگاہ ہوں اور دوسروں کو بھی آگاہ کریں۔ماہنامہ ضیائے حدیث مبارکباد کا مستحق ہے کہ جس نے ''ختم نبوت نمبر'' شائع کر کے بہت بڑا فریضہ..... بلکہ جہاد کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی نصرت فرمائے۔(آمین)

③
آفتاب احمد حیات ولد عبید اللہ

نام: آفتاب احمد حیات ولد عبید اللہ

عمر: ۲۷ سال

پتا: گٹیالیاں نزد قلعہ کالروالا، پسرور (سیالکوٹ)

گٹیالیاں کی ۵۰ فیصد سے زائد آبادی مرزائی ہے۔میں آبائی طور پر مرزائی تھا کیونکہ میرے دادا کے دادا مرزائیت کے تباہ کن گڑھے میں گرے ہوئے تھے۔گاؤں کے اکثر لوگ ایک دوسرے کی تبلیغ سے مرزائی ہوئے۔

ضیائے حدیث: آپ نے مرزائیت کیوں چھوڑی؟

آفتاب احمد: اس وقت میری عمر ۱۵ سال تھی۔میرے والد کہیں سے ہو کر گھر آئے اور کہنے لگے میں فلاں شخص کو اپنے قادیانی مربی کے پاس لے گیا تھا لیکن مربی اسے کوئی جواب نہ دے سکا۔(پریشان سے تھے۔)

ضیائے حدیث: کیا آپ کو یاد ہے انھوں نے کن باتوں کا ذکر کیا تھا؟

آفتاب احمد: قرآنِ پاک کے حوالے غلط دیے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی نے ۵۰ جلدوں کا وعدہ کر کے ۵ جلدیں لکھیں اور جواب میں کہہ دیا کہ ۵ اور ۵۰ میں صرف ایک صفر کا فرق ہے۔اور اس قسم کی اور باتیں بھی تھیں۔میری خوش قسمتی جنہیں سن کر میرے دل میں تحقیق کی تڑپ پیدا ہوئی۔اور میں نے ریسرچ شروع کر دی۔

ضیائے حدیث: اس دوران آپ کے سامنے کون سا لٹریچر تھا جس کی مدد سے آپ تحقیق کرتے تھے؟

آفتاب احمد: مجلس تحفظ ختم نبوت (حضوری باغ، ملتان) کے پمفلٹ پڑھے۔ایک اہلحدیث عالم کی کتاب ''محمدیہ پاکٹ بک'' پڑھی اور اس کے علاوہ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کی ''شہادت القرآن'' پڑھی۔اور اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے سرفراز فرما دیا۔

ضیائے حدیث: زمانۂ مرزائیت میں آپ کے پاس کوئی عہدہ بھی تھا؟

آفتاب احمد: چونکہ ابھی کم عمر تھا اس لئے کوئی خاص عہدہ نہیں تھا۔البتہ بچپن میں ''سائق'' کا عہدہ تھا۔مرزائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سائق'' اس بچے کو کہتے ہیں جو بچہ مرزائیوں کی عبادت گاہ میں بچوں کو پڑھنے کے لیے لے کر جاتا ہے۔

ضیائے حدیث: آپ کس وجہ سے ان سے زیادہ متنفر ہیں؟

آفتاب احمد: مسلمانوں کے متعلق ان کا رویہ بہت سخت پایا۔خصوصاً مسلمانوں پر کوئی آفت ٹوٹ پڑتی ہے تو اس پر بہت خوش ہوتے ہیں۔جیسا کہ خانہ جنگی ہو یا آپس کا مذہبی یا سیاسی لڑائی جھگڑا یا موجودہ سوات وغیرہ کی صورت حال، وہ ایسی باتوں کو پیش کر کے نہ صرف خوش ہوتے ہیں بلکہ مسلمانوں کو جھوٹا بھی ثابت کرتے ہیں۔

ضیائے حدیث: مرزائیوں کے لیے کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

آفتاب احمد: مرزائیوں کے لیے یہی پیغام ہے کہ خدارا تقلید و جمود سے بچیں اور اپنے مذہب جو سراسر خود ساختہ ہے اس کی خلوص نیت سے تحقیق کریں۔سچی بات تو یہ ہے کہ آج بھی کوئی پڑھا لکھا مرزائی یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ ''میں حلفاً کہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کا نبی تھا'' اور اگر ایسا نہ ہو مجھ پر اللہ کی لعنت اور پکڑ ہو۔

ضیائے حدیث: کیا آپ مسلمانوں کے لیے کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟

آفتاب احمد: مسلمانوں کو بھی تحقیق کے میدان میں آگے نکلنا چاہیے۔خصوصاً اس موضوع پر مطالعہ کرنا چاہیے۔اور دعوت کا کام کرنا چاہیے۔ہمارے عوام تو رہے عوام اکثر علماء کو بھی مرزائیوں کی تباہ کاریوں، خطرناک عقائد اور برے عزائم کا علم نہیں۔جبکہ انہیں پورا علم ہونا چاہیے۔

ضیائے حدیث: کیا آپ کے والد بھی مرزائیت سے تائب ہو گئے؟ اور ان کا آپ سے سلوک کیسا ہے؟

آفتاب احمد: بڑا دکھ ہے کہ وہ اب بھی مرزائی ہی ہیں، شروع میں تو ذرا سختی ہوئی تھی مگر الحمدللہ، اب حالات نارمل ہو چکے ہیں کیونکہ میرے پاس طاقتور دلائل ہیں۔البتہ میرے لیے دوبارہ مرزائی بننے کی دعا کرتے رہتے ہیں۔دوسرے مرزائی تو میرے ساتھ بات چیت نہیں کرتے۔جس کی مجھے پرواہ ہے نہ فکر۔

④
عرفان محمود برق

ضیائے حدیث: آپ کا نام اور آپ کی عمر؟

عرفان محمود برق: میرا نام عرفان محمود برق ہے اور میری عمر 27 سال ہے۔

ضیائے حدیث: اپنے خاندان کے بارے میں بتائیے؟

عرفان محمود برق: میرا تعلق مغل برادری سے ہے اور میرے دادا نے مرزا غلام احمد قادیانی کذّاب کی بیعت کر کے قادیانیت کی غلاظت کو ہمارے خاندان میں داخل کیا تھا اور اس کی دیکھا دیکھی ہماری پوری برادری جہالت کے چھکڑے پر بیٹھ کر بھیڑ چال کی طرح قادیانیت کی اندھیری کوٹھری میں داخل ہوتی چلی گئی، نہ کسی نے کچھ دیکھا نہ پرکھا، نہ سمجھا۔

ضیائے حدیث: آپ کی قادیانیت سے بیزاری اور قبول اسلام کی کیا وجہ تھی؟

عرفان محمود برق: میرے قبول اسلام کی بنیادی وجہ خالق ارض وسماء کی چادر رحمت تھی جو میرے سر پر تنی رہی۔اور درحقیقت اسی کے باعث میں قادیانیت کی گندگی سے باہر آ گیا۔اس سلسلے میں بہت سے ایسے ذریعے بنتے چلے گئے جنھوں نے مجھے اس بارے میں سوچنے اور کوئی قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا۔مجھے بارہ سال کی عمر میں خواب میں رسالت مآب ﷺ کی زیارت ہوئی۔میں نے دیکھا کہ پیارے آقا ﷺ پھل تقسیم فرما رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور سب کے گھروں میں دے رہے ہیں لیکن جب آگے ایک قادیانیوں کا گھر آتا ہے تو اس سے پیچھے کھڑے رہتے ہیں، آگے تشریف نہیں لاتے، میں اپنے گھر کے دروازے کے پاس کھڑا ہوتا ہوں، پیارے آقا ﷺ دور سے میری طرف دیکھتے ہیں اور تبسم فرماتے ہیں۔اس کے بعد میں بیدار ہو جاتا ہوں۔اس سے چند برس بعد جب میں قادیانیت کے کفریہ عقائد کو پڑھتا ہوں تو مجھے میرے خواب کی تعبیر سمجھ آ جاتی ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ قادیانیت کی گندگی سے پیچھے کیوں کھڑے رہے؟ آگے کیوں نہ تشریف لائے؟ اور آپ ﷺ کے مجھ ناچیز کی طرف دیکھ کر مسکرانے کی کیا وجہ تھی؟

اس خواب کے علاوہ ایک دفعہ ایک خواب میں میں نے مرزا قادیانی کو جہنم کی آگ میں جلتے ہوئے بھی دیکھا۔میرے قبول اسلام کا ایک ذریعہ ہمارے ہمسایوں اور محلے داروں کا ہمارے ساتھ سخت ردیہ بھی تھا اور ہمارے ساتھ بائیکاٹ تھا، جس نے مجھے قادیانیت کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا۔اس کے علاوہ چند شخصیات کی رفاقت بھی میری ذہن پروری اور ثابت قدمی کے لیے کارگر ثابت ہوئی۔ان شخصیات میں جناب حاجی محمد اشرف خان صاحب، جناب محمد طاہر عبدالرزاق صاحب، جناب پروفیسر محمد حسین آسی صاحب رحمہ اللہ، جناب جسٹس میاں نذیر اختر صاحب، جناب پروفیسر حافظ محمد کمال بٹ صاحب، جناب خالد اقبال صاحب اور جناب قاری ریاض احمد فاروقی صاحب شامل ہیں۔

ضیائے حدیث: اپنی کتاب ''قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں'' کے بارے میں کچھ بتائیے؟

عرفان محمود برق: الحمدللہ! میری کتاب ''قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں'' کو اللہ پاک نے بڑی مقبولیت سے نوازا، یہ کتاب اپنے موضوع کی اچھوتی اور نرالی کتاب ہے۔اس کتاب میں میں نے مرزا قادیانی کذاب کے گندے کردار اور اس کے باطل نظریات کو اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں کھڑا کر کے لوگوں کے سامنے بالکل ننگا کر دیا ہے۔اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر کسی پر واضح ہو جاتا ہے کہ قادیانی مذہب جسے مغربی ڈاکٹروں نے بھی ابلیس کا پھندا، ہوس زر کا دھندہ، انسانیت کا مقتل، شیطانی ڈرامہ اور دنیا و آخرت کا جہنم قرار دے دیا جبکہ اسلام اسے پہلے ہی باطل اور اس کے ماننے والوں کو کافر، مرتد، زندیق، شاتم رسول اور واجب القتل قرار دیتا ہے۔اس کتاب میں غیر مسلم ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کی اسلام کی حمایت اور مرزا قادیانی کذاب کی تردید پر حیران کن اور ہوش ربا تحقیقات پیش کی گئی ہیں، جو اسے دائم المریض، پاگل، کذاب اور جرائم پیشہ قرار دیتی ہیں۔اس کتاب کا انگلش میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے اور اسے پڑھنے کے بعد سینکڑوں قادیانی اسلام قبول کر چکے ہیں۔

ضیائے حدیث: اب تک آپ کے خاندان کے کتنے افراد اسلام کی دولت سے سرفراز ہو چکے ہیں؟

عرفان محمود برق: اللہ رب العزت کے احسان سے میری پیاری والدہ، تین بھائی اور دو کزن مسلمان ہو چکے ہیں۔

ضیائے حدیث: قادیانیوں کی موجودہ سرگرمیوں کے بارے میں کچھ بتائیے؟

عرفان محمود برق: اس وقت قادیانی اژدھا پوری طاقت سے اپنا منہ کھولے اسلام کے گلستان میں گھسا ہوا ہے۔اور نوکری، چھوکری، ویزے اور دولت کی لالچ سے مسلمانوں کے ایمانوں کو نگل رہا ہے۔ہر قادیانی کو ان کے موجودہ خلیفہ مرزا مسرور احمد قادیانی مردود کی طرف سے حکم ہے کہ تم نے ایک سال میں کم از کم دس مسلمان قادیانی کرنے ہیں، مسلمانوں کے ان کے جال میں پھنسنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں جس سے عام آدمی ان کے دھوکے میں آ جاتا ہے۔یہ سؤر کے گوشت کو بکرے کے گوشت کے نام پر بیچتے ہیں، شراب کی بوتل پر آبِ زم زم کا لیبل چپکاتے ہیں، کمین گاہ پر مسجد کا بورڈ لگاتے ہیں۔اس طرح امت مسلمہ کے ایمانوں کا دھڑا دھڑ قتل کیا جا رہا ہے۔ان کا مشن ہے کہ اس دھرتی سے اسلام کا خاتمہ کر دیا جائے (نعوذ باللہ) اور قادیانیت کے کفر کو اسلام کا نام دے کر پوری دنیا میں متعارف کروا دیا جائے۔

علامہ اقبال مرحوم رحمہ اللہ نے آج سے تقریباً پون صدی پہلے ان کے بارے میں فرمایا تھا، ''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔''

ان کی اسلام اور وطن سے غداریوں کی فہرست شیطان کی آنت سے بھی زیادہ لمبی ہے۔اسلام کی ذیشان عمارت کو زمین بوس کرنے کے لیے آج پوری دنیا میں انہوں نے اپنے مرکز قائم کر رکھے ہیں۔یہود و نصاریٰ کے تعاون سے پوری دنیا میں ان کے ڈیڑھ سو سے زائد رسائل و جرائد اور اخبارات نکلتے ہیں۔مرزا قادیانی کذاب کی جھوٹی نبوت کو چلانے کے لیے ان کا اپنا ایک چینل (M.T.A) ہے۔ایک ریڈیو ہے، درجنوں ہسپتال ہیں، سینکڑوں سکول اور کالجز ہیں، سینکڑوں لائبریریاں ہیں، درجنوں انسانی فلاح و بہبود کے ڈرامے (کے ادارے) ہیں کہ جس طرح ہو سکے اسلام اور مسلمانوں کو اس دنیا سے رخصت کر دیا جائے (نعوذ باللہ) لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ سب چیزیں قادیانیوں سے لاکھوں گنا زیادہ کی تعداد میں مسلمانوں کے پاس بھی ہیں۔تو کیا یہ ان چیزوں کو اپنے نبی مکرم حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ اور آپ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے استعمال کرتے ہیں؟ آج ہزاروں کی تعداد میں پوری دنیا میں اسلامی تنظیمیں اور اسلامی ادارے ہیں لیکن ان میں سے کتنے ایسے ہیں جو قادیانی فتنے کا استیصال کرنا اپنا مشن رکھتے ہوں، یا استیصال کرنے میں اپنا رول ادا کرتے ہوں، لوگوں کو اس فتنے سے بچانے کے لیے مخلصانہ کاوشیں کرتے ہوں، تحفظ ختم نبوت کورسز کرواتے ہوں، یا کسی بھی طریقے سے اس ظالم، اسلام دشمن، فتنہ پرور، خودغرض اور دنیا کی حریص جماعت کو بیخ و بُن سے اکھاڑنے یا ان کے برابر اور متوازی کام کرنے کا جذبہ صادق رکھتے ہوں؟ آپ کو ان ہزاروں میں صرف چند ایسی تنظیمیں اور ادارے ملیں گے جو اس سلسلے میں کام کرتے ہیں، جبکہ قادیانیوں کی ایک سو سے زائد تنظیمیں اور ادارے ہیں جو چوبیس گھنٹے گندِ خضریٰ کی طرف منہ کر کے بھونکتے ہیں اور دن رات اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں۔یاد رکھئے! حضور ﷺ کی ختم نبوت اور آپ کی عزت و ناموس کے تحفظ کا کام ہر کلمہ گو مسلمان پر فرض ہے اور یہ فریضہ باقی تمام فرائض سے پہلے فرض ہے۔

ضیائے حدیث: امت مسلمہ کے لیے کوئی پیغام ہو تو دیجئے؟

عرفان محمود برق: تمام مسلمان بھائیوں کو میرا یہی درد بھرا پیغام ہے کہ قادیانی فتنے کے ننگے ناچ کو روکنے کے لیے میدان عمل میں آ جائیں۔ان کے بارے میں خود بھی آگاہی حاصل کریں اور دوسروں کو بھی بتائیں۔ردِ قادیانیت کے ماہرین کا تحریر کردہ لٹریچر اپنی استطاعت کے مطابق پرنٹ کروا کے فری تقسیم کریں، علماء کرام کو پیش کریں، کالم نگار اور صحافی طبقے تک پہنچائیں۔ سیاستدانوں اور قانون دانوں تک رسائی کروائیں، تحفظ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کورسز کروائیں۔اس فن کے ماہرین کا مساجد، مدارس اور گھروں میں لیکچرز کا اہتمام کریں۔ اسلامی و قومی اخبارات، رسائل و جرائد میں عقیدہ ختم نبوت اور ردِ مرزائیت پر مشتمل زیادہ سے زیادہ مضامین لکھے جائیں۔قادیانیوں کا اور ان کی مصنوعات (شیزان، شاہ تاج شوگر مل، ذائقہ گھی، یونیورسل سٹیبلائزر، O,C,S وغیرہ) کا خود بھی بائیکاٹ کیا جائے اور دوسروں کو بھی سختی سے ان کے بائیکاٹ کی ترغیب دی جائے۔ غرض کہ جو کوئی بھی جس کسی بھی طریقے سے ان کے خلاف جو کچھ بھی کر سکتا ہے وہ ضرور کرے۔اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے حمایتی ہونے کا ثبوت دے۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

قادیانی فتنہ اٹھا ہے مسلمانو ! اٹھو
خواب سے بیدار ہوں للہ دیوانو ! اٹھو
حرمت دین محمد کے نگہبانو! اٹھو
شعلہ سامانی دکھاؤ، شعلہ سامانو ! اٹھو

تین دلچسپ واقعات

ایک ''قادیانی'' کا انکشاف:

مرزائیوں کا ایک رسالہ ''یسرنا القرآن'' ہے۔اس کے ذریعے سے مرزائیوں سے رابطہ ہو گیا۔آخر 2001ء کو ہم چند ساتھی چناب نگر گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں کرایہ بھی دیا گیا۔اور مربی کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔میں تاریخ،اپنا نام اور مربی کا نام اس لیے نہیں بتا سکتا کیونکہ وہ مجھے ''مسلمان'' سمجھ کر میری طرف سے توجہ ہٹا دیں گے۔تا حال مجھے ان کے فون آ رہے ہیں کہ سالانہ جلسہ انگلینڈ میں ہونا ہے لہٰذا تم پاسپورٹ پر ''احمدی'' لکھوالو۔

کچھ عرصہ قبل قادیانی مذہب قبول کرنے والوں کی تربیتی ورکشاپ تھی۔مجھے اس میں بھی مدعو کیا گیا۔نئے قادیانیوں کے لیے ان کی ایک اصطلاح چلتی ہے،انھیں ''نوموبائن'' کہا جاتا ہے۔اور تین سال تک نئے قادیانی اسی سٹیج میں رہتے ہیں۔

چناب نگر میں مختلف قسم کے ریسٹ ہاؤس بنائے گئے ہیں۔اور لوگوں کے حساب سے ان کی مہمان نوازی کی جاتی ہے۔میں نے چناب نگر (ربوہ) میں اس قسم کا جدید اسلحہ دیکھا کہ وہ پاکستانی اسلحہ نہیں لگتا۔

قادیانیوں کی طرف سے مجھے 2003ء یا 2004ء میں اسرائیل کی فوج میں بھرتی کی پیش کش بھی ہوئی کہ وہاں بیت المقدس میں فوج ہے تمھیں وہاں بھرتی کرتے ہیں۔اور تمھیں وہاں سے امریکا کی نیشنلٹی بھی مل جائے گی۔

چناب نگر میں مسلمانوں کو عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ ہم بھی نبی ﷺ کو اپنا پیغمبر مانتے ہیں۔ہمارا اور تمہارا کوئی خاص فرق نہیں،ایسے ہی مولویوں نے بات کو بڑھا دیا ہے۔(وہ مولویوں کو خصوصاً ان مولویوں کو جو مرزا کی مخالفت میں پیش پیش ہیں بہت برا سمجھتے ہیں۔اگر ان کا بس چلے تو وہ انہیں زندہ نہ چھوڑیں) مسلمانوں کو مرزائی بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عموماً زیادہ تر نوجوانوں کو بیرون ممالک ویزوں کی پیشکش ہوتی ہے۔ایک مسلم نوجوان جو پہلے ہی سے معاشی طور پر پریشان ہوتا ہے اور لاعلمی کی وجہ سے بظاہر اسلام سے معارض کوئی چیز بھی نظر نہیں آتی اور ان کے اخلاق سے بھی متاثر ہو جاتا ہے وہ اور مرزائیت کو اختیار کر لیتا ہے۔میرے جاننے والے ساتھی بھی مرتد ہو گئے تھے۔جو بھی مرزائی افسر کسی عہدے پر مقرر ہوتا ہے وہ قادیانیوں کا بھرپور خیال رکھتا ہے۔

قادیانی بچوں کی افسوس ناک حرکت

(رپورٹر ضیائے حدیث) رسول اللہ ﷺ کی شان میں مرزائیوں کی ہرزہ سرائی ''تازہ ترین''

28 جنوری 2009ء کی بات ہے۔چک نمبر 172 تحصیل وضلع لیہ میں مرزائیوں کے 35,30 گھرانوں میں سے کئی بچے اکیڈمی میں پڑھتے تھے۔اکیڈمی کے قریب مسجد میں نماز پڑھتے تھے۔اور قادیانیوں کا مبلغ مبشر بھی کبھار جمعہ پڑھ لیا کرتا تھا۔ایک دن ان بد بخت بچوں نے مسجد کے بیت الخلاء میں گندگی سے نام نامی اسم گرامی لکھ دیا۔العیاذ باللہ۔

الیف۔آئی۔آر درج ہوئی۔295 سی دفعہ لگا کر اس جرم میں ملوث 5 قادیانیوں کو ڈیرہ غازیاں جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

مرزائیوں کی جرأت

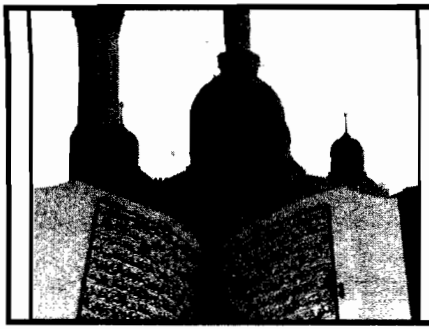
(رپورٹر ضیائے حدیث) مولانا حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد

1974ء میں آپ جامعہ محمدیہ شیخوپورہ میں مدرس تھے۔آپ کا کہنا ہے کہ جلوسوں میں تقریر کرنے پر گرفتار کیا جاتا تھا۔شیخوپورہ شہر کے ایک چوک میں تقریر کرنے پر مجھے بھی گرفتار کر لیا گیا اور ہم ایک ماہ جیل میں رہے۔پھر ہمیں رہا کر دیا گیا۔

1953ء میں چک نمبر 36 میں مرزائیوں کی خاصی تعداد تھی۔''خراس'' چکی نما آٹا پیسنے کی مشین ہے،مرزائیوں کو مسلمانوں نے اس کے استعمال کی اجازت نہ دی۔مرزائی ڈنڈے لے کر آ گئے۔حافظ احمد اللہ صاحب نے گائیڈ کیا اور مرزائیوں کو دونوں طرف سے گھیر کر مارا گیا۔پھر گرفتاریاں ہوئیں۔مولانا عتیق اللہ سلفی حفظہ اللہ کے والد گرامی مولانا عبدالجلیل رحمہ اللہ کو ہتھکڑی لگائی گئی۔اللہ تعالیٰ کی شان، ہتھکڑی خود ہی کھل گئی۔بہر حال انھیں گرفتار کیا گیا اور تقریباً ایک سال جیل میں رہے۔(از حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میرا قبولِ اسلام

ام فخر الاسلام

آج کے نفسانفسی اور مادیت پرستی کے دور میں جبکہ ہر طرف مال و زر اور ہوس کی تسکین کی دوڑ لگی ہوئی ہے، مذہب اور روحانیت کو ایک فرسودہ اور پرانے زمانوں کی کہانی سمجھ کر یا تو فراموش کر دیا گیا ہے، یا پھر اس پاکیزہ اور انتہائی ناگزیر پہلو کو اپنے اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے ایک ڈھال بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس زمانے میں کروڑ ہا لوگ محض اس لیے اپنے اپنے مخصوص مذہبی خول میں بند ہیں اور اسی ایک مذہب کو آنکھیں بند کر کے ایک عادت کی طرح نباہ رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے آباء واجداد کو بھی اسی سلسلے کے ساتھ مربوط پایا۔ اور اسی خاندان و نسل میں پیدا ہونے کے سبب وہ بھی معاشرتی، اخلاقی، سیاسی اور نفسیاتی اثرات کے زیر اثر اس سلسلے کی کڑی کو آگے سے آگے بڑھاتے رہتے ہیں۔ اور اس بات کو انسان کی جہالت کہیں، خود غرض یا نادانی کہ وہ دنیا کی اس مختصر سی زندگی کو کامیاب بنانے کے لیے تو انتھک تگ و دو کرتا ہے لیکن اپنی اخروی زندگی کو کہ جہاں زندگی کبھی نہ ختم ہونے والی ہے، اسے دنیا داری کے تمام مشاغل میں مگن ہو کر یکسر فراموش کر دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر حق و باطل کی تمیز کرنے کی صلاحیت ودیعت کر رکھی ہے، پھر اس کے اندر خیر اور شر کا پہلو رکھ کر اسے اس کی عقل و خرد کا استعمال کر کے تفکر و تدبر سے کام لیتے ہوئے اس بات کا اختیار دے دیا کہ وہ اپنے لیے صراطِ مستقیم کا انتخاب کرتا ہے یا خود کو کفر و گمراہی کی تاریکیوں کے سپرد کر دیتا ہے۔

جب سے میں نے شعور کی وادی میں قدم رکھا ہے میں نے اپنے اردگرد قادیانی عزیز و اقارب کو پایا ہے جو کہ محض اپنے آباء واجداد کی تقلید میں مرزا قادیانی کو برحق مانتے ہوئے اندھا دھند اس کی تقلید کر رہے تھے۔ وہ لوگ مذہب کا نام استعمال کرتے ہیں کہ ہمیں پاکستان میں دوسری اسلامی جماعتوں کی طرف سے شدید اذیت اور مصائب کا سامنا ہے اور یہاں ہمیں جان کے لالے پڑے ہیں ہمیں دوسرے یورپین ممالک میں پناہ دی جائے تاکہ ہم ان کے ظلم و ستم سے بچ سکیں۔ اسی مذہبی آڑ میں خاندان کے خاندان ان غیر ممالک میں رہائش پذیر ہوئے جو پہلے متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور اس قادیانی جماعت کی سپورٹ کی وجہ سے ان کے گھروں میں دولت کی ریل پیل ہوگئی۔

پھر وہ سب لوگ اپنی آنکھوں پر دولت کی پٹی باندھ کر مرزا قادیانی کی مدح سرائی میں گم ہو گئے۔ جب میں نے اپنے گھر میں اپنے بڑوں سے پوچھا کہ اس خاندان میں جہاں دور دور تک سب قادیانی ہی نظر آتے ہیں یہ سلسلہ کب سے شروع ہوا؟ تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے پردادا کے زمانے میں مرزا قادیانی نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ انہوں نے اس کی بیعت کی، یوں ہم سب اسی سلسلے سے بندھے ہوئے ہیں۔ اور جب میں نے ان سے مرزا قادیانی کی بنیادی تعلیمات اور دعوؤں کے بارے میں پوچھا تو معلوم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ وہ تو خود اس کے دعوؤں کی نوعیت کے بارے میں زیادہ علم نہیں رکھتے، سوائے اس کے کہ وہ امام مہدی تھے۔ اور اچھے، نیک انسان تھے۔ باقی یہ کہ زیادہ ان کی عزت اور تعظیم کرتے ہوئے جماعت کی طرف سے جو جو آرڈرز ہمیں ملتے ہیں، مثلاً چندہ کی بروقت ادائیگی، ایم۔ٹی۔اے چینل پر خطبات سننا، گھروں میں اجلاس منعقد کروانا، دوسرے غیر احمدی گھروں میں جا کر لوگوں کو جماعتِ احمدیہ کے بارے میں تبلیغ کرنا وغیرہ۔ اس کی جماعتِ احمدیہ کے ہر فرد کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ اب ہم لوگ ان اجلاسوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نام لیتے ہیں۔ لوگوں کو اخلاقیات اور قرآن وسنت سے متعلقہ اچھی اچھی معلومات پہنچاتے ہیں لیکن یہ دوسرے غیر احمدی لوگ ہماری شدید مخالفت کرتے ہیں، ہمیں کافر کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے فتنہ اور فساد کی نوبت آتی ہے۔ جس کی پاداش میں ہمارے لوگوں کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ جن کے لیے جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کو خصوصی نام ''اسیرانِ راہِ مولا'' کا نام دیا جاتا ہے۔

قادیانی جماعت سے وابستہ رہنے کے دوران میں نے یہ بات نوٹ کی کہ قادیانی جو لوگ مذہبی فتنہ وفساد کی آڑ میں جیلوں میں جاتے ہیں، زیادہ تر ان کے پیچھے کوئی مذہبی جذبہ کارفرما نہیں ہوتا، بلکہ ان کے اپنے معاشرتی اور دیگر مقاصد کارفرما ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ لوگ خود بھی کریکٹر کے لحاظ سے دوسروں کے ناحق مال کھانے والے، غرور وتکبر کا شکار اور اخلاقیات کا دکھاوا کرنے والے لوگ تھے جو کہ محض آئینی جماعت کی نظر میں ''خاص بندے'' بننے کے شوق میں جماعت کا دفاع کرتے ہوئے مختلف فتنوں میں ملوث ہو کر جیل کی ہوا کھاتے ہیں۔

پھر ایک بات یہ بھی نوٹ کی کہ قادیانی جماعت کے اجلاس جو منعقد کئے جاتے ہیں، ان میں رسول اللہ ﷺ پر فوکس کرنے کی بجائے مرزا قادیانی کی ذات اور اس کی تعلیمات کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

اسی طرح شعائر اسلام مکہ اور مدینہ شریف کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے بجائے قادیان کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کے دعوؤں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ نعوذ باللہ حضور ﷺ کا تمثیلی، ظلّی اور بروزی نبی ہے۔ جبکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص پروپیگنڈہ کے تحت پہلے خود کو حضور ﷺ کے مثل قرار دینے کے بعد پھر زیادہ فوکس خود اپنی ذات پر کر کے دانستہ طور پر ایک کوشش کی گئی ہے کہ لوگوں کے دلوں سے حضور ﷺ کی محبت اور دیگر شعائرِ اسلامی کو ترک کر کے ایک باقاعدہ سازش کے ذریعے مرزا قادیانی کی ذات، اس کی وضع کردہ تعلیمات اور اس کی پسندیدہ جگہوں کو نمایاں کیا جائے اور مرزا قادیانی کی ذات کو حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس میں مدغم کرتے ہوئے اس قدر تشہیر کی جائے کہ آخر میں یہ کہتے ہوئے کہ حضور ﷺ کی مثال ہلال (پہلی رات کے چاند) کی طرح ہے اور میری مثال چودھویں کے چاند کی طرح (نعوذ باللہ من ذالک) لوگوں کے ذہنوں کو (Mesmaris) کر کے صرف مرزا قادیانی کی طرف کھینچ لیا جائے۔ (اس سے بڑھ کر ترچھی سوچ، بھونڈا منہج اور گمراہ کن فکر اور کون سی ہو سکتی ہے؟)

پھر اکثر اس طرح ہوا کہ جب بھی مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء کی تصویر میں نے دیکھیں تو بجائے ایک روحانی کشش اور جاذبیت کے ان پر ایک عجیب خشونت سی محسوس ہوئی۔ گویا کہ پاکبازی کے لبادے میں کوئی مکاری کا کھیل کھیلنے والے لوگ ہوں اور جب بھی ایم۔ٹی۔اے پر ان نام نہاد خلیفوں کی تقریریں سنتی اور ان کی شکلیں دیکھتی تو میرے دل سے بے ساختہ ایک شدید خواہش پیدا ہوتی، کہ یہ لوگ کیوں نہیں اس دنیا کے سامنے اقرار کر لیتے کہ یہ سارا سلسلہ محض جھوٹ اور فریب پر مبنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جو گستاخیاں مرزا قادیانی مردود سے ہوئیں ان سے تائب ہوتے ہوئے اگر یہ لوگ راہِ حق کو اپنالیں تو لاکھوں لوگوں کا ایمان سلامت ہو جائے۔

میں جوں جوں اپنے شعور اور عقل وخرد سے کام لے کر اس جماعت کے بارے میں تحقیق کرنے کے لیے ان کے منعقدہ اجلاسوں وغیرہ میں ان کے نام نہاد ''مُربّیوں'' سے کوئی سوال پوچھتی تو ان کا کوئی تسلی بخش جواب ان کے پاس نہ ہوتا، بلکہ گول مول سی وضاحت کر کے آخر میں کہہ دیا جاتا کہ حضور (خلیفہ صاحب) کی طرف سے جو بھی آرڈرز ملتے ہیں آپ سب نے وہ ''سمعنا واطعنا'' کہہ کر قبول کرنا ہے۔ اور کوئی حیل وحجت کرنا اس انسان کے ایمان کی کمزوری کی نشاندہی کرے گا (جس کا بالآخر نتیجہ جماعت سے اخراج کی صورت میں نکلتا اور یہ سمجھا جاتا کہ اس کے دل میں جماعت کے لیے خلوص نہیں ہے۔) اپنے تعلیمی کیریئر کے اختتام پر جب میں پنجاب یونیورسٹی سے سائیکالوجی میں ایم ایس سی کر رہی تھی وہاں میری راہِ حق کی جستجو کی طلب مزید بڑھ گئی، کیونکہ میں سمجھتی تھی کہ اب ہی مجھے قادیانی جماعت کے اصل حقائق کی اچھی طرح تحقیق اور چھان بین کے بعد کسی آخری فیصلے پر پہنچنا ہے۔ اور بغیر کسی تعصب یا خوف کے ایک دوٹوک ذہن کے ساتھ حق وباطل میں تمیز کرنا ہے۔ کیونکہ دنیا کی زندگی تو بہت مختصر ہے۔ اور جب روزِ قیامت مجھ سے باز پرس ہوگی کہ تم نے دین حق کو سمجھنے اور اسے پانے کے لیے کیا کوشش کی؟ اس وقت میرے جواب کے مطابق جنت یا جہنم کا مجھے ہمیشہ کے لیے مستحق قرار دے دیا جائے گا۔ اسی سوچ کے پیشِ نظر پنجاب یونیورسٹی اور پھر کراچی یونیورسٹی ہاسٹلز میں قیام کے دوران بھی آئینی رسمی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اس سعی میں لگی رہی کہ مجھے اپنی مخلص دوستوں کی صحبت میسر رہے جن سے میری روحانی بالیدگی کے زیادہ سے زیادہ مواقع مل سکیں، جن سے فتنہ قادیانیت اور ختمِ نبوت کے حوالے سے مختلف موضوعات پر بات ہوتی رہتی۔

اسی دوران کسی ذریعے سے مجھے ایک سابق قادیانی عرفان محمود برق صاحب (جو اس وقت میرے شوہر ہیں) کی کتاب ''قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں'' کو پڑھنے کا موقع ملا۔ اس کتاب میں بڑے اچھوتے اور نرالے انداز میں مرزا قادیانی کے کیریکٹر، اس کی گھٹیا حرکات اور اس کے باطل نظریات کا بحوالہ رد کیا گیا تھا اور اس کی اپنی کتابوں اور مغربی مفکرین کی تحقیقات سے اسے فاتر العقل، کذّاب اور پاگل ثابت کیا گیا تھا۔ میں جیسے جیسے کتاب کا مطالعہ کرتی گئی، ویسے ویسے مرزا قادیانی کے گھناؤنے کردار اور اس کے عقائد باطلہ مجھ پر آشکارا ہوتے چلے گئے جس سے میری فکر ونظر کے بند دریچے کھلنا شروع ہوئے۔ اور قادیانیت کے وہ تمام گمراہ کن پہلو جو اس وقت میرے سامنے نہیں تھے، سامنے آنا شروع ہوئے۔ اور مجھے اسلام کی طرف ترغیب ملتی چلی گئی۔ مزید اس بات کا بخوبی احساس ہوا کہ اس جماعت کی بنیاد کسی خاص مذہبی عقائد کے بجائے ایک خاص تنظیم کے طور پر ہے جس کے پیچھے کوئی مضبوط اور عمدہ عقیدہ کارفرما نہیں، بلکہ یہ یہود ونصاریٰ کی مخصوص سازش کے تحت پروان چڑھنے والی ایک جماعت ہے جس کے مختلف سیاسی، مذہبی معاشرتی اور معاشی اور خالص دنیوی لالچ پر مبنی اغراض ومقاصد ہیں۔ آپ کسی بھی قادیانی سے پوچھیں کہ وہ مرزا قادیانی کو کس حیثیت سے مانتے ہیں۔ ایک مجدد، محدث، امام مہدی، مثیلِ مسیح، ظلی وبروزی، غیر حقیقی نبی، حقیقی وتشریعی نبی۔ عین محمد ﷺ یا افضل محمد ﷺ (نعوذ باللہ) (جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے لٹریچر میں جا بجا ان مرحلہ وار دعاوی کا ذکر کیا ہے) تو وہ موقع کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسبت سے کبھی صرف مسیح موعود یا امام مہدی کا لیبل سجا کر اس کے نبی ہونے کے دعویٰ کو جھٹلا دیں گے۔اور کبھی اس کے نبوت کے دعویٰ کا دفاع کرتے ہوئے مختلف رقیق تاویلات کا سہارا لیں گے، جو کہ قرآن وحدیث کی بے شمار آیات واحادیث کے سراسر منافی ہوں گی۔

مزید یہ کہ قادیانی جماعت میں کسی بھی قادیانی کی حیثیت کا تعین اس کے تقویٰ اور پرہیزگاری کی بنیاد پر نہیں بلکہ محض چندوں کی ادائیگی کی بنا پر ہے۔جو جس قدر پورا اور باقاعدہ چندہ دیتا ہے وہ اسی قدر کامل ومعزز سمجھا جاتا ہے۔ان کے جماعتی عہدیدار چندے کی ادائیگی پر اس طرح زور دیتے ہیں جیسے یہ کوئی اسلام کے بنیادی ارکان میں سے کوئی ایک رکن ہو، جبکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں ان کے ہاں کوئی تصور نہیں ملتا۔(شاید یہی ان کی زکوٰۃ ہے) اسی طرح قادیانیوں کے اپنے قادیان، ربوہ یا لندن میں منعقد کردہ جلسہ سالانہ کی اہمیت وافادیت پر تو آپ کو ہزاروں کی تعداد میں تحریر وتقریر کے ذریعے پند ونصائح مل جائیں گی۔لیکن حج کی اہمیت کے بارے میں مکمل خاموشی ملے گی۔رہا جہاد (جو اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کے مانند مقام رکھتا ہے) اس کی پورے قادیانی لٹریچر میں تحریض وترغیب دینا تو دور کی بات ہے نام تک نہیں (بلکہ الٹی مخالفت نظر آئے گی۔) اسی طرح مرزا قادیانی مردود اور اس کے خلفاء کی ان کے لٹریچر میں بیان کی گئی مختلف کفریہ عبارات پڑھنے کا موقع ملا۔جن کے بعد میں نے مکمل طور پر قادیانیت سے تائب ہو کر راہِ حق کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا جن میں سے کچھ کا ذکر یہاں کرتی ہوں:

① کہیں مرزا قادیانی لعین نے اللہ وحدہ لاشریک لہٗ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا (نعوذ باللہ)۔ (تذکرہ ص۴۲۳۔ایڈیشن ٤)

② کہیں اس مردود نے خود کو خدا کہا (نعوذ باللہ)۔

(تذکرہ ایڈیشن ٤ :ص۱۹۲)

③ کہیں اس خبیث نے خدا کی بیوی ہونے کا اعتراف کیا (نعوذ باللہ)۔

(اسلامی قربانی، تریکت نمبر ۳٤ از قاضی یار محمد)

④ کہیں اس کذاب نے خدا کی نسبت چور کا لفظ استعمال کیا (نعوذ باللہ)۔

(روحانی خزائن، جلد ۲۰ ص ۳۹٦)

⑤ کہیں اس دجال نے خدا کی مثال تیندوے سے دی۔(اناللہ)

(روحانی خزائن جلد ۳، ص ۹۰)

اپنی کسی کتاب میں محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا، کہیں تمام نبیوں کا مجموعہ ہونے کا دعویٰ کیا۔کسی جگہ حضرت رسالتِ مآب ﷺ سے برتر ہونے کا دعویٰ کیا، کہیں اپنے معجزات کی تعداد حضور ﷺ کے معجزات کی تعداد سے زیادہ لکھی۔اپنی کسی تحریر میں حضرت رسالتِ مآب ﷺ کے بارے میں اس نے یہ زبان درازی کی کہ نعوذ باللہ آپ ﷺ سؤر کی چربی کا پنیر استعمال کرتے تھے۔کسی کتاب میں اس نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کی قبرِ انور کے بارے میں یوں ہرزہ سرائی کی کہ نعوذ باللہ وہ جگہ ذلیل، متعفن، تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ ہے۔(نقلِ کفر، کفر نہ باشد)

اسی طرح اس کذاب نے اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں وہ وہ خرافات بکیں کہ پتھروں کا دل بھی دہل جائے۔

مجھ سے برداشت نہ ہو سکا کہ میں یہ سب کچھ دیکھنے اور پڑھنے کے بعد بھی چپ رہ سکوں۔الحمدللہ: میں نے مرزا قادیانی پر لعنت بھیجی اور دائرہ کفر سے نکل کر اسلام میں داخل ہو گئی۔

(ادارہ محترمہ مسز عرفان محمود برق صاحب کو اس فیصلے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔اور امید رکھتا ہے دیگر قادیانی مرد وخواتین بھی تحقیق سے کام لے کر قادیانیت کو جلد خیرباد کہیں گے۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ بیتی

راقم اپنے ماضی کے واقعات میں سے ایک واقعہ تحریر کر رہا ہے۔اور یہ واقعہ راقم / زید تخطی کی تعلیمی سرگرمیوں کے زمانہ سے وابستہ ہے۔ جبکہ راقم اپنے ایک قریبی دوست کے ہمراہ ۱۷ سال قبل اندازاً ۹۲/۹۳ء میں پاکستان اپنی تعلیمی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی غرض سے آیا۔راقم کا اس زمانہ میں اپنے قریبی دوست کے ہاں ماڈل ٹاؤن M بلاک ،کوٹھی نمبر میں بھول گیا ہوں، لاہور میں ہی زیادہ تر قیام رہا۔ راقم کے قریبی دوست کی رہائش گاہ کے قریب ہی ایک کوٹھی میں دوشیزائیں رہتی تھیں، اور ان دوشیزاؤں کا تعلق مرزائی/ قادیانی گھرانہ سے تھا کچھ عرصہ گذرنے کے بعد راقم کے دوست سے ان دوشیزاؤں کے والد کا میل ملاپ ہونے لگا۔ جب ان دوشیزاؤں کے والد نے ہم دونوں کے بارے میں بہت کچھ جان لیا تو ان دوشیزاؤں کے والد نے مرزائی بنانے کی خاطر مجھ سے اپنی ایک بیٹی کے نکاح کی بابت دلچسپی کا اظہار کیا،اس پر میں نے انکار کیا تو مذکورہ دوشیزاؤں کے والد نے کہا کہ کسی بھی طرح کی خواہش ہو تو ہم ہر طرح سے پورا کرنے کی کوشش کریں گے، اور اپنی بیٹی سے نکاح کی خاطر انہوں نے بلا جھجک کہہ ڈالا اور کہا کہ بینک بیلنس، کوٹھی، بنگلہ اور بیرون ملک یوکے، یو ایس اے وغیرہ بھی جانا چاہے گا تو ہم بندوبست کرا کے دیں گے یعنی ہر طرح کا لالچ دیا۔

مگر الحمدللہ! میں نے ان دوشیزاؤں کے والد کی تمام خواہشات کو ٹھکرا دیا۔

بیان حلفی

میں مسمّی محمد افضل ولد محمد صدیق قوم راجپوت بھٹی ساکن ونوکہ نزد لالیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ بلا جبر و اکراہ بقائم ہوش و حواس حلفاً بیان کرتا ہوں کہ میں پہلے ایک سنی مسلمان گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ پھر بدقسمتی سے ایک قادیانی کے ہتھے چڑھ گیا۔ اور اس کے ورغلانے پر قادیانی ہو گیا۔آج بھائی ظفر صاحب سے ملاقات ہوئی۔انھوں نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی لیکن میں انکار کرتا رہا۔انھوں نے قاری محمد ایوب چنیوٹی صاحب خطیب جامع مسجد خاتم النّبیین اہلحدیث سے ملاقات کروائی ،انھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کے حوالہ جات دکھائے جن سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجّال کذّاب جھوٹا اور حد درجہ فریبی انسان تھا ،لہٰذا میں حلفاً یہ عقیدہ بیان کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا ،ان کے بعد جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دجّال کذاب ہوگا ،لہٰذا میں مرزا غلام احمد قادیانی کو دجّال و کذّاب مانتا ہوں اور کہتا ہوں۔ اور قادیانیت پر لعنت بھیجتا ہوں اور میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ انشاء اللہ قاری محمد ایوب چنیوٹی صاحب کے ساتھ مل کر تحفظ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے لیے کام کرتا رہوں گا۔

نوٹ: نیچے رانا محمد ارشد راجپوت کراکری مسلم بازار چنیوٹ سمیت تقریباً ایک درجن افراد کے دستخط ہیں کہ یہ قبول اسلام کا خلفی بیان بالکل سچا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب قادیانی نوجوانوں کو بھی ان نوجوانوں جیسا جذبۂ ایمانی عطا فرمائے۔ اور انہیں کفر سے نکال کر اسلام میں لائے۔آمین۔(ادارہ)

قبول اسلام

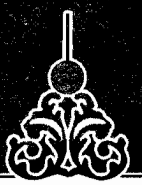
تمام اسلامی بھائیوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میں بذات خود لطیف احمد ولد عطا محمد قوم ارائیں ساکن گوندلانوالہ اسلام قبول کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ خلوص نیت سے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی مانتا ہوں، کلمہ طیبہ پر پورا ایمان رکھتا ہوں۔ میرا مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میری موت کے بعد مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

زندہ دا مزہ آوے سوہنے دے قدماں اتے
موت آوے تے سر ہووے سوہنے دے قدماں اتے

العارض: لطیف احمد ولد عطا محمد
محلّہ اسلام آباد گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب: 9

اندھیری شب ہے جدا اپنے قافلے سے ہے تو

(مرزائیوں کو دعوت اسلام)

- مرزا میں تبدیلی ہوئی یا مسلمانوں میں؟
- خالی جگہ پُر کیجئے
- اسلام کے دامنِ رحمت میں آ جایئے!
- پیام اسلام
- دستک
- ایک تاریخی خطاب اور خط

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سُوئے حرم لے چل

"اقبال"

ماہنامہ ضیائے حدیث
لاہور
اپریل۔مئی 2009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل 2009ء

ختم نبوت نمبر

ماہنامہ دعوت اہلِ حدیث، اشاعت

ماہنامہ دعوت اہلِ حدیث ایک معیاری علمی وفکری اورادبی رسالہ ہے، جس میں مستند قلم کاروں کی تحریریں شائع ہوتی ہیں۔ یہ رسالہ دورِحاضر میں کارہائے نمایاں انجام دے رہا ہے۔ اس ادارے نے وقت کے تقاضے کے تحت اپریل 2009ء کی اشاعت میں ''ختم نبوت نمبر'' شائع کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ یہ رسالہ ختم نبوت اور ردِّ قادیانیت پر ایک حجت ہے۔ اس میں 24 نامور حضرات کی تحریریں شامل کی گئی ہیں جنہوں نے انتہائی محنت اور عرق ریزی سے مضامین تحریر کیے ہیں۔ یہ رسالہ ہر گھر اور لائبریری کی زینت ہونا چاہیے۔ اس میں کل 30 مضامین ہیں جو گیارہ حصوں پر مشتمل ہیں۔ اس طرح یہ رسالہ 480 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب کی صورت اختیار کر گیا ہے۔

سرپرست
علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اس میں شامل ہیں:

ایڈیٹر
حافظ عبدالحمید گوندل حفظہ اللہ

حصہ اول: عقیدہ ختم نبوت، حصہ دوم: حیات سیّدنا مسیح علیہ السلام، حصہ سوئم: سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم،
حصہ چہارم: فتنہ قادیانیت وردِّ قادیانیت، حصہ پنجم: قادیانیت: تحقیق وتنقید کے آئینے میں
حصہ ششم: فتنہ قادیانیت اور اہل حدیث کی اوّلیات، حصہ ہفتم: تحریک ختم نبوت اور اہل حدیث کی خدمات
حصہ ہشتم: تحریکِ ختم نبوت میں علماء اہل حدیث کی خدمات، حصہ نہم: عقیدہ ختم نبوت اور نام نہاد مسلمان
حصہ دہم: سلسلۃ الکذابین حصہ یازدہم: ستاروں کی جھرمٹ

رسالہ حسن معنوی کے ساتھ ساتھ حسن ظاہری سے بھی مزین ہے

برائے رابطہ: ماہنامہ دعوت اہل حدیث، تیسری منزل
مرکزی جامع محمدی مسجد اہل حدیث، پکا قلعہ چوک حیدر آباد، سندھ
فون نمبرز: 022 - 2912211 ، 0300 - 3047904 **فیکس:** 022 - 2621378

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا میں تبدیلی ہوئی یا مسلمانوں میں؟

(مرزائیوں کو دعوت فکر کا ایک منفرد انداز)

مولانا محمد چراغ رحمہ اللہ

پہلے پہل مرزا میں اور مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ اس جگہ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ مرزا میں تبدیلی ہوئی یا مسلمانوں کے سابقہ عقائد میں تغیر آ گیا۔ اگر مسلمانوں کے عقائد متبدل ہو گئے تو واقعی مسلمان قابل گرفت ہیں اور اگر مرزا کے عقائد میں تبدیلی ہو گئی تو یقیناً پھر مرزا مجرم ہے۔ ذیل میں یہ ثابت ہو گا کہ مرزا میں ہی تبدیلیٔ عقائد ہوئی۔ (اور وہی مجرم ہے۔)

مسلمانوں اور مرزا میں بڑا اختلاف مسائل ذیل میں ہے:

بڑے بڑے اختلافی مسائل

(1) اہل اسلام حیات مسیح علیہ السلام کے قائل اور ان کو آسمان پر مانتے ہیں۔

(2) اہل اسلام نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتے ہیں۔

(3) اہل اسلام ﴿یعیسیٰ انی متوفیك﴾ میں متوفی کا معنی مرنے کا نہیں کرتے۔

(4) یہ کہ اہل اسلام مرزا کو مسیح موعود نہیں سمجھتے۔

(5) یہ کہ اہل اسلام کے نزدیک حضرت مسیح علیہ السلام سیاست ظاہری کے ساتھ آئیں گے۔

(6) یہ کہ اہل اسلام خارج از اسلام نہیں۔ موجودہ وقت کے مسلمان، مسلمان ہیں۔

(7) یہ کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی تعظیم و تکریم مسلمانوں کے دل میں ہے۔

(8) یہ کہ اہل سنت والجماعت اپنے ایسے عقائد رکھتے ہیں جن کو اسلامی عقائد سمجھتے ہیں۔

(9) دعویٰ نبوت۔

مرزا کے بھی پہلے یہی عقائد تھے۔ بعد میں ان میں تبدیلی ہوئی۔

مندرجہ ذیل حوالہ جات ترتیب سے دیکھئے۔

① حیات مسیح علیہ السلام براہین احمدیہ ص: ۴۵۸ ''یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ کا دین اسلام میں وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''

ص: ۴۶۵ ''یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے..... وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مجرمین کے لیے شدت، عنف، قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے۔''

② ختم نبوت کا اقرار۔ براہین احمدیہ ص: ۱۵

''ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال لا جرم شد ختم ہر پیغمبری''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بک احمدیہ ص:۱۶

''اول احمد آخر شاں احمد است اے خنک آنکس کہ بیند آخری''

نیز مرزا کا مشہور شعر جو اخبار بدر ۱۹۰۶ء کے پرچوں میں بھی ہے اور وہ شعر ''سراج منیر'' ص:۹۳ وروحانی ۱۲/۹۵ میں بھی لکھا ہوا ہے۔

ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را برو شد اختتام

3- متوفی کا معنی مرزا نے بھی موت نہیں کیا تھا۔ براہین احمدیہ، ص:۵۲۰ وروحانی ۱/۶۲۰۔ حاشیہ در حاشیہ ﴿انی متوفیك و رافعك الی ومُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا﴾ ''میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔'' مثلہ مکتوبات احمدیہ' ص : ۱، ۶۷، ۶۸، تریاق القلوب ۱۵/۴۶۰ روحانی ۱۵/۴۶۰ ''یہ وعدہ جو اس آیت شریفہ میں مندرج ہے یہ حضرت مسیح کی موت طبعی کا وعدہ ہے اور اس میں حضرت مسیح کو بشارت دی گئی ہے..... ایک لمبی عمر جو انسان کے لیے قانون قدرت میں داخل ہے اور اس کا وعدہ دیا۔''

لمبی عمر ایک لاکھ سال بہ ملفوظات احمدیہ

سراج منیر' ص : 21 روحانی ۱۲/۳۳ ''براہین احمدیہ کا یہ الہام یعنی «یعیسیٰ انی متوفیك» جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے۔ اس وقت اس کے خوب معنے کھلے یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ کو اس وقت بطور تسلی ہوا تھا جبکہ یہود ان کو مصلوب کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود ہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنی کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موت سے بچاؤں گا۔''

4- مرزا مسیح موعود نہیں، ایک تو اس لیے کہ براہین احمدیہ' ص: ۴۹۸ وروحانی ۱/۵۹۳ میں خود حضرت مسیح علیہ السلام کو دوبارہ آنا تسلیم کیا ہے' لہٰذا وہی مسیح موعود ہوئے۔ دوم مرزا کا اقرار ہے۔ ازالہ اوہام' ص:۱۹۰ طبع اول روحانی خزائن، ۳/۱۹۲

5- حضرت عیسیٰ مسیح موعود علیہ السلام جب آئیں گے تو ان کے پاس ظاہری حکومت وسیاست بھی ہوگی جیسے حوالہ نمبر 1 میں براہین احمدیہ' ص: ۴۹۸ سے ثابت کیا جا چکا ہے۔

بعد میں مرزا نے کہا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا اس طرح آنا جس طرح اہل اسلام مانتے ہیں انگریزی پولیٹیکل غرض کے خلاف ہے۔ دیکھو کتاب ہذا' ص: از کشف الغطاء' ص:23 روحانی ۱۴/۲۰۷۔

6- اہل اسلام کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم وتکریم ضروری ہے۔ مومن کو کافر جانتے ہیں۔ پہلے مرزا بھی خود کو انبیاء کا چاکر اور خاک درِ انبیاء کی خیال کرتا تھا۔

جن میں انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی پر مرزا کے ناجائز بہتانات ثابت کیے گئے ہیں۔

7- شروع شروع میں مرزا دوسرے اہل اسلام کو صحیح مسلمان ہی سمجھتا تھا اور ان کو کافر نہیں کہتا تھا۔

اس بات کی تفصیل دونوں پہلوؤں سے کتاب ہذا، ص: میں دیکھو۔

8- شروع شروع میں مرزا نے صاف لکھا تھا کہ میرے عقائد وہی ہیں جو دوسرے اہل سنت والجماعت کے ہیں۔ میں ان کا مخالف نہیں۔ دیکھو کتاب ''آسمانی فیصلہ'' ص:3۔ ''ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں۔ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں اور مدعی نبوت کو کافر خیال کرتا تھا۔ ملاحظہ ہو ''آسمانی فیصلہ'' ص: 351۔ البتہ بعد میں مدعی نبوت بن گیا۔ اس کے لیے دیکھو براہین احمدیہ پنجم حصہ، ص: ۵۳ واعجاز احمدی، ص: ۷ وحقیقۃ الوحی' ص: ۱۰۱ و انجام آتھم ، ص :۵۱ و حقیقۃ الوحی ، ص: ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰ ودافع البلاء' ص: ۱۳ وضمیمہ نمبر ۳ حقیقۃ النبوۃ' ص: ۲۷۲ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب مرزائیوں کو

اِسلام کے دامنِ رحمت میں آجانا چاہیے



جب سے یہ دنیا بنی ہے، انسان اسی کھوج میں لگا ہوا ہے کہ یہ دنیا کیوں بنی ہے؟ کس نے بنائی ہے؟ میں اس دنیا میں کیوں پیدا ہوا ہوں؟ یہاں میرا رول کیا ہے؟ اور میرا انجام کیا ہوگا؟ بڑے بڑے کاہنوں، جادوگروں، عاملوں، عاقلوں، فلسفیوں، عالموں اور سائنسدانوں نے ان سوالات کا جواب دینے کی بہت کوشش کی، بڑا سر کھپایا، بڑا زور لگایا مگر کوئی بھی ان سوالات کا صحیح جواب نہ دے سکا۔

تھک تھک کے ہر مقام پر نا چار رہ گئے
تیرا پتہ نہ پائیں تو نا چار کیا کریں

اچھے اور بھلے انسانوں میں سب سے اعلیٰ طبقہ انبیائے کرام علیہم السلام کا ہے۔صرف انبیاء ہی ہیں جنہوں نے ان تمام سوالات کا ٹھیک ٹھیک جواب مرحمت فرمایا۔ یہ بڑی محرومی اور ملال کی بات ہے کہ ہر نبی کے دور میں لوگوں کی بہت بڑی اکثریت نے اپنے نبی کی سیدھی، سچی اور بڑی پکی ٹھکی باتیں ماننے سے انکار کر دیا۔ آج بھی رُوئے زمین کے بے شمار لوگ کفر اور شرک میں مبتلا ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے زمانے میں اور سب سے آخر میں خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے پوری سچائی اور صفائی سے ہمیشہ کے لیے بتلا دیا کہ یہ دنیا خود بخود نہیں بنی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے بنایا اور انسان کو اپنی بندگی کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ اس دنیا کے آزمائشی گراؤنڈ میں ہر انسان ایک خاص مدت کے لیے آتا ہے۔ اچھے یا بُرے عمل کی زندگی بسر کرتا ہے حتیٰ کہ موت کا سرد ہاتھ اس کی زندگی کی شمع گل کر دیتا ہے۔

اب موت کی دیوار کے پیچھے کیا ہوتا ہے؟ اور مرنے والے پر کیا گزرتی ہے؟ مخبر صادق سید البشر ختم الرسل حضرت محمد ﷺ نے ازروئے قرآن ہمیں مطلع فرمایا ہے کہ مر جانے کے بعد انسان کا مشاہدے کی موجودہ زندگی سے تعلق ختم ہو جاتا ہے اور عالم آخرت کی غیبی اور ابدی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ وہاں انسان کی نجات کا دارومدار اس کے ایمان اور اعمال پر ہے۔ قیامت کے دن سب کا ایمان اور عمل پرکھا جائے گا۔ جن لوگوں کا ایمان کھرا اور اعمال نیک ہوں گے وہ جنت کے سدا بہار باغوں میں بھیج دیے جائیں گے جبکہ کھوٹے ایمان اور بُرے اعمال والوں کو اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ایمان کیا ہے؟ ایمان زوالِ شک کا نام ہے۔ قرآن نے اٹل اور ابدی سچائیاں بتا دیں۔ شک کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ اور بہت روشن الفاظ میں اعلان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر ایمان لاؤ۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی آخری نبوت تک پورے سلسلۂ نبوت پر ایمان لاؤ۔ اس سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی کا انکار بھی کرو گے تو یہ تمام انبیاء علیہم السلام کا انکار ہوگا۔ اور یہ انکار نجات کا دروازہ بند کر دے گا۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر ایمان کے ساتھ ساتھ ملائکہ، آسمانی کتابوں اور یوم آخرت پر بھی ایمان لاؤ اور عمل صالح کی زندگی بسر کرو۔ جو شخص ان اٹل سچائیوں میں سے ایک بات کا بھی منکر ہوگا اس کے قدم نجات کی راہ پر نہیں لگیں گے۔ وہ اس دنیا میں بھی خسارے میں رہے گا اور آخرت میں بھی ہمیشہ کے لیے جہنم کا لقمہ بن جائے گا۔ یہ بات محتاج وضاحت نہیں کہ عمل صالح ہر اُس اچھے کام کا نام ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ کے مطابق انجام دیا جائے۔

اب مرزائی صاحبان چاہے وہ لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے ہوں یا قادیانی گروپ سے، اپنے دل سے پوچھیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے یا نہیں؟ اگر آپ قرآن کریم کو اللہ رب العزت کی آخری کتاب مانتے ہیں تو آپ کو لازماً یہ حقیقت بھی ماننی پڑے گی کہ انسان کی نجات جن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری باتوں پر موقوف ہے وہ تمام باتیں بہ تمام وکمال قرآن کریم میں پوری وضاحت سے بیان کردی گئی ہیں اور خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے بنی نوع انسان کو" اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَاَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی" کی خوش خبری دے کر نجات اُخروی کی راہ ہمیشہ کے لیے اُجاگر کی جا چکی ہے۔اگر آپ کو یہ ابدی سچائی ماننے میں تأمل ہو تو اپنے دل کے اطمینان کے لیے ایک دفعہ پھر الحمد سے لے کر والناس تک پورا قرآن کریم پڑھ لیجیے۔اس کا ایک ایک حرف ٹٹولیے اور دیکھیے کیا اس میں کسی بھی جگہ یہ لکھا ہے کہ آگے چل کر کسی زمانے میں ایک مجدّد یا نبی یا نبی ظاہر ہوگا اور اس پر ایمان لانا شرطِ نجات ٹھہرے گا؟ ظاہر ہے کہ قرآنِ کریم میں کہیں بھی ایسی کوئی بات موجود نہیں، نہ کسی حدیث میں ایسی بات پائی گئی ہے۔پھر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کی کھوٹی مجددیت یا جھوٹی نبوت کے دھوکے میں کیوں مبتلا ہیں؟ اور اپنی آخرت کیوں برباد کررہے ہیں؟؟

یہاں یہ حقیقت بھی ذہن نشین کرلیجیے کہ رسول اللہ ﷺ تک جن منتخبان روزگار نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی یا رسول بنایا وہ محض اپنے لطف وکرم سے بنایا۔کوئی نبی خود بخود محض اپنی نیک طبعی یا عبادت وریاضت کی وجہ سے یا اپنے من کی طلب پر نبی نہیں بنایا گیا۔اس سلسلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال دیکھ لیجیے۔وہ اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ سفر کررہے تھے۔محترمہ حالت حمل میں تھیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کی تلاش میں نکلے۔ان کے گمان میں بھی نہ تھا کہ میں آگ لینے جاؤں گا تو مجھے پیغمبری مل جائے گی۔جونہی آپ وادی طور میں آگ لینے کے لیے بڑھے اللہ تعالیٰ کی صدائے دل نواز نے آپ کے قدم روک دیے اور فرمایا:

﴿انی انا ربك فاخلع نعليك﴾

''بلاشبہ میں آپ کا رب ہوں۔اپنے جوتے اتار دیجیے''۔بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرمائی۔اسی طرح حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو نبی بنانے کے واقعات بھی قرآن میں مذکور ہیں۔

اب ۱۹ویں صدی عیسوی کے مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ ساز نبوت کا ماجرا سنئے۔براہین احمدیہ سے لے کر آخر دم تک مرزا صاحب کی تمام تحریریں پڑھ جائیے۔صاف پتا چلتا ہے کہ مرزا صاحب کے ملفوظات دروغ گوئی کا پلندا رہیں جو فرنگی حکومت کو الہامی جواز عطا کرنے اور اسے مضبوط بنانے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔.....کجا نبوت اور کجا مرزا غلام احمد قادیانی۔

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک؟

مرزا صاحب کی جعلی نبوت کا پس منظر یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کے خوفناک مظالم کے بعد انگریزوں کو ہندوستان میں اپنے سامراجی مقاصد کی تکمیل کے لیے بااثر مقامی افراد کی حمایت کی اشد ضرورت پیش آئی۔اس مقصد کے لیے انھیں سرسید مل گئے۔سرسید کے حلقۂ اثر میں علامہ شبلی نعمانی، مولانا الطاف حسین حالی، ڈپٹی نذیر احمد، مولوی چراغ علی اور سید مہدی علی جیسے فاضل اجل علماء شامل تھے۔سرسید نے اسلام کے مسلّمہ عقائد اور تعلیمات میں تاویلات کے پیوند لگانے شروع کیے تو علامہ شبلی، مولانا حالی، ڈپٹی نذیر احمد نے ان کے مذہبی افکار وخیالات کی تائید سے انکار کر دیا۔علامہ شبلی نے تو صریحاً بغاوت کردی اور خود اپنا جداگانہ ادارہ ندوۃ المصنفین قائم کیا۔لیکن مولوی چراغ علی نہ صرف سرسید سے آخر دم تک وابستہ رہے بلکہ ان کے افکار کی تائید واشاعت کے لیے بھی معین ومددگار بنے رہے۔مولوی چراغ علی بہت پڑھے لکھے آدمی تھے۔عربی، فارسی، اُردو، عبرانی اور سریانی زبان کے علاوہ وہ انگریزی پر بھی پوری دستگاہ رکھتے تھے۔انھوں نے اپنی متعدد کتابیں بھی انگریزی میں لکھیں۔ان کے والد مولوی محمد بخش ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازم تھے۔معمولی تنخواہ پاتے تھے۔لیکن ان کے برخوردار مولوی چراغ علی سرسید کی نظر عنایت پاکر حیدر آباد دکن میں ایک بڑے عہدے پر مامور ہوگئے، موصوف ۱۸۹۵ء میں بمبئی میں فوت ہوئے۔بابائے اردو مولوی عبدالحق نے ان کے کاغذات اور مسودات دیکھے تو ان کے مکتوبات کے بنڈل سے مرزا غلام احمد قادیانی کے بھی کئی خطوط برآمد ہوئے۔ان میں سے ایک خط کے مندرجات سے یہ بھید کھلا کہ مولوی چراغ علی نے ''براہین احمدیہ'' لکھنے میں مرزا صاحب کی بڑی علمی اور قلمی مدد کی تھی جس پر مرزا صاحب نے مولوی چراغ علی کا شکریہ ادا کیا تھا۔اسی وجہ سے مرزا صاحب مولوی چراغ علی کے ہمیشہ خوشہ چین رہے۔

''براہین احمدیہ'' میں مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ میں ''مجدد'' ہوں۔بعد ازاں شرفِ مجددیت کو کافی نہ پاکر مرزا صاحب نے مختلف ارتقائی رفعتوں کے دعوے کیے۔بالآخر انھوں نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کردیا۔غور کرنے کی بات یہ ہے کہ انھیں یکا یک نبی بننے کی ضرورت کیوں پیش آ گئی؟ اس بھید سے پردہ اٹھ چکا ہے۔اہل فکر ونظر نے بتایا ہے کہ ان دنوں جماعت مجاہدین، دینی حلقوں، خاص طور پر وہابی تحریک کے علمائے حق نے انگریزوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف زبردست مہم چلا رکھی تھی اور وہ انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے درپے تھے۔فرنگی، علمائے حق کی اس مہم سے بری طرح بوکھلا گئے تھے۔ انھوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی سازش کی۔ اس سازش میں مرزا صاحب نے انگریزوں کی مدد کے لیے جعلی نبوت کا اعلان کر ڈالا۔جس طرح مسیلمہ کذاب نے سجاح بنت حارث سے شادی کر کے تحفہ عروسی کے طور پر عشاء اور فجر کی نماز معاف کر دی تھی اسی طرح فرنگی حکومت کی سرپرستی میں مرزا صاحب نے نبی بن کر اسلام کا اساسی فریضہ جہاد منسوخ کر ڈالا۔یہی بات انگریزوں کو مطلوب تھی۔

اس پس منظر کے بعد ایک مشہور حدیث ملاحظہ فرمائیے! غزوۂ تبوک کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اہل بیت کی نگہداشت پر مامور فرمایا تو حضرت علی بڑے رنجیدہ ہوئے۔وہ تبوک کے میدان میں باطل کے خلاف شجاعت کے جوہر دکھانے کے لیے بے تاب تھے اور رسول اللہ ﷺ سے درخواست کر رہے تھے کہ مجھے میدان جہاد میں جانے کی اجازت دیجیے۔اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے علی! کیا تم میرے ساتھ اپنی وہی حیثیت پسند نہیں کرتے جو حیثیت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی تھی؟ ہاں! اس نسبت میں بس اتنا فرق ہے کہ میرے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک ختم نبوت پر برہان قاطع کی حیثیت رکھتا ہے۔اب غور فرمائیے کہ حضرت محمد ﷺ کے اس واضح ارشاد مبارک کے بعد فرنگیوں کی سرپرستی میں مرزا صاحب کے دعوائے نبوت کو کیا کہا جائے گا؟

اگر آپ ابھی تک مرزا صاحب کے بارے میں کسی خوش فہمی کا شکار ہیں تو ہم یہاں مرزا صاحب کی خود نوشتہ تحریروں کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔اس آئینے میں مرزا صاحب کا چہرہ دیکھیے اور اندازہ لگائیے کہ آپ اپنی سادہ لوحی سے British Imperialism کے کتنے بڑے ایجنٹ، اسلام کے کتنے بڑے غدّار اور 19ویں صدی کے کتنے بڑے کذّاب کے جھانسے میں آ گئے۔ان اقتباسات سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ ہی اس لیے کیا تھا کہ ہندوستان میں انگریزوں کے منحوس قدم مضبوطی سے جم جائیں۔

ع قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند!

کی اس سے زیادہ بدترین مثال شاید ہی کہیں نظر آتی ہو۔

میرے والد نے جنگِ آزادی میں انگریزوں کی مدد کی:

مرزا صاحب نے اپنی کتاب ''البریہ'' میں لکھا ہے کہ میں 1839ء یا 1840ء میں قادیان کے ایک جاگیردار غلام مرتضیٰ کے ہاں پیدا ہوا۔ میرے والد غلام مرتضیٰ نے 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کی بڑی مدد کی۔انہوں نے اپنی جیب سے انگریزوں کو لڑا کا جوانوں سمیت 50 گھوڑے پیش کیے۔اور فرنگی حکومت سے وعدہ کیا کہ میں آئندہ بھی عند الضرورت اسی طرح انگریزوں کی مدد کرتا رہوں گا۔اس کے صلے میں انگریزوں نے میرے والد کو پروانۂ خوشنودی عطا کیا۔

(تبلیغ رسالت مرزا غلام احمد جلد ٦ صفحہ ٧٢)

ابنائے وطن سے غداری اور انگریزوں سے وفاداری کے صلے میں مرزا صاحب کے والد کو گورنر جنرل کے دربار میں دیگر کرسی نشین رئیسوں کے ساتھ مدعو کیا جانے لگا۔یوں مرزا صاحب کو فرنگیوں کی اطاعت اور وفاشعاری ورثے میں ملی۔

انگریزوں کی حکومت امن بخش ہے:

جب پنجاب سکھوں کے ہاتھوں سے نکل کر انگریزوں کے قبضے میں آیا تو اس واقعے پر مرزا صاحب نے یہ تبصرہ کیا:

''اللہ نے یہ بڑا کام کیا کہ جو سکھوں کی بے جا دست اندازیوں سے مسلمانوں کو چھڑایا اور گورنمنٹ انگریزی کی امن بخش حکومت میں داخل کیا۔''

(مرزا غلام احمد، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد اشتہار /٢٢ مئی ١٩٠٠ص١٣ وروحانی ١٣/١٧)

دین کے لیے لڑنا حرام ہے:

مرزا صاحب انگریزوں کی محبت میں اسقدر ڈوب گئے کہ 1900ء میں انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا۔اس میں انھوں نے لکھا:

''حدیثوں میں پہلے سے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لیے لڑنا حرام کیا جائے گا۔سو آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا۔اور اس کے بعد جو شخص دین کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے، وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔''

(مرزا غلام احمد۔ اشتہار ۲۸ مئی، ۱۹۰۰ء)

جہاد منسوخ کرنے کا شعری حکم:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو! خیال
اب دین میں حرام ہے جنگ اور قتال

(۷۔ جون ۱۹۰۰ء کو جہاد کی تنسیخ کا حکم، روحانی ۱۷/۷۷)

حکومت برطانیہ سے سرکشی جائز نہیں:

''اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔''

(شہادۃ القرآن مرزا غلام احمد صفحہ ۸۵ و روحانی ۶/۳۸۱)

میرے مخالفین بدکار ہیں:

''میرے مخالفین احمق، نادان بلکہ حرامی اور بدکار ہیں۔''

(قادیانی مذہب: الیاس برنی صفحہ ۸۲)

میں اپنی وحی پر ایمان رکھتا ہوں:

''مجھے اپنی وحی پر ویسا ہی ایمان ہے جیسا تورات اور انجیل اور قرآنِ حکیم پر''

(تبلیغ رسالت: مرزا غلام احمد جلد ۶ صفحہ ۶۷ روحانی ۷/۳۰۷)

جہاد ہمارا عقیدہ نہیں:

''ہم گورنمنٹ کو بلند آواز سے اطلاع دیتے ہیں کہ اس زمانے میں جنگ اور جہاد سے دین اسلام کو پھیلانا ہمارا عقیدہ نہیں۔''

(اتمام الحجۃ: مرزا غلام احمد صفحہ ۲۹)

عشق کا بھوت:

دل ونگاہ کے معاملات عام طور پر جوانی میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب پر یہ واردات 1884ء میں اس وقت گزرے جب ان کی جوانی نے بڑھاپے کی دہلیز پہ قدم رکھا۔ انہوں نے دہلی کے ایک رئیس میر ناصر کی بیٹی نصرت جہاں بیگم سے بڑے چاؤ سے شادی کی۔ لیکن اس شادی پر زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ وہ ایک خاتون محمدی بیگم پر لٹو ہو گئے۔ اس پر ان کی پہلی بیوی اور بیٹے مرزا سلطان احمد نے علم بغاوت بلند کر دیا۔ دوسری طرف یہ غضب ہوا کہ محمدی بیگم نے مرزا صاحب کو مسترد کر دیا۔ اور ان کی بجائے ایک اور شخص سے شادی کا فیصلہ کر لیا۔ اپنی محبت کے اس انجام پر مرزا صاحب نے یہ اشتہار شائع کیا:

''آج کی تاریخ کہ دوسری مئی 1891ء ہے، عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ (مرزا صاحب کے اہل خانہ) اس ارادے سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناتے اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں، اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انھوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے، اس کو رد نہ کیا بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سلطان احمد عاق اور محروم وراثت ہو گا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔''

(حیات مجدد: مرزا بشارت احمد جلد ۱ صفحہ ۱۹۴)

مندرجہ بالا اقتباسات بڑے واضح ہیں۔ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ انگریز ہندوستان پر اپنی سامراجی گرفت مضبوط کرنا چاہتے تھے۔ ان کے سامراجی مقاصد کو ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں سے خطرہ تھا۔ خاص طور پر انہیں اسلام کے اصول جہاد سے بڑی تشویش لاحق تھی۔ وہ مسلمانوں کو جہاد کی روح سے خالی کر کے انہیں اپنا غلام بنانا چاہتے تھے۔ اس مقصد کے لئے انہیں کسی ننگِ ملت، ننگِ دین اور ننگِ وطن مذہبی بہروپیے کی اشد ضرورت تھی تاکہ وہ مسلمانوں کو جذبہ جہاد سے خالی کر دے، چنانچہ اپنے سفلی مقصد کو بروئے کار لانے کے لیے انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی فدویانہ خدمات میسر آ گئیں اور انگریزوں نے مرزا صاحب پر اپنی عنایات کی برسات کر دی۔

اب لاہوری اور قادیانی دونوں گروہوں کے مرزائیوں کو غور کرنا چاہیے کہ انہیں مرزا صاحب کی کھوکھلی مجددیت اور جعلی نبوت سے کیا ملے گا؟ آخرت کا معاملہ نہایت نازک ہے۔ اگر آپ کو دنیا اور آخرت کی کامیابی اور سرفرازی مطلوب ہے تو اس کے لیے امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی آخری نبوت پر ایمان لانا شرطِ لازم ہے۔ ''اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است''! محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہدایت قرآن کریم نازل ہو چکا۔ دین کامل ہو گیا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اب قیامت تک کسی نبی کے آنے کا کوئی امکان نہیں۔ .....گر دو صد عالم بود خاتم یکیست! .....پس سچائی کی راہ اختیار کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے مت ڈریے۔ مرزائیت سے آج اور ابھی توبہ کر لیجئے اور اسلام کے دامنِ رحمت میں آ جائیے تاکہ آپ کو قیامت کے دن اللہ کی طرف سے مغفرت اور جنت کا پروانہ مل جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزائیوں کے لیے پیغام اور نصیحت

ابوعمر سوہدروی حفظہ اللہ

ایک مومن مسلمان کی مکمل زندگی تین نکات کے گرد گھومتی ہے۔ اس کے شب و روز اور ہر قسم کے معاملات انہی تین بنیادی نظریات پر مبنی ہیں۔ پہلا نظریہ توحید ہے، دوسرا نظریہ رسالت اور تیسرا نظریہ آخرت، حضرت رسول کریم ﷺ کی دعوت میں یہ تینوں بنیادی نظریات شامل تھے۔ان میں کسی ایک نظریے کی بھی جس قوم نے مخالفت کی اور اس کا انکار کیا، اس کا انجام عبرت ناک ہوا۔ایسی قوم ہمیشہ کے لیے دوزخ کا ایندھن بن گئی۔

نبی کریم سیدنا محمد ﷺ کی بعثت کے بعد مشرکین مکہ، یہود و نصاریٰ اور منافقین نے توحید و رسالت اور عقیدۂ آخرت کا انکار کیا جس سے وہ عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہرے۔ان لوگوں نے اللہ اور اس کے آخری عظیم المرتبت نبی سیدنا محمد کریم ﷺ کی مخالفت کی اور اپنے سرداروں اور بڑوں کو اپنا امام سمجھا، دنیاوی مفادات کو ترجیح دی اور آہستہ آہستہ آپ ﷺ کی مخالفت میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ نبوت کا دعویٰ کر ڈالا، پھر ان کا جو انجام ہوا وہ تاریخ نے اپنے اوراق میں محفوظ کر لیا اور انہیں آئندہ نسلوں کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا جس میں عقلمندوں کے لیے نصیحتیں ہیں۔

آپ ﷺ کی پیشین گوئی ہے کہ میرے بعد تیس کذّاب ہوں گے، جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ان کذّابوں میں برصغیر پاک و ہند کے مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں پیدا ہونے والا ایک آدمی جس نے جزوی اور امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا جس سے امتِ محمدیہ کے بہت سے سادہ لوح مسلمان اس کے دجل و فریب میں مبتلا ہو گئے اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔اس آدمی کا نام غلام احمد تھا، نام اگرچہ بڑا عمدہ تھا لیکن یہ احمد ﷺ کا غلام بننے کی بجائے ابلیس کا غلام بن گیا۔آج اسی ابلیس کے کثیر پیروکار یورپ اور امریکہ میں یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ بن کر دینِ اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں مصروفِ عمل ہیں۔کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا انسان یا تو ذاتی اور دنیاوی مفادات کی خاطر اپنے مذہب سے منہ پھیر کر اپنے نفس کی پوجا کرتا اور کرواتا ہے یا اس کا ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے۔تقریباً یہی حال اسی مرزا غلام احمد کا تھا وہ اگرچہ فاضل آدمی تھا لیکن کچھ ذہنی طور پر بھی مفلوج ہو چکا تھا اور پھر وہ انگریزوں کے ہتھے چڑھ گیا، کبھی خود کو نبی کہتا تھا، کبھی مسیح موعود اور کبھی امام مہدی۔اس کی عادات و اطوار تو کسی عام انسان کی طرح بھی نہیں تھیں لیکن اس کے دعوے پاکیزہ نفوس کے اوصاف سے متصف ہونے کے تھے جن میں مبالغہ آرائی کے سوا کوئی بات قابل ذکر نہیں ہے۔

جیسا کہ اوپر ضمناً مذکور ہے کہ مرزا ایک فاضل (اور اس کے ساتھ پاگل) شخص تھا لیکن یہ نکتہ اچھی طرح ذہن میں رہے کہ ذہین و فطین ہونا اور بڑا عالم فاضل ہونا کسی کے دعووں کی دلیل نہیں ہوتا۔دلیل تو کسی کے قول و فعل سے بنتی ہے جس میں اخلاص و تقویٰ ہو اور اس کا قول و فعل قرآن و سنت کے زیادہ سے زیادہ مطابق ہو۔

سچا دین صرف دین اسلام ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« اِنَّ الدِّینَ عِنْدَ اللّٰهِ الاِسلَام »

''اللہ کے ہاں تو صرف ایک ہی دین ہے جس کا نام اسلام ہے''

اسلام، قرآن وسنت کی صاف ستھری وحی متلو اور غیر متلو سے عبارت ہے۔

مگر مرزا قادیانی کی بدنصیبی ہی سمجھئے کہ وہ اپنے آپ کو بجائے قرآن وسنت کے پیچھے لگانے کے اس کے برعکس قرآن وسنت کو اپنے پیچھے لگاتا رہا۔ اناللہ۔ اس کی حرماں نصیبی اور گمراہی کا یہی سب سے بڑا سبب کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

مرزا غلام کے جو نبوت کے دعوے تھے نہ ان میں نقلی دلائل ہیں اور نہ ہی عقلی دلائل۔ بلکہ اس کے دلائل ودعاوی کا مطالعہ کرنے والا عام قاری بھی بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایسے دعوے کسی مخبوط الحواس انسان ہی کے ہو سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد کی تقریباً ۸۸ کتب جو ۲۳ جلدوں میں ''روحانی خزائن'' کے نام سے یکجا ہیں۔ اس کے ملفوظات ۱۰ جلدوں میں ہیں اور اشتہارات ۳ جلدوں میں۔ جن کے نام بھی عجیب وغریب ہیں، یہ سارا ضعیف وسقیم اور ردی کاغذی ذخیرہ مرزا قادیانی کی پریشان خیالی، مراق اور جنسی سوچ کی بھرپور عکاسی کرتا ہے اور گالیوں کی شکل میں اس کی شخصیت کو اور داغ دار کرتا ہے۔ ہم دنیا کے تمام بھولے بھالے مرزائی دوستوں کو جو پیغام نصیحت دینا چاہتے ہیں وہ وحی الٰہی کا پیغام ہے اس کا موازنہ مرزا کی وحی سے کریں تو انسان ہنسی ضبط نہیں کر سکتا۔ وحی الٰہی تو اللہ تعالیٰ کا ایسا پیغام ہے جس کی مثل کوئی آج تک ایک آیت بھی نہ بنا سکا۔ آیت مسیلمہ کذاب سے بنی اور نہ ساتویں صدی کے بہت بڑے ایرانی دانشور سے بنی جو کئی ماہ تک یہودیوں کے کہنے پر دن رات پورے قرآن کی مثل بنانے پر لگا رہا۔ لیکن ایک آیت بنانے پر قدرت حاصل نہ کر سکا اور گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا۔

کسی بھی نبی پر جو وحی آئی اس کی قوم کی زبان میں آئی۔ وہ زبان خود وہ نبی بھی جانتا اور نبی کے رخصت ہونے کے بعد وہ زبان بھی ختم ہو جاتی لیکن نبی آخر الزماں حضرت محمد کریم ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن عربی زبان کے ساتھ زندہ وجاوید ہے۔

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا مشہور شعر ہے ؎

آں کتاب زندہ ، قرآنِ حکیم!
حکمتِ اُو لایزال است و قدیم

اور یہ زبان بھی دنیا کے پچیس ممالک کی سرکاری زبان ہے۔

اب ذرا کھل کر بتلیے مرزا قادیانی پر پانچ زبانوں میں وحی آئی۔ عربی، فارسی، اردو، انگریزی اور پنجابی میں۔ اگر وہ کسی بھی طرح کا نبی ہوتا تو اس پر کسی نئی زبان وحی آتی۔ مرزا قادیانی ''چشمہ معرفت'' ص ۲۰۹، مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۱۱، ج ۲۳ میں لکھتا ہے کہ ''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اول زبان تو کوئی اور ہو اور الہام کسی اور زبان میں ہو، جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا (ہو)۔'' مرزا کو انگریزی کے سوا دوسری زبانیں تو آتی ہوں گی لیکن انگریزی کا ترجمہ تو ایک ہندو لڑکے سے پوچھا کرتا تھا۔ ایک انگریزی وحی کی جھلک دیکھیے اور سوچیے:

I Love you. I am with you . Yes I am happy Life of pain . I Shall help you . I can, but what I will do. We can, but we will do. God is coming by His armay . He is with you to killed exemy. The day shall come when God Shall help you , Glory be youi The Lord God Maker of the earth and heaven .

(حقیقت الوحی ص ۳۰۳ ، روحانی خزائن ص ۳۱۶، ج ۲۲)

مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کا بھی الٹ نتیجہ نکلا، عبداللہ آتھم کے بارے میں کہا کہ وہ پندرہ ماہ میں مر جائے گا لیکن وہ نہ مرے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے بارے کہا کہ وہ میری زندگی میں ہلاک ہو گا۔ لیکن مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں آنجہانی ہو گیا اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ اس کے مرنے کے ۴۰ سال بعد تک بخیر وعافیت زندہ رہے۔

عظیم سیرت نگار حضرت مولانا قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ نے مرزا کے تین رسالوں کے جواب میں ''غایت المرام'' لکھی جس کے چھپنے کے بعد مرزا ۱۵ سال تک زندہ رہا لیکن جواب نہ دے سکا اور قاضی منصور پوری رحمہ اللہ نے مرزا کے بارے پیش گوئی کی تھی کہ تجھ کو حج نصیب نہ ہوگا اور واقعی ایسا ہی ہوا۔

مرزا قادیانی نے بتدریج نبوت کا اعلان کیا۔ بہرحال جب نبوت کا اعلان کیا تو اس کے ۹ سال بعد لاہوری گروپ بنا، جس نے اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا انکار کیا۔اس کا اپنا سگا بیٹا جو پہلی بیوی سے تھا، مرزا سلطان احمد، اس نے اپنے باپ کی نبوت کا انکار کیا تو مرزا نے اس کو جائیداد سے عاق کر دیا۔مرزا کے خاندانی ٹیوٹر ڈاکٹر محمد حسین رحمہ اللہ جب قادیانیت سے تائب ہوئے تو انہوں نے ایک کتاب شائع کی اور مفت تقسیم کی۔

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ مرزا کی تمام تصانیف میں بائبل کی طرح تضادات ہی تضادات ہیں۔اور جس طرح بائبل میں توہین انبیاء کے بارے بہت سے فقرات ہیں اسی طرح اس کی کتابوں میں اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محسن انسانیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حرمین شریفین کے بارے توہین آمیز کلمات کی کثرت پائی جاتی ہے۔قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی انتہائی فحش تاویلاتِ فاسدہ ملتی ہیں۔نبوت تو دور کی بات ہے یہ باتیں اس کے ایک ذکی اور نارمل انسان ہونے کی بھی نفی کرتی ہیں۔اور اقوال والہامات میں جو تضادات کا ذخیرہ ہے وہ مستزاد برآں ہے۔اور یہ سوچ رہے ہیں کہ مرزا قادیانی کو انسان کہیں یا کیا کہیں۔انسان کہیں تو کس درجہ کا کہیں؟

قادیانیت مذہب کی مکمل حقیقت جاننے کے لیے ایک نومسلم سابق قادیانی عرفان محمود صاحب برق کی کتاب ''ردّ قادیانیت، اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں'' کا مطالعہ کیجیے، جس میں مرزا کی ذات اور اس کی عادات کا مکمل اور مدلل احاطہ کیا گیا ہے۔اس میں مرزا کی جنسی خواہشات واشواق کو بھی برق صاحب نے واضح کیا ہے۔یہ کتاب ایک دعوت ہے اور اس میں دنیا کے تمام مرزائیوں کو پیغام اور نصیحت بھی ہے۔

مرزا جس قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا اس کے آخر میں سورۃ الناس کے قوت باہ کا ایک نسخہ بھی لکھا ہوا تھا۔

(رئیس قادیان ص ۲۷)

اسی شوق نے مرزا کو تقریباً ۱۸ بیماریوں میں مبتلا کر دیا اور انہی بیماریوں میں یہ آنجہانی ہوا۔

اب آخر میں مرزا کا نام ونسب ملاحظہ کیجیے اور اس کی سیرت کا موازنہ اس کے دعاوی کے تقابل میں دیکھیں کیا ایسا آدمی واقعتاً اپنے کسی دعویٰ میں سچا ہو سکتا ہے؟ جواب ان شاء اللہ نفی میں آئے گا۔مرزا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ بن عطا محمد بن گل محمد، قوم مغل برلاس۔اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا۔

''لیگل گرفن'' اپنی کتاب ''پنجاب چیف'' میں لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے اجداد میں ہندوستان آنے والے پہلے شخص کا نام مرزا ہادی بیگ تھا۔

گورنمنٹ برطانیہ کا ''خود کاشتہ'' پودا واقعی انہی کا کاشت کیا ہوا ہے۔جس کے متعلق انگریز مؤرخ ہنڈا اپنی کتاب ''The Ariral of Brithis empire in India'' میں لکھتا ہے:

''کہ یہ (مرزا غلام احمد) ہمارا ہی تیار کردہ آدمی تھا۔''

اگر گستاخیاں دیکھیں تو ہر شخص کہے گا کہ، مرزا نے تو گستاخیوں کی انتہا کر دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا سی گستاخی بھی قابل قبول نہیں مگر اس کی گستاخیاں شمار سے باہر ہیں، ایسے آدمی کی سزا صرف قتل تھی اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں، اللہ تعالیٰ کی اس میں کیا حکمت تھی کہ یہ مرزا ڈھیروں گستاخیوں کے باوجود زندہ رہا اور قتل نہ ہوا لیکن اس کی موت قادیانیوں کے لیے باعثِ عبرت ضرور ہے۔اب بھی جو قادیانی کہیں بھی زندہ اور پھر دعوت وتبلیغ میں سرگرم ہیں وہ بھی مرتد اور واجب القتل ہیں۔ہاں توبہ کر لیں تو پھر دوسری بات ہے۔

خوشی ہے کہ ماہنامہ ضیائے حدیث لاہور نے ان کے عقائد وافکار اور چالبازیوں اور گستاخیوں کو بڑی خوبصورتی سے عالم اسلام خصوصاً پاکستان کے سامنے اجاگر اور آشکارا کیا ہے تاکہ نئے لوگ اس کے فریب میں نہ آئیں۔اور جو آچکے ہیں وہ جلد باہر نکل کر دین حق (کھرا اسلام) قبول کر کے سعادتوں اور برکتوں کے حق دار بن جائیں۔اور بات ہرگز نہ بھولیں کہ قادیانی ٹولہ اسلام کا بھی دشمن ہے مسلمانوں کا بھی اور پاکستان کا بھی۔اس کا یہود ونصاریٰ اور ہنود سے پرانا گٹھ جوڑ ہے۔اس سے دور رہنا اور عزیزان اور یار احباب کو دور رکھنا سب کا اہم ترین فریضہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خالی جگہ پر کیجئے

اور ''ہاں یا ناں'' میں جواب دیجئے!

محمد نعمان فاروقی حفظہ اللہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت سے دعوے کیے، قادیانی اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا اس صدی کا مجدد، مہدی اور مسیح موعود ہے۔ صحیح یا حسن احادیث میں امام مہدی، عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے مقابلے میں دجال اور یاجوج ماجوج کی جو علامات بیان ہوئی ہیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔ ان کی روشنی میں معاشرے میں پھیلے ہوئے قادیانی عناصر سے یہ خالی جگہ پُر کرائیں۔ کیونکہ ان کے بارے میں مشہور ہے وہ بڑا وسیع مطالعہ رکھتے ہیں اور عمدہ اخلاق کے مالک ہوتے ہیں۔ ہاں اگر وہ کہیں کہ فلاں حدیث ضعیف ہے تو انھیں وجہ ضعف بتانے پر مجبور کریں صرف اس پر اکتفا نہ کریں کہ فلاں شخص نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ان سے یہ بھی پوچھیں کہ اگر نزولِ عیسیٰ علیہ السلام والی حسب ذیل احادیث ضعیف ہیں تو وہ کن احادیث کی بنیاد پر مثیل عیسیٰ علیہ السلام کا آنا تسلیم کرتے ہیں؟

1۔ امام مہدی علیہ السلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المهدی من عترتی من ولد فاطمة (سنن ابی داود:٤٢٨٤) ''امام مہدی علیہ السلام میری نسل سے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔''

مرزائیوں نے اپنے دلائل سے موصوف کو سیدہ فاطمۃ الزاہراء رضی اللہ عنہا کی نسل سے ثابت کیا ہے۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟

- یواطئ اسمه اسمی واسم أبیه اسم أبی (سنن ابی داود : ٤٢٨٢) ''اس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔'' یعنی مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا جبکہ مرزا قادیانی کا نام.....اور والد کا نام.....تھا۔
- أجلی الجبهة (سنن أبی داود : ٣٢٨٥) ''امام مہدی کی پیشانی روشن ہوگی''۔ ''مرزا کی پیشانی.....تھی۔
- أقنی الأنف (أیضاً) ''تنگ نتھنوں اور درمیان سے ابھری ناک والے ہوں گے۔'' مرزا کی ناک.....تھی۔
- یملأ الأرض قسطاً وعدلا (أیضاً) ''زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔'' مرزا نے عدل وانصاف کے حوالے سے اقدامات کیے اور روئے زمین عدل وانصاف سے.....ہے۔
- فلا تمنع السماء شیأً من قطرها ولا الأرض شیأً من نباتها (صحیح الجامع : ٥٠٧٣) ''(مہدی علیہ السلام کے زمانے میں) آسمان سے بارش رکے گی اور نہ زمین اپنی نباتات روکے گی۔'' مرزائی دوستو! کیا آپ نے مرزا قادیانی کے ہوتے ہوئے یا بعد میں کبھی اس کے خلاف دیکھا یا سنا ہے؟.....
- یملك سبع سنین (سنن أبی داؤد : ٤٢٨٥) ''سات سال تک حکومت کریں گے۔'' مرزا کی عمر.....تھی اور اس میں سے.....سے.....تک مہدی بن کر حکومت کرتے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرھم المھدی تعال صل بنا (السلسلة الصحیحة :٢٢٣٦) ''عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر مہدی کہیں گے آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔'' اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام ..... کے نام ہیں۔

2۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

- مذکورہ احادیث سے واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام کی ..... میں عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔
- لیس بینی وبینہ نبی وانہ نازل (السلسلة الصحیحة : ٢١٨٢) ''عیسیٰ علیہ السلام اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں تھا اور یقیناً وہ نازل ہوں گے۔'' اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نازل ہونے والے وہی ..... ہوں گے۔
- کتاب ..... حدیث ..... میں آتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم نہیں بلکہ ..... نازل ہوں گے۔
- إذ نزل علیھم [من السماء] عیسیٰ ابن مریم الصبح (قصة المسیح الدجال للالبانی ، ص:١٤٢) ''تب صبح کی نماز کے وقت آسمان سے ابن مریم نازل ہوں گے۔'' اگر یہاں نازل ہونے سے مراد تشریف آوری یا مہمان بن کر آنا ہے تو کتاب ..... کی حدیث ..... میں آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پہلے ..... میں رہتے ہوں گے پھر ..... تشریف لے آئیں گے۔اور اس نزول سے پہلے بھی لوگوں نے انھیں دیکھا ہوگا۔
- عندالمنارة البیضاء، شرق (مشق (صحیح مسلم :٢٩٣٧) ''دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار کے قریب (اتریں گے)۔'' دمشق ..... میں واقع ہے اور قادیان ..... میں ہے۔یہ دونوں ..... نام ہیں۔
- بین ھھر ودبن واضعاً کفیہ علی أجنحة ملکین (أیضاً) ''ہلکے زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوئے ہوں گے اور اپنے ہاتھ دو فرشتوں پر رکھے ہوئے (نازل ہوں گے)۔'' جناب ..... اور جناب ..... نے بتایا کہ جب مرزا نے دعوائے مسیحیت کیا تھا تو اس کی حالت بالکل یہی تھی۔اور وقت بھی یہی تھا۔
- إذا طأطأرأسہ قطر وإذا رفعہ تحدّر من جمان کاللؤلؤ (أیضاً) ''جب سر جھکائیں گے تو سر سے پانی کے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح بوندیں گریں گی۔کیا مرزا کی یہی کیفیت تھی؟
- رجل مربوع بین الحمرة والبیاض (سنن ابی داود :٤٣٢٤) ..... ''ان کا رنگ سرخی اور سفیدی لئے ہوئے ہوگا۔''
- نبی ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ..... اس لیے واضح کی تھیں کہ مسلمان دھوکہ نہ کھائیں۔
- حکماً مقسطا (صحیح البخاری: ٢٢٢٢) ''عیسیٰ علیہ السلام مبنی بر انصاف فیصلے کرنے والے ہوں گے۔'' مرزا نے ..... کا بول بالا کر دیا تھا جو آج تک جاری ہے۔
- فیکسر الصلیب (ایضاً) ''عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑ دیں گے۔'' ویقتل الخنزیر (ایضاً) ''اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔'' اس سے مراد ہے کہ یہود و نصاریٰ ..... ہو جائیں گے۔
- اگر اس فرمان سے مراد محض یہود و نصاریٰ کا دلائل کی رو سے مغلوب ہونا ہے تو ویھلك اللّٰہ فی زمانہ الملل کلھا الاالاسلام (مسند احمد:٤٠٦/٢ و سنن ابی داود: ٤٣٢) ''اور اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام دینوں کو ختم کر دے گا۔'' اس وجہ سے مرزا غلام احمد کے دور میں ..... اسلام کے سوا تمام ادیان ..... تھے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ویضع الجزیة (صحیح البخاری:۲۲۲۲) ''جزیہ ختم کردیں گے۔'' کا مفہوم مرزا قادیانی کے ذریعے اس طرح پورا ہوا کہ ..... ۔
- ویفیض المال حتی لا یقبله أحد (أیضاً) ''مال اس قدر بہہ رہا ہوگا کہ کوئی اسے قبول کرنے والا نہ ہوگا۔'' کیا مرزا کے دور سے اب تک کوئی ..... موجود نہیں۔یا کم از کم مانگنے والوں کی ریشو میں ..... فیصد فرق پڑا ہے۔
- فلا یحلُّ لکافر یجدریح نفسه إلّامات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرف (صحیح مسلم : ۲۹۳۷) ''چنانچہ جو بھی کافر آپ علیہ السلام کی سانس کی مہک پائے گا مر جائے گا اور آپ کی سانس آپ کی حد نگاہ تک جائے گی۔'' اس طرح مرزا قادیانی کے ہاتھوں ..... کروڑ کافر ہلاک ہوئے۔
- فیقاتِلُ النّاسَ عَلیٰ الإسْلَامِ (سنن ابی داود:٤٣٢٤) ''اسلام (کی سربلندی) کے لیے لوگوں سے لڑیں گے۔'' مرزا قادیانی نے ..... کے بجائے قتال کو ..... قرار دیا۔
- حتی یدرکه بباب لدّ فیقتله (صحیح مسلم :۲۹۳۷) ''اسے 'لُدّ' کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کردیں گے۔لُدّ ..... کا شہر ہے۔اور لدھیانہ کا علاقہ ہے اگر لد سے لدھیانہ مراد لیا گیا ہے۔تو بتایئے لدھیانہ کے دروازے پر ..... کو مرزا قادیانی نے قتل کیا ہے؟
- ''اگر دجال سے مراد امریکا وغیرہ ہیں تو فیریهم دَمَهٗ فِی حَرْبَتِهٖ (صحیح مسلم :۲۸۹۷) (دجال کو قتل کر کے) اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔'' ایسی صورت میں خون سے مراد ..... ہے۔
- وتقع الامنة فی الأرض حتی ترتع الأسود مع الابل ، والنمار مع البقر، والذئاب مع الغنم ویلعب الصِّبیَان بالحیات لا تضرهم (مسند أحمد : ۲/٤٣٧،والسلسلة الصحیحة :٥/٢١٤، حدیث :٨١٨٢) ''روئے زمین پر امن کا بول بالا ہو جائے گا حتیٰ کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور سانپ انھیں نقصان نہیں پہنچائیں گے۔مرزا قادیانی کی وجہ سے آج ہر طرف ..... نظر آ رہا ہے۔
- ولتترکن القلاص فلا یسعیٰ علیها (صحیح مسلم : ۱۵۵) ''اونٹوں کے بچے کھلے چھوڑ دیے جائیں گے انھیں لے جانے کی کوشش نہ ہوگی۔'' کیا مرزا قادیانی سے پہلے اور بعد کوئی فرق دیکھنے میں آیا ہے؟.....
- ولتذهبن الشحناءُ، التباغضُ والتحاسدُ(أیضاً) ''دشمنیاں ختم ہو جائیں گی، باہمی بغض اور حسد بھی نہیں رہے گا۔'' اس حدیث کی رو سے مرزا کے ''نزول'' کے بعد آج ہر طرف عداوت، بغض اور حسد ..... ہے۔
- انی قد أخرجت عبادالی لا یدانِ لِاحد بقتالهم فخرز عبادی إلی الطور .....(صحیح مسلم : ۲۹۳۷) ''(اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:) یقیناً میں اپنے بندوں کو نکال رہا ہوں جن کے مقابلے کی کسی کو تاب نہیں چنانچہ (اے عیسیٰ علیہ السلام) آپ میرے بندوں کو طور پر لے جائیں۔پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا وہ اونچی جگہوں سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ان کا پہلا دستہ بحیرہ طبریہ سے گذرے گا تو اس میں موجود سارا پانی پی لے گا اور جب ان کا آخری دستہ گذرے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء محصور ہو جائیں گے۔حتیٰ کہ (تنگی معیشت کے سبب) بیل کا سر ان کے نزدیک تمھارے آج کے دو دیناروں سے بہتر ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا ڈال دے گا اور وہ سب کے سب اس طرح مرجائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے رفقاء پہاڑ سے اتر کر میدانی علاقوں میں آئیں گے اور ایک بالشت زمین کا ٹکڑا بھی خالی نہ پائیں گے کیونکہ ساری زمین ان کی چربی اور بدبو سے بھری ہوئی ہو گی۔ (صحیح مسلم :۲۹۳۷)''مرزا قادیانی..... میں کوہ طور پر گیا تھا۔اگر طور سے مراد عام پہاڑ اور یاجوج ماجوج سے مراد اقوامِ عالم ہیں تو مرزا قادیانی کے ہوتے ہوئے کون سی..... ہیں جو ساری کی ساری ایک دفعہ مرگئی ہوں؟ اور زمین ان کی بدبو اور چربی سے اٹ گئی ہو؟ اور بحیرہ طبریہ کا یہ پانی..... میں فلاں قوم نے پی کر ختم کر دیا ہو؟

- ثم یقال للأرض انبتی ثمرتك وردّی برکتك (صحیح مسلم :۲۹۳۷) ''پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگا اور اپنی برکت واپس لوٹا۔تو اس برکت کی وجہ سے اتنے بڑے انار پیدا ہوں گے کہ پوری ایک جماعت کے لیے ایک انار کافی ہوگا اور وہ اس کے چھلکے کے سائے میں آرام کر سکیں گے۔اس وقت اللہ تعالیٰ دودھ میں اتنی برکت پیدا فرمادے گا کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہوگا۔گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لیے اور بکری کا دودھ ایک کنبے کے لیے کافی ہوگا۔مرزا غلام احمد کے دور سے آج تک زمین ..... ہے اور..... انار پیدا ہو رہے ہیں۔

اگر یہ سب چیزیں ضرب المثل کے طور پر بیان کی گئی ہیں حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں، تو پھر بھی کم از کم یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانے میں زمین اور دودھ کو اضافی برکت سے نوازا جائے گا۔کیا مرزا سے پہلے اور بعد کے زمانے میں کسی نے کوئی عمومی فرق محسوس کیا ہے؟

- ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوة (صحیح مسلم :۲۹۴۰،صحیح الجامع:۸۰۴۷) ''ہلاکتِ دجال کے بعد عیسیٰ علیہ السلام سات سال تک رہیں گے کسی دو کے درمیان دشمنی نہیں رہے گی۔''اس حدیث کے مطابق دجال کو 1901ء میں ہلاک ہو جانا چاہیے تھا کیونکہ مرزا کی مرگ..... میں ہوئی۔کیا واقعی 1901 سے 1908 تک دشمنیاں ختم ہو چکی تھیں؟
- ثم یرسل اللّٰه ریحاباردة فلا یبقی علی وجه الأرض احد فی قلبه مثقال ذرة من ایمان الا قبضته حتی لوأنّ احدکم دخل فی کبد جبل لدخلت علیه حتی تقبضه (صحیح مسلم :۲۹۴۰،صحیح الجامع:۸۰۴۷) ''(دجال کے قتل کے بعد جب سات سال گزر جائیں گے) پھر اللہ تعالیٰ ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی بھی شخص جس کے دل میں ذرّہ برابر ایمان ہوگا وہ اس کو فوت کر دے گی۔یہاں تک کہ اگر اہل ایمان میں سے کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا یہ ہوا وہاں بھی پہنچے گی حتیٰ کہ اس کی جان بھی قبض کر لے گی۔''یعنی دجال کی ہلاکت کے سات سال بعد تمام اہل ایمان نے ٹھنڈی ہوا سے موت کی آغوش میں چلے جانا ہے۔لیکن اب تو..... سے اوپر گزر گئے۔اب دو ہی باتیں ہیں یا تو عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک نہیں آئے نہ ہی دجال قتل ہوا ہے۔اور اگر یہ ہو چکا ہے تو پھر روئے زمین پر .... کی موجودگی ممکن نہیں۔آیا اس حدیث سے عیسیٰ علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ چلنے کی نفی نہیں ہوتی؟
- مذکورہ احادیث کی روشنی میں کیا اب بھی آپ امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کو ایک ہی ہستی قرار دینے پر مُصر اور بضد ہیں؟
- آپ نے..... احادیث میں پڑھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے نہیں بلکہ مثیلِ عیسیٰ نے نازل ہونا ہے۔

3۔دجّال:

- فیمکث أربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم (صحیح مسلم :۲۹۳۷) ''دجال چالیس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن رہے گا ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک ماہ کی طرح اور ایک دن سات دنوں کے برابر ہوگا جبکہ باقی ایام تمہارے انھی دنوں کی طرح ہوں گے۔'' قادیانیوں کے نزدیک اگر عیسیٰ علیہ السلام سے مراد..... ہے اور دجال سے مراد..... ہیں تو پھر بھی دجال کے دورانیے کے تقریباً 424 دن بنتے ہیں مگر امریکا اور اس جیسی طاقتوں کو تو صدیاں گزر گئی ہیں اور مرزا قادیانی کے جانے کے بعد بھی ان میں دم خم موجود ہے بلکہ زیادہ ترقی انیسویں صدی کے نصف ثانی میں ہوئی ہے۔

- ایک سال کے دن کے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ کیا۔ہم ایک دن کی نمازیں ادا کریں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا ، اقدروا له قدره (صحيح مسلم :٢٩٣٧) ''نہیں، اس دن کا (نمازوں کے اوقات کے مطابق) اندازہ لگا لینا۔ کیا مرزا قادیانی کی موجودگی میں ایک سال، ایک ماہ یا ایک ہفتے کا ایک دن آیا تھا؟
- مابين خلق آدم إلى قيام الساعة خلق أكبر من الدجال (صحيح مسلم :٢٩٤٦) ''آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت ہونے تک دجال سے بڑی تخلیق کسی کی نہیں ہوئی۔'' اس فرمان سے واضح ہوتا ہے کہ دجال سے مراد..... نہیں بلکہ..... مراد ہے۔
- يجيئ الدجال حتى ينزل فى ناحية المدينة المدينح ثم ترجف ثلاث رجفات فيخرج إليه كل كافر ومنافق (صحيح البخارى:٧١٢٤) ''دجال مدینہ کے ایک طرف پڑاؤ ڈالے گا اور مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے اور مدینہ کے تمام کافر اور منافق اس سے آملیں گے۔'' کیا مدینہ منورہ میں ایسا ہو چکا ہے؟
- فاذا رجل جسيم ، أحمر، جعد الرأس ، أعور العين (صحيح البخارى:٧١٢٨) وہاں ایک بڑا جسم سرخ رنگ کا آدمی تھا جس کے گھنگریالے بال تھے اور کانا تھا۔ فرشتوں نے بتایا دیا کہ دجال ہے۔'' یہ کسی ملک کے احوال بیان ہو رہے ہیں یا..... کے؟
- أقرب الناس به شبها ابن قطن (صحيح البخارى:٧١٢٨) ''اس کی مشابہت (عبدالعزیٰ) ابن قطن سے تھی۔'' یہ شخص خزاعہ میں سے تھا اور جاہلیت میں فوت ہو چکا تھا۔ ابن قطن سے مشابہت..... کی ہو سکتی ہے نہ کہ کسی ملک اور علاقے کی۔
- ثم تغزون الدجال (صحيح البخارى:٢٩٠٠) ''پھر تم دجال سے لڑو گے۔'' مرزا قادیانی..... اور اس کے حواریوں نے ..... میں..... سے لڑائی کی۔

اگر اب بھی بات سمجھ نہیں آئی تو.....

- اگر مذکورہ تمام پیش گوئیوں کی من مانی تاویل کرنی ہے تو..... کے سوا کوئی اور یہ دعویٰ کر دے اور ہو بھی مغل خاندان کا قادیان یا اس کے مضافات میں اس کی رہائش ہو، آپ اسے..... کہیں گے کیونکہ اس نے تاویل کی ہے۔ اور آپ اس کی تردید میں دلائل کے..... لگا دیں گے۔
- کتاب..... حدیث..... میں عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے یکے بعد دیگرے خلفاء کا ذکر ہے۔ تمام روایات میں تو آ رہا ہے کہ دجال کے بعد چند سال تک تمام اہل ایمان فوت ہو جائیں گے لیکن یہ خلافت کہاں سے آ گئی؟

اگر اب بھی بات سمجھ نہیں آئی تو.....

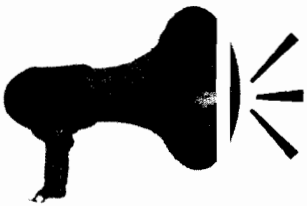
- کیا اتنی تاویلات اور تحریفات کر کے کسی بھی شخص کو مسیح موعود نہیں بنایا جا سکتا؟

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ..... کا جگر

..... یہ کلام نرم و نازک ہے اثر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرزائیوں کے نام ایک

تاریخی خطاب اور خط

مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف رحمہ اللہ

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

قادیانیو!

سب سے پہلے تو اس صورت واقعہ سے آگاہ ہو جایئے کہ آپ ہماری ان تقریروں، تحریروں اور گفتگوؤں سے جو ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے قادیانیت کے عنوان پر کرتے ہیں۔اگر آپ کبھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم آپ کے مخالف ہیں اور آپ کے بارے میں ہمارے جذبات میں تلخی ہے تو آپ ہمیں اس میں معذور خیال کیجئے۔جب ہم دیانتداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ نبوت میں سچے نہیں ہیں۔اور آپ مسلمانوں کو اس کی دعوت دیتے ہیں، یا آپ مسلمانوں میں سے بعض افراد کو اپنے اندر جذب کر کے اپنی جماعت کو منظم و مضبوط بناتے چلے جاتے ہیں اور پھر براہ راست اس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ ملک کو ''احمدی سٹیٹ'' بنائیں، تو آپ کو اپنے مقاصد میں مخلص ماننے کے باوجود ہمارے اندر حفاظت ذات، حفاظت ملت اور حفاظت مملکت کا جذبہ ابھرنا نہ صرف یہ کہ ایک فطری جذبہ ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ اگر یہ جذبات ہمارے دلوں میں موجزن نہ ہوں تو ہماری اسلامیت، ہماری ملی غیرت اور ہمارے جذبۂ حب وطن کا دیوالہ پٹ جائے اور ہم بے حمیت و بے غیرت ہو کر رہ جائیں۔اس لئے یہ جذبات فطری ہیں اور اگر ان کے اظہار میں کچھ شدت محسوس ہو تو آپ اسے گوارا کریں۔اس لئے کہ ہمارے نزدیک .....

آپ ہمارے قصرِ ایمانی، ہمارے جسدِ ملّی اور ہمارے محبوب ملک پر حملہ آور کی حیثیت رکھتے ہیں اور ہم جو کچھ کر رہے، مدافعانہ کر رہے ہیں۔

مگر یہ پہلو آپ پر واضح رہے کہ ہماری یہ مدافعت، صرف اس لئے ہے کہ ہم اس امت کے افراد کو قادیانی ہونے سے بچانا اور اس مملکت کو قادیانی مملکت بنانے کے منصوبوں کو ناکام بنانا، اپنا دینی، ملی اور ملکی فرض سمجھتے ہیں اور یہ جو ہم آپ کو ایمان، اپنے افراد اور اپنی مملکت پر حملہ آور خیال کرتے ہیں تو آپ کی اجتماعی حیثیت کے بارے میں ہم ایسا سمجھتے ہیں وگرنہ جہاں تک آپ کے بحیثیت انسان اور بحیثیت ایک فرد ہونے کا تعلق ہے، خدائے علیم وخبیر گواہ ہے کہ میرے دل میں اسی شدت کے ساتھ جس شدت کے ساتھ یہ پہلا جذبہ موجود ہے، دوسرا جذبہ بھی موجزن ہے کہ آپ میں سے ایک ایک شخص کو اس غلط فہمی سے نکالا جائے، جس میں مبتلا ہونے کے باعث آپ میرے نزدیک اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر رہے ہیں۔

حضرات!

مرزا غلام احمد نے جب تبلیغی میدان میں قدم رکھا تو انہوں نے اعلان کیا کہ وہ صداقتِ اسلام پر ایک کتاب لکھنا اور چھاپنا چاہتے ہیں۔جس کے پچاس جزء ہوں گے۔اور ان پچاس اجزاء کے حساب سے انہوں نے لوگوں سے اس کتاب کی قیمت پیشگی وصول کی۔

مرزا غلام احمد نے کتاب کا پہلا جزء براہین احمدیہ حصہ اوّل کی صورت میں شائع کیا۔ایک طویل مدت تقریباً بیس سال کے عرصے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انہوں نے تین جزء کتاب کے لکھے اور چھاپے، جو پیشگی قیمت ادا کرنے والوں کو بھیجے، اس دوران لوگوں نے ان سے بارہا مطالبہ کیا کہ وہ حسبِ وعدہ پچاس جزء اس کتاب کے پورے کریں گے مگر ایسا نہ کر سکے۔ بالآخر انہوں نے آخری ایام میں براہین احمدیہ کا پانچواں جز شائع کیا، جن لوگوں نے ان سے بار بار تقاضا کیا تھا، ان سے سخت سست گفتگو کے بعد مرزا غلام احمد نے فرمایا:

''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے، اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا''۔

(دیباچہ براہین احمدیہ ص ۷ روحانی خزائن ۲۱/۹)

مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرنے والے دوستو! خدا کے لئے اپنی آخرت کو سامنے رکھ کر نجات اور ابدی عذاب کے مسئلے کی اہمیت کا کماحقہ، لحاظ کرتے ہوئے سوچئے کہ مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطے کا ہی فرق ہے دیانت و امانت اور صداقت وحق شناسی کے اعتبار سے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اور اس عملی کردار کے بعد اگر وہ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ انہیں خلق خدا کی اصلاح کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے تو ان کے اس دعویٰ کی حیثیت کیا ہے؟ کیا نبی اس سیرت اور کردار کے ہوا کرتے ہیں؟ اور اگر نبی معاملات میں اس قسم کے انسان ثابت ہوں کہ پانچ صد لے کر پانچ ادا کریں اور بقیہ کو ''نقطے'' کہہ کر معاملہ صاف کر دیں تو اس دنیا میں صداقت و امانت کا معیار کیا باقی رہے گا؟

منصب نبوت کی سطح؟

مرزا غلام احمد.....کو نبی ماننے والے حضرات کی خدمت میں مجھے دوسری بات یہ پیش کرنا ہے کہ وہ عنداللہ مسئولیت کے تصور کو مستحضر کر کے سوچیں! کہ مرزا غلام احمد ''نبوت'' ایسے آخری منصب کو کس پست سطح پر لے آئے؟ یہ بات تو آپ سبھی تسلیم کرتے ہیں کہ متقی اور پرہیزگار انسان عام مسلمانوں سے سیرت و کردار اور اخلاق و معاملات میں بلند ہوتے ہیں۔ اور جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے قرب، اپنی محبت اور اپنی ولایت سے سرفراز فرماتا ہے وہ سب سے زیادہ سربلند ہوتے ہیں اور اس معیار سے ان کی زندگیاں، پاکیزگی، تزکیہ نفس اور اعلیٰ اخلاق کا بہت اونچا نمونہ ہوتی ہیں۔

حضرات!

جب تقویٰ، پرہیزگاری، محبت الٰہیہ اور ولایت کا یہ مقام ہے کہ جسے ان نعمتوں سے نوازا جائے وہ رذیل اخلاق سے پاک ہوتا ہے اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کا قابل اتباع نمونہ ہوتا ہے، تو ''نبوت'' جو اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا عطیہ ہے وہ جن اشخاص کو اس سے سرفراز فرماتا ہے، ان کی بلندی اور تقویٰ کا تصور کون کر سکتا ہے، لیکن آیئے دیکھیں، مرزا غلام احمد کا تصور نبوت کیا ہے اور وہ اس آخری منصب الٰہیہ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟

یہ میرے ہاتھ میں مرزا غلام احمد کی تصنیف ''دافع البلاء'' ہے اس کتابچہ ص ۲ پر ''تنبیہ'' کے عنوان سے ایک ابتدائیہ ہے اس کے حاشیہ ص ۳، ۴ پر مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ کے بہت لوگوں کی نسبت اچھے تھے یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راست باز اپنی راست بازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں۔ .....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو موسیٰ سے کمتر اور اس کی شریعت کے پیرو تھے اور خود کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ بالاطلاق اپنے وقت کے تمام راست بازوں سے بڑھ کر تھے۔ جن لوگوں نے ان کو خدا بنایا ہے، جیسے عیسائی یا وہ جنہوں نے خواہ مخواہ خدائی صفات انہیں دی ہیں، جیسا کہ ہمارے اور خدا کے مخالف نام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہاد مسلمان، وہ اگر ان کو اوپر اٹھاتے اٹھاتے آسمان پر چڑھا دیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پیدا کرنے والا قرار دیں، تو ان کو اختیار ہے انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کرے، لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے، کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا..... یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے''۔

''دافع البلاء'' کی جو عبارت ابھی آپ کی خدمت میں پیش کی گئی اس میں تو کوئی مغالطہ سعی بسیار کے باوجود پیدا نہیں کیا جا سکتا، اس عبارت میں چار باتیں ہر اعتبار سے واضح ہیں:

① ایک تو یہ کہ مرزا غلام احمد اس مقام پر جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ کسی فرضی یسوع کے متعلق نہیں بلکہ وہ ان حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اور جن کے بارے میں مسلمان عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔

② دوسری بات یہ واضح ہوتی ہے کہ مرزا غلام احمد ان مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متعلق جو کچھ کہتے ہیں وہ کسی الزامی انداز میں نہیں کہتے بلکہ یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے جسے وہ بیان کر رہے ہیں۔

③ تیسری حقیقت جو مرزا غلام احمد نے یہاں بصراحت بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متعلق مرزا غلام احمد نے جو یہ باتیں بیان کی ہیں وہ نہ صرف یہ کہ ان کا اپنا عقیدہ ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ باتیں قرآن مجید سے ثابت ہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا، مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے''۔

④ چوتھی بات اس مقام پر مرزا غلام احمد یہ کہہ رہے ہیں کہ سیدنا مسیح علیہ السلام اور سیدنا یحییٰ علیہ السلام میں جو فرق پایا جاتا ہے اور جس فرق کو ملحوظ رکھ کر قرآن مجید نے یحییٰ علیہ السلام کو تو حصور کہا مگر حضرت مسیح علیہ السلام کو ایسا نہیں کہا وہ یہ ہے (الف) حضرت یحییٰ شراب نہیں پیتے تھے اور حضرت مسیح علیہ السلام شراب پیتے تھے (ب) فاحشہ عورتیں اپنی حرام کمائی سے خریدا ہوا عطر حضرت مسیح علیہ السلام کے سر پر ملا کرتی تھیں۔ (ج) بے تعلق جوان عورتیں حضرت مسیح کی خدمت کیا کرتیں تھیں۔ (د) حضرت مسیح ابن مریم نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر اپنے ''گناہوں'' کی توبہ کی تھی اور ان کے خاص مریدوں میں داخل ہوئے تھے۔

قادیانی دوستو! خدارا غور کرو! مرزا غلام احمد ایک شخص کو شرابی کہتے ہیں بدکار عورتوں سے ان کا میل جول ثابت کرتے ہیں، فاحشہ عورتوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اس شخص کے بدن کو چھوا کرتی تھیں۔ لیکن وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ایسا ہونے کے باوجود اور خود قرآن کی اس تصدیق کے باوجود کہ وہ ان جرائم کا مرتکب تھا مگر وہ شخص راستباز بھی تھا اور خدا کا نبی بھی۔

کیا اس سے زیادہ نبوت کے مقام کی تذلیل ممکن ہے؟ اور منصب نبوت کا معیار جو مرزا غلام احمد نے مقرر کیا، اس پر کوئی شریف آدمی غور کرنے کے لئے تیار ہوگا؟ اور اگر خاکم بدہن نبی ہی حرام کمائی کا مال استعمال کرے، بدکار عورتوں سے تعلق رکھے، عصمت فروش نوجوان عورتوں سے خلا ملا کا مرتکب ہو اور اس کے ساتھ ساتھ وہ شرابی بھی ہو تو خدا کے لئے غور کرو، قیامت کے دن کی ہولناکیوں کو سامنے رکھ کر سوچو کہ فاجروں اور بدکاروں کے بارے میں کیا رائے قائم کی جائے گی؟ اور نبوت کے جلیل القدر انسانی منصب کو بے حیائی اور حرام خوری سے کس طرح الگ کیا جائے؟

كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا وتعالى الله عن ذالك علواً كبيراً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیو!

میں ایک بار آپ کو، آپ کی اپنی نجات کا واسطہ دے کر اس جانب متوجہ کروں گا، کہ آپ نے خاتم النبیین ﷺ کے بعد، جس نبوت کو تسلیم کیا ہے اور جس نبوت کی تشہیر وتبلیغ کے لئے آپ قربانیاں دیتے ہیں اور وقت مال اور بعض حالات میں عزت وشہرت تک کو قربان کر دیتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کسی ہولناک غلط فہمی کا شکار ہو چکے ہوں، آپ سراب کو حقیقت سمجھ رہے ہوں، اور جب آپ داور محشر کے حضور کھڑے کئے جائیں، تو وہاں یہ حقیقت منکشف ہو کہ آپ نے ایک غلط شخص کو غلط تصورات کے ساتھ اللہ کا نبی تسلیم کر لیا تھا اور اس نے نبوت کے منصب ومعیار کو اتنا پست کر دیا تھا کہ وہ پانچ اور پچاس کے مابین صرف ایک نقطے کا فرق کہہ کر دیانت کا محیر العقول معیار پیش کیا کرتا تھا۔اور ایک شخص کو نبی ماننے کے باوجود شراب نوشی، فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے اور حرام کمائی کے مال سے فائدہ اٹھانے کا مرتکب بھی قرار دیتا تھا۔

قادیانیو! آج موقعہ ہے کہ سوچیں، اللہ کے خوف کے ساتھ سوچیں، اپنی آخرت کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں اور بلا خوف لومۃ لائم حق کو قبول کریں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

مرزائیوں کے نام ایک خط

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ السلام علیٰ من اتبع الهدیٰ

یہ عریضہ محض اس مخلصانہ جذبہ کے تحت ارسال خدمت ہے کہ ہم، آپ اگرچہ ''نبوت'' کی بنیاد پر دو الگ الگ امتوں کے افراد ہیں، مگر اس کے باوجود قدرے مشترک کے طور پر ہم ''مذہب'' کی اہمیت کے معترف ہیں، ہم سب انسان ہیں اور ایک ملک کے باشندے ہونے کی حیثیت سے ہم وطن بھی ہیں۔ یہ تمام رشتے تقاضا کرتے ہیں کہ انتہائی اہمیت کے بعض مسائل پر آپ کی توجہ مبذول کرائی جائے۔

آپ اگر فکر مندی سے غور فرمائیں گے تو اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ ہمارے اور آپ کے مابین جو خلیج حائل ہوئی ہے وہ مرزا غلام احمد کی ذات کی وجہ سے ہوئی۔ اگر مرزا قادیانی کی ذات کو چند لمحات کے لئے تصوراتی طور پر الگ کر دیا جائے تو ہم ایک ہی دین کے ماننے والے اور ایک ہی نبی (فداہ ابی وامی ﷺ) کے امتی بن سکتے ہیں۔ (جیسا کہ مرزا غلام احمد کے دعاوی یا ان دعاوی کو تسلیم کرنے سے پہلے ہم ایک ہی امت کے افراد تھے۔)

لیکن جب مرزا غلام احمد کو آپ نے بحیثیت نبی یا پیشوا کے تسلیم کیا تو ہمارے اور آپ کے درمیان وہی خلیج حائل ہو گئی جو یہود اور نصاریٰ، اور مسلمانوں کے مابین حائل تھی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مذہبی (اور اسی طرح سیکولر، لادین اور دہریہ) اقوام کے ہاں یہ حقیقت بلا نزاع تسلیم کی جاتی ہے کہ مذہب پر اعتماد رکھنے والے عناصر کے مابین حد فاصل ''نبوت'' ہے۔ ایک شخص اگر صبح کے وقت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتا ہے تو وہ سیکولر، دہریہ اور عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں، سکھوں، پارسیوں، سبھی کے ہاں ''یہودی'' تسلیم کیا جائے گا، اور یہی شخص دوپہر کو یہ اعلان کرتا ہے کہ اب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو اللہ کا آخری نبی مانتا ہوں تو بین الاقوامی قوانین کے مطابق اس شخص کو اس اعلان کے معاً بعد، یہودی کے بجائے عیسائی تسلیم کیا جائے گا۔ اور اس میں نہ تو اس امر کا لحاظ ہوگا کہ یہ شخص صبح کی طرح اس وقت بھی موسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کرتا ہے، لہٰذا اسے یہودی مان لینے میں کوئی مضائقہ نہیں اور نہ اس بات کو تسلیم کیا جائے گا کہ یہ اپنے آپ کو یہودی کہلانے پر مُصر ہے اور یہ اس لئے کہ ہر امتی کی نسبت اس نبی کی جانب تسلیم کی جاتی ہے جسے وہ سلسلہ انبیاء میں سے آخری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول مانتا ہے۔

بعینہٖ اسی طرح اس کے عیسائی تسلیم نہ کئے جانے کی یہ دلیل بھی پوری دنیا کے انسانوں کے نزدیک مردود ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، صاحب شریعت نبی تھے۔اور حضرت مسیح شریعت موسیٰ ہی کے ترجمان ومجدد تھے اور خود حضرت مسیح نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ'' میں تو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے آیا ہوں۔''

مذہبی اور مذہب سے انکار کرنے یا دشمنی رکھنے والے تمام عناصر کے ہاں، اس بات کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا کہ کون سا نبی رتبے ومقام کے لحاظ سے بڑا ہے اور کون مستقل اور نئی شریعت کا حامل ہے اور کون کسی شریعت کا ناسخ ہے یا اس کا تابع، بلکہ مسلّمہ اصول یہ ہے کہ ہر وہ شخص، جو من جانب اللہ نبی ہونے کا مدعی ہو مطلقاً اسے اپنا پیشوا تسلیم کر لینا، اس کی امت میں شامل اور اس سے پہلے جس نبی کو تسلیم کیا گیا ہے، اس کی امت سے خارج ہونے کیلئے کافی ہے، اس میں یحییٰ، یعقوب، داؤد، سلیمان، لوط، نوح، ہود، موسیٰ، عیسیٰ اور امام الانبیاء سید الثقلین محمد مصطفیٰ ﷺ سب کی حیثیت یکساں ﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ﴾ ہے۔درآنحالیکہ مرتبہ، مقام اور درجے کے اعتبار سے ان حضرات میں، عظیم تفاوت موجود ہے۔

اس اصول کے مطابق، مذکور شخص نے جونہی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو سلسلہ نبوت کی آخری کڑی تسلیم کیا، وہ یہودیوں سے نکل کر عیسائیوں میں شامل ہو گیا۔اور اگر یہی شخص کسی بھی وقت یہ اعلان کر دیتا ہے کہ اب میں، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی ''نبی اللہ'' تسلیم کرتا ہوں۔تو اسے، اسی لمحے عیسائیوں سے خارج اور امت مسلمہ میں شمار کیا جائے گا۔ (درآنحالیکہ، ان ہر سہ انبیاء علیہم السلام میں، مرتبے، مقام، تشریعی اور غیر تشریعی نبی ہونے کے اعتبار سے نمایاں تفاوت مسلّمہ ہے۔)

اب اس بین الاقوامی اصول کے تحت اگر کوئی شخص امام الانبیاء سید المرسلین، خاتم النّبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد ''نبوت'' کا دعویٰ کرتا ہے (خواہ وہ کسی بھی نوعیت اور کسی بھی مفہوم کی نبوت ہو) اور یہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے ''نبی'' کہا ہے اور وہ اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت بھی دیتا ہے تو جو شخص، اس کی دعوت پر لبیک کہے گا اور اسے اپنا ہادی وپیشوا تسلیم کرتا ہے، وہ اس کا امتی قرار دیا جائے گا۔

اب اس بین الاقوامی اصول کے تحت اگر کوئی شخص امام الانبیاء سید المرسلین، خاتم النّبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد، ''نبوت'' کا دعویٰ کرتا ہے (خواہ وہ کسی بھی نوعیت اور کسی بھی مفہوم کی نبوت ہو) اور یہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے ''نبی'' کہا ہے اور وہ اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت بھی دیتا ہے تو جو شخص، اس کی دعوت پر لبیک کہے گا اور اسے اپنا ہادی وپیشوا تسلیم کرتا ہے، وہ اس کا امتی قرار دیا جائے گا۔

اب آیئے دیکھیں اس مسلمہ اصول کا اطلاق مرزا غلام احمد اور ان کے ماننے والوں پر کس طرح ہوتا ہے۔مرزا غلام احمد ہر چند کہ آغاز کار میں، حضور ﷺ کو انہی معنوں میں خاتم النّبیین تسلیم کرتے تھے، جن معنوں میں حضور ﷺ کو کتب سابقہ اور قرآن مجید احادیث نبویہ میں خاتم النّبیین کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے، اور جس مفہوم میں امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات، چودہ سو برس سے آپ کو خاتم النّبیین تسلیم کرتی ہے، مرزا غلام احمد نے دعویٰ الہام ومجددیت کے بعد ایک طویل عرصے تک اس عقیدے پر ایمان رکھا اور وہ اس کی اشاعت ہی کرتے رہے کہ

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النّبيين الا تعلم ان الرب الرحيم المتفضل سمى نبينا ﷺ خاتم الانبياء بغى استثناء وفره نبينا فى قوله، لا نبى بعدى، ببيان واضح للطالبين

(حمامة البشرى ص۲۰ وروحانی خزائن ۲۰۰/۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین'' کیا تم نہیں جانتے کہ ہم پر فضل فرمانے والے خدا نے ہمارے نبی ﷺ کا نام ہی ''خاتم الانبیاء'' رکھا اس میں کسی قسم کی استثنا نہیں اور خود نبی ﷺ نے خاتم النّبیین کی تفسیر ''لا نبی بعدی'' سے کی جو حق کے طالبین کے لئے واضح تر بیان ہے۔''

اسی طرح انہوں نے کہا: ''ولو وجو زنا ظهور نبی بعد نبینا ﷺ لجو زنا انفتاح باب وحی النبوة بعد تغلیقها وهذا خلف کما لا یخفیٰ علی المسلمین'' (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰ وروحانی خزائن ۷/۲۰۰)

''اور اگر ہم کسی نبی کا ظہور اپنے نبی ﷺ کے بعد جائز قرار دیں تو لازماً ہم وحی نبوت کے دروازے کے کھلنے کو روا رکھیں گے جو بند ہو چکا ہے اور یہ قطعی محال ہے جیسا کہ مسلمانوں سے مخفی نہیں۔ اور اگر ہم کسی نبی کا ظہور اپنے نبی ﷺ کے بعد جائز قرار دیں تو لازماً ہم وحی نبوت کے دروازے کے کھلنے کو روا رکھیں گے جو بند ہو چکا ہے اور یہ قطعی محال ہے جیسا کہ مسلمانوں سے مخفی نہیں۔''

''آئینہ کمالات اسلام'' میں انہوں نے اپنے بارے میں کہا کہ ''میرے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں دعویٰ نبوت کر کے اسلام کے دائرے سے خارج اور کفار میں شامل ہو جاؤں؟''

مرزا غلام احمد کا یہ عقیدہ اور مؤقف اس عقیدے سے ہم آہنگ ہے، جس پر امت مسلمہ از اول تا این دم قائم ہے۔ مگر مرزا صاحب اس عقیدے پر قائم نہ رہ سکے اور انہوں نے اگرچہ بہت زیادہ لیت ولعل کے بعد اور متعدد بار کی اس یقین دہانی کے بعد کہ وہ مدعی نبوت نہیں ہیں آخر کار یہ اعلان کر ہی دیا کہ ''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام ''نبی'' رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۰۳)

مرزا غلام احمد کے اس دعویٰ کا نتیجہ وہی تھا، جو انہوں نے ''دعوۃ الحق'' اور ''آئینہ کمالات اسلام'' کے مذکورہ حوالوں میں واضح کیا کہ دعویٰ نبوت سے ایک مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد کے بعد اس دعویٰ کے سامنے آتے ہی علماء امت نے ان کے اخراج از اسلام کا فتویٰ دیا۔

اس کا لازمی تقاضا یہ تھا کہ جو لوگ مرزا غلام احمد کو کسی بھی حیثیت سے اپنا پیشوا تسلیم کریں، انہیں بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے اور ان کے بارے میں وہی مؤقف اختیار کیا جائے جو اس عریضہ کے آغاز میں تفصیل سے زیر بحث آ چکا کہ ''نبوت'' کی بنا پر ہی ایک امت سے خروج اور دوسری امت میں داخلہ وقوع پذیر ہوا کرتا ہے۔

بنابریں، مسلمانوں کا یہ مؤقف قرآن مجید، سنت نبویہ، اجماع امت اور خود مرزا غلام احمد کے مسلّمہ اصول کے مطابق تھا اور ہے، کہ مرزا غلام احمد ایسے مدعی نبوت کو ماننے والے مسلمانوں سے خارج ہیں۔

مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ کے اس نتیجے سے بے خبر نہیں تھے اور وہ یہ بخوبی سمجھتے تھے کہ آخر کار مسلمان انہیں اور ان کے ماننے والوں کو اپنی ملت کے دائرے سے خارج کر دیں گے اور خود قادیانی امت، مسلمانوں کو کافر قرار دے کر ان سے کلی طور پر تعلق منقطع کرے گی۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی کہا تھا۔ ''ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے .....''

کافر منکر ہی کو کہتے ہیں، کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے:

(اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول نہیں مانتا۔

(دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے، جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں اللہ اور رسول نے تاکید کی ہے..... پس اس لئے کہ وہ اللہ اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر: 567

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِک دستک.....اِک حقیقت

مولانا عبدالسمیع بن ڈاکٹر محمد نواز سجاد حفظہما اللہ

تاریخ عالم اٹھا کر دیکھئے۔کفر نے اسلام کو مٹانے کے لیے ہمیشہ ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔وہ کون سا جال ہے، جو اسلام کو مقیّد کرنے کے لیے استعمال نہ کیا گیا۔وہ کون سی خطرناک سازش ہے جو اسلام کی گردن کاٹنے کے لیے تیار نہ کی گئی؟ وہ کون سا ننگ انسانیت حربہ ہے، جو اسلام کے تار پود بکھیرنے کے لیے استعمال نہ کیا گیا؟ وہ کون سی درندگی ہے جس کی مشق سینہ اسلام پر نہ کی گئی ہو؟ وہ کون سے ہولناک مظالم ہیں جو اسلام کے نام لیواؤں پر روا نہ رکھے گئے؟ لیکن جب ہندوستان پر فرنگی استعمار قابض ہو چکا تھا۔ مسلمان غلامی کی آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔کفر نے ''اسلام'' پر ایک نرالا اور اچھوتا حملہ کیا.....ایک خوفناک سازش تیار ہوئی.....ایک بھیانک منصوبہ بنا.....جس کے تحت اسلام کو اسلام کے نام پر لوٹنے کا پروگرام بنا.....کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام پر لوٹا جائے .....قرآن کو قرآن کے نام پر لوٹا جائے .....احادیث کو احادیث کے نام پر لوٹا جائے .....اہل بیت کو اہل بیت کے نام پر لوٹا جائے .....صحابہ کو صحابہ کے نام پر لوٹا جائے ..... حج کو حج کے نام پر لوٹا جائے۔اسی طرح دیگر اسلامی شعائر و اصطلاحات کو انہیں کے ناموں سے غارت کیا جائے .....کفر نے اپنے اس خاص ایکشن کو ''قادیانی ایکشن'' کا نام دیا۔اور اس کی قیادت ایک ننگ دین، ننگ وطن، ننگ انسانیت اور تاریخ انسانیت کے بدترین شخص مرزا قادیانی کو سونپ دی گئی۔کفر نے اپنا کفریہ لباس اتارا ..... کفریہ ہتھیار توڑے ..... چہرے سے کفریہ نشان مٹائے .....کفریہ چال اور کفریہ رنگ ڈھنگ ختم کیا.....کفر نے اُجلا اسلامی لباس پہنا .....چہرے پر داڑھی سجائی ..... ماتھے پر محراب ابھارا.....سر پہ عمامہ رکھا.....ہاتھ میں تسبیح پکڑی.....لبوں پہ قرآن کی آیات سجائیں .....زبان پر اسلامی وعظ جاری کیا.....اور بغل میں دو دھاری چھری رکھی.....اور مسلمانوں میں گھس گیا اور ایسا گھل مل گیا کہ پہچان مشکل ہوگئی.....پھر کفر نے اسلام کی تبلیغ شروع کر دی .....کفر مختلف جگہوں پر اسلامی جلسے اور دینی اجتماع کرنے لگا .....عیسائیوں اور ہندوؤں سے مناظرے ہونے لگے.....اسلامی کتابیں چھپنے لگیں .....اسلامی لٹریچر پورے ہندوستان میں تقسیم ہونے لگا.....اور اس کے ساتھ ہی سادہ لوح مسلمان مرزا قادیانی کو ایک اسلامی راہنما سمجھ کر اس کے گرد اکٹھے ہونے لگے.....یعنی مرزا قادیانی کی دکان نبوت پر پیشاب کی بوتل ''آب زم زم'' کا لیبل لگ کے بکنے لگی .....کتے کا گوشت بکرے کے گوشت کے نام پر فروخت ہونے لگا.....زہر ''تریاق'' کے نام پر بکنے لگا.....شیطنت ''رحمانیت'' کے نام پر اور جہنم ''جنت'' کے نام پر فروخت ہونے لگی۔

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے
غدار نے بھی دھار لیا روپ مسلماں
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہائے افسوس! کتنے مسلمانوں نے مرزا قادیانی کو نبی اور مسیح موعود مان لیا.....

کتنے مسلمانوں نے اس کے بے ہودہ جملوں کو وحی تسلیم کرلیا.....

کتنے مسلمانوں نے اس کے گندے خاندان کو اہل بیت تسلیم کرلیا.....

کتنے مسلمانوں نے اس کے بے ضمیر اور ایمان فروش ساتھیوں کو صحابہ مان لیا.....

کتنے مسلمانوں نے قادیان کو مکہ و مدینہ تسلیم کرلیا۔

انگریزی نبی مرزا قادیانی ایک ماہر شکاری کی طرح مسلمانوں کو پکڑتا رہا اور اپنی دو دھاری چھری سے ان کے ایمان کی رگ کاٹتا رہا اور انہیں اپنے قفس شیطانی میں گرفتار کرتا رہا.....ان کے مال اسباب لوٹتا رہا.....ان کی عزتوں سے کھیلتا رہا.....فرنگی شیطان اپنے روبوٹ مرزا قادیانی کے ''کارناموں'' کو دیکھ کر خوشی سے قہقہے لگاتا رہا.....اور جھوم جھوم کر جام پہ جام لنڈھاتا رہا۔

مسلمانو! مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو ایک صدی بیت چلی لیکن قادیانیوں کے دجل وفریب کا دھندا آج بھی پوری شدت کے ساتھ جاری ہے.....قادیانی ہمارے معاشرے میں جگہ جگہ گھات لگائے اور جال بچھائے بیٹھے ہیں.....اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کا شکار کررہے ہیں۔

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کہلانے والو!

قادیانیوں کی یہ سازشیں اللہ تعالیٰ کے خلاف ہیں.....اللہ کے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہیں.....اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک کے خلاف ہیں.....اللہ کے دین اسلام کے خلاف ہیں۔

اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اللہ تعالیٰ سے ناطہ ہے.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہے.....کتاب اللہ سے واسطہ ہے۔تو بتایئے ہم نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول معظم اور اس کی کتاب مقدس کے دشمنوں، قادیانیوں کے خلاف کیا کام کیا؟ کیا جدوجہد کی؟ کیا آواز اٹھائی؟

اگر ہم نے اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا.....تو ہم اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں۔

مسلمانو! اگر ہماری انگلی پر کوئی کٹ لگ جائے اور تھوڑا سا خون بہہ نکلے تو پورے جسم میں ایک ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔دماغ کے افق پر پریشانی کے بادل منڈلانے لگتے ہیں۔چہرے پر تشویش کی سلوٹیں چڑھ جاتی ہیں۔آنکھوں کے سامنے غم کے بگولے رقص کرنے لگتے ہیں، دل پیس کر رہ جاتا ہے، پاؤں فوراً کسی اچھے ڈاکٹر کی طرف بھاگتے ہیں۔زبان بے تکان بولتے ہوئے ڈاکٹر کو سارا قصہ غم سناتی ہے۔اکھڑی ہوئی سانس اور چہرے کے اتار چڑھاؤ ڈاکٹر کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی بھرپور کوششیں کرتے ہیں۔ڈاکٹر فوراً مرہم پٹی کرتا ہے۔ٹیکہ لگاتا ہے، دوائی دیتا ہے، اور پھر کندھوں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی وتشفی دیتا ہے تب کہیں جا کر جان میں جان آتی ہے۔

لیکن دوستو! آؤ ایک اور تصویر بھی دیکھتے ہیں:

مرزا قادیانی نے ایک گھناؤنی سازش کے تحت اسلام کے سر پر ارتداد کا کلہاڑا دے مارا ہے، جس سے چہرہ اسلام اور جسم اسلام لہولہو ہے۔

چہرہ اسلام کو خون میں تربتر دیکھ کر کبھی ہمارے دل پر چوٹ لگی؟ کبھی ہمارے جگر میں چبھن ہوئی؟ کبھی ہماری آنکھیں نمناک ہوئیں؟ کبھی ہمارا سر چکرایا؟ کبھی ہمارا دماغ مجروح ہوا؟ کبھی ہمارے اعصاب مضطرب ہوئے؟ کبھی ہمارے ہاتھ کلہاڑے کی طرف بڑھے؟ اتنے بڑے سانحے پر کبھی ہماری زبان نے احتجاج کیا؟

آؤ سوچیں.....آؤ فکر کریں.....ہم کتنے ظالم ہیں؟ ہم کتنے خود پرست ہیں؟.....اپنی انگلی کے چھوٹے سے کٹ پر اتنا بڑا طوفان..... اور اسلام کے لہولہان چہرے کو دیکھ کر سکوت مرگ.....افسوس اسلام سے یہ بے رخی.....یہ بے وفائی.....ہمیں کہاں لے جائے گی؟..... کہاں لے جارہی ہے؟ ؎

پوچھ رہی ہے یہ جرس ، اہل جنوں کو کیا ہوا
دیکھ رہی ہے رہ گزر ، اہل وفا کدھر گئے؟

☆.....☆.....☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کو دعوتِ غور و فکر

مولانا محمد رمضان آزاد حفظہ اللہ

کچھ فتنوں کا تعلق قرونِ اُولیٰ سے تھا اس لیے وہ تمام فتنے جلد ہی انجام پذیر ہو کر ختم ہو گئے۔ مگر جس فتنہ کا تعلق اس دور سے ہے اس کا دورانیہ تقریباً ایک صدی پر محیط ہے۔ برصغیر سے جب مسلمانوں کا اقتدار اختتام پذیر ہوا تو اس کی جگہ فرنگی قابض ہو گیا اور فرنگی نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے مسلمانوں کو مختلف فتنوں میں الجھائے رکھا۔ انگریز کے برپا کردہ فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا ذبہ کا فتنہ تھا جس کی انگریز اپنے دورِ اقتدار میں آبیاری اور حفاظت کرتا رہا۔ اور برصغیر سے جاتے ہوئے اپنے ہم ذہن مسلمانوں کے سپرد کر گیا۔ اسی لیے ۱۹۴۷ء تا ۱۹۷۴ء تک مرزائیوں کا طوطی بولتا رہا۔ اور اقتدار کے ایوانوں سے ان کی سرپرستی ہوتی رہی۔ اور مرزائیت کے خلاف متحرک مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتا رہا جو آج بھی تاریخ میں رقم ہے۔ لیکن یہ ناسور بڑھتا ہی گیا۔ آخر خدا خدا کر کے یہ کفر ٹوٹا اور ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ اقتدار میں علماء ملت نے مفکر اسلام حضرت مفتی محمود رحمہ اللہ کی راہنمائی میں مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل پیش کیا، جس کو حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے اراکین نے متفقہ طور پر منظور کیا اور آئین کا حصہ بنایا۔ اس طرح تقریباً ۹۰ سالہ فتنہ کی کمر ٹوٹتی نظر آئی۔ لیکن قادیانی ابھی تک زخمی سانپ کی طرح پھن اٹھاتے رہے۔ ۱۹۸۴ء میں ضیاء الحق کے دورِ اقتدار میں آرڈی ننس جاری ہوا جس نے مرزائیت کا سر کچل دیا مگر ابھی تک مردہ چھپکلی کی طرح دم ہلتی رہی۔ آیئے ذرا دیکھیں کہ اس فتنہ کا بانی کیسا اور کس کردار کا مالک تھا؟ جس نے انگریز کی وفاداری میں اپنی اور اپنے متبعین کی دنیا اور آخرت برباد کر دی۔ بانی فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کہانی مرزائیوں کی زبانی دلچسپ کہانی ہے جو مرزا غلام احمد کے فرزند مرزا بشیر الدین محمود نے ''سیرت المہدی'' کے عنوان سے رقم کی ہے۔ کہانی شروع کرنے سے قبل یہ ذہن میں رکھیں کہ مرزا قادیانی نے پہلے مبلغ اسلام اور پھر مجتہد، پھر مناظر اسلام اور پھر امام مہدی الزماں اور پھر مسیح معہود پھر مثل عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم پھر خود مریم پھر عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر، پھر بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ظل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر خدا کا بیٹا اور خدا کی بیوی پھر خدا ہونے کا دعویٰ کیا، ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا۔ اب مرزا قادیانی کی بابت باحوالہ رنگا رنگ باتیں ملاحظہ ہوں۔ تاکہ آپ کو اس کا کچھ حدود اربعہ معلوم ہو۔

''سیرت المہدی'' کے مصنف کی تحریر کردہ کہانی کچھ یوں ہے لکھتا ہے: کہ حضرت کو ایک مرید نے انگریزی بوٹ تحفہ میں پیش کیے مگر مرزا دائیاں پاؤں بائیں جوتے میں ڈالتے اور بائیاں پاؤں دائیں جوتے میں ڈالتے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لیے والدہ صاحبہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشان کے طور پر ایک جوتے پر رنگدار دھاگا باندھ دیا لیکن مرزا صاحب پھر بھی بھول جاتے رہے، اسی طرح جب مرزا صاحب اپنا لباس زیب تن کرتے تو اکثر قمیص کے بٹن نیچے کے اوپر اور اوپر کے نیچے لگا لیتے۔ مرزا صاحب کے پاس وقت دیکھنے کے لیے ایک جیبی گھڑی تھی جب وقت دیکھنا ہوتا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسہ سے گنتی شروع کرتے تو وقت کا تعین ہوتا۔ اسی طرح جب پیشاب کرتے تو استنجے کے طور پر گڑ کا استعمال فرما لیتے اور جب گڑ کھانے کا شوق ہوتا تو جیب سے استنجے والے ڈھیلے نکال کر شوق گڑ خوری پورا کر لیتے۔ کیونکہ مرزا کو میٹھے سے حد درجہ محبت تھی۔ اسی طرح بچپن میں ایک دفعہ گھر سے شکر چوری کرنے لگے تو برتن میں نمک پسا رکھا تھا مرزا صاحب نے پسی ہوئی شکر سمجھ کر مٹھی بھر نمک کو منہ میں ٹھونس لیا، دم گھٹ گیا مرتے مرتے بچے۔ بڑی بات یہ کہ تا زندگی مرزا صاحب کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ مرد ہیں یا عورت۔ کیونکہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ بابوالٰہی بخش چاہتا ہے کہ میرا حیض دیکھے۔ اور پھر خود ہی لکھتے ہیں کہ میں مریم ہوں اور میں حاملہ ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی مرزا صاحب محمدی بیگم کے عشق میں اندھے ہو کر الہام پر الہام داغ رہے ہیں اور کبھی پھجے کی ماں کو ''معلق'' کر کے رکھتے ہیں، کبھی دادعشرت دینے کے لیے پلمبر کی دکان سے شراب منگواتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور کبھی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا میں عورت ہوں اور اللہ نے مجھ سے قوت رجولیت کا اظہار فرمایا۔ ان تمام خرافات کے ہوتے ہوئے کبھی کہتے ہیں میں آدمی ہوں نہ آدم زاد میں کرم خاکی ہوں، میں انسانوں کی جائے عار (شرمگاہ) ہوں۔

مرزائیوں میں سب ایک جیسے تو نہیں ہیں یقیناً کئی تعلیم یافتہ اور سمجھدار بھی ہوں گے ہم براہ راست ان سے سوال کرنا چاہتے ہیں کہ تم نے کونسی خوبی دیکھ کر مرزا کے ہاتھ پر اپنے ایمان کا سودا کر لیا؟ آج تک مرزائیت کی صد سالہ تاریخ میں کوئی مرزائی اپنے کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ آپ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی حکیم نور الدین، مرزا بشیر الدین، مرزا ناصر، ظفر اللہ اور بڑے بڑے قادیانیوں کو دیکھیں ان میں کس نے سکون کی زندگی گزاری؟ اور عزت کی موت مرا؟ اور تاریخ انسانیت پر نظر ڈالو تو اس قسم کے لوگ ہمیشہ بحر ذلت میں ہی غوطہ زن رہے ہیں۔ اور اب تو انگریز کا دور بھی نہیں کہ تمہیں کوئی دنیاوی فائدہ ہی ملنے کی امید ہو تو پھر کس کے لیے ہلاکتوں اور بربادیوں کو سینے لگایا ہوا ہے؟ کیا مرزا کی صورت، سیرت، کردار، عقل، شکل، اخلاق، اطوار، علم وعمل زہد وتقویٰ، صداقت، امانت، دیانت، شرافت، شجاعت، سخاوت اور دیگر انسانی خصائل میں سے مرزا کی کوئی ایک بھی خصلت ہے جو قابل رشک ہو؟ اگر نہیں اور بالیقین نہیں ہے تو پھر آیئے اپنے آپ کو دین ودنیا کی تباہ خیزیوں سے بچایئے اور مرزائیت سے تائب ہو کر اسی ذات گرامی کا دامن تھام لیجئے جو جامع الصفات ہستی ہے جو حسینوں میں احسن، کاملوں میں اکمل، شجاعوں میں اشجع، زکیوں میں ازکیٰ، متقیوں میں اتقیٰ، شریفوں میں اشرف غرض ہر پہلو سے اجمل واکمل اور احسن وافضل ہے، جس کے رخ انور سے تاریکیوں کو انوار میسر ہوں جن کے قیام سے آسمان کو بلندیاں مل جائیں جس کے قعود سے زمین کو وسعتیں مل جائیں، جو اگر زلفیں کھولے تو کائنات میں خوشبوئیں پھیل جائیں۔ بقول شاعر۔

جس چمن میں جا کر میرے آقا نے زلفاں کھولیاں
باد صبا لے چلی خوشبو کی بھر بھر جھولیاں

آپ ﷺ کا حسن و جمال، صورت وسیرت، اخلاق و کردار،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفتار و گفتار، عظمت و شرافت، دیانت و امانت، سخاوت و عدالت، قیادت و سعادت دشمنوں کو بھی تسلیم ہے۔ پوری کائنات میں آپ ﷺ کا جواب نہیں۔ آپ ﷺ کے اوصاف و کمالات پر قرآن و حدیث اور کتب ہائے سیرت شاہد ہیں ''سیرۃ المہدی'' کا مطالعہ کرنے کے بعد ذرا ''سیرت محمدی'' کا مطالعہ بھی کرلو تمہاری آنکھیں روشن ہوجائیں گی۔ اور تمہیں خوب اندازہ ہوجائے گا کہ تم کس قدر بھیانک، گہرے اور تاریک غار میں پڑے ہوئے ہو۔ مرزا قادیانی کے خلفاء تو دنیا کی ریل پیل اور اقتدار کے پیچھے مر رہے ہیں۔ تم کس کے پیچھے مر رہے ہو۔ شاعر رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آنسرور ﷺ کا پاک ذکر فرما کر کوزے میں دریا بند کردیا ہے۔ آؤ، اسے ملاحظہ کرو۔ فرمایا:

وَاَحسَنَ مِنكَ لَم تَرَقَطُّ عَينٌ
وَأَجمَلَ مِنكَ لَم تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقتَ مُبَرَّأً مِن كُلِّ عَيبٍ
كَأَنَّكَ قَد خُلِقتَ كَمَا تَشَآءُ

مرزائی دوستو! جب تک زندگی کا تار باقی ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ لیکن جیسے ہی موت نے اس تار کو کاٹ دیا موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔ تم نے اس ختم نبوت نمبر میں چند جھوٹے نبیوں کے حالات پڑھے ہیں۔ مرزا نے بھی وہی کام کیا جو انہوں نے کیا۔ بلکہ یہ کفر نوازی اور اسلام دشمنی میں ان سے دو ہاتھ آگے بڑھ گیا۔ ''ضیائے حدیث'' کے اس ''قندیلی'' کو غور سے پڑھیں، آپ ایک جگہ پڑھیں گے کہ بہت سے خوش نصیبوں نے ضال اور مُضِل مرزے کو چھوڑ کر حق کی راہ اختیار کرلی ہے، اور کر رہے ہیں اللہ انہیں استقامت بخشے اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ مرزائیوں سے گزارش ہے کہ مہربانی کرکے اللہ کی پکڑ سے ڈرو۔ اور تم بھی بلا تاخیر آنکھیں کھول لو۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ بہت پچھتاؤ گے، پھر مہلت نہ ملے گی۔

یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی نبوت و رسالت کے بعد کسی قسم کی نبوت و رسالت کا یقین کرنا اور ماننا دارۂ اسلام سے واضح اخراج ہے، جو صریح کفر ہے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے دو ہی راستے ہیں ① توبہ کرکے اسلام قبول کرلیں ② یا سابقہ مدعیان نبوت کاذبہ کو مان کر کفر و ارتداد مول لے لیں۔ ہم جملہ قادیانیوں کو صدق دل سے قبول اسلام (یعنی تکفیر قادیانیت کا) مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں۔ بندہ نے یہ چند سطور اس غرض سے تحریر کی ہیں کہ:

ع شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

بقیہ قادیانیوں سے ایک تاریخی خطاب

اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کا کفر ایک ہی قسم میں داخل ہے'' (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۵)

مرزا غلام احمد نے اس کی وضاحت یوں کی:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک جماعت ''طیار'' کرے پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے، منشا الٰہی کی مخالفت ہے (ص ۲۷۷)

انہوں نے یہ صراحت بھی کی:

''جب مسیح موعود نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کا کرتے ہیں ''بکلی'' ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا''۔ (نہم المصلی نمبر ۳ ص ۶۶ حاشیہ)

مرزا غلام احمد کی ذات، اور ان کے دعاوی کو تسلیم کرلینے سے مسلمان اور مرزا غلام احمد کے ماننے والے اسی طرح ایک دوسرے سے الگ ہوگئے جس طرح یہودی اور عیسائی اور عیسائی و مسلمان الگ ہوگئے۔

* ..... * ..... *

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی طرف سے تعظیم نبی ﷺ؟

مرزا لکھتا ہے:

''ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے اس کے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی ﷺ کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حد وحساب نہیں حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے مثلاً آنحضرت ﷺ کی سو (۱۰۰) برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا۔ اب بتلاؤ محبت کس سے زیادہ کی؟ عزت کس کی زیادہ کی؟ قرب کا مکان کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن ۱۷: ۲۰۵)

یہ درست ہے کہ یہاں مرزا قادیانی وفات عیسیٰ علیہ السلام کا اپنا موقف ثابت کرنے کے لیے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے نبی ﷺ کی شان بڑھا رہا ہے جبکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ ﷺ خیر الانبیاء ہیں۔ لیکن انصاف سے بتایئے! کیا کوئی مسلمان آپ ﷺ کے روضہ مبارک کے متعلق ایسے توہین آمیز الفاظ استعمال کرسکتا ہے؟ حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''میرے گھر اور منبر کے درمیان کی ساری جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔''

(صحیح البخاری: ۷۳۳۵)

اسی طرح نبی ﷺ نے مسلمان کے متعلق فرمایا کہ وہ فوت ہوکر ''مُستریح'' (آرام پانے والا) ہے۔

(صحیح البخاری: ۶۵۱۲)

جب امتی کی قبر آرام گاہ ہوسکتی ہے تو آپ ﷺ کے روضۂ مبارک کے متعلق ایسے نازیبا الفاظ کیوں استعمال کیے گئے؟

اسی طرح نبی ﷺ نے اپنے نیک امتیوں کے بارے میں فرمایا: (قبر میں سوال جواب کے بعد):

''آسمان سے ندا دینے والا یہ ندا دیتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو تو اس بندے کے پاس جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور اس کی قبر حد نگاہ تک کھول دی جاتی ہے۔''

(صحیح، مسند احمد: ۴/۲۸۷)

اگر امتیوں کی قبر ایسی ہوسکتی ہے تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کو ایسے گستاخانہ پیرائے میں بیان کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

ان احادیث کی روشنی میں مرزا کی مذکورہ عبارت کے دو ہی مفہوم ہیں یا تو اسے ان احادیث کا علم نہ تھا یا علم ہوتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہرزہ سرائی کرنا مقصود تھا۔ پہلی صورت میں اس کے ''مجدد دین'' اور ''ملہم'' ہونے کی نفی ہے اور دوسری صورت میں مسلمان ہونے کی!

جب آپ کسی غیور آدمی کو یہ کہیں کہ آپ بے غیرت نہیں ہیں۔ یہ اس کی عزت افزائی ہوگی یا ذلت؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ ایک ہی چراغ کے دو پرتو ہو سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ﴾

(آل عمران ۳: ۱۰۰)

''اہل ایمان! اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ کی اطاعت کرو گے تو وہ تمھیں تمھارے ایمان کے بعد کافر بنا دیں گے۔''

اور فرمایا:

﴿قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ (التوبہ ۹: ۲۹)

''تم اہل کتاب سے جنگ کرو جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ یوم آخرت پر اور نہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں، حتیٰ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں اس حال میں کہ وہ ذلیل ہوں۔''

مرزا کہتا ہے:

''میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانانِ ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔''

(مجموعہ حاشیہ [illegible])

ایک دوسری جگہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''آج سے انسانی جہاد جو تلوار کے ساتھ کیا جاتا ہے خدا کے حکم سے بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ مترجمہ، ص ۲۸، ۲۹)

اور یہ بھی لکھا: ''اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔'' (شہادۃ القرآن، ضمیمہ ص ۳)

کیا مرزا اب بھی غیر تشریعی نبی ہے؟ حالانکہ مرزا نے خود جہاد جیسے فریضے کو حرام قرار دے دیا۔ بلکہ وہ کہتا ہے:

''یہ بھی سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا..... میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی''

(حاشیہ اربعین نمبر ۴، مندرجہ [illegible])

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

AL-AREESH

Food Cure Healing

NATURAL HONEY

غذا دوا شفا

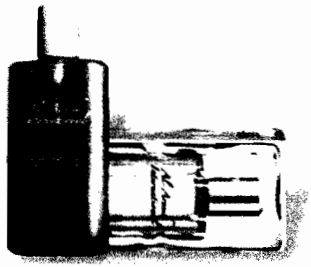
چھلکا اسپغول
گرمیوں میں معدے کے لیے بہترین علاج

العریش کی نئی پیشکش
نان الکوحل پرفیومز رعائتی قیمت میں دستیاب ہیں

کلونجی کا استعمال اب اور بھی آسان
موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء



Roghn-e-Shifa-Weight:120ml



Perfumes-Weight:25to100ml



Ispaghol-Weight:150grms



Nigella Honey-Weight:500



Garlic Honey-Weight:500



Lemon Honey-Weight:500



Ginger Honey-Weight:500



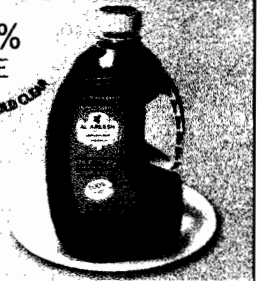
Al-Areesh Honey-Weight:300



Al-Areesh Honey-Weight:1000



Al-Areesh Honey-Weight:80



Al-Areesh Honey-Weight:3000

DARUSSALAM

AL-AREESH INTERNATIONAL

36-LOWER MALL, LAHORE, PAKISTAN. TEL:(042)7249740,7324034,7110081 FAX:7354072

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب: 10

ختم نبوت اور ردّ قادیانیت پر منظوم کلام

- علامہ اقبال
- مولانا ظفر علی خان
- مظفر وارثی
- سید امین گیلانی
- سعید الفت
- جانباز مرزا
- اور دیگر شعرائے کرام

ماہنامہ لاہور
ضیائے حدیث
اپریل۔مئی 2009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں پر سجدہ جائز نہیں (علمائے اہل سنت بریلوی کی نظر میں)

محکمہ اوقاف، مشائخ عظام، علمائے کرام اور عوام اہلسنت سے اپیل :۔ ایک طبقہ اپنی ساکھ بچانے کے لیے مزارات پر ہونے والی خرافات کو بطورِ دلیل پیش کر کے اہلسنت و جماعت کے سچے معتقدات پر تنقید کرنے میں مصروف ہے۔ اس سے قطع نظر ہمارے مذہب ومسلک کا بھی ہم سے تقاضا ہے کہ ہم ایسے امور کے خلاف جہاد کریں جن کی ہمارا مسلک اجازت نہیں دیتا چنانچہ اگر کوئی جاہل:

۱۔ کسی مزار شریف کے احاطہ پر حاضری کے وقت سجدہ یا طواف کی شکل بنائے۔
۲۔ کسی مزار کے احاطہ یا کسی جگہ میں آگ جلا کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو۔
۳۔ کسی مزار شریف پر عورتیں بے پردہ حاضری کے لیے جائیں یا بے پردہ عورتوں کا مردوں سے اختلاط ہو۔
۴۔ کسی مزار شریف کے احاطہ یا قرب وجوار میں بھنگیوں چرسیوں نے ڈیرے جما رکھے ہوں۔
۵۔ کسی مزار شریف میں جرائم پیشہ لوگوں نے پناہ لے رکھی ہو۔
۶۔ عرس شریف کے موقع پر ڈھول بجانے یا گانے بجانے کا دھندا کیا جاتا ہو یا عریانی فحاشی کا بازار گرم کیا جاتا ہو۔
۷۔ کسی مزار شریف پر کوئی نام نہاد پیر یا کوئی عاقبت نا اندیش واعظ اسلامی تعلیمات اور سنی عقائد کے خلاف گفتگو کرتے ہوئے، بدعقیدگی بدعملی پھیلانے کی کوشش کرتا ہو یا اس کے علاوہ کسی قسم کی کوئی غیر شرعی حرکات پائی جائیں۔

ہم سب کا مشترکہ فرض ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کریں اور انہیں آہنی ہاتھوں سے روکیں۔ حکومت سے اپیل ہے کہ لوگوں کو ان باتوں سے روکے۔

ہم فی الحال یہ اپیل کر رہے ہیں لیکن اگر ہماری اپیل پر کان نہ دھرا گیا تو اگلے مرحلے میں ان خرافات کو بزورِ بازو روکنا ہماری ایمانی مجبوری ہوگی۔

والسلام مع الف اکرام

محمد اشرف آصف جلالی

بانی ادارہ صراط مستقیم پاکستان

0321-9407699/0333-4299403

۱۳ صفر ۱۴۳۰ھ۔ ۹ فروری ۲۰۰۹ء

تائید کند گان و تصدیق کند گان

حضرت مفتی محمد منیب الرحمٰن صاحب صدر تنظیم المدارس پاکستان	
حضرت ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان، جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور	
حضرت علامہ حافظ عبدالستار سعیدی صاحب ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ لاہور (لوہاری گیٹ لاہور)	
حضرت مفتی محمد خان قادری صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور	

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت اور ردّ قادیانیت پر منظوم کلام

علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خان، سید امین گیلانی
مظفر وارثی، سعید الفت، جانباز مرزا،
محمد حنیف الاسدی، جعفر طیار،
کامران اعظم، غلام اللہ شارق

میرے زمانے نے ایک نبی پیدا کیا

(حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ)

عصرِ من پیغمبرے ہم آفرید
آنکہ در قرآں بجز خود را ندید

تن پرست و جاہ مست و کم نگاہ
اندرونش بے نصیب از لا الٰہ

در حرم زاد و کلیسا را مرید
پردۂ ناموسِ مارا پر درید

دامنِ او بر گرفتن ابلہی است
سینۂ او از دلِ روشن تہی است

الحذر! از گرمیء گفتارِ او
الحذر! از حرفِ پہلو دارِ او

شیخ او لُردِ فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقامِ بایزید

گفت دیں را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است

دولتِ اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گرد کلیسا کرد و مرد

ترجمہ:

میرے زمانے نے ایک نبی بھی پیدا کیا
جس کو اپنے سوا قرآن میں کچھ نظر نہ آیا

وہ خود پسند اپنی عظمت و شان کے گھمنڈ میں مبتلا اور کوتاہ نظر ہے
اس کا دل لا الٰہ سے خالی ہے

وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا اور عیسائیوں کا غلام بنا
اس نے ہماری ناموس کے پردے کو چاک کر دیا

اس سے عقیدت رکھنا حماقت ہے
اس کا سینہ دل کی روشنی سے خالی ہے

اس کی چرب زبانی سے بچو
اس کی لچھے دار باتوں سے بچو

اس کا پیر شیطان اور فرنگی کا غلام ہے
اگرچہ وہ کہتا ہے کہ میں بایزید کے مقام سے بول رہا ہوں

وہ کہتا ہے کہ غلامی میں ہی دین کی رونق ہے
اس کی زندگی خودی سے محروم ہے

غیروں کی دولت کو وہ رحمت جانتا ہے
اس نے گرجے کے گرد رقص کیا اور مر گیا

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود بے اثر

تیغ و تفنگ دست مسلماں میں ہے کہاں؟
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اس کو مسلماں کی موت مر

تعلیم اس کو چاہیے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر

باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ ، یورپ سے درگزر

قادیانی پروپیگنڈہ

(مجاهد ملّت مولانا ظفر علی خان علیہ الرحمة)

اپنی جیبوں سے رہیں سارے نمازی ہشیار
کچھ یہود آتے ہیں دو جون کو چندے کے لیے
شاہ برطانیہ کی سالگرہ ہے اس دن
یہ اشارہ ہے ہر اللہ کے بندے کے لیے

گردنِ امتِ مرحوم کو پھر تاکا ہے
نامِ توحید پہ تثلیث کے پھندے کے لیے
قادیاں کو غرض اسلام کی تبلیغ سے کیا
یہ تگ ودو ہے فقط پیٹ کے دھندے کے لیے
اب بھی کیا دیجیے گا چندہ بشیر الدین کو
شیر مال اور کباب اور پسندے کے لیے

مرزائیوں سے بچو

تم اپنے جبر پہ نازاں ہو وقت سے پہلے
ہمارے صبر کی افتادِ ناگہاں سے بچو
بچا لیا تمہیں توپوں نے اور تفنگوں نے
مزا تو جب ہے کہ مظلوم کی فغاں سے بچو
خدا نے تم کو بصیرت اگر عطا کی ہے
تو قادیانیوں کے تیرِ بے کماں سے بچو
دمشقیوں سے خطرناک تر ہیں اندلسی(۱)
گران کی ''ایں'' سے بچے ہو تو ان کی ''آں'' سے بچو
جو بات بات میں تم کو حرامزادہ کہے
ہر ایسے سفلہء بد اصل و بد زباں سے بچو
بچو فرنگ کے حیلوں کی بے پناہی سے
اسی طریق سے جیسے ہو قادیاں سے بچو
نہ لاؤ دل میں وہ ظن جس سے شرع منع کرے
گناہ جس میں ہو پوشیدہ اس گماں سے بچو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیام دے کوئی احباب کو یہ جا کے مرا
کہ جس میں پورے نہ اترو اس امتحاں سے بچو

نہیں ہے خونِ شہید اس لیے کہ مفت بہے
خدا کے واسطے ایثارِ رائیگاں سے بچو

بچو خدا کے غضب سے تو ایک بات بھی ہے
یہ کیا ہے کہ خطرۂ خشمِ خدائیگاں(۲) سے بچو

نبی ﷺ کی غصے میں ڈوبی ہوئی نگہ سے ڈرو
عتابِ حضرتِ آقائے دو جہاں ﷺ سے بچو

حذر ہیں اور بھی واجب مگر کہاں تک میں
بتائے جاؤں یہ تم کو فلاں فلاں سے بچو

(۱۰دسمبر ۱۹۳۱ء)

(۱) ایک زمانے میں بنوامیہ کی دو خلافتیں تھیں۔ایک دمشق میں اور دوسری اندلس میں۔مولانا ظفر علی خان قادیانیوں کی قادیانی خلافت کو ''دمشقی'' اور لاہوری خلافت کو ''اندلسی'' کہتے ہیں۔(نظیر لدھیانوی)

(۲) خطرہ خشم خدائیگاں: دنیاوی خداؤں کے غصے کا خطرہ

علمائے امت سے شکوہ

خدارا آنکھ کھول اور دیکھ تو اے ملتِ بیضا
کہ تیری کیا روش ہے اور ہے کیا رفتار دنیا کی

ادھر دنیا و مافیہا سے تو اس وقت تک غافل
ادھر اسلام پر برسوں سے پیہم یورش اعداء کی

کھلانا چاہتے ہیں دشمنانِ کعبہ مَعسیٰ میں
جو لبرل کو کبھی پولو تو ٹوری کو کبھی ہاکی(۱)

بشیر الدین محمود اٹھ کے پھیلاتا ہے بے کھٹکے
فرنگستاں کے سائے میں خرافات اپنے باوا کی

چھپے ہیں سو حسینؓ ابن علیؓ جس کے گریباں میں
رسائی جس کی منزل تک نہیں ہوتی مسیحا کی

تمسخر ربّ اکبر سے تلعّب دینِ برحق سے
کہاں تک بڑھ گئی اس دشمنِ ایماں کی بے باکی

محمد ﷺ سے خطا ممکن، مگر بے عیب ذات اس کی
خدایا تو کہاں ہے؟ کیا ہوئی تیری غضب ناکی

کبھی حج ہو گیا ساقط، کبھی قید جہاد اٹھی
شریعت قادیاں کی ہے رضاجوئی نصاریٰ کی

قیامت بن چلا یہ فتنہ اور خاموش بیٹھے ہو
نہیں اے عالمانِ دیں، میں تم سے بے سبب شاکی

(۱) لبرل اور ٹوری (کنزرویٹو) برطانیہ کی حریف سیاسی پارٹیاں تھیں۔

قادیانی اینٹ کا جواب بوقبیسی پتھر
(قادیانی فتنہ پرور ہیں)

قادیانیوں کے ترجمان ''الفضل'' مؤرخہ ۷ نومبر ۱۹۲۱ء میں ایک شاعر نے مولانا ظفر علی خان قادیانی اینٹ کو یوں مخاطب کیا تھا:

بری طرح قادیاں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ظفر علی خاں
سمجھ پہ کیوں پڑ گئے ہیں پتھر یہ کیسے فتنے اٹھا رہے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب محمود کو برا کہہ کے کیا ملے گا سوائے ذلت
کہ اپنی جو کچھ رہی تھی عزت اسے بھی دل سے گنوا رہے ہیں

وہ اپنی مسجد الگ چنیں گے ہزار دنیا بنے مخالف
انہیں یہ ضد ہے کہ کیوں مسلماں ایک مرکز پہ آ رہے ہیں

نفاق کی آندھیوں سے اک دن مٹا کے رکھ دیں گے قصرِ مسلم
کسی کو ملحد بنا رہے ہیں، کسی کو کافر بنا رہے ہیں

وہ کانگرس پر خدا کریں گے رسول مقبول کی شریعت
وہ اپنے کاندھوں پہ آج اسلام کا جنازہ اٹھا رہے ہیں

وہ کانگرس جس کا مقصدِ اولیں مٹانا ہے نامِ مسلم
اسی کی حرمت پہ کٹ رہے ہیں اسی کی عزت بڑھا رہے ہیں

بڑے بڑے کانگرس کے ہندو ہیں آج مسلم کے خوں کے پیاسے
یہ گیت ہندو کا گا رہے ہیں یہ الٹی گنگا بہا رہے ہیں

مولانا ظفر علی خان نے فتنہ پرور قادیانی شاعر کی ہفوات کا جواب یوں دیا:

بوقُبَیسی پتھر

یہ فتنہ پرداز قادیانی نئے نئے گل کھلا رہے ہیں
ادھر رقیبوں سے مل رہے ہیں ادھر ہمارے گھر آ رہے ہیں

منافقوں کی یہ ہے نشانی، زباں پہ دیں ہو تو کفر دل میں
اسی نشانی سے قادیانی تعارف اپنا کرا رہے ہیں

یہ ہمسے سیرت النبی کے، یہ زمزمے عشقِ مصطفےٰ کے
جنہیں سمجھتے ہیں دل سے کافر، انہیں کو گھر گھر سنا رہے ہیں

رسولِ مقبول کی شریعت کے نام پر دیں ہمیں نہ دھوکا
اسی شریعت کی آڑ لے کر وہ سب کو الّو بنا رہے ہیں

پڑا ہے چندے کا جب سے پھندا گلے میں ان قادیانیوں کے
ہمارے ہی گھر سے بھیک لے کر ہمیں کو آنکھیں دکھا رہے ہیں

خبر پیغمبر نے جس کی دی تھی وہ فتنہ اٹھا ہے قادیاں سے
خلیفہ محمود قادیانی اسے قیامت بنا رہے ہیں

ظفر علی خاں کی آبرو پہ نہ حرف آیا نہ آ سکے گا!
خدا نے جب دی ہے اس کو عزت تو آپ کیوں تلملا رہے ہیں

وہ کانگرس کا ہے گرچہ حامی، خدا نہیں لیکن اس کا ٹامی (۱)
یہ وہ خدا ہے کہ قادیانی گُن اس کے دن رات گا رہے ہیں

(۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء)

(۱) مولانا ظفر علی خان ان دنوں کانگرس اور مسلم لیگ دونوں کے رکن تھے۔ بعد میں انھوں نے کانگرس کی ہندو نوازی بھانپ کر اس کی رکنیت چھوڑ دی۔ اس شعر میں وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے قادیانیوں کی طرح انگریز (ٹامی) کو اپنا خدا نہیں بنایا۔

پاسبانِ ختم نبوت اور منکر ختم نبوت

یہ اشعار تبلیغ کانفرنس جموں میں نکتہ دان احباب کے اصرار پر ارتجالاً زبان پر آ گئے:

قادیانیت پہ کر سکتا وہی ہے انتقاد
منقلِ جاں (۱) میں ہے جس کی شعلہ زن جوشِ جہاد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو رسول اللہ ﷺ کے ناموس پر قرباں ہوا
نامرادی میں بھی جو ثابت ہوا ہے بامراد

جانتا ہے جو غلام احمد کی الماری کا بھید
پرزے پرزے کر دیا مرزا کا جس نے اجتہاد

جان سکتا ہے وہی مرزائیوں کی عاقبت
جس کے ہے پیشِ نظر حشرِ ثمود ، انجامِ عاد

جو رہا ہے عمر بھر زندانی زلفِ فرنگ
جس کو انگریزوں نے دی رہ رہ کے اس جذبے کی داد

منکر ختم نبوت کے مقدر میں ہے درج
ذلت وخواری و رسوائی الی یوم التناد(۲)

(۱)منقل جاں: دل کی انگیٹھی
(۲)یوم التناد: پکارنے کا دن یعنی یومِ حشر

(جموں۔۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء)

توہین رسالت

اظہار میں باطن کی حقیقت نہیں ہوتی
مرزائی کا دل ہوتا ہے صورت نہیں ہوتی

پڑھتے ہیں محمد ﷺ کا زباں سے کلمہ بھی
شرح کلمہ ختم نبوت نہیں ہوتی

آئین کی رو سے وہ مسلمان نہیں ہیں
تاویل کی محتاج شریعت نہیں ہوتی

مرعوب کسی دعوے سے ہوتا نہیں قانون
انصاف کی آواز میں لکنت نہیں ہوتی

چپ رہتا مظفر ، تو گنہگار ٹھہرتا
سچ کہنے سے توہین عدالت نہیں ہوتی

قادیانی فتنہ

قادیانی فتنہ اٹھا ہے ، مسلمانو! اٹھو
خواب سے بیدار ہو لِلّٰہ دیوانو! اٹھو

حرمتِ دینِ محمد ﷺ کے نگہبانو! اٹھو
شعلہ سامانی دکھاؤ ، شعلہ سامانو! اٹھو

مٹ رہا ہے دینِ وحدت اور ہم دیکھا کریں
آؤ پھر پہلا سا جوش زندگی پیدا کریں

آ گیا ہے ''روسیاہ'' تختِ نبوت کے قریب
کفر صف آرا ہوا ہے نورِ وحدت کے قریب

چھا رہی ہیں ظلمتیں شمعِ رسالت کے قریب
خیمہ زن ہیں بجلیاں بارانِ رحمت کے قریب

فتنۂ دجال کی قربت کا پیغام آ گیا
لو خبر اسلام کی ، نرغے میں اسلام آ گیا

فتنہ یہ اٹھا ہے ہنگامہ اٹھانے کے لیے
مشعل نور محمد ﷺ کو بجھانے کے لیے

یہ بلا آئی ہے تم سب کو جگانے کے لیے
غیرتِ دینی تمہاری آزمانے کے لیے

تم ہو ناموس محمد ﷺ کے نگہباں یاد ہے
تم مسلماں ہو ، کیا تجھ کو مسلماں! یاد ہے

فتنے جتنے اٹھ رہے ہیں، سب فنا ہو جائیں گے
تم جو چونکو گے حوادث خود فنا ہو جائیں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت کا ڈاکو

واہ رے اے چنڈال، ترے کیا کہنے ہیں
تو ہے بڑا دجّال، ترے کیا کہنے ہیں

ختم نبوت پر تو نے ڈاکہ ڈالا
کھا کے پرایا مال ، ترے کیا کہنے ہیں

کوئی فرشتہ تیرا ٹیچی ٹیچی ہے
کوئی ہے مٹھن لال ، ترے کیا کہنے ہیں

الٹے بوٹ پہن کر تو چلتا ہو گا
کیسی بانکی چال ، ترے کیا کہنے ہیں

کاج اوپر کے بٹن پھنسائے ہیں نچلے
واہ بھئی مست جمال، ترے کیا کہنے ہیں

حلیہ دیکھو، آنکھیں ٹیڑھی ، سر فٹ بال
پچکے پچکے گال ، ترے کیا کہنے ہیں

جب کوئی تصویر دکھاتا ہے تیری
ڈر جاتے ہیں بال ،ترے کیا کہنے ہیں

پیدا ہو نہیں سکتا رہتی دنیا تک
اب کوئی تجھ سا لال ، ترے کیا کہنے ہیں

بیوی کہتی ہو گی جب تو پی آئے
جانی سرت سنبھال ، ترے کیا کہنے ہیں

نظم انوکھے ڈھب کی لکھ کر گیلانی
تو نے کیا کمال ، ترے کیا کہنے ہیں

بائیکاٹ کرو

مرتدّوں کا یارو بائیکاٹ کرو
للہ بات کو سمجھو، بائیکاٹ کرو

ماؤں، بہنو! بچو بائیکاٹ کرو
بوڑھو اور جوانو، بائیکاٹ کرو

ان سے سودا مت لو بائیکاٹ کرو
ان کو سودا مت دو بائیکاٹ کرو

دس ہی دن میں یہ ربوے کو بھاگیں گے
بات ہماری مانو بائیکاٹ کرو

بائیکاٹ سے یہ خود ہی کٹ جائیں گے
کیا کر لے گا بھٹو بائیکاٹ کرو

بائیکاٹ کا نعرہ گونجے گلی گلی
گھر گھر میں چرچا ہو بائیکاٹ کرو

ہم سے کما کر یہ اپنی تبلیغ کریں
ظلم نہیں یہ لوگو ؟ بائیکاٹ کرو

توڑ چکے جو ناطہ کملی ؐ والے سے
ان سے ناتا توڑو بائیکاٹ کرو

یہ تو ہیں باغی سرکارؐ دو عالم کے
اے اللہ کے بندو! بائیکاٹ کرو

دل میں اگر کچھ بھی اسلام کی غیرت ہے
گیلانی کی مانو بائیکاٹ کرو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگری والے ہوں بیدار

سچّے نبیوں کا اقرار ضروری ہے
جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے

ختمِ نبوت کی نگری میں چور گھسے
نگری والے ہوں بیدار ، ضروری ہے

اس نگری کا میں بھی ہوں اک پہرے دار
اس لیے میری چیخ پکار ضروری ہے

وہ نہیں مومن جس کو ہو اصحاب سے بَیر
مومن ہے تو ان سے پیار ضروی ہے

لازم ہے اللہ کی رحمت سچّوں پر
جھوٹوں پر اس کی پھٹکار ضروری ہے

الجھے جب اسلام سے کفر ، ایماں والو!
کفر پہ ہو کر اک یلغار ضروری ہے

کمزوروں سے کہتے ہیں طاقت والے
چور کو کہنا چوکیدار ضروری ہے

گیلانی کو بے شک تم پاگل کہہ لو
بات کھری کہنا اے یار ضروری ہے

آخری نبی ﷺ (پنجابی)

متعدد حدیثاں دے اندر ہے آیا
خدا دے پیارے نبی ﷺ نے سنایا

میں ختم نبوت دا لایا ہے باناں
میرے بعد کوئی نبی نئیں آناں

آدم سب تو پہلاں میں عاقب نبی آں
میں قصرِ نبوت دی اِٹ آخری آں

جگہ اک اِٹ دی جو رہندی سی خالی
میرے اَون تے رب پوری کر وکھالی

ہُن قصرِ نبوت تیار ہو گیا اے
پورا میرے اَوندیاں سار ہو گیا اے

قطعاً کوئی باقی نئیں رہ گئی گنجائش
نبوت دی میرے تے مُکی زیبائش

نبی ﷺ تے نبوت ختم جد ہوئی
نہ تشریعی نہ غیر تشریعی کوئی

نہ ظلی بروزی سَدا نئیں سکے گا
حشر تک نبی کوئی آ نئیں سکے گا

ایہ فرمایا میں ای نبی آخری آں
میں خاتم رسولاں میں خاتم رسولاں

رسولاں دا میں قائد و پیشوا ہاں
فخر کر دا نئیں خاتم الانبیاء ہاں

نہ بندہ نہ بندے دا نام ای کوئی سی
مٹی بابے آدم دی گوئی ہوئی سی

میں اودوں وی اللہ دے نزدیک لوکو
ہے ساں خاتم الانبیاء ٹھیک لوکو

کِنّی بات واضح چھپی نہ لُکی اے
نبوت قطعی اے ختم ہو چکی اے

اینویں جھگڑنا وانگوں جھوٹھے وکیلاں
تے کردیاں جاناں بیہودہ تاویلاں

عیسیٰ مر گیا اے اوہ جیندا کتھوں واں
اوہ کھاندا کتھوں واں اوہ پیندا کتھوں واں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جے عیسیٰ دی ماں نوں اوہ بے رُتے میوے
خدا پاک سچّا زمیں اُتے دیوے

تے اس ماں دے پُتر نوں اسماناں اُتے
خدا دے نئیں سکدا اے میوے کڑوتے

خدا جانے کی کھاندا پیندا پیا اے
فرض کیتا عیسیٰ جے فوت ہو گیا اے

تہاڈی آس پر پوری ہونی کدی نئیں
خدا دی قسم مرزا پھر وی نبی نئیں

تہاڈی ایس مشکل دا حل ای کوئی نئیں
نبی والی ایہدے چ گل ای کوئی نئیں

اسیں تے شریف آدمی وی نہ کہیے
چہ جائیکہ اینہوں نبی مَن لیئے

آئینۂ کمالات اسلام اندر
ایہ فرماندا اے قادیانی پیغمبر

نبی ہاں میں میری نبوت بجا اے
مسلمان ہے جو مینوں من دا اے

نبوت میری دلوں کردا جو نانہہ اے
کوئی کیوں نہ ہووے اوہ ولد الزنا اے

یعنی ایہ کہ پُتر ای نئیں باپ دا اے
کِتاں اُچّا ویکھو خُلق آپ دا اے

مسلماناں تائیں حرام دے آہندا اے
تھے سبھناں دی ماواں تے تہمتاں لاندا اے

اسی کداں اینہوں نبی مَن لیّے
جیوندا جے ہووے تے منہ بھن دیّے

کوئی وِرلا ایہدے کولوں بچیا اے
کتھے کتھے دسو خاں ایہ پونچیا اے

خدارا دسّو ایہہ نبی جاپ دا اے
کیہڑا کم نبیاں والا آپ دا اے

ایہ دافع البلاء صفحہ ست تے آہندا اے
خدا پیار دے نال مینوں سناندا اے

توں جس طراں مرزیا میرے چوں واں
میں اس طراں مرزیا تیرے چوں واں

لو مَن لئو نبی اینہوں کر لو تماشا
مَناں مونہیں جھوٹھ اے نہ تولہ نہ ماشا

ساری امت دا اتفاق ایہ قطعی اے
محمد مصطفیٰ ای نبی ﷺ آخری اے

پُٹھے پاسے شیطان نے دتا تور اے
اَخے لفظ خاتم دا معنی ای ہور اے

او بھلے شیطاناں ویکھے تیرے کارے
ہزاراں ای بے ایمان کر کے توں مارے

چلو لفظ خاتم دا معنی جے ہور اے
تے عاقب دے معنے دا دل وچہ کی چور اے

ایہ وی تے حدیثاں دے اندر ہے آیا
خدا دے پیارے پیغمبر سنایا

میں احمد محمد (ﷺ) میرا نام ماحی
میں حاشر، میں عاقب نبی ہاں الٰہی

تے عاقب دا سوہنے سنایا ایہ معنیٰ
جدھے پچھے کوئی نبی وی نئیں آناں

نبی دی زبانی ایہ عاقب دا معنیٰ
اجے وی توں کہی جاناں مرزا سی آنا

محمد نبی ﷺ آخری شان والا
عاقب ہندا سب توں پچھے آن والا

عاقب دے لفظ نے رَٹا کڈھ دتا اے
جھوٹی ہر نبوت دا پھاہ وڈ دتا اے

جیہڑے راہوں سی آوناں انبیاء نے
اوہ دروازہ ای بند کیتا خدا نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایہ فرمایا اللہ دے پیارے پیغمبر
میرے بعد میری ای امت دے اندر

جو تیہہ بندے جھوٹھے نے دھاوا کرن گے
نبوت دا یعنی کہ دعویٰ کرن گے

سارے کہن گے کہ اسیں تے نبی آں
اوہ جھوٹے نے میں ای نبی آخری آں

ایہہ تیہہ (۳۰) بندے دسے جو نبی حقانی ﷺ
اوہناں وچوں اک مرزا ہے قادیانی

ایہ سن لو جدوں تک زندہ رہواں گے
نہ جھوٹھی نبوت ایہ چلن دواں گے

جو آئی بلا سر ساری سہواں گے
پر کاذب نوں سچا کدی نہ کہواں گے

ایہ پھر سُن لو جد تک زندہ رہواں گے
نہ جھوٹھی نبوت ایہ چلن دواں گے

مصیبت زمانے دی ملِ تے لواں گے
ایہ جھوٹھا ہے جھوٹے نوں جھوٹھا کہواں گے

محمد نبی ﷺ آخری ہے پیارا
ایہ ختمِ نبوت دا جھنڈا نیارا

خدا دے فضل تھیں لہراندا رہوے گا
چمک دمک پوری دکھاندا رہوے گا

ایہ امتِ مرزائیہ ہووے گی نادم
جیوندے جاگدے نے محمد ﷺ دے خادم

(شیخ سعیدالفت)

غدارِ وطن

غدارِ وطن غدارِ نبیؐ اس پاک وطن میں کیونکر ہیں؟
میں پوچھتا ہوں یارانِ وطن یہ خار، چمن میں کیونکر ہیں؟

ناموسِ محمدِ عربی ؐ پر ہم جان نچھاور کر دیں گے
گر وقت نے ہم سے خوں مانگا، ہم وقت کا دامن بھر دیں گے
باطل نے بھی ہم کو جانا ہے، ہم دار و رسن کے راہی ہیں
ہم موت سے لڑنا جانتے ہیں، اس بات کی قسمیں کھائی ہیں
باطل کی نبوت باطل ہے، یہ زہر ہے ابن آدم کو
یہ ٹولہ ہے ابلیسوں کا یہ کہہ دو سارے عالم کو
ہو قادیاں یا پھر ربوہ ہو، میخانے ہیں افرنگ کے یہ
یوں ننگ شرافت سیکھے انہیں، اسلام کی راہ میں ننگ ہیں یہ
جمہور تقاضا کرتے ہیں، یہ کفر کی بستی ختم کرو
یہ جاسوسوں کا ڈیرہ ہے، اس ڈیرے کو بھی ختم کرو
ورنہ پھر ہم میدان میں ہیں، سمجھو کہ کفن بردوش بھی ہیں
ہم ختمِ نبوت کے وارث، اس رستے میں سرفروش بھی ہیں
تم سانپوں کے رکھوالے ہو، کیوں دودھ پلاتے ہو ان کو
یہ پاک وطن کے دشمن ہیں، تم دوست سمجھتے ہو جن کو
ہمت تو کرو جانباز ذرا، یہ بیڑہ ڈوبنے والا ہے
تم دیکھتے ہو دجالوں کا، اس دنیا میں منہ کالا ہے

(جانباز مرزا)

ان کے بعد کوئی نہیں

کوئی انؐ کے بعد نبی ہوا؟ نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں
کہ خدا نے خود بھی تو کہہ دیا، نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں

کوئی ایسی ذات ہمہ صفت؟ کوئی ایسا فیض ہمہ جہت؟
کوئی مصطفےٰ کوئی مجتبیٰ؟ نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں

بجز ان کے رحمتِ ہر زماں، کوئی اور ہو تو بتایئے!
نہیں، انؐ سے پہلے کوئی نہ تھا، نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی ایسی ذات کا نام لو جو امیں بھی ہو، جو اماں بھی ہو
ہے مرے یقین کا فیصلہ، نہیں ! انؐ کے بعد کوئی نہیں

یہ نگارِ خانۂ روز و شب ، اسی مبتدا کی خبر ہے سب
مگر ایسا جلوہ نما نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں !

یہ سوال تھا کوئی اور بھی ہے جو ہو گا روزِ جزا شفیع ؟
تو رُواں رُواں یہ پکار اٹھا، نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

کوئی انؐ کے بعد نبی ہوا ؟ نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں
کہ خدا نے خود بھی تو کہہ دیا، نہیں ! ان کے بعد کوئی نہیں

(محمد حنیف الاسدی)

منکر ختم نبوت ذلیل ہو گا

ہمیں اپنے محسن سے اُلفت رہے گی
ہماری محمد ﷺ سے نسبت رہے گی

زر و جان، ماں باپ ہوں اُن پہ قرباں
محمد ﷺ سے ایسی محبت رہے گی

ہمارا عقیدہ ہے کہ تا قیامت
ہمارے نبی کی نبوت رہے گی

رکھو یاد اے منکرو! تا قیامت
یہ اُمت محمد ﷺ کی اُمت رہے گی

جو ختم نبوت کا منکر بنے گا
سدا اس سے اپنی عداوت رہے گی

کرے اب کوئی جو نبوت کا دعویٰ
مقدر سدا اُس کا ذِلت رہے گی

مکاں قادیاں کے لرزتے رہیں گے
ہماری سدا ان پہ دہشت رہے گی

یہ پیغام ہر جا پہنچتا رہے گا
کہ اسلام کی زندہ دعوت رہے گی

ہمارے محمد ﷺ تو رحمت ہیں جعفر
مگر قادیانی پہ لعنت رہے گی

(جعفر طیار، دارالسلام۔لاہور)

جھوٹے نبی کا تعارف

مسیلمہ تھا قادیاں کا جھوٹ کا کفیل تھا
عقیدے کا تھا باطنی ، نبی نہ تھا ذلیل تھا
ایجنٹ کافروں کا تھا تو گورے کی غلیل تھا
وہ سرزمینِ ہند میں انگریز کا وکیل تھا
وہ منکرِ جہاد عزازیل کا مثیل تھا
الوہیت کا دعویٰ اس کے جھوٹ کی دلیل تھا
وہ مکروفن میں طاق تھا ادب کا کرتا خون تھا
کہ جھوٹی پیشگوئیوں کا اس کو اک جنون تھا
تھا اس کا خاص چیلا اک ، بنا خلیفہ نور تھا
اسی کی طرح اس کے بھی دماغ میں فتور تھا
وہ ایک جھوٹا نبی تھا ظلوم تھا جہول تھا
وہ ارضِ ہندوستاں میں احمقوں کا اک رسول تھا
وہ اس قدر غلیظ تھا کہ گندگی میں مر گیا
ہیں دو جہاں کی لعنتیں کہ کام ایسا کر گیا

(غلام اللہ شارق)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت

جب دینِ مصطفیٰ ﷺ کی ہے تکمیل ہو گئی
حکمِ خدا کی بیشک ہے تعمیل ہو گئی
اک اک حدیث نبوی میں واضح بیان ہے
ختم رسل پہ مومن کا پختہ ایمان ہے
امت ہے آخری ، کوئی امت نہ آئے گی
اور تاحشر کوئی بھی نبوت نہ آئے گی
فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کیا ہی عالیشان ہے
اس پر یقین ختم نبوت کی جان ہے
ان سا بھلا کوئی یہاں صادق امین ہے؟
ڈھونڈو تو کوئی ایسا یاں جگ میں حسین ہے؟
دنیا میں ختم آمد جبریل ہو گئی
احمد ﷺ پہ ہے رسالت کی تکمیل ہو گئی
اب اس کے بعد دعویٰ نبوت کا جو کرے
کاذب ہے اور مُرتد ہے دوزخ میں جا مرے

قاری تاج دین شاکر (پتوکی)

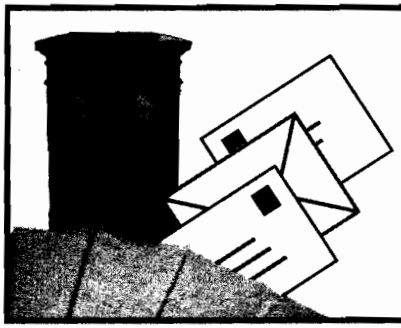
ختم نبوت

ختم الرسل سے رحمت عالم ہو، آشکار
قائم ہوا ہے عظمت انسان کا معیار
آئینہ علوم رسل کا ہے سراپا
اک سیرت احمد ﷺ کا اگر کیجئے اظہار
ہر لہجہ نظر آئے دوام ان کی خبر سے
ہے ان کی شریعت کا عجب طرۂ اسرار
ہے ان کی وہ رفعت کہ ملائک ہوں فروتن
وہ قاطع ادیانِ گزشتہ کے سزا وار
ہیں ان کے سوا منظر صحرا و کوہسار
احمد ﷺ ہی سجاتے ہیں مگر دائمی گلزار
بوبکر رضی اللہ عنہ نظر آئے خلافت کے تخت پر
ناموسِ رسالت کے لیے برسرِ پیکار
آئے نہ آنچ اسم محمد ﷺ پہ ذرا بھی
اعدائے محمد ﷺ کے لیے عمر رضی اللہ عنہ کی للکار
اٹھا جو قادیاں سے نیا دیں لیے ہوئے
تھا اس کو نہیں دین محمد ﷺ پہ اعتبار
کی عاشقان احمد مرسل نے وہ توبیخ
مٹتے گئے ہیں اس کی جہالت کے سب آثار

کلام: کامران اعظم کبیشر سوہدروی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نامے جو میرے نام آئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی محترمی مولانا ادریس فاروقی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہونگے۔

محترم میں نے کچھ عرصہ پہلے ہی ضیائے حدیث جاری کروایا تھا۔ ماشاءاللہ بہت اچھا ماہنامہ ہے اللہ تعالیٰ اس کو مزید ترقی عطا فرمائے (آمین)

اور آپ سے زیادہ سے زیادہ دین کا کام لے (آمین)

میں نے پڑھا کہ آپ ''ختم نبوت نمبر'' نکال رہے ہیں۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں بھی اس میں حصہ ڈالنے کی کوشش کروں۔ میں کوئی باقاعدہ لکھاری تو نہیں بس ایک جذبہ تھا جس نے لکھنے پر مجبور کیا۔ سوچا، کیا لکھوں۔ کیوں، بڑے بڑے اہل علم وقلم نے ختم نبوت کے موضوع پر لکھا۔ تو میں نے ختم نبوت کے سب سے پہلے شہید کے بارے میں لکھا ہے امید ہے غلطیوں کوتاہیوں کو دُور کر کے رسالے میں جگہ عطا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو!

والسلام، حافظ محمد سعید

چک نمبر 288 ب ج P/O پلاثور تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

(۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ۔ ماہنامہ ضیائے حدیث، قرآن وحدیث کی خالص تعلیمات کو عام کرنے کے لیے اپنا حق ادا کر رہا ہے۔

دعا ہے اللہ کریم اس مجلّہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی سے نوازے، آمین۔ دعا گو

ابوحنظلہ حکیم ساجد حسین، پھالیہ گجرات

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی محترمی جناب ایڈیٹر ماہنامہ ''ضیائے حدیث'' سدا خوش رہو۔

بہت سی عقیدت کے ساتھ دعاؤں بھرا اسلام قبول ہو۔

بزرگانِ دین! گذارش ہے کہ آپ کا ماہنامہ واقعتاً علمی، ادبی، طبی اور اصلاحی مجلّہ ہے۔ بہت دیر سے ''ضیائے حدیث'' کا نام سنتا تھا بلکہ چھاپا نوالی جس مسجد میں خطیب ہوں اکثر تذکرہ ہوتا ہے۔ اس مسجد کا بانی اسماعیل نمبردار پہلے بریلوی اور پھر دیوبندی مسالک کے ساتھ تعلق رکھتا تھا ان کو ایسے ہی جیسے آپ میرے پاس رسالہ تسلسل کے ساتھ بھیج رہے ہیں ان کو ایک فوج کا کیپٹن رسالہ دے کر گیا انھوں نے رسالہ پڑھا خط لکھا رسالہ لگوالیا۔ اللہ کے فضل وہ اہلحدیث ہوا۔ انھوں نے مسجد کی بنیاد رکھی جو آج اللہ کے فضل سے ''ضیائے حدیث'' کی کرامت سے اہلحدیث کا خانقاہ ڈوگراں کے علاقہ میں بہت بڑا مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ ''ضیائے حدیث'' کو قیامت تک جاری رکھے اور اس کے عملے کو اللہ ہمیشہ خوش حال رکھے۔ یہ جماعت اللہ کے فضل سے حکیم مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی صدقہ جاریہ ہے۔ رسالہ جب مجھے ملتا ہے تو دل ایسے ہوتا ہے خوشی سے جسے دنیا وآخرت کا بہت بڑا خزانہ مل چکا ہے۔ واقعتاً ضیائے حدیث دنیا وآخرت کا بہترین خزانہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ شاد وآباد فرمائے۔ ضیائے حدیث کی ایک بہت بڑی خوبی جو مجھے نظر آئی، علمی ہونے کے ساتھ ساتھ ادبی رسالہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بھی ہے۔ورنہ کئی رسالے ہیں جن میں زبان بھی گندی تحریر بھی گندی، مثلاً سرگودھا سے دیوبندیوں کا ایک رسالہ (قافلہ حق) مولوی الیاس گھمن ..... آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لیے بہت دعا گو ہوں۔ضیائے حدیث کو تسلسل کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ آپ کا حامی ناصر ہو۔

میں بھی آپ کو انشاء اللہ کچھ مضامین بھیجا کروں گا امید ہے کہ آپ رسالے میں شائع کیا کریں گے ہمارے لیے دعا کریں کہ اللہ ہمیں مزید دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

حافظ عطاالرحمٰن ثاقب

خطیب جامع مسجد اسماعیل اہلحدیث چھاپانوالی

خانقاح ڈوگراں (شیخوپورہ)

④

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم مکرم جناب محمد نعمان فاروقی صاحب

مدیر ماھنامہ ''ضیائے حدیث''، لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ خیر و عافیت سے ہونگے۔گزارش یہ ہے کہ آنجناب کا مجلّہ ماہنامہ ''ضیائے حدیث'' کافی عرصہ سے اعزازی طور بندہ کے نام جاری ہے جس کا آنجناب کا تہہ دل سے مشکور ہوں الحمد للہ مجلّہ بہت متاثر کن اور انتہائی خوبصورت بھی ہے۔مضامین کے اعتبار سے کافی دلچسپ بھی ہے اور مدلّل بھی۔

اللہ تعالیٰ اس کو جاری وساری رکھے۔(آمین)

جنوری 2009ء کے شمارے میں ''ختم نبوت پر خصوصی نمبر'' کے اعلان نے مدعیان نبوت کا ذبہ پر مختصر مضمون لکھنے کا شوق دلایا۔کاغذ قلم لے کر بیٹھا مگر ناتجربہ کاری اس میں رکاوٹ بنی جو مولانا محمد ابراہیم صدّیق کے مشوروں سے عبور کر لی گئی۔

مگر اس کاوش میں بندہ کس قدر کامیاب ہوا۔اس کا فیصلہ آنجناب ہی کر پائیں گے۔

مجھے قوی امید کہ اس ٹیڑی ترچھی لکیروں کو بھی شرف اشاعت نصیب ہوگا، تاکہ بندہ بھی روز قیامت ختم نبوت کے خادموں میں شمار ہو۔

اس مضمون کی اصلاح بھی اگر آنجناب فرمادیں تو احسان ہوگا۔

بالفرض اگر مضمون شامل اشاعت نہ ہو سکے تو برائے مہربانی مطلع فرمائیں اور مضمون کی کاپی واپس فرمادیں تاکہ آئندہ کہیں کام آسکے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دعا گو اور آپ کی دعاؤں کا طالب محمد رمضان آزاد (خادم ختم نبوت)

مدرسۃ البنات اشاعت القرآن اسلامیہ

کشمیری محلّہ ماتلی ضلع بدین سندھ

⑤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب محمد ادریس فاروقی صاحب

السلام علیکم! ماہنامہ ضیائے حدیث نظروں سے گذرا آپ کی اچھی کاوش ہے۔ایک سال کیلئے رسالہ جاری فرمادیجئے پہلا شمارہ بذریعہ V.P ارسال فرمادیں۔

غلام رسول

خازن مسجد محمدی (اہلحدیث)

محلّہ اسلام نگر واسو کینال روڈ منڈی بہاؤالدین

⑥

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولانا محمد ادریس فاروقی خلف الرشید مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللّٰھم بالصحۃ!

محترم! ضیائے حدیث پڑھ کر دل سے فلاح دارین کی دعائیں آپ کے لیے جاری ہو جاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کی نعمت سے نوازے۔(آمین)

اب آپ ماشاء اللہ ''ختم نبوت نمبر'' شائع کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے اور قبول فرمائے۔

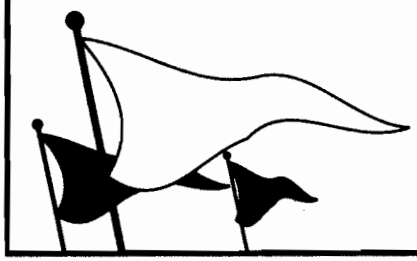
طالب الدعوات

محمد یوسف راجووال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ختم نبوت'' پر کام کرنے والی چند



تحریکیں اور ادارے

جماعتیں اور ادارے:

① عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان

Fax: 0614542277 / Ph-061-4583486 / 4514122

✿ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، 5 حسین سٹریٹ، مسلم ٹاؤن، لاہور (100 کے قریب پمفلٹ شائع کیے گئے ہیں۔)

✿ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ننکانہ 056-2874812

اس تنظیم کے تحت 50 سے زیادہ پمفلٹ ضروری کتاب شائع ہو چکے ہیں۔ خط لکھ کر مفت منگوائے جاسکتے ہیں۔

② ورلڈ تحفظِ ختم نبوت کونسل، جامع مسجد حنفیہ فاروقیہ گلستان کالونی مصطفیٰ آباد، لاہور۔

0321-4880823 0322-4077511

(اس تنظیم کے تحت 150 سے زائد پمفلٹ شائع کیے گئے ہیں جو خط لکھ کر یا فون کر کے فری حاصل کیے جاسکتے ہیں)

③ پاسبان ختم نبوت 74072 ہلبران (Heilbronn) جرمنی

④ تحفظ ختم نبوت فاؤنڈیشن، جامعہ سعیدیہ مظہر الاسلام ملک پورہ کاہنہ، لاہور۔ موبائل 0300 - 8097773

⑤ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، فورسٹ گیٹ، لندن

⑥ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد، فیصل آباد روڈ چنیوٹ

Ph: 0476332820 Fax : 0476331330

⑦ اسلامک اکیڈمی، مانچسٹر

⑧ تحریک فدایان ختم نبوت لاہور۔

⑨ عالمی مجلس احرار اسلام، ملتان

زیر نگرانی: سید عطاء المہیمن بخاری حفظہ اللہ

⑩ شیرانِ اسلام، محلہ نقشِ لاثانی نگر شکر گڑھ۔

موبائل: 0333 - 8601792

⑪ ورلڈ پاسبان ختم نبوت 93 جی/3 بلاک جوہر ٹاؤن، لاہور

⑫ ختم نبوت [illegible]، ونگ فیروز والہ 0300 - 8804855

⑬ ادارہ تالیفات ختم نبوت، 38۔غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور

⑭ مکتبہ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان 061-4583486

⑮ تحریک ختم نبوت العالمی اہلحدیث۔ چنیوٹ (پاکستان)

اس کے پہلے امیر شیخ الحدیث مولانا گوندلوی رحمہ اللہ تھے۔

موجودہ قائم مقام امیر مولانا محمد ایوب حفظہ اللہ چنیوٹی اور ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحفیظ مظہر حفظہ اللہ ہیں۔

اس تحریک کے تحت ''جامعہ خاتم النّبیین'' میں سالانہ خاتم النّبیین کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ اور اسی مرکز میں رمضان المبارک میں ردّ قادیانیت کورس ہوتا ہے۔

مرکز خاتم النّبیین ﷺ، لاہور روڈ، چنیوٹ

0300-7716735

ختم نبوت خط کتابت کورس:

یہ کورس بھی تحریک ختم نبوت العالمی اہلحدیث کے تحت ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کورس کے انچارج مولانا ڈاکٹر عبدالحفیظ مظہر ہیں۔خط وکتابت کے کورس کا دورانیہ 6 ماہ ہوتا ہے۔ جاری کورس میں 3000۔افراد نے حصہ لیا۔ وکلاء اور افسران بھی شریک ہوئے۔ ڈاک خرچ بذمہ ادارہ ہوتا ہے۔

ایڈریس: ختم نبوت خط وکتابت کورس، چونگی نمبر 8 سٹی ٹاؤن، ڈسکہ (سیالکوٹ) 0300-6109870

ردّ قادیانیت کورس:

8 سے 10 دن پر مشتمل ردّ قادیانیت کورس بھی کرایا جاتا ہے۔

مرکز ختم نبوت السّلفیہ نزد فیملی ہسپتال، ڈسکہ (سیالکوٹ)

نوٹ: ادارہ ہٰذا کے تربیت یافتہ متعدد افراد ہر وقت ردّ قادیانیت کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ «فالحمد للّٰہ ذالك»

مختلف کورسز کی شکل میں:

① مختصر کورس: 10 شعبان سے 25 شعبان تک ہر سال یہ کورس ادارہ مرکز یہ دعوت وارشاد فیصل آباد روڈ چنیوٹ میں ہوتا ہے۔

② طویل کورس: علاوہ ازیں اسی مرکز میں دو سالہ ردّ قادیانیت کورس بھی ہوتا ہے۔

جرائد ورسائل:

① ''ماہنامہ انوار ختم نبوت'' اردو

Main Office World:

International Khatam-e-Nubuwwat

Movement Street 11-13 Georges road .

② ماہنامہ ''لا نبی بعدی'' 105 راوی روڈ، لاہور

موبائل 0321 - 4192539

③ ماہنامہ ''العاقب'' جامعہ نظامیہ لاہور

④ ماہنامہ ''ختم نبوت'' ترجمان انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ جامع مسجد نیاز سردار چپل چوک، بلال گنج لاہور۔ 0300-4241359

⑤ الہلال، مانچسٹر۔ (یہ رسالہ مانچسٹر کی اسلامک اکیڈمی کے تحت نکلتا ہے۔)

⑥ نقیب ختم نبوت، دار بنی ہاشم ملتان، کفیل بخاری 0300-6326621

⑦ ہفت روزہ ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان۔ (اس کے مدیر اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ہیں۔)

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان

Fax: 0614542277 / Ph-061-4583486 / 4514122

رابطہ آفس: جامع مسجد باب الرحمٰن ٹرسٹ، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی

Fax: 2780340 / Ph: 2780337 / 4234476

لندن آفس Ph: 0207 - 7378199

35, Stock Well Gereen London , Swq 9HZ U.K

⑧ ماہنامہ لولاک، چیف ایڈیٹر مولانا اللہ وسایا

یہ ماہنامہ بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔

ویب سائٹ:

1- WWW.endofprophethood.com

2- WWW.dawatoirshad.com

3- WWW.Khatm-e-nubuwat..com

4- WWW.the lastprophet .org

5- WWW.khatm-e-nabuwat .com.pk

6- WWW.youtube.com

7- markazsirajia@hotmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

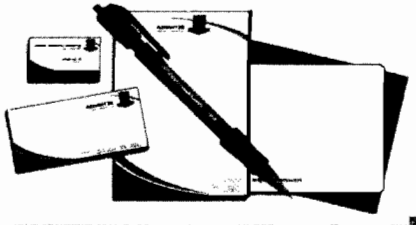
قارئین ''ضیائے حدیث''، ختم نبوت/ ردّ مرزائیت کے سلسلہ میں سابقہ شماروں سے مزید استفادہ کریں

(کامران اعظم سوہدروی)

نمبر شمار	نام مضمون	نام تحریر کنندہ	شمارہ	صفحہ (آغاز مضمون)
1	ختم نبوت	علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید	اپریل 2005ء	50
2	ختم نبوت	کامران اعظم سوہدروی	اپریل 2006ء	81
3	زبان پر گالیاں مجنوں سی باتیں	ابوعمر سوہدروی	ستمبر 2006ء	47
4	عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام پر کوئی استحالہ نہیں مولانا حنیف ندوی اور علامہ اقبال کا مکالمہ	کے اے عزیز مرحوم	دسمبر 2007ء	31
5	ختم نبوت	مولانا محمد حنیف ندوی	جون 2008ء	27
6	ہفوات مرزا	محمد متین خالد	جون 2008ء	28
7	امت مرزائیہ اور مسلمان	محمد متین خالد	جون 2008ء	39
8	میرا قبول اسلام	عرفان محمود برق (نومسلم سابق قادیانی)	جون 2008ء	62
9	مرزا قادیانی اپنی ذات.....	استاذ خاور رشید بٹ	جولائی 2008ء	39
10	مرزا اپنی ذات کے آئینے میں	استاذ خاور رشید بٹ	اکتوبر 2008ء	43
11	فتنہ قادیانیت اور اہل حدیث کی اوّلیات	محمد رمضان یوسف سلفی	اکتوبر 2008ء	48
12	عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی متنبّی	استاذ خاور رشید بٹ	نومبر 2008ء	40
13	عقیدہ ختم نبوت حدیث کی روشنی میں	علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر	نومبر 2008ء	42
14	پاکستانی قادیانی جماعت کی اسرائیل دوستی	عرفان محمود برق	دسمبر 2008ء	54
15	مرزائی، انڈونیشیا میں ان کی سرگرمیاں اور ہم	ڈاکٹر عبدالحفیظ فاروقی	جنوری 2009ء	47

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''ختم نبوت نمبر'' کے
مضمون نگار حضرات کا تعارف

(مضامین کی ترتیب کے مطابق)

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مضمون نگار حضرات سے رابطہ قائم کر کے انھیں خراجِ تحسین پیش کریں۔ بے شک انھوں نے بڑی محنت اور لگن سے جذبۂ حب رسول ﷺ سے سرشار ہو کر خیابان قندیل میں رنگا رنگ پھول کھلائے ہیں۔ اس طرح ان کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی اور انھیں قارئین ''ضیائے حدیث'' کے حسنِ ذوق کا بھی اندازہ ہوگا۔ اور آئندہ بھی وہ ''ضیائے حدیث'' کے افق کو علم وادب کے چاند تاروں سے بھرتے رہیں گے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (ادارہ)

مہمان کالم نگار حضرات

(توقع کی جاتی ہے کہ مہمان کالم نگار بھی ضیائے حدیث کے مشکوٰۃ میں پیار و محبت کے دیپ روشن کریں گے۔ ان شاء اللہ)

جو احباب گرامی بقید حیات ہیں ان کی عمر اور صحت کی دعا کے ساتھ ان کا نہایت اختصار سے تعارف دیا جاتا ہے اور ساتھ ان کے موبائل نمبر بھی دیے جا رہے ہیں۔

1۔ حافظ محمد امین انجم حفظہ اللہ:

آپ مرزائیوں کے گڑھ کلاس والا تحصیل پسرور (سیالکوٹ) کے رہائشی ہیں۔ آپ نے گوجرانوالہ کے مدارس سلفیہ سے تعلیم حاصل کی اور عربی فاضل بھی کیا ہوا ہے، آپ کی مرزائیوں سے نوک جھوک رہتی ہے۔ اس شمارے کے لیے سب سے پہلا مضمون آپ ہی کا موصول ہوا تھا۔

2۔ قاری محمد حسن سلفی حفظہ اللہ:

آپ نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے علوم عالیہ حاصل کیے۔ آج کل آپ اپنے علاقے ٹبہ سلطان پور (وہاڑی) میں تبلیغی اور تدریسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اور ساہیوال میں خطیب ہیں۔
(0300 - 9472384)

3۔ پروفیسر محمد اکرم نسیم جَجہ حفظہ اللہ:

ڈگری کالج پسرور سے بطور وائس پرنسپل ریٹائر ہوئے ہیں۔ اور اپنے علاقے میں بہترین تعلیمی مرکز چلا رہے ہیں۔

جامع مسجد محمدی اہلحدیث رسول پاک، اچھرہ لاہور میں عرصہ 26 سال سے خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تحریر تقریر اور تحقیق تینوں اوصاف سے نوازا ہے۔ قادیانیت اور دوسرے موضوعات پر آپ کی کتب مطبوع ہیں۔
(0300-7115509)

4۔ محمد رمضان آزاد حفظہ اللہ:

آپ 1962ء میں ماتلی ضلع بدین (سندھ) میں پیدا ہوئے۔ جامعہ قوت الاسلام حیدر آباد سے دورہ حدیث کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کے مبلغ بھی رہے ہیں۔ آج کل آپ مدرسۃ البنات اشاعۃ القرآن اسلامیہ کشمیری محلہ ماتلی ضلع بدین (سندھ) میں فرائض منصبی انجام دے رہے ہیں۔ اور ختم نبوت کی خدمت کو اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔
(0302 - 3283790)

5۔ عبیداللہ لطیف ولد عبداللطیف حفظہ اللہ:

چک نمبر 36 گ ب جڑانوالہ (فیصل آباد) کے رہائشی ہیں۔ فیصل آباد میں پرائیویٹ ملازمت کرتے ہیں۔ روزنامہ امن فیصل آباد کے کالم نگار ہیں۔ ختم نبوت کے محاذ پر اچھا کام کر رہے ہیں۔ اپنے علاقے کے کئی مرزائیوں کو اللہ کی توفیق سے قادیانیت کے کفرستان سے نکال کر اسلام کے چمنستان میں داخل کر چکے ہیں۔

6۔ عرفان محمود برق حفظہ اللہ:

قادیانیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں، ان کی کتاب ''قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں'' پڑھ کر کئی قادیانی دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں، قادیانیوں کی سرگرمیوں پر بڑی گہری بلکہ عقابی نظر رکھتے ہیں، مختلف اخبارات و رسائل میں ردِ قادیانیت پر مضامین لکھتے ہیں۔ آتش بیاں مقرر ہیں۔ کئی قادیانی ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ جیسے ظاہر تابندہ ہے باطن اس سے بھی رخشندہ ہے۔
(0321 - 4880823 / 0300 - 8126070)

7۔ محمد بدیع الزماں بھٹی ایڈووکیٹ حفظہ اللہ:

''قادیانیت سوز'' کتاب کے مصنف ہیں۔ ردِ قادیانیت پر شعلہ نوا خطیب ہیں، قادیانیوں سے بڑے بڑے مناظرے کئے۔ اور انھیں شکستِ فاش دے چکے ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ سے وابستہ ہیں۔
(0300 - 4492810)

8۔ رانا محمد یحییٰ فاروقی حفظہ اللہ:

آپ جنوری 1976ء کو 46 ایس پی ضلع پاکپتن میں پیدا ہوئے۔ دعوت دین کا کام اپنا فرض منصبی سمجھ کر کرتے ہیں۔ روزنامہ عظمت لاہور کے جوائنٹ ایڈیٹر ہیں۔ اور کئی اخبارات ورسائل میں آپ کے مضامین چھپتے رہتے ہیں۔ مثلاً عظمت، انٹرورڈ نیوز، غزوہ ہفت روزہ قانون شکن، پندرہ روزہ بسالت وغیرہ۔ بڑے سرگرم اور زندہ دل ہیں۔
(0333 - 6964852)

9۔ قاری ریاض احمد فاروقی حفظہ اللہ:

جید عالمِ دین ہیں، ردّ قادیانیت اور ردِ رافضیت کے بہت بڑے ماہر اور منجھے ہوئے مناظر ہیں، فن خطابت میں اللہ پاک نے آپ کو بہت ملکہ دیا ہے، اپنی تحریروں اور تقریروں میں قادیانیوں کی خوب تردید کرتے ہیں۔ آپ کو مرزا قادیانی کی کتب کے حوالے ازبر ہیں۔ مناظروں میں قادیانیوں کی خوب خبر لیتے ہیں۔ آج کل چوہان پارک اسلام پورہ لاہور، جامعہ خاتم النبیین سے وابستہ ہیں۔
(0300 - 8126141)

10۔ محمد اشرف توقیر فاضلپوری حفظہ اللہ:

آپ کی تحریر سے واضح ہے کہ آپ مرزائیت کے متعلق خاصا مطالعہ رکھتے ہیں۔ آپ سے مزید رابطہ نہیں ہو سکا نہ ہی آپ کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ جہاں کہیں بھی ہیں جس شعبے سے منسلک ہیں اللہ تعالیٰ آپ سے زیادہ سے زیادہ دین کی اشاعت کا کام لے۔ آپ کے مضمون پر نام کے ساتھ منڈیالہ تیگہ (گوجرانوالہ) لکھا ہوا تھا۔

11۔ مولانا محمد اسلم زاہد حفظہ اللہ:

آپ 1965ء کو ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ جامعہ اشرفیہ لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سند فراغت حاصل کی۔ایم اے عربی کیا۔میدان علم کے شہسوار ہیں۔مسند احمد کے حصے ''مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ'' کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ اور تقریباً 20 کتب لکھ چکے ہیں۔جن میں تحفۃ الاطفال، تحفہ دلہن، تحفہ دلہا شامل ہیں۔خطاطی میں آل پنجاب مقابلہ جیت چکے ہیں۔آپ جامعہ بیت العلوم للبنات کھاڑک (لاہور) میں محوِ تدریس ہیں۔
(0333 - 4058044)

12۔مولانا محمد ایوب چنیوٹی حفظہ اللہ:

جامعہ دارالحدیث محمدیہ جلالپور پیروالا (ملتان) سے سند فراغت حاصل کی۔آج کل چنیوٹ میں لاہور روڈ پر مرکز خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ایک مدرسہ چلا رہے ہیں۔اور چنیوٹ کی مسجد اہلحدیث کے خطیب بھی ہیں۔ختم نبوت کے بڑے اچھے داعی اور عمدہ خطیب ہیں اور ختم نبوت کے موضوع پر ٹھوس کام کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔
(0300-7716735)

13۔ماسٹر عرفان علی بٹ حفظہ اللہ:

آپ مارچ 1970ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔آپ نے ایم اے، ایم ایڈ کیا ہوا ہے اور گورنمنٹ پبلک ہائی اسکول جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں امور تدریس انجام دے رہے ہیں۔مرزائیوں سے آپ کی نوک جھوک رہتی ہے۔ (0302 - 6668285)

14۔مولانا محمد اشرف جاوید حفظہ اللہ:

آپ عرصہ دراز تک جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے لائبریرین رہے۔ وسیع المطالعہ ہیں۔آج کل آپ فیصل آباد (امین پور بازار) میں ''دارارقم'' کے نام سے اپنا مکتبہ چلا رہے ہیں۔

15۔محمد امجد فاروقی حفظہ اللہ:

''مجاہدین ختم نبوت کی تلاش میں'' آپ کی معرکۃ الآراء کتاب ہے۔قادیانیوں کے لاہور کے سب سے بڑے عبادت خانے کے بالکل سامنے والی مسجد میں آپ خطیب ہیں، مرزائیوں کے سامنے جمعے کے روز آپ مرزا قادیانی کی خوب خبر لیتے ہیں۔ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر بڑے خوبصورت ترانے اور نظمیں پڑھنا آپ کی پہچان ہے۔ختم نبوت کے عظیم مجاہد ہیں۔
(0321 - 4081955)

16۔ابوصہیب مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ:

آپ دسمبر 1967ء کو علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ) کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ اور جامعہ رحمانیہ فاروق آباد سے اکتساب فیض کیا۔آپ ایک کامیاب مصنف، منجھے ہوئے مقرر اور عمدہ مناظر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔اور تخریج وتحقیق کا خوب ذوق رکھتے ہیں۔آپ کی تصنیفات کی تعداد 5 ہے اور تین بڑی کتابوں کی تخریج کر چکے ہیں۔1983ء (یعنی 26 برس) سے نارنگ منڈی کے قریب کوٹلی درکاں میں خطیب ہیں۔عقائد اسلامیہ کے خلاف کوئی بھی بات آپ برداشت نہیں کرتے۔آپ کا محققانہ انداز آپ کے مضمون سے بھی عیاں ہے۔

17۔مولانا عبدالحفیظ مظہر حفظہ اللہ:

آپ 1976ء کو ''رلیوکے'' (سیالکوٹ) میں پیدا ہوئے۔ 8 سال کی عمر میں 1984ء میں جامعہ اثریہ جہلم سے تعلیم کا آغاز کیا۔ وفاق کے ساتھ ساتھ ایم اے اسلامیات بھی کیا اور مختلف ڈپلومے بھی کیے ہیں۔ختم نبوت پر کام آپ کو موروثی طور پر ملا کیونکہ ''رلیوکے'' کے آس پاس مرزائیوں کے تین گاؤں ہیں۔آپ کے والد گرامی مولانا غلام رسول مظہر رحمہ اللہ قادیانیت کے ماہر تھے۔مولانا عبدالحفیظ صاحب نے 20 کے قریب کتابیں اور پمفلٹ لکھے ہیں۔آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ردقادیانیت کورس بھی کرواتے ہیں۔اس کے علاوہ آپ نے ڈسکہ میں سی ڈی ریکارڈنگ کے لیے ایک سنٹر قائم کیا جس میں تبلیغ کی غرض سے خصوصاً مرزائیوں کودعوت اسلام کے لیے ویڈیو سی ڈیز تیار کرنے کا آغاز ہو چکا ہے۔علمائے کرام کی نظر ثانی کے بعد عنقریب وہ سی ڈیز لانچ کی دی جائیں گی۔اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق دے۔آمین!

18۔محمد طاہر عبدالرزاق حفظہ اللہ:

عقیدہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر تقریباً 40 کتابوں کے مصنف ہیں،آپ نے اپنی جان،مال،اولاد سب چیزیں ختم نبوت پر وقف کی ہوئی ہیں۔آپ کے بارے میں قادیانیوں کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا ''ہر نبی کے دور میں ایک ابوجہل گزرا ہے،ہمارے دور کا ابوجہل محمد طاہر عبدالرزاق ہے۔'' (M.T.A) آپ ایک دن حسب معمول مولانا اجمل رحمہ اللہ (قلعہ گجر سنگھ،لاہور) کے پیچھے جمعہ ادا کرنے گئے تو مولانا اجمل رحمہ اللہ نے مرزا قادیانی کے وہ الفاظ بتائے جو اس کم بخت نے سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی گستاخی میں کہے تھے۔پھر کیا ہوا۔پورا جمعہ روتے رہے اور بعد میں قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کا تہیہ کر کے اٹھے،حتیٰ کہ گورنمنٹ ملازمت کو خیر باد کہہ دیا۔آپ کی تحریریں قادیانیت پر بجلی بن کر برستی ہیں۔بڑے سے بڑا قادیانی بھی آپ کے سامنے آنے کی جرأت نہیں کرتا۔آپ اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے ہزاروں مسلمانوں کو قادیانیت کے خلاف صف آراء کر چکے ہیں۔اپنے گھر پر ہر پندرہ دن بعد تحفظ ناموس رسالت اور ردِ قادیانیت کا پروگرام رکھتے ہیں۔اس پروگرام میں ختم نبوت کے حوالہ سے نوجوان مقرر بھی تیار کیے جاتے ہیں۔اللہ آپ کی نصرت فرمائے۔آمین۔

(042 - 6631877)

19۔محمد متین خالد حفظہ اللہ:

آپ 16 اکتوبر 1960ء کو ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ایم اے اسلامیات کیا۔معاشی طور پر گورنمنٹ کے ملازم ٹھہرے اور فکری طور پر ناموس تحفظ رسالت کا سربکف سپاہی بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔تحفظ ناموس رسالت اور ردِ قادیانیت وعیسائیت پر 42 کتابوں کے نامور قلم کار ہیں۔لکھنے کا رجحان ایک پمفلٹ سے پیدا ہوا۔اس پمفلٹ میں سیّدہ نساء العالمین رضی اللہ عنہا کی شان میں مرزا کی ہرزہ سرائی تھی۔انھیں اس چیز کا بھی علم نہ تھا کہ مرزا زندہ ہے کہ نہیں۔ساری رات بے قرار رہے،صبح اپنے واقف کاروں سے پوچھنے لگے کہ مرزا کہاں رہتا ہے؟ ہمارے ہاں دینی مطالعہ تو ہوتا نہیں۔انھیں کوئی صحیح معلومات نہ دے سکا۔آخر کار اللہ بھلا کرے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کا کہ ان سے رابطہ ہو گیا اور وہ دن اور یہ دن آپ کا قلم اور زبان تحفظ ناموس رسالت پر قربان ہیں۔بہترین مقرر اور مناظر ہیں۔1989ء میں مرزا طاہر نے انہیں مباہلے کا چیلنج دیا جو انہوں نے قبول کیا مگر مرزا طاہر میدان میں نہ آیا۔آپ کی 42 کتب میں سے 30 کتب ردقادیانیت پر ہیں۔آپ کی ہر کتاب خرمنِ قادیانیت پر شعلہ بن کر گرتی ہے اور ابھی وہ آگ پر قابو نہیں پاتے کہ ایک اور کتاب آجاتی ہے۔آپ کی کتاب ''تمہیں اسلام بلاتا ہے'' پڑھ کر کئی دوست مسلمان ہو چکے ہیں۔آپ کی تازہ کتاب ''تحفظ ختم نبوت،اہمیت وفضیلت'' پڑھ کر کئی نوجوان مرزائیوں کے خلاف صف آرا ہو چکے ہیں۔آپ آج کل ''قادیانیوں سے مناظرہ کیسے کریں؟'' کے موضوع پر ایک تہلکہ خیز کتاب تیار کر رہے ہیں۔اللہ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے۔آمین۔

ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ!

(0333 - 6627272)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20۔ابوشداخ غوری حفظہ اللہ:

آپ 1974ء میں پیدا ہوئے ۔ آبائی طور پر عبدالحکیم (خانیوال) کے رہنے والے ہیں۔آپ نے مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ (فیصل آباد) سے سند فراغت حاصل کی۔ اور اس کے بعد قبا اسلامک اکیڈمی سرگودھا میں تدریس کر رہے ہیں۔امت کا درد رکھنے والے ہیں،فکری محاذ پر بڑے سرگرم ہیں۔

(0301 - 7188522)

21۔پروفیسر سمیر ملک حفظہ اللہ:

آپ 1963ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔آپ نے ایم اے اکنامکس اور ایل۔ایل۔بی کیا۔آج کل گورنمنٹ ملازم ہیں،2000ء میں آپ نے نیٹ پر سیر کرتے کرتے ایک قادیانی روم کا نظارہ کیا۔اور بات اس قدر آگے بڑھ گئی کہ اب تک آپ کے 150 کامیاب مناظرے ہو چکے ہیں۔کئی ان میں سے تحریری ہیں اور کئی تقریری۔کئی مربیوں کو اللہ کے فضل سے آپ نے رلایا اور کئی مربیوں کو بھگایا۔ دراصل فن مناظرہ ایک علیحدہ میدان ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس میں خاص ملکہ دیا ہوا ہے۔بڑے منکسر المزاج ہیں۔ختم نبوت کے کام کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔آپ کے ہاتھوں بہت سے قادیانی اسلام قبول کر چکے ہیں۔اس کے باوجود ان کا یہی کہنا ہے کہ پتا نہیں کس کی بات سے مسلمان ہوئے ہیں۔مسلمان جہاں ردّ قادیانیت کی بہت سی کتب کا مطالعہ کر کے پہنچتا ہے آپ چند لمحوں میں اسے مطلوبہ مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔

22۔محمد عمر حیات حفظہ اللہ:

عقیدہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے لاجواب مقرر ہیں،نوجوان ہیں،ختم نبوت کے حوالے سے بڑے بڑے تقریری مقابلوں میں اول انعام حاصل کر چکے ہیں،ردِ قادیانیت پر عبور رکھتے ہیں۔

(0300 - 4751974)

23۔محمد خان محمدی حفظہ اللہ:

آپ 1969ء کو گوٹھ ولی محمد ملکانی ضلع بدین،سندھ میں پیدا ہوئے۔جامعہ بحر العلوم السلفیہ میرپور خاص سے علوم عالیہ کی سند حاصل کی اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے بھی 1993ء میں سند فراغت لی۔ 1994ء اور 1995ء کو آپ کو سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کی شفقت میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔تصنیف و ترجمہ کے ماہر ہیں۔اپنے علاقے بدین میں مرکز التوحید للتعلیم والتربیۃ کے نام سے ایک ادارہ چلا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق بخشے۔(آمین)۔

24۔عمر فاروق قدوسی حفظہ اللہ:

آپ مولانا عبدالخالق قدوسی شہید کے فرزند ہیں۔ متعدد اخبارات اور رسائل میں آپ کے مضامین چھپتے رہتے ہیں۔کتاب وسنت کی اشاعت کے ایک گراں قدر ادارے مکتبہ قدوسیہ کے مالکان میں سے ہیں۔لائق باپ کے لائق بیٹے ہیں۔

25۔مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری حفظہ اللہ:

آپ 1912ء کو بٹالہ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔آپ نے دینی تعلیم حاصل کی۔1949ء سے بورے والا (وہاڑی) میں تا ایں دم خطیب ہیں۔بڑے دلفریب و دلپذیر مقرر ہیں۔مرزائیوں کی اچھی خبر لیتے ہیں۔آپ کے فرزند ڈاکٹر بہاؤ الدین حفظہ اللہ نے ختم نبوت پر بڑی گراں مایہ کتاب ۱۰ جلدوں میں تصنیف کی ہے۔ جسے مکتبہ قدوسیہ شائع کر رہا ہے۔ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی صحت اور ایمان میں اضافہ فرمائے اور آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔آمین۔

26۔پروفیسر محمد یحییٰ حفظہ اللہ:

آپ 1940ء کو جلالپور پیروالا میں پیدا ہوئے۔آپ مولانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان محمود محدث رحمہ اللہ کے اکلوتے صاحبزادے ہیں۔آپ ماسٹر کر کے 1962ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منسلک ہوئے۔ 1977ء میں منسٹری آف ایجوکیشن نائیجیریا سے وابستہ ہوئے۔بعدازاں ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے فیڈرل یونیورسٹی ''کوصوٹو'' نائیجیریا سے منسلک ہو گئے۔ 1985ء میں پاکستان آئے اور یہاں متحدہ علماء کونسل کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔اب 2004ء سے کتاب وسنت کے عالمی ادارے دارالسلام سے وابستہ ہیں۔ سیرت انسائیکلوپیڈیا کے مشرف (نگران) ہیں اور صحیح مسلم پر کام کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیاوی علوم سے نوازا ہے۔ بڑے اچھے اخلاق کے مالک اور خوش مزاج ہیں۔قوت استدلال اور اجتہاد کی دولت سے مالا مال ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ سے استفادہ کرنے کی توفیق دے۔علاوہ ازیں لیکچر کے انداز کی پُر کیف خطابت بھی کرتے ہیں۔آپ گڑھی شاہو لاہور میں قادیانیوں کے بڑے مرکز کے سامنے جامع مسجد ریاض الجنہ میں خطیب ہیں۔(0321 - 4155484)

27۔پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ:

آپ 7 ستمبر 1957ء کو صادق آباد میں پیدا ہوئے۔آپ مشہور علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔آپ کے بڑے بھائی شیخ الحدیث مولانا عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ جامعہ ابی بکر کراچی کے مدیر التعلیم رہ چکے ہیں۔ پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ جامعہ دارالحدیث محمدیہ جلالپور پیر والا میں مولانا سلطان محمود محدث جلالپوری سے اکتساب فیض کیا۔ پھر جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور اس کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے سند حاصل کی۔پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کیا۔ ماہر قلم کار ہیں۔اب تک آپ کی 9 کتابیں چھپ چکی ہیں اور 23 غیر مطبوع ہیں۔تقریباً تمام جماعتی اخبارات و رسائل میں لکھتے ہیں۔ اس قدر عزوشرف کے باوجود بڑے خوش مزاج اور عجز و انکسار کے حامل ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق دے۔

(0333 - 8903125 / 0453 - 410324)

28۔محمد گوہر الطاف حفظہ اللہ:

عظیم مجاہد ختم نبوت ہیں،تحفظ ختم نبوت پر آپ کی بڑی خدمات ہیں۔اچھرہ، لاہور میں آپ نے نوجوانوں کی ایک پوری ٹیم تیار کی ہے جو تحفظ ختم نبوت کے لیے دن رات کوشاں رہتی ہے۔آپ کی کوششیں ماشاءاللہ بارآور ہوتی نظر آ رہی ہیں۔

(0322 - 4077511)

29۔فیاض احمد خان حفظہ اللہ:

بچپن ہی سے تحفظ ختم نبوت کے بابرکت و باعظمت کام سے وابستہ ہیں۔ورلڈ تحفظ ختم نبوت کونسل کے بڑے اہم اور متحرک کارکن ہیں۔ردِقادیانیت کے ماہر ہیں۔

(0300 - 9437622)

30۔محمد انور اعوان حفظہ اللہ:

آپ 1974ء کو ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔اور ایم اے انگلش اور ایم اے سیاسیات کیا۔این۔جی۔اوز کے ادارے (Care Foundation) میں دس سال تک کام کرتے رہے۔ اور آخر اسے خیرباد کہہ دیا۔اوران کے اصرار کے باوجود وہاں نہیں گئے کیونکہ وہاں دین بیزار طبقے کا عمل دخل تھا۔اس کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ عین جمعۃ المبارک کے وقت وہ اپنی میٹنگ رکھتے تھے اور اس میں عدم شرکت پر خاطرہ خواہ جرمانہ رکھا ہوا تھا وغیرہ وغیرہ۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو دارالسلام کا ماحول عنایت فرمایا۔ 2007ء سے دارالسلام لاہور میں مشنری جذبے سے کام کر رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو احباب گرامی اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور ہم نے ان کی تحریروں سے استفادہ کیا ہے

31۔حکیم عبدالرحیم اشرف رحمہ اللہ:

(1922ء۔1996ء)

ویرووال نعغاناں ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔آپ مولانا عبداللہ ویرووالوی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔بڑے ذہین وفطین اور سلجھی ہوئی طبیعت کے مالک تھے۔اشاعت اسلام کا بے پناہ جذبہ تھا۔آپ ہر اصلاحی تحریک کا ساتھ دیتے رہے۔اہل علم کے بڑے قدردان تھے۔مولانا مودودی رحمہ اللہ سے بھی وابستہ رہے،پھر بوجوہ اُن سے الگ ہو گئے۔آپ کا مشہور ہفت روزہ المنبر (پہلا نام المنیر) تھا۔یہ بڑی آب وتاب سے جاری رہا۔اور اس نے اسلام دشمن تحریکات خصوصاً قادیانیت کا خوب جائزہ لیا۔آپ مسجد مشین محلّہ (امین پور بازار) میں طویل عرصہ تک خطابت بھی فرماتے رہے۔آپ بہترین مصنف بھی ہیں۔اشرف لیبارٹری آپ ہی کا قائم کردہ ادارہ ہے جس کا ملک میں ایک نام ہے۔آپ کے صاحبزادگان خالد،اشرف زاہد اور حامد بہت لائق،شریف بلند اخلاق اور زیرک ہیں،جنہوں نے خداداد صلاحیتوں سے آپ کے طبی اور علمی کارناموں اشرف لیبارٹریز،طیبہ کالج اور جامعہ تعلیمات اسلامیہ کو چار چاند لگا دیئے۔

32۔مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ:

آپ 1932ء کو عیسیٰ پور ضلع لدھیانہ چوہدری اللہ بخش کے ہاں پیدا ہوئے۔1948ء میں مدرسہ رحمانیہ جہانیاں منڈی میں زیر تعلیم رہے،پھر جامعہ خیر المدارس ملتان سے سند فراغت حاصل کی۔بعد ازاں تدریس سے منسلک ہوئے۔1977ء کو کراچی میں مولانا سید یوسف بنوری رحمہ اللہ کے معاون کے طور پر کام کرنے لگے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تاحیات نائب امیر رہے۔ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کا آغاز کیا۔جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا کراچی میں خطیب رہے۔16 مئی 2000ء کو ملا محمد عمر (افغانستان) سے مل کر آئے اور 18 مئی 2000ء کو صبح 10 بجے کے قریب دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کر کے گھر سے نکلے اور ساڑھے دس بجے شہادت کے منصب پر فائز ہو گئے۔اخباری رپورٹ کے مطابق 7 لاکھ افراد جنازے میں شرک ہوئے۔اللہ تعالیٰ آپ کو فردوس بریں میں جگہ عطا فرمائے۔آمین

33۔سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ:

آپ ۱۸۹۵ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔علمی دنیا کے بے تاج بادشاہ تھے۔آپ کی علمی وجاہت کو تمام مسالک کے لوگ مانتے تھے۔صاحب جلال وکمال تھے۔بڑے مدبر تھے۔روحانی پایہ اونچا رکھتے تھے۔مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر بھی رہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو مذہبی،سیاسی اور فکری صلاحیتوں سے بڑی حد تک نوازا تھا۔چینیانوالی مسجد لاہور میں ایک عرصہ تک خطیب رہے۔آپ کا اجتماع عید لاہور میں عید کے بڑے اجتماعات میں شامل تھا۔حتیٰ کہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ بھی آپ کے پیچھے نماز عید ادا کرتے تھے۔احرار میں بڑا کردار ادا کیا۔مسلم لیگ کے نمایاں لیڈروں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔بالآخر آپ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو لاہور میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

34۔مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ:

آپ ۶ جون ۱۹۴۳ء میں موضع حسین آباد (بھارت) میں پیدا ہوئے۔جون ۱۹۵۴ء میں مدرسہ احیاء العلوم مبارکپور میں داخل ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہاں عربی زبان وقواعد، نحو وصرف اور بعض دوسرے فنون کی تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ مدرسہ ''فیضِ عام'' میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مختلف مضامین ومقالات کے علاوہ آپ نے تقریباً بیس عدد کتب تصنیف فرمائیں۔ سیرت النبی ﷺ پر آپ کی مشہور تصنیف ''الرحیق المختوم'' ہے جو کہ پوری دنیا میں سیرۃ النبی ﷺ کے عظیم وجلیل موضوع پر اول انعام یافتہ کتاب ہے۔ ماہنامہ ''محدث'' بنارس کی ساڑھے چار سال تک ایڈیٹری کے فرائض بڑی خوبصورتی اور باقاعدگی سے سرانجام دیتے رہے۔ اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

35۔ مولانا محمد چراغ رحمہ اللہ:

آپ ۱۴ جمادی الآخر ۱۳۱۴ھ کو ضلع گجرات کے ایک گاؤں ''دھکڑ'' میں پیدا ہوئے۔ آپ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے۔ آپ ۲۱۔اپریل ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۴۰۹ھ کو اِس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

جامعہ عربیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ آپ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ جس سے ہزاروں سعادت مند دین کے چراغ روشن کر رہے ہیں۔ آج کل آپ کے پوتے نہایت عمدگی سے اس جامعہ کی آبیاری کر رہے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں مولانا مودودی رحمہ اللہ کو سزائے موت سنائی گئی تو آپ نے احتجاجی جلسہ کیا جس کے جرم میں آپ کو قید وبند میں رکھا گیا۔ مرزائیت کے موضوع پر آپ کی مایہ ناز کتاب ''چراغ ہدایت'' واقعۃً مرزائیوں کے لیے چراغ ہدایت ہے، اگر ان کے نصیب میں ہدایت لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا چراغ رحمہ اللہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین

ضیائے حدیث کے کالم نگار

1۔ مولانا علی حماد فاروق حفظہ اللہ:

آپ نومبر 1984ء کو ضلع مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے۔ مرکز ابن القاسم ملتان میں حفظ القرآن اور دارالحدیث محمدیہ لودھراں سے علوم دینیہ کی سعادت حاصل کی۔ اور جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کی۔ 2005ء سے دارالسلام کے شعبہ تحقیق میں بڑی تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ خوب تیاری سے مضمون لکھتے ہیں۔

(0322 - 4167641)

2۔ مولانا غلام مصطفےٰ ظہیر حفظہ اللہ:

آپ اگست 1971ء کو پنڈی گھیپ (اٹک) کے گاؤں امن پور میں پیدا ہوئے۔ جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم سے علوم دینیہ کی امتیازی ڈگری حاصل کی۔ آپ بڑے وسیع المطالعہ اور اچھے محقق ہیں۔ اسماء الرجال آپ کا خصوصی ذوق ہے۔ الحمدللہ آپ نے ''السنۃ'' کے نام سے رسالہ بھی جاری کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی ترقی عطا فرمائے۔ تحقیق کے میدان کے شہسوار ہیں، بڑے حوصلہ مند، محنتی اور باہمت ہیں۔

(0300 - 5482125)

3۔ قاری طارق جاوید عارفی حفظہ اللہ:

آپ 1982ء میں عارف والا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حفظ قرآن اور دینی تعلیم جامعہ دارالعلوم محمدیہ لوکو ورکشاپ مغلپورہ (لاہور) سے حاصل کی۔ بعدازاں قاری محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ کے مدرسہ بنگلہ ایوب شاہ (لاہور) سے تجوید پڑھی۔ اور عربی فاضل کیا۔ پھر کچھ سال اپنی مادر علمی میں پڑھاتے رہے۔ بعدازاں آپ نے دارالسلام کا انتخاب کیا اور تا حال دارالسلام سے منسلک ہیں۔ پہلے سٹوڈیو، پھر چلڈرن سیکشن اور اب نصاب سازی کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ مسجد جلال فیصل ٹاؤن لاہور میں خطیب ہیں۔

4۔ ابومعاویہ منشا سلفی حفظہ اللہ:

آپ 1988ء کو ضلع اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔ اور ابتدائی تعلیم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد اسلامک ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ، مہانتانوالہ دیپالپور میں مولانا محمد ادریس اثری حفظہ اللہ سے سند فراغت حاصل کی۔ کچھ عرصہ مولانا زبیر علی زئی حفظہ اللہ سے استفادہ کیا۔ آج کل جامعہ اسلامیہ صادق آباد میں امور تدریس سرانجام دے رہے ہیں۔

(0305 - 7704856)

5۔عبداللہ ناصر مدنی حفظہ اللہ:

آپ 1986 کو جدہ (سعودیہ) میں پیدا ہوئے۔ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی، جامعہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ دہلی کالونی کراچی، اور مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ سے علوم عالیہ حاصل کیے۔ اور بعد ازاں 2005ء سے کتاب وسنت کی اشاعت کے عالمی ادارے دارالسلام سے منسلک ہیں۔ جامع مسجد کیلانی حبیب پارک لاہور میں خطیب ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھوٹی سی عمر میں تحریر، تقریر، تحقیق اور ضبط احادیث کے ملکے سے نوازا ہے۔ بڑے عالی ظرف، بلند اخلاق اور شریف ومتین ہیں۔ (0321 - 2538919)

6۔مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ:

آپ 1977ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ محمدیہ اہلحدیث جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کی۔ عرصہ دس سال سے جامعہ محمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور میں تدریس کے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ الحمدللہ! علم میں راسخ ہیں۔ اور شاندار محقق ومناظر ہیں۔ جامع مسجد خدیجۃ الکبریٰ PIA سوسائٹی P بلاک جوہر ٹاؤن لاہور میں خطیب ہیں۔

(0321 - 4749575)

7۔مولانا تنویر احمد حفظہ اللہ:

آپ 1980ء میں وار برٹن میں پیدا ہوئے۔ شیعہ گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر اللہ نے مسلک توحید وسنت عطا فرما دیا۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے تعلیم کا آغاز کیا اور مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ سے علوم عالیہ کی سند فراغت حاصل کی۔ آپ دن کو دارالسلام ریسرچ سنٹر میں بطور ریسرچ فیلو کام کرتے ہیں اور رات کو گندھیاں اوتاڑ (قصور) میں مرکز امام بخاری رحمہ اللہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ خدمت دین کے جذبے کے تحت روزانہ 100 کلومیٹر سفر طے کرتے ہیں۔ حد درجہ محنتی اور انتھک مجاہد ہیں۔

(0333 - 8381704)

8۔مولانا عبدالصمد رفیقی حفظہ اللہ:

آپ ۷ مئی ۱۹۶۴ء کو چاندی کوٹ (وار برٹن) ضلع ننکانہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے دادا محترم مولانا حافظ عبدالحی کیلانی رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادو چلے گئے، پھر جامعہ رحمانیہ لاہور میں تعلیم کے دوران ہی آپ کا داخلہ مدینہ یونیورسٹی میں ہوگیا۔ اور آپ ۱۹۸۶ء سے ۱۹۸۹ء تک مدینہ یونیورسٹی کلیۃ الحدیث میں پڑھتے رہے۔ آپ کے یونیورسٹی کے تھیسز (مقالہ) کا موضوع تھا: ''امانۃ المحدثین فی النقل والاداء والتدوین۔'' پھر آپ نے مظفر آباد (کشمیر) اور جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ میں تدریس کی۔ ۱۹۹۴ء سے تاحال جامعہ مرأۃ القرآن والحدیث للبنات وار برٹن میں بخاری شریف پڑھا رہے ہیں۔ آپ نے دارالسلام کی متعدد کتابوں کے حواشی بھی لکھے ہیں جن میں ''نماز نبوی''، ''حج وعمرہ'' خواتین اور رمضان المبارک شامل ہیں۔ آپ کے زیادہ تر مضامین ''شہادت'' میں چھپتے ہیں۔ بڑی سادہ اور محبت بھری طبیعت کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تحریر وتقریر کے شاندار ملکے سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

9۔عبدالباسط حفظہ اللہ:

ضلع ننکانہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جامعۃ الدعوۃ مرید کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حاصل کی۔آج کل پہلے ٹائم تحقیق ومطالعہ کرتے ہیں اور پچھلے ٹائم انارکلی میں ایک دکان پر کام کررہے ہیں۔بڑے محنتی کارکن ہیں۔

(0345-4326541)

10۔جمیل احمد اعوان حفظہ اللہ:

آپ 8 جون 1945ء کو احمد نگر (گوجرانوالہ) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے الیکٹریکل انجینئرنگ کے شعبے کو اختیار کیا۔تبلیغ دین میں آپ کی مساعی قابل قدر ہیں۔بڑے مستعد اور زیرک انسان ہیں۔ متعدد رسائل میں آپ کے مضمون چھپتے رہتے ہیں۔احمد نگر میں ایک خطیب صاحب کے ہاتھ میں آپ نے ضیائے حدیث نومبر ۲۰۰۸ء کا شمارہ دیکھا۔بڑے خوش ہوئے اور تسلسل سے مضمون بھیجتے رہے۔ بڑے خوش اخلاق ہیں۔آپ سعودیہ، گلف سمیت آسٹریلیا وغیرہ بھی گئے ہوئے ہیں۔زیرک اور بڑے جہاں دیدہ آدمی ہیں۔

(042 - 7442946)

11۔حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ:

آپ 1945ء کو ہندوستان کے شہر جے پور میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور سے سند فراغت حاصل کی۔بہت سی معرکۃ الآراء کتابیں تصنیف کیں۔''تفسیر احسن البیان'' لکھنے کی سعادت آپ کے حصے میں آئی۔آپ الاعتصام کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں۔ اور آج کل آپ دارالسلام لاہور کے شعبہ تحقیق کے مذیر ہیں۔تفسیر احسن البیان آپ کی ایک مایہ ناز تفسیر ہے۔چھوٹی سی عمر میں آپ نے مولانا مودودی کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' کا شاندار جواب لکھا تھا جو مولانا ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ کی زندگی میں ہی چھپ کر ملک کے طول وعرض میں پہنچ چکا تھا۔مگر مولانا مرحوم نے اس پر کچھ نہ لکھا۔

(0321-4133675)

12۔مولانا عبدالسمیع حفظہ اللہ:

آپ 1980ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔آپ نے دارالعلوم گوجرانوالہ سے حفظ قرآن کے بعد سند فراغت حاصل کی۔اس کے بعد دارالعلوم کراچی سے دورۂ حدیث کیا۔اور وہاں پر شعبہ موسوعہ حدیثیہ میں کام کرتے رہے۔اور آج کل جامعہ اسلامیہ برلب نہر گوجرانوالہ میں صدر مدرس کے طور پر امور تدریس سرانجام دے رہے ہیں۔اور جامع مسجد دارالسلام، کھیالی شاہ پور میں خطیب ہیں۔بڑے پراثر واعظ اور بڑے موثر قلم کار ہیں۔بڑے محنتی اور قابل انسان ہیں۔

(0321-6418101)

13۔محسن فارانی حفظہ اللہ:

یہ آپ کا قلمی نام ہے جبکہ آپ کا ذاتی نام مختار احمد ولد امیر الدین ہے۔آپ 1947ء میں صفدر پور ریاست کپورتھلہ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ایف، ایس، سی اور ایم اے اردو کیا۔بعد ازاں کچھ دیر اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو، اور مجددیہ اسلامیہ ہائی سکول آسٹریلیا بلڈنگ لاہور میں تدریس کی، پھر صحافت کے شعبے کو اختیار کیا اور اردو ڈائجسٹ، نوائے وقت اور ندائے ملت میں باقاعدہ کام کرتے رہے۔ جولائی 2004ء سے دارالسلام سے وابستہ ہیں۔اور شعبہ سیرت و تاریخ کے انچارج ہیں۔اردو قواعد وانشاء، تاریخ، جغرافیہ اور معلومات عامہ میں یگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ان موضوعات کے متعلق کسی بھی سوال پر ایک لمحے کے لیے سوچتے ہیں اور پھر معلومات کا انبار لگا دیتے ہیں، نیز ان واقعات کی تاریخیں اور نام تک یاد ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے۔دارالسلام کی بہت سی کتب پر کام کر چکے ہیں جن میں اٹلس القرآن، سیرت اور فتوحات اسلامیہ شامل ہیں۔اعلیٰ اخلاق وکردار اور منکسر طبیعت کے مالک ہیں۔

(042-7531107)

14۔ڈاکٹر عبدالغنی فاروق حفظہ اللہ:

آپ تحصیل سمبڑیال میں 1942 کو متولد ہوئے۔والد گرامی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام پیراں دتہ تھا جو آپ کے آباء کی عقیدۂ توحید سے دوری کی عکاسی کرتا ہے۔اس ماحول میں جنم لے کر آپ توحید کے بہت بڑے داعی بنے۔مذہب سے خوب لگاؤ ہے۔خلاف شرع رسومات ناپسند ہیں۔ آپ نے M.A اور ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔آپ گورنمنٹ کالج وحدت روڈ لاہور میں ایسوسی ایٹ پروفیسر رہے۔علاوہ ازیں آپ نے ہومیو پیتھک کورس بھی کیا ہے اور گھر کی سطح تک ڈاکٹروں سے بے نیاز ہیں۔نومسلموں اور مغربی تہذیب اور بعض قد آور شخصیات پر تا حال 15 کتابیں لکھ چکے ہیں۔اور اب زیادہ تر وقت تصنیف وتالیف میں گزارتے ہیں۔

(0323-4546115)

15۔مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ:

آپ 1925ء کو ریاست فرید کوٹ میں پیدا ہوئے۔مولانا اسماعیل سلفی،مولانا عطاء اللہ حنیف،اور حافظ محمد گوندلوی رحمہم اللہ سے اکتساب فیض کیا۔کافی عرصہ مولانا سیّد داؤد غزنوی کے ساتھ پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے گزارا۔آپ نے تاریخ اہلحدیث اور علمائے اہل حدیث کے ایسے ایسے گوشوں پر قلم اٹھایا کہ یہ خدمت کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔آپ کا حافظہ اور قلم ماشاء اللہ اس عمر میں بھی بڑی تیزی سے رواں دواں ہیں۔آپ بہت سی کتب کے مصنف ہیں اور قبل ازیں بہت سے رسائل کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔زندہ دل،بلند حوصلہ، وسیع الظرف،مرنجان مرنج اور سادہ مزاج ہیں۔اب ثقل سماعت کا عارضہ لاحق ہے۔احباب موصوف کی صحت یابی کی دعا کریں۔

(042 - 7143677)

16۔مولانا محمد رمضان یوسف سلفی حفظہ اللہ:

آپ 1967ء کو ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔آپ کی خوبی یہ ہے کہ آپ نے باقاعدہ دینی تعلیم حاصل نہیں کی اس کے باوجود علم سے محبت اور علما کی صحبت کی وجہ سے آج شاید ہی کوئی جماعتی پرچہ ہو جس میں آپ کے کالم نہ آتے ہوں۔بڑے سادہ اور منکسر المزاج ہیں۔پرائیوٹ ملازمت کرتے ہیں۔ختم نبوت آپ کا خصوصی مشن ہے۔تاریخ اہلحدیث پر خوب نظر ہے۔(0333 - 6584453)

17۔ملک عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ:

آپ 1935ء میں صوبہ پنجاب کے مشہور قصبے سوہدرہ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی عصری تعلیم حاصل کی،اور گورنمنٹ ملازمت اختیار کی اور دینی تعلیم کے لیے مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ اور ان کے فرزند حافظ محمد یوسف رحمہ اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔سیر وسوانح اور تاریخ آپ کا خصوصی موضوع ہے۔تقریباً تمام ملکی جرائد اور رسائل میں مضامین لکھتے ہیں۔بڑے زود نویس ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں مزید کام کی توفیق دے۔عارضہ قلب میں مبتلا رہے۔اب روبصحت ہیں اور اپنے تحریری مشن میں لگے ہوئے ہیں۔

(055 - 6692139)

18۔پروفیسر ضیاء الرحمٰن حفظہ اللہ:

آپ 1979ء میں پیدا ہوئے۔مدرسہ تحفیظ القرآن دادفتیانہ (چیچہ وطنی) سے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی اور بعد ازاں جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے علوم عالیہ اور بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی سے ایم فل کیا۔آج کل شعبہ علوم اسلامیہ بہاولپور یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔ جماعتی مجلّات میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔آپ کے والد گرامی مولانا شمعون صمیم حفظہ اللہ وہاڑی کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔

(0300 - 4219651)

19۔ڈاکٹر عبدالحفیظ فاروقی حفظہ اللہ:

آپ 1953ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد گرامی ''محمد دین مجاہد'' تحریک مجاہدین کے سرگرم کارکن تھے۔مولانا عبدالعزیز راشد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصل آباد کے برادر صغیر ہیں۔آپ نے علوم عالیہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن سے حاصل کیے۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے B-A کیا۔کراچی یونیورسٹی سے وفاق المدارس کی سند حاصل کی۔اور جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کے شعبہ تصنیف وتالیف سے وابستہ رہے۔طبی لحاظ سے آپ ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہیں۔ایک عرصہ تک واہ کینٹ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔آپ بھی حق گوئی کے ''مجرموں'' میں سے ایک ہیں۔آج کل میر پور (آزاد کشمیر) میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ختم نبوت کے بڑے سرگرم کارکن ہیں اور اس کو مشنری جذبے سے سرانجام دیتے ہیں۔اور ختم نبوت پر باقاعدہ طور پر کام کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔آپ کا خاص موضوع سیرۃ النبی ﷺ ہے۔

20۔طارق مسعود بٹ حفظہ اللہ:

آپ راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔آپ نے ماسٹر کیا اور گورنمنٹ سے وابستہ ہیں۔آپ اپنی تحقیق سے اہلحدیث ہوئے۔تب سے آپ نے دعوتی کام شروع کیا۔کئی چھوٹی کتابیں لکھ چکے ہیں اور کئی کتابوں کے مسودے تیار ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو قبول فرمائے۔دین سے محبت کی خاطر آپ نے اپنے بیٹے کو قرآن و حدیث کے علوم سے بہرہ یاب کرنے کے لیے اسلامک انسٹی ٹیوٹ (دیپالپور) میں داخل کروایا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کے نخل آرزو کو جلد بارآور کرے۔آمین

(0345 - 5144730)

21۔جناب احمد کامران حفظہ اللہ:

آپ 1940ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔آپ نے باقاعدہ عصری علوم حاصل کیے نہ دینی علوم۔مطالعے کے شوق اور ادبی ذوق نے آپ کو دارالسلام جیسے ادارے میں سینئر ایڈیٹر کے منصب پر فائز کر دیا۔آپ کی منفرد طرز تحریر آپ کے مضمون سے واضح ہوتی ہے۔آپ ساری زندگی صحافی خدمات سرانجام دیتے رہے۔اور حضرت شورش کاشمیری کی ''چٹان'' کے زیر بار بھی رہے اور اردو ڈائجسٹ میں بھی کام کرتے رہے۔بڑی دلچسپ اور باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں۔خصوصاً آپ ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ سے بہت متاثر ہیں۔آپ کو چلتا پھرتا ''ادبی شہ پارہ'' کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

(042-7240024)

22۔ابوعمر عبدالعزیز سوہدروی حفظہ اللہ:

آپ 1968ء میں سوہدرہ میں پیدا ہوئے۔آپ نے ایم اے اسلامیات، اردو اور پنجابی کی ڈگریاں حاصل کیں۔اور 1997ء میں اپنی تحقیق سے اہلحدیث ہوئے۔عربی کی تعلیم اوپن یونیورسٹی، حدیث کی تعلیم لاہور سے اور ترجمہ قرآن مقامی علمائے کرام سے حاصل کیا۔آپ ہمیشہ کسی جستجو میں نظر آتے ہیں۔آپ کا خصوصی ذوق شخصیات کا ہے۔تقابل مسالک کا بھی مطالعہ رکھتے ہیں اور نو اہلحدیث احباب کا انٹرویو لینا بھی آپ کا مشغلہ ہے اور وہ ضیائے حدیث میں شائع بھی ہوتے ہیں۔آپ مولانا ادریس فاروقی حفظہ اللہ اور ملک عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔بڑے مخلص اور محنتی ہیں۔

(0322 - 5980682)

23۔کامران اعظم سوہدروی حفظہ اللہ:

آپ 12 دسمبر 1976ء کو سوہدرہ میں پیدا ہوئے۔ایم اے اسلامیات کیا۔اب تک آپ کی تاریخ اور قبائل وشخصیات پر 7 کتب چھپ چکی ہیں۔اور مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی رحمہ اللہ پر آپ کی کتاب پرنٹنگ کے مراحل میں ہے۔آپ 1999ء میں اہلحدیث ہوئے۔آپ بڑے زود نویس ہیں۔آج کل گیس کے محکمے میں ڈیرہ بگٹی میں ملازم ہیں۔

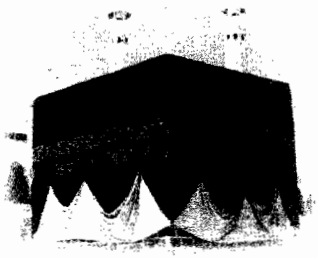
(0307- - 3386433)

نوٹ: کچھ مضمون نگار حضرات کا تعارف ہم نہیں دے سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم



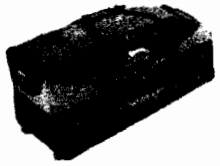
عمرہ ادا کیجیے

کاروان الحدیبیہ انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز





- مستعد عملہ آپ کی خدمت اور رہنمائی کے لیے
- 28,21,15,5 یوم کے بہترین معیار اور پرکشش پیکج



- الحمد للہ علاقہ میں سب سے بڑا گروپ لے جانے والا ادارہ
- پرسکون حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے بااعتماد نام
- تمام ائیر لائنز کی سستی ترین **ٹکٹنگ** کی سہولت کے لیے ہمیں خدمت کا موقع دیں
- حرمین شریفین میں بہترین ائیر کنڈیشنز رہائش، ٹرانسپورٹ، زیارات کا مکمل اور بہترین انتظام
- براستہ شام عمرہ کا پیکج بھی دستیاب

عمرہ بکنگ شروع

کاروان الحدیبیہ کی طرف سے زائرین عمرہ کے لیے تحفہ

ہیڈ آفس

نزد لیڈیز ہیلتھ سنٹر فاروق آباد

Mob: 0300-4236407,0333-4194280

Ph: 056-3877266 Fax: 056-3876636

برانچ آفس

میاں کمرشل سنٹر نزد MCB ستیانہ روڈ فیصل آباد

Ph: 041-2020195,8557315

Mob: 0321,0333-6662422

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب جن کے بنا آپ کی لائبریری نامکمل ہے

تعلیم غزالی
ایم۔اے ہاشمی

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کی کتب کیمیائے سعادت، احیاء العلوم، احیاء العلوم الدین، منہاج العابدین سے متفرق موضوعات کا انتخاب۔اس کتاب میں کئی جلدوں، ہزاروں صفحات کے بحر بے کراں کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔

قیمت -/60 روپے

امام ابن تیمیہؒ
ڈاکٹر غلام جیلانی برق

پانچ سو کتابوں کے مصنف، مجاہد، مجتہد اور تاریخ کی انقلاب آفرین شخصیت امام ابن تیمیہؒ کی سوانح، اوصاف وفضائل، تصانیف اور ان کے موضوعات پر ایک جامع کتاب

قیمت -/135 روپے

تاریخ حدیث
ڈاکٹر غلام جیلانی برق

تاریخ حدیث پر ایک بہترین کتاب جو حضور ﷺ کے فرامین۔ خطوط، معاہدات، صحابہ و تابعین کے مجموعوں، موطا کے مجموعوں، جامع صحیح، مستدرک، سنن، مسانید، کتب السنہ، معاجم ومتفرق کتب کا نہایت خوبصورتی سے تعارف کرواتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ احادیث کا انتخاب بھی شامل ہے۔

قیمت -/150 روپے

محمد بن عبدالوہاب اور دعوتی تحریک
تورا کینہ قاضی

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے حالات زندگی اور تحریک پر ایک جامع کتاب۔ مولانا اسحٰق بھٹی کے مطابق اپنے موضوع کی یہ ایک جان دار اور وقیع کتاب ہے۔

قیمت -/100 روپے

ابن خلدون حیات و خدمات
تورا کینہ قاضی

تاریخ وعمرانیات کے باوا آدم ابن خلدون کے حالات زندگی کے علاوہ اس کے زمانے کے جغرافیائی، تاریخی، سیاسی، معاشرتی، اقتصادی و مذہبی حالات۔ ابن خلدون کی تصانیف اور فکری و عمرانی ورثے پر ایک بہترین کتاب۔

قیمت -/120 روپے

تذکرہ گمنام مشاہیر
تورا کینہ قاضی

اپنے زمانہ کی مشہور شخصیات جنہیں آج لوگ بھلا بیٹھے ہیں۔ کے کارناموں کی تفصیلات، جن میں سے کچھ نے داد تحسین سمیٹی اور کچھ نمونہ عبرت بنے۔

قیمت -/135 روپے

تزکیہ نفس کیوں اور کیسے؟
منیر احمد خلیلی

تزکیہ نفس کی حقیقت، نفس کی بیماریوں اسلامی نقطۂ نظر سے نفس کی امتیازی صفات اور عملی طور پر تزکیہ نفس کے حصول کے کامیاب اور مؤثر طریقے۔ یہ تمام موضوعات اس کتاب میں انتہائی آسان اور دلنشین پیرائے میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

قیمت -/24 روپے

یہ زندگی کی کتاب ہے
قانتہ رابعہ

زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مختصر مضامین۔ جو اپنے نفس مضمون کے اعتبار سے انتہائی جاذبیت اور معنویت سے بھرپور ہیں۔ یہ مضامین ایک کلمہ نصیحت ہیں ہر اس کان کے لیے جو شنوا ہے۔ ہر اس دل کیلئے جو ابھی قبول حق کی صلاحیت سے محروم نہیں۔

قیمت -/75 روپے

ادارہ مطبوعات سلیمانی

کراچی: جہانگیر بک ڈپو، نزد مقدس مسجد، اردو بازار 021-2765086 فون

لاہور: رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار 042-7232788, 0313-7232788

E-mail: idarasulemani@yahoo.com

راولپنڈی: اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک اقبال روڈ، 051-5551742

چوک چوبرجی لاہور۔ 042-7312648,8401105

ملتان: دواخانہ سلیمانی، بالمقابل محمد بن قاسم پلازہ سٹیشن کمہاراں والا چوک، 061-4042627

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

To sum up, the Qadiyanis believe:

1. God observes fasts and prays: He sleeps and wakes: He commits mistakes and errors: He writes: He cohabits and mates: He gives birth and impersonates.
2. The prophets and the apostles will continue to receive ministry from God till the day of Resurrection.
3. Ghulam Ahmad is a prophet and apostle of God.
4. He is superior to all the prophets and apostles including Muhammad.
5. He received revelation from God.
6. The angel entrusted to bring revelation to him was 'Gabriel.
7. Their religion is distinct from all other religions, they have a regular Shariah of their own and they are a new Ummah.
8. They have a regular Book which outs the Quran in rank and status, it has twenty parts; its name is Kitab-al-Mubeen; it is divided in Ayat.
9. Qadiyan is like Mecca and Medina.
10. Their Hajj is their attendance at the annual Conference at Qadiyan.

Ghulam Ahmad Qadiyani just worked according to the commandments not from the Lord but from his real Lord 'the British' for vitiating the creative vitality of the Muslims. What imperialism dreads the most is the Muslims' belief in Jihad. British imperialism ordered his pretender to washout this belief from the hearts and minds of the Muslims and recondition their minds in a manner that the possibility of its revival is permanently eliminated. This is pursuance of the commands of his British lords, Ghulam Ahmad announced:

"Now give the thought of Jihad as fighting for the sake of religion. It has been made religiously unlawful. The Imam Mehdi and the Messian has arrived. God's light has descended from the sky. There will be no Jihad. On the contrary whosoever fights in the path of Allah now is an enemy of Allah (the Allah of Qadiyanism i.e. The British imperialism) and the denier of the prophet (the prophet of Qadiyan)." (Review of Religions" N0.2, Vol.4 P.49)

These are the articles of faith of the Qadiyanis. May Allah protect us from this poisonous sect and help us to make aware the ignorant and simpleton Muslims of this sect. May Allah guide us and keep away from infidels, polytheists and the Satan's way.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"O you who claim to be adherents of Islam! Come to the real Islam which you cannot obtain except from the promised Messiah (Ghulam Ahmad). He is one who has been made the pride of his predecessors and successor."

(Al-Fadl, September 26, 1915)

This is over and above the narration in a preceding article of the

God observes fasts and prays: He sleeps and wakes: He commits mistakes and errors: He writes: He cohabits and mates: He gives birth and impersonates.

Qadiyani beliefs

Qadiyani belief that Mirza Ghulam Ahmad is superior to all the prophets and apostles, Muhammad included.

One of the beliefs of the Qadiyanis is that Gabriel descended on Ghulam Ahmad inspite of the Muslim belief that after Muhammad he will not descend on any one. They believe that Ghulam Ahmad received revelation. Ghulam Ahmad says:

"By the Great God, I believe in my revelations, I believe in the Quran and the rest of the books revealed from Heavens. I believe that the word which descends on me descends from God as I believe that the Quran has been revealed by Him."

(Haqeeqat al-Wahy, P2.11)

Another belief of the Qadiyanis is that a Book was revealed to Ghulam Ahmad in the same manner as Books were revealed to the prominent among the prophets. The name of this book is Kitab Al-Mubeen." It is worth mentioning that Qadiyani Quran has twenty parts which is also divided into parts and verses.

The Qadiyanis also believe that they are followers of a permanent religion, that their 'Shariah' is permanent, and that the comrades of Ghulam Ahmad are like the companions the prophet because his Ummah is a new Ummah.

The Qadiyanis believe that 'Qadiyan' the birthplace of Ghulam Ahmad is like Mecca and Medina-nay, even superior to these cities, and its precincts are precincts of the Holy Ka'ba. In it are performed the rites of God: in it descend the holy lights of God and His blessings, in it is a tomb on which Muhammad sends blessings and peace. It has been mentioned in the Quran also. The mosque in it outweighs the Mosque of the Prophet, the Holy Mosque and the Aqsa Mosque. Nay, the town itself out dazzles the Qibla and the Ka'ba of the Muslims.

One of their beliefs is that Hajj is the attendance at the annual conference in Qadiyan. The Khalifa says:

"Our annual gathering is the Hajj. God has selected Qadiyan as the place for Hajj. In it are forbidden obscene speech, wickedness and fighting."

(Mahmood Ahmad: Barkat-i-Khilafat, P.5-7)

Ghulam Ahmad himself says: staying in Qadiyan is better than the supererogatory Hajj." (Mirato Kamalt al-Islam, P.352)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

earth. No one can dare intercede in His presence except as He permits. He Knows what (appears to His creatures as) before or after or behind them. Nor shall they compass any portion of His Knowledge except as He wills. His throne does extend over the heavens and the earth, and He feels no fatigue in guarding and preserving them, for he is the Most High the Supreme (in Glory)."

(Al-Baqrah 2:255)

Through the angels Allah says:

"We do not descent except under order of your Lord. To Him belongs what is in-between. And your Lord was not forgetful." (Surah Maryam)

But the Qadiyanis believe that God commits errors and performs the right acts. It is an established fact that error is a consequence of ignorance and forgetfulness. Ghulam Ahmad Qadiyani spells out in the Arabic text and in his own words:

"God said: I, with the apostle, reply, commit error and do the right, I with the Prophet, encompass." (Al-Bushra Vol.3, P. 79)

The most heinous and blasphemous aspect of the Qadiyanis' belief is that God enjoys the company of women and cohabit with them; children are born to Him, Qadiyanis believe that Ghulam Ahmad is the sun of God-nay, he is God Himself.

The pretender says:

"God said to me: You are of our water while they are cowardice." (Ghulam Ahmad: Haqeeqat al-Wahy P.337)

He continues:

God told me: You are of me and I am of you. Your appearance is My appearance. " (Al-Bushra, Vol.P49)

Now we come to their belief about the finality of Prophethood. They believe that prophethood did not end with

"We believe that God continues sending prophets for the reformation of the Ummah and for its guidance, in accordance with the need of the times."

(Al-Fadl, May 14, 1925)

Muhammad (pbuh), it is on the other hand continuing. The son and second successor of Ghulam Ahmad says:

"We believe that God continues sending prophets for the reformation of the Ummah and for its guidance, in accordance with the need of the times." (Al-Fadl, May 14, 1925)

Ghulam Ahmad writes in support and confirmation of his son and successor:

"One of the blessings of God is that prophets come and their series will not comet to an end. This is the law of God which they can not face." (Ghulam Ahmad's address at Sialkot, P.22)

This is the basis of their belief that Ghulam Ahmad is the prophet of God because the chain of prophecy is endless and did not stop with the prophethood of Muhammad.

The Qadiyani paper "Al-Fadle" published a call to the Muslims which reads:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

staged to misguide the Muslims and to deform Islam. In the lines we shall discuss the real Qadiyani beliefs from their own sources available in the form of their authentic publications and unfold the objectives for which the Qadiyanis was reared.

All the Muslims, without exception, believe that Allah is absolutely free from all defects and human failings, that He neither begets nor was begotten nor was ever or will ever there be any rival of His; that He is absolutely incomparable and is free from embodiment; that Muhammad is the very last Prophets and Apostles not to be followed by any prophet; with him all apostleship ended and all revelations stopped absolutely, that the Quran was the last of the revealed books; that his was the last Ummah; that his was the last of religions; that after him any one who claims to prophet hood will be a liar doing violence against God.

This is keeping with God's words:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

"Today I have perfected for you your religion and given you the full measure of my favour and have become happy with Islam as your religion."

(Al-Ma'idah 5:3)

The Prophet's own words are:

"I am the very last of the prophets and you are the last of the Ummahs." (Ibn Majjah: 4077)

"There shall not be a prophet after me nor an Umah after you." (Sahih Ibn Habban: 6750)

In addition, the Ummah of Muhammad believes that Jihad will remain operative till the day of resurrection; that it is one of the excellent acts of worship; that it is the most effective means of nearness to Allah; that Medina and Mecca are the best and the most preferred of the cities and towns; that the Holy Mosque and the Prophet's Mosque and the Aqsa Mosque are the greatest in status and position in the eyes of Allah and no mosque in the world competes with them. These are, in capsule form, the beliefs of the Muslims. The Qadiyanis, however, say:

"God observes fasts and prays, sleeps and wakes, writes and signs, performs the right act and commits errors, cohabits and is begotten, is dismember able, simulates and impersonates." Heaven forbid! These beliefs are reinforced by the words of the text:

"God said to me: I offer prayers and observe fast; I wake and I sleep.' (Ghulam Ahmad Al-Bushra Vol.2, P.97)

But the God of truth revealed to Muhammad (peace be upon him):

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۲۵۵

"Allah! There is no Allah, But He, the living, the self subsisting, Eternal, slumber can not seize Him. His are all things, in the heavens and on

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Qadiyanis and their beliefs

Muhammad Anwar Awan -Darusslam

Qadiyanism is one of the bogus and self styled religions which were raised to dissipate the forces of Islam and to de-galvanize its inherent dynamism. The aim of this religion was to give a shattering blow to the philosophical basis of Islam not openly but in a secret manner. The Jews, the Christians and Polytheists of Mecca, all planned with their massive resources and an almost inexhaustible reservoir of power and pelf, to reduce the dignity of Islam by tarnishing its image in the eyes of the world as well as in the eyes of its followers and hurling it from the heights of sublimity down to the depths of degradation. But their schemes always failed and increased their frustration, because no one can destroy what God preserves. Even the warn they waged against the Muslims compounded their sense of frustration.

When the forces of the Crusaders were crushed and driven away, their might broke into a million shards and these splinters scattered all over the western world. They received the same treatment at the hands of the Muslims as they polytheist and the Jews had received at the dawn of Islam. Discussions, debates, persuasions and threats were destined for the same end: they could not dim the light of Islam.

Having received heavy blows and knock-outs in open confrontation with the Muslims, the main strategy of the enemies of Islam was how to adopt the techniques of deception and duplicity to create disunity among the Muslims and to beat the forces of Islam by spreading dissension among them: how to raise new-fangled religions from among the Muslims to fight Islam in the name of Islam and in this way to gradually uproot its existence and demolish its system of philosophy? In this manner and with this well laid-out program, Qadiyanism was brought out into being.

Its earlier appearance was in the grab of a Muslim sect. It, however, soon started spreading poisonous and intriguing thought in a guise which the common people did not recognize. When the ignorant were increasingly trapped in their noose, they came in their true colours. They made these chalked-out

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

field of economy, promoting sectarianism and labelling attacks of conspiracy as suicide attacks and making the Muslims fight with each other, making Muslims to disgust Islam on the religious front, depriving them of the wealth of spiritualism and making them materialistic and under the pretence of extremism and open mindedness, dividing Muslims into groups, this is all a continuation of the mischievous plans of the enemies of Islam in which the Muslims are not merely tied up but in fact have become a useful tool for them.

Muslims will have to fight with the conspiracies of the unbelievers at every front. Mirzaism is most mischievous most dangerous of the time. Every Muslim must take part in it as a lot of Muslims continue falling prey to apostasy. We must in any case worry about them. It is extremely important for us that we remove our differences and together confront the apostates. Whenever they are called towards Islam, they always taunt about which group of Muslims to join. All Islamic groups consider themselves to be right and the others wrong. The only way to get rid of the evil in society is through the teachings of Quran and Sunnah. Similarly after the declaration of Mirzaies as a minority in 1974 they keep on receiving protection one way or the other and they are continuing their mission without fail. Because of this they should at least be declared apostates and worthy of death in the Muslim world. The reason for this is that in Shariah the punishment of non-Muslims in an Islamic state is not death but on the contrary there is strong denunciation for the killer of such non-Muslims. However, an apostate does not have the right to live because he not only causes disgrace and contempt to Islam and the Prophet of Islam (ﷺ). On the contrary people are fearful of the consequences of following the junctures of Quran. Instead of having "mercy" and self created "approval", passion should be created in their hearts that existed in the early days of Islam. In so far as the Mirzaies are concerned the Ummah will have to develop the same attitude just as for Aswad Ansa and Museelma Kadab. It is the duty of every Muslim to play his part. If he can do nothing else, then at least boycott Mirzaies completely. It is because Qadianies pose a greater threat with respect to our defence, cultural, political, religious and social arenas of Islam and Pakistan.

Here you have a small candle of the "Finality of Prophethood Edition" in your hands. Light more candles with this candle so that those helpless people who ignorantly are bewildered in the darkness of Mirzaism, can see the right path clearly. So that the horrible and unfortunate faces of those Mirzaies who are secretly busy in their activities are revealed through facts and shining rays of Quran and Hadith.....and the Muslim Ummah should make it clear that they can never let the plant that was sown by the enemies of Islam themselves, prosper on Allah's earth.

وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيق

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

However, one thing is clear that the reason for unconfirmed reporting can only be attributed to the desires of anti-maulvi elements to defame the religious parties. If we look closely it was the holly Quran that was most wronged in this entire case. There is a clear message in Quran about such things. It reads:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

"The woman and the man guilty of adultery or fornication, flog each of them with a hundred stripes: let not compassion move you in their case, in a matter prescribed by Allah, if ye believe in Allah and the Last day: and let a party of the believers witness their punishment." (Al-Noor 2)

It is the scheming mind of those non-Muslims who try to be more sympathetic towards people than Allah Taa'ala. It is their thought and ingenious that is supervising the current movement. It was the brain child of people like these that the Shariah punishments were labelled as being barbaric. It is simple, if the case is proved against married adulterers, then there is a punishment of stoning to death and for unmarried men and women it is hundred stripes. Therefore, if punishment itself is considered a crime then it must be clear that it falls in the category of revolt against the orders of Allah Taa'ala and it is synonymous to being more sympathetic to the creation than the Creator. If both have not committed adulteration and the girl has been whipped without proof, then the nature of the case changes altogether. On the other hand if it is contended that only the state has the right to punish even then it is not right because the Government of that area had given people of the area authority to make their decisions according to Shariah. (Revealed Law).

Even if someone complains without reason there should still be wisdom

It was a conspiracy and a lot of Muslims, even the religious parties, became party to it. The crux of the matter is that whatever is broadcasted on the media, even the well to do Muslims start following it without investigation. Similarly when the enemies of Islam at the religious front could not get the desired results about the revocation of Jihad through Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, then, based on their self created rules, they started to defame Jihad at the communication and political level. Europeans kept on getting people like "Mirza Ghulam Ahmad Qadiani" to crush the Jihadi. Parties were banned and efforts were made to remove their activities. Muslims once again got caught in the frauds of the mischievous minds and started killing each other. Looking at the economic field, we see such a net of conspiracies laid by the Jews that Muslims are helplessly seen saying that interest is important for our economy, economy cannot run without it. In fact it is an announcement of war against Allah Taa'ala.

Thus converting Muslims into Mirzaies by making false interpretations, making changes in the religion of Islam, paralyzing the economic experts in the

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"Jesus(عليه السلام) will kill Dajjal after finding him. During the following seven years no two people will have enmity between them. Then Allah will send a cool breeze from Syrian side as a result of which everyman on the face of earth who will have even a little bit of goodness or faith will die." (Sahih Muslim 2940)

This authentic quote of Prophet (صلى الله عليه وسلم) is clear evidence that the followers of Mirzaism are liars. But after the hundredth death anniversary of Mirza Mirzaies celebrated the hundred yearly "festival of the office of Caliph" in 2008. They thought of their advancement in welfare as an evidence of their truth. Mirzais, through web of deceit and false interpretations, keep trying to prove a lot to individuals. But they can never prove by interpreting any Hadith that the office of the Caliph will continue after Jesus (عليه السلام) that started from Hakim Nur uddin and has till date reached Mirza Masroor.

Qadiani friends! Now that you have innocently chosen hell for yourself at least have mercy on your next generations. .....at this point Muslims, who deny true quotes of the Prophet (صلى الله عليه وسلم) and open the doors for false interpretations, should also ponder about it. These false interpretations often become a reason for the loss of the wealth of faith.

The Mischief of Qadianism was in fact a direct attack on the religious front by British mischievous elements. They were successful in this respect to some extent as they managed to create a wedge within Muslim fraternity. But, apart from the Qadianis, they could not fade the passion for Jihad and love for the Last Messenger of Allah from the hearts of Muslims, they have now started using media war to accomplish this mission.

The enemy appears to be successful in the media war as the followers of the religion of Muhammad (صلى الله عليه وسلم) are themselves being heard saying that the system of Quran and Hadith is obsolete. The Non Muslims used to say the same thing in the past. They write ".....but Quran was not written according to the current national need in fact according to the local needs of the contentious tribes of the Arabs who with oppression...." (Our Indian Muslims pg: 176) now the same things are being said stubbornly by the so called Muslims.

Similarly they started to defame the people who were by any reference related to religion. It can be judged from the fact that when PTV came into being in 1964, Patras Bokhari's brother Zulfiqar Ali Bokhari said that one of the objective of TV was to get the Muslim clergy (Maulvi) out of the minds of people. As a result of this a lot of people started drifting away from Islam and secularism-albeit resentment against religion started growing. People not only started shying away from Maulvi, they started joining anti-maulvi movements. Some became Mirzai, Pervaizis and others found similar groups of their likings.

The declared objective of such movements may be there but they are all unanimous against "Maulvi". Take the recent incident of the whipping of a girl in Swat. It is not confirmed whether such incidence took place in the first instance.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

because Allah Taa'ala has the capability to bring him to life again and send him to earth. In any case proving the death of Jesus does not mean that a Dajjal Junior gets to become Jesus (عليه السلام) the son of Mary and Muslims should believe in him thereby go on accepting the differing interpretation of the predictions of Sahih and clear Ahadith. Jesus (عليه السلام) will not descend as a messenger but as a Muslim follower. What is the meaning of Zilli, Berwazi and Ghair Tashraee divisions of prophet then? What is the point of making the meaning of the word "final (one who ends)" so prominent or what is the need to put a "seal". The prophet will be the one who has the seal of The Last Prophet. Where is the need for change?

Mirzaies felt the need to declare Muhammad bin Abdullah meaning Imam Mehdi (عليه السلام) and Jesus (عليه السلام) the son of Mary as one person obviously they could have proved Mirza as either Imam Mehdi or as Jesus(عليه السلام) the son of Mary. The Hadith first mentions the descent of Mehdi (عليه السلام) and then of Jesus (عليه السلام). In this case they needed another person and they could not find one. They should be asked that if Mirza Ghulam Ahmad son of Chiragh Bibi is Jesus (عليه السلام) the son of Mary, then it is mentioned in the Hadiths that Jesus (عليه السلام) will kill Dajjal. They say that Dajjal means countries like America etc. In fact The Prophet (صلى الله عليه وسلم) clearly compared Dajjal with a person named Abdul Ghara bin Qatan. (Sahih Al Bukhari: 7128) and they say the murder of Dajjal means conquest. In fact it is mentioned in the Hadiths that Jesus (عليه السلام) will even show Dajjal's blood on his spear. (Sahih Al Muslim: 2897) And on top of everything Dajjal will be killed during the time of Jesus (عليه السلام). Suppose getting killed means being conquered even then this is not true as at least till the 19th century America was not conquered. When they are told that Jesus (عليه السلام) will descend in Damascus, they say that Damascus means Qadian.

And similarly there is a bombardment of interpretations. Mirzai friends should understand that let alone Mirzai Qadian, with the self created interpretations any person can be declared Mehdi or Christ.

Mirzai friends! Your false interpretations can affect the simple people for now. Because Imam Mehdi has not descended yet and Jesus (عليه السلام) will be descended after him, your coming generations are going to question your wisdom as to why you have been naming anonymous people as Mehdi and Christ-just as fortunate ones who bid farewell to Mirzaism blame their Mirzai ancestors today.

Similarly according to the prediction of The Prophet (صلى الله عليه وسلم), all the people having faith will be dead, seven years after the killing of Dajjal by Jesus (عليه السلام) son of Mary. As mentioned in the Hadith:

فيطلبه فيهلكه ثم يمكث الناس سبع سنين ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشأم فلا يبقى على وجه الأرض أحد فى قلبه مثقال ذرة من خير أو إيمان إلا قبضته

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Qadianies were declared as excluded from the circle of Islam by the Rabita-e-Alam - e -Islami Makkah Mukarma. Maulana Shah Ahmad Noorani brought a copy of the resolution from Makkah Muazma and under the light of this a resolution was presented on the 30th of June in the National Assembly of Pakistan. At the end of this all a session of the National Assembly was held on 7th September, 1974 at four in the evening and the denier of the Finality of Prophet hood in any respect was declared as excluded from Islam. This historic decision by Zulfiqar Ali Bhutto was definitely worthy of a lot of patronage. This Hadith came true that: "The Ummah cannot gather on perdition." The government of Gambia also declared them as impious on December 19, 1997. In Indonesia, where there are four hundred Qadiani centres, efforts are being made to declare these impious as well.

Even with this type of decisions and efforts the paganism and retraction of the Mirzaies did not stop but has been spreading instead. Although presently the Mirzaies are reverting to Islam as their eyes are opening to true meanings of Islam and prophethood; however, on the other hand, the number of Muslims that are converting to Mirzaism are doing so because of deceit, ignorance, hatred for religious scholars or greed. The Religious Parties and the whole of Muslim Ummah is answerable for that.

The passion that the Muslims had in 1947 went cold after the achievement of this target and Muslims fell prey to carelessness. How many people know about the number of lives lost during the movement of Finality of Prophethood. The discussion about the restoration of the constitution of 1973 these days has the smell of abolishing the clause that declared Qadianies as non-Muslims in 1974. Even after being declared as minority, Qadianies still are seen continuing their activities of all sorts. They have, in the mean time, convinced many a government functionaries and Muslims at large that they have become "worthy of mercy." To common Muslims they tell that they also consider Prophet Muhammad (ﷺ) as the last Prophet. They tend to portray as if they adhere to Islamic faith, offer prayer and all their worship is just like that of the Muslims. The only difference is that Muslims say that Jesus (عليه السلام) is yet to come and they believe that he has already come in the form of Mirza Ghulam Ahmad. According to them Imam Mehdi and Jesus (عليه السلام) are two names for the same personality. Muslims say that Jesus (عليه السلام) is alive in Heavens while Qadianis say that he is dead. As a result Qadianis say that someone other than Christ was due to come. That someone will be like Jesus (عليه السلام). They contend that Mirza Qadiani was that. People get deceived because they are given fraudulent proof of the death of Jesus (عليه السلام). But even if the death of Jesus (عليه السلام) is somehow false fully confirmed, a true Muslim has Sahih Hadiths repeatedly mentioning the descent of Jesus (عليه السلام) the son of Mary. Thus true Muslims are bound to have faith in the sayings of the Messenger (عليه السلام) that Jesus (عليه السلام) will descent instead of agreeing with a false claimant of Prophethood. It is

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Qadianies. This is a hard fact which the religious and political parties should realize and find a remedy for it.

After the birth of Pakistan if any successful movement against Mirzaies rose; it was the movement of 1953. The first procession of this movement was taken out by Maulana Ahmad Ali Lahori (رحمۃ اللہ علیہ) the father-in-law of Maulana Abdul Majeed Sohdarwi (رحمۃ اللہ علیہ), the founder of this publication. The procession was stopped at Chairing Cross where 100,000 people had gathered. A prayer lead by Maulana Abdul Majeed was offered there. At that time the Muslims had only two demands from the so called Muslim leaders, one was that the Mirzaies should be declared a minority and Zafar Ullah Khan is dismissed. But instead of accepting these justified demands by the Muslims, ten thousand torch bearers of the honour of the Final Prophet were martyred by the official machinery headed by General Azam Khan. Thousands of scholars were put behind bars. They included Maulana Abdul Majeed Soharwardi (رحمۃ اللہ علیہ). Apart from this Maulana Syed Abul Ali Modudi and Maulana Abdul Sattar Niazi were given the "*good news*" of a death sentence which they accepted with a lot of courage and determination. However, after seeing the size of the protest of the public, the sentence was quashed when Saudi Government pleaded for mercy. In the end this passionate movement was crushed through Marshall Law for the time being. In April 1974 the Union of the Islamic world declared the Qadianies as Non Muslims. One hundred and forty delegates from 108 organizations took part in this resolution. An appeal was presented to the Islamic World for Mirzaies to be declared impious and their activities may be restricted. The assembly of Azad Kashmir was the first one to declare them as non-Muslim minority. The hearts of the Muslims of Pakistan were filled with anger since 1953. The pages of history have preserved the details of incidence of May 1974, when the students of Nishter College Multan passed by the Chenab Nagar (previously known as Rabwa) Station on an educational tour and chanted slogans against Mirzaies. They were taken off the train by Mirzaies on their way back and assaulted them severely. This cowardly act of the Mirzaies gave the Muslims of Pakistan a lesson of shame. Wherever this news spread, it broke out a fire of rage and each village and town demanded to declare the Qadianies as a Non Muslim minority.

Zulfiqar Ali Bhutto who was the Prime Minister at that time, listened to the suggestions of the groups of scholars. He gave them assurance that he was aware of the problem and their demand would be met. It was on 13th June at six in the evening that he addressed the Nation and said, "I have complete faith in the Finality of Prophethood, I shall hold it true till I die. Whosoever does not consider the Chief of the created being (صلی اللہ علیہ وسلم) as the last Prophet and I consider him to be impious. The case of the declaration of Mirzaies as Non Muslims will be presented in the National Assembly." (Ziya-e-Haram, Lahore, July 1974)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

using diplomatic contacts with those countries.

In fact it was the negligence of the learned men of the Ummah, the mischief should have been crushed the minute it raised its ugly head the way it happened in the era of the Siddiqui Caliphate. The followers of Mirzaism could not have claimed that the way they were increasing in number and prospering, is the evidence of their genuineness, or that they are doing so many charity works and that their morality shows that they are right. Or that they have their network in different countries and they have translated the Quran in many languages therefore they are right. However, if these services and successes are to be considered as a proof of truth and deity then Christians are much more honest than Mirzaies because in these trials and efforts they are far ahead of them. Islam is a very sensitive religion and Allah does not want anything and does not grant acceptance to the efforts and trials of such religious rebels. This is a unanimous Islamic and religious decision that choosing any creed against Islam will convert the life long abstinence into a pile of ashes. In the case of the end of Prophethood the scholars of Ahl-e-Hadith, Deobandi and Brailvi have declared Mirza and his followers as infidels. But apart from various other scholars, about this the decree of Peer Mehar Ali Shah Golari is extremely important. He declared Mirza as worthy of death, similarly the decree of Maulana Ahmad Raza Khan Brailvi is also worth mentioning that whoever does not consider Mirza and his followers as infidels, he does not have faith himself. If we study the life of people working towards the last days of the Prophet (ﷺ), we see a raging river of people from every institution and walk of life. But to deliberately outcast people belonging to any institution is against the sanctity of writing and also an injustice to history. In declaring Mirza Ghulam Ahmad Qadiani as an infidel, the present day research scholars have varied points of views. Books with proper replies have also been written from both sides. Mirzaism is like cancer that is penetrating the body of the Muslim Ummah. We still cannot get out of the discussion as to who declared Mirza Ghulam Ahmad Qadiani as an impious person in the first place. Which Muslim institution did he belong to before his declaration? Whom should you present as hero in this case? Is it to be Maulana Muhammad Hussain Batalvi, scholars of Ludhiana or the scholars of Braili? Due to the delicacy of time, the discussion should be that, which group today is solely at the fore front of the movement for the protection of the honour of the Final Prophet? The protection of the honour of the Final Prophet (ﷺ) is a very sacred subject and whole lot of Muslims have gathered upon this sanctified subject. The unity of Ummah is possible on this issue alone. Not only should everyone take the flag of the Final Prophet of Allah higher and higher but at the same time must make efforts to compete for it. This is not a favour to anyone but our own religious and national duty. At present time the work of the sons of Islam is extremely moderate. In fact, it is next to nothing in comparison to

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

of apostasy is not his wife". It was a historical verdict. For details consult "Muqadma Mirzaia Bahawalpur".

However, the people of that time who wedded their daughters and sisters to Mirzaies in the name of acceptance and modernism or enlightenment, their generation is definitely a big burden on them today. And even today there are examples of Muslim women giving birth to Mirzai children.

The question arises that after the birth of Pakistan instead of taking a legal stand against the Qadianies at a government level, why was Zafar Ullah Khan Qadiani made the first foreign minister? Before the birth of Pakistan the excuse could have been that the Muslims of India were helpless and oppressed. But after Pakistan came into being the followers of the most insolent person (Mirza Qadiani) who claimed to be the equal in respect as a "prophet" with the True Prophet (ﷺ) were treated with so much leniency that the office of the foreign minister became a centre of Mirzai conspiracies. Syed Abu al Aala Maudoodi (رحمۃ اللہ علیہ) writes: "The demand for the removal of Sir Zafar Ullah Khan by the Muslims is not merely based on the theory that a non Muslim should not be a minister of an Islamic State, instead it is also based on the fact that even before the division of India the celebrated minister totally made unlawful gains from his political position and strengthened the Qadiani movement and after the birth of Pakistan he has been doing this with even more passion and fervour. Therefore his position in the leadership has become a constant reason for complain by the Muslims. Now we are told that if he is to be removed from the ministry then Pakistan would not get even a grain of wheat from America. I say that if this is really true then the matter is even more serious. This has clear meanings that America has appointed its special agent in charge of our foreign office and our foreign policy has been pledged against ten tonnes of wheat. (Qadiani Masla, pg: 109, 160)

Under the circumstances it is easy to judge this and understand the reality that the British have not forgotten the seed that they have sown themselves; instead it has been given patronage that continues even today. It also shows how strangers have influenced the internal and external policies of Pakistan and is still under influence. Mirzaies themselves are such big enemies of Pakistan that Liaquat Ali Khan, the first Prime Minister of Pakistan, was assassinated by a German citizen by the name of Kinzay. He worked as a junior under Zafar Ullah Khan. He then moved from Rawalpindi to Rabwah and from there escaped to West Germany.

(Weekly Takbeer March 1986, reference Khatam-e-Nabuwat Diary pg: 254).

Seen in this background the stance of Qari Hanif Jalandhari becomes even more important. He spoke at the Khatam-e-Nabuwat conference held at the Badshahi Mosque Lahore on the 11th of April 2009 and said that the plots of land that various foreign government reserved for Islam *during the time of Zafar Ullah Khan,* should be taken back from Qadianies by

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

thankful to the secretary of the society Khan Bahadur Moulvi Abdul Latif that no Sunni Muslim whichever sect he may belong to, is now understands the principle that he is not bound to revolt against our Government." (p. 187)

And he writes about this decree and says that the decree of Calcutta even with its mistakes, will be acceptable to many prosperous and lazy Muslims."(pg: 202)

He writes on page189 of the same book, "...except for the prejudiced Wahabies, even at this time the need for Jihad is an undesirable moral obligation for these people.... therefore I want to research these decrees with this point of view that they should affect such passionate Muslims who consider performing the religious duties as a fundamental principle." Obviously there are some decrees which are not accepted even by the people belonging to the sect. Therefore this Jihad continued.

The second tactic that the British used was that they defamed the intoxicated supporters of Jihad by labelling them as "Wahabi" and declared them as rebels. The affects of this infamy are even seen today. But it is sad to say that today Wahabis are miles apart from the footsteps of their righteous predecessors--the scenic description was given by an Englishman.

The third tactic of the Europeans was to remove the cause due to which the subordinates had stood up against them. And that was to make the sanctity of the Holy Quran and the prophethood questionable and to mutilate the commands of Sharia (Revealed Law). They had this job done by the Mirza of Qadian whose father had been the supporter of British against the Muslims. For this purpose the Mirza of Qadian played full role. One after the other he preached Revivalism, Limitism and Christianity and then claimed Prophethood and changed the face of religion and abolished Jihad. On the other hand learned men and leaders from different schools of thought followed it. You will get to read about all these details in this special publication.

Qadianies had all the blessings of the non Muslims because it was a part of their hidden nefarious design. However, Muslims were subdued therefore the issue only remained within decrees and discussions, through which Allah Almighty revealed the truth about the Mirzai's fraud The majority of Muslims thus became aware of their reality. In 1935, well before the division of India, Muslims had a great success in the form of "Muqadma -e-Mirzaia Bahawalpur". For this great cause the brave woman that Allah chose was a visage of determination and fortitude. The same lady became the wife of Sultan Mehmood Muhaddas Jalalpuri (رحمۃ اللہ علیہ). And with the efforts and testimonies of Maulana Sana Ullah Amritsari (رحمۃ اللہ علیہ), Maulana Anwar Shah Kashmiri (رحمۃ اللہ علیہ), Mufti Shafi Usmani (رحمۃ اللہ علیہ) and various other learned men, the judge of Bahawalpur Munshi Muhammad Akbar Khan gave this verdict that: "Female claimant (Ghulam Ayesha) the defendant (Abdul Razzaq Qadiani) with the history

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

The Prophet (ﷺ) also used the word of "Dajjal" which elaborates the meaning of a very big fraud. The frauds of the false claimants of prophet hood are obvious. The purpose of prediction is to protect one's self from such frauds, like the Prophet (ﷺ) has said:

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ

"No doubt liars would come before the day of judgement, beware of them" (Al Silsila tus Sahiya 252/4)

Even then whenever someone claimed prophethood after the last Prophet (ﷺ), people joined them whether they were the Musailema and Aswad of the Prophet's era or Baha Ullah or Mirza of Qadian of recent times.

The Jews and the Christians have tried in every era to create rifts and disunity among Muslims. They created many mischeifs and to some extent they became successful too. One of these mischiefs is "mischief of Qadianiat". We have explained two reasons for the popularity of this mischief i.e. to remove the heartiest respect of the Quran and the overwhelming respect for the Prophet. The third reason was to remove the passion for *Jihad* (religious war waged by the Muslims) from the hearts of the Muslims. However, those Muslims who are the flag bearers of *Jihad* also did not have a practical role in *Jihad* but they do think that the spark of *Jihad* can become a flame in the hearts of the Muslims.

In India when the tyrannies during the rule of British East Company crossed the limits then on the 10th of May1857 the Army of Mairath rose the flag of revolt against the British. They recognized Bahadur Shah Zafar as their leader for practical purposes. This war of freedom gradually spread across entire Indian State. The powerful religious scholars gathered in the main mosque of Delhi and announced Jihad against the British which continued for two years. Jihad is that peak of Islam which the non Muslims could not mount. To suppress this passion for Jihad the European colonists used three tactics. One tactic was to gather Islamic jurists from all walks of life to sabotage practical Jihad against the British government and get decrees that the revolt which they call Jihad is totally wrong. William Wilson Hunter, a high official of the British government, after many years of research, compiled a book called *"Our Indian Muslims"* in 1871. In this book he has mentioned the Muslim groups, decrees given in his favour and about those who opposed him. He writes:

"....therefore next in this Shiite magazine, under the subject of arguments on Jihad it says that until that time (the appearing of Imam Mehdi (عليه السلام)) any type of human effort, revolt or war for the gain of this great cause will remain unsuccessful..... In India there are only two sects with an established doctrine one is Shiite and the other is Sunni" (Our Indian Muslims Urdu translation p.180, 181)

He continues as follows, ".....therefore the Muhammadan Literary Society of Calcutta deserves thanks from both the countrymen and us. We are even more

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

movement worth mentioning here and that is the movement of *"Talu-e-Islam"* (The Rising of Islam)

(The convention of Talu-e- Islam-reference Talu-e-Islam May, June 1963).

The ability of this "Noticeable" movement is clear to everyone.

On the basis of this Maulana Abdul Rehman Kelani (رحمۃ اللہ علیہ) who thoroughly studied Pervaizism writes: "Pervaiz's this interpretation and explanation was liked by the West due to their enmity towards Islam. Because what could be better than a "Muslim" doing their work."

(Aina-e-Pervaiziat, p. 178)

And mischief of the denial of Hadith took such a shape that even Muslims started to consider the "treasure of Hadith" untrustworthy. And today Muslims are saying that these Ahadith were either stated in the 2nd Century or after that. Also look at the retreat of Muslim society and have a look at an orientalist Klein's statement, he writes; "the Ahadith were written in the 2nd Century either to uplift the glory of the Messenger of Islam Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) or to interpret the Quranic arguers."

(The Religion of Islam p. 4)

Let's talk in their own language. There are those Muslims who themselves get caught in conspiracies against Islam and then think with brains of enemies of Islam and speak their language. These are the Muslims who by taking the assistance of Quran spread false and absurd theories among Muslims. And also there is another kind which without taking religion as an aid, having no depth of knowledge, spread paganism. As Iqbal has said:

We are also happy with the success of the youth but

Sometimes smiling lips can also utter grievances

We thought that education will bring leisure

Who knew it will bring with it secularism too

Anyhow, these are all mischiefs that keep appearing in the Ummah. "Mischief" is called mischief because the situation is not clear. However, despite this people like Ghazi Ilm Din (martyr) and Amir Cheema (martyr) are born in Muslim Ummah from time to time. The greatest mischief of all is Dajjal. It is called mischief in the Messenger's language and many of its signs have been identified. Even then there are the unfortunates who get caught in his fraud.

After Hazrat Umer (رضی اللہ عنہ), for instance, the prediction of the opening of the doors of mischief got true. Similarly, after the Prophet (صلی اللہ علیہ وسلم) the prediction about the false claimant of prophethood got true from time to time like the last and great Prophet has said:

لیکونن قبل المسیح الدجال کذّابون ثلاثون أو أکثر

"Before Dajjal and Christ there would be at least thirty or more false claimants of prophethood".

(Al Silsila tus Sahiya 250/7)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

safeguard of the unique position of the Prophet (ﷺ) as Allah's messenger that there is verdict of death for anyone who displays disrespect. It is because of this that there is at times call for removal of column of religion on the National Identity Card or reduction in the sentence of those who are abusive to Prophet (ﷺ).

After the crushing of the false claimants to prophethood there was exemplary peace during Syedna Umar Farooq's (رضی اللہ عنہ) era. There were victories at the Roman and Persian fronts. However, in the name of Sabaiyat intrigues of enemies of Islam took a new turn and managed to create rifts within the Muslim society that now appears to set to last till doomsday. Definitely it was one of those mischiefs about which Syedna Huzaifa bin Yaman asked Syedna Umar Farooq (رضی اللہ عنہ); "What do you care about these mischiefs? There is a closed door between you and this mischief?" Hazrat Umer (رضی اللہ عنہ) inquired about the arising of the mischief and asked whether the door would be opened or broken down? Huzaifa (رضی اللہ عنہ) said; "It should be broken down." Syedna Umar (رضی اللہ عنہ) said; "Yes! Then it will never be closed." (Sahih Al-Bukhari: 8.96)

Actually the breaking of the door meant the martyring of Syedna Omer Farooq (رضی اللہ عنہ). Then in the sabai mischief Syedna Uthman (رضی اللہ عنہ) was martyred. After that the Kharji mischief became conspicuous. Although its beginning started taking root in the era of Prophet Muhammad (ﷺ) and Syedna Ali Al-Murtaza (رضی اللہ عنہ) became a martyr in this mischief. This mischief affected the entire Muslim Ummah in the name of Shiite and Sunni rift and its regular form is present even today. Quiet often Muslims are made a part of the planned conspiracies of the enemies of Islam and at times Muslims themselves are impressed by their philosophy, theory and apparent popularity and lend a helping hand to them. Like in the time of Hisham bin Abdul Malik (105 to 125 Hijra), being impressed by Aristotle's theories, Jaham bin Safwan laid the foundation of the mischief of Jehmia sect. And Wasil bin Ata (80 to 131 Hijra) came forward as the founder of the rule of abjuration. After that from 147 to 170 Hijra Haroon Rasheed had the Greek philosophy translated into Arabic and this philosophy kept penetrating Islamic teachings and many Muslims surrendered themselves to it. They were called Motazila. Although today these sects do not have a proper existence but, due to their ideas and theories distilled from the past, the Ummah has to face their mischief even today. The deniers of Hadith proclaim that if the rule of abjuration had remained, the deadlock that exists among the Muslims would not have appeared.

This deadlock was taunted as sticking to the fundamentalism in the "Pervaizi" era. Notice how the Muslim Ummah kept on dispersing and to add insult to injury-Muslims themselves became a tool of the enemies of Islam. Pervaiz, the denier of Hadith, said in his address: "A German author in his narration about the Pakistani tourism wrote that: there is only one

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

to be a prophet. When they read the letter out to Prophet Muhammad (ﷺ), he (ﷺ) said, "(فَمَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا) what do you think of it yourself?" They replied that they agree with Musaelima. Prophet Muhammad (ﷺ) then said,

وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا

"I swear by ALLAH Almighty that if it were not prohibited by law that message carriers are not to be killed, I would have cut your heads off."

(Sunan Abi Daud: 2761, Masnad Ahmad: 487/3 Alhakim: 142/2)

It must be remembered what Prophet (ﷺ) said about Dajjal, "If Dajjal appears while I am amongst you then I alone shall face him on your behalf." *(Sahih Muslim: 2937)*

This is evidence enough that Prophet (ﷺ) feared the appearance of Fitna (evil) of Dajjal even while he was still around. It was precisely because of it that in every prayer he ﷺ prayed Almighty to be spared of this evil. It is under his (ﷺ) teachings that we know of Christ's (عليه السلام) appearance while Dajjal is around. He is to be killed by Christ (عليه السلام). The descent of Christ (عليه السلام) should have been expected when there was speculation about Dajjal's appearance. However, Prophet Muhammad (ﷺ) did not care to investigate because he (ﷺ) may have thought that they may be followers of Christ (عليه السلام), Christ-like or may take Musaelima to be prophet. This was despite the fact that the Prophet (ﷺ) used to be very careful in giving his judgements or *fatwas*.

Prophet Muhammad (ﷺ) gave his verdict of death to the two carriers of message and made it clear that according to Islamic Law there is no concession in such cases. Such people revolt against Allah Taala and His messenger. They are the biggest enemies of Islam and carry evil designs against Muslims. They should be dealt with severely and they should not be allowed to penetrate in the Muslim society. Muhammad Hussain Heikel, writing about this evil says, "These areas were away from Makkah and Madina and Islam had not yet griped hearts and minds of inhabitants of these places. They were adjacent to Persia and they had trade links with the Persians. It may, therefore, be possible that the Persians had something to do with their conspiracies and revolt.

(Hazrat Abu Bakr Siddique: page 155)

It is a fact that overwhelming love for the teachings of the Qur'an among the Muslims, the respect for the office of the Prophet, its grandeur and seeing the effect on the followers of Prophet(ﷺ) makes the enemies of Islam green with envy. They wish to tarnish the glow of Qur'an and to blot the grand stature of the Prophet (ﷺ). They do this with a view to enhance the images of self created prophets like Musaelima, Aswad Ansi and Mirza Ghulam Ahmad. They try to portray them as people who receive divine guidance so that extreme respect that every true Muslim has for the holy Qur'an and the Prophet Muhammad (ﷺ) is somehow diminished. It is for the

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Editorial

Prophet Muhammad (ﷺ) once narrated a dream wherein two gold bangles were put on his palm. He (ﷺ) felt uncomfortable with it. He (ﷺ) then got the permission and blew over them and they both disappeared. Prophet Muhammad (ﷺ) said that he took it from this incidence that two liars would appear. Ibn Abbas's (رضی اللہ عنہ) student Ubaid Ullah bin Abdullah says that Aswad Ansi was one of those liars. He was killed by Feroze in Yemen and the other one was Musaelima Kadab.

Once, after this episode, Musaelima Kadab came to Madina Munawara. There were a number of other people with him and said, "If Muhammad (ﷺ) gives me authority to look after his affairs after his (ﷺ) death, I would continue his mission." The Prophet (ﷺ) arrived there in the company of Sabat bin Qais bin Shamas (رضی اللہ عنہ). He (ﷺ) was holding a branch of a tree. The Prophet (ﷺ) said, "Even if you ask me to give you this branch I will not do so. I will never leave my mission for you. If you do not accept the TRUTH then Allah Taa'ala will get rid of you. This has already been clearly shown to me in my dream." Hazrat Ibn Abbas (رضی اللہ عنہ) says that he asked what dream is being talked about. Abu Huraira (رضی اللہ عنہ) then narrated this dream.

(Sahih Muslim: 2274/2273)

It is not difficult to understand from this incidence that false claimants of prophethood do not like to live as followers of Prophet Muhammad (ﷺ). There aim is to get material benefits in this world only and they understand that they can achieve respect and fame by appearing to be followers of Islam. The scorn with which The Prophet (ﷺ) dealt with such people is a clear message for such rogue people.

It is not true that liars cannot trap people or their preaching, based on falsehood, cannot spread. When Aswad Ansi, Musaelima Kaddab (liar) and others made false claims of being prophets, they did attract a number of people so much so that Muslims had to vacate some of their own land. It was not through parliament but through Jihad that these pretenders of prophethood were eliminated during the early part of Siddiqui caliphate. Neither the intellectuals debated with them nor wrote columns about them. There were no court proceedings against them nor were they asked to forward argument failing of which could result in a battle. The Prophet (ﷺ) was the one who gave the first judgement (fatwa) of death against those who made false claims of being Allah's messengers. Imam Abu Daud, Imam Ahmad and Imam Hakim (رحمہم اللہ) have narrated a hadith that two messengers carried a letter for Prophet Muhammad (ﷺ) from Musaelima who had claimed

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



Muslim World
in the grip of conspiracies

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"Qindeel" Form of the Monthly Zia-e-Hadith

All the Muslim brothers are requsted to get this Form filled by the Qadiyanis scattered in the society and send it to the office of the Monthly "Zia-e-Hadith" E-399, inside Mochi Gate, Lahore. It will be a gerat pleasure for us if a Qadiyani fills and sends this form to us himself.

What do you think who is Mirza Ghulam Ahmad Qadiyani?

(1) Messenger (Rasūl) ☐ (2) Prophet (Nabi) ☐

(3) Zilli or Burūzi Prophet ☐ (4) Imam Mahdi ☐

(5) Promissed Messiah i.e Christ (sa علیہ السلام) ☐

(6) Semblance of Messiah ☐

(7) Revivalist of the religion ☐

Whatever you consider Mirza Qadiyani, ist a part ofyour belief ? ☐

May not be thatMirza Qadiyani himself contradictedwhat you consider about him? ☐

An Oath

I take an oath that whatever I consider about Mirza Qadiyani, in reality he is the same. If it is not so then I will be a sinner near Allah.

It is manifest that in your opinion the good-tidings and prophesies mentioned in the Quran and Hadith are about Mirza Qadiyani then you should not hesitate to fill this Form.

Your name and complete address with contact number.....

.....

Not: If you ask us to fill in any form in negation of above mentioned positions of Mirza Ghulam Ahmad we will not only fill in it ourself but also get it filled in by others Insha Allah.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

INVITATION TO THINK AND REFLECT

Thousands of writers from different walks of life belonging to every school of thought have waged a literary struggle (Jihad with their writings) for the denial of Qadianism. Maulana Allah Wasaya has written the introduction of one thousand books, till 1980 alone, in his book "The Narration of Literary Struggle against the Denial of Qadianism".

Qadianies usually think that only the religious scholars write against them. In fact the religious scholars lay more stress on it, but there is a long list of people belonging to every walk of life that Muhammad Mateen Khalid Hifzullah has gathered in his book "Qadianism in Our View". Everybody knows that Muhammad Tahir Abdul Razzaq, Muhammad Mateen Khalid, Badiu-uz-Zaman Bhatti, and Professor Sameer Malik and various other anti-Qadianies are not religious scholars, then what is the reason that all these people have had hundreds of debates with and have written several books against Qadianies?

Not only the religious scholars and intellectuals have raised voice at this front against Qadianies but when the religious scholars and intellectuals in any part of the world get to know about the theories and ideology of the Qadianies, they also consider it against Islam. This is obvious from the fact that in April 1974 one hundred and forty delegates from 108 organizations took part in the Union of the Islamic World and passed a resolution declaring the Qadianies as non Muslims. Apart from this the refutation of the ideologies of Qadianies by two hundred and ninety one Muslim Jurists spread all around the world is given in Maulana Manzoor Ahmad Chinioti's book called *"Fatawa Life of Jesus Christ"*.

The intellectuals like Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah and Allama Iqbal, politicians like Bhutto, Presidents like Zia ul Haq, Air Commodores like M.M. Alam, scientists like Abdul Qadeer Khan and journalists from present day life such as Hamid Mir, Ata ul Haq Qasmi, Tariq Ismaeel Sagar and all religious sholar, no matter how much they differ among themselves, have consensus about Qadianiyat. Is it possible that all these people belonging to different walks of life have got it wrong? Alright you may take it that all this could be wrong and Mirza Qadiani may be right but please do research. We do not ask you to read books that reject Qadianiyat. You read his books with whatever views you may hold about Mirza. You will reach to some conclusions once you know about his life.

Those who turned away from Qadianiyat are usually those who have read Mirza's literature. The number of contradictions found in Mirza's works is much more than perhaps any outsider could dig out. This is precisely the reason that the "Taleemat" (teachings) of Mirza are not propagated by his followers. Short leaflets of Mirza's thoughts are published in 23 volumes of "Spiritual Treasure". Who would buy these 23 volumes let alone read them? This is why small magazines are becoming common.

You should ask your elders that you convert people to Mirzais through translative praise of the holy Quran and ahadith but why is that you do not publish translations of the teachings of their Englishzed "last prophet" in different languages. They will never do it. Those claiming to have published translation of the holy Quran in 68 languages never bothered to publish the Spirtual Treasures (*Ruhaani Khazaens*-in Urdu) in any other language. Why didn't they do it? It is because it has words of shame that would make you shy away from other people. There are self contradictions in it and it is full of foul language. It is because it is full of obscenity and because it has mountains of lies. If you do not have the courage and time to read the works of Maulana Amritsari, Maulana Batalwi, Maulana Usmani, Maulana Abdullah Maymar and present day scholars like Maulana Asari, Maulana Mubarakpuri, Maulana Allah Wasaya, Tahir Abdul Razzaq, and Mateen Khalid then by all means read Mirza. That alone will bring you on the right path because no one with clean thoughts can keep standing on a pile of rubbish.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خوبصورتی کے لئے

Gipsy رنگ گورا کرنے والی خاص کریم

Gipsy®
Whitening Cream



Skin Tonic & Anti Wrinkle

جپسی® وائیٹننگ کریم

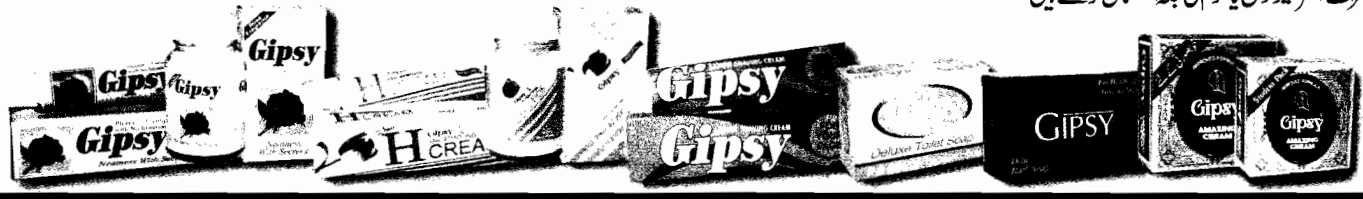
Gipsy
AMAZING CREAM

جپسی®
امیزنگ کریم



بے شمار فوائد:

- ہر موسم میں مفید و موثر
- کیل، چھائیاں، داغ، دھبے اور مہاسوں کا خاتمہ کرے
- موسم گرما میں دھوپ اور لُو سے جھلسی جلد کو دلکش بنائے
- چہرے کی کھردری اور بے رونق جلد کو تر و تازہ بنائے
- موسم سرما میں ٹھنڈی خشک ہوا سے پھٹی جلد کو نرم ملائم بنائے
- میک اپ سے پہلے فونڈیشن کیلئے انتہائی موثر
- میک اپ کے مُضر جلد اثرات سے چہرے کو محفوظ بنائے
- پھٹی ہوئی ایڑیوں کو ملائم اور خوبصورت بنائے
- مرد حضرات آفٹر شیو لوشن یا کریم کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں



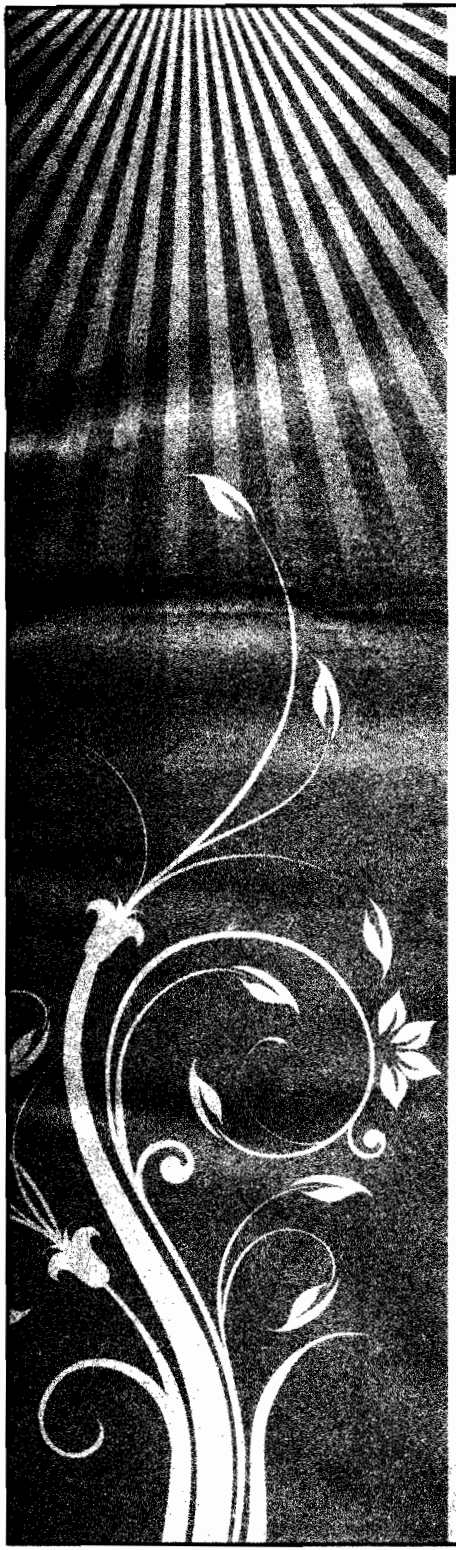
AL-HAMRA

For Export Enquiry E-mail: gipsycosmetics@yahoo.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



TAKE A DECISION

As long as Imam Mehdi does not arrive, you can say that Mirza Ghulam Ahmad Qadiyani is the Messiah and Mehdi, by rejecting all the clear evidences, because there is no solution to obstinacy.

But when Imam Mehdi arrives and Hazrat 'Isa عليه السلام descends from the heaven your coming generations will say, "whom our forefathers have been considering Messiah and Mehdi?" Then what will they think about you .....

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www. lasanipharma.com

لاثانی

لاثانی کا

No Side Effect

عرق مہزل

وزن گھٹائیں
صحت پائیں

REDUCE WEIGHT
GAIN HEALTH

ہر قسم کے موٹاپے کی وجوہات کو کم
کرنے کیلئے مؤثر دوا



نقالوں سے ہوشیار

لاثانی فارما
پرائیویٹ لیمیٹڈ
لاہور، پاکستان

فون: 042-6581200-6581300,7024649 فیکس: 042-6583200 موبائل: 0321-0300-8448699

AL HAMRA

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

MONTHLY MAJALLAH **ZIA-E-HADITH** LAHORE PAKISTAN
399/E- Inside Mochi Gate Lahore Ph:042-37376691 LRL: 440

«أَنَا العَاقِبُ الَّذِی لَیسَ بَعدَهُ نَبِیٌّ» ''میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

مولوی یوسف

گولڈ ٹیسٹ لیبارٹری

سونا ریفائن کرنے کی کمپیوٹرائز ڈ لیبارٹری

سلفی جیولرز

نئے اور پرانے زیورات کی خرید وفروخت کا
بااعتماد مرکز

پروپرائیٹر ● محمد عرفان سلفی ● محمد عمران یوسف



F/171 گلی ڈبوں والی سوہا بازار، نزد مسجد تقویٰ اہلحدیث، رنگ محل لاہور
0321-7676028 0333-4304944 0321-4304944 042-7676028,7654730